اعلان ۔ چونکہ مصنف آیات بینات نے اکثر کلمات جگر خراش بغرض توہین مذہب امامیہ لکھی ہیں لہذا اونکا جواب ترکی بہ ترکی برائی تسکین قلوب شیعہ تحریر کیا گیا ہی اہل سنت وجماعت اس کتاب کو ہرگز ہرگز ملاحظہ نفرمائیں

الحمد لله الخالق الارضین والسموات

رد دین امامیہ ... آیات جلد ثانی دفع التحریفات و دفع التلبیسات ملقب بہ

رمی الجمرات

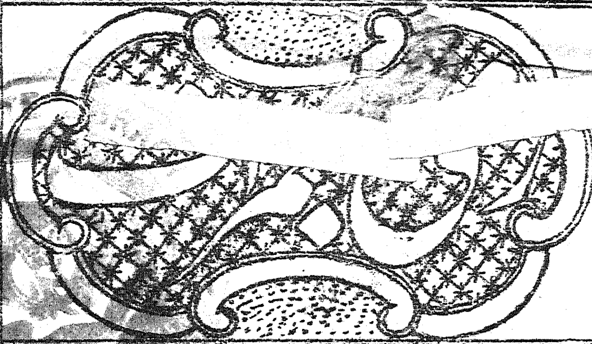
جواب مبحث احادیث آیات بینات مصنفہ مولوی مہدی علیخانصاحب

در مطبع مظہر العلوم محلہ ... بسعی مظہر حسین طبع شد
خورشید رقم تحریر شد

یہ کتاب خاص حضرات شیعہ کیواسطے چھاپی گئی ہے لہٰذا اہل سنت و جماعت نہ دیکھیں اور نہ خریدیں

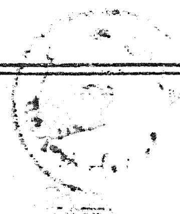
جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

ایں رسالہ الشعال کہ درین ایام میمنت اشتمال بجواب کتاب آیات بینات
مصنفہ مہدی علیخاں خاں جلد ثانی در دفع التحریفات و رفع التلبیسات ملقب



از رشحات قلم ہدایت شیم یکی از حامیان ملت سید المجتہدین قاطع لسان الضالین
قاطع اعناق الجاحدین دام اللہ ظلہ افضالہ بالنبی و آلہ المعصومین

در مطبع نامی مظہر العلوم و مجمع البحرین بسعی شیخ حسین بخش خورشید مطبوع گردید



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ جاعل النجوم ھدی للمھتدین ✤ و رجوماً للشیاطین ✤ و صلی اللہ علی من ھو کالشمس بین النبیین ✤ و بہ انشق القمر حین ✤ اومی بسبابتہ الیمین ✤ و علی وصیہ الذی ھو کالقمر بین الوصیین ✤ و بایمائہ رجع الشمس المبین ✤ و علی الھما نجوم الدین ✤ الھداۃ المیامین من اقتدی بھم کان من الناجین ✤ و من تخلف عن سفینتھم کان من المغرقین ✤ و رحم اللہ اعداءھم المشومین ✤ الشیاطین ✤ بشھاب مبین ✤ و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ✤

اما بعد یہ مجلد ثانی ہی کتاب رمی الجمرات کا جو جواب ہی کتاب آیات بینات کا جسکے مصنف مولوی مہدی علی صاحب نامے بڑے نامی و گرامی ہین اور بتبدیل رنگہای بوقلمونی ہمقصد و ہمقاد ملت کے حامی ہین کبھی شیعہ بنجر کبھی سنی اشعری کبھی کرسٹانی کبھی نیچری جو تحریفات مختلہ اور تصریفات معتلہ اُنکے متعلق آیات تہی اُسکا جواب جلد اول مین ہم نے لکھا اور جو تدلیسات اور تلبیسات متعلق باحادیث ہین جواب اُسکا اس جلد مین ہم لکھتے ہین و علی اللہ التوکل و الیہ الاعتصام اللہم اجعل لی من توفیقک القوام و من تائیدک الصمصام

بحق محمد وآلہ الکرام علیہم السلام الی یوم القیام

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

ائمہ کرام کی شہادت مین صحابہ کی فضیلت مین پہلی حدیث شیعون کی کتابون مین بروایت ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہو کہ پیغمبر خدا نے فرمایا اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اهتدیتم کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنمین سے جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاوگے اور نیز حضرت نے فرمایا ہو کہ دعوا لی اصحابی کہ میرے اصحاب کو میرے لیے چھوڑ دو یعنے میرے حقوق صحبت کے اُنکے حق مین رعایت کرو اور اُنکی عیب جوئی نہ کرو اِن دونو حدیثون مین سے پچھلی حدیث کی صحت لفظاً ومعناً علمائے امامیہ کے نزدیک مسلم ہے اور صاحب استقصاء الافحام نے بھی اسکو قبول کیا ہو لیکن پہلی حدیث کی نسبت کچھ کلام ہو اسلیے ہم پچھلی حدیث کی نسبت صرف یہی کہتے ہین کہ جب اُسکی صحت پر اقرار ہو تو کیا وجہ ہو کہ اُسپر عمل نہین کرتے اور جو پیغمبر صاحب نے اپنے اصحاب کے حق مین فرمایا اُسکو کیون نہین ملتے کیون حقوق صحبت پیغمبر کے اُنکے حق مین رعایت نہین کرتے اور کسلیے اُنکی عیب جوئی سے باز نہین آتے اور کسواسطے باوجود سفارش پیغمبر صاحب کے اُنکی دشمنی ترک نہین کرتے اور پہلی حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت ہم اقوال ائمہ کرام کو امامیہ کی کتابون سے نقل کرکے اسکی صحت ثابت کرتے ہین اور علمائے امامیہ نے جو تاویلات اور تحریفات لفظی ومعنوی کی ہین اُن کو ظاہر کرکے اُنکا بطلان ثابت کرتے ہین واضح ہو کہ عیون اخبار میں جو معتمدین کتب امامیہ سے ہو لکھا ہو کہ حدثنا الحاکم ابو علی الحسن ابن احمد البیہقی قال حدثنا محمد بن یحیی الصولی قال حدثنا محمد بن موسی ابن نصر الرازی قال حدثنی ابی قال سئل الرضا علیہ السلام عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اهتدیتم وعن قولہ دعوا لی اصحابی فقال هذا صحیح کہ

ایک شخص نے امام موسی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین جن سی جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور یہ بھی فرمایا ہی کہ چھوڑ دو میرے واسطے میرے یارون کو تو امام موصوف نے جوابدیا کہ صحیح ہی اس روایت سے ثابت ہوا کہ حدیث اصحابی کالنجوم جن لفظون سے کتب اہلسنت مین منقول ہی اُنہین لفظون سے کتب امامیہ مین مذکور ہی اور امام موسی رضا علیہ السلام کی زبان سے اُسکی صحت پر علماء امامیہ کو اقرار ہی اور نہ صرف اسی ایک روایت سے اسکا ثبوت ہوتا ہی بلکہ اور بھی بہت سی روایتین مؤید اسکی کتب امامیہ مین موجود ہین کہ بعد ملاحظہ اُنکے کسی شیعہ کی یہ مجال نہین کہ اس حدیث کی صحت سے انکار کر سکے یا اُسکو موضوع کہہ سکے یا اُسکو خبر احاد کہکر اپنا پیچھا چھوڑا وے اسلئے کہ شیخ صدوق نے معانی الاخبار مین اور علامہ طبرسی نے احتجاج مین اور ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اور ملا حیدر آملی اثنا عشری نے جامع الاسرار مین اس حدیث کے مضمون کی صحت پر اقرار کیا ہی پس تعجب ہی علماء متقدمین امامیہ پر کہ جبتک علماء اہلسنت نے اس حدیث کو خود اُنکی کتابون سی نکالکر نہ دکھلایا اور اُسکی صحت کو امام کے قول سے ثابت نہ کر دیا تب تک اُنھون نے اس حدیث کی صحت پر کیا شور و غل مچایا اور اُسکی موضوعیت اور بطلان کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کیے یہانتک کہ قاضی نور اللہ شوستری نے کس شدّ و مد سے احقاق الحق مین فرمایا ہی اما ما رواہ من حدیث اصحابی کالنجوم ففیہ من اثار الوضع والبطلان ما لا یخفی ۔ کہ اس حدیث کی موضوعیت پر اتنی نشانیان ہین کہ بیان نہین ہو سکتین لیکن افسوس کہ قاضی صاحب نے یہ خیال نہ فرمایا کہ جس حدیث کی موضوعیت کا دعوی اس شدّ و مد کے ساتھ کرتے ہین وہ خود ہمارے حدیث کی کتابون مین منقول ہی اور جس کے بطلان کا الزام اہلسنت پر لگاتے ہین وہ بروایت ائمہ کرام ہمارے اصول کے موافق ثابت ہی ہان اتنا فرق ہی کہ سُنّی بیچارون کے راوی ضعفاء اور مجاہیل ہین اور خود بدولت کے یہان راوی ائمہ کرام ہین پس اگر سُنّیون کے طور پر روایت کی ہوئی حدیث کو غلط کہہ یا خود سُنّیون

نے اپنے طور پر راویان احادیث کو ضعیف تصور کیا تو کچھ ہرج نہین اگر قاضی صاحب
نے یا کسی اور صاحب نے اس حدیث کو موضوع بتلایا اور با وجود تصدیق امام موسیٰ رضا
کے اُس حدیث کو جھٹلایا تو اُسنے اپنا دین ہی خارت کیا اور امام کی تکذیب کر کے اپنے
آپکو دائرۂ ایمان سے خارج کیا

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ہر چند بکر فکر مخاطب عالیمقام نے رنگ برنگ کے جلوے دکھائے اور طرح طرح کے
ناز و کرشمہ برروے کار لائے لیکن فحول علما کی نظر مین نہ سمائے اور عجوزہ شوہا سمجھکر روے
توجہ اُسکی طرف نہ لاے اور درحقیقت مخاطب نے فرتوتہ مضامین کہنہ بی اعتبار دست فرسودۂ
علماء اعصار و امصار کو بلباس ہندی آراستہ کیا ہی اور عجائز کوزہ پشت کو جلوۂ نوعروسی
دیا ہی غافل اس سے کہ اگر کوئی محرم کار کشف استار کریگا تو وہی اُم الولید مستورہ کابلی
نابکار یا اُم العبید مسروقہ دہلوی مکار یا ضعیفہ حرمی از ارثا ثانی کار نکر ارباب نظر کے سامنے
ظاہر و آشکار ہو جاویگی اور مشاطہ ماہر التلبیس کی تلبیس کچھ مزہ نہ دکھلاویگی اُسوقت مین
عامہ حضرات اہل سنت جو صورت زیبائے ظاہری پر شیفتہ اور لباسہاے پر تلمیع پر فریفتہ
ہین اور خوشی کے مارے پھولے جاتے ہین اور جامہ مین نہین سماتے اُنکا تمام سرور
سبدل بغم و حبور موفور مبدل بماتم ہو جائیگا اور اُنکے حق مین لطیفہ شیخ سعدی صادق آئیگا

بس صورتِ خوش کہ زیر چادر باشد چون باز کنی مادر مادر باشد

حیف ہی کہ حضرت مخاطب باغیرت و حیا ایسے بضاعت مزجاۃ پر ناحق و ناروا مرد میدان
وغا بنے اور اپنے اگلے پچھلون کی خیانتون پر قدم با قدم چلے جب تکو اتنی بھی لیاقت
نہین ہی کہ احاد اور متواتر کے معنون مین فرق کرو تو یہ زرق و برق دکھانا کیا تھا
اور حوصلہ تصنیف و تالیف دل مین لانا کیا تھا دس پانچ قانون یاد کر لینے سے کوئی

علامہ نہ کہلائیگا چوہا ہلدی کی گرہ پا کر پنساری نہ بن جائیگا حضرت نے باین لیاقت معرکہ مرد آزمائی آیات و روایات مین بابحاث قانونی و تقریرات گرشانی قدم مارا مگر بحمد اللہ کہ معرکہ آیات مین تو حضرت مخاطب کو ایک ادنی ہیچمدان نے نام و نشان سے پچھاڑا اور ایسا اُٹھا کے دھم سے دے مارا کہ ہر تماشائی بیساختہ پکارا کہ دہ مارا اب انشاء اللہ معرکہ احادیث مین بھی پچھاڑتا ہون اور حق کا جھنڈا کارگاہ انظلی مین گاڑتا ہون قریب ہے کہ دوستان مخاطب کے سر پر قیامت آئے اور اُنکی گھر گھر صف ماتم بچھ جائے اب مخفی کنندگان مثالب ارانب و ثعالب پیروان اسد اللہ الغالب کی جانب سے سنین کہ قبل اسکے حقیقت حال حدیث نجوم کا معرض عرض مین لاوے اور تقریرات مختل النظام مخاطب عالیمقام کی دھجیان اُڑاوے اور انکار کذب و خیانت در پیش اور اُسکے زیر و زبر کرنے سے دل اُنکے معتقدون کا ریش کرے اجمالاً چند امور گزارش کرتا ہی اولاً یہ کہ ہمنے فرض کیا کہ بقول آپکے حدیث نجوم نہایت معتبر اور سو متواتر سے بڑھ کر ہی اور کُل کتب شیعہ مین حتی کتب اربعہ مین بھی موجود ہی اور کچھ سابق اور لاحق بھی بقول آپ کے نہین رکھتے اور معنے بھی وہی ہین جو آپ اپنے زعم باطل مین سمجھتے ہین کہ صحابہ کُلاً و طراً لائق اقتدا ہین اگرچہ فرض ان کُل باتونکا مثل فرض شریک الباری ہی مگر چونکہ آپ اسی پر راضی ہین ہمنے سب فرض کر لیا پھر بھی ہم کہتے ہین کہ مذہب امامیہ کا اسمین کیا ضرر ہی سیکڑون حدیثین موافق سنیون کے ہماری کتب مین تقیۃً وارد ہین لیکن چونکہ آیات اور روایات قطعیہ اور مجمع علیہ ہمارے اصحاب کے خلاف ہین اور موافق مذہب عامہ ہین ہم اُنکو متروک اور محمول علی التقیہ کرتے ہین بقولہ علیہ السلام خذ ما وافق کتاب اللہ وخذ بالمجمع علیہ بین اصحابک و خذ ما خالفہم فان الرشد فی خلافہم یعنی لے اُس حدیث کو جو موافق کتاب خدا ہی اور جو مجمع علیہ تیری اصحاب کے ہی اور جو مخالف اہل سنت ہی اسلیے کہ راستی اُنکے خلاف مین ہی پس اس امر مین جبکہ ہم مطابق حکم محکم اہلبیت علیہم السلام چلتے ہین تو پھر ہمارے مذہب کا کیا ضرر رہا

مطاعن ارانب و ثعالب

اور جو کچھ ہم کتب اہل سنت سے اُنپر استدلال کرتے ہین اس طرح کا اُنکو جواب دینا نہین ہوسکتا
ہی اسلیے کہ تقیہ اُنکے مذہب مین بقیاس باطل اُنکے حنیفہ نا جائز اور ہر حدیث صحاح پر از اسقام
اور بالخصوص صحیحین کی بدرجہ صحت قطعی فائز ہی بس نہ عذر تقیہ چل سکتا ہی نہ عذر عدم صحت حدیث
سے کچھ مل سکتا ہی لاجرم حضرات کو اپنے کتب احادیث سے مجبوری پڑتی ہے اور شیعون
کے ہاتھ سے جو چوٹ پڑتی ہی وہ پوری پڑتی ہی کہ اعلی سے اسفل تک در آتی ہی اور نمونہ
کار وابو لولو دکھاتی ہی بہرکیف یہ جواب ہمارا ایسا عام اور تام ہی کہ کل احادیث مخالفہ مذہب
ہمارے مین چلیگا پھر حضرات اہلسنت کو ہماری کتب کی نقل احادیث سے کیا ملیگا اسی وجہ
سے قدماے اہلسنت کبھی ہمارے احادیث سے ہمپر استدلال نہ لاے اور ہمارے علما ہمیشہ کتب
مخالفین سے اُنپر استدلال کرتے رہے لیکن امثال خواجہ کابلی اور عبید اُنکے بمقتضاے
اینکہ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے اس نکتہ کو تو نہ سمجھے اور شیعون پر اُنکی کتب سے
استدلال کرنا شروع کیا غافل اس سے کہ اُنکو جواب مین اسی قدر کافی ہی کہ یہ حدیث ہمارے
نزدیک احادسی ہی اور اسکی صحت ہمپر ثابت نہین ہی یا محمول بر تقیہ ہی اور اس جواب
اجمالی مین جو کل جگہون پر جاری اور ساری ہی ہمارے نزدیک کوئی نقص نہین ہی جز ایک
نقص کے کہ لفظ تقیہ ایسا دل دوز اور جگر سوز اہلسنت ہی کہ جسکو سنکر امثال حضرت مخاطب
کے تن بدن مین ایسی آگ لگ گی کہ کسیکے بجھانے سے نہ بجھے گی اور سیتا پا جل بھن کر خاک
ہوجائینگے اور جیتے جی ہی قعر دوزخ مین پہونچ جائینگے لیکن ہم اسکو کیا کرین آپ جلین یا
بھنین ہم تو سچی بات کہین گے اور مثل آپ کے راہ مکر و فریب پر نہ چلینگے ہان اگر آپ
آیات قرآنی کو نسبت عثمانی مثل الا ان تتقوا منهم تقاة او تقیة کما فی البیضاوی اور
الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان وغیرہ کا اور اسیطرح احادیث صحیح مسلم اور بخاری کہ جسمین
التقیه الی یوم القیامة ہو نکالکر جلا دیجیے تو پھر شاید کوئی نام تقیہ کا آپ کے سامنے زبان پر نہ لاوے
شیعون کے خاموش کردینے کے لیے اس سے بہتر کوئی امر نہوگی آئندہ جو آپکے طبع میں آوے

مین آوے وہی بہتر ہے ثانیاً بعد فرض اُن سب مدارج غیر ممکنہ کے یہ حدیث دلالت نہین
کرتی مگر حسن وخوبی صحابہ پر بالعموم نہ حسن وخوبی حضرات ثلثہ پر بالخصوص اور علم میزان سے
معلوم ہو کہ لادلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلاث اور ہمارے آپ کے نزاع امر عام
مین نہین ہو بلکہ ایک امر خاص مین ہو اسیلئے کہ ہم مطلق صحابہ کو برا نہین جانتے بلکہ فقط ثلثہ اور
اُنکے امثال کو برا جانتے ہین چنانچہ خود آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۳ مین فرماتے ہین کہ مابہ النزاع
درمیان ہمارے اور حضرات شیعہ کے صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سے تمامی مہاجر و انصار
ہین یا نہین بلکہ خلفاے ثلثہ اس مین داخل ہین یا نہین انتہی شیعہ کہتے ہین کہ اصحابی کالنجوم
مین تمام مہاجرین و انصار مراد نہین ہین اور بالخصوص خلفاے ثلثہ اس مین داخل نہین
ہین اور عموم لفظ اصحابی دخول ثلثہ کی دلیل نہین ہوسکتا اسیلئے کہ مامن عام الا وقد خص
قضایاے مشہورہ بین الفریقین سے ہو اور سیکڑون عمومات آیات و احادیث پیغمبر
بآیات واحادیث دیگر مخصوص ہوجاتے ہین پھر یہ حدیث بہ دلائل عقلیہ و نقلیہ کیون
نہین مخصوص ہوسکتی ہو آپ خود قول مابعد مین اسکے قائل ہین کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ
پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئے وہ اس حدیث کے مصداق سے خارج ہین انتہی پس جسطرح سے اُن
اصحاب کو جنکے حق مین جناب رسولخدا حدیث حوض مین اصحابی اصحابی فرماتے ہین آپ نے
اصحابی کالنجوم سے خارج کردیا اور حقیقت مین شیعون پر بڑا احسان کیا اسیلئے کہ مصداق
حدیث حوض اُنکے نزدیک حضرات ثلثہ ہی ہین اور اسی طرح پر مہربانی فرماکر منافقین صحابہ
کو بھی خواہ مخواہ مہاجرین سے ہون خواہ انصار سے مصداق سے اس حدیث کے
خارج کردیجیے بقولہ تعالے لا تطع الکافرین والمنافقین اور ظاہر ہو کہ جسکی اطاعت
کا حکم نہو اُسکی اقتدا کیونکر ہوسکتی ہو اور زیادہ تر عنایت آپکی یہ ہوگی کہ کافرین بکفر ایمانی
کو بھی جیساکہ آیہ وافی ہدایہ قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا سے ثابت ہو خارج کردیجیے اور
اسی طرح بمقتضائے قولہ تعالے ولا تطع منہم آثما او کفورا فاسقین و فاجرین و

ظالمین کو بھی نکال دیجیے کہ یہ سب آثم ہین اور جب خود خدا فرماے اما الذین فسقوا
فماواهم النار اور فرمائے لعنة الله على الظالمين پس جنکی جگہ جہنم ہو اور جنپر
خدا لعنت کرتا ہو کیونکر پیغمبر خدا انکی اقتدا کو فرماتینگے اب اصل بات سنیے مگر ہم بہت ڈرتے
ہین کہ کہین آپ خفا نہو جائین لیکن کیا کیجیے کہ بے کہے چارہ بھی نہین ہو حضرت سلامت
شیعون کا اعتقاد کہ وہ آپ کے اعتقاد کے نہایت خلاف ہو یہ ہو کہ آپ کے حضرات
ثلثہ ان سب صفات کے جامہ زیب ہین کافر منافق مرتد آثم فاسق ظالم الغرض مجموعہ
ان سب صفات ممکن الذات کے یہی حضرات ہین پس اس صورت مین ضرور ہو کہ پہلے
آپ حسن وخوبی حضرات ثلثہ کسی دلیل قطعی سے ثابت فرمائین تب ہوس انکے مصداق
حدیث نجوم ہونیکی دل مین لائین ورنہ بغیر اسکے شیعہ انکو ہمیشہ اصحاب کفر ونفاق مین داخل
کرتے رہینگے اور آپ بصد جد وجہد خارج کراتے رہین گے اور بیچارے ثلثہ اسی کشاکشی
دخول وخروج مین قیامت تک پڑے رہجائینگے حاصل کلام یہ ہو کہ اثبات دخول ثلثہ حدیث نجوم
مین موقوف ہو حسن وخوبی ثلثہ پر پس اگر حسن وخوبی کا اثبات موقوف حدیث نجوم پر
کیا جائیگا تو مرجع اسکا طرف دور صریح کے ہوجائیگا اور اگر فرمائیے کہ حسن وخوبی انکی ہم
اور کسی دلیل سے ثابت کرینگے اسوقت ہم کہین گے کہ پھر حدیث نجوم کا ذکر کرنا مقام
اثبات حسن وخوبی مین نہایت جھک مارنا ہو آگے کیا کہین ثالثاً اگر حدیث نجوم کو
حضرات اہل سنت مسلم کرلین تو شیعون پر چند طرحکا احسان فرمائین اور ہم لوگ بہت
ممنون وشکرگذار ہوجائین ایک یہ کہ جب اہل سنت اس حدیث کو مسلم کرلین گے
تو ایک بڑی دلیل خلافت شیخین کی جس پر کل سنیون کا بڑا وثوق اور اعتماد ہو اور
منصوص الخلافت ہونی شیخین کی اس پر بنیاد ہو از سر باطل اور مضمحل ہوجاویگی اور
وہ حدیث اقتدوا بالذین بعدی ابی بکر وعمر ہو یعنی اقتدا کرو ساتھ ان دونو کے
جو بعد میرے ہین کون کہ ابو بکر وعمر محدثین اہل سنت نے اس حدیث کا اخراج اپنے مخرج

مفاد سے بڑے زور وشور سے کیا ہی اور ہواے تصحیح مین اسکی صداہاے ارغنون و
نواہاے پرفنون کو رنگ برنگ خارج از آہنگ دیا ہی اور شیعون کے نزدیک محض کذب
وافترا ہی اور سراسر پوچ و لچر مثل گوز شتر و ضرطہ خر باد رہوا ہی و دلیلین اسکے ابطال پر قائم
کرتے ہین لیکن بعد اسکے کہ حدیث نجوم کو اہلسنت مسلم کرلین پھر شیعون کو واسطے ابطال حدیث
اقتدوا کی حاجت کسی دلیل کی نہوگی بلکہ یہی حدیث نجوم واسطے ابطال خلافت شیخین کے کافی
ہوجائیگی اسلیے کہ جب کل صحابہ کی اقتدا کا حکم ہوا تو تخصیص اقتدا بشیخین لغو ہوگئی اور اگر حکم
اقتدا دلیل خلافت ہو تو چاہیے کہ کل صحابہ خلیفہ بن جائین یہی مقام ہی کہ جب اہل سنت
یہان آجاتے ہین تو برے پھنس جاتے ہین اور بقول عامہ چہر غٹو ہوجاتے ہین اور سواے
قین قین اور چین چین کے کچھ بن نہین پڑتا اسوقت گھبرا کر چلاتے ہین کہ حدیث نجوم جھوٹی ہی
جھوٹی ہی جھوٹی ہی چنانچہ بڑا متکلم سنیون کا ابن تیمیہ کہ جسکی تحقیقات اور تدقیقات پر اہلسنت
کو ناز ہی اور زبان صاحب منتہی الکلام سے ملقب بشیخ الاسلام سرفراز ہی جب اسکو وارو گیر علامہ
جمال الدین رح سے کوئی مفر نہ ملا تب بہ مجبوری و ناچاری منکر صحت حدیث نجوم ہوا
الغرض عوام اہلسنت تو اس حدیث پر بغلین بجاتے ہین اور متعصبین انکے جب شیعون کے
ہاتھ سے بہ مرض خناق و اختناق مبتلا ہوجاتے ہین اسوقت اسکو جھٹلاتے ہین لیکن محققین
اور ناقدین احادیث اہلسنت پس اپنی تحقیق اور تنقید کی راہ سے اسکو کاذب اور جعلی اور
پوچ اور مہمل سمجھتے ہین جیسا کہ بعد اسکے ہم بیان کرینگے **فائدہ ذائدہ مفحمۃ للخصام و
مرغمۃ للّیام** واضح ہو کہ حدیث اقتدوا بالذین قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث مختص باہلسنت
ہی اور شیعون پر کسی طرح حجت نہین ہی انکے اصول موضوعہ ممہدہ کے بھی خلاف ہی اسلیے
کہ اہل سنت نے بغرض ابطال نص متواتر غدیر کیا کیا بات بنائی ہی اور آخر کار رنجیدہ و کد
بیشمار یہ بات ٹھہرائی ہی کہ خلافت بنص پیغمبر نہین ہوتی ہی گو نص اول للثانی ہو بلکہ شاہ صاحب
دہلوی نے اس مقام پر نہایت تحقیق اور تدقیق سے فرمایا ہی کہ پیغمبر کا کام فقط اسی قدر ہی کہ

صفات خلیفہ کو بیان کر دے اور ضرور نہو کہ اُسکے تعیین کو امت پر چھوڑ دے نہ یہ کہ فرمائے
کہ فلان خلیفہ ہو جیسے کہ پیغمبر نے صفات منکوحہ بیان فرمائے اور یہ نہین فرمایا کہ فلان فلانے
سے نکاح کرے ہرچند تشبیہ خلفا بمنکوحات خندہ سرشار لاتی ہو اور غلامان عمری کی تقریر
اِس مقام پر زعفران زار تحیر دکھلاتی ہو کجا ریاست عامہ تامہ امور دنیا و دین و کجا تعیین
مواقع منکوحات بانا کحین تشان ما بین السموات والارضین لیکن اگر اقتصار اس تشبیہ مین
فقط حضرت خلیفہ ثانی تک رہتا تو شاید شیعون کو بھی نظر بقول مشہور سیوطی اسکے
ایجاب و قبول مین چندان تامل نہوتا بہرکیف حضرات اہل سنت خلافت کے غیر منصوص
ہونے پر جان لڑاتے ہین اور کیا کیا بے تامل مُہر خلاف قانون عقل و نقل لگاتے ہین اور
جُھوٹی جھوٹی حدیثین بناتے ہین یہانتک کہ صحیح بخاری مین بانّی حی تہ جان تالیق پیغمبر حضرت عمر سے
ناقل ہین کہ جب قرب وفات مین اُنسے لوگون نے درخواست خلیفہ بنانے جانے کی کی اُسوقت اُنھون نے فرمایا
ان لم استخلف فما استخلف رسول اللہ وان استخلف فقد استخلف من ھو خیر منی یعنی ابا بکر
یعنی اگر کسی کو خلیفہ نہ کرون تو رسُولِ خدا نے بھی کسی کو خلیفہ نہین کیا تھا اور اگر مین خلیفہ کرون
تو جو شخص کہ مجھسے بہتر تھا یعنے ابو بکر اُسنے خلیفہ کیا تھا یعنی مجھکو افسوس کہ کسی نے یہ نہ پوچھا کہ جب
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کسی کو خلیفہ نہ کیا تو تمنے ابو بکر کو اور ابو بکر نے تمکو کیون خلیفہ بنایا
وہی مثل صادق ہو کہ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو اور اس مقام مخصوص مین کچھ مخالفت
معاقدت اجماعی کو بھی نہین ہو سکتی ہو اسلیے کہ ہر واحد از اثنین اور کُل فرد من الزوجین
کا ایک دوسرے کو خلیفہ بنانا قبل از انعقاد اجماع تھا اور نتیجہ صحت خلافت اگر عقد اجماع
سے فرض کیا جائے تو بعد از انعقاد اجماع من کل المجامعین ہوگا نہ قبل از انعقاد بنا بر اسکے
خلیفہ بنانا قبل از موافقت اجماع نہ تھا مگر مشتہی نفس امارہ و اتباع ہوا و ہوس دنیائے نظر
مکارہ بغیر ما قام علیہ من برہان و بغیر ما انزل اللہ علیہ من سلطان لیکن اس مقام پر اہلسنت
یکلخت عورات حنیفہ خلافت نارشیدہ خلیفہ یوم سقیفہ عض بصر کرتے ہین اور فقط نتیجہ کیفیت

زائد ہ ضعیفہ اجماع سخیفہ کو قرۃ العین اور نور نظر کرتے ہین یہ طرفہ لطیفہ اور لطیف ظریفہ ہے جو بلحوظ خواطر شریفہ وطبائع منیفہ ہے الغرض جب پیغمبر خدا کا کسی کو خلیفہ نہ کرنا حضرات کے اصول مذہب سے ٹھہرا تو جو حدیث خلافت شیخین کے لیے بنص اہمین شریفین بنائی گئی ہے وہ خود ہی باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہو گی جسطرح سے کہ حدیث نجوم بھی اُسکی مبطل ہے جیسا کہ پیشتر اس سے ہمنے بیان کیا دوسری وجہ شیعون کی شکر گذاری کی یہ ہے کہ بعد اسکے کہ اہل سنت حدیث نجوم کو مسلم کرلین تو مطابق بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے جس صحابی کی ہم اقتدا کرینگے مہتدی ہونگے اور بالاتفاق اس مین شک نہین ہے کہ مثل عباس عم رسول اللہ اور مثل علی ابن ابیطالب ابن عم رسول اللہ صحابہ کبار اور اصحاب اعتبار سے ہین اور بنا بر حدیث صحیح مسلم کے جسکی نقل پیشتر گذر چکی یہہ دونو بزرگوار باقرار حضرت عمر شیخین کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے پس اگر شیعہ بھی باقتدائے حضرت عباس و علے شیخین کو متصف باین صفات مکمل الذات سمجھے تو عین اہتدا پر ہوئے پھر حضرت معاویہ کے سگون کو چاہیے کہ مثل سگان عاویہ شیعون پر عوعو نہ کرین تیسری یہ ہے کہ امثال اسامہ کہ جنہون نے ابو بکر سے کہا امرنی علیک رسول اللہ فمن امرک علی اور تا دم زیست بیعت نہ کی اور قیس اور سعد عبادہ جو بشہادت صدیقہ سینان خیار صحابہ سے تھا اور رئیس ایک قبیلہ انصار کا تھا اور لااقل بقول مصنف کہ تمامی مہاجر و انصار اخیار ہین تمامی انصار مین داخل ہے منکرین خلافت حضرت خلیفہ اول سے تھے اور اُنکی خلافت کو محض باطل سمجھتے تھے اور ہرگز بیعت نہ کی بلکہ تواریخ و سیر مین موجود ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی اس بیعت نہ کرنے پر سعد سے بخشونت پیش آئے اور اپنی فظاظت اور غلاظت کو بمقتضائے انت افظ واغلظ کما فی الصحیح البخاری عمل مین لائے اور بہت چیخے اور چلائے اور دست بقبضہ ہو کر جھنجھلائے اور زبان بسب و شتم تیز و تند کی اور برادر آشتی بند کی بیانگ کہ صدائے نہیب زاے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی النہایۃ

بلندی کی گرد وکبھی گرد میدان وغا تھا ایسی گدڑ بھبکیون مین کب آتا تھا اُسکی بھی رگون مین
خون مردانگی نے جوش مارا اور دست بقبضہ ہو کر پکارا کہ او مکار نا ہنجار نابکار مخنث شعار
زن کردار ہر معرکہ سے فرار تیری مجال ہے کہ جوانمردون سے آنکھین چار کرے وبردباہ بازی
شیرون کا قصد شکار کرے آخر کار جب حضرت خلیفہ صاحب نے اسکو سختی اور درشتی
مین اُستوار پایا تو ڈھیلے پڑے اور زیر ہوے اور جس بات کے بھوکے تھے اُس سے
سیر ہوے اور حسب عادت تحمل اور بردباری کو کام فرمایا اور ایسی ہی گرمی درزمی سے
مہم خلافت کو انجام فرمایا گروہ بیباک بہ سرد مہری اُٹھا اور گرما گرم چلا گیا اور تادم مرگ جام
بیعت خلیفہ نہ پیا چنانچہ ابن تمیہ منہاج اور ابن اثیر اسد الغابہ مین اور امام رازی
نہایۃ العقول مین اور بحر العلوم مولوی عبد العلی شرح مسلم مین اس بات کا اقرار کرتے ہین پس اگر
شیعہ بمقتضاے بایھم اقتدیتم اھتدیتم کے ایسے صحابہ کی اقتدا کرکے ابو بکر کی خلافت
باطل اور حقیت سے عاطل سمجھے تو عین اہتدا پر ہوے اور شیعون کا اہتدا پر ہونا عین
ضلالت اُنکے مخالفین کی ہے بس حدیث نجوم نے مذہب اہلسنت کو بیخ وبن سے کندہ کردیا
اور شیعون کا ایک بال بھی کندہ نہوا چاہیے کہ اب سُنی آہ آہ کرین اور شیعہ قاہ قاہ کرین
اور الحمد للہ ثم الحمد للہ کہین یہ ہی حال اس حدیث کا بفرض معنی عموم جیسا کہ عامہ اہل سُنت
سمجھتے ہین اور امثال حضرت مخاطب اسی پر اصرار اور استبداد رکھتے ہین اور اگر
اس مین کوئی تخصیص جاری کرین تو بہ قاعدہ مامن عام الاوقد خص شیعون کے لیے تو
ہو سکتا ہے مگر حضرات اہلسنت کے لیے اس مین مقام سکتہ ہے اسلیے کہ چند قباحتین
درپیش ہوتی ہین ایک تو ننگ وعار اس کا کہ شیعیان طعان شعارستان طعن سے
ہمیشہ اُنکے جگرون کو فگار کرینگے اور کہینگے کہ آخر جھک مار کے تمنے ہمارا ہی طریقہ
اختیار کیا اور مثل ہمارے عموم سے دست بردار ہو کر خصوص کا اقرار کیا
دوسرے اس حدیث مین کوئی تخصیص لگانا اپنے ہاتھون سے اپنے سر پر بلا لانا ہے

اور ایک خنجر آبدار بُرّان تراز کارد ابو لولو اعجوبہ کار اپنے خصم ہاتھ مین دیتا ہے کہ جب
پہلے تخصیص درمیان مین آیا تو تمہارا خصم بھی کوئی تخصیص لگا کے حضرات ثلثہ کو مقدوح
اور مجروح بلکہ مذبوح اور مسفوح کریگا تیسری تخصیص مین ایک ایسی بڑی خرابی و بربادی
لازم آتی ہے کہ جس سے حضرات اہل سنت کے سر پہ قیامت آئیگی اور نمونہ صُور سرافیل
دکھائیگی اور صدہا سال کی عمارت بنائی ہوئی بڑی بڑی بناؤن کی ڈھجائیگی یعنی بعد
از تخصیص حدیث قاعدہ عدالت کل صحابہ جو اہل سنت نے بکوشش سالہا سال واسطے
حفظ جریم ثلثہ کے بنایا ہے الصحابة کلهم عدول اپنے اجماعیات سے ٹھہرایا ہے
یکسر باطل ہوجائیگا اور جڑ سے اُکھڑ جائیگا اور جس فائدہ کے لیے تعمیم حدیث نجوم پر جان
دیتے تھے وہ ہاتھ نہ آئیگا اور حضرات اہلسنت کے لیے یہ بڑی مصیبت عظیم ہے اور
داہیہ کبری ہے حال انکا قابل رحم ہر کہ حدیث نجوم سے بڑے بڑے مخمصون مین پڑے
ہین اور پنجہ شکنجہ ضیق مین پھنسے ہین تعمیم حدیث کندہ کنندہ مذہب از بیخ ہے اور تخصیص
حدیث ایک آہنی خار دار میخ ہے کہ کسیطرف گزارا نہین اور کوئی راہ چارہ نہین بیچارے
جدہر سر جھکاتے ہین سر پر ایک ٹھوکر کھاتے ہین ادھر جھکے تو ہاے رے اُدھر
جھکے تو واے رے ای یار واسطے مذہب سے اپنے تئین نکالو اور بیفائدہ
ہلاکت مین اپنے تئین نہ ڈالو ثلثہ سے ہاتھ اُٹھاؤ اور اہلبیت کیطرف آؤ دنیا مین ہر
مذہب دُلیکو چڑاؤ اور اتباع فرارین کو جگاؤ اور آخرت مین علیؑ والے کہلاؤ اور
جب عوض کوثر پر جاؤ تو دست ساقی کوثر سے جام شراباً طہورا پاؤ ثلثہ سے تمکو کیا ملیگا
اور اُنسے کوئی کیا لیگا پیر خود در ماندہ کرا شفاعت گری کند سے اُو خویشتن گم است کرا
رہبری کند؟ حیف ہی اُن مسلمانون کی عقل و دانش اور فہم و بینش پر جو شیعون سی عبث عبث
جھگڑتے ہین اور اُنکی تیز زبانی سے نہین ڈرتے ہین سرود بستان یاد دلاتے ہین اور بیفائدہ
سوتی بھڑون کو جگاتے ہین اور اپنی ڈاڑھی مونچھون کو نچواتے ہین پھر بیچہڑو کیطرح ہاے

واے کا غل مچاتے ہین اور وا غوث وا غوث پکارتے ہوے عدالت کیطرف دوڑے
جاتے ہین ذرا اس غیرت اور حیا کو ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ شیعون کے سامنے ذکر حدیث
نجوم کا زبان پر لاتے ہین اور کچھ نہین شرماتے ہین اور نہین سمجھتے ہین کہ یہ حدیث تو سنیون کے
لیے سم قاتل تیز تر از سم الفار ہی اور راہ نجات اس سے بہت دشوار گزار ہی اور مشکل
تر از ہفت خوان بہمن و اسفندیار ہی اگر شیران وغا اور ہزبران ہیجا یعنی پیروان شیر خدا اگر
لڑینگے خواہی نخواہی مارے پڑینگے صید را چون اجل آید سوی صیاد رود وہ کیا ٹھیک ہے
کہ اپنی بلادت و غباوت سے بکری بھیڑیے کے پاس جاتی ہی اور اپنا پیٹ پھڑواتی ہے
اگر شیعون کے سامنے اس حدیث کا ذکر نہ کرتے تو اس رسوائی فضیحتی مصیبت مین کیون
پڑتے المختصر گفتگو بسیار اور منظور نظر اختصار ہی تفریح خاطر دریامقاطر مومنین کے لیے
انشاء اللہ اسیقدر کافی اور وافی ہی اور ابناے دار استسقاء جہل کے لیے سقی مجامع
میاہ رجال ولو بالسجال الثقا غیر شافی ہی اب مناسب معلوم ہوا کہ پہلے کچھ حال حدیث نجوم کا
بنا بر مذہب اہلسنت اور بنا بر مذہب شیعہ کے ہم بیان کرین اسکے بعد فقرات شکنی حضرت
مخاطب سے فقرات پشت معاندین کو توڑین واضح ہو کہ مذہب اہلسنت مین یہ حدیث
عوام الناس مین بہت مشہور ہی اور ہمیشہ عامہ اہلسنت کو اسپر نازش و افتخار ہی اور سر مباہات
انکا بذروہ فلک قرار ہے بدین پندار کہ یہ نص قطعی ہے تعدیل کل صحابہ پر کہ یہی مذہب
جمہور اہلسنت ہی اور بامید حفظ حریم ثلثہ اسکو بُن دندان سے پکڑتے ہین اور مثل مگس اسکی
عذوبت ظاہری پر گرتے ہین حالانکہ اس مین انکے لیے حنظل اور زہر ہلاہل بھرا ہوا ہے
جیساکہ پیشتر اس سے ظاہر ہوا کہ مذہب اہلسنت اس سے از بیخ و بن کندہ ہوتا ہی اور شیعونکا ایک بال
بھی کسی جگہ نہین کندہ ہوتا ہم پس جو لوگ مسلّم کرنیوالے اس حدیث کے ہین وہ پہلے اپنے مذہب کو
اسکے قباحات و اعتراضات سے بچالین بعد اسکے شیعون پر کسی اعتراض کی ہوس دل مین لائین اول
فکر خانہ خود باید ساخت بعد ازان بر دیگران باید تاخت الا یرمی بالحجارۃ من کان بیتہ من الزجاجۃ

اور شیعون کو بحمد اللہ کوئی دشواری نہین ہے اس لیے کہ وہ تو اولاً اس طریقہ کو جس طریقہ سے
تم روایت کرتے ہو مسلم ہی نہین کرتے بلکہ بموافقت محققین اہلسنت اسکو کذب و افتراے محض علی
رسول اللہ جانتے ہین اور ثانیاً علی التنزل محمول بر تقیہ کرینگے اور ثالثاً بر تنزل علی التنزل اسکے
مضمون مین اُس تعمیم کو جو تمنے بطمع دخول ثلثہ کے ہے غیر مسلم کر کے کچھ تخصیصین ایسی لگائینگے
کہ جس سے ثلثہ خارج ہو جائینگے بعد اسکے تمہارے ہاتھ کیا لگے گا یہ گفتگو ہماری عوام
اہل سنت سے ہے لیکن خواص اہل سنت پس خود قائل ہین کہ حدیث نجوم نہایت ضعیف
اور نامعتبر ہے بلکہ موضوع اور مکذوب اور باطل و افترا بر پیغمبر ہے چنانچہ بزار کہ علماے
اہلسنت مین بڑا محقق اور ناقد احادیث ہے اور ائمہ احادیث مین ایسا رتبہ عالی رکھتا ہے
کہ شاہ صاحب دہلوی اپنے تحفہ مسروقہ مین اُسکو بہ لقب عمدۃ المحدثین یاد فرماتے ہین اُسنے
کہا ہے کہ گو عوام یہ حدیث جناب رسولخدا سے روایت کرتے ہین مگر صحیح نہین اور کسی
کتب معتمد حدیث مین موجود نہین ہے اور اسکا راوی جو عبد الرحیم بن زید ہے اہل علم اسکی
روایت کو نہین لیتے اور فی نفسہ مضمون حدیث بھی نہایت قبیح اور منکر ہے اور عقل
باور نہین کرتی کہ جناب رسولخدا اپنے اصحاب کے لیے جائز رکھین کہ بعد انکے احکام
دین مین باہم اختلاف کرین انتہی اور ابن سفیان نے کہا کہ عبد الرحیم راوی حدیث نجوم
بڑا کذاب اور خبیث ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ متروک ہے اور علمانے کہا ہے کہ جسکو بخاری
متروک کہے اُسکی حدیث کو روایت کرنا جائز نہین ہے اور یحیی بن معین نے بھی کہا ہے کہ
کذاب ہے اور ابو حیان مفسر سعیان کہ جسکے محامد اور مناقب اور مدارج اور مراتب
الوافی بالوفیات سے ثابت ہین اپنی تفسیر مین فرماتے ہین کہ حدیث نجوم ہرگز قول رسولخدا
نہین ہے اور بالکل جھوٹی ہے اور رسول خدا سے کسی طریقہ سے اسکی روایت صحیح نہین ہے
پھر بہت اپنے علماء اعلام سے اسکی تکذیب نقل کی ہے اور بیہقی کہ علمائی اہلسنت مین بڑا
گرامی ور تنقید احادیث مین بڑا نامی ہے اُسنے کہا ہے کہ یہ حدیث ہر چند مشہور ہے مگر اسناد

اِسکے ضعیف اور کوئی سند اِسکی ثابت نہوئی اور امام احمد حنبل نے بھی اِسکے مکذوب اور موضوع اور باطل ہونیکی تصریح کی ہی اور ابن جوزی نے کہ مشہورین علمائی اہلسنت سے ہی کتاب علل متناہیہ فی الاحادیث الواہیہ مین اِسکو احادیث واہیہ سے ٹھیرایا ہی اور کہا ہی کہ صحیح نہین ہی اور ذہبی ناقد رجال اہل سنت نے جسکو شاہ جی دہلوی تحفہ مسرورقہ مین امام اہل الحدیث فرماتے ہین کتاب میزان الاعتدال مین اس حدیث کی توہین کی ہی اور اسکو موضوعات اور اکاذیب جعفر بن الواحد سے شمار کیا ہی اور رجالے دیگر بھی اُسی کتاب مین بنص صریح کہا ہی کہ یہ حدیث باطل ہی اور علاّمہ لاثانی ابن حجر عسقلانی نے بھی کہا ہی کہ حدیث نجوم ضعیف اور واہیات سی ہی اور ابن حزم کہ بڑا امام جلیل القدر اہل سنت کا ہی آخر کہا ہی کہ یہ حدیث مکذوب اور موضوع اور باطل ہی اور ہرگز کسی طریق سے کبھی صحیح نہین ہی یہانتک کہ متاخرین مین سی شیخ المشایخ فرنگی محل مولانا نظام الدین نے کتاب صبح صادق مین اور اُنکے صاحبزادہ متعصب مولوی عبد العلی ملقب بہ بحر العلوم نے شرح مسلم الثبوت مین اور ماتن مسلم الثبوت ملا محب اللہ بہاری نے اس حدیث کو ایسا ضعیف کہا ہی کہ قابل عمل نہین جاناہی اور کل سندین اسکی مجہول سمجھتے ہین اور دونو باپ بیٹے اپنے معتمدین اور موثقین سے اسکا مکذوب اور موضوع اور باطل ہونا بیان فرماتے ہین بلکہ اِسکے ساتھ ایک دوسری حدیث کو بھی کہ وہ بھی مایہ افتخار اور متاع نازش و فخار اہل سنت کی ہی برباد کیے دیتے ہین یعنی حدیث خذ وا شطر دینکم من الحمیرا یعنے ایک جزو دین اپنے کو حمیرا یعنے بی عائشہ صدیقہ مجتہدہ سے لو اُس حدیث کو بھی مثل حدیث نجوم کے احادیث واہیہ سے جانتے ہین جسکی کوئی سند صحیح نہین ہی بلکہ اپنے بزرگوار دن شل سکے اور حافظ ابو الحجاج سی ناقل ہین کہ بجز ایک حدیث کے وہ کل حدیثین کہ جس مین لفظ حمیرا ہی سب واہیات اور بے اصل ہین اہل سنت کے لیے رونے پٹنے اور رنج وغصہ کہانے اور خاک اُڑانے کا مقام ہی کہ بحر العلوم نے بی بی للو کی حدیثون

کو پایۂ اعتبار سے نکالا اور اُنکے رنگ سرخ روے کو بالکل کالا کر ڈالا یہ ہی حال حدیث نجوم
کا محققین اہل سنت کے نزدیک اور جو کچھ ہی حقیر نے اس مقام پر بالاجمال لکھا ہی سندین
اسکی بالتفصیل کتاب مستطاب استقصا مین بوجہ اتم بنقل عبارات کتب معتمدہ سنیان
موجود ہین کہ کسی شخص کو اُس مین جاے دم زدن نہین ہی باقی رہا حال اس حدیث کا
امامیہ کے نزدیک پس کتب معتمدہ امامیہ مین جسطرح سے اہل سنت نقل کرتے ہین اصلاً
مطلقاً موجود نہین ہی خصوصاً کتب اربعۂ امامیہ مین کہ جنپر مذہب شیعہ کا بعد جمع و توفیق
دار و مدار ہی کسی طرح موجود نہین ہی ہان بعض کتب دیگر مین بوجہ دیگر نہ بطور اہلسنت
بطریقہ اخبار احاد منقول ہی ایک تو عیون مین دوسرے معانی الاخبار مین اور علاوہ
اسکے جو اور بعض کتب دیگر مین ہی وہ اونہین سی منقول ہی لیکن نہ اُس طریق سے جو اہلسنت
روایت کرتے ہین اسلیے کہ جو عیون مین منقول ہی وہ ضمن سوال سائل مین ہی نہ قول معصوم
ہی نہ قول راوی ہی اور امام نے ہرگز اُسکی تصحیح نہین کی ہی اور ہذا صحیح کا جو لفظ اُس مقام پر
واقع ہی متعلق بحدیث دیگر ہی و علی التنزل اگر فرض کرلین کہ اُس سے متعلق ہی تو امام کا ہذا
صحیح کہنا اولاً تو منقول بخبر احاد ہی کہ شیعون کا اُس پر اعتماد نہین اور اُنکے نزدیک قابل
اعتماد نہین اور ثانیاً محمول بر تقیہ ہی رغماً لانافکم فان غاظوا فقل موتوا بغیظکم
کما قال اللہ لاسلافکم ثالثاً اوس مین لم یغیر و لم یبدل ایسے غضب کی قید ہی کہ حضرات
ثلثہ کو بدر اور اُنکی ہستی کے لیے کار شرر سقر کرتی ہی اسلیے کہ شیعہ اُنکو اول مغیرین
اور مبدلین سے جانتے ہین اور جب ہمنے ثلثہ کو نکالکر اُنکے مقر مین ڈالکر فراغت کی
تو پھر سنیون کو کیا ملا اجز اُسکے کہ کف افسوس ملا اور شعلہ غم سے جگر جلا اور کچھ بس
نہ چلا اور اسی طرح معانی الاخبار مین بھی بطور اخبار احاد مذکور ہی لیکن اہلسنت کی آرزو
و تمنا سے بہت دور ہی اسلیے کہ اُس مین لفظ اصحاب خود زبان رسول رب الارباب
سے مفسر باہلبیت جناب رسالتمآب ہی یعنے جسوقت آنحضرت نے اصحابی کالنجوم فرمایا

تھا اُسوقت یہ بھی فرمایا تھا کہ مراد میری لفظ اصحاب سے فقط میری اہلبیت ہین کاش اگر یہ نہ فرماتے تو بظاہر اہل سنت کے تمنائے دلی کے مطابق ہوتا قسمت کی نارسائی سے ٹوٹی کہان کمند دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا - افسوس کہ بنی ہوئی بات بگڑ گئی اور بیچارے سنیون کی آرزو پر اوس پڑ گئی اور ہمنے ظاہر کا لفظ اسلیے کہا کہ حقیقت مین اگر یہ تفسیر نہوتی جب بھی ضرور تھا کہ شیعہ اسکو بغیر ہمین تفسیر کرتے اسلیے کہ اقتدای کلی بغیر معصوم بہ دلائل عقلیہ ونقلیہ اُنکے نزدیک باطل ہی بہر کیف اگر شیعہ اس خبر واحد کو مسلم بھی کرلین تو بغیر اس تفسیر کے مسلم نہین کر سکتے اور اگر بفرض محال مسلم بھی کرلین تو باقتدا اُنکے امثال عباس وعلیؑ واسامہ وسعد عبادہ وقیس علی رغم اہل سنت خلافت ابو بکر کو باطل ہی سمجھینگے پھر سنیون کو اس حدیث سے کیا ملیگا پس جو شخص اس حدیث کو مذہب شیعہ مین متواتر کہتا ہو وہ ہنوز تشخیص معنی تواتر سے بے بہرہ ہی اور جو بے دانش تفسیر اصحاب باہلبیت ناجائز سمجھتا ہو وہ دانش سے بے نصیب ہی جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا اس مقام پر ایک اور بات کا بھی سمجھنا بہت ضرور ہو کہ ابتدا اُ خر کابلی نے حدیث نجوم کو دلائل تحقیقیہ اور الزامیہ حقیت مذہب اہلسنت مین بہ طمطراق بیان کیا اور اثبات دلیل تحقیقی مین خود اپنی کتب مین یہ خیانت کی کہ جن لوگون سے یہ روایت کی اونکی اول عبارت تو لی اور آخر عبارت جسمین تصریح بہ بطلان حدیث تھی حذف واسقاط کر دی اور لا تقربوا الصلوۃ کی نقل سچی کی اور بعد اوسکی کتنائی خر کابلی ذوبی ہنبق وشہیق اوٹھاے اور نقل گدھے کے بھاگ گانے کی صادق آئی تب عمدۃ الاعیان جناب سبحان علیخان اعلی اللہ مقامہ نے اپنی بعض تحریرات مین تعرض اسبات کا کیا کہ باوجود تصریح علماے اعلام اہلسنت بضعف و بطلان حدیث نجوم تعجب ہی کہ حضرات دلائل تحقیقیہ سے کیونکر ٹھہراتے ہین اُسکے جواب مین انشائے کے کاریگر نے رسالہ مکاتیب مین کہ سراسر افترائات اور اکاذیب ہین اور بھی منتہی الکلام مین کہا کہ جسکا محصل یہ ہی کہ گو حدیث نجوم کے بعض طرق روایت ضعیف ہین مگر

اِس سے مطلقاً حدیث کا باطل ہونا لازم نہین آتا ہی بلکہ ہمارے پاس دیگر طرق صحیحہ اسکی موجود
ہین پس دلیل تحقیقی ہماری اُن طرق صحیحہ کی راہ سے تمام ہی اور دلیل الزامی بسبب موجود
ہونے اِس حدیث کے کتب شیعہ مین تمام ہی عالیجناب مفاخر و معالی ایاب مرغم اناف
ذوی الاذناب صاحب استقصا ادام اللہ ظلالہ اِسکے جواب مین کذب و بطلان حدیث
نجوم کا زبان علماے اعلام اہلسنت سے اور نہ صحیح ہونا اِسکے کسی طریقہ کا نصوص اور
تصریحات اکابر و اعاظم محققین اُنکے سے ثابت کرکے فرماتے ہین جسکا محصّل یہ ہی کہ کل
علماے محققین تمہارے از اولین تا آخرین اس مقام پر جواس باختہ اور سپر انداختہ ہوے
اُنکو باوجود تفحص اور تجسس کمال و رہ نوردی صحراے قیل و قال و کوچہ گردی سالہا سال
اِسکی مجال نہوئی کہ کوئی طریقہ اِسکی صحت کا پاتے اور اُسکو صحیح ٹھہراتے لاجرم کذب و افتراے
حدیث نجوم کی مقر اور اِسکے بُطلان اور موضوعیت پر مصر ہوے اب تم اپنے کابلی کو ادعاے
دلیل تحقیقی مین صادق کرنے کے لیے اس حدیث کی صحت کے قائل ہوے اور مدعی
طرق صحیحہ کے بزعم باطل ہوے غافل اس سے کہ کابلی صاحب تو بنا بر اِسکے کذب سے
بَری ہوے مگر کل محققین تمہارے کاذب اور مفتری ہوئی کہ کل طرق کے غیر صحیح اور
اِس حدیث کے کذب صریح ہونے کی تصریح کر گئے ایک کاذب کے صادق کرنے کے
لیے یہ کیسی بات تمنے بنائی کہ جس سے اہل سنّت کے سر پر قیامت کُبرا آئی کہ پیشتر تو وہی
تین جھوٹھے ہوتے تھے اب کل محققین جھوٹھے ہو گئے وا مصیبتاہ جن لوگون کی تحقیق پر دارو مدار
اور جنکی دانشمندی پر افتخار تھا وہی لوگ کاذب و بے اعتبار اور جہالت شعار بلکہ مرکب
جہل مرکب پر سوار نکلے بیت نہ محقق شدہ نہ دانشمند ۞ چارپاے برو کتابے چند
اب چاہیے کہ حضرات اہلسنت اپنے گریبانون مین سر ڈالین اور ایسے مذہب سے جسکے
محققین کاذب و مفتری ہین نادم و پشیمان ہون یا شیعون کے مناظرہ و مباحثہ سی لاجواب
ہو کر اپنے گریبانون کو پھاڑین اور دیوانے بنجائین اور سر پھرالائین اور بصد حسرت

فرماین بلبیت جنون نے کوکہ از قید خرد بیرون کشم پارا، کنم زنجیر پاے خویشتن دامان صحرارا
لیکن ہم اپنے مخاطب سے جو مدعی اسکے ہین کہ تمہارے پاس طرق صحیحہ اس حدیث کی ہین کہتے
ہین کہ تمہارے متقدمین اور متاخرین کو تو کوئی طریقہ صحت اس حدیث کا نہ ملا تعجب ہے
کہ تمکو کہان سے طرق صحت ملی اور اگر ملی تھی تو انکو ظاہر کیون نہ کیا کس لیے چھپا رکھا اور
اور کس روز سیاہ کے لیے اٹھا رکھا اگر سچے تھے تو ان طرق سے کوئی طریقہ تو بیان
فرماتے اور ان مخفیات اور مستورات سے جنکی صورت زیبا تمہارے محققین نے
نہ دیکھی ایک کا بھی جلوہ تو ہمکو دکھاتے شیعہ انہین شاہدان نوخیز و نوخواستہ کے خواستگار
اور بنقد جان خریدار ہین وگاہے بگاہے نبگاہے منتظر دیدار ہین ما از منتظران حجاب تا کے
این پردہ وا این نقاب تا کے پس لازم ہے کہ خود مخاطب یا اولیاے مخاطب اس نو رسیدگان
عدیم المثال کو مثل مخدرات حجال کے نہ چھپاوین بلکہ مثل متبرجات علی الجمال والبغال
کے مواقع نزال مین لاوین اور مردون کو انکا جمال بے مثال دکھلاوین اور پھر انکی
پردہ دری مین طاقت اور قوت فحول رجال کو ملاحظہ فرمائین اور انشاء اللہ کچھ دیر
نہ گذریگی کہ کلہا کو مجروحہ مقدوحہ حاملۃ الاوزار مولدۃ الاسقام والاضرار پاوین الحاصل بعد
ایسے الزامات و مواخذات کے جناب ممدوح نے تحقیق دلیل الزامی کو بھی بہ بیان
شافی و وافی باطل کر دیا ہے جیسا کہ بحث اسکی اجمالاً و تفصیلاً آتی ہے لیکن جملہ سنیان این
زمان کتاب مستطاب استقصا کو دیکھکر ہوش و حواس باختہ اور سپر انداختہ ہین و بکمال زار ہر زمان
دست بین گرفتار شعلہ ہای جہنم او نکی گلخن سینہ پرکینہ سے نکلتی ہین او ر نار موقدہ تطلع علی الافئدہ او نکے جگر جلتے ہین مگر
کیا کرین کہ جواب سکا نہیں دشوار بلکہ دور از کار و خارج از اختیار ہے اور ترک مذہب آبائی موجب ننگ و عار
فاختار والنار علی العار فما اصبرہم علی النار لیکن ہمارے مخاطب والامقام کے جگر سے تو ایسا
شرارہ نکلا کہ خرمن عقل و خرد اونکا سر تا سر جلا بالکل دیوانے اور باؤلے ہوے اور راز
سرتاپا جنون کے پتلے بنے اور بمقتضائی للجنون فنون یہ بھی دل مین آیا اور سودائی خام

خیالی سر مین سمایا کہ پختہ مغزان پختہ کار سے ہیچ کج بحثی اُلجھیئے اور کچھ بحث لغو بیکار کیجئے اور
مواخذات لاجواب صاحب استقصا کا کچھ ٹوٹا پھوٹا جواب دیجیے کہ جس سے ذلت و خواری
سکوتی و صموتی سے کہ دلیل مبہوتی ہے بچیئے ہیہات ہیہات ولات حین مناص ایسی لغویات
بکنا عین مبہوتی ہے اور ثبوت ہونیکی یہ دلیل ثبوتی ہے تمہارے بڑے لکھا لکھی تو خون پونچھ لگے
دم نہین مارتے دُم نہین ہلاتے کوئی ہانک نہین اُٹھاتے تم بیچارے کیا بولوگے اطرق
کری اطرق کری ان النعامہ فی القری شتر مرغ کی لمبی گردن تو پہاڑ کے نیچے آئی پھر اسکی
گوہ کی مکھی کیا بھنبھنائی بیت ای مگس عرصۂ سیمرغ نہ جولان گہ تست عرض خود می بری و
زحمت مامیخواہی مفتین تو لیاقت بات سمجھنے کی نہین تم کسی بات کا جواب کیا دوگے ہر بات
تمہاری بے ٹھکانے بڑ دیوانے کی ہے سوال از آسمان جواب از ریسمان جن مواخذات
سے اہلسنت پر مصیبت جانکاہ ہے اُسکے جواب سے جی چُرایا جن اعتراضات نے اُنپر دنیا سیاہ کی
اُسکو کان لم یکن ٹھہرایا بے صرفہ گاتے اور بڑبڑاتے ہین یہ نہین سوچتے کہ ہمارا خصم کیا
کہتا ہے اور ہم کیا کہتے ہین حضرت سلامت صاحب استقصا نے کب فرمایا اور کسی نے
کب کہا کہ حدیث نجوم مطلقًا ہماری کسی کتاب مین نہین ہے جسکے جواب مین آپ فرماتے
ہین کہ تمہاری فلان کتاب اور فلان کتاب مین ہے بلکہ وہ خود فرماتے ہین کہ ہے مگر مفسر و مقید
ہے عام نہین ہے اور اسی طرح قاضی علیہ الرحمہ منکر اور مبطل اسکے بحیثیت خصوص نہین ہین بلکہ
من حیث العموم ہین اور محققین اہل سنت بھی اس انکار اور ابطال مین اُنکے شریک ہین
اور اسی طرح صاحب استقصا نے کب فرمایا کہ جواب اہلسنت دلیل تحقیقی و الزامی سے یہ ہے
کہ یہ حدیث اُنکے مذہب مین باطل ہے جسکے جواب مین آپ فرماتے ہین کہ اس حدیث کے
راوی گو ہمارے مذہب مین ضعیف مگر تمہارے مذہب مین تو قوی ہین اسلیے کہ اگر ہم فرض بھی کرین کہ ہمارے
مذہب مین قوی ہین تو تمہاری یہ دلیل تحقیقی ہے یہ حاصل ہوگی اور صاحب استقصا خود فرماتے ہین کہ
قوال محققین اہلسنت ہے اسکی دلیل تحقیقی ہے جو اُسکو باطل کرتے ہین اور مدعیان دلیل تحقیقی سے طالب صحت

حدیث نجوم کتب معتمدہ اور اقوال معتبرہ محققین اہلسنت سے ہے اور جب محققین اہلسنت اسکو باطل سمجھتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ کتب معتمدہ میں نہیں ہے جیسا پیشتر اس سے گزرا پھر کابلی اور خرکرہ کابلی نے دعویٰ اسکی دلیل تحقیقی ہونیکا کیونکر کیا پس آپ یا تو اسکی صحت کتب اہلسنت سے ثابت کرکے دلیل تحقیقی ہونا اسکا صحیح اور درست کیجیے یا فرمائیے کہ جن لوگون نے فریب دہی عوام کے لیے ایسا جھوٹا دعویٰ منھ سے نکالا انکا دونوجہان مین منھ کالا اور ہم کہین انشاء اللہ تعالے باقی رہا جواب دلیل الزامی کا پس الزام فرع تحقیق ہے اور جب اصل دلیل تحقیقی تمہارے پاس باقی ہی نہین رہی توتم دوسرون کو الزام دینے کیا چلے ہو اور الزام اوپر مسلمات خصم کے ہوتا ہے اور جب خصم تمہارا اس حدیث کو جسطور پر تم روایت کرتے ہو اور جس طرح پر تم اسکے معنی سمجھتے ہو مسلم ہی نہین رکھتا ہے تو تم الزام کیونکر دے سکتے ہو ذرا منطق مین بحث قیاسات جدلی کو دیکھو تو معلوم ہو کہ بناے دلیل الزامی تسلیم خصم پر ہے مستدل کی تسلیم اور عدم تسلیم کو اس مین دخل نہین ہے اور جب ہمنے تعمیم حدیث کو جس سے تمہارا مطلب نکلتا تھا مسلم ہی نہین کیا تو پھر الزام کے کیا معنی بالجملہ دلیل الزامی ہونا حدیث نجوم کا سراسر باطل ہے اور حلیہ صحت سے عاطل ہے اور مستدل عاقل یا جاہل ہے اسلیے کہ اولاً شیعہ اس حدیث کو اخبار احاد سے جانتے ہین کہ مقام اعتقاد مین جسپر اعتماد نہین رکھتے ثانیاً سلمنا اخبار احاد سے نہین ہے لیکن لانسلم کہ جسطرح سے تم روایت کرتے ہو اُسی طرح ہماری کتب مین بھی ہے بلکہ ہماری کتب مین بزیادتی تقیید و تفسیر باہلبیت علیہم السلام ہے پس بدون اس تفسیر و تقیید کے ہم مسلم نہین کرتے اور اگر کوئی مخالف اس تفسیر کو مسلم نہ کرے تحقیق اُسکی عدم تسلیم سے ہم پر الزام نہین عائد ہو سکتا ثالثاً یہ تفسیر نہین سہی لاکن لانسلم کہ مراد اوس سے صحابہ ہین بلکہ مراد اوس سے اہلبیت علیہم السلام ہین اور قول تمہارا کہ اطلاق لفظ اصحاب اہلبیت پر مطلقاً جائز نہین ہے باطل ہے کما ستعرف رابعاً سلمنا کہ صحابہ ہی مراد ہین لاکن لانسلم کہ کل صحابہ مراد ہین بلکہ صحابہ اہلبیت مراد ہین

پس طبقہ صحابہ مین اقتدا بصحابہ اہلبیت بعین حدیث واجب ہی اور طبقہ غیر صحابہ مین بھی اقتدا
باہلبیت بدلائل دیگر و بعض سابق علی اللاحق واجب ہی اور کچھ ضرر نہین ہی کہ وجوب اقتدائے
کل اہلبیت ایک ہی دلیل سے ثابت کیا جائے اگر صحابہ اہلبیت کی اقتدا ایک دلیل سے اور
اہلبیت غیر صحابہ کی اقتدا بدلیل دیگر ثابت ہوئی تو کیا ضرر ہی خامسًا سلمنا کہ صحابہ اہلبیت سے اعم
مراد ہین لیکن لانسلم کہ منافقین اور مرتدین اور غاصبین اور ظالمین اس مین داخل ہین
بلکہ مومنین موقنین کاملین جو مصداق لم یغیر ولم یبدل مین مراد ہین کہ مرجع انکی اقتدا کا طرف
اقتدائے اہلبیت علیہم السلام کے ہی اسلیے کہ اقتدا اس اقتدا کی جو اقتدائے معصوم ہی عین
اقتدائے معصوم ہی اور اسلیے کہ کل انکے معتقد اسکے ہین کہ افتدا مخصوص باہلبیت ہی یا اقتدا
سے اقتدائے جزئی مراد ہے نہ اقتدائے کلی یعنے قولاً وفعلاً وتقریراً اس لئے
کہ بدلائل قطعیہ ہمارے نزدیک یہ امر مخصوص معصومین علیہم السلام ہی الغرض اسوقت میہ پانچ
جواب جانب سے پنجتنون کے واسطے چار یارون کے مجملاً بطور فہرست کے
ہمنے بیان کیے اور تفصیل اسکی مثل جوابات دیگر کے رد تفصیلی ہر ہر قول مردود مخاطب
مین انشاء اللہ آتی ہی فانتظرہ وقد حان ان نشرع الآن فی الجواب التفصیلی
وعلی اللہ التکلان وھو خیر مستعان **قولہ** صحابہ کی فضیلت مین
اقول شیعون کی کتابون مین جہان مطلق صحابہ کے فضائل ہین وہان انکے رذائل بھی
ہین اور شیعون کے لیے اسکے واسطے دو محمل ہین ایک تو یہ کہ فضائل کے مصداق بعض
ہین یعنی صحابہ اخیار ہین اور رذائل کے مصداق بعض دیگر یعنی صحابہ اشرار ہین
دوسرے فضائل محمول بر تقیہ ہین لیکن اہلسنت کی کتابون مین جو رذائل ہین جیسے
حدیث فتوخذ بھم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی اور حدیث من
الاصحاب من لایرانی بعد ما یفارقنی وامثال ذلک پس اہلسنت اسکو نہ
محمول علی بعض دون بعض کرسکتے ہین کہ قاعدہ عدالت کل صحابہ کہ مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہے

ہاتھ سے جائیگا اور نہ محمول بر تقیہ کر سکتے ہین کہ قیاس باطل ابوحنیفہ مین عین نفاق ہی اب
کوئی تیسری راہ ہمکو حضرات اہلسنت بتلائین اور اگر کہین کہ صاحبان رذائل اصحاب سے
خارج ہین تو ہم کہین گے کہ اطلاق لفظ اصحابی صحابی ومن لا صحاب من لا ایمانی دلالت اوپر صحاب
ہونیکی کرتا ہی اور اگر کہین کہ صحاب ہونا اونکا نظر بظاہر ہو نہ بہ حقیقت تو ہم کہینگے کہ اسطرح ہم بھی نالائقون سے
بیزاری کرتے ہین ہم اونکو صحاب ظاہری کہتے ہین نہ بہ حسب حقیقت کے اور فضائل صحاب
حقیقی کی کہی ہین نہ اعم اصحاب حقیقی و ظاہری سے اور لا نسلم کہ تمہارے ثلثہ بعد اسکے کہ اون سے
افعال نفاقی و ارتدادی ظاہر ہوگئی اصحاب حقیقی سے ہین پھر ایسے احادیث کے ذکر کرنے سے
جز عوام فریبی کیا حاصل ہی **قولہ** بہ روایت ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی **اقول** اگر مراد
مخاطب یہ ہی کہ اسی قدر یعنی اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کتب شیعہ مین بروایت
ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی اور ما بعد اسکا بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہی تو محض
کذب و دروغ بیفروغ ہی کتب شیعہ موجود ہین اُس مین جسکا جی چاہے دیکھ لے کہ
ما بعد اسکا بھی اوسی امام کی روایت سے منقول ہی جس سے امثال حضرت ثلثہ خارج
اور طبقہ ائمۃ النار مین داخل ہو جاتے ہین اور اگر مراد یہ ہی کہ یہ فقرہ ساتھ فقرہ ما بعد کے
بروایت ائمہ کرام کتب شیعہ مین منقول ہی لیکن چونکہ خلاف ہمارے مقصود کے ہی ہم
اُسکو نہین لیتے اور اس کل سے بمقتضائے مثل مشہور میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا
تھو فقط اس جزء کو ہم مانتے ہین تو یہ بات آپکو کذب سے تو بچاتی ہی لیکن خلاف دیانت
و خیانت فی النقل ہوئی جاتی ہی اسلیے کہ ظاہر اسکا یہی ہی کہ ائمہ سے اسی قدر منقول ہی
حالانکہ یہ خلاف واقع ہی آپکو لازم تھا کہ پہلے کل حدیث کو نقل کرتے بعد اسکے فرماتے
کہ ہم یہ فقرہ مسلم نہین کرتے کہ ہمارے مطلب کے خلاف ہی لیکن آپ یہ راہ مکر و فریب
چلے اور اس بات سے ڈرے کہ اسوقت شیعہ کہینگے کہ کون کہتا ہی کہ تم مسلم کرو تمہاری
مسلم کرنے اور نہ کرنے کو دوسرون کے مسلمات مین کیا دخل ہی شیعہ بھی بغیر اس فقرہ کے

اس حدیث کو مسلم نہین کرتے پھر جس امر کو ہم مسلم نہین کرتے تم ہمکو الزام اوسپر کیونکر دے سکتے ہو حاصل
یہ ہے کہ اس مقام پر اہلسنت مستدل ہین حسن و خوبی ثلثہ پر بدلیل الزامی بعموم
حدیث نجوم شیعہ اسکے جواب مین کہتے ہین کہ عموم حدیث کو ہم مسلم نہین کرتے بلکہ ہم اُسکے خصوص کے
قائل ہین بسبب اُس زیادتی کے جو ہماری کتابون مین منقول ہے پس اگر تم اونکے جواب مین
اس خصوص کو غیر مسلم کروگے تو یہ جواب المنع بالمنع و جواب لانسلم بلا تسلیم ہوگا اور یہ عین
جہالت ہے و اب آداب مناظرہ سے قولہ اور نیز حضرت نے فرمایا ہے کہ دعوالی اصحابی
اقول جناب و الادعوالی اصحابی تو کہین کتب شیعہ مین بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہے
اتہمی ضمن سوال سائل مین منقول ہے نہ قول معصوم ہے اور نہ قول راوی اور بعد اسکے
ہذا صحیح زبان معصوم سے منقول نہین ہوا ہے اور اخبار احاد مقام اعتقاد مین قابل اعتماد
نہین اور محمول علی التقیہ اور ماول بقول مدح صحابہ کے ہو سکتا ہے جیسا کہ خود مخاطب بعد
اسکے اقرار کرتا ہے اور بعد اسکے فقرہ قارحہ مقرحہ حضرات ثلثہ یرید من لم یغیر ولم یبدل
بھی اُسی روایت سے منقول ہوا ہے اگر شیعہ ہذا صحیح کو مسلم بھی کرینگے تو بغیر اس قید لم یغیر
ولم یبدل کے مسلم نہ کرینگے بہرکیف ہذا صحیح کا روایت احاد معصومی سے ہونا مسلم ہے لیکن
اس سے لازم نہین آتا کہ دعوالی اصحابی بھی روایت معصومی ہو علی الخصوص جسوقت مین
ہذا صحیح کو محمول کرین اس پر کہ یہ قول جو مدح صحابہ پر دلالت کرتا ہے البتہ صحیح ہے جسوقت
مراد لی قائل اسکا من لم یغیر و لم یبدل کو اگرچہ فرمودہ رسولخدا ہو یا محمول بر تقیہ کرین تو
اُسوقت حدیث دعوالی اصحابی بالکل بے سر و پا ہو جائیگی پھر اسکو روایت ائمہ کرام
کہنا محض کذب و دروغ اور دعوائی بلا دلیل ہے قولہ یعنی میرے حقوق صحبت کے اُنکے
حق مین رعایت کرو **اقول** یہ یعنی آپ کا لایعنی ہے اور محض بیمعنی اور جہلیت کی نشانی
ہے دعوالی اصحابی کے الفاظ کو اسپر دلالت نہین کیون نہین جائز ہے کہ بفرض صحت مراد
امر ہو یہ ہو کہ میرا پاس و لحاظ کرو اور میرے موجود ہوتے سزائی قبائح افعال و فضائح

اعمال صحابہ زشت خصال کو میرے واسطے چھوڑ دو کہ جیسا مین مناسب جانونگا ویسی سزا دونگا اور تائید یہ
ہی امثال حضرت عمر کی کہ اکثر تھا کہ طیش جاہلیت مین اگر بعضے صحابہ کے قتل پہ فوراً آمادہ ہوجاتے تھے
چنانچہ حاطب کے قتل پر آمادہ ہوگئے تھے اور اسیطرح ایک اور شخص کے قتل پر جو منافقین اصحاب سے
تھا اور اوسنے اعدل یا محمد کہا تھا مستعد ہوگئے تھے اور آنحضرت نے فرمایا دعہ لئلا
یقول الناس ان محمداً یقتل اصحابہ یعنی چھوڑ دے اسکو تاکہ لوگ نہ کہین کہ محمد اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین کما فی صحیح البخاری پس غرض آنحضرت کی یہ ہی کہ تم لوگ دخل در معقولات
نہ کرو اور ایسے امور کو میرے لئے چھوڑ دو چنانچہ لفظ لی کا دعوالی مین ان معنون پر بنہایت
چسپان ہی اور یہ غرض نہین ہی کہ منافقین اور مرتدین سے اور بیزاری نہ کرو اور انکو
دوست رکھو اور مثل اہلسنت کے پیشوا بناؤ مسلمنا یہی مراد حضرت کی ہی کہ میرے بعد
میرے اصحاب کے حقوق صحبت کی رعایت کرو لیکن یہ تو ارشاد ہو کہ آپ کے خلفائے
راشدین نے کون سے حقوق صحبت پیغمبر کے اصحاب کے بارہ مین مراعات کی جو شیعون سے
آپ طالب مراعات ہوتے ہین آپ کے خلیفہ اول نے اُن صحابہ کو جنہون نے ادائے
زکوۃ مین بسبب باطل سمجھنے اُنکی خلافت کے تامل کیا اُنکو بنظر استحکام اپنی خلافت
کے اہل ردہ نام رکھ کے قتل کروا ڈالا اور اُنکے اموال اور زن و فرزند کو مال غنیمت
کفار سمجھکر مسلمانون کو تقسیم کر دیا حالانکہ اُنسے مقاتلہ کی رائے حضرت عمر اور عثمان اور جناب
امیر علیہم السلام بلکہ رائے کل اُن مہاجرین اور انصار کی جنہون نے آپ کو خلیفہ بنایا
تھا نہ تھی کما فی کنز العمال و الملل و النحل بلکہ کنز العمال مین تصریح اسکی ہی کہ اجماع صحابہ
اوپر منع مقاتلہ کے تھا تعجب ہی کہ اس اجماع کو حضرت ابوبکر باطل اور ناحق سمجھے
اور اپنی خلافت پر انہین حضرات کے اجماع کو باطل اور ناحق نہ سمجھے اور حضرت عمر نے اس
بارہ مین اپنے خلیفہ خود ساختہ سے بہت گفتگو کی اور کہا کہ کیف تقاتل الناس وقد
قال رسول اللہ امرت ان اقاتل حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

لیکن خلیفہ صاحب کو اپنی راے پر اصرار رہا یہانتک کہ بجواب خطاب عمر ابن خطاب فرمانے
لگے جسکا محصل یہ ہو کہ صلوۃ و زکوۃ ساتھ ہین پس مانعین زکوۃ مثل تارکین صلوۃ کے ہین
واللہ لو منعونی عناقا کانوا یودونہا الی رسول اللہ
لقاتلتہم علی منعہا کما فی الصحیحین اور کتاب ملل و نحل مین بجاے
عناقا عقالا ہے حاصل یہ ہو کہ عمر نے ابوبکر سے کہا کہ کیونکر تو ان آدمیون سے یعنے مسلمانون سے
مقاتلہ کریگا حالانکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ فرماتے تھے کہ مین مامور ہوا ہون کہ لوگونسے
مقاتلہ کرون یہانتک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین یعنے مسلمان ہون حضرت ابوبکر نے فرمایا
کہ صلوۃ و زکوۃ ساتھ ہین قسم خدا کی اگر نہ دینگے مجھکو ایک گلوبند یا ساق بند شتر یا بزغالہ کہ جو رسولخدا کو دیتے تھے تو
مین اُنسے قتال کرونگا اور قاموس مین ہو کہ حدیث ابوبکر مین ہی لو منعونی عناقا
و فی روایۃ عقالا یعنی زکوۃ دو سالہ یا یک سالہ تفسیر کبیر رازی مین ہو کہ جب صحابہ قتال
پر راضی نہوے تب حضرت ابوبکر غصہ مین آکر تنہا واسطے قتال کے اُٹھکھڑے ہوے
گویا ناز کیا تھا جب لوگون کو اپنا خریدار پایا تھا ورنہ بہادری آپ کی تو اُحد و خیبر
و حُنین سے معلوم ہی ہے پھر کیف ابوبکر نے بسرگردگی خالد ولید لشکر واسطے تحصیل زر زکوۃ کے
بھیجا اور حکم کیا کہ جو تامل کرے اُسکو قتل کرو پس خالد نے منکرین خلافت سے مقاتلہ
کیا اور از جملہ صحابہ مقتولین مالک بن نویرہ اور قوم اُسکی تھی کہ خالد شقی نے
بہ مکر و خدع بندگی خدا و رسول و ابوبکر اُنکو اپنے قابو مین کیا کما فی مراۃ الزمان
لسبط ابن الجوزی اور ناحق خون اُن مسلمانون کا کیا اور زوجہ مالک کو اُسی
شب مین اپنے تصرف مین لایا جیسا کہ صواعق ابن حجر مین ہے و
انکارہ ای عمر علی ابی بکر لکونہ لم یقتل خالد بن ولید
لقتلہ مالک ابن نویرۃ و ہو مسلم و لتزوجہ امراتہ
من لیلتہ و دخل بہا فلا یستلزم ذما لہ و لا الحاق

نقص بہ لان ذلک انما ھو من انکار بعض المجتھدین
علی بعضھم فی الفروع الاجتھادیۃ یعنے انکار کیا عمر نے فعل ابوبکر
پر کہ اُسنے خالد سے قصاص نہین لیا جبکہ اُسنے قتل کیا مالک نویرہ کو کہ وہ مسلمان تھا اور
اُسکی زوجہ سے اُسی شبکو نکاح کیا اور بلا استبراء دخول کیا پس اس امر مین ابوبکر کے لئے
کوئی مقام ذم اور نقص نہین ہے اسلیئے کہ یہ انکار اُس قبیل سے ہے کہ آپس مین مجتہدین ایک
دوسرے پر مسائل فرعیہ اجتہادیہ مین انکار کیا کرتے ہین یعنے اختلاف رائی خلیفتین کا
اختلاف اجتہادی تھا اور قریب اسکے تقریر علامہ قوشجی کی ہے کہ انہون نے بھی تزوج
من لیلتہ وضاجعھا فرمایا ہے اور جواب مین تزوج بامرأتہ
فی دار الحرب لانہ من المسائل المجتھد فیھا بین اھل العلم
کہا ہے اور جب خبر قتل مالک حضرت عمر ابن الخطاب کو پہونچی تو انہون نے ابوبکر سے اس بارہ مین بہت
گفتگو کی جیسا کہ تاریخ کبیر طبری مین ہے فضرب ای خالد عنقہ واعناق اصحابہ
فلما بلغ قتلھم عمر ابن الخطاب تکلم فیہ عند ابی بکر فاکثر
فقال عدو اللہ عدا علی امرء مسلم فقتلہ ثم نزا[1] علی امرأتہ
یعنی خالد نے مالک بن نویرہ اور اُسکے اصحاب کی گردن ماری اور جب یہ خبر عمر ابن خطاب کو
پہونچی تو ابوبکر سے اس بارہ مین بہت گفتگو کی اور کہا کہ دشمن خدا یعنے خالد نے ایک
ایک مسلمان کی گردن ماری اور اُسکی زوجہ پر متصرف ہوا یہانتک کہ جب خالد آیا تو حضرت
عمر نے اُس سے بخطاب سراپا عتاب فرمایا قتلت امرءًا مسلما ثم نزوت
علی امرأتہ واللہ لارجمنک باحجارک یعنے قتل کیا تو نے ایک مرد مسلمان کو
اور اُسکی زن کا متصرف ہوا قسم خدا کی ہے البتہ سنگسار کرونگا مین تیرے تئین لیکن
حضرت عمر اپنی اس قسم مین حانث اور دروغگو ہوئے زمانہ ابوبکر مین بدین عذر
کہ ابوبکر حامی خالد ہوا مگر اپنے زمانہ خلافت مین بھی اس قسم کو سچا نہ کیا اور نہ کفارہ دیا

[1] نزو جستن نر بر مادہ ۱۲

بیانتک کہ خدا اسے جھوٹے ہی دنیا سے گذر گئے اور علی متقی نے کنز العمال مین نقل کیا ہو عن ابن عون وغیرہ ان خالد بن ولید ادعی ان مالک ابن نویرۃ ارتد بکلام بلغہ عنہ فانکر مالک ذلک وقال انا علی الاسلام ما غیرت وما بدلت وشہد لہ ابو قتادۃ وعبد اللہ ابن عمر فقدمہ خالد وامر ضرار بن ازور الاسدی فضرب عنقہ وقبض خالد امرأتہ ام متمم فبلغ عمر ابن الخطاب قتلہ مالک بن نویرۃ وتزوجہ امرأتہ فقال لابی بکر انہ قد زنی فارجمہ فقال ابو بکر ما کنت لارجمہ تاول فاخطأ وقال انہ قد قتل مسلما فاقتلہ قال ما کنت لاقتلہ تاول فاخطأ قال فاعزلہ قال ما کنت لاشیم سیفا سلہ اللہ علیہم ابدا اور ابن خلکان نے بھی لکھا ہو لما بلغ الخبر ای خبر خالد مع مالک وامرأتہ ابا بکر وعمر فقال عمر لابی بکر ان خالدا زنی فارجمہ قال ما کنت لارجمہ فانہ تاول فاخطأ الی اخر ما قلنا من کنز العمال محصل یہ ہو کہ روایت ہو ابن عون وغیرہ سے کہ خالد بن ولید نے دعوی کیا اس بات کا کہ مالک نویرہ مرتد ہو گیا ہو بسبب ایک کلام مالک کے کہ خبر اسکی خالد کو پہونچی پس مالک نے انکار کیا اُس کلام کا یعنے کہا کہ تجھکو خبر غلط پہونچی ہو مین نے ہرگز وہ کلام نہین کہا ہو اور کہا مالک نے کہ مین دین اسلام پر قائم اور ثابت قدم ہون اور کسی طرح کا تغیر اور تبدل مینے اپنے دین مین نہین کیا اور اسکے اسلام پر گواہی دی شہود عدول اور موثق نے مثل ابو قتادہ انصاری اور خلیفہ زادے عبد اللہ ابن عمر نے بلکہ تاریخ طبری مین ہو کہ اور بھی لشکر والون نے شہادت دی لیکن خالد خلدہ اللہ فی النار نے کسی کی نہ سُنی اور حکم کیا ضرار ابن ازور الاسدی کو پس اُس لعین نے اُس بیگناہ کی گردن مارین اور اپنے قبضہ مین لایا خالد اُسکی زوجہ کو پس پہونچی یہ خبر عمر بن الخطاب کو کہا اُسنے

ابو بکر سے کہ خالد نے زنا کیا ہو اوسکو رجم کریں کہا ابو بکر نے کہ مین اُسکو رجم نہ کرونگا
اسلیے کہ اُسنے کسی تاویل سے یہ کام کیا ہو گو خطا کی یعنے ہمارے لشکر کا سپاہی بھی مجتہد
ہو اور یہ خطائی اجتہادی اوس سے ہوئی اسپر کوئی مواخذہ نہین ہو سکتا پس حضرت عمر نے
کہا کہ اُس شقی نے ایک مسلمان کو ظلما قتل کیا ہے پس اوسکو قصاص مین قتل
کرا ابو بکر نے کہا کہ مین قتل نہ کرونگا اسلیے کہ اُسنے تاویل کی اور خطا کی حضرت عمر نے کہا کہ اگر
کچھ نہین کرتا ہو تو اُسکو معزول کر دے کہا ابو بکر نے کہ جس تلوار کو خدا نے کافر کشی کیواسطے
کھینچا ہو مین اُسکو ہرگز غلاف مین نہ کرونگا اور کتاب مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی سے کہ
اکابر و اعاظم اہلسنت سے ہو اور فضائل عالیہ اور مناقب غالیہ اُسکے ناظرین وفیات
الاعیان و مرآۃ الجنان و اعلام الاخبار پر پوشیدہ نہین ہین یون ظاہر ہوتا ہو کہ حضرت عمر و علی
اور طلحہ اور سعد وقاص کو اپنے ساتھ لیکر آئے اور بالاتفاق سبنے کہا کہ خالد سے
اسکا مواخذہ کرنا ضرور ہو مگر حضرت ابو بکر نے کہا کہ مین کسی کی بات پر عمل نہ کرونگا دربارہ
اُس تلوار کے جسکو خدا نے کھینچا ہو یعنے خالد بن ولید سے کچھ مواخذہ مین نہ کرونگا ظرفہ یہ ہو کہ
حضرت ابو بکر خود اقرار فرماتے ہین افعال ناشایستہ خالد مین کہ تاول فاخطاء اور باوجود اقرار
خطا بھی اموال مسلمین کو مثل غنیمت کفار باہم تقسیم کر کے کہا جاتا اور اُنکے عورتون اور
لڑکون کو بکنیزی و غلامی مسلمانون کو دینا کیونکر حلال ہو گیا اور بالفرض اگر مالک کافر بھی ہو گیا
تھا تو قوم مالک نے کیا خطا کی تھی اور اگر کل قوم کافر ہو گئی تھی تو عورتون اور لڑکون نے
کیا خطا کی تھی اور لڑکے حالت کفر مین پیدا نہین ہوے تھے جو بتبعیت ابوین کافر کہلائے
بلکہ حالت اسلام مین مسلمان زادے تھے اونکو غلام بنانا کب ہو سکتا تھا اسی باعث سے
جناب امیر علیہ السلام نے جنگ جمل و نہروان وغیرہ مین کسی کے لڑکون بالون سے تعرض
نہ کیا اور کسیکا گھر نہین لوٹا اور جو عورتین قوم مالک نویرہ کی ابو بکر نے تقسیم کین اونسے کتنے
حلال زادے پیدا ہوے اور ان حرام کاریون اور حرام خوریون کا مواخذہ سوائے

حضرت ابوبکر کے کسکی گردن پر تاقیامت رہا اور چونکہ حضرت عمر اس تقسیم کو ناجائز سمجھتے تھے اسلیے اپنے حصہ کے متصرف نہوے اور اپنی عہد خلافت مین جہانتک لوگون سے ملا چھین کر واپس کردیا چنانچہ ملل ونحل مین ہے وقد ادی اجتہادہ فی ایام خلافتہ الی رد السبایا والاموال الیہم واطلاق المحبوسین یعنی زمانہ خلافت عمر مین اجتہاد عمر مقتضی اسکا ہوا کہ سبایاے قوم مالک اور انکے اموال کو پھیرا اور بندیون کو چھوڑا اور روضۃ الصفا مین بحث مقولہ عمر ابن عبد العزیز مذکور ہے کہ ابوبکر بہ فلان قبیلہ محاربہ نمودہ مردان ایشان را بقتل آوردہ وعیال واطفال آنجماعت را اسیر کردہ چون خلافت بہ عمر رسید اسیران را باوطان ومساکن ایشان فرستادہ انتہی الحاصل نہ حضرت ابوبکر کے نزدیک مرتد ہونا مالک نویرہ کا ثابت ہوا ورنہ تاول فاخطا کیونکر فرماتے اور نہ حضرت عمر کے نزدیک ورنہ سبایا اور اموال کیونکر واپس فرماتے اور انہ قد قتل مسلما کیون کہتے اور کیونکر وہ مرتد ہوا حالانکہ وہ منکر زکوۃ نہ تھا غایۃ الامر کہ زکوۃ دینے مین ابوبکر کو طالب حجت و دلیل تھا اور کہتا تھا ان الرسول لم یامرنا بدفع ذلک الیک ولا امرک یبسط البتنا بہ فعلی ما تطالبتنا بما لم یامر اللہ بہ ولا رسولہ کما فی کتاب الاستغاثہ محصل یہ ہے وہ کہتا تھا کہ ابوبکر کو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے خلیفہ نہین کیا بلکہ عمر نے بنایا ہے اور جناب رسولخدا نے ہمسے یہ نہین فرمایا کہ میرے بعد جسکو عمر خلیفہ بناوین اُسکو تم زکوۃ دینا اور نہ ابوبکر کو حکم فرمایا کہ ہمسے زکوۃ لیا کرے پس کسوجہ سے ابوبکر ہمسے طالب زکوۃ بدون حکم خدا ورسول ہوتا ہے اور اُس سے حیلہ اجماع بھی نہین چل سکتا تھا اسلیے کہ وہ خود صحابی موثق رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ تھا کہ حضرت نے اُسکو تحصیلدار زکوۃ ارض بطاح مقرر فرمایا تھا جیسا کہ مدارج النبوۃ مین ہے پس جب ایسے صحابی اور امثال سعد عبادہ واسامہ وقیس واتباعہم مثل سادات بنی ہاشم کے کما فی ازالۃ الخفا وصحیح مسلم وکذلک فی صحیح البخاری عن لسان عائشۃ وتخلف عنا علی والزبیر واتباعہم

شریک بیعت اجماعی منافقین صحابہ نہ تھے تو اجماع امت کہان سے ہوا اور خود خلیفہ خلیفہ سابق
علی مافی التفسیر الدرر المنثور للسیوطی فرماتے تھے لان کنت سالت النبی عن ثلث کان احب
الیّ من حمر النعم عن الخلیفہ بعدہ وعن قوم قالوا نقر بالزکوۃ من
اموالنا ولا نودیھا الیک ایحل قتالھم وعن الکلالۃ یعنے اگر جناب رسولخدا
سے مین تین باتون کا سوال کرلیتا تو میرے نزدیک محبوب تر تھا شتران سُرخ مو سے
اوّل یہ کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہو غرض آپ کی یہہ ہوگی کہ جب آپ کے خلیفہ
کئی ہوے گو مین خلیفہ ہونے دون تو مین خود خلیفہ ہون یا ابوبکر کو بناؤن اس سے ثابت
ہوا کہ ابوبکر کو خلیفہ بنانا فقط بتشہی نفس تھا من غیر حجۃ ودلیل دوسرے حال اُس قوم کا کہ جنھون
نے کہا کہ ہم اقرار بوجوب زکوۃ اپنے اموال مین کرتے ہین لیکن تجھکو نہ دینگے آیا قتال اُنسے
حلال ہی یا نہین تیسرے معنی کلالہ سے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نہ دینے والے
زکوۃ کے منکر زکوۃ نہ تھے اور ثبوت کفر وارتداد دستغرین احکام شرعیہ غیر عالمین علیہا کا بنا بر
کسی مذہب کے مذاہب اربعہ اہل سنت سے نہین ہو سکتا ہی چونکہ اس حدیث مین امام
رضا علیہ السلام نے ذکر حدیث حوض کیا ہی اور اہل سنت نے مالک نویرہ اور اُسکے قوم کو
مرتدین سے ٹھہرایا ہی اور حدیث حوض کو اُنہین پر منطبق کیا ہی ہمنے اونکے احادیث اور
کتب معتبرہ سے عدم ارتداد اُسکا ثابت کردیا اور شاہ جی نے تحفہ مسرور مین جو جوابات
بجوالہ سیر و تواریخ مجہول الاسم مثل کہانیون شاہنامہ کے دیئے ہین وہ مقابلہ مین احادیث
اور کتب معتبرہ کے چل نہین سکتے ہین اور شیعون کو پتا مرتدین منذ مافارقتہم کا ملگیا ہی
اب سنیون کو چاہیے کہ اُنکا پتا لگاوین اور حقیقت یہ ہی کہ چاہین زمین چھوڑکے آسمان پر
جاوین مگر سوائے ثلثہ اور اخراہیم کے کسی کو نہ پاوینگے الغرض مسلمانان صحابہ کو ابوبکر نے
قتل کرادیا اور عمر نے گو اونکے سبایا کو مسترد کرایا مگر قصاص اُن سے لینا ہون کا قائل نہ تھا
بلکہ باآنکہ خالد سے بہت ناخوش تھے جیسا کہ تاریخ طبری مین ہی ولم یزل عمر علیہ

ای علی خالد ساخطاً وللأمرہ کارھاً فی زمان ابی بکر کلہ لوقعتہ بابن نویرۃ وما کان یعمل فی حربہ فلما استخلف عمر اول ما تکلم بہ عزلہ یعنی حضرت عمر خالد سے تمام زمانۂ خلافت بہت ناخوش اور ناراض رہا اور جب خود خلیفہ ہوئے تو پہلا حکم اُسکی معزولی کا دیا وباایں ہمہ جب وہ سعد عبادہ ایسے صحابی جلیل القدر کو نشانۂ تیر ستم کرکے آیا تو آپ اُس سے راضی ہوگئے اور کیونکر راضی ہوتے حالانکہ حکم قتل سعد عبادہ روز سقیفہ خود بھی دے چکے تھے اور فرما چکے تھے اقتلوا سعداً قتل اللہ سعداً کما فی النہایہ پس خلیفہ ثانی نے بھی کچھ مراعات حقوق صحبت رسول اللہ نہ کی اور حکم قتل سعد عبادہ دیا اور اُنپر لعنت کی اسلیے کہ قتل اللہ معنی لعن اللہ کے ہے کما فی القاموس اور مراعات حقوق صحبت کس شمار میں ہے حضرت عمر نے تو مراعات حقوق قرابت رسول اللہ بھی نہ کی جو بنص آیہ قل لا اسئلکم وبنص حدیث روز غدیر خم اذکرکم اللہ فی اہل بیتی ثلثا کما فی الصحیح المسلم سے ثابت ہے اور بعد وفات رسول اللہ اہلبیت نبوی کو صفِ ماتم پر بیٹھنے نہ دیا اور خانۂ فاطمہ زہرا پر آتش غیظ وغضب میں جلتے ہوئے گئے اور اُس گھر میں علی اور حسنین کہ عمدہ اصحاب سے تھے اور خود بضعۃ الرسول جناب فاطمہ بتول کہ عمدہ صحابیات سے تھیں اور عباس اور زبیر اور سعد اور ایک جماعت بنی ہاشم سے کہ سب اخیار اصحاب رسول اللہ تھی موجود تھے مگر حضرت عمر نے نہ رعایت حقوق صحبت نہ رعایت حقوق قرابت نہ رعایت حرمت بیت الشرف کی اور ربیا کانہ فض اللہ فاہ فی کہا واللہ لاحرقن علیکم البیت جیسا کہ طبری نے اور واقدی نے اور ابن عبد ربہ نے اور ابن ابی الحدید نے اور سیوطی نے جمع الجوامع میں اور علی متقی نے کنز العمال اور ولی اللہ نے ازالۃ الخفا اور قرۃ العینین میں اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اور علاوہ اُنکے بہت سے اکابر اہل سنت نے لکھا ہے اور ہمنے اُسی قدر ذکر کیا جو ایسے کتب معتبرہ اہل سنت میں ہے جسکا کوئی سُنی انکار نہین کرسکتا باقی دیگر حالات ظلم وجور کہ جسکی سُنّی کے تاب دلونکو نہین ہے

جیسے دروازہ مین ناریون کا آگ لگانا اور در کو پہلوے جناب سیدہ پر گرانا اور
شنفی بکا ثبت بداہ اُس معصومہ پر ہاتھ اُٹھانا اور بازو پر دُرّہ لگانا یہانتک کہ روایت اہلبیت
مین ہے کہ ماتت وکان اثرہ فی عضدہا کالدملج یعنے تادم مرگ نشان دُرّہ بازوپر
مثل بازوبند کے رہا اور صدمہ پہلو پر اُس معصومہ کے ایسا گذرا کہ جس سے محسن کا شہید
ہونا جیسکے نظام وغیرہ محدثین اور مورخین مخالفین سے معترف ہین اور ابن ابی الحدید نے
اپنے اسناد سے بھی اُسکا ذکر کیا ہے ان سب کا ذکر ہمنے یہین کیا کہ متعصبین اُسکے رُوات کو
ضعیف ٹھہرا کر انکار کرینگے اور جو کچھ کہ ثالث بالخیر نے رعایت حقوق صحبت اصحاب کی
اُس سے تو کتب سیر و احادیث بھرے ہوے ہین ابن مسعود جنکی شان مین صحاح اہلسنت
مین اکثر احادیث وارد ہین یہانتک کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ قرآن کو ابن اُم عبد سے سیکھو
اور فرمایا کہ وہو من اقربہم الی اللہ زلفی کما فی صحیح الترمذی اور جب آیہ لیس علی الذین
آمنوا وعملوا الصالحات جناح نازل ہوا تو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
ابن مسعود سے فرمایا انت منہم کما فی جامع الاصول ایسے بیگناہ اخص اصحاب رسالت پناہ کو خلافت
دستگاہ نے بجرم نماز پڑھنے کے جنازہ ابو ذر پر چالیس دُرّے مارے کما فی بیاض الابراہیمی
اور بعد اُسکے بجرم نہ دینے کلام اللہ کے واسطے جلانے کے اسقدر مارا کہ استخوان پہلو اُنکو
شکستہ ہو گئے کما فی الملل والنحل و روضۃ الاحباب و نہایۃ العقول للامام الرازی و نجات المومنین للکشمیری
فقیہ کسر ضلعین من اضلاعہ واحرق مصحفہ اور ابن قتیبہ کی معارف مین ہے فضربہ
الی ان دق لہ ضلعین اور علامہ تفتازانی اور علامہ قوشجی نے بھی اسکا اقرار کیا ہے اور صاحب
استیعاب نے لکھا ہے کہ ابن مسعود کو حکم اخراج از مدینہ بھی دیا اور حضرت ابو ذر غفاری کہ معظم
صحابہ سے تھے کما فی تاریخ الطبری اور مخبر صادق نے انکو اصدق اللہجہ اور زادنی اور مشابہ عیسی ابن
مریم فرمایا تھا کما فی جامع الاصول عن صحیح الترمذی حضرت عثمان نے اونکی نہایت تذلیل
و توہین کی اور گالیان دین کما رواہ الواقدی الی ان قال فغضب عثمان

وقال لمن حضر اشیروا علی ھذا الشیخ الکذاب اما ان اضربه او احبسه او اقتله او انفیه من الارض فتکلم علی فقال اشیر علیك بما قال مومن آل فرعون فان یك کاذبا فعلیه کذبه وان یك صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان الله لا یھدی من ھو مسرف کذاب فاجابه عثمان بجواب غلیظ واجابه علی علیه السلام بمثله یعنی غضب مین آیا عثمان اور حاضرین مجلس سے کہا کہ مشورہ دو مجھکو دربارہ اس پیر کذاب کے کہ آیا مین اسکو مارون یا قید کرون یا قتل کرون یا مدینہ سے جلائے وطن کردون پس کسی نے کچھہ نہ کہا مگر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین وہ مشورہ دیتا ہون جو مومن آل فرعون نے فرعون کو مشورہ دیا تھا جب اُسنے پوچھا اپنی قوم سے دربارۂ سزا دہی حضرت موسی کہا مومن آل فرعون نے ان یک کاذبا یعنے اگر یہ شخص جھوٹا ہی تو وبال اسکے جھوٹ کا اسی پر ہوا اور اگر سچا ہی تو جو کچھ کہتا ہی اوسمین سے کچھہ تو تمکو پہونچیگا بہ تحقیق کہ خدا ہدایت نہین کرتا مسرف کذاب کو چونکہ پیشتر اسکے اسی جلسہ مین جناب امیر علیہ السلام نے حدیث ما اظلت الخضراء پڑھی تھی یعنی آسمان نے سایہ نہین ڈالا اور زمین نے نہین اُٹھایا کسی کو جو صادق اللھجہ تر ابی ذر سے اور کل صحابۂ حاضرین نے شہادت دی کہ ہان یہ حدیث ہمنے رسولخدا سے سُنی ہی اور پھر بھی عثمان نے ابو ذر کو کذاب کہا تو حقیقت مین یہ تکذیب رسول خدا ہوئی اسی باعث سے جناب امیر علیہ السلام نے آیہ مسرف کذاب اوس کذاب کے سامنے پڑھا لیکن اُس شقی نے قطع اللہ لسانہ متعارض النار جناب امیر کو اسکے جواب مین ایک کلمہ سخت کہا اور اُن حضرت نے بھی جواب سخت دیا واقدی نے دونو جوابونکی تفصیل کو مستکرہ جانکر چھوڑ دیا مگر صاحب بیاض ابراھیمی فرماتے ہین کہ تاریخ الفی مین ہی کہ عثمان نے جناب امیر علیہ السلام کو کہا کہ تمہارے منھہ مین خاک اور جناب امیر نے فرمایا کہ تیرے مُنھہ مین خاک کہ تو پیغمبر خدا کی تکذیب کرتا ہی نقلنا عن بیاض الابراھیمی ملخصاً

بعد اسکے حضرت ابی ذر کو کوڑے سے مارا اور جلائے وطن کردیا اور مدینہ سے طرف
ربذہ کے نکلوا دیا جیساکہ شرح تجرید مین علامہ قوشجی نے اور اوسکی حاشیہ مین علامہ قطب الدین
شیرازی نے اور تاج الدین نے طبقات شافعیہ مین اور ملا محسن کشمیری نے نجات المومنین
مین اسکا اقرار اور اعتراف کیا ہو اور قصہ اخراج از مدینہ روضۃ الاحباب مین اور
نہایۃ العقول رازی مین اور رجال مشکوۃ شیخ عبدالحق دہلوی مین اور ازالۃ الخفا ولی اللہ
مین اور کوکب منیر شرح جامع صغیر مین اور علامہ ابن خلکان کے وفیات الاعیان مین اور
تاریخ خمیس مین اور حیوۃ الحیوان دمیری مین اور شرح مشکوۃ طیبی وغیر ذلک مین ہو اور
عمار یاسر کی شان مین رسولخدا نے فرمایا من عاد عمارا عاداہ اللہ ومن ابغض عمارا
ابغضہ اللہ کما فی المشکوۃ اور اھتدوا بھدی عمار کما فی الصواعق اور ملی
عمار ایمانا الی اخمص قدمیہ کما فی الاستیعاب وان عمارا ملی ایمانا من
قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ کما فی انسان العیون والبیضاوی
ومن یحقر عمارا یحقرہ اللہ ومن یسب عمارا یسبہ اللہ کما فی کنز العمال حضرت عثمان نے اسی
بزرگ کی تحقیر وتذلیل مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گالیان دین اور تازیانہ لگائے
جیساکہ تاج الدین سبکی نے طبقات مین تصریح اسکی کی ہو لیکن اوس سے کچھہ آتش غیظ
غضب خلیفہ صاحب فرو نہوئی اور واسطے شفائے غیظ کے خود متوجہ ہوئے اور غلامون
سے فرمایا کہ ہاتھ پاؤن پکڑ کر زمین پر لٹادو اور پائے حکمدار با ال لگدکوب نعال کیا
اور زیر ناف اسقدر لاتین مارین کہ نوبت بغشی پہنچی چنانچہ سیوطی نے رسالۃ تاخیر الظلامہ
الی یوم القیامہ مین تصریح لکھا ہو فقام الیہ فوطیہ برجلہ حتی غشی علیہ اور ملا محسن نے
نجات المومنین مین لکھا ہو کہ حتی اصابہ الفتق یعنے عثمان نے اسقدر پیرون سے کچلا
کہ عمار غش ہو گئے اور عارضہ فتق پیدا ہوا اور غشی ایسی طویل ہوئی کہ ظہر و عصر و مغرب و عشا
کی نمازین قضا ہو گئین کمالی بیاض ابراہیمی عن کتاب لطائف المعارف ثم ضربہ حتی انفتق

ضلع من اضلاعه یعنی یہانتک مارا کہ ایک پسلی چور ہو گئی بالجملہ ضرب شدید عمار جو قریب بہلاکت تھی
کتب معتبرہ اہل سنت مین موجود ہی علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ابن اثیر نی نہایہ مین
اور ابن اسیم نے تاریخ مظفری مین اسکو لکھا ہی اور یہی عثمان اور یہی عمار ہین جنکے
بارہ مین سید نور الدین سمہودی نے کتاب وفاء الوفی فی اخبار دار المصطفے مین ذکر بناء مسجد رسولخدا
مین ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ محصل یہ ہی کہ عمار دو دو اینٹین اپنی عبا مین اٹھالاتے تھے
اور عثمان ایک اینٹ اپنے ہاتھون سے اٹھاتے تھے اور کپڑے کو بنظافت بچاتے
تھے اور بعد ہر اینٹ اٹھانے کے اپنے دامن اور آستینون کو جھاڑتے تھے جناب امیرؑ
نے اس حال کو دیکھکر فی البدیہہ ایک شعر پڑھا کہ جسکا مضمون صداقت مشحون یہ تھا کہ
جو لوگ مسجد خدا بناتے ہین خاک پر اوٹھتے بیٹھتے ہین اور جو لوگ اپنے دامن کو گرد و غبار سے ہر مرتبہ
جھاڑتے ہین برابر نہین ہو سکتے حضرت عثمان کو یہ مجال تو نہوئی کہ جناب امیر علیہ السلام کو
کچھ جواب دے سکین مگر عمار نے جب وہ شعر سنا تو بسبب عذوبت لفظ و جزالت معنی
کے انکو بہت پسند آیا تو اینٹین اٹھاتے جاتے تھے اور اس شعر کو مکرر زبان پر لاتے تھے
بیخبر اس سے کہ جناب امیرؑ نے کس پر تعریض کی ہے حضرت عثمان سے تحمل نہو سکا اور
بکمال طیش و غضب وہ چھڑی جو انکے ہاتھ مین تھی عمار کو دکھا کر کہنے لگے کہ اگر چپ رہیگا
تو یہ چھڑی تیرے منھ پر مارونگا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے اس بات کو سنا
درحالیکہ ایک دیوار کے سایہ مین آپ بیٹھے تھے پس حضرت غضب مین آئے اور
فرمانے لگے ان عمار جلدۃ ما بین عینی و انفی یعنے عمار پوست ہی میری آنکھون اور
ناک کے درمیان کا پس جسنے عمار کو صدمہ پہونچایا اسنے میرے اس مقام کو صدمہ پہونچایا
اور اپنے انگشت مبارک کو درمیان دونو آنکھون کے رکھا پس مقام غور ہی کہ اگر جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ موجود ہوتے تو اس ظلم و ستم کو دیکھکر کیا فرماتے اور روح مقدس و
مطہر نبی کو عمار کی ایسی مار کا کیا صدمہ پہونچا ہوگا اب حضرات اہل سنت کی خدمت مین گذارش

ہے کہ آپ کے ثلثہ نے کونسی رعایت حقوق صحبت رسول در بارۂ اصحاب کی اُنکو کچھ غیرت اور حیا ہوتی تو شیعون کے سامنے مُنھ سے لفظ رعایت صحبت کو نہ نکالتے اور شیعہ کہہ سکتے ہین کہ ہم عدم مراعات حقوق صحبت مین اقتداے اصحاب ثلثہ کرتے ہین و بایہم اقتدیتم اہتدیتم آرے اسقدر فرق ہی کہ حضرات سنے در بارۂ اصحاب اخیار کوئی رعایت نہ کی اور ہم در بارۂ منافقین اشرار بہین رعایت کرتے ہین **قولہ** اور عیب جوئی نہ کرو **اقول** جسطرح سے دعوالی اصحابی کو رعایت حقوق صحبت پر کوئی دلالت نہین ہی اُسی طرح عیب جوئی نہ کرنے پر بھی کوئی دلالت نہین ہی بلکہ اگر عیب جوئی نہ کرنا مراد ہو تو دعوالی کے معنی یہ ہونگے کہ انکی عیب جوئی میرے ہی لیے چھوڑ دو کہ مین عیب جوئی کرونگا اور تم نہ کرو **پس** یہ مضمون خلاف آیۂ وانی ہدایہ لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے ہوگا اور یہ ایک دلیل دیگر اوپر کذب اس حدیث کے ہوگی علاوہ اُن دلائل کے جو مبطل حسن وخوبی کل صحابہ ہین **و کیف ما کان** یہ حدیث بفرض وتسلیم دلالت اوپر حسن وخوبی کل صحابہ کے نہ کریگی بلکہ دلالت کریگی اوپر اُنکے معائب اور فضائح اور شنایع اعمال کے غایۃ الامر حلم ہوگا سبکو کہ جناب رسولخدا اُنکے موجود ہوتے ہوئے کوئی انکی سزادہی کا قصد نہ کرے ولا عائبۃ **قولہ** پچھلی حدیث کی صحت لفظاً ومعنیً علمائی امامیہ کے نزدیک مسلم ہی **اقول** یہ عبارت دلالت کرتی ہی اس پر کہ واقع مین مسلم ہی اور علماے امامیہ اسکے قطعی الصدور ہونیکے قائل ہین اور یہ محض غلط ہی اگر کسی نے تسلیم بھی کیا ہوگا تو بر سبیل تنزل بفرض صحت ہذا صحیح کی اور ظاہر ہی کہ روایت ہذا صحیح خود اخبار احاد سے ہی اور قطعی الصدور نہین ہی پس جس خبر کی صحت اسکی صحت پر موقوف ہی وہ کیونکر صحیح اور قطعی ہوسکتی ہی علاوہ اسکے سابق مین تونے معلوم کیا کہ صحت ہذا صحیح مستلزم صحت دعوالی اصحابی نہین ہی پس کس عالم کے نزدیک علماے امامیہ سے بلا تنزل اسکا مسلم ہونا غیر مسلم ہی اگر آپ سچے تھے تو کل علما کے قول کی سند تو آپ سے کہان ہوسکتی تھی مگر دو ہی چار کا قول انکی کتابون سے بیان

کر دیا ہوتا کہ اُنہون نے تصریح اسکی کی ہوتی کہم من دون التنزل تصحیح اسکی لفظاً و معنیً کرتے ہین تب بھی ہم آپکو فی الجملہ سچا کہتے قولہ اور صاحب استقصاء الافحام نے بھی اسکو قبول کیا ہی اقول قبول کرنا صاحب استقصاء خلد اللہ ظلالہ علے المومنین و امدہ لنصرۃ دین آبائہ الطاہرین کا دعوالی اصحابی کو مبتنی بر دو تنزل ہی ایک یہ کہ خبر واحد ہذا صحیح کی صحت کو ہم مسلم کرلین دوسرے اسکی صحت کو مستلزم صحت دعوالی اصحابی بھی ہم مسلم جانین حالانکہ یہ دونو مقام بحث ہین لیکن قطع نظر اس سے بر سبیل تنزل وہ فرماتے ہین کہ اس سے ثبوت دعوے کاذب صاحب منتہی الکلام صحت حدیث نجوم کا نہین ہوتا تفصیل اسکی یہ ہی کہ صاحب منتہی کہ انتہی کے سچے ہین صحت حدیث نجوم پر استدلال کرتے ہین کتاب عیون اخبار الرضا سے اس طرح پر کہ شخصے از امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سوال کرد کہ آیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ فرمود کہ اصحاب من مثل ستارگانند ہر کہ اقتدا کنید راہ خواہید یافت و ہم فرمود کہ بگذارید از برائے من اصحاب مرا و صحبت مرا در حق ایشان رعایت کنید امام رضا علیہ السلام حکم بصحت ہر دو حدیث نمود و گفت مراد حضرت پیغمبر ازین اصحاب آن بزرگانند کہ تغیر و تبدل از ایشان صدور نیافتہ انتہی ملتقطاً جناب صاحب استقصاء ایدہ اللہ نے اول اصل حدیث کو عیون سے نقل فرمایا ہی جسکی آدھی حدیث ہمارے مخاطب نے اس قول مین نقل کی ہی اور آدھی کو قول آئندہ کے واسطے فریب دہی عوام کے لئے اُٹھا رکھا ہی بعد اسکے جناب ممدوح فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہی کہ اس حدیث مین تو ہذا صحیح کا لفظ ہی کہ جسکا ترجمہ یہ ہی کہ یہ صحیح ہی پس صاحب منتہی جو ترجمہ مین کہتے ہین کہ امام رضا علیہ السلام حکم بصحت ہر دو حدیث نمودہ ہر دو حدیث کس لفظ کا ترجمہ ہی اور کہان سے نکالا ہی کیون نہین جائز ہی کہ ہذا صحیح اشارہ طرف دعوالی اصحابی کے ہو اور حدیث نجوم بالکل مسکوت عنہ ہو اور امام نے بمصلحت ما و سکا کچھ جواب نہ دیا ہو جیسا کہ ابن ملقن نے توضیح شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی کہ جناب [illegible] ہی ایک جواب

اُسکا دیا کہ حقیقت مین وہ جواب اُسکی بات کا نہ تھا اس مقام پر شارح لکھتا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم کو واجب نہین ہی کہ ہر سوال سائل کا جواب دے بلکہ جائز ہی کہ اعراض کرے اوسکے سوال کے جواب حقیقی سے جب سوال ایسا ہو کہ قابل جواب نہو یا آدمیون کو اُسکے جاننے کی کچھ حاجت نہو یا اُسکے جواب مین خوف فتنہ و فساد اور تاویل بد کا ہو انتہی محصلہ پس اسطرح امام رضا علیہ السلام نے جائز ہی کہ حدیث نجوم سے مصلحت سکوت فرمایا ہو اور دعوالی اصحابی کو فرمایا ہو کہ جن لوگون نے تغیر و تبدل اپنے دین و ایمان مین نہین کیا اونکے حق مین صحیح ہی اور جب یہ احتمال صحیح ہذا صحیح مین نکلا تو باعتبار قضیہ مسلمہ علم میزان اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کی دلیل صاحب منتہی بالکل باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہوگئی بعد اس کے اس سے بھی تنزل کرکے اور بھی جواب دئے ہین من شاء فلیرجع الیہ الغرض قبول کرنا دعوالی اصحابی کا مبنی بر تنزل علی التنزل ہی نہ من حیث الواقع پس یہ قبول ہونا دلیل صحت واقعی کی نہین ہو سکتا ہی **قولہ** لیکن پہلی حدیث کی نسبت کچھ کلام ہی **اقول** کچھ کلام نہین ہی بلکہ بہت کلام ہی کہ آپ نے بھی اپنے نامۂ اعمال کا ایک جزو سیاہ کیا ہی **قولہ** کیا وجہ ہی کہ اس پر عمل نہین کرتے **اقول** وجہ ظاہر ہی کہ عمل کرنا محتاج ثبوت صحت قطعی ہی و لم یثبت علاوہ اسکے بخوبی عمل کرتے ہین لیکن اسکے ساتھ ہی حدیث اصحابی اصحابی اور حدیث قرطاس اور حدیث جہزوا جیش اسامہ و حدیث غصب فدک اور غضبیت فاطمہ و حدیث کاذبین غادرین خائنین آثمین پر بھی عمل کرتے ہین اور تمہاری طرح یومنون ببعض الکتاب و یکفرون ببعض نہین ہین **قولہ** جو پیغمبر صاحب نے اپنے اصحاب کے حق مین فرمایا اوسکو نہین مانتے **اقول** بفرمودۂ امام رضا علیہ السلام غیر متغیرین و مبدلین کے حق مین بخوبی مانتے ہین مثل سلمان و بوذر و مقداد و عمار یاسر وغیرہم کہ انکو بہترین امت سے جانتے ہین **قولہ** کیون حقوق صحبت پیغمبر کے اونکے حق مین رعایت نہین کرتے **اقول** بخوبی رعایت کرتے ہین اگرچہ اس حدیث مین حقوق صحبت کا ذکر نہین ہی لیکن جن لوگون نے خود حقوق صحبت پیغمبر

کی رعایت نہ کی اور پیغمبر کو ہمیشہ تنہا زغہ کفار مین چھوڑ کر رو بفرار لایا کیے ہم بھی اون کو رنگمون کر
حقوق صحبت کی رعایت نہین کرتے فلما اصبح الشرع املس وھو عریان ؛؛ ولم یبق
سوی العدوان دناھم کما دانوا قولہ اور کس لیئے اونکی عیب جوئی سے باز نہین آتے اقول ایسے عیبون کے
عیب جوئی کون کرسکتا ہے اور عیبیون کے عیب خود ہی ظاہر ہین کون چھپا سکتا ہے اور کسیکو عیب جوئی کی کیا
حاجت ہے اور سنیون کی عیب پوشی نے اونکو کیا نفع پہونچایا اور جب دنیا ہی مین کچھہ نفع نہوا تو آخرت مین
کیا خاک نفع ہوگا قولہ باوجود سفارش پیغمبر صاحب کے اونکی دشمنی ترک نہین کرتے اقول جنکے حق مین پیغمبر نے
سفارش فرمائی وہ وہی من لم یغیر ولم یبدل ہین اونکے حق مین سفارش مانتے ہین اور اونکو دوست
رکھتے ہین اور روہ اتقیا ہین نہ اشقیا کہ اشقیا کے حق مین سفارش پیغمبر صاحب نے کی ہی نہین اور
اگر تم کہتے ہو کہ نہین خواہی نخواہی سفارش اشقیا ہی کی ہے تو ہم کہینگے کہ ہو سکتا ہے کہ بمقتضای
خوش طینتی اور خوش خلقی کے کہ جس سے مخاطب بہ انک لعلی خلق عظیم ہوئے اون
حضرت نے سفارش اونکی بھی کی ہو جس طرح روز قیامت بھی بلفظ اصحابی اصحابی اون کی
سفارش ملائکہ ذات الشمال سے کرینگے اسلیئے کہ مودائی دعوالی اور اصحابی اصحابی
کا ایک ہے لیکن ملائکہ اونکے حق مین کچھہ سفارش کو نہ مانینگے اور اونحضرت کا جواب
بقول خود انک لا تدری ما احدثوا بعدک وانھم مازالوا مرتدین
منذ ما فارقتھم وانھم رجعوا علی اعقابھم القھقری دے
دینگے اوسیطرح شیعہ بھی اونکے حق مین سفارش اون حضرت کی نہین مانتے اور اگر وہ حضرت
پوچھینگے تو یہ لوگ بھی جواب مین کہینگے یا رسول اللہ انک لا تدری ما احدثوا بعدک الخ
اور بالخصوص سادات مظلوم اور ذریات عترت معصوم جنکے حق مین وہ حضرت اکرموا
اولادی الصالحین للہ والطالحین لی فرما گئے تھے وہ تو قیامت مین قیامت برپا کرینگے
اور کہینگے یا جداہ یا رسول اللہ اما تری ما فعلوا بنا وما احدثوا بعدک خذلونا
یا جداہ غصبوا حقنا یا جداہ وترکونا علی حالۃ قتلنا تحت کل حجر فمدرقانی اللہ

المشتکی والیہ المآب اوسوقت ہمارے خیال مین یہ بات سین آتی کہ پیغمبر صاحب اپنی اولاد اور افلاذ اکباد کو نکلوا دین اور فرمائین کہ تم دور ہو پیاسے مرو جہنم مین جاؤ کہ تمنے میرے اصحاب کو برا کہا تھا اور اون سالے سسرون سے کہینگے کہ آؤ میری پاس میٹھو اور حوض کوثر سے پیو لا واللہ لا واللہ لا واللہ کبھی ایسا نہو گا بلکہ وہ حضرت جیسے ملائکہ کے جواب مین اون اشقیا کے حق مین سحقا سحقا یعنے دور ہو رحمت خدا سے کہ یہی معنی لعنت کے ہین فرمائینگے اسی طرح اولاد اور شیعیان اولاد کے جواب مین اون اشقیا کے لیے سحقا سحقا فرمائینگے پس اگر شیعہ سفارش پیغمبر کی نہین مانتے ہین قصوروار ہین تو ملائکہ خدا جنکی شان مین لایعصون ہے وہ بھی قصوروار ہین بلکہ بالاتر یہ ہے کہ حضرت رب الملائکہ ورب الشیعہ بھی انکا شریک ہے کہ فرماتا ہے ان تستغفر لھم ام لم تستغفر لھم اوران تستغفر لھم سبعین مرۃ لن یغفر اللہ لھم یعنے ای پیغمبر اگر تو استغفار کرے انکے لیے یا نہ کرے اور اگر تو ستر مرتبہ انکے واسطے طلب مغفرت کرے جب بھی خدا نہ بخشیگا اور تیرا کہنا نہ مانیگا پس جب پیغمبر کی ستر مرتبہ کی سفارش ارحم الراحمین نہ مانے تو اگر شیعون نے ایک مرتبہ کی سفارش نہ مانی تو کیا مضائقہ قولہ امامیہ نے جو تاویلات اور تحریفات لفظی و معنوی کی ہین اقول ہم حضرت مخاطب کی کہانتک تکذیب کرین ہمکو شرم آتی ہے مگر انکو جھوٹھ بولنے مین کچھ شرم نہین ہے کوئی تو بات سچی منھ سے نکلتی جو بات ہے از قبیل خرافات ہے و اہیات ہے دعاوے بلا دلیل و دلیل خرافت و سفاہت مخاطب جلیل ہین آپ فرماتے ہین کہ علماے امامیہ نے تاویلات اور تحریفات کیے ہین اس دعوی پر کوئی حجت کوئی دلیل کوئی برہان قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین امامیہ کہتے ہین کہ آپ جھوٹے ہین مفتری ہین کذاب ہین ہمارے علمانے کوئی تاویل اور تحریف نہین کی بلکہ جیسے انکے رواۃ ثقات نے معصومین سے روایت کی ہے اوسپر عمل کرتے ہین اور محرفین کے حق مین لعن اللہ المحرفین الکلم عن مواضعہا پڑھتے ہین اور تاویل مقام تاویل

مین کوئی امر قبیح نہین ہو متشابہات کی تاویل طرف محکمات کے کرنا شایع و ذایع مین الفریقین ہی جن آیات قرآنی کو بظاہر دلالت اوپر تشبیہ اور تجسیم کے ہی اونمین تاویل کیجاتی ہی سیکڑون احادیث صحاح اور غیر صحاح کی تاویل کرتے ہو کبھی اللہ کو ہنساتے ہو بلکہ ہنستے ہنستے اُلٹا گراتے ہو کبھی اُسکو رولاتے ہو اور اُسکے رونے سے طوفان نوح لاتے ہو کبھی اُسکی رویت کالقمر فی لیلۃ البدر بتاتے ہو کبھی اُسکے عرش پر چار زانو بیٹھنے سے عرش کو چرچراتے ہو کبھی اُسکے ہاتھ کو بین کتفی الرسول رکھواتے ہو اور اُسکی برودت تا ندین پہونچاتے ہو کبھی اُسکو امرد بناتے ہو کبھی معشوق بنا کر نقاب اُسکے مُنھ پر چھوڑواتے ہو کبھی قیامت کے دن اُسکی ساق کھلواتے ہو کبھی اُسکا قدم جہنم مین رکھواتے ہو اور اُس سے جہنم کو بھرواتے ہو اور اپنے امسال کو جہنم بھرنے کے لیے کافی نہین جانتے ہو الغرض اِس قبیل کے سیکڑون خرافات کی تاویلین کرتے ہو اور باتین بناتے ہو پس اگر علماے امامیہ نے بھی بمقتضاے

ان فی اخبارنا محکما کمحکم القرآن ومتشابہا کمتشابہ القرآن

بعض متشابہات کی طرف محکمات کے تاویل کی تو کون بڑا کام کیا جس پر کوئی جاہل طعنہ زن ہو یہ گفتگو ہماری نسبت مطلق تاویل کی تھی لیکن اس مقام خاص پر کوئی تاویل و تحریف کسی عالم امامیہ نے نہین کی بلکہ جو الفاظ حدیث کے راوی نے روایت کیے ہین وسکو ویسا ہی برقرار رکھا ہی اور ان الفاظ کے معنی بھی جو اُسکے موضوع لہ اور اصلی حقیقی تھے وہی مراد لیگئی اور کسی لفظ کے معنی مجازی بھی نہین لیے کہ تم کہو کہ تاویل کی بلکہ اِس جگہ تمھارے اثنا عشری کے کاریگر نے ہذا صحیح کے مقام مین اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ امام رضا حکم بصحت ہر دو حدیث نمود حالانکہ امام رضا علیہ السلام کے قول مین ہر دو حدیث کا لفظ ہی نہین ہی ہان اِسکو اگر ہم تحریف لفظی کہین تو یقین ہی کہ جہلا بھی مسلم کرین فضلا عن الفضلا اس لیے کہ ہر دو حدیث کا لفظ اثنا عشری کے کاریگر کا ہی نہ فرمودہ امام رضا علیہ السلام اور اِسی طرح ہذا صحیح مین لفظ ہذا کو واضع نے وضع کیا ہی واسطے اشارہ کرنے کے طرف مشار الیہ واحد

کے اور یہی معنی اسکے اصلی اور حقیقی ہین پس معنی حقیقی اصل سے تجاوز کرکے مشار الیہ اُسکا ہر دو حدیث قرار دینا اسی کو تحریف معنوی کہتے ہین اور اسی طرح اصل یہ ہو کہ مشار الیہ کوئی امر صریح ہو امر ضمنی نہو پس مشار الیہ ہذا کا اس مقام پر ایک امر ضمنی ٹھرانا یعنے مدح صحابہ جو ضمن مین ان دونو حدیثون کے نکلی جیسا کہ ہمارے مخاطب عالیمقام نے بقصد تدقیق نکالا ہو اسی کو تاویل کہتے ہین پس یار و خدا کے واسطے انصاف سے کہو اور تکلوتے عمر ہی کی قسم ہو سچ سچ کہو کہ تمنے اور تمہارے علمانے تحریف لفظی و معنوی اور تاویل کی کہ علمائے امامیہ نے کہ جنہون نے ہر دو حدیث بجاسے ہذا کے نہ رکھا اور ہذا کا مشار الیہ امر واحد صریح قرار دیا ان دونون باتون مین کون تحریف اور تاویل ہو اور کون اصل اصیل ہو افسوس ہو کہ دنیا مین ہمیشہ سے انصاف نہین ہو ہمارے مخاطب بیچارے کیا کرین کہ ہر خلف طریقہ پر اپنے سلف کے ہو لیکن ہمارے مخاطب تو اس سے بھی باہر ہین اور زبان حال اُنکی مترنم باین مقال ہو سہ در جہان جملہ ناخلف پسر اند ومن بیچارہ ناخلف مدرم ـ **قولہ** حدیث اصحابی کالنجوم جن لفظون سے کتب اہلسنت مین منقول ہو اُنہین لفظون سے کتب امامیہ مین مذکور ہو **اقول** جو الفاظ کہ کتب اہلسنت مین مذکور ہین اور محققین علمائے اہلسنت اوسکی تکذیب کرتی ہین اور امامیہ بھی اوسکی تکذیب کرتے ہین وہ فقط اہتدیتم تک ہین لیکن ساتھ الفاظ دیگر کے جس سے تخصیص اہلبیت نکلتی ہو پس کتب شیعہ مین منقول ہو اگرچہ اخبار احاد سے ہو اور شیعہ اُسکی تکذیب نہین کرتے اور کتب اہل سنت مین وہ الفاظ نہین ہین اور جو عیونین اہتدیتم تک مذکور ہو وہ سوال سائل کی عبارت ہو حدیث نہین ہو کوئی مجنون اور دیوانہ ہو گا جو سوال سائل کو حدیث نام رکھیگا ہان ھذا الصحیح ریدمن لم یغیر ولم یبدل کو کہ امام علیہ السلام سے منقول ہو ہم حدیث کہتے ہین گو اخبار احاد سے ہو لیکن دلالت اس حدیث کی اوپر صحت حدیث نجوم کے غیر مسلم ہو اسلیئے کہ وہ متعلق بسوال ثانی سائل ہو نہ بسوال اول اور لفظ ماتقدم کہ جس سے حدیث

حدیث نہ رہی بلکہ داخل سوال سائل ہوئی اور الفاظ ما تاخر کہ جس سے حضرات ثلٰثہ حکم اصحاب سے خارج ہوتے ہین کتب اہل سنت مین موجود نہین پھر فرمانا مخاطب کا کہ الفاظ کتب سنی و شیعہ ایک ہی ہین غلط ہوگیا اور یہ فقرہ اونہون نے فقط فریب دہی عوام کے لیے لکھا ہو ورنہ ظاہر ہو کہ کتب شیعہ مین بالفاظ مخصوصہ ہے کہ جس سے ثلٰثہ نکلجاتے ہین اور شیعہ ہمین الفاظ اس حدیث کو مسلم رکھتے ہین اور جو سنیون نے بطور عام کے بدون الفاظ مخصوصہ کے روایت کی ہو شیعہ اُسکی تکذیب کرتے ہین اور اُسکو مسلم نہین رکھتے اور طرفہ یہ ہو کہ محققین علماے اہل سنت بھی شیعون کے ساتھ اُسکی تکذیب مین بہ دلائل عقلیہ و نقلیہ شریک ہین قولہ امام موسی رضا علیہ السلام کی زبان سے اقول امام موسی رضا تو بارہ اماموں سے کسیکا نام نہین ہو تم ایسے ہی جاہل بیدین شیعہ تھے جسکو اپنے اماموں کا نام تک نہین معلوم تھا جبھی تو سنی بنے اور پھر سنی سے کرشان ہوئے پیچھے نیچری ہوئے اب دیکھین گرگٹ کون رنگ بدلتا ہو قولہ اسکی صحت پر علماے امامیہ کو اقرار ہو اقول جناب والا معلوم نہین کہ آپ کس نشہ مین چور اور کس بیخودی مین مخمور ہین کہ ایسی بیغیرتی اور بیباکی اور بیشرمی اور بیحجابی کی گفتگو کرتے ہین سہ جان من پردہ برانداختہ یعنے چہ مست از خانہ برون تاختہ یعنی چہ ۔ آپ نے کتاب مستطاب استقصا کو اس مقام مین دیکھا کہ آپ کے کیسے کیسے مدعیان صحت حدیث نجوم خرافاتی اور بڑے بڑے پیرمغان خراباتی نکلے پھر بھی کچھ نہ شرمائے اور ذکر اُسکی صحت کا لب پر لائے اور بعد اسکے بیحیائی اور بیغیرتی کو انتہا تک پہونچایا اور کہا کہ علماے امامیہ کو بھی اسکی صحت پر اقرار ہے حضرت سلامت نہ علماے امامیہ کو اسکی صحت پر اقرار ہو نہ علماے محققین اہلسنت کو اقرار ہو بلکہ جنون اور دیوانگی پر آپ کی باتون کا مدار ہو خود اپنے قول مین بعد چار سطر کے آپ فرماتے ہین کہ علماے امامیہ نے اسکی موضوعیت اور بطلان کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کیے اور صفحہ ساٹھ سطر ستائیس مین فرماتے ہین سب

مجبور ہو کر حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سے انکار کیا اور اسکی عدم صحت کا دعوی کر کے
اپنا پیچھا چھوڑانا چاہا پھر آپ کیونکر کہتے ہین کہ علماے امامیہ کو زبان امام سے اسکی
صحت پر اقرار ہو اگر اقرار ہی ہوتا تو حدیث امام رضا علیہ السلام مین کہ صحیح کے متعلق
بحدیث نجوم ہونے سے انکار کیون کرتے اور تمھارے زرد وزی سازی کی تکذیب اسکے
اس قول مین کہ امام رضا حاکم بصحت این ہر دو حدیث نمودہ کیون کرتے معلوم نہین کہ
حضور والا کتنی بوتلون کے نشہ مین ہین جو متناقض باتین کرتے ہین اور متنافت کلام
لکھتے ہین اور فقرات یکذب بعضہا بعضاً منھ سے نکلتے ہین صاحب استقصا ایدہ اللہ
نے اس مقام پر کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی کو دعواے دلیل تحقیقی حدیث نجوم مین
اور زرد وزی ساز دغاباز کو دعواے طرق صحیحہ حدیث نجوم مین از سرتاپا ایسا جھوٹا
بنایا کہ سر سے پانک گوہ مین سنلایا اور کتنی توون کی سیاہی انکے منھ مین لگائی اگر
ہمارے مخاطب کو کچھ بھی غیرت ہوتی تو کوئی طریقہ اسکی صحت کا نکالکر ایک تھوڑی
سی سیاہی تو سیہ رویون کے منھ سے چھوڑا دیتے اس مقام کو دیکھکر پھر اسکے
جواب سے بالکلیہ اعراض کرنا نہایت درجہ کی بیحیائی ہو لیکن جناب ممدوح نے
سنیون کی جان ایسے مخمصہ مین ڈالی ہو کہ جس سے کوئی صورت جانبری ہو اگر
کوئی طریقہ صحت حدیث نجوم کا نہین نکالتے ہین تو کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی تا بہ زردوزی
کار مکار سب جھوٹے ہوتے ہین اور اگر کوئی صحت کا طریقہ نکالا تو جتنے محققین علما
کہ تصریح صریح اسکی کرتے ہین کہ کوئی طریقہ اسکا صحیح نہین اور یہ حدیث بالکل جھوٹی
ہو یہ سب جھوٹے ہوتے ہین اور شیعہ ہر طرح پر راضی اور اختیار احد الشقین کے لیے
متقاضی ہین کہ ہر کا فرے کہ کشتہ شود سود اسلام است قولہ روایتین موید اسکی کتب
امامیہ مین موجود ہین اقول معلوم نہین ہوتا کہ ہمارے حضرت کیا فرماتے ہین اور کس
غفلت اور بیخودی مین گاتے ہین روایات کتب شیعہ کو موید حدیث نجوم اہل سنت فرماتے ہین

حالانکہ وہ مکذب اُسکے ہین اس لیے کہ روایات شیعہ تقیید و تفسیر باہلبیت ہین جس سے
مضمون عموم کل صحابہ باطل ہوجاتا ہو اور اہل سنت اسی عموم کے ناقل ہین باین غرض کہ
عموم سے تعدیل کل صحابہ ہوگی اور جب تعدیل کل صحابہ ہوگی تو حضرات ثلثہ کی بھی جان شیعونکی
دار وگیر سے بچیگی شیعہ اس عموم کو جسکی راوی فقط اہلسنت ہین موضوع اور باطل سمجھتی ہین اور محققین اہلسنت
بھی اوسکو باطل سمجھتے ہین پس شیعہ بھی وہی کے منکر ہین جسکے محققین اہل سنت منکر ہین نہ یہ کہ
مطلق حدیث نجوم کے منکر ہین لیکن بالہام شیطانی مخاطب ثانی کے خیال شریف مین یہ گزرا ہو کہ شیعہ مطلقا
حدیث نجوم کے منکر ہین یہانتک کہ اپنی کتابون کی حدیثونکو جس مین تفسیر باہلبیت وارد ہے
اوسکا بھی انکار کرتے ہین حاشا و کلا کہ کسی شیعہ نے اپنی احادیث کا انکار کیا ہو **قولہ** صحت سے انکار کرکے
یا اُسکو موضوع کہ کے **اقول** روایت سنیہ جو بمفہوم عام ہو شیعہ اور محققین اہلسنت سب اُسکا
انکار کرتے ہین جز کابلی اور جز کرہ ہاے کابلی کہ وہ بیہقی و شیہقی اسکی صحت کے اُٹھاتے ہین
اور دلائل تحقیقیہ سے ٹھہراتے ہین اور ہم اسکو بنقل اقوال محققین باطل کرچکے **قولہ** یا اُسکو خبر
احاد سے لیکر اپنا پیچھا چھوڑاوے **اقول** حدیث نجوم بلا سینون کے سر پر لاوے اور
مذہب شیعہ کو باقتدائی امثال علے وعباس وسعد عبادہ واسامہ سچا ٹھہراوے
اور شیخین کے غاصب اور کاذب اور غادر اور خائن اور آثم سمجھنے مین اُنکو معذور
کرے پھر اہل سنت اوس سے پیچھا چھڑانے کے محتاج نہون اور شیعہ محتاج ہون یہ طرفہ لطیفہ ہو
ہم بہت حیران ہین اُلٹی سمجھ پر مخاطب خوش فہم کی کہ جو حدیث نجوم بمفہوم عام کتب غیر معتمدہ
اہل سنت مین باقرار محققین اُنکے علماے کے موجود ہو وہ تو کتب شیعہ مین ہین موجود ہی نہین
ہو پھر شیعہ اُسکو اخبار احاد سے کیونکر کہینگے اسلیے کہ اخبار احاد وہ ہین جو موجود ہون
لیکن منقول بطور احاد ہون اور جو موجود ہی نہین ہو وہ خبر ہی نہین ہو پھر خبر واحد کیونکر
ہو بلکہ شیعہ اُسکو خبر اہلسنت اور موضوع اور باطل اور مکذوب کہتے ہین اور اسی کا انکار
کرتے ہین اور جو منقول کتب شیعہ مین ہو ہر چند من حیث الواقع منقول بہ خبر واحد ہو لیکن

شیعہ اُسکا انکار نہین کرتے اسلیے کہ شیعون کے لیے وہ مفید ہو اور کسی طرح مضر نہین ہے بلکہ
سنّیون کو اُسکی تخصیص ضرر پہونچاتی ہین اور ثلثہ اہلسنت کو خارج اور غاصبین اور ظالمین
مین داخل کرتے ہین پھر شیعون کیا غرض ہے جو اوس سے انکار کرین اور جو عیون اخبار
مین مذکور ہو وہ سوال سائل ہو نہ حدیث اور اگر باعتبار ہذا صحیح کے اُسکو خبر کہین تو اولاً لانسلم
کہ ہذا صحیح اُس سے بھی متعلق ہو اور ثانیاً علی التنزل سلمنا لیکن لانسلم کہ عام ہو بلکہ مخصوص ہن
لم یغیر ولم یبدل ہو کہ جس سے ثلثہ واخراہم نکلے جاتے ہین پھر شیعون کو کیا غرض ہو جو اُس سے
انکار کرین بہرکیف جہالت حضرت مخاطب اِس مقام سے بالکل ہویدا ہو اور اجنبیت اُنکی
علوم رسمیہ سے پیدا ہو کہ معنی متواتر اور احاد کو نہین سمجھتے حالانکہ طلبہ تہذیب خوان بھی
جانتے ہین کہ مدار تواتر اور پر حصول علم الیقین کے ہو بسبب کثرت رواۃ کے کہ تواطو اُنکا
کذب پر عقل محال جانے نہ اوپر اِس بات کے کہ ایک خبر واحد کو دو چار کتابون مین
مندرج کرین اگر دو چار کتابون مین ہونے سے متواتر ہو جاے تو بھی حدیث نجوم سنیون
کی دس پانچ کتابون مین مندرج ہو بس چاہیے کہ کل محققین علماے اہلسنت جو اِس
خبر کو موضوع و باطل و کاذب و مفتری کہتے ہین اور انکار کرتے ہین منکر خبر متواتر ہون
اور اس سے قبیح تر اور منکر تر کون امر ہوگا اور یقین ہو کہ حضرت مخاطب اپنے علما کی
حق مین ایسے منکر کے منکر ہون اور اگر نظر تحقیق و تدقیق خود راسیر راضی ہو جائین تو
ہم کہینگے **شعر** شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتے * گو مشت خاک ما ہم برباد
رفتہ باشد یاللعجب حدیث غدیر کہ جسکی زیادہ از دو صد صحابی راوی ہین اور اکثر صحاح مین
مین موجود ہو اور اُسکی طرق روایت مین پچیس پچیس مجلدات تصنیف ہوے اخبار احاد
مین شمار کیجاے اور حدیث نجوم کہ جس سے کل شیعہ منکر اور محققین اہلسنت بھی منکر ہین وہ
متواترات سے ہو جاے اِس بے انصافی پر جز اِسکے کہ احکم الحاکمین درمیان ہمارے
اور تمھارے حکم کرے اور ہم کیا کہین **قولہ** معانی الاخبار مین ا **قول** معانی الاخبار نہ

وبحار الانوار اور احتجاج مین جہان کہین ہو شیعون نے مضمون خاص کا اقرار کیا ہو کہ
جس مین گنجائیش حضرات ثلثہ نہین ہو نہ اُس مفہوم عام کا جسکے حضرات اہلسنت بغرض حفظ
حریم ثلثہ راوی ہین شیعہ از متقدمین تا متاخرین اُسکے منکر ہین نہ منکر اُس مضمون خاص
کے جنکے مصداق اہلبیت نبوت ہین قولہ نکالکر نہ دکھلادیا اقول جسکو شیعہ خود دیکھتے
ہین کسی کے دکھانیکی حاجت نہین ہی بلکہ وہ خود اُسی کو روایت کرتے ہین اور سُنیون کو
ہمیشہ نکال نکال کر دکھلاتے ہین کہ دیکھو یہ صحیح ہی نہ وہ جو تم گول بات یعنے بمفہوم عام
روایت کرتے ہو اور تمہارے محققین ہی اوسکی تکذیب کرتے ہین مگر تمکو تو خدا نے چشم بینا ہی
نہین دی ہے شیعہ ہزار نکالکر اُٹھا اُٹھاکر دکھلاوین تمکو کب دکھائی دیگا تم جب اندھون
کی طرح ٹٹولوگے تو وہی گول گول مضمون تمہارے ہاتھ لگیگا لیکن وہ گول گول تمہارے
کچھ کام نہ آئیگا اور جب کبھی شیعون کے لیئے مضمون پر ہاتھ پڑ جائیگا تو چلاؤگے کہ ہاے
ہاے شیعون نے داخل کر دیا بہت اچھا شیعون ہی نے داخل کیا سہی پھر تمکو اسقدر
بیکلی کیون ہو شیعون نے بمقتضای دلائل عقلیہ ونقلیہ ایک مضمون عام کی تخصیص کر دی
ہو اہل سنت بھی سیکڑون آیات وروایات کو مخصوص جانتے ہین اسپر اسقدر شور و
غل مچانا کیا ہو قولہ کیا شور وغل مچانا ہو اقول تعجب ہو کہ شور وغل مچانا محققین اہلسنت
کا اس حدیث کی موضوعیت اور بطلان مین آپ کے گوش مبارک تک نہین پہونچا پھر
شیعون کا غل مچانا آپ نے کیونکر سُن لیا قولہ دفتر کے دفتر سیاہ کیے اقول محققین
اہلسنت نے بھی اپنے نامۂ اعمال کیطرح سیاہ کیا ہو قولہ جس حدیث کی موضوعیت کا
دعوی اس شد و مد کے ساتھ کیا ہو اقول جسکی موضوعیت کے دعوی پر دلائل
عقلیہ قائم کیے ہین اور شرح شفائی قاضی عیاض سو بہت سو دلائل نقلیہ علمائے اہلسنت
کی زبان سے بیان فرمائے ہین وہ وہی حدیث نجوم بمفہوم عام ہے کہ جس مین مقتدا
اور مقتدی کا پتا نہین ملتا اِس لیے کہ مخاطب بحکم اقتداے صحابہ خود حضرات صحابہ

ہین اور سوای صحابہ کی کون وہان موجود تھا جس سے خطاب بحکم اقتداے صحابہ کیا گیا
بہرکیف جو آثار وضع و بطلان ہین اسی حکم عام مین ہین اور اگر صحابہ کو مفسر بصحابہ خاص یعنی
اہلبیت علیہم السلام کیجیے جیساکہ ہمارے احادیث مین ہی اُس مین مقتدی اور مقتدا صاف
صاف جدا ہین اور اقتداے اہل عصمت مین کوئی قباحت عقلی و نقلی نہین لازم آتی
اور یہ عین مذہب شیعہ ہی پھر کوئی شیعہ اسکا انکار کیون کرتا **قولہ** وہ بروایت ائمہ کرام
ہمارے اُصول کے موافق ثابت ہی **اقول** یہ محض غلط اور دروغ بیفروغ ہی جو بروایت
ائمہ کرام ہی وہ مخصوص ہی اُسکے ہم منکر نہین اور جو بروایت اہل سنت ہی وہ مفہوم عام
ہی اُسکے شیعہ منکر ہین اور محققین اہل سنت بھی منکر ہین آپ اُنہین محققین کو اپنی کفش دوز
کی زردوزی جوتیون سے ماریے کہ جو چیز مطابق اصول بھی اُسکے منکر کیون ہوے
اور چرمی سے نہ ماریے گا ورنہ بزرگونکی عزت جائیگی آیندہ آپ کو اختیار ہی **قولہ** ہان
اتنا فرق ہی کہ سُنی بیچارون کے راوی ضعفا اور مجاہیل ہین **اقول** شیعو آؤ اور سجدہ
شکر خدا بجا لاؤ کہ سنی بیچارے بے مارے مرے اور خود مارے پڑے کہ اپنی زبان سے
اپنے راویون کے ضعفا اور مجاہیل ہونے کے قائل ہوگئے شیعون کے نزدیک تو
کل رواۃ اُنکے ایسے ہی ہین بلکہ کذاب و مفتری اور دین و ایمان سے بری ہین لیکن
اس مقام پر حضرات اہلسنت نے کیا کیا رنگ بدلے ہین اور کیا کیا مضمون تراشے
ہین ذرا دیکھو بڑے کھیل اور بڑی تماشی ہین کہان وہ دعوی کہ یہ حدیث ہر طریقہ سے صحیح
اور دلیل تحقیقی ہی جیساکہ کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی نے کیا جب اس مین جھوٹے پڑے
تو دوسرا رنگ بدلا اور کہا کہ نہین بعض طرق صحیح اور بعض غیر صحیح ہین جیساکہ زردوزی کار
سکار نے کیا جب اس مین بھی بتصریح محققین علما کل طریقہ اسکے غیر صحیح ہین جھوٹے
ہوئے تو تیسرا رنگ بدلا کہ ہمارے رواۃ تو ضعفا و مجاہیل ہین مگر شیعونکے رواۃ سچے ہین
ابھی تک کسی جھوٹے مُنھ سے یہ نہین نکلتا کہ رواۃ اسکے کذابین وضاعین مصداق

لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہین اور یہ حدیث کذب وافتری رسولخدا پر ہی اور رواۃ شیعہ بیشک سچے ہین مگر حضرات ثلثہ اہلسنت کے لیے ایک منبج آہنی بھی بتقبید وتفسیر لینی چوڑی رکھتے ہین کہ اُس سے سینون کے اسفل سے اعلی تک پارہ پارہ ہوجاتے ہین قولہ راوی ائمہ کرام ہین اقول جسکی روایت بطور احاد کے ائمہ کرام سے ہو اُس سے بتقبید وتفسیر صحابہ تمام خارج ہین پس خارجیون کو اُس سے سواے ضرر کے کوئی نفع نہین ہی قولہ ضعیف تصور کیا اقول فقط ضعیف نہین تصور کیا بلکہ کذب وافتری بر رسول خدا تصور کیا قولہ ہرج نہین اقول بڑا ہرج ہوا کہ اہلسنت دعوے دلیل تحقیقی مین کذاب اور بطال اور تلبیس بیچارہ عوام مین اہلسنت ضعفا ٹھہر گئے کہ جھوٹی حدیث کو دلیل تحقیقی ٹھہرایا اور کاذبین اور غادرین اور خائنین اثنیٰ عشریہ کا ناصح المسلمین ہونا دکھلایا اور بیحیائی اور بغیرتی کا اپنے اوپر خاتمہ کردیا ہم نہین سمجھتے کہ اس سے بڑھکر اور کیا ہرج ہوسکتا ہی کہ مکار تدلیس کار کا مکر وفریب کھل جاے اور نظر صغار وکبار مین خوار وزار وبے اعتبار ہوجاے قولہ تصدیق امام موسیٰ رضا کی اقول تصدیق امام رضا علیہ السلام کی محتاج بہ دلیل ہی ابھی کوئی دلیل حضور والا نے اسپر قائم نہین کی کہ ہذا صحیح متعلق بہ حدیث نجوم ہی ممکن ہی کہ متعلق بہ عوالی اصحابی ہو بلکہ من حیث اللفظ والمعنی بھی احتمال متعین ہی پس قبل ابطال اس احتمال کے یہ شور وشغب مچانا اور یہ زبان تند وتیز فرمانا کہ جو منکر حدیث نجوم ہی وہ منکر قول امام رضا علیہ السلام ہی سواے جہالت وحماقت کے کس امر پر محمول ہوسکتا ہی کہ ثبت العرش ثم النقش پہلے تصدیق امام رضا علیہ السلام ثابت کرلیتے بعد اسکے کچھ فرماتے تو بظاہر اُسکی گنجائش ہوتی اور اُسوقت ہم اندھون کو ٹٹولواتے کہ بیان تقلید من لم یغیر ولم یبدل بھی انہین امام رضا علیہ السلام کے قول سے اوسی راوی کی روایت سے موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو تمہارے ثلثہ کا کہان ٹھکانا ہی اور تمکو اس حدیث سے کیا پانا ہو اور اس صورت مین غرض آنحضرت کی الزام اہلسنت ہی

کہ ہمنے فرض کیا کہ جو معنی اہل سنت سمجھے ہین کہ اصحاب سے اہل بیت نہین مراد ہین وہ ہے
سہی مگر بنا بر تمہاری ہی حدیث اصحابی اصحابی کے تخصیص من لم یبدل و لم یغیر ضرور ہی پس
ثلثہ تمہارے جو اول مغیرین اور مبدلین سے ہین خارج ہو گئے پھر تمکو حدیث نجوم سے
کیا ہاتھ آیا اور اگر تمہارے ٹٹولنے مین یہ عبارت موجود نہین ہے تو ہم تمکو اگر اس بات
مین معذور ہی رکھین پھر بھی تمہاری جان نہین بچتی اس لیے کہ اس لفظ عام کو معنی عام پر محمول
کریمین تم معذور نہین ہو سکتے اسلیے کہ مخالف حدیث متواتر اصحابی ہے اور شیعہ تکذیب
حدیث نجوم باعتبار معنی عام ہی کے کرتے ہین نہ باعتبار معنی خاص کے کہ وہ خود تقیید
و تفسیر اہلبیت کے راوی ہین اور اس معنی خاص کی تصدیق کرتے ہین پس جبتک اہلسنت
کسی دلیل قطعی سے یہ نہ ثابت کرین کہ مراد امام رضا علیہ السلام معنے سے عام ہین اسوقت تک
مخالفت قول شیعہ باقوال امام رضا علیہ السلام نہین ثابت ہو سکتی اور اثبات یہ بات کلہ اہلسنت
سے باہر ہو رہا ہین ہے اگر ہم مفہوم عام ہی فرض کرین جب بھی تمہاری جان بری کی کوئی صورت
نہین ہے اسلیے کہ شیعہ بنا بر مفہوم عام صحابہ کے باقتداے علی و عباس و سعد عبادہ تمہارے
ثلثہ کو غاصب و کاذب و غادر و خائن و آثم سمجھینگے اور خلافت شیخین کو بطلان اقتدوا
بالذین من بعدی ابی بکر و عمر باطل جانینگے اور اگر کوئی تخصیص لگاؤ گے تو قاعدہ
عدالت کل صحابہ جو مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہے باطل ہو جائیگا الغرض تمہارے مدخل و مخرج
کی کل راہین شیعون نے ماری ہین اور تمپر راہ آمد و شد نفس تنگ کر ڈالی ہے سوائے
اسکے کہ سر جھکائے پڑے رہو تمکو کوئی چارہ نہین اے محیط بیغیرتی اور بیحیائی کا کنارہ
نہین اذا القیت جلباب الحیاء فقل ما شئت **قولہ** امام کی تکذیب کرکے اپنے آپ کو
دائرہ ایمان سے خارج کیا **اقول** وہ خود بدولت حضرت مخاطب ہین کہ باوجود تصریح
صریح ابن اثیر کے جامع الاصول مین کہ مجدد مذہب امامیہ مائۃ ثانیہ مین علی ابن موسی الرضا
علیہ السلام ہین امام رضا کی تکذیب کرکے آپ کو سنی بنایا اور بقول آپکے آپ اپنکو دائرہ ایمان سے

خارج کیا فقیل لخرج منہا فانک رجیم وادخل النار مع الداخلین فبعد الاصحاب الجحیم وبعد اللقوم الظالمین والحمد للہ علی تمام الحجۃ ووضوح المحجۃ

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

اب ہم اون تحریفات کو بیان کرتے ہین جو علمائی امامیہ نے اس حدیث کی نسبت کی ہین عیون اخبار مین جو حدیث ہے اصحابی کالنجوم نقل کی ہی اوسمین بعد اون الفاظ کے یہ عبارت بڑھائی ہی یرید من لم یغیر ولم یبدل الخ کہ مراد اون اصحاب سے جو حدیث مین مذکور ہین وہ ہین جنھون نے کچھہ تغیر و تبدیل نہین کی تب پوچھنے والے نی امام سی پوچھا کہ یا حضرت ہم کیونکر جانین کہ اصحاب نے کچھہ تغیر و تبدیل کی ہی امام نی جواب دیا کہ خود پیغمبر صاحب کی حدیث موجود ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کچھہ لوگ میرے اصحاب سی قیامت کے دن حوض سی علحدہ کرلیے جاوینگی تب مین کہونگا کہ خدایا یہ میرے اصحاب ہین تب اللہ جل شانہ فرمائیگا کہ تو نہین جانتا کہ اونہون نے تیرے پیچھے کیا کیا اور وہ دوزخ کیطرف کھینچ لیے جاوینگے تب مین کہونگا کہ دور ہو دفع ہون الفاظ کے بڑھانی سی غرض یہ ہی کہ بعض اصحاب بسبب ارتداد کے حدیث کے مصداق سی خارج ہوجائین لیکن تب بہی ہمارا کچھہ نقصان نہین اس لئی کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئی وہ اس حدیث کے مصداق سی خارج ہین ور اصحاب مقبولین نے نہ تغیر و تبدل کیا نہ اس حدیث کے مصداق سی خارج ہوئی اور خود حضرات امامیہ کا اقرار ہے کہ اصحاب مقبولین حدیث حوض کی مصداق سی مستثنیٰ ہین جیسا کہ صاحب استقصاء الافحام نی بجواب منتہی الکلام کی مسلک ثانی کی ایک مقام پر اسکا اقرار کیا ہی وہذہ عبارتہ کہ ہرگز حدیث حوض درحق مقبولین اصحاب کرام جناب خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارد نیست وہرگز این حدیث برآنہا منطبق نمیتواند شد اور اس امر کہ خلفائی راشدین اور انصار ومہاجرین اصحاب مقبولین تھے ہم اسی حدیث کی بحث مین فصل ارتداد صحابہ مین ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالے ولو فرضنا کہ بعض اصحاب مقبولین مغیرین ومبدلین مین ہون لیکن تاہم اکثر اصحاب کے نسبت اس

حدیث کا مضمون صادق آتا ہی اسلیے کہ افصح الفصحا ابلغ البلغا علیہ التحیۃ والثنا نے ایسا لفظ
تشبیہ مین صحابہ کی بیان فرمایا ہی کہ جس طرح پر وہ فضیلت پر دال ہی اُسی طرح پر کثرت پر
یعنی لفظ النجوم پس حضرت کا یہ فرمانا کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنکے بیشمار ہونیپر
دلالت کرتا ہی اور سواے جاہل اور نادان کے کوئی ستارون کے مثال کو معدودے چند
کے حق مین وارد نہین سمجھ سکتا ولو سلمنا کہ بہت ہی تھوڑے بلکہ دو تین ہی صحاب پر جو ارتداد سے
بچگئے یہ حدیث منطبق ہوئی جب بھی یہ عقیدہ امامیہ کا کہ اقتدا صرف اہلبیت کے واجب ہی
اور دوسرے کی ناجائز باطل ہوتا ہی اور اقتدا جو مخصوص اہلبیت کے لیے ہی اُس مین دوچار
کا شریک ہونا ثابت ہوتا ہی ولم یقل بہ احد منہم غرض کہ جب حضرات امامیہ نے دیکھا کہ یہ
عبارت زائد بھی بیکار ہوئی اور اسنے بھی دار و گیر اہلسنت سے نہ بچایا تب اسکو چھوڑا اور
دوسرے طور پر تاویل کو کام فرمایا اور یہ دعوی کیا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین جیسا کہ
صاحب استقصاء الافحام نے بجواب منتہی الکلام کے فرمایا ہی مراد از اصحاب در حدیث اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اہلبیت علیہم السلام اند لیکن ہم اس دعوی کو چند دلیلون سے باطل کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

حضرت مخاطب باشور و شغب بغیر کسی دلیل اور برہان کے مدعی ہین کہ شیعون نے عبارت
یرید من لم یغیر ولم یبدل بڑھائی ہی اور اُنکے راوی نے یہ عبارت نہین روایت کی ہی ہم
اسی قدر پوچھتے ہین کہ آپ کو بڑھانا شیعون کا کہان سے معلوم ہوا علم اسکا بوحی من الملک
العلام ہی یا بکشف و الہام یا از قبیل اضغاث احلام ہی یا مثل شیطانی احتلام ہی آپ کے منھہ مین
کسی نے لگام نہین دی ہی جو جی چاہتا ہی بکتے ہین لیکن عقلا سخن نے حجت کو مجنونون کی جھک
دیوانون کی بک مجذوبون کی بڑ خشک دماغون کی ژاژ سمجھتے ہین اگر کچھ بھی سچے تھے تو کوئی
جھوٹی سی بھی دلیل اپنے دعوے پر بیان فرمائی ہوتی کہ جس سے معلوم ہو جاتا کہ قید

من لم یغیر و لم یبدل ایسی باطل ہو کہ امام رضا علیہ السلام سے ایسی قید لگانا محال ہو یا
دلیل لانا امام علیہ السلام کا حدیث اصحابی اصحابی سے اس قید کے ہونے پر باطل ہو یا حدیث
اصحابی خود صحیح نہین یا انضمام حدیث نجوم ساقطہ حدیث اصحابی کے منتج اس قید کا نہین
ہوسکتا اور جب ان باتون سے کوئی بات حضور والا نے بیان نہ فرمائی تو پھر شیعون کا
اس قید کو بڑھانا اور راویان شیعہ کا روایت نہ کرنا اور امام رضا علیہ السلام کا نہ فرمانا
آپ نے کہان سے ثابت کیا اب ہم آپکو سنیون کے بڑھانے کا اور جھوٹھ بنانیکا تماشا
دکھائین حدیث متفق علیہ ہو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ انا مدینۃ
العلم و علی بابھا حضرات اہلسنت کہ شیفتہ فضیلت بخش ہین اور تفضیل الشیخین کا لمسح
علی الخفین اپنے اجماعیات سے ٹھہرا چکے ہین اس فضیلت کو در باب باب مدینہ علم مخصوص
پاکر آتش حسد سے جلے اور زنار موقدۃ تطلع علی الافئدہ سے جا ملے آخر کار جب اُس آگ کو
بجھانے کے لیے کچھ نہ پایا اُسوقت آب دروغ اُسکو بجھایا اور دل ٹھنڈا کرنیکے لیے
گویا آب دروغ ٹھہرایا اور خوب گرما گرم فقرہ جمایا کہ اُنحضرت نے فرمایا کہ انا مدینۃ
العلم و علی بابھا و ابو بکر سقفھا و عمر حیطانھا اور کسی ظریف الطبع نے
فرمایا کہ ایک فقرہ اور رہا کہ راوی بھُول گیا یعنے عثمان میزابھا یعنے جناب رسول خدا
نے فرمایا کہ مین شہر علم ہون اور علی دروازہ اُسکے ہین اور ابُوبکر چھت اُسکی اور عمر تنہا
دیوارین اُسکی اور عثمان ناودان و موہری اُسکی ہین اب اِسمین کوئی نادان سے نادان تر
ہوگا وہ بھی سمجھ لیگا کہ بے شبہہ یہ فقرہ بڑھایا ہوا ہو اسلیے کہ شہر کے لیے دروازہ
مشہور و معروف ہو اور شہر کے لیے چھت اور دیوارین اور پرنالے نہین ہوتے بلکہ
یہ سب لوازمات بیت سے ہین اور با اینہمہ اگر غور کیا جاے تو اس مین بھی کوئی فضیلت
ثلٰثہ کی نہ ثابت ہوئی اسلیے کہ جو شہر مین دیوار اور چھت اور ناودان کی ذریعہ سے داخل ہوگا
وہ چور کہا جائیگا اور جو دروازہ سے جائیگا وہ عیب سارقیت سے بری کہلائیگا

فاعتبروا یا اولی الابصار اور اگر کچھ جی چاہتا ہو تو اور بھی سنیئے حدیث صحیح ہی
کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا الحسن و الحسین سیدا شباب اہل الجنۃ یعنی حسنین علیہما السلام
سردار جوانان اہل بہشت ہین حضرات اہل سنت کو اس حدیث پر حسد ہوا اور
شاہین کے ساتھ شیخین کا منضم کرنا منظور بجد و کد ہوا یہ عبارت بڑھائی اسوقت دلکو کل
آئی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر سیدا کہول اہل الجنۃ
یعنے ابوبکر و عمر سردار بڈھون بہشت کے ہین حالانکہ معلوم ہی کہ بہشت بڈھون کی جگہ
نہین ہی اور خود جناب رسولخدا کی حدیث ہی کہ اہل الجنۃ جرد مرد یعنی اہل بہشت بصورت
نوجوانان امرد ہین ایسی عبارتون کو ایزاد اور ایجاد طبع زاد کہنا بجا اور درست ہی
نہ یہ کہ کسی حدیث عام مین امام علیہ السلام بمقتضاے دلائل عقلیہ و نقلیہ کوئی تخصیص بیان
فرماوین اور آپ سے حجت و دلیل غل مچاوین کہ شیعون نے بڑھایا **قولہ** تب بھی ہمارا
کچھ نقصان نہین ہی **اقول** پتھر پڑے اس سمجھ پر جب تمنے صحابہ مرتدین کو خارج کیا پھر
الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ کہان رہا بلکہ مثل گوزشتر اڑا اور ربادر ہوا ہوا دیکھو صد سالہ
کی عمارت بیکار رخنہ دار بالو کی دیوار ہوئی جاتی ہی ذرا ہوشمین آئیے اور اپنے
ثلثہ کی خبر لیجیے کہ شیعون نے انکو داخل مرتدین کرکے حدیث نجوم سے خارج کردیا
آپ پہلے انکو کسی تدبیر سے مرتدین سے نکالیے تب ہوس انکے مصداق حدیث
نجوم ہونیکی کیجیے اور اب نکالنا انکا مرتدین سے قضیہ باطلہ الصحابۃ کلہم عدول ہو
نہین ہو سکتا اسلیے کہ اس کلیہ کو آپ نے خود باطل کردیا **قولہ** اسلیے کہ ہم خود قائل
ہین **اقول** جب آپ خود قائل ہین کہ مرتدین خارج ہین تو باقرار آپ کے قیود
لم یغیر و لم یبدل کے حقیقت ضرور رہوئی پس شیعون نے جو امام سے روایت کی ہی
وہ تو وہی بات ہی کہ جسکا آپ نے خود اقرار کیا پھر یہ کیون کہا تھا کہ شیعون نے ان قیود
کو بڑھایا ہی مگر یہ کہ فرمائیے کہ ہم خود ان قیود کو مانتے ہین مگر شیعون کے کہنے سے نہ مانینگی

تو وہی مثل ٹھیک ہوگی کہ دھوبی خود گدھے پر چڑھتا ہی مگر کسی کے گہنے سے نہین چڑھتا ہی لیکن
یہ گدھا وہ ٹھوکر آپ کو دیگا کہ زیارت ثلثہ جہنم مین قبول ہو جائیگی اسلیے کہ جب ارتداد صحابہ
کے آپ قائل ہو گئے تو الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ جہنم مین بلگیا اور شیعون نے فوراً ثلثہ کو
مرتدین مندفارقتہم مین داخل کرکے جہنم تک پہونچا دیا قولہ اور خود حضرات امامیہ کا اقرار
ہی کہ اصحاب مقبولین حدیث حوض کے مصداق سے مستثنی ہین اقول نعوذ باللہ من شر کل
غبی وغوی حضور والا کو احتیاج فصد کی ہی کچھ تھوڑا سا بھی خون فاسد نکلجاتا تو کسیقدر خلل دماغ مین
شاید افاقہ ہو جاتا اور کوئی بات تو سمجھ مین آتی شیعہ اپنے مقبولین اصحاب کے مستثنی ہونیکا اقرار
کرتے ہین یا مقبولین اہلسنت کو بھی مستثنی سمجھتے ہین یہ بات تو بلہ وصبیان اور نادان سے نادان پر بھی
مخفی نہین ہی کہ شیعہ مقبولین خاص اہلسنت کو مردودین اولین و آخرین سے سمجھتے ہین خصوصاً
حضرات ثلثہ کو کہ سرگروہ منافقین اور مرتدین اور ظالمین اور غاصبین اور خائنین اور غادرین
اور آثمین سے کمافی صحیح المسلم شمار کرتے ہین اور علاوہ اور دلیلون کے بالخصوص اس حدیث
اصحابی اصحابی کو بھی اُنکے دلائل ارتداد سے جانتے ہین اور فقرۂ ماز الوا مرتدین منذ فارقتہم کو کہ
صحاح مین موجود ہی نص قطعی ارتداد حضرات ثلثہ سمجھتے ہین اس لیے کہ منذ واسطے ابتدائی
مدت کے ہی پس ابتدائے مدت ظہور ارتداد کی روز مفارقت جناب رسولخدا تھا اور
مصداق اس ارتداد کے سوائے غاصبین خلافت کے کوئی دوسرا نہین ہو سکتا کہ کلاب
دنیا بطلب جیفہ دنیا ثقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوئی اور صدائی بی سرد پای منکم امیر و منا امیر
اور غوغائے ضلالت زائے نحن الامراء و انتم الوزراء کمافی صحیح البخاری لبون پر لائے
بالجملہ بیعت غدیری کو توڑا اور جناب رسولخدا کو بے غسل وکفن چھوڑا اور راہ دین و
ایمان سے منھ موڑا یہی لوگ مصداق ماز الوا مرتدین منذ فارقتہم کے ہین اور اہلسنت
نے جنکا نام اہل ردہ رکھا ہی شیعون کے نزدیک مانع زکوٰۃ ہونا اُنکا فقط غاصب خلافت
سے تھا نہ بطور مطلق انکار از زکوٰۃ تھا کما قد حققناہ من کتب المخالفین فکن من ثمۃ الناظرین

پس وہ لوگ بلاشبہہ مصداق مرتدین سے خارج ہین وعلی التنزل ظہور ارتداد اُنکا بعد حجولان حول وقت طلب زکوۃ تھا نہ بمجرد مفارقت ازجناب رسول خدا پس ہر طرح سے مصداق منذ مافارقتہم سے خارج ہین اور خبر ثلثہ واحزابہم کے کوئی مصداق اسکا نہ ٹھہرا پس جب شیعہ اسی حدیث حوض سے ثلثہ کو مصداق حدیث حوض ٹھہراتے ہین پھر اُنکے حدیث حوض سے خارج ہونیکا اقرار اُنسے ممکن نہین الغرض جہان شیعون نے صحابہ کا ذکر کسی مدح کے ساتھ کیا ہو مراد اُنکی وہان اپنے مقبولین ہین نہ تمہارے مقبولین یا مراد مقبولین سے وہ ہین کہ جنکی مقبولیت متفق علیہ بین الفریقین ہو جیسے سلمان و بوذر و عمار وغیرہم وھذا ظاھر لاسترۃ فیہ لکن غباوت وغوایت مرض لاعلاج ہے **قولہ** خلفاے راشدین اور انصار و مہاجرین اصحاب مقبولین تھے **اقول** مقبولیت خلفاے راشدین شیعہ کے نزدیک مسلم نہین اور شیعہ اسی پر ہمیشہ طالب دلیل ہین پس بغیر اثبات مقبولیت حدیث نجوم مین اُنکا دخل کرنا جھک مارنا ہے یہ طرفہ ماجری ہے اور عجب تماشا ہے کہ ہمارے مخاطب عالیمقام اثبات فضیلت ثلثہ کے لیئے حدیث نجوم کو بایں طمطراق ذکر فرماتے ہین اور جب دیکھتے ہین اُفضیلت موقوف بر مقبولیت ہے اور مقبولیت کا ثبوت ہی نہین ہے تو کچھ نہین بن پڑتی ہے اور بمجبوری آخر فرماتے ہین کہ ہم مقبولیت آگے چلکر ثابت کرینگے جہ خوش ہیلے حضور نے مقبولیت ہی ثابت کر لی ہوتی بعد اُسکے قصد کسی فضیلت کا کرتے اب اگر قضا و قدر سے آپ کو مہلت اثبات مقبولیت نہ ملی تو سب محنت آپکی رائگان ہوئے اسلیے کہ موقوف کا اثبات بدون اثبات موقوف علیہ محض بیوقوفی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ہوس محال ہے اور مآل کار اسکا فقط احتیال و فریب دہی عوام وجہال ہے **قولہ** ہم اس حدیث کی بحث مین فصل ارتداد صحابہ بین **اقول** جو بحث اس حدیث سے آپ نے اس مقام مین کی ہے وس مین تو کوئی فصل ارتداد صحابہ نہین ہے باقی رہی کوئی بحث دیگر جو حضور کے خیال مین مثل انیاب اغوال ہے وہ حقیقت شیخ چلی کا خیال ہے اور منصۂ ظہور مین آنا اوسکا محال ہے پھر لوگ

کہانتک اُسکے انتظار مین رہین گے آخر کار یہی کہین گے **بیت** آدمی را چشم حال نگر
از خیال پری وی بگزر **قولہ** ثابت کرینگے **اقول** تم بیچارے کیا ثابت کروگے اور تمہاری
کیا مجال ہو اسی خیال محال مین تمہارے بڑے اہل الکمال دربدر گُھٹنا ہاتھ پاون ٹیک
ٹیک کر اور راہ راستی سے بھٹک بھٹک کر مر گئے اور سٹر گئے اور شیعون کا ایک بال بھی کندہ
نہ کر گئے قریب تیرہ سو برس کے گزر گئے کہ یہ میدان شیعون کے ہاتھ رہا اور اہلسنت ہمیشہ ملزم اور
بلجام الزام ملجم رہے یہانتک کہ آج ہی استقصار الافحام سے مفحم ہین اور منہ اونکے کالفحم الملقم ہین
مقبولیت ثلثہ ثابت کر لینا کیا سہل اور دلگی سمجھتے ہین پہلی امثال تشئید المطاعن کے جلائل
فضائل وشرائف خصائل اور رالفین کے دو ہزار دلائل کا جواب مہیا کر لیجیے بعد اسکے
ہوس اثبات مقبولیت ثلثہ کیجیے وانّی لک ہذا **قولہ** بعض اصحاب مقبولین مغیّرین و مبدّلین
مین ہون **اقول** خاص تمہارے کل مقبولین شیعون کے نزدیک مغیّرین و مبدّلین سے
ہین بعض کے کیا معنی **قولہ** اکثر اصحاب کے نسبت اس حدیث کا مضمون صادق آتا ہے
اقول محض غلط اس اکثریت پر کسی لفظ کو باحدی الدلالات الثلث دلالت نہین بلکہ خصم آپکا
کہہ سکتا ہو کہ اصحاب اوزان جمع قلت سے ہو پس بالاصالت دلالت اسکی بر قلت ہو
و استعمال جمع قلت مقام کثرت مین خلاف اصل ہو اور ہر خلاف اصل محتاج بدلیل ہو
قولہ ایسا لفظ تشبیہ مین صحابہ کی بیان فرمایا **اقول** سبحان اللہ ماشاء اللہ کیا خوب دلیل
کثرت پر آپ نے ارشاد فرمائی ہو بالخصوص آپ ہی کا ایجاد طبع زاد ہو یہ بات تو آپکے
سے کار دیگر کو بھی نہ سوجھی تھی بلکہ اُنکے بزرگوارون مین سے بھی کسی کو نہ سوجھی تھی اور کیونکر
اونکو سوجھتے جیسے علم و ادراک سی بہرہ ور تھے اور اس امر سے باخبر تھے کہ ہر تشبیہ مین دالّ پر وجہ تشبیہ کا
ہونا ضرور ہو اور بے وجہ کسی امر کو وجہ تشبیہ ٹھہرا لینا عقل و دانش سے دور ہو چنانچہ
اسی حدیث نجوم مین لفظ اہتدیتم بعد اقتدیتم کو دلیل اسکی ٹھہرایا ہو کہ وجہ تشبیہ اس مقام پر
استدلال ہے تفصیل اس اجمال اور توضیح اس مقال کی یہ ہو کہ جب تصریحات محققین اعلام اہلسنت

کوئی طریقہ صحت حدیث بنجوم کا نہ نکلا اور کسی کتاب معتمد مین اسکا پتہ نہ ملا تو انکے بعض علما کے
دل مین یہ خیال خام آیا اور یہ سودا سر مین سمایا کہ ایک حدیث صحیح مسلم سے کسی قدر اسکے
مضمون کی تصحیح کیجیے کہ اُس مین جناب رسولخداؐ سے اس مضمون کی روایت ہو الصحابۃ
امنۃ اھل الارض کما ان النجوم امنۃ السماء اور جب اس حدیث مین تشبیہ صحابہ
بنجوم وارد ہو تو اس تشبیہ مین تلمیح ہو طرف اسکے کہ اقتدا انکی موجب اہتدا بھی ہوگی لیکن محققین
علمائے اہلسنت نے خود اس پر مواخذہ کیا اور اس تقریر کو لغو سمجھا اور فرمایا کہ تلمیح صحیح نہین کہ
اس لیے کہ اہتدا فرع اقتدا ہو اور جب اس حدیث مین حکم اقتدا موجود ہی نہین ہو تو پھر وجہ تشبیہ اہتدا
ٹھہرانا محض لغو اور باطل ہو بلکہ یہ اشارہ ہو طرف اُن فتن اور حوادث کے جو بعد انقراض عہد
صحابہ اسلام مین حادث ہوے اور امن و امان نہ رہا پس بنا بر اسکے وجہ تشبیہ فقط امن و امان
ہی بندہ کہتا ہو کہ وجہ تشبیہ امن و امان ہونا تو ٹھیک ہو مگر امن و امان فتن و حوادث سی درست
نہین ہو اسلیے کہ ابتداے حوادث و فتن تو ابتداے روز مفارقت جناب رسولخداؐ ہو
بدلیل لا تدری ما احدثوا بعدك وما زالوا مرتدین منذ ما فارقتھم
جیسا کہ ہمنے پیشتر اس سے بیان کیا کہ منذ واسطے ابتداے مدت کے ہوا اور قطع نظر اس سے
فتن اور حوادث اصغر و اکبر کا عہد صحابہ مین ہونا تو اجلاے بدیہیات سے ہو فتنہ اہل ردہ
فتنہ قتل حضرت عمر فتنہ قتل حضرت عثمان کہ بڑا فتنہ جانکاہ سنیان و حادثہ عظیم الشان ہو
کہ جس مین کل صحابہ بنجوم اہتدا راہ ہدی سے بسبب مخذول کرنے خلیفۃ اللہ کے کیسے گمراہ
ہوے پھر فتنہ جنگ جمل اور فتن محاربات صفین کہ جس مین ہزارہا بلکہ لکوک کی نوبت
قتل کی پہونچی یہانتک کہ بطور مثل کہتے ہین العرب من الحرب خرب یہ سب فتن قبل از
انقراض عہد صحابہ تھے بلکہ تا وقوع حادثہ جگر سوز عالم و خاتمہ خاندان حضرت خاتم عہد
صحابہ کا کلیۃ انقراض نہوا تھا بنا بر اسکے وجود صحابہ کو موجب امن از حوادث کہنا محض بیجا ہو
پس ضرور ہو کہ حدیث صحیح مسلم کو بھی بفرض صحت مثل حدیث بنجوم کے مفسر با ہلبیت کرینا

اور وجہ تشبیہ امن و امان از زوال و فنا کہین جیسا کہ مسند احمد بن حنبل مین اور دیگر کتب اہلسنت مین بطرق متعددہ منقول ہو قال رسول اللہ النجوم امان لاهل السماء اذا ذهبت النجوم ذهبوا واهلبيتی امان لاهل الارض فاذا ذهب اهلبيتی ذهب اهل الارض اور قریب اسی کے کتب شیعہ مین بھی بچند طرق منقول ہے کہ فرمایا اون حضرت نے اهلبيتی امان لاهل الارض كما ان النجوم امان لاهل السماء حاصل سبکا یہی ہو کہ میرے اہلبیت امان اہل زمین ہین جیسا کہ ستارے امان اہل آسمان ہین اور موید اسکا اور بھی کتب شیعہ مین مثل بوجودهم ثبتت الارض والسماء وبيمنهم رزق الورى موجود ہو پس ہر چند حدیث صحیح مسلم مین تفسیر صحابہ با اہلبیت منقول نہین ہو مگر بمقتضاے قضیہ مقبولۃ الطرفین الاحاديث يفسر بعضها بعضا ضرور ہو کہ حدیث صحیح مسلم مین بھی صحابہ سے اہلبیت ہی مراد ہون ورنہ جسطرح مقتدا ہونا صحابہ کا بدلائل عقلیہ و نقلیہ باطل ہو اوسیطرح موجب امن و امان ہونا صحابہ کا بھی بالبداہت باطل ہو اسلئے کہ فتن اور حوادث زمانہ صحابہ تو درایت ہین نہ روایت و الحمد للہ علی وضوح الحجۃ تماشاے قدرت خدا کرنا چاہیے کہ مخالف ہمارا حدیث صحیح مسلم کو واسطے اثبات صحت مضمون حدیث نجوم کے لایا تھا وہ تو باعتراف اونہین کے علما کے نہوا مگر شیعون کو ایک شاہد حدیث صحیح اہلسنت سے لفظ اصحاب کے مفسر باہلبیت ہونیکا ملگیا بیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؎ خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است - اور جب حدیث صحیح مسلم مین اصحاب سے فقط اہلبیت مراد ہوے کہ اونہین پر تشبیہ بنجوم صادق آتی ہو اور وہ معدودے چند ہین پس تشبیہ بنجوم من حیث الکثرۃ جو آپکا افادۂ جدیدۂ غیر سدید ہی باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہو گیا علاوہ اسکے جب آپ کے علماے حدیث مسلم مین وجہ تشبیہ کو اہتدا ٹھہرانا بسبب عدم دلیل کے قبول نہ کیا پھر آپ جو وجہ تشبیہ کثرت نجوم کو حدیث نجوم مین بلا دلیل ٹھہراتے ہین اسکو کیونکر کوئی قبول کر سکتا ہے مگر یہ ارشاد فرمایئے کہ اس جگہ ہمارا طریقہ ورا طریق العقول

ہی ہم کام کشف و الہام سے لیتے ہین پابند دلیل معقول و منقول نہین ہین جیساکہ آپ کے مولانا
روم فرماتے ہین ؎ پای استدلالیان چوبین بود ٭ پاے چوبین سخت بے تمکین بود
از دلائل گر یقین حاصل شدے ٭ فخر رازی رازدار دین بدے لیکن اس صورت مین
بحث اصحاب عقول سے نامعقول ہو کیونکہ طورھم لیس وراء طور العقول
قولہ جس طرح پر وہ فضیلت پر دال ہو اسی طرح پر کثرت پر بھی لفظ نجوم اقول آپکو
علم معنی بیان مین مداخلت تام ہو تشبیہ مین علمانے وجہ تشبیہ کو فقط من بعض الوجوہ ہونا ضرور
جانا ہو کسی نے یہ نہین کہا ہو کہ تشبیہ مین کل الوجوہ لازم ہو تا کہ لازم آوے زید کالاسد مین زید کے
لیئے دُم بھی ہو پس بیان تشبیہ کے لیئے ذکر اہتدا اہتدا اقتدا کے کافی ہو جیساکہ کُل علمانے
سمجھا ہو پس آپ نے تشبیہ فی الکثرۃ کہان سے نکالی اور کونسا قرینہ اسپر قرار دیا ہو اور اگر فرمائیے
کہ تشبیہ مین جسقدر تکمیل ہو بہتر ہے تو ہم کہینگے بہت اچھا ایک تھوڑی سی تکمیل فی التشبیہ
ظرفاے شیعہ کی طرف سے بھی قبول فرمائیے اور اپنی عنایات سے اپنے صحابہ خاص کو اسکا
مصداق ٹھرائیے اور وہ یہ ہو حیث صحابہ گرچہ جملہ کالنجوم اند ٭ ولے بعضے کواکب نحس و شوم اند
قولہ سواے جاہل اور نادان کے کوئی ستارون کی مثال کو اقول جہالت اور نادانی
ہی کا باعث ہو کہ وجہ تشبیہ بلا دلیل کثرت ٹھرائی ہو حالانکہ اوس زمانہ مین کثرت کفار کے
سامنے مسلمانونکی مع منافقین و مرتدین مثل دال مین نمک کے تھے آپ اتنا نہین سمجھتے
کہ قلت و کثرت امر اعتباری ہو ہر ایک نسبت اپنے مخالف کے ہو پس اگر وجہ تشبیہ
کثرت صحابہ ہوتی تو یہ بنسبت غیر صحابہ کے ہوتی اور غیر صحابہ مین ساری دنیا کے کفار ہین
پس سواے مجنون کے کوئی عاقل بھی یہ کہسکتا ہو کہ آج کے زمانہ مین مسلمان کفار سے زیادہ
ہین چہ جاے زمانہ جناب رسولخدا مین مگر خلل دماغ کا کچھہ علاج نہین قولہ معدودی چند کے
حق مین وارد نہین سمجھ سکتا اقول آپ بجا اور درست فرماتے ہین لیکن یہ تو ارشاد
فرمائیے کہ یہ حکم عام ہو کہ جہان کہین ستارون کے مثال ہو ہم مثل کو بیشمار سمجھین یا مخصوص تشبیہ صحابہ

بہ نجوم ہی اگر مخصوص ہو تو کوئی وجہ خصوصیت ارشاد فرمائیے اور اگر حکم عام ہو تو جہان کہین تشبیہ
باہلبیت علیہم السلام بنجوم وارد ہو جیسا کہ حدیث اھلبیتی امان لاھل الارض
کما ان النجوم امان لاھل السماء پس اس حدیث مین جو تشبیہ اہلبیت بہ نجوم ہو
تو آپ اہلبیت کو بیشمار سمجھینگے یا معدودے چند سمجھینگے لیکن معدودے چند سمجھنا بقول آپکے
تو جہالت اور نادانی ہو پس ضرور ہو کہ اہلبیت کے بھی بیشمار ہونے کے قائل ہو جیئے
وکفی بذلک جھلا یا اھل البیت علیہم السلام عقلا اس مقام پر خود سمجھ لینگے
کہ کون عاقل اور دانا اور کون مجنون اور دیوانہ ہو اور البتہ قابل پاگلخانہ کلکتہ ہو **قولہ**
تب بھی یہ عقیدہ امامیہ کا کہ اقتدا صرف اہلبیت کی واجب ہو **اقول** یہ اعتراض لغو انٹھائے
کے کاریگر کا ہو اور اُسکے جوابات شافی تصریحاً و ضمناً کتاب مستطاب استقصا مین چند طرح سے
مذکور ہین اور عبارت مابعد مین ایک جواب پر آپ نے کسیقدر گفتگوی لاطائل بھی کی ہو
حالانکہ جواب اُسکا بھی بطور دفع دخل اُسی جگہ مذکور ہو لیکن اُس سے بھی اور جوابات دیگر سے
بھی اپنی غض بصر اور قطع نظر کرکے وہی اعتراض متعرض جواب و جواب الجواب جوابات دیگر
کے جواب بیان فرماتے ہین اسکی کیا وجہ ہو یہ بات آپ کے کمال غیرت اور حیا کی دلیل
بعید اور تخدیع اور تضلیل جہال پر حجت بے بدیل ہو اگر منظور نظر افاضت اثر فریب عوام کالانعام
نہوتا اور احقاق حق ہوتا تو کل جوابون کا جواب دیتے اسلیے بفرض محال مثل شریک الباری
اگر ایک جواب باطل بھی ہو تو اُس سے کل جوابات کا باطل ہونا لازم نہین آتا ہو بہرکیف
ہم اس مقام پر اشارہ طرف چند جوابون کے کرتے ہین حاصل اعتراض زردوزی کار
مکار کہ سجادت اُسکی معتقدین کے لیے طرۂ دستار ہو یہ ہو کہ حضرت امام رضا علیہ السلام
نے حدیث عیون مین دو حدیث یعنی اصحابی کالنجوم اور دعوا لی اصحابی کو صحیح فرمایا ہو لیکن
اُنمین قید من لم یغیر ولم یبدل کو لگایا ہو پس اس سے ثابت ہو کہ من لم یغیر ولم یبدل صحابہ
مین سے قابل اقتدا ہین حالانکہ شیعہ سوائے اصحاب عصمت کے کسی کو قابل اقتدا نہین جانتے

جواب اوّل حدیث عیون مین ہذا صحیح فرمانا امام رضا علیہ السلام کا شیعون کے نزدیک
منقول بطور خبر واحد کے ہی کہ مقام اعتقاد مین قابل اعتماد نہین پس اخبار احاد سے اعتقاد
شیعون کا جو بدلائل قطعیہ ثابت ہی کہ سواے اصحاب عصمت کے کوئی قابل اقتدا نہین ہی
اُٹھ نہین سکتا جواب دوم سلمنا کہ منقول بہ خبر واحد نہین ہی لیکن امام رضا علیہ السلام نے
ہذا صحیح تصحیح فرمایا ہی مگر تاہم تمہاری ہی حدیث اصحابی اصحابی سے ایک قید ایسی لگائی ہی کہ
جس سے تمہارے ثلثہ نکلجاتے ہین اِس لیے کہ شیعون کے نزدیک اوّل مغیرین مبدلین
وہی لوگ ہین جواب سوم امام رضا علیہ السلام نے تصحیح دونو حدیثون کی نہین
کی ہی اور نہ حدیث عیون اخبار مین دونو حدیثون کا لفظ ہی بلکہ فقط ہذا صحیح ہی اور مشار الیہ
ہذا کا حدیث قریب دعوالی اصحابی ہی اور اُسی مین قید لم یغیر ولم یبدل ہی نہ حدیث نجوم مین
اور حدیث نجوم اس مقام پر مسکوت عنہ ہی اگرچہ دوسری مقام مین خود قول جناب رسولخدا
سے مفسر باہلبیت ہی اور اِس جواب مین ہمارے مخاطب والا مقام نے کچھ گفتگو بعد
عبارت مابعد مین کی ہی انشاء اللہ وہین اُسکا جواب بھی آئیگا جواب چہارم مشار الیہ
ہذا صحیح مین قول بعموم مدح صحابہ ہی جیسا کہ ہمارے مخاطب والا مقام اسی پر راضی
ہین نہ خصوص مدح باقتدا پس غرض اُن حضرت کی یہ ہی کہ مطلق مدح اُنہین صحابہ کی جائز ہی
جو غیر مغیرین و مبدلین ہین بدلیل حدیث اصحابی اصحابی اور چونکہ اسی قدر مین مذہب
اہل سُنت کا ابطال درباب تعدیل کُل صحابہ تھا اُن حضرت نے اسی پر اکتفا کی اور مضمون
جواز اقتدا و عدم جواز اقتدا اِس مقام پر لمصلحۃ مسکوت عنہ ہی جیسا کہ حدیث جناب رسولخدا
مین تصریح ابن ملقن جواب سوال متی الساعۃ مسکوت عنہ ہی لخوف فتنۃ و فساد و سوء
التاویل کما مر جواب پنجم مقصود امام علیہ السلام کا اِس مقام پر فقط ابطال مذہب اہلسنت
ہی بدلیل الزامی یعنی حسب مزعوم اہلسنت ہمنے اصحابی سے صحابہ ہی مراد لیے جب بھی بحدیث
اصحابی اصحابی کہ مسلم خصام ہی کُل اصحاب لیام و کرام قابل اقتدا نہین ہین پس ضرور ہی کہ قید

من لم یغیر ولم یبدل لگائی جاوے اور بعد اس قید کے جبتلک حضرات اہلسنت کسی دلیل قطعی سے
ثلثہ کو من یغیر و یبدل سے خارج نہ کرینگے اُنکا قابل اقتدا ہونا حدیث نجوم سے ثابت ہوگا
اور اسکا اثبات کہ ثلثہ غیر مبدلین و مغیرین سے تھے سنیون سے محال ہی اور مخاطب نے جو
فریب جہال کے لیے وعدہ فرمایا ہی کہ ہم آگے چلکر ثابت کرینگے شیخ چلّی کا خیال ہی آج صدہا
سال گذر گئے کہ ثابت ہوا اور شیعون نے اُنکو مبدلین و مغیرین مین داخل ہی رکھا تو اب تمہاری
کیا مجال ہی کہ ثابت کروگے اس جواب کو صاحب استقصا نے بتصریح تمام بیان فرمایا ہی لیکن
ہمارے مخاطب نے چونکہ جواب اسکا اپنے کلّہ سے باہر سمجھا اسلیے کچھ تعرض اسکا نہ کیا
جواب ششم سلّمنا کہ قول امام رضا علیہ السلام عام ہی اصحاب عصمت اور بعض اصحاب غیر عصمت
سے لیکن لانسلّم کہ یہ عام اپنے عموم پر باقی ہی بلکہ بمقتضاے ما من عامٍ الّا وقد خُص مخصوص ہی بسبب
اُن دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ کے جو اوپر انحصار اقتدا کے اصحاب عصمت مین دلالت کرتے ہین
پس جبتلک اہلسنت اُن دلائل قطعیہ کو باطل نہ کرلین دعواے بقاے قول امام رضا علیہ السلام
بر عموم خود نہین کرسکتے ہین **جواب ہفتم** مراد امام علیہ السلام کی من لم یغیر ولم یبدل سے وہ
لوگ ہین جو مغیر و مبدّل نہ بالفعل ہون نہ بالقوۃ اور وہ لوگ سواے اصحاب عصمت کے
کوئی نہین ہوسکتا ہی اور قرینہ قطعیہ اس مراد پر وہی دلائل قطعیہ ہین جو دلالت کرتے ہین اوپر
عدم جواز اقتداے غیر معصومین کے **جواب ہشتم** صحابہ من لم یغیر ولم یبدّل وہی صحابہ
ہین جنھون نے اقتدا باصحاب عصمت کی ہی مثل سلمان و مقداد و ابوذر وغیرہم کے اور جن
لوگون نے منصوص غدیر خم کی اقتدا چھوڑکر اصحاب ثلثہ کی اقتدا کی وہ سب مغیرین و مبدلین
حکم خدا و رسول ہین پس جن لوگون نے اقتدا بمعصوم کی اُنکی اقتدا عین اقتداے معصوم ہی و
بتقریر اٰخر مقتدین معصومین چونکہ معتقد اسکے ہین کہ اقتدا بغیر معصوم جائز نہین ہی پس اُن مقتدین
کی اقتدا مستلزم اعتقاد عدم جواز اقتدا بغیر معصومین ہی اور غرض شیعون کی اس قول سے
کہ اقتدا بغیر معصومین جائز نہین ہی یہ ہی کہ انتہاے اقتدا بمعصومین ہونا ضرور ہی خواہ بلا واسطہ خواہ

بواسطہ اُن لوگون کے کہ جنکی اقتدا مین اقتداے معصوم یا مستلزم اقتداے معصوم ہو
جواب نہم قول امام علیہم السلام مین جائز ہو کہ مراد اقتداسے اعم از اقتداے جزئی و کلی
ہو مغیرین و مبدلین کی اقتداے کلی وجزئی دونو جائز نہین ہو اور غیر مغیرین و مبدلین مین
معصومین کی اقتداے کلی وجزئی سب جائز ہو اور غیر معصومین کی اقتداے جزئی جائز ہو
نہ اقتداے کلی اور مراد اقتداے کلی سے اقتدا قولاً وفعلاً وتقریراً ہو کہ یہی مخصوص
باصحاب عصمت ہو اور ایسی اقتدا اُنکی غیر کے بدلائل قطعیہ جائز نہین ہو **جواب دہم** غایۃ الامر
یہ ہو کہ اس مقام پر امام علیہ السلام کو ذکر ایک قید اخص کا فرمانا تھا یعنی مراد اصحاب سے اصحاب عصمت
ہین لیکن امام علیہ السلام نے بجائی اوسکے ذکر ایک قید اعم کا فرمایا یعنی من لم یغیر ولم یبدل اور اعم
اور اخص باہم متنافیین فی الصدق نہین ہین اس لیے کہ جائز ہو کہ مقام جاءنی زید مین جاءنی انسان
کہین اور وجہ اختیار اعم کی یہ ہو کہ ابطال مزعوم مخالف کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین اسی قدر مین بوجہ احسن حاصل
تھا اور وہ حدیث مسلم مخالف ہو یعنی حدیث اصحابی اصحابی پس امام نے اسی پر اکتفا کی کہ سکوت
سائل حاصل ہوگیا اور اگر سائل زیادہ تر اس سے طالب تحقیق ہوتا تو البتہ وہ حضرت فرماتی کہ جسطرح سے
اصحابی سے کل اصحاب مراد نہین ہین اوسیطرح سے من لم یغیر ولم یبدل سے کل من لم یغیر ولم یبدل مراد نہین
ہین بلکہ اونمین بھی مخصوصین مراد ہین یعنی اصحاب عصمت دلیل اس پر وہی دلائل ہین جو عدم جواز
اقتداے غیر معصومین پر قائم ہین فتلک عشرۃ کاملۃ **قولہ** ولم یقل بہ احد منہم
اقول ولم یقل بہ احد منکم پس یہ قول بخرق اجماع مرکب خود باطل ہوگا یعنی ہمارے اور
تمہاری درمیان مین دو قول ہین یا یہ کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین یا اہلبیت قابل اقتدا ہین
پس جب کل صحابہ کا قابل اقتدا ہونا بدلیل اصحابی اصحابی باطل ہوگیا تو اہلبیت کا قابل اقتدا
ہونا ثابت ہوگیا اور یہ قول کہ بعض صحابہ قابل اقتدا ہون اور بعض قابل اقتدا نہون بخرق
اجماع مرکب باطل ہو اسی سبب سے امام رضا علیہ السلام نے اسکا ابطال نفرمایا اور
ابطال اقتدائی کل صحابہ پر اکتفا کی **قولہ** غرض کہ جب امامیہ نے دیکھا کہ یہ عبارت بیکار ہوئی

اقول کب کہا امامیہ نے کہ یہ عبارت بیکار ہوئی آپ اپنی نافہمی سے یون فرماتے ہین سو جہ سو کہ اعتراض زرہ دوزی کار مکار کو لاجواب سمجھتے تھے ابتو آپ نے دیکھا کہ تلک عشرہ کاملہ سہ تراتر طوس اُنکے سر مبارک پر پڑی یقین ہو کہ اب تو بیکار نہ فرمائیگا اور تعجب ہو کہ کیونکر آپ بیکار کہہ سکتے ہین کیا دعوائے عدالت کل صحابہ اس سے خاک مین نہین ملا کیا دعوی آپ کا کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین اس سے باطل نہین ہوا کیا حضرات ثلثہ من یغیر و یبدل سے نکل گئے کیا مرتدین منذ فارقتہم سے خارج ہو گئے و با این ہمہ دعوائے بیکاری بیکار کہ جسکا بدحواسی اور بدہوشی پر مدار ہو یہ قید ایک تیرسہ پہلو جگر فگار ہو کہ نشانہ سے وار پار ہو جولاہے کے چونڑ کا تیر نہین ہو کہ خدا کرے جھوٹھ ہو جاے قولہ اسنے بھی دار و گیر اہلسنت سے نہ بچایا اقول اہلسنت خود مبتلاے دار و گیر شیعہ بحدیث نجوم ہین کہ جب کچھ نہین بن پڑتی تو حدیث نجوم کی تکذیب کرتے ہین جیساکہ ابن تیمیہ وغیرہ کی عبارت سے پیشتر اس سے آپ نے سُنا شیعون پر دار و گیر حدیث نجوم سی خام خیالی ہو اور دار و گیر گُشتہ حیا و غیرت سے خالی ہو جو گرفت تم شیعون پر کروگے وہ ثلثہ ہی کو پیش کرینگے اور اُنہین کے زیر و زبر کرنے سے تمہارے جگر و ن کو ریش کرینگے قولہ تب اسکو چھوڑا اور دوسرے طور پر تاویل اقول کہان اُسکو چھوڑا کب چھوڑا کسنے کہا کہ چھوڑا بلکہ ثلثہ کو خارج کرکے چھوڑا اور بفرض لیکے کہ قید لم یغیر و لم یبدل حدیث نجوم مین بھی ہو تو بعد اس قید کی تفسیر باہلبیت کب منافی اسکی ہے بلکہ حقیقت مین مصداق لم یغیر و لم یبدل بوجہ کمال یعنی لا بالفعل و لا بالقوۃ القریبۃ و البعیدۃ اہلبیت ہی ہین پس جب قید مین لم یغیر و لم یبدل لگائی تو ثلثہ کو مصداق نجوم سی خارج کرنا منظور نظر تھا اور جب تفسیر باہلبیت کی تو اہلبیت کو متعین کر دینا واسطی مصداق نجوم ہونیکے منظور نظر ہوا اور یہ امر عین مطلوب شیعہ ہو کہ ثلثہ مصداق نہین ہین اور اہلبیت مصداق ہین پس اسکو ایک دعوی چھوڑنا اور دوسرا دعوی لینا تھا مرداد خوش فہمی دینا ہو سلمنا دو دعوی ہین پہلا دعوی قید من لم یغیر و لم یبدل کا جو بدلیل حدیث اصحابے اصحابی ثابت ہو اور اس سے ابطال دعوائی اہل سنت کہ الصحابۃ کلھم عدول و کلھم قابل للاقتداء

ہوگیا اور بعد اسکے دوسرا دعوی کہ صحابہ بنجوم اہتدا فقط اہلبیت ہین ثبوت اسکا تحقیقاً والزاماً
بے لزوم خرق اجماع مرکب ہوا اسلیے کہ ہم اور آپ متفق ہین اس پر کہ یا کل صحابہ لائق اقتدا ہین یا
اہلبیت اور جب کل صحابہ بدلیل اصحابی قابل اقتدا نہین ہین تو ضرور ہے کہ اہلبیت قابل اقتدا ہون
اور اسکا قائل ہونا کہ بعض صحابہ قابل اقتدا ہون اور بعض نہون خرق اجماع مرکب ہے اور دلیل
تحقیقی شیعون کی روایت انکی ہے جناب رسولخدا سے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت میرے
ہین اور غرض شیعون کی چند راہون سے یہ ہے کہ ہر راہ اہلسنت کی ماری پڑے اور کسطرح
سر نہ اٹھائین اور بڑے بڑے چوٹین کھائین الغرض تبدیل طرق مجبوری و ناچاری کار اہلسنت
ہے چنانچہ اولاً آخر کابلی نے حدیث بنجوم کو دلیل تحقیقی و الزامی ہونیکا دعوی کیا جب وہ انجام
کو نہ پہونچا تب آپ کے بزرگوار زردوزی کار مکار نے بعض طرق سے دلیل تحقیقی ہونے کا
دعوی کیا جب وہ بھی انجام کو نہ پہونچا تو حضرت مخاطب نے فقط دلیل الزامی ہونیکا دعوی کیا
غافل اس سے کہ الزام مسلمات خصم ہوتا ہے اور خصم آپکا عموم حدیث مسلم نہین رکھتا ہے اسکو
تبدیل رنگہائی بوقلمونی کہتے ہین جیسے خود بدولت کبھی شیعہ کبھی سنی کبھی کرسٹانی کبھی نیچری بنتے ہین
قولہ اور یہ دعوی کیا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین **اقول** یہ دعوی شیعون نے نیا نہین
کیا بلکہ ہمیشہ سے انکا دعوی یہ ہے کہ اصحاب اقتدا اصحاب عصمت ہین اور وہ منحصر ہین
اہلبیت طہارت مین اور اقتدائے غیر معصومین موجب اہتدا نہین اور غیر معصومین خود
قابل اسکے ہین کہ ہدایت کیے جاوین وہ دوسرون کو کیا ہدایت کرینگے **مصرع**
او خود گم است باز کرا رہبری کند أفمن یہدی الی الحق احق ان یتبع ام
من لا یہدی الا ان یہدی سے **قولہ** ہم اسکو چند دلیلون سے باطل کرتے
ہین **اقول** دعوائے شیعہ بہت قوی اور آپ کی دلیلین بہت ضعیف ان
بیچاریون مین کہان اتنی طاقت کہ بار قوی کو برداشت کرسکین اور انظار ثاقبہ فحول کی

پردہ دریون سے بچین

قال المخاطب القمقام هداه اللہ سبل السلام

دلیل اول اصحاب کے لفظ سے اہلبیت مراد لینا داخل تحریف دینا ہو اس لیے کہ عرفاً اصحاب کا اطلاق یار دوستون پر اور اہلبیت کا گھروالون پر ہوتا ہو شرعاً اصحاب سے مراد پیغمبر پر ایمان لانیوالے اور رفقا لیے جاتے ہین اور اہلبیت سے گھروالے اور بنی فاطمہ سمجھے جاتے ہین بلکہ احادیث نبوی اور اقوال ائمہ اطہار سے یہ ظاہر ہو کہ دونون لفظون کے مصداق دو فرد علحدہ علحدہ ہین جہان یاران پیغمبر کی شان مین کوئی حدیث یا قول ہو وہان لفظ اصحاب کا آیا ہو اور جہان خاندان نبوی اور ائمہ اطہار کا ذکر ہو وہان لفظ اہلبیت اور عترت کا جیسا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہو کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی یا مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح یا امام زین العابدین نے اپنی دعا مین جو صحیفہ کاملہ مین مذکور ہو فرمایا ہو اللھم واصحاب محمد خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ الخ اگر لفظ اصحاب یاران پیغمبر کے لیے مخصوص نہ ہوتا اور اُسکا استعمال اہلبیت و عترت کی نسبت بھی ہوتا تو کیون ان احادیث مین الفاظ اہلبیت و عترت کی تخصیص کیجاتی اور کس لیے پیغمبر خدا حدیث انی تارک فیکم الثقلین مین بجاے کتاب اللہ وعترتی کے کتاب اللہ واصحابی نفرماتے اور حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح مین مثل اصحابی کسفینۃ نوح ارشاد نہ کرتے اور کسواسطے پیغمبر خدا جب حضرت فاطمہ کے گھر جاتے تھے تو سلام علیکم اھل البیت فرماتے تھے اور سلام علیکم یا اصحابی نہ کہتے غرضکہ احادیث نبوی اور اقوال ائمہ اطہار سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ اصحاب و اہلبیت کے لفظ محاورہ مین دونو ایک دوسرے سے جدا ہوگئے اور دونو نکے مصداق دو فریق ہوگئے اصحاب کا اطلاق یارون دوستون پر اور اہلبیت کا استعمال گھروالون پر ہوتا رہا اور اب تک خواص و عوام دونو فریق کے ویسا ہی استعمال

کرتے ہین پس نہایت تعجب کی بات ہو کہ صدہا احادیث ہزارہا اقوال ہین تو اصحاب کا لفظ یاران پیغمبر پراور اہلبیت کا لفظ گھروالون پر استعمال کیا جاوے اور کسی حدیث کسی قول مین کوئی اصحاب کے لفظ سے اہلبیت اور اہلبیت کے لفظ سے اصحاب مراد نہ لی اور صرف ایک حدیث اصحابی کالنجوم مین خلاف تبادر اذہان اور مخالف محاورہ و عادت کے اصحاب کے معنی اہلبیت کے لیے جائین اور پھر بھی ایسے معنی بنانیوالے اپنے آپکو مصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ کا نہ سمجھین اے حضرات ذرا تو انصاف کرو کہ اگر کوئی سُنی بیچارہ اپنی زبان سے نکالے کہ اہلبیت مین ازواج مطہرات بھی داخل ہین اور مثل اہلبیتی کسفینہ نوح کے مصداق مین وہ بھی شامل ہین اور آیہ تطہیر مین جو لفظ اہلبیت مذکور ہو اُس سے پیغمبر کے ازواج مطہرات مراد ہین بلکہ مراد لینا ایک طرف وہ بھی شامل ہین تو دیکھو کہ تمہارے علما کیسا شور و غل مچاتی ہین قیامت برپا کرتے ہین آسمان و زمین کو ملاتے ہین نوحہ و فریاد کی آواز عرش تک پہونچاتے ہین کہنے والے کو خارجی اور ناصبی اور دشمن اہل بیت کا بتلاتے ہین اور باآنکہ اہل بیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ کے موافق ہے تسپر تحریف کا الزام لگاتے ہین اور خود جب اصحاب سے مراد اہلبیت اور یار اور رفیق کی لفظ کو بھائی اور آل اولاد کی نسبت استعمال کرتے ہین تو کچھ بھی نہین شرماتے شرمانا کیسا ایسی سمجھ پر ناز کرتے ہین ایسی جو ابون پر سر افتخار بلند کرتے ہین پس ایسی سمجھ کا کیا علاج اور ایسے جواب کا کیا جواب **بیت** آین سبزہ و این چشمہ و این لالہ و این گل۔ آن شرح ندارد کہ بگفتار در آید۔ پس ہر شخص جو ذرا بھی انصاف اور سمجھکو دخل دے یقین کریگا کہ اگر پیغمبر صاحب اِس حدیث کو اہلبیت کی شان مین فرماتے تو صاف لفظ اہلبیت کا ارشاد کرتے اور بجاے اصحابی کالنجوم کے اہلبیتی کالنجوم فرماتے ہان شاید حضرات شیعہ یہ جواب دین کہ پیغمبر صاحب نے معاذ اللہ تقیہ کو دخل دیا اور اصحاب کے خوش کرنے کو لفظ اصحابی فرمایا اور جب گھر مین آئے اور اہلبیت نے شکایت کی تب آپنے اُنسے یہ فرما دیا ہو کہ مراد اصحاب سے تم ہو

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

واہ کیا دلیل ہی کہ ہر بات جسکی علیل بمرض ویل ہی ہر تحقیق بے سند ہی اپنی محاورہ دانی پر جدو کد
ہی حاصل دلیل علیل اسی قدر ہی کہ مصداق اہلبیت سے کلیۃً اصحاب خارج ہین اور اصحاب شنیع
کلیۃً اہلبیت خارج ہین اور کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد لیے گئے پھر بہت مستبعد
ہی کہ حدیث نجوم مین مراد لیے جائین حضرت سلامت آپ کے سب دعوی بے دلیل اور محض
غلط ہین پہلا دعوی آپ کا کہ مصداق اہلبیت سے مطلقاً اصحاب خارج ہین لانسلم کہ مطلق
اصحاب خارج ہون لیکن بنابر مذہب شیعہ پس اصحاب عصمت اہلبیت سے ہرگز خارج نہین
بلکہ اصحاب جائز الخطا البتہ خارج ہین اور بنا بر مذہب اہلسنت پس غیر اصحاب عصمت بھی داخل اہل
البیت ہین خصوصاً بنابر اُن لوگون کے جو تفسیر اہلبیت بہ من یحرم علیہم الصدقۃ
کرتے ہین یا تفسیر اُسکی ساتھ مطلق گھر والون کے کرتے ہین اور حمزہ اور عباس اور
ابن عباس و جعفر و عقیل وغیرہم کو داخل اہلبیت جانتے ہین یہانتک کہ صحابیات کا اہلبیت
ہونا ٹھیک محاورہ فرماتے ہین اور دوسرا دعوی آپکا کہ اصحاب سے اہلبیت خارج ہین لانسلم
کہ مطلق اصحاب سی اہلبیت خارج ہین لیکن بنابر مذہب شیعہ پس اصحاب عصمت سے ہرگز اہلبیت
خارج نہین ہین ہان اصحاب جائز الخطا سے البتہ خارج ہین اور بنابر مذہب اہلسنت پس
اصحاب قرابت سے اگرچہ برشتہ از ارسندی ہون کب اہلبیت خارج ہین اور کیونکر
اصحاب سے مطلقاً اہلبیت خارج ہو سکتے ہین حالانکہ بعد اسکے معلوم ہوگا کہ کسی معنوین
اصحاب کے خواہ لغوی ہون خواہ عرفی خواہ اصطلاحی کوئی قید ایسی نہین ہی کہ جس سے
اہلبیت خارج ہو جائین اور اگر فرمائے کہ ہمنے قید بیکار کی لفظ اصحاب مین بڑھائی ہی تو
ہم کہینگے کہ یہ ایجاد طبع زاد حضور والا کا ہی کسی عالم شیعہ و سنی نے یہ قید نہین لگائی ہی ذرا
رجوع کیجیے طرف اپنی کتابون کے اور اقوال علما کے کہ کتب رجال مین کل قرابت مندان

مومنین کو عمدہ اصحاب مین شمار کیا ہی حضرت حمزہ و عبیدہ و جعفر و عقیل و عباس و ابن عباس و
جناب امیر و حسنین علیہم السلام کو بہترین اصحاب اخیار مین جانتے ہین اور جناب سیدۃ النسا
اور ازواج کو صحابیات مین لکھتے ہین اور سالے سسرون کا ہم ذکر نہین کرتے
گو ایک قسم کی قرابت رکھتے تھے اور حدیث محدثہ سعد و ہ یار بہشتی اند قطعی ۔ سی اور اسیطرح
کتابت جناب امیر علیہ السلام سے معاویہ کو کہ اگر صحابیت موجب خلافت ہی تو صحابیت مع القرابت
بدرجہ اولی موجب خلافت ہی اور اسی طرح حدیث ابو ذر بجواب سوال از رسولخدا صلی اللہ
علیہ و آلہ من احب اصحابک الیک قال ھذا علی اقدمکم سلما
واسلاما کما نقلہ العلامہ عن المناقب و لم ینکرہ المجیب الناصب جناب امیر علیہ السلام کا صحابہ اخیار
سے ہونا ثابت ہی امر بدیہی کو کہانتک واضح کیا جائے یہ ہی حال اصل استعمال کا لیکن بشواہد
عقلی و نقلی و بقرائن حالی و مقالی کبھی اصحاب سے اصحاب جائز الخطا ہی مراد ہوسکتے ہین تو
بیشک اہلبیت معصومین اُنسے خارج ہوجاتے ہین جیسے حدیث اصحابی کالنجوم مین اور
کبھی اصحاب سے اصحاب عصمت و طہارت ہی مراد ہوتے ہین کہ بنا بر مذہب شیعہ وہی اہلبیت
ہین یہ امر جداگانہ ہی کہ ایک لفظ بقرائن مخصوص ساتھ بعض معانی کے ہوجاے جو دو ایک
مثالین مصداق جداگانہ ہونیکی آپ بیان فرمائینگے ہم کہینگے کہ یہ اُسی قبیل سے ہین کہ بشواہد و
قرائن مصداق جدا ہوگئے ہین لیکن دو ایک مثال جزئی سے اثبات دعواے کلی
سراسر جہالت اور غباوت کی نشانی ہی یا ضلالت و غوایت نیچری و کرسٹانی ہی باقی رہا
تیسرا دعوی آپ کا جسکو بڑے شد و مد سے آپ نے بیان فرمایا اور اُسکے مخالفین
کو آپ نے محرفین الکلم عن مواضعہا سے ٹھہرایا ہی حالانکہ بعد اسکے معلوم ہوگا کہ آپ کے
بعض علما اور آپ کے بہت بڑے پیر صاحب آپ کے مخالف ہین اُسوقت حضور
کو بہت ندامت ہوگی کہ ایسا بیہودہ کلمہ کیون زبان سے نکالا ہر گاہ آپ دعوی کرتے
ہین کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد لیے گئے ہین یہ بھی دعوی بلا دلیل ہی

غایۃ الامر یہ کہ آپکو اپنی جہالت سے کوئی ایسا مقام نہ ملا اور قضایائی مقررہ میزانیہ سے ہے
کہ عدم الوجدان لایدل علی عدم الوجود و بفرض محال اگر نہ بھی ہوتا تو کون مقام استبعاد کا ہے
علم لغت مین سیکڑون لفظین ایسی ہین کہ کہتے ہین کہ قاعدۂ کلی ہے فلان لفظ مخصوص ہے اور فلان مقام
مستثنی ہے علاوہ اسکے براہین یقینیہ کے سامنے استبعادات وہمیہ کو کیا دخل ہے ہم یہ براہین
قطعی بیان کرتے ہین کہ اقتدا فساق و فجار بلکہ جائز الخطا جائز نہین ہے پس واجب ہے کہ اصحاب
سے اصحاب عصمت مراد لیے جائین اگر دوسری جگہ اطلاق اصحاب اصحاب غیر عصمت پر نہ آیا ہو
تو نہین ہی بالجملہ ایک مقام خاص پر ایک دلیل قائم ہوئی کہ وہان ایک معنی خاص مراد لیے
گئے دوسری جگہ پر وہ دلیل قائم نہوئی وہ معنی نہ مراد لیے گئے مثلا ہر جگہ ذکر کے معنی یاد
اور بندگی کے ہین اور سورۂ جمعہ مین بقرینہ مقام باتفاق علماے اسلام نماز جمعہ مراد ہے اور
یہ معنی بخصوصہ نہ لغوی ہین نہ عرفی ہین نہ شرعی ہین مگر ایک فرد ہے بعض معانی کا کہ بقرینہ مقام معین
ہوا ہے اب آپ فرمائین کہ سیکڑون حدیثون اور آیات مین اور اقوال مین کہین نماز جمعہ نہین
مراد ہے پھر بیان کیجئے ہونگی سو ہم آپکو ایک قاعدۂ کلیہ بتائے دیتے ہین کہ جس سے
بہت مقامات کا پتا آپکو مل سکتا ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ کل ان احادیث اور اقوال
مین کہ جہان لفظ اصحاب سے کسی دلیل سے اصحاب جائز الخطا مراد نہ ہو سکتے ہون ضرور ہے
کہ وہان اصحاب العصمت مراد ہون اور اگر آپ کی تسکین دلی اسپر بھی نہوئی تو یہ
فرمائیے کہ آپ نے یہ جو کہا کہ کسی حدیث مین مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین
اس سے کیا مقصود ہے اگر غرض آپکی یہ ہے کہ سواے اس حدیث کے اور کسی حدیث مین
اہلسنت نے اصحاب سے اہلبیت کو مراد نہین لیا ہے تو اہلسنت نے تو اس حدیث مین بھی
مراد نہین لیا ہے اور شیعون کو عندیات اہلسنت سے کیا ضرر اس لیے کہ حضرت مخاطب
ہمارے احادیث و مسلمات سے فضیلت اپنے ثلاثہ کی ثابت کرنا چاہتے ہین نہ اپنی مفتریات
و موضوعات سے اور امر واقعی یہ ہے کہ حضرات اہلسنت بمفاد حب الشئ یعمی ویصم

محبت اصحاب ثلثہ مین ایسے از خود رفتہ ہین کہ کسی حدیث فضیلت صحابہ مین بجز ثلثہ امثال سلمان
و ابوذر بھی انکے ذہن مین نہین گزرتے ہین تو پھر اصحاب سے کیونکر اہلبیت مراد لینگے اور
اگر آپ کی غرض یہ ہی کہ امامیہ نے اصحاب سے اہلبیت کو کہین نہین مراد لیا ہی تو یہ محض آپ کا
خیال خام ہی اور باعث اسکا عدم علم اور مہارت کتب علمای اعلام ہے آمامیہ خلفاً
عن سلف اسی قاعدہ پر عامل ہین جو ہمنے پیشتر بیان کیا کہ لفظ اصحاب مقتضیات عصمت جہان
ہو وہان اہلبیت ہی مراد ہین اور علاوہ اسکے بہت سے مقامات مین بقرینہ سیاق و
سباق و بقراین عقلی و نقلی و دیگر اہلبیت مراد لیتے ہین جیسا کہ حدیث اصحابی امنۃ لاہل الارض
مین کہ ہمنے سابق مین بدلائل قطعیہ بیان کیا کہ یہان لفظ اصحابی سے ضرور ہے کہ اہلبیت ہی مراد لیے جاوین اور
موید اسکی وہ حدیث ہی جو آپ ہی کی کتب مین موجود ہی کہ اہلبیتی امان لاہل الارض
کما فی مسند احمد بن حنبل والاحادیث یفسر بعضہا بعضاً پس ضرور ہوا کہ لفظ اصحاب سے اہلبیت
مراد ہون اور اسی طرح سے حدیث لا تسبوا الصحابۃ مین بفرض صحت اہلبیت ہی مراد ہین اسلیے
کہ یہ امر ظاہر ہی کہ عہد جناب رسالتمآب مین کوئی شخص کسی کو گالیان نہین دیتا تھا اور بعد وفات سرور
کائنات کے بنی امیہ نے اس امر شنیع کو شروع کیا یہانتک کہ ہر شہر و ہر قریہ مین بر سر منابر اہلبیت علیہم السلام
و بالخصوص جناب امیر علیہ السلام و حسنین ع کو تا زمانہ عمر بن عبد العزیز سب ہوتا تھا اور بیاض
اثر اسیمی مین کتب مخالفین سے منقول ہی کہ معاویہ لہ دخلہ فی الہاویہ پانچ شخصون پر قنوت
مین لعنت کرتا تھا منجملہ انکی جناب امیر اور حسنین علیہم السلام تھے بلکہ یہ امر عبادت اور سنت
قرار دیا تھا کہ احاد ناس کو بھی اس مین کچھ تردد و تکلف نہ ہوتا تھا جیسا کہ یہ امر کل تواریخ و سیر
مین موجود ہی پس اس قرینہ سے ثابت ہوا کہ جناب رسالتمآب نے اس حدیث مین
اصحاب سے اہلبیت علیہم السلام کو مراد لیا ہی اور موید اسکی وہ حدیث ہی کہ جو ابن حجر نے
صواعق مین نقل کی ہی من سب علیا فقد سبنی اور اسی طرح سے آخر حدیث
ستفترق امتی بین الذین ہم ما انا علیہ و اصحابی بفرض صحت مراد اصحاب سے

اہلبیت علیہم السلام ہین اس امر کو علامہ شوستری علیہ الرحمہ نے ابتدای احقاق الحق مین بدلیل قطعی بیان
فرمایا ہو اور حدیث ثقلین اور سفینہ ۔ و اشباہہما بھی اسپر شاہد عادل ہو اور اسیطرح اصحابی
لاتتخذوھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی ومن ابغضھم
فببغضی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
یعنی میرے اصحاب کو ہدف سہام ملام نہ کرو پس جو شخص دوست رکھی انکو پس میری دوستی
سے دوست رکھا انکو اور جس شخص نے دشمن رکھا انکو پس میری دشمنی سے دشمن رکھا انکو
اور جسنے انکو ایذا دی اسنے مجھکو ایذا دی اور جسنے مجھکو ایذا دی اسنے خدا کو ایذا دی
پس پہلا فقرہ اسکا مطابق لاتسبوا اصحابی کے ہو بلکہ لفظ بعدی نص صریح ہو اوپر اسکے کہ بعد
انحضرت کے اشقیای امت نے اولاد اہلبیت پر زبان طعن کو دراز کیا اور اصحاب ثلثہ پر زبان
طعن دراز کرنے والے تو اہلسنت کے نزدیک بعد ایک مدت کے زمانہ خلفاء سے
مستحدث ہوے لیکن اہلبیت کو برا کہنے اور انکے گھر پر آگ لیجانیوالے تو فوراً بعد جناب
رسولخدا کے پیدا ہوے اور اہل دنیا کل محبت کرنے والے اسوقت مین خلفاء جور سے
تھے نہ انسے بغض رکھنے والے اور اظہر من الشمس ہو کہ بعد جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے دست اذیت جفا کاریسی کون لوگ بجز اہلبیت کے ایذا پانے والے تھے آیا وہ لوگ جو
سریر سلطنت مسمی بخلافت پر حکمران تھے یا وہ لوگ کہ جنکے گھر جلانیکی فکر کی گئی اور حقوق
انکے تا بہ فدک غصب کیے گئے اور وہ نان شبینہ کو محتاج کر دیے گئے یہانتک کہ نوبت
انتہای ظلم تا بہ مقتول روز سقیفہ یعنی شہید کربلا پہونچی اللہم العن من اسس اساس الظلم والجور
اور موید اسکے وہ احادیث ہین کہ جس مین جناب رسولخدا نے فرمایا کہ یا علی حربک حربی
وسلمک سلمی ومن ابغضک فقد ابغضنی ومن اطاع علیا فقد اطاعنی
ومن عصی علیا فقد عصانی کما اخرجہ الحاکم فی مستدرکہ و ابصر النبی علیا وحسنا
وحسینا وفاطمۃ فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم

والفاطمة بضعة منی من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد
اذی اللہ ومن اغضبہا فقد اغضبنی کما اخرجہ البخاری
واحبونی لحب اللہ تعالی واحبوا اھلبیتی لحبی کما فی
الجمع بین الصحاح اور اسی طرح سے بحار مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک
حدیث طولانی مین مذکور ہی قال ان المومن اذا حضرتہ الوفات حضر رسول اللہ
وجمیع الائمۃ الی ان قال فاذا دخل قبرہ وجد جماعتنا ھناک واذا جاء منکر
ونکیر قال احدھما للاخر ھذا محمد وعلی والحسن والحسین
وخیار صحابتھم بحضرۃ صاحبنا فیاتیان فیسلمان علی محمد الی ان
قال فیسلمان علی سائر من معنی من صحابنا الحدیث خلاصہ مضمون یہ ہی کہ جب مومن کا وقت
وفات ہوتا ہی تو جناب رسول خدا اور ائمہ ہدا تشریف لاتے ہین پس جب منکر و نکیر قبر
مین ان بزرگوارون کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ محمد اور خیار صحابہ انکے ہین پس منکر و نکیر
جناب رسول خدا پر سلام کرتے ہین پھر ساتھ کے سب اصحاب پر سلام کرتے ہین الحدیث
کیون حضرت اس حدیث مین تو صحابہ اور اصحاب سی اہلبیت ہی مراد ہین بقرینہ صدر حدیث حضرت
رسول اللہ وجمیع الائمہ اور علاوہ اسکی کوئی شخص امت جناب رسولخدا سی اسکا قائل نہین ہی کہ وقت
وفات حضرت ابوبکر وعمر یا سلمان و ابوذر حاضر ہوتی ہون ہر چند یہ سب احادیث مثل حدیث نجوم
کے جو شیعون نی روایت کی ہی احاد ہین مگر ہماری علما بفرض صحت کل ان حدیثون مین اصحاب سی
اہلبیت مراد لیتی ہین پس یہ جو آپ نی فرمایا کہ کسی حدیث مین اصحاب سی اہلبیت مراد نہین لئی گئے
محض غلط ٹھہرا باعث اس غلطی کا بجز آپ کے جہالت کے اور کیا ہو سکتا ہی کاش احقاق الحق ہی
آپ نے دیکھہ لیا ہوتا تو یہ نفرماتے کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد
لئے گئے یہ تھا جواب اجمالی آپ کا اب ہم آپ کے فقرات شکنی کرتے ہین قولہ اصحاب
کی لفظ سی اہلبیت مراد لینا داد تحریف دینا ہی اقول لفظ اصحاب عام ہی اصحاب العصمۃ اور اصحاب

ف جواب منصفی

عدم العصمة ہے کما سیتضح اور عام سے خاص مراد لینا کسی دلیل سے ہرگز تحریف نہین ہے
وکم لہ نظایر ہان آل مین اصحاب کو اور اہلبیت مین ازواج کو داخل کرنا جیسا کہ اہلسنت
کرتے ہین البتہ داد تحریف دینا ہے قولہ اسلیے کہ عرفاً اصحاب کا اطلاق اقول یہ عرف مخصوص
واسطے آپ کے امثال کے ہے کہ جہان لفظ اصحاب سنتے ہین بجز چند منافقین اور مرتدین
بلکہ بجز اصحاب ثلثہ کے اور کوئی اُنکے ذہن شریف مین نہین گزرتا ہے شعر بسکہ در جان فگار
و چشم بیدارم توئی ہر کہ پیدا می شود از دور پندارم توئی جس طرح سے عرف شیعہ مین اصحاب الیمین
و اصحاب الشمال سے بھی یہی لوگ ذہن مین گزرتے ہین آپ کو اپنے عمر ہی کی قسم ہی سچ فرمائیگا
کہ آیا لفظ اصحاب سے کبھی آپ کے ذہن مبارک مین سلمان اور بوذر بھی گزرتی ہین اور جب
یہ لوگ نہ گزرین تو ظاہر ہے کہ اہلبیت کب گزرینگے الغرض آپ کے عرف سے ہمکو کچھ غرض نہین
ہے مطلوب ہمارا عرف شرع اور عرف لغت ہے قولہ یار دوستون پر اقول یاری دوستی اور
بد خلاقی اور دشمنی کچھ اپنے راے پر موقوف نہین ہے جناب نبی علیہ السلام اور حمزہ اور
عباس کی یاری دوستی اور ابوجہل اور ابولہب کی بدخلاقی اور دشمنی اجلائے بدیہیات سے
ہے اگر اہلبیت علیہم السلام کے یار دوست ہونیکا کوئی انکار کرے تو وہ خارجی البتہ خارج از
دائرہ اسلام ہوگا ہر چند لفظ مساعد نہین ہے مگر مقصود اصلی اور مطلوب دلی حضور کا یہ ہے کہ
یاران و دوستان بیگانہ کو اصحاب کہتے ہین نہین معلوم کہ یہ محاورہ اپنے گھر کا آپ فرماتے
ہین یا زبان عرب کا اول سے تو ہمکو کچھ بحث نہین ہے لیکن دوسرے کے واسطے کوئی سند

ف تحقیق لفظ اصحاب از لغت

ضرور ہے یعنی ہر زبان اہل زبان سے پوچھنا چاہیے نہ بابا جان اور اماں جان سے کتب
لغت عرب کھولیے کہ تحقیق لغت و عرف لغت کا اوسی پر مدار ہے اور سوا اسکے خارج از
اعتبار ہے جناب والا اصحاب جمع صاحب کی ہے جیسا کہ عامة الناس گمان کرتے ہین یا جمع صحب کی ہے
جیسا کہ محققین فرماتے ہین مثل فرخ و افراخ اور صحب یا مخفف صاحب کا ہے یا صفت مشبہ
کصعب ہے اور جمع صاحب کی بھی ہے اور مشتق ہے صحبة صحابة و صحبة سے بمعنی عاشرہ یعنی معاشرہ ہوا

اوسکو کمافی القاموس و لازمہ یعنی ملازم ہوا اوسکو کمافی المجمع اور اکثر استعمال اسکا ملازمت
بدنی مین ہی اور کبھی بتوسع ملازمت بتوجہ و عنایت پر استعمال کیا جاتا ہی کما مر جوابہ اب آپ
تتبع محاورات او تفحص استعمالات پر بس نہین کتابون سے ظاہر ہی کہ اطلاق اسکا معاشر
اور ملازم اور رفیق اور حافظ اور تابع اور مطیع اور متبوع اور مطاع اور متوجہ اور
مالک وغیر ذلک پر آتا ہی اور یہ سب معنی محاورات عرب مین شایع و ذایع ہین وصاحب
الزمان وصاحب المکان واصحاب الکساء واصحاب الولاء وصاحب الحمار وصاحب القمار و
صاحب الفقہ وصاحب الفتنہ وصاحب المال وصاحب الرجال واصحاب النار واصحاب
الجنۃ واصحاب الفیل واصحاب الیمین واصحاب الشمال سب مستعمل ہی اور کسی معنون مین یہ قید
نہین ہی کہ باہر والا ہو گھر والا نہو اور بیگانہ ہو یگانہ نہو قولہ اہبیت گا گھر والون پر ہوتا ہی
اقول حضرت سلامت یہ معنی عرفی جو آپ ارشاد فرماتے ہین یہ آپکا عرف خاص ہی یا عرف
لغت ہی اول جو آپ نے ماخوذ اپنے گھر والون سے کیا ہی اس مین ہمکو کچھ بحث نہین ہی اور
ثانی کو کتب لغت سے ثابت کرنا ضرور ہی اور بعد اسکی کلام اسکے اطلاق اور تقیید مین
ہے اگر کوئی قید ہی تو ارشاد فرمائیے اور اگر نہین ہی تو انسان اور حیوان اور دوست
اور دشمن اور یگانہ اور بیگانہ سب داخل ہین یہانتک کہ بقول مشہور الھرۃ من اھل البیت
چوہے بلیان لونڈیان باندیان رکھیلیان سہیلیان بی للوئی کلو سب داخل ہین اس صورت مین
ازواج کو داخل اہلبیت کرنے مین شیعون کو کیا عذر ہی بلکہ آپ کی خوشی کیواسطے ابو جہل
اور ابو لہب مین بھی کچھ تامل نہو گا آئندہ جو مرضی مبارک ہو سبحان اللہ کیا تحقیق انیق ہی
بیت گر ہمین مکتب و ہمین ملا است ✽ کار طفلان خراب خواہد شد۔ قولہ سترہ تما
اصحاب سے مراد اقول لانسلم کہ یہ معنے شرعی ہین کوئی سند شریعت دکھلائیے
ہان یہ معنی آپکے علمانے بقیہ ہاتھ اعلی الایمان کے گڑھے ہین مگر الحمد للہ کہ اہل بیت
بھی اس مین داخل ہین اور نظر بقید ایمان کہ تصدیق جنانی اس مین شرط ہی آپکے ثلثہ ہمارے

نزدیک خارج ہین اور اسیطرح بقید ماتوا علی الایمان مرتدین منہ ما تفارقتھم بھی خارج ہوگئے قولہ
مراد ایمان لانیوالے اور رفقا لیے جاتے ہین اقول کیون حضرت اہلبیت علیہم السلام ایمان
لانیوالے بشل آمن الرسول بما انزل علیہ کے اور شفیق اور رفیق نہ تھے جو اس تعریف سے
خارج ہوجائین آور اگر فرمائیے کہ مراد ہماری وہ لوگ ہین کہ جو بعد چالیس برس سور کھانے
اور شراب پینے کے ایمان لائے تو ہزارون صحابی جو عہد اسلام مین پیدا ہوے مثل
عبداللہ عمر و عبداللہ عباس وغیرہ سب خارج ہوجائینگے اور مصیبت عظمی اہلسنت پر آجاویگی الغرض
کوئی لفظ اس تعریف مین ایسا نہین ہے کہ جس سے اہلبیت علیہم السلام خارج ہوجائین اسلیے کہ
کہان یہ قید اس مین ہے کانوا من الاغیار ولم یکونوا من الاقرباء الاخیار
مسلما کہ یہ معنی اصطلاحی آپ کے شرعی سہی لیکن کیا ضرور ہے کہ ہر جگہ لفظ شرعی ہی معنو نمین
مستعمل ہو بلکہ لغوی و عرفی و حقیقی و مجازی اور مجاز بالعموم علی حسب القرائن سب محتمل ہے
چنانچہ لفظ صلوۃ سے کلام اللہ اور احادیث مین سیکڑون جگہ معنی شرعی مراد ہین بخلاف
یاایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
اور اسی طرح سیکڑون جگہ معنی زکوۃ شرعی مراد ہین بخلاف خیرا منہ زکوۃ واقرب رحما
الغرض خدا اور رسول کو ہر جگہ پابندی اُن معنون کی جسکو آپ نے شرعی ٹہرایا ہے
کیا ضرور ہے قولہ اور اہلبیت سے گھر والے اور بنی فاطمہ سمجھے جاتے ہین اقول
یہ معنی جو آپ نے شرعی فرمائے اسکی بھی شریعت پر کوئی دلیل قائم نہ کی اس مین گھر
والے کا لفظ تو وہی ہے کہ جسکو آپنے معنی عرفی فرمایا تھا ایک زیادہ امر اسقدر ہی
کہ بنی فاطمہ کے اوپر آپ نے البتہ احسان کیا کہ باوجودیکہ گھر والون مین داخل نہ تھے
مگر آپ نے اپنی عنایات بینہایات سے اُنکو داخل کر لیا ہمکو شکر گزار ہونا اسکا ضرور ہے
اور گھر والے کا لفظ فقط ازواج کے داخل کرنے کے واسطے آپ نے بڑھایا
ہاں بدین نظر ہمارے خیال مین یہ آیا ہے کہ ہم دالی کو بکسرہ معروف پڑھین کہ اردو کے

محاورہ مین خاص جورو ہی کو کہتے ہین اور مراد اُس سے حضرت صدیقہ ہونگی جیساکہ
آپ کے بعض علما نے تفسیر آیہ تطہیر مین فرمایا ہی بہرکیف ہمکو تردد اس امر مین ہی کہ جب
گھروالے ازواج ہوے اور بنی فاطمہ حسنین علیہم السلام اور اولاد اُنکی تو خود جناب
فاطمہ اور جناب امیر علیہ السلام بلکہ جناب رسولخدا بھی مصداق اہلبیت شرعی سے خارج
ہوگئے اور اگر فرمایئے کہ نہین گھروالون مین داخل ہین تو ہم کہینگے کہ پھر حسنین نے
کیا قصور کیا تھا جو محتاج آپ کے احسان کے ہوے کہ جب آپ نے داخل کرلیا تو وہ
داخل ہوے اور اگر فرمایئے کہ نہین وہ بھی پہلے ہی سے داخل ہین تو اس صورت مین
دو معنی عرفی اور شرعی جو آپ نے بیان فرمائی اُس مین کیا فرق ہوا اور خاص کل بنی
فاطمہ کا الی یوم القیامہ اہلبیت ہونا خلاف مجمع علیہ امت ہی آپ نے شاید بنظر اسکے
کہ خود مدعی سیادت ہین اس تعمیم کو اسلیے رکھا ہی کہ اپنے نفس نفیس کو بھی داخل اہلبیت
کرین ہیہات ہیہات سہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ کجا گُھو اور پیشاب اور کجا
آب کوثر و تسنیم و کجا فضلہ خنازیر و کلاب و کجا فواکہ لطیفہ جنات النعیم مومنین ہاتھ پاؤن
مارنا اہلسنت کا مثل ناقہ عشوا کے تشخیص معنی اہلبیت مین قابل تماشا ہی یہ لوگ اسقدر
اہلبیت علیہم السلام سے بیگانہ ہین کہ ابھی تک ٹٹولتے پھرتے ہین کہ اہلبیت کن لوگون کو
کہتے ہین اور آپس مین خرخشا عظیم رکھتے ہین کوئی صاحب فرماتے ہین کہ اہلبیت
فقط ازواج ہین جیساکہ حضرت مخاطب کی بھی یہی راے معلوم ہوتی ہی کہ بعد چند سطر
کے فرماتے ہین کہ اہلبیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ ہوا انتہی تو جب
ٹھیک یہ ٹھہرا تو اُسکے سوا کوئی معنی ٹھیک نہ ٹھہرے دوسرے صاحب فرماتے ہین
کہ ہرگز ازواج داخل اہلبیت نہین بلکہ جب زوجہ طلاق دیگی تو اپنے گھر پہونچی بلکہ مراد
اہلبیت سے وہ لوگ ہین جو قرابت مندان رسول خدا ہین جن پر صدقہ حرام ہو بنی عباس و
حمزہ و ابی طالب اور اُنکی اولاد الی یوم القیامہ اہلبیت ہین تیسرے صاحب فرماتے ہین

که اہلبیت ازواج اور بنی فاطمه ہین چوتھی صاحب فرماتی ہین که یه کچھ نہین بلکه مراد اصحاب کسا یعنی
پنجتن پاک علیہم السلام ہین اور بس اور پانچوین صاحب غضب ڈھاتے ہین اور کہتے ہین که اہلبیت سے
مراد کلام خدا مین حضرت عائشه صدیقه ہین اور مراد لیذهب عنکم الرجس مین رجس سے
فحشا یعنی زنا ہی اور یه آیه قصه افک عائشه مین نازل ہوا شیعه کہتے ہین که ہم مصداق اہلبیت
اُنھین کو جانتے ہین جنکو ہمارے خدا نے مورد طہارت من کل رجس ازل سے ابد تک ہمیشه
کیا ہی مختصر بیان اسکا یه ہی که باتفاق اکابر مفسرین مراد رجس معصیت و ذنب ہی اور فعل قبیح ہی
چنانچه فخر رازی اور بیضاوی اور نیشاپوری اور علامه ابو السعود اور زمخشری نے بذنوب
اور معصیت تفسیر کی ہی اثم من کونه صغیرا او کبیرا اور سیطح علامه نووی اور صاحب مجمل اللغة
اور ابن حجر صاحب صواعق اور راغب اصفہانی نے باثم و قبیح اخلاق و افعال تعبیر کیا ہی
اب یه امر قابل ملاحظه ہی که الف لام الرجس یا جنس کا ہی کما ہو الاصل یا استغراق کا ہی یا عہد خارجی
یا عہد ذہنی کا پس ظاہر ہی که نفی جنس سے نفی کل افراد ہوتے ہی اور استغراق مین کل افراد مراد ہوتے
ہین اور نفی کُل بطور سلب کلی و سلب جزئی دونو ہو سکتی ہی لیکن سلب جزئی موجب کسی فضیلت
کا نہین حالانکه مقام بیان فضیلت اہلبیت کا ہی بلکه بقول ابن حجر منبع فضائل ہی اور اسی طرح سے
عہد ذہنی و خارجی مین بعض معین یا بعض غیر معین مراد ہوتے ہین اور نفی بعض الرجس کل مومنین
مین پائے جاتی ہی اس لیے که کوئی مومن دنیا مین ایسا نہین که کل الذنوب کا فاعل ہو پس
ذہاب بعض ذنوب مین کوئی فضیلت اہلبیت کی نه نکلیگی پس ثابت ہوا که مراد سلب کلی ارجاس ہی
اور اسپر احادیث بھی دلالت کرتے ہین چنانچه فردوس الاخبار دیلمی مین که معتبر کتاب اہلسنت
کی ہی جناب امیر علیه السلام سے روایت کی ہی قال قال النبی انا اہلبیت قد اذہب
الله عنا الفواحش ما ظہر منہا و ما بطن یعنی ہم اہلبیت سے حق سبحانه تعالی نے
کُل گناہان ظاہری و باطنی کو دور کیا ہی اور در منثور سیوطی مین ہی که جناب رسالتماب نے فرمایا که
انا و اہلبیتی مطہرون من الذنوب یعنی مین اور اہلبیت میرے جمیع ذنوب سے پاک و پاکیزه

ف بر مصداق اہلبیت شیعه کے سبب تزکیه عقلی و نقلی ۱۲

ف ۲ الفواحش والذنوب جمیع ... تطہیر ... با شمول کتاب فی الاصول عند النعمی ۱۲

ہین اور نفائس العرائس مین ثعلبی سے منقول ہے قال قال رسول اللہ سباق ہذہ الامۃ
یوم القیمۃ اربعۃ لا یعصوا اللہ طرفۃ عین علی بن ابیطالب وفاطمۃ والحسن والحسین
یعنی حضرت نے فرمایا کہ پیشرو اس امت کے جمیع مدارج مین بروز قیامت چار شخص ہونگے
کہ اُنھون نے گاہے طرفۃ العین بھی معصیت خدا نہین کی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ
پس بدلالت عقل ونقل معلوم ہوا کہ مراد سلب کلی جمیع ذنوب واثام وکل القبائح فی الاخلاق
والافعال ہے وعلے ہذا القیاس ارادہ تشریعی ہر مومن وکافر سے متعلق ہوتا ہے اسمین
بھی کوئی فضیلت بخصوصیت اہلبیت نہین ہے علاوہ اسکے متعلق ارادہ تشریعی افعال عباد ہوتے
ہین اور یہ فعل خود جناب باری ہے اور ظاہر ہے کہ جو نفی لیذہب مضارع سے سمجھی جاتی ہے وہ
استمراری تجددی ہے کما ثبت فی علم البلاغۃ پس جن لوگون سے خدا نے بارادہ تکوینی ازلی
جمیع اقسام رجس کو ہمیشہ سے دور رکھا اور رکھیگا وہی اہلبیت عصمت وطہارت ونبوت ہین
پس مراد اہلبیت سے سواے چاردہ معصوم کے کوئی نہین ہو سکتا لاتفاق الامۃ علی عدم
عصمۃ غیرہم اور اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ مراد بیت سے نہ بیت السکنی ہے کہ بی للو اور بی کلو
اور چوہے بلیان اسمین داخل ہوسکین نہ بیت القرابۃ ہے کہ کل من یحرم علیہم الصدقۃ الی یوم
القیامۃ اُس مین داخل ہوسکین لعدم العصمۃ فیہم باتفاق الامۃ بلکہ مراد بیت سے بیت الشرف
والعزۃ والفضل ہے اعنی العصمۃ والطہارۃ والنبوۃ اور مراد اہل سے آل ہے لاتحادہما لفظاً و
معنی فی الاصل باتفاق اللغویین والنحویین وسیاتی زیادۃ توضیحہ بادلۃ اُخر عنقریب
ان شاء اللہ تعالی فکن من المنتظرین حتی یاتیک الیقین قولہ کہ دونون لفظونکے مصداق دو فرقے
علیحدہ علیحدہ ہین اقول اہلبیت کے مصداق تو بنابر آپ کے زعم باطل کے ازواج ہین سالے
سُسرے بھی ہوسکتے ہین اسلیے کہ ٹھیک محاورہ ہے کہ گھر والیون کے عزیزا اور اقربا بھی
گھر والے کہلاتے ہین محض بگانے اور بیرونی نہین ہین پس مصداق اہلبیت جسطرح صحابیات
کو آپ نے ٹھہرایا ہے اُسی طرح اصحاب کو بھی ٹھہرا سکتے ہین پس مصداق جداگانہ کہان سے

نکالیے گا لیکن بنابر رائے امامیہ پس اہلبیت سے بجز اصحاب عصمت و طہارت کوئی مراد نہین ہو سکتا ہی یہ ہر حال لفظ اہلبیت کا جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا لیکن لفظ اصحاب پس بنا بر ہر معنی لغوی و عرفی و شرعی کی اعم ہی اہلبیت سے جیسا کہ ہمنے پیشتر تحقیق اسکی کی پس غرض علحدہ ہونے مصداق سے اگر کلیۃً ہی تو ناتسلیم یہ دعوے بلا دلیل ہی ایک دو جگہ کے مصداق علحدہ ہونیسے کلیۃً علحدگی کا ثبوت نہین ہوتا اور اگر غرض علحدہ ہونے مصداق سے جزئیۃً ہو تو یہ بات مُسلّم ہی کہ کہین مصداق علحدہ بھی ہوتے ہین مگر بشرط قرائن جیسے حدیث اصحابی اصحابی مین کہ اصحاب عصمت کا داخل ہونا محال ہی اور از جملہ قرائن تقابل بین اللفظین ہی مثلاً یوم کہ ہزارون جگہ استعمال اُسکا روز مع شب پر آیا ہی جیسا کہ کہتے ہین الشہر ثلثون یوما والسنۃ ثلثمائۃ وستون یوما پس بدیہی ہی کہ مراد یوم سے نہار مع اللیل ہی بخلاف قول خدا سیروا فیہا لیالی وایاما امنین کہ بیان یوم سے بقرینہ تقابل لیالی فقط نہار مراد ہی اسیطرح جب اہلبیت اور اصحاب کا ذکر متقابل ہو گا تو مصداق جدا جدا ہونگے مثلاً صلوات اللہ علی الحسین وعلی اولاد الحسین وعلی اصحاب الحسین پس اس مقام پر البتہ بقرینہ تقابل مصداق اولاد و اصحاب دو ہین برخلاف دوسری دعا کے جس مین صلوات اللہ علی الحسین واصحابہ ولعنۃ اللہ علی قتلۃ الحسین و اصحابہ ہی پس کوئی بیدین ہی مثل حضرت مخاطب کے کہیگا کہ اولاد اصحاب سے خارج ہین اور اہلبیت حسین کو ہمنے صلوات سے خارج کیا اور فقط بیگانون پر ہمنے صلوات بھیجی ہی اور قاتلان اصحاب حسینؑ پر تو لعنت ہی اور قاتلان اولاد حسین علیہ السلام پر لعنت نہین ہی اسیطرح اطلاق لفظ یار و دوست مین بیگانگی شرط نہین ہی مگر وقت تقابل جیسے کہین کہ فلان عزیز و قریب ہی اور فلان دوست و یار ہی پس اس جگہ البتہ یار و دوست سے بیگانہ مراد ہوگا بقرینہ تقابل و اگر یہ نہوگا تو یگانہ سے بڑھکر بیگانہ کب دوست و یار ہو سکتا ہی اور کاشف اسکا ہی یہ قول کہ کہ سکتے ہین کہ جناب رسولخدا کے

دو عزیز قرابت مند تھے ایک حمزہ ایک ابولہب لیکن پہلا دوست و یار تھا اور دوسرا دشمن شقاوت شعار تھا اِس جگہ پر دوست و یار کا اطلاق یگانہ پر ہوا بالجملہ بعضے مقامات کے تفارق سے تفارق کلی نہین لازم آتا ہی بلکہ جہان کہین کسی فضیلت کا بہ نسبت اصحاب کے مذکور ہوگا اور کوئی امر خلاف عصمت نہوگا تو اس و بیس صحابہ اہلبیت علیہم السلام ہونگے دلیل اسپر وہی ہی کہ ہر معنی صحابیت مین اہلبیت داخل ہین لیکن بقرینہ مقام جدا ہو جائینگے اور بنظر اسی عموم کے ہمنے کہا ہی کہ اگر لفظ اصحاب کا ذکر با مقتضیات و لوازمات عصمت ہو تو وہان ضرور ہوگا کہ اصحاب خاص یعنی اہلبیت علیہم السلام ہم مراد لین لعدم العصمۃ فی غیرھم باتفاق الامۃ کما عرفت مرارا اور ایسے مقام پر سنیونکا زرق زرق و بق بق قابل اصغا نہوگا قولہ جہان یاران پیغمبر کے شان مین کوئی حدیث یا قول ہی وہان لفظ اصحاب کا آیا ہی اقول اگر وہ حدیث یا قول مثل فاقول صحابی اصحابی کے ہی تو وہان لفظ اصحاب یاران مکاران دغا شعاران کو مبارک ہم بھی کہتی ہین کہ اصحاب عصمت و طہارت کو اُس سے کچھ واسطہ نہین اور اگر وہ حدیث یا قول مقترن بمقتضیات عصمت و طہارت ہی تو ضرور ہی کہ اصحاب عصمت ہی مراد ہون اور اگر محض مدح و ثنا اور دعا ہی جیسے اللّٰھُمَّ واصحاب محمد خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ پس مراد اُس سے مومنین موقنین ہین کہ جنکی راس و رئیس اہلبیت طاہرین ہین نہ منافقین و مرتدین اِسلیے کہ اِس کلام بلاغت نظام مین پہلے ہی قید یعنی احسنوا الصحابۃ کے جسکے معنی یہ ہین کہ حقوق صحبت کو بحسن و خوبی ادا کیا اُن دغا بازون نمک حرامون کو خارج کرتی ہی جو رسول خدا کو نرغہ کفار مین چھوڑ کر ہمیشہ رو بفرار لاتے تھے اور مثل مادہ بز کوہی پہاڑون پر اُچکتے تھے اور رکاب حیدر نواسے حاضر تھے وہ اشقیا مصداق احسنوا الصحابۃ نہین ہوسکتے اور آپکے حضرات ثلثہ اطلاق اولین مین ہمارے نزدیک داخل ہین اول ورثانی اور ثالث سے اُنکو کچھ علاقہ نہین ہے قولہ وہان لفظ اہلبیت اور عترت کا اقول لفظ اہلبیت اور عترت کا یکجا کرنا العطف

تفسیری منادی ہو باعلای ندا کہ مصداق دونو کا ایک ہی یعنی اصحاب عصمت اور بدیہی ہو
کہ عترت مین ازواج کسیطرح سے خواہ بقول آپ کے سب طیّبات ہون یا بقول ہمارے
بعضے خبیثات داخل نہین ہو سکتے پس اہلبیت مین بھی داخل نہین ہو سکتے ورنہ مصداق
واحد ہونا باطل ہو جائیگا پھر کس مُنھ سے فرمائیگا کہ اہلبیت مین ازواج داخل ہونا ٹھیک
محاورہ ہی **قولہ** اگر لفظ اصحاب یاران پیغمبر کے لیے مخصوص ہوتا **اقول** کلام بلاغت نظام
بلغا کا مطابق مقتضاے حال و مقتضاے مقام ہوتا ہی جسوقت اور جس مقام پر عترتی
و اہلبیتی فرمایا وہان ضرورت ابہام و ابہام نہ تھی اور جہان اصحابی مفسر باہلبیتی فرمایا
وہان کا حال و مقام مقتضی تفسیر بعد الابہام کا تھا اور جو فوائد تفسیر بعد الابہام مین
بلغا کو مد نظر ہوتی ہین یہ ضرور نہین کہ ہر جگہ پر ضرورت اُسکی ہو پس بلا ضرورت اُن
فوائد کو ملحوظ رکھنا خلاف بلاغت ہوگا مثلاً تاکید مخصوص بمقام شک و انکار ہی بغیر اسکی
تاکید لغو اور بیکار اور خلاف بلاغت ہو گی و سیجیٔ زیادۃ توضیحہ ان شاء اللہ تعالی
قولہ تو کیون ان احادیث مین الفاظ اہلبیت اور عترت کی تخصیص کیجاتی **اقول** یہ تخصیص
واسطے تنصیص کے ہی اس بات پر کہ قابل اقتدا وہی لوگ ہین جنکی عصمت بآیہ تطہیر
ثابت ہوئی ہی اور ایسے ہی نصوص باعث اسکے ہین کہ اگر کہین اقتدا باصحاب کا
ذکر ہو تو اصحاب عصمت ہی مراد لیے جائین پس اگر یہان بھی لفظ اصحاب بجاے
اہلبیت و عترت فرماتے تو یہ تخصیص نہوتی اور رہو اخواہان ثلثہ اسکو بھی طرف ثلثہ ہی کے
کھینچتے اور ہر چند تفسیر باہلبیت کرتے مگر اہل سنت اُسکو بڑھائی ہوئی بات کہتے پس
ان احادیث تخصیص اہلبیت کو بجاے آیات محکمات سمجھنا چاہیے اور جہان ذکر اصحاب
ہو اُسکو مثل آیات متشابہات کے سمجھنا چاہیے **فاما الذین فی قلوبھم زیغ
فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ** یہ تقریر واسطے اُن لوگون کے
ہی جو تفسیر باہلبیت مُسلّم نہین کرتے جیسا کہ آپنے کیا ہی لیکن مُسلّمین تفسیر باہلبیت پس اُنکے

نزدیک لطف اسکا موقوف ہوا اور بعلم بلاغت کے کہ آپکو اس سے بہرہ نہین ہی بالجملہ جو فوائد کہ تخصیص بعد التعمیم اور تفصیل بعد الاجمال و تفسیر بعد الابہام مین علماے بلاغت نے ذکر کیے ہین وہی فوائد بیان بھی مترتب ہین کلام خدا مین ہی ونادیناہ ان یا ابراھیم وما ادراک ما القارعۃ یوم یکون الناس الآیۃ فامہ ھاویۃ وما ادراک ماھیۃ نار حامیۃ اور حدیث مین ہی لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار جو وجہین ایسے مقامات مین تعمیم و تخصیص کی ہین وہی وجہ تعمیم بصحابہ اور بعد اسکے تفسیر باہلبیت کی ہی بلکہ جو تخصیص بعد التعمیم کہ فوری ہو الطف ہی اوس تخصیص سی کہ بعد ایک دن کے ہو جیسا کہ لاعطین الرایۃ مین ہی کما لایخفی **قولہ** اور جب حضرت فاطمہ کے گھر جاتی الی قولہ فرماتی **اقول** اگر اس مقام پر یا اصحابی فرماتے تو اصحاب کسا کی تخصیص و تنصیص باہلبیت نبوت ہونگی نہوتے اور اہلسنت کہتے کہ اہلبیت ازواج ہین کیون حضرت ٹھیک محاورہ تو اہلبیت کا بقول آپکے ازواج کے لیے ہو تو پھر بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ کے گھر جا کر ایک دن بھی سلام علیک اہل البیت نفرمایا اور اصحاب کساء کے لیے مہینون فرمایا اسکی کوئی وجہ ارشاد فرمائیے **قولہ** اور دونو کے مصداق دو فریق ہوگئے **اقول** سخن مکرر ہی فالجواب الجواب **قولہ** اہلک خواص وعوام دونو فریق کے **اقول** کذب محض ہو اسلیے کہ شیعہ لفظ اصحاب سے کبھی بمقتضاے قرائن و دلائل کے اصحاب عصمت و طہارت بھی مراد لیتے ہین اور کبھی اصحاب الشمال اور کبھی اعم اصحاب عصمت اور غیر اصحاب عصمت سے اور اہلبیت سے فقط اصحاب عصمت و طہارت ہی مراد لیتے ہین اور اہلسنت جہان کہین لفظ اصحاب جب بالخصوص ساتھ کسی مدح کے سنتے ہین تو اصحاب ثلثہ ہی مراد لیتے ہین اور لفظ اہلبیت مین جو لوگ تفسیر اسکی بمن حرم علیہ الصدقہ کرتے ہین بعض اصحاب کو بھی داخل کرتے ہین اور امثال مخاطب صحابیات ازواج کو مراد لینا ٹھیک محاورہ فرماتے ہین پس اتفاق خواص وعوام فریقین کا ایک بات پر ہوا اور نہ تمہاری بات پر ہوا جھوٹھ جھوٹھ باتین فریب عوام کے لیے بنانے سے کیا فائدہ

قولہ اور کسی حدیث کسی قول مین اصحاب کے لفظ سے اہلبیت مراد نہین لیے گئے **اقول** الحمد للہ کہ ہمنے آپ کے مزعوم کا بطلان باحادیث کثیرہ ثابت کردیا اور بہت مثالین ایسی دین کہ شیعون نے وہان لفظ اصحاب سے اہلبیت ہی سمجھا ہو آپ جاسیے کوئی دوسرا راگ گائیے **قولہ** صرف ایک حدیث اصحابی کالنجوم مین **اقول** اب تو صرف ایک حدیث نفرمائیگا بلکہ غیرت ہوگی تو کچھ شرمائیگا کہ ہمنے بہت سے احادیث کا پتا آپ کو دیدیا لیکن غیرت کہان وہ تو ہمارے حضرت مین خصوصًا اور سُنیون مین عمومًا چھو نہین گئی ہو **قولہ** خلاف متبادر اذہان **اقول** سچ ہو کہ متبادر اذہان سنیہ تو ابوبکر و عمر ہی ہوا کرتے ہین اسکا کیا علاج ہو کلان حب الشئ یعمی ویصم اگر چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے تو راہ راستی پر چلتے اور ذہن طرف کجی کے نہ جاتا **قولہ** اصحاب کے معنی اہلبیت کے لیے جائین **اقول** ابھی تک حضور والا بحث مصداق مین کرتے تھے جیساکہ آپ نے چار سطر پیشتر فرمایا کہ دونو کے مصداق دو فریق ہوگئے انتہی اب بحث معنی و مفہوم مین کرنے لگے یہ کسنے کہا کہ معنے اصحاب و اہلبیت کے ایک ہین اور یہ دونو لفظین مترادف ہین ارے حضرت کچھ تو خدا سے ڈرو اور فریب دہی اور اضلال عوام کے لیے اسقدر بہتان تو شیعون پر نہ کرو کہ شیعہ دونو لفظون کے معنی ایک کہتے ہین شیعہ ان دونو لفظون کے دو معنی کہتے ہین مگر مصداق انکا کبھی ایک ہوتا ہو کبھی دو ہوتے ہین حسب قرائن مقام جیسے حیوان و ابیض کبھی متحد المصداق ہو کبھی مختلف المصداق ہو بہرکیف یا تو آپ ایسی جاہل ہین کہ مصداق و مفہوم مین کچھ فرق نہین جانتے یا جان بوجھ کر فقط شیعون کے ہرادینگی ایسی تقریرین مختل النظام کرتے ہین الغرض ہر ہر سطر مین ہمارا گرگٹ نیا رنگ بدلتا ہو **قولہ** مصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ **اقول** ذرا انصاف فرمائیے کہ محرفین کلم عن مواضعہا وہ لوگ ہین جو ہر جگہ لفظ اصحاب سے اصحاب ثلثہ کو سمجھتی ہین یا وہ لوگ کہ بحسب مقتضائے مقام بعض مواضع مین اصحاب الجنۃ اور بعض مواضع مین اصحاب النار اور بعض مواضع مین بحسب قرائن و دلائل عقلیہ و نقلیہ اہلبیت علیہم السلام کو سمجھتے ہین ۵

ہر سخن جائے وہر نکتہ مقامے دارد **قولہ** اور مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح کے مصداق مین وہ بھی شامل ہین **اقول** آجتک تیرہ سو برس کا زمانہ ہوا کسی سنی کی زبان سے یہ نہ نکلا کہ حدیث سفینہ مین ازواج داخل ہین تعجب ہر کہ کیونکر آپ کے مُنھ سے ایسی بات نکلتی ہی کبرت کلمۃ تخرج من افواھہم ان یقولون الا کذبا اور کیونکر آپ فرماتے ہین کہ اہلبیت سے ازواج مراد لینا بقول آپ کے ٹھیک محاورہ ہر پس حدیث سفینہ مین بھی ازواج ہی مراد ہونگے کیون حضرت مثل آپ کے ہم پوچھتے ہین کہ بجائے مثل اہلبیتی کے حضرت نے صاف صاف کیون نہ فرمایا کہ مثل ازواجی کسفینۃ من رکبہا کہ پھر شیعون کو کچھ مقام کلام نہ رہتا **قولہ** آیۂ تطہیر مین لفظ اہلبیت مذکور ہر **اقول** البتہ اس آیہ مین خلاف عقل و نقل بعضون نے ازواج منفرداً اور شاملاً للغیر بقرینۂ ترتیب عثمانی کہ خلاف تنزیل یزدانی ہر اور سابق و لاحق مین ترتیب عثمانی مین ذکر ازواج ہی ازواج کو مراد لیا ہر حالانکہ یہ مراد لینا بدلائل عقلیہ و نصوص نقلیہ باطل ہر کما ستسمع عنقریب انشاء اللہ لکن حدیث مثل اہلبیتی مین بجز آپ کے کسی نے احتمالاً بھی ذکر ازواج نہین کیا اور اسیطرح حدیث ثقلین مین کہ بعض طرق مین عترتی اہلبیتی کا لفظ ہر اور عنقریب معلوم ہوگا کہ بدلائل قطعیہ ثابت ہر کہ ہرگز ازواج کو ایسی احادیث مین مداخلت نہین ہوسکتی **قولہ** اور نوحہ و فریاد کی آواز عرش تک پہونچاتے ہین **اقول** نسبت نوحہ و فریاد کے شیعون کی طرف دینا بہت بجا و درست ہر کہ ابتدای ظہور ارتداد سے کہ روز منذ مافارقتہم تھا تا ظہور موفور السرور قائم آل محمد ہمیشہ مظلوم ہین لکن کچھ پروا نہین بقول جناب امیر علیہ السلام لاغضاضۃ للمرأ المسلم ان یکون مظلوما مالم یکن شاکا فی دینہ اور ہرچند مظلومیت و مغلوبیت اُنکی ہر امر مین ہر مگر معرکۂ بحث و کلام و افحام خصام لئام و اقامت حجج قاہرہ اور براہین باہرہ مین ہمیشہ ہی غالب ہین ولن یجعل اللہ للکافرین علے المؤمنین سبیلا فسرہ المفسرون بالغلبۃ بالحجۃ پس ایسے مقام مین تو شیعہ ایسے جوابات دندان شکن دیتے ہین کہ اہل سنت دیوانہ

اور مبہوت ہو جاتے ہین اور مصداق فبہت الذی کفر کانہ التقم الحجر بن جاتی ہین اور ایسی بھگو بھگو کر جوتیان مخالفین کے سر پر مارتے ہین کہ کچھ دنون حاجت حلاق باذن ایزد خلاق ساقط ہو جاتی ہی اور حضرات اہل سنت فریاد کرتے ہوے اور واغوثاہ واغوثاہ پکارتی ہوے عدالتون مین دوڑتے ہین اور حکام وقت کو اپنا غوث الاعظم قرار دیتے ہین کبھو کبھی کوئی شیعہ بھی نالش کرتیگا ہی حضرات کو کیا غیرت اور حیا ہے جائیکہ حیا خدا نے انہین قدرن پر راست کیا ہی **قولہ** کہنے والیکو خارجی و ناصبی و دشمن اہلبیت کا بتلاتے ہین **اقول** اس مین کیا شک ہی وجہ تو جہ اسکی یہ ہی کہ ہوا خواہی ثلثہ مین اپنی احادیث پر بھی کچھ نظر نہین کرتے اور جسکو محققین علما کاذب اور موضوع کہتے ہین اُسکی تصدیق پر کمر باندھتے ہین کما فی حدیث النجوم اور بمفاد احادیث صحیحہ جو لوگ اہلبیت نہین ہین اُنکو زبردستی اہلبیت بناتے ہین کما ستسمع عنقریب بھر ہم ان امور کو بجز عداوت اہلبیت کے کس چیز پر محمول کرین **قولہ** اور یہ انکا اہلبیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ کے موافق ہی **اقول** بخدا اے لایزال کہ ہرگز جی نہین چاہتا ہی کہ ایسے سفہا سے گفتگو کیجیے کہ جنکے منہ مین لگام نہین ہی جو جی چاہتا ہی کہتے ہین دعوہاے بے سروپا بکتے ہین اس مرد عزیز نے معنی اصحاب بیان کیے کوئی دلیل اسپر قائم نہ کی معنی اہلبیت بیان کیے اُسپر بھی سند ندارد اب فرماتے ہین کہ ٹھیک محاورہ ازواج مراد لینا ہی سوا اونکی اور کسی کو مراد لینا ٹھیک نہین ہی کوئی دلیل کوئی برہان کوئی حجت آپکا کہنا کوئی کیونکر مانے ہم ہرچند غور کرتے ہین ہمارے خیال مین کوئی وجہ اسکی نہین آتی بجز اسکے کہ محاورات اُردو مین اہلخانہ اور گھر کے لوگ جورو کو کہتے ہین اُسکو آپ ترجمہ لفظ اہلبیت کا قرار دیکر سمجھے کہ زبان عرب مین بھی اہلبیت جورو ہی کو کہتے ہین حضرت سلامت لاقیاس فی اللغۃ محاورہ ہر زبان اہل زبان سے پوچھنا چاہیے کیون حضرت زید ابن ارقم فصیح عرب اور محاورہ دان عرب تھے کہ نہین جو بقسم کہتے ہین کہ ہرگز ازواج داخل اہلبیت نہین ہین جیسا کہ صحیح مسلم مین ہی فقلنا من اہل بیتہ نساءہ قال لا ایم اللہ ان المرأۃ یکون

(حاشیہ: [illegible])

مع الرجل العصر من الدهر ثم يطلقها فترجع الی ابیها وقومها
یعنے پوچھا ہے کہ ازواج داخل اہلبیت ہیں کہا نہیں قسم خدا کی بدرستیکہ عورت ساتھ مرد کے
ایک زمانہ تک رہتی ہے پھر مرد اسکو طلاق دیتا ہے پس وہ رجوع کرتی ہے طرف اپنے باپ و قوم
کے پس جس بات کو آپ کے بزرگوار الخلف بیان کریں اُنکو کیونکر آپ صادق نہ سمجھینگے اور سنیے
کہ آپ کے بڑے خالو صاحب ابن خالویہ لغوی علی ما نقل من کتابہ المسمی کتاب الآل فرماتے ہیں کہ ہرگز
ازواج داخل اہلبیت نہیں ہیں اور آپکے چھوٹے خالو صاحب کمال الدین بن طلحہ شافعی فرماتے ہیں
کہ معنی آل و اہلبیت کے ایک ہیں اور استدلال کرتے ہیں ساتھ حدیث لغوی کے جسکے آخر میں
ہے نقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوۃ علیکم اهل البیت فقال قولوا اللهم صل
علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وآل ابراهیم الخ
اور یہ حدیث صحیح بخاری میں بھی موجود ہے بعد اُسکے فرماتے ہیں کہ جب پیغمبر نے تفسیر احدہما بالاخر
فرمایا والمفسر والمفسر بہ سواء فی المعنی فیکون بہ آلہ اهلبیتہ واهلبیتہ آلہ
فیتحدان فی المعنی اور مؤید اسکا ہے اتحاد لفظ آل اور اہل کا جیسا کہ کتاب الآل میں منقول
ہے فان قلت ما الفرق بین الآل والاهل قلت هما سواء لان الهمزة فی آل
مبدلة من الهاء فی الاهل ثم لینت کما قیل هیاك وایاك وهیهات
وایهات والدلیل ذلك اجماع النحویین علی ان تصغیر آل اهیل برده الی اصله
لاخلاف فیه الی آخر ما قال محصل اسکا یہ ہے کہ آل اور اہل متحد المعنی ہیں اور بھی مؤید
اسکی وہ حدیث ہے جو ابن صباغ مالکی نے کتاب الفصول میں بجاے اہلبیتی کے آل بیتی روایت
کی ہے اور اسیطرح سے بعض طرق حدیث ثقلین میں عترتی اہلبیتی وارد ہے اور بھی مؤید اسکی وہ حدیث
ہے جو مسند احمد بن حنبل میں ام سلمہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب نے علی و فاطمہ اور حسنین کو ردا ر
فدکی اوڑھایا اور ان حضرت پر ہاتھ رکھکر فرمایا اللهم ان هولاء آل محمد فاجعل
صلواتك وبركاتك علی محمد وآل محمد انك حمید مجید اور اسی مسند حنبل میں

چند روایتین ایسی بھی ہین کہ جس مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ان حضرات کو چادر اڑھا کر اہلبیتی
فرمانا مذکور ہی تو جمع سے روایات مسند حنبلی کے بھی معلوم ہوتا ہی کہ اہلبیت اور آل ایک ہی ہین
پس جب آل محمدؐ اور عترت محمدؐ اور اہلبیت محمدؐ کا مصداق ایک ہوا تو اہلبیت مین ازواج کو داخل کرنا آل و
عترت مین داخل کرنا ہی اور منکوحات کو آل و عترت مین داخل کرنا عین مجوسیت ہی پس اگر مجوس ہذہ الامۃ
بھی اس کی قائل ہون تو ہو سکتا ہی فان الکفر ملۃ واحدۃ اور اگر حضرت مخاطب کو اپنی محاورہ دانی پر اصرار
ہی اور اپنی بزرگون کی تحقیق اور استدلال انکی نزدیک غلط اور قابل اعتبار نہین تو یہ ارشاد فرمائین
کہ اون احادیث صحاح کا جس مین ازواج کا اہلبیت سی خارج ہونا اور انحصار لفظ اہلبیت کا موجودین
مین سی فقط اصحاب کسا پر منصوص ہی اوسکا کیا جواب ہی اور وہ احادیث اتنی ہین کہ فقط اونکی نقل مین
ایک کتاب ضخیم ہو جائی چنانچہ برخی از خرواری واندکے از بسیارے ویکے از ہزاری اُن
احادیث سے بیان مذکور ہوتے ہین روی الترمذی لما نزلت ہذہ الآیۃ علی
النبی انما یرید اللہ الخ فی بیت ام سلمۃ فدعا فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللھم
بکساء وعلی خلف ظھرہ فجللہ بکساء ثم قال اللّٰھم ھولاء اھلبیتی
فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمۃ وانا معھم یا نبی
اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر محصل ترجمہ یہ ہی کہ صحیح ترمذی مین ہی کہ جب آیۂ تطہیر
بشیر و نذیر پر خانہ ام سلمہ مین نازل ہوا تو جناب رسالتمآب نے فاطمہؑ اور حسنینؑ اور علیؑ پر
ایک چادر اڑھائی اور فرمایا کہ خدایا یہ اہلبیت میرے ہین پس دُور رکھ انسے ہر رجس کو اور
طاہر کر انکو طاہر کردنی ام سلمہ نے عرض کی کہ یا نبی اللہ آیا مین بھی ان سب کے ساتھ ہون حضرت
نے فرمایا تم اپنی جگہ پر بیٹھی رہو تم خیر پر ہو مقام غور ہی کہ حضرت نے ام سلمہ سی بجائے انکِ
علی خیر انکِ من اھل البیت نفرمایا اس سے ظاہر ہوا کہ ازواج داخل اہلبیت نہین ہین
اور ترمذی نے اس حدیث کو بکرات و مرات مقامات متعددہ مین بیان کیا ہی اولاً سورہ
احزاب مین اور ثانیاً مناقب اہل بیت مین اور ثالثاً فضائل فاطمہ مین اور اسی طرح سے

صحیح مسلم مین عائشہ سے اور مسند ابن حنبل مین اُم سلمہ سے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور مولوی ولی اللہ
نے کتاب مراۃ القلوب فی ذکر المحبوب مین اور شاہ عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوۃ مین مسند حنبلی
سے اور ابن حجر نے مسلم سے صواعق مین بتفاوت بعض الفاظ نقل کیا ہو اور اس سی بھی اصرح
وہ روایت ہو جو جامع الاصول مین ابن اثیر نے اور سنن ابی داؤد مین اُم سلمہ سے روایت کی
ہو قالت ھذہ الآیۃ نزلت فی بیتھا انما یرید اللہ اھ قالت
وانا جالسۃ عند الباب فقلت یارسول اللہ الست من
اھل البیت فقال انک علی خیر انک من ازواج رسول اللہ
اور سنن ابی داؤد مین اتنی عبارت اور بھی ہو وفی البیت رسول اللہ وعلی وفاطمہ
وحسن وحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھولاء اھلبیتی محصل یہ ہو کہ اُم سلمہ درخانہ پر بیٹھین
اور گھر مین بجز خمسہ النجباء اور کوئی نہ تھا پس حضرت نے اُنکو ایک چادر مین لیا اور فرمایا کہ ہولاء
اہلبیتی اُم سلمہ نے حضرت سے عرض کی کہ کیا ہم اہلبیت سے نہین ہین حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہے
اور تو ازواج رسول سے ہی پس اگر ازواج اہل بیت مین ہوتے تو حضرت جواب اُم سلمہ
بہ بلی ونعم فرماتے لکن جب یہ نفرمایا اور فرمایا کہ تم ازواج رسول سے ہو تو معلوم ہوا کہ ازواج
غیر اہل بیت ہین اور مسند امام احمد بن حنبل مین بھی روایت اُم سلمہ بانحاء شتی مسطور ہی چنانچہ بعض
طرق کا حاصل یہ ہی کہ جب جناب رسول خدا نے خبر تشریف لانے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کی سُنی
تو اُم سلمہ سے فرمایا قومی فتنحی عن اھل بیتی قالت فقمت فتنحیت فی البیت
قریبا فدخل علی وفاطمۃ والحسن والحسین وھما صغیران قالت واخذ
الصبیین فوضعھما فی حجرہ فقبلھما واعتنق علیا باحدی یدیہ فاطمۃ بالید
الاخری وقبل فاطمۃ واغدف علیھم خمیصۃ سوداء وقال اللھم الیک
لا الی النار انا واھلبیتی قالت قلت وانا یارسول اللہ قال وانت علی خیر
یعنے تم اُٹھ جاؤ اور علحدہ ہو جاؤ میرے اہل بیت سے اُم سلمہ کہتی ہین کہ مین اُٹھکر ایک گوشہ

خانہ مین علحدہ گئی پس جب علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ داخل خانہ ہوئی پس حضرت نے حسنینؑ کو اپنی
گود مین لیکر دونو کو بوسہ دیا اور ایک ہاتھ سے علیؑ اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہؑ کو گلے لگایا
اور ایک سیاہ گلیم کو سب پر اوڑھایا اور فرمایا خدایا مین اور اہل بیت میرے تیری طرف آئے
ہین نہ طرف آتش کے کہا امّ سلمہؓ نے اور مین یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ تو خیر پر ہے
اور بعض روایت مین یون ہے کہ حضرت نے فرمایا انک علی خیر واما اھلبیتی ھولاء
یعنی تو خیر پر ہے لیکن اہل بیت میرے یہی ہین اور اسیطرح ثعلبی نے مجمع سے یہ روایت کی ہے
کہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب مین نے خدمت رسول مین عرض کیا وانا من اھلک
حضرت نے فرمایا تنحی اور اسی طرح ثعلبی نے روایت دیگر زینب سے
کی ہے کہ بعد اسکے کہ جناب رسولؐ خدا نے کساء خیبری کو اُن بزرگوارون پر اوڑھایا اور فرمایا
ان لکل نبی اھلا وھولاء اھلبیتی فانزل اللہ عزوجل انما یرید اللہ الخ
فقالت زینب یا رسول اللہ ادخل معکم فقال رسول اللہ مکانک
انک علی خیر کیون حضرت ذرا انصاف فرمائیے اور اعتساف کو چھوڑیے اور غور
کیجیے کہ جناب رسالتماب کا اپنی زوجہ کو اٹھا دینا اور اُنسے ارشاد فرمانا کہ میرے اہلبیت
سے علحدہ ہو اور بعض کا پوچھنا کہ یا حضرت میرا کیا حال ہے اور حضرت کا فرمانا کہ مآل تیرا بخیر ہے
مگر میرے اہلبیت یہی لوگ ہین اور پھر جناب رسولخداؐ کا بعد نزول آیۂ تطہیر چھ مہینہ تک وقت صبح
خانہ جناب فاطمہ پر تشریف لا کر الصلوٰۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ الخ فرمانا کما فی صحیح
الترمذی وسنن ابی داؤد وموطا ابن مالک اور ازواج کو ایک دن بھی اس خطاب سے
مخاطب نفرمانا ہر ایک انمین سے کیا کیا نص قاطع اور برہان ساطع اس بات پر ہے کہ ازواج
اہل بیت نہین ہین و بالعکس اب تو نفرمائیگا کہ اہل بیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ ہے
کیا آپ نے اپنے بڑے پیر میان شاہ عبدالحق دہلوی کی تقریر شرح فارسی مشکوۃ مین نہین
دیکھی ہے انہون نے اقرار کیا ہے کہ اطلاق لفظ اہلبیت انہین چار بزرگوارون پر بالخصوص وارد

ہوا ہی اور سند مین بروایت مسند حنبلی کو ذکر کیا ہی کہ جسکے ترجمہ مین کہا ہی کہ پیچید بر آنہا گلیم سیاہ کہ
پوشیدہ بود و گفت خداوندا اینہا اہلبیت من اند آمدہ اند بسوی تو نہ بسوے آتش من و اہلبیت
من انتہی اور مولوی ولی اللہ لکھنوی نے کتاب مرآۃ القلوب فی ذکر المحبوب مین کہا ہی کہ چون
آیہ تطہیر نازل شد آن حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ را جمع فرمود و نص فرمود کہ ایشان
اہلبیت من اند و در آخر کلام اینمعنی را از متواترات دانستہ اور ابن حجر سنگدل نے صواعق
مین لکھا ہی کہ اخرج احمد انہا نزلت فی خمسۃ النبیؐ و علی و فاطمۃ والحسن والحسین واخرجہ
ابن جریر مرفوعا بلفظ انزلت ھذہ الآیۃ فی خمسۃ فیّ و فی علی و حسن و حسین و
اخرجہ الطبرانی ایضاً محصل ان سب کا یہ ہی کہ آیہ تطہیر خمسہ نجباء اصحاب کسا کے حق مین
نازل ہوی اور اسی طرح ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور ابو الحسن واحدی نے کہ اکابر علماے
اہلسنت سے ہی تفسیر وسیط مین روایت کی ہی دیکھیے اقوال اپنے علما کے کہ وہ کس صراحت
سے ازواج کو مصداق آیہ تطہیر ہونے سے نکالتے ہین اور انحصار آیہ خمسہ نجبا پر کرتے
ہین اور حقیقت یہ ہی کہ جملہ احادیث مذکورہ ہذا المقام سی چند طرحکا حصر مستفاد ہوتا ہی ایک حصر
بحسب العدد اور دوسری لفظ ہٰؤلاء سی جو فقرہ ہٰؤلاء اہلبیتی مین ہی اس لیئی کہ اسم اشارہ موضوع
ہی واسطے مشار الیہ محسوس معیّن کے تیسرا حصر تقدیم مسند سے جیسا کہ بحث ما انا قلت مین علم
بلاغت مین مذکور ہی چوتھی حصر بخطاب تنحّی و سطحی ازواج کی وقت ارادہ دخول تحت الکسا پانچوین حصر
تعبیر ازواج بزوجیت مثال انت من اھل البیت مین اور تخصیص اہل بیت ہونے کی
مشار الیہم مین بقولہ واما اھلبیتی فھؤلاء بعد ان حصرون کے آیا ممکن ہی کہ کوئی کہے
کہ ازواج اہلبیت ہین اور جسطرح سے ان احادیث کو دلالت حصر پر ہی اسی طرح سے کل ان
احادیث کو دلالت ہی اوپر اس امر کے کہ آیہ تطہیر شان اہلبیت مین منفرداً نازل ہوا اسلیے
کہ سب مین نزلت ہذہ الآیۃ ہی نہ نزلت الآیات پس جو آیت کہ تنزیلاً منفرد ہی اُس مین سیاق و
وسباق ترتیب عثمانی کا کہ بالاتفاق خلاف ترتیب تنزیلی ہی لحاظ کرنا محض امر لغو ہی اسلیے کہ

ف نزول آیہ تطہیر منفرد است و اکثر جب ہین سیاق و سباق کا اعتبار نہین کما علیہ اہل الاتفاق نہین ترتیب ازواج کی ذکر الازواج ۱۲

ترتیب عثمانی بادنی مناسبت کردگئی ہو پس فی کر متعلقات مین ذکر متعلقین مناسب تھا
کہ معلوم ہو کہ متعلقین مثل متعلقات کے نہین ہین پس مورد اُن عتاب وخطاب کے کہ
ازواج ہین یہ لوگ نہین ہین پس اگر آپ بتکذیب اِن احادیث صحاح اور اقوال اپنے
بزرگوارون کے پھر بھی فرماتے جائین کہ ٹھیک محاورہ ازواج کے لیے ہے تو ہم
بجز اسکے کہ آپ کے خدمت بابرکت مین عرض کرین کہ ع در کفر ہم ثابت نہ زنار را رسوا مکن
اور کیا عرض کرین واضح ہو کہ حصر اہل بیت کا موجودین مین آل عبا پر دلالت نہین کرتا
ہو کہ معدومین بھی کوئی مصداق لفظ اہلبیت نہو اسلیے کہ ظاہر ہو کہ یہ حصر اضافی ہے
بنسبت موجودین کے اور بدلالت آئیہ تطہیر ثابت ہو کہ کل معصومین آل رسول اہلبیت
ہین نہ کل اقربا اور نہ ازواج لعدم العصمۃ باتفاق الامۃ فیھم کما مر پس قطع نظر ان سب نقلیات کے
بیشتر اس سے بدلیل عقل معاضد بنقل ہم ثابت کر چکے ہین کہ آئیہ تطہیر کو دلالت قطعیہ
اوپر عصمت کے ہو پس سوائے معصومین کے کوئی کیونکر داخل اہلبیت ہو سکتا ہو اور
اسی طرح جن جن احادیث مین کہ امر باقتدا ہو جیسے حدیث تمسک بالثقلین اور حدیث سفینہ
کہ مراد رکوب سفینہ سے اقتدا باہلبیت ہو پس چونکہ بدلائل قطعیہ ثابت ہو کہ اقتدائے غیر معصومین جائز
نہین ہو پس کوئی اصحاب غیر معصوم مین سے داخل نہین ہو سکتی چہ جائے صحابیات طیبات ہون کہ خبیثات
اگرچہ اس مقام مین تطویل ہوئی لیکن خالی از تحصیل نہین قولہ اور یار اور رفیق کی لفظ کو
اقول یار اور رفیق کی لفظ سے کہین بحث نہین اگرچہ اُسکا حال بھی ہم بیان کر چکے آری
لفظ اصحاب سے بحث ہو اور ہمنے ثابت کیا کہ ہر معنی اصحاب مین اہلبیت داخل ہین
پس لفظ عام سے معنی خاص مراد لینے مین کوئی قباحت نہین ہو شرما نا تمکو چاہیی کہ
اہلبیت مین اصحاب وصحابیات کو داخل کرتے ہو قولہ ایسے جواب کا کیا جواب اقول
اور اسکا کیا جواب کہ جب اصحاب جو تمہارے نزدیک کثرت مین مثل نجوم کے ہین سب
اصحاب مراد ہوا اور اُن سب کی اقتدا کرو تو باقتدائے بعض صحابہ شراب بھی پیو کہ اتبو خوف

نفس رسول اللہ بھی نہین ہو اور اگر کہو گے کہ ہان ہم تو بالخصوص ایسا کرتے ہین تو ہم کہینگے کہ بہت اچھا
پھر باقتدای بعض صحابہ کہ بسبب انہین کے حضرت صدیق مصداق آیہ اولو الفضل ہوے معاذ اللہ
حضرت صدیقہ کو متہم بزنا بھی کرو اور حضرت عثمان کو باقتدائے بعض صحابہ وصحابیات قابل
قتل بھی سمجھو اور معاذ اللہ جناب امیر کو باقتدائے بعض صحابہ قابل سب ورقابل حرب بھی
سمجھو اور بمقتضائے یا علی حربک حربی محارب من اللہ ہو کر کافر بھی ہو جاؤ الغرض قباحتین اس
قول مانند بول کی کہانتک تحریر ہون **بیت** این سبزہ واین چشمۂ واین لالۂ واین گل ۞ آن شرح ندارد
کہ بگفتار در آید۔ **قولہ** اور رہا ے اصحابی کالنجوم الخ **اقول** سخن مکرر ہو فالجواب الجواب **قولہ**
معاذ اللہ تقیہ کو دخل دیا **اقول** البتہ سواد اعظم سے جنکے قلوب کسواد اللیل المظلم ہین تقیہ ضرور ہو
دلیل سپر حدیث صحیح بخاری قبل کتاب المباری ہو لولا قومک حدیث العہد بالجاہلیۃ لہدمت البیت ذرا
یہ تو ارشاد ہو کہ وہ قوم سرا پالوم حضرت عائشہ کے کون تھے جس سے جناب رسول خدا ڈرتے
تھے اور بنا بر قول اہل سنت جو تفسیر لم یخش الا اللہ واللہ احق ان تخشوہ
مین کہتے ہین عمل نہ کرتے تھے اور حضرت عمر وابوبکر کو قوم عائشہ مین نہ کہنا بڑی قباحت عظیم لاتا ہو
کہ نسب شریف بی بی عائشہ مین بٹا لگاتا ہو مقام معاذ اللہ یہ ہو نہ وہ جو آپ نے تقیہ کے بارہ مین کہا
قولہ اور جب گھر مین آئے **اقول** گھر مین آنیکا مضمون تو حدیث شیعہ مین نہین ہو اسلیے کہ
مفاد حدیث یہی ہو کہ جس مجمع عام مین سرور انام نے اصحابی کالنجوم فرمایا اسی مجمع مین حضرت
نے تفسیر اسکی باہلبیت کی بس گھر مین آئے یہ آپکی حدیث مین ہوگا یا آپ کا مسخراپن ہے

وانا نسخر منکم کما تسخرون

قال المخاطب المقمقام هداه الله سبل السلام

دوسری دلیل اگر ہم لفظ اصحاب سے اہلبیت کے معنی مراد لینے پر کچھ دار وگیر امامیہ کی
نہ کرین اور انکی اس تحریف معنوی کو تسلیم بھی کرلین تب بھی موافق انکے عقیدہ کے

یہ حدیث شان مین اہل بیت کے صادق نہین آتی اسلیے کہ اہل بیت کا اطلاق دوازدہ امام پر ہوتا ہی اور اصحاب کا اطلاق صرف انہین لوگون پر جو حضرت کی صحبت مین ہی اور سوائے حضرت علیؑ اور حسنین علیہم السلام کے اور نو امام پیغمبر صاحب کے پیچھے پیدا ہوے پس یہ ظاہر ہی کہ نو امامون پر لفظ اصحاب کا صادق نہوگا تو حدیث اصحابی کالنجوم مین سے سواے حضرت علیؑ اور حسنین علیہم السلام اور سب ائمہ کرام خارج ہوجائینگے اور وہ نجوم کی تشبیہ سی مستثنے کردیے جاینگے اور انکی اقتدا باعث ہدایت نہ سمجھی جائیگی ونعوذ باللہ من ذالک کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لاویگا اور ائمہ کرام کی نسبت ایسا خیال کریگا پس ثابت ہوا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین ورنہ پیغمبر صاحب ضرور لفظ اہلبیت کا فرماتے اور بجاے اصحابی کالنجوم کے اہلبیتی کالنجوم ارشاد کرتے تاکہ کوئی امام اسکے مصداق سے خارج نہوتا ہان ممکن ہی کہ حضرات شیعہ یہ جواب دین کہ نو امام جب پیغمبر صاحب کے روبرو پیدا نہین ہوے اگرچہ باعتبار عالم اجسام کے اصحاب کی مصداق سی خارج ہین مگر بلحاظ عالم ارواح کے اصحاب مین داخل ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

عجب غلط سی عجب خبط ہی مقدمتین کا اقرار نتیجہ سے انکار اسکو کس قسم کا جنون کہیے اور اگر حضرت مخاطب کو مجنون نہ کہین تو پھر کیا کہین مقدمۂ اولی کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین شیعون کیجانب سے مسلم کرتے ہین مقدمہ ثانی کہ اہلبیت سے مراد دوازدہ امام ہین خود بدولت فرماتے ہین ترتیب بشکل اول یہ ہی کہ اصحاب اہلبیت ہین اور اہلبیت دوازدہ امام ہین پس اصحاب دوازدہ امام ہین اب یہ کیا الغوبات ہی کہ جواب فرماتے ہین کہ دوازدہ امام مین سی نو امام نکلگئے اگر یہ اعتراض جواب کرتے ہین کرنا منظور تہا تو مقدمہ اولی کو کیون تسلیم کیا اور اگر کہیے کہ بسبب عدم سلیقہ بیان کے عبارت موڈی

نہین ہی مگر مقصود مستدل کا تنقیح بیان یہ ہی کہ لفظ اصحاب بمعنی من ادرک الصحبۃ فقط بعض اہلبیت پر صادق
آتا ہی نہ کل پر پس کل اہلبیت کو شیعہ کیونکر مصداق نجوم اور مقتدا جانینگے تو جواب اِسکا یہ ہی کہ بنا بر تمہاری
تسلیم کے اصحاب سے مراد اہلبیت ہین جیسا کہ بنا اس تقریر کی فرض تسلیم پر رکھی ہی اور کہا ہی
کہ اِسپر ہم دار و گیر نہین کرتے اور مسلم فرض کرتے ہین کہ تفسیر اصحاب با اہلبیت صحیح ہی پس
مسلم کرنا اِسکا مستلزم اِس بات کا ہی کہ اصحاب سے معنی اصطلاحی مراد نہین ہی پس اگر بعض
ائمہ پر صدق معنی اصطلاحی کا ہو یا نہو تو کیا قباحت ہے اس لیے کہ اصحاب اصطلاحی مخاطب
تو نجوم ٹھہرے ہی نہین بلکہ نجوم اہلبیت ٹھہرے خواہ وہ اصحاب اصطلاحی بھی ہون یا نہون بنا بر
اِسکے اعتراض سراسر لغو ہو گیا اب کچھ اور راگ گایئے مگر اپنے تئین الزام جنون و دیوانگی
سے بچایئے **قولہ** جو حضرت کی صحبت مین رہے **اقول** نہین معلوم کہ صحبت مین رہنے کا
مضمون کہان سے نکالا ہی جہان معنی شرعی و عرفی بیان کیے ہین وہان کہین صحبت مین
رہنے کا ذکر نہین ہی اگر بنظر اِسکے ہی کہ تمہارے علمانے رویت یا ملاقات کو شرط صحابیت
کیا ہی جیسا کہ حاشیہ پر قول علامہ شوشتری کو بخیانت نقل کیا ہی حالانکہ علامہ مذکور بھی قول
اہل سنت ہی کے ناقل ہین کما یدل علیہ قولہ اظہر الاقوال بہرکیف انہون نے معنی اصطلاحی اہلسنت
بیان کیے ہین نہ معنی لغوی و عرفی اور حقیقی اور مجازی اور ہمنے سابق مین بیان کیا کہ معنی
اصطلاحی اہلسنت کیا ضرور ہی کہ کلام خدا و رسول مین ہر جگہ مراد لیے جائین کیون نہین
معنی لغوی اور عرفی مراد ہون اور لغت و عرف مین حقیقت اور مجاز اور عموم المجاز سب
جاری ہو سکتے ہین اور بھی ہمنے بیان کیا ہی کہ صحابت کے معنون مین مطیع اور تابع اور
متوجہ اور معتنی سب ہی حالانکہ ان معنون مین صحبت مین رہنے کو دخل نہین ہی اور بہت
شائع و ذائع ہی کہ تابعین اور مطیعین پر لفظ اصحاب کا اطلاق کیا جاتا ہی جیسے مبحث
جزء لایتجزی مین جو لوگ تابع قول نظام ہین وہ اصحاب النظام کہلاتے ہین اور حکمت اشراق مین
جو لوگ تابع افلاطون ہین وہ اصحاب افلاطون کہلاتے ہین اور ہر مذہب والے اپنے ہم مذہبون

کو تعبیر باصحابنا کرتے ہین خواہ اُنکی صحبت مین رہی ہون یا نہ رہی ہون پس اگر کل ائمہ علیہم السلام
کو باعتبار کمال اطاعت و انقیاد و تبعیت کے اصحاب رسول اللہ کہین تو اس مین کیا قباحت
لازم آتی ہی بنا براسکے نواماموں کو صدق لفظ اصحاب سے نکالنا کمال حماقت و
جہالت ہی قولہ اقتدا باعث ہدایت نہ سمجھی جائیگی اقول بنا بر قول آپ کے مصداق اصحاب
کلیۃً مصداق اہلبیت سے جدا گانہ ہین ہم بعینہ مثل آپ کی تقریر کے گزارش خدمت
شریف کرتے ہین کہ ہر گاہ بنجوم ہدایت اور قابل اقتدا بنا بر حدیث نجوم کے
آپ کے زعم باطل مین صحابہ بلکہ ثلثہ ہی ٹھہرے تو کیا اہلبیت رسولخدا قابل اقتدا ہونگے
اور نجوم کی تشبیہ سے خارج کر دیے جائینگے اور اُنکی اقتدا باعث ضلالت ہوجائیگی
کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لائیگا اور اہلبیت خصوصاً جناب امیر و حسنین کی نسبت
ایسا خیال کریگا فما ہو جوابکم فہو جوابنا اگر فرمائیے کہ ہان اس حدیث سے تو مقتدا
ہونا اہلبیت کا نہین ثابت ہوتا مگر بدلائل آخر ثابت ہوتا ہی تو شیعہ کہینگے کہ ہم بھی تو
مقتدا ہونا اہلبیت کا کلاً بتفسیر لفظ اصحاب باہلبیت اسی حدیث سے اور حدیث تمسک
اور حدیث سفینہ اور امثال اُسکے سے و بآیات قرآنی جیسے فاسئلوا اھل الذکر
و کونوا مع الصادقین و اطیعوا اللہ و امثالہا سے بلکہ بنص رسول اللہ باسمائہم
و باشخاصہم و بنص السابق علے اللاحق ثابت کرتے ہین پس نواماموں کا بھی مقتدا ہونا
ثابت ہوجائیگا اور یہ کیا ضرور ہی کہ کل مقتداؤن کا مقتدا ہونا ایک ہی دلیل سے
ثابت کیا جائے پس بحسب تسلیم تمہارے کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین تین کا اہلبیت
سے مقتدا ہونا ثابت ہو گیا اب یہ فرمائیے کہ جب جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ
نے ان تین کو اہلبیت سے مقتدا کیا ہم بحدیث تمسک و ہم بحدیث سفینہ و ہم بحدیث نجوم
باقرار تمہارے تو آپ کے ثلثہ کا مقتدا ہونا تو خاک مین ملگیا بلکہ بکذب و دروغ
مقتدا بن جانے سے وہ فاجر و کافر ہوگئے آپ اپنے ثلثہ کی خبر لیجیے کہ وہ جہنم

ہین گئے ہمارے نواامامون کی آپ فکر نہ کیجیے کہ ہم انکو اپنے ان تینون مقتداؤن کے حکم سے مقتدا بنا لینگے **قولہ** کون مسلمان ہے کہ ایسی بات زبان پر لائیگا **اقول** جو مسلمان بے ایمان ایسا ہے کہ اصحاب ثلثہ کو مصداق حدیث نجوم سمجھتا ہے اور اہلبیت کو اسکے مصداق سے خارج جانتا ہے وہی نالائق قائل اس کفر و زندقہ کا ہے علاوہ اسکی گستاخی معاف حضرات اہلسنت تو کل ائمہ کرام کو قابل اقتدا نہین سمجھتے ہین آپ کے علمانی تصریح کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام خرگوش کو حرام جانتے تھے اور ابو حنیفہ حلال اب آپ خرگوش نوش فرماتے ہین اور قول امام جعفر صادق علیہ السلام فراموش تو کیے کسکو مقتدا ٹھہراتے ہین صاحب منہاج نے تصریح کی ہے امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام تیاسکو مسائل دینیہ مین حرام جانتے تھے اور ابو حنیفہ کی فقہ مبنی اوپر اسی قیاسات خرصیہ کے ہے آپ نو ہی اماموں کی بہ نسبت اتنا تعجب ظاہر کرتی تھی اور نعوذ باللہ کہتے تھے حالانکہ کل حضرات اہلسنت اقتدا سے کل ائمہ کے منکر ہین گو فریب دہی عوام کے واسطے زبانی مدعی اطاعت اہلبیت ہین ولکن یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم و قد مر بحثہ مستوفا فی الجلد الاول **قولہ** لفظ اہلبیت کا الی قولہ ارشاد کرتے **اقول** چونکہ اس بات کو جناب والا مکرر سہ کرر ارشاد فرماتے ہین گویا کہ علق نفیس اور ثمرۃ الغراب تصور کرتے ہین پس ہر چند ہم جواب اسکا دیچکے ہین مگر پھر بھی بہ خفش کے سامنے مکرر کہتے ہین کہ کبھی تو سر ہلائیے اور کان نہ بہت بہت پھٹائیے اور کچھ ہی سمجھجائیے یہ جواب فرماتے ہین کہ ضرور لفظ اہلبیت کا فرماتے اور رہا لبیتی کالنجوم ارشاد کرتے تو جب اصحاب کی تفسیر باہلبیت کی تو اہلبیتی کالنجوم فرماد یا پھر کیونکر آپ فرماتے ہین کہ لفظ اہلبیت کا نہین فرمایا غایۃ الامر یہ ہے کہ لفظ اہلبیت کا بعد لفظ اصحاب فرمایا پس اگر آپ فرمائیے کہ بعد اصحاب کیون کہا پہلے ہی کیون نہ کہدیا تو اس اعتراض کا جواب شیعون سے نہین ہوسکتا اس لیے کہ آپ فن بلاغت سے بہرہ نہین رکھتے کاش دس پانچ سبق مختصر معانی کے آپ نے

پڑھ لیے ہوتے تو ایسے خدشات بیہودہ دل مین نہ آتے آپ کے نزدیک باب تفسیر و
مفسر جن وجوہ بلاغت کے لیے مقرر کیا گیا ہو وہ محض لغو اور بیکار ہو اور تفصیل بعد الاجمال
اور تخصیص بعد تعمیم یہ سب لغو ہو حالانکہ اسکے لیے بڑے بڑے فوائد ہین جسکے ذکر سے
کتب علم بلاغت مشحون ہین بالاجمال اس مقام خاص کے ہم بعض فوائد کو ذکر کرتے ہین پس
جاننے کہ علماے معانی نے بیان کیا ہو کہ ذکر شئ کا باجمال و ابہام کبھی غرض اُس سے توجیہ
کرنا مخاطب کا ہوتا ہو طرف اپنے کلام کے تاکہ وہ لفظ مبہم کو سنکر متوجہ ہو کہ غرض متکلم
کیا ہو پس جب بعد توجہ القاے غرض اپنے متکلم کرے تو اُسکا ذہن غافل نہ رہے اگر
آپنے نحو میر پڑھی ہوگی تو اوستاد نے بحث بدل الکل من الکل مین بتلایا ہوگا کہ مبدل منہ
مقصود اصلی نہین ہوتا بلکہ فقط توطیۃً و تمہیداً ہوتا ہے لئلا یفوت المخاطب
غرض المتکلم بسبب غفلتہ و عدم التفات ذہنہ اور کبھی غرض ذکر مبہم و
مجمل سے وقعت اُسکی بیچ قلوب کے ہوتی ہو جیسے القارعۃ ما القارعہ
وما ادراک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش الخ پس والقیامت
کا ذکر بلفظ مبہم کیا بعد اُسکے اوسکی تفصیل مین یوم یکون الناس فرمایا اس طرح پر ذکر
کرنا دلالت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ روز قیامت کوئی بڑا امر بزرگ ہو الغرض
ان فوائد کے سمجھانے مین تقریر کو طول ہوتا ہے اور مقصود اصلی رہا جاتا ہے پس
اسجگہ بوجہ بلاغت افصح العرب نے پہلے لفظ اصحاب کا ذکر کیا اور یہ لفظ نہایت مجمل
تھا اسلیے اطلاق اسکا کبھی اوپر معانی لغویہ آور کبھی اوپر معانی عرفیہ اور کبھی اوپر معانی اصطلاحیہ
کے آتا ہو آور کبھی اصحاب سے مثل الذین امنوا کے وہ لوگ مراد ہوتے ہین جو
ظاہری ایمان رکھتے تھے پس منافقین اور فساق و فجار صحابہ کہ جنکو بوجہ
شراب خواری حضرتؐ جوتیون سے مارتے تھے اور حدود شرعیہ اُنپر جاری کرتے
تھے یہ سب بھی اصحاب رسول کہلاتے تھے اور کبھی اصحاب سے خُلّص مومنین اور اصحاب

حقیقی مراد ہوتے تھے اُس مین بھی علی مراتبہم کاملین اور اکملین اور ناقصین اور انقصین ہوتے تھے پس جو لوگ حاضرین خدمت مین سہی فہمیدہ لوگ تھی اونکو ایسے لفظ کی استعمال سے تحیر ہوا یہانتک کہ متوجہ ہو کر پوچھا کہ آپ کی کیا غرض ہر اسلیے کہ منافقین اور فساق و فجار صحابہ اِسکی لیاقت نہین رکھتے ہین کہ انکی اقتدا کیجاوے پس اُنکے متوجہ ہونیکے بعد جناب سولخدا نے انکی القاے غرض اصلی فرمائی کہ مراد میرے اصحاب سے وہ اصحاب خاص ہین جو اکملین مین سے ہین اور بحد عصمت پہونچے ہوے ہین اور وہ سواے اہلبیت کے اور کوئی نہین ہر ایک فائدہ دوسرا فائدہ اسی کے ضمن مین بدلالت صریحی عدم لیاقت دیگر اصحاب کے واسطے مقتدا ہونے کے ثابت ہوئی اس لیے کہ جب تفسیر صحابہ با اہلبیت کی تو اِس سے بدلالت صریحی ظاہر ہوا کہ سواے اہلبیت کے صحابہ کو اسکی لیاقت نہین ہر کہ مقتدی بناے جاوین ورنہ یہ تفسیر جائز نہوتی تو درحقیقت مرجع اِس عبارت کا طرف اِسکے ہوا کہ اہلبیت کو اہلبیت مقتدا ہونیکی ہر اور دیگر صحابہ کو خصوصًا آپ کے ثلاثہ کو جنکے ایمان ہی مین کلام ہر اسکی اہلیت نہین ہر پس اگر پہلے ہی سے فرما دیتے کہ اہلبیت قابل اقتدا ہین تو یہ فائدہ نہ حاصل ہوتا کہ غیر انکا قابل اقتدا نہین ہر تو جو اشخاص آپکے بھی معتبر ہین وہ بھی سمجھتے کہ اہلبیت اور اصحاب دو نو قابل اقتدا ہین وھو خلاف مقصود اللہ ورسولہ الغرض آپ کو لیاقت اسکی نہین ہر کہ فصاحت و بلاغت کلام خدا اور رسول کے لطائف کو سمجھے آپ ابو ہریرہ کی حدیث من اکل بصل العکۃ فقد حج الملکۃ کو جانیے **قولہ** مگر بلحاظ عالم ارواح کے اصحاب مین داخل ہین **اقول** صحابت عالم اجسام گو بحسب بشریت کے نہوگی لیکن بحسب تبعیت و اطاعت کاملہ کے قابل انکار نہین ہو سکتی اور بجز نواصب و خوارج کے کوئی مسلمان اُسکا منکر نہین ہو سکتا اور عالم ازواج کا ذکر جو جنید آپ نے بہ تمسخر کیا ہی مگر صحابت عالم انوار اہلبیت اطہار کے لیے مخصوص ہر کہ کسی کو اخیار و ابرار سے میسر نہوے چہ جائے بُت پرستان شراب خوار اگر اس مین کسیکو شک ہو تو

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

تیسری دلیل جو عبارت من لم یغیر بعدہ کے اس حدیث کے آگے زیادہ لکھی ہے اُسنے اس تاویل کا دروازہ بند کردیا اور لفظ اصحاب سے اہلبیت کے معنی لینے کو منع کردیا اسلیے کہ حضرات نے تو یہ خیال کیا کہ اگر اور کچھ الفاظ اس حدیث کے آگے نہ بڑھاے جاوینگے اور فقط ہذا صحیح کہکر یہ حدیث ختم کردیجاوے گی تو سنیون کی دار وگیر سے نجات نہ ملیگی اور حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سنکر وہ جان آفت مین ڈال دینگے اِسلیے یہ الفاظ امام صاحب کی طرف سے بڑھادیے کہ مراد اصحاب سے وہ لوگ ہین جنہون نے کچھ تغیر وتبدیل دین مین نہین کی اور جو مرتد نہین ہوے اور وجود وزخ کیطرف نہ کھینچے جائینگے اور جن سے پیغمبر خدا بیزاری اپنی ظاہر نہ کرینگے پس ان الفاظ سے ہمارا نقصان تو کچھ نہوا اسلیے کہ ہم بھی ایسے تغیر وتبدیل کرنیوالون کو اور مرتد ہوجانیوالون کو اِس حدیث کے مصداق سے خارج سمجھتے ہین اور خلفاء راشدین اور انصار ومہاجرین کو گو ہزار طرح امامیہ مرتدین مین شامل کرنا چاہین وہ شامل نہین ہوسکتے کہ اسکا بیان تفصیلی بحث ارتداد صحابہ مین ہوگا انشاء اللہ تعالی لیکن ان الفاظ سے ہمکو بہت ہی فائدہ ہوا اور حضرات امامیہ کی تاویل وتحریف کا حال اِس سے کھلگیا اس لیے کہ اگر یہ الفاظ نہوتے تو خیر کسی نہ کسی طرح پر وہ اپنا دل خوش کرسکتے تھے اور اصحاب سے مراد اہلبیت لے سکتے تھے لیکن ان لفظون نے مجبور کردیا کہ وہ کسی طور سے اصحاب سی اہلبیت مراد نہین لے سکتے اس لیئے کہ اگر حدیث اصحابی کالنجوم مین مراد اصحاب سے اہلبیتؑ ہون تو جو الفاظ من لم یغیر بعدہ کے آگے بیان کیے گئے ہین وہ بھی اُنکی شان مین وارد ہونگے تو معاذ اللہ معنی اُسکے مطابق قول شیعون کے یہ ہونگے کہ وہی اہلبیت مثل ستارون کے ہین جنہون نے دین مین تغیر وتبدیل نہین کی ونقل کفر کفر نباشد جو مرتد نہین ہوے پس کس منھ سی

اس حدیث کو شان مین اہلبیت کی کہین گے اور کس طرح اہلبیت نبوی پر تہمت تغیر وارتداد کی لگاوینگے غرض کہ ان الفاظ نے امامیہ کی تحریف کو ثابت کردیا اور اُنکی تاویل کا دروازہ بند کردیا سبحان اللہ کیا قدرت خدا کی ہے کہ جن الفاظ سے ہمپر الزام دینا چاہتے تھے اُنسے خود ہی ملزم ہوگئے اور جو عبارت ہمارے قائل کرنیکی لیے پڑھاتے تھے اُس سے خود قائل ہوگئے

بیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ خمیر مایۂ دوکان شیشہ گر سنگ است

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

یہ کلام مختل النظام مبتنی اوپر چند خطاؤن ہاے کیا دیون کی ہی ایک یہ کہ منقول عیون الاخبار کو حدیث قرار دیا ہی حالانکہ وہ کلام سائل ہی قول معصوم نہ قول راوی آری ہذا صحیح حدیث منقول بخبر احاد ہی کما اشرنا الیہ دوسری یہ کہ ہذا صحیح متعلق بسوال اول سائل ہی وقد قلنا ہذا غیر صحیح عندنا کیون نہین جائز ہی کہ متعلق بسوال ثانی ہو بلکہ ضرور ہی کہ ایسا ہو کما ستیضح چنانچہ بعد اسکی اسکے ایکی کچھ بحث لغو ولاطائل کرینگی اور وہین جواب بھی سنین گی تیسری لم یغیر ولم یبدل متعلق بقول اول ہی ہی کیون نہین جائز ہی کہ جیسی ہذا صحیح متعلق بسوال ثانی ہے لم یغیر ولم یبدل بھی متعلق اوسی سوال سے ہو پس یہ کہنا کہ بعد اسکے کہ قید لم یغیر حدیث نجوم مین لگائی گئی اب تفسیر اوسکے باہلبیت نہین ہوسکتی ہے محض لغو ہوا اس لیی کہ حدیث نجوم مین یہ قید لگا ہی نہین گئی بلکہ ہذا صحیح مین لگائی گئی ہے ہلکہ وہ متعلق بسوال ثانی ہی پھر حدیث نجوم کی تفسیر باہلبیت مین کیا نقص واقع ہوا اور چوتھی بفرض تنزل ملکہ بتنزلات ہم کہتے ہین کہ بعد قید لم یغیر ولم یبدل کی اگر تفسیر باہلبیت کی تو اس مین کیا قباحت ہی اسلیے کہ اصحاب غیر مبدلین لا بالفعل ولا بالقوہ بجز اہلبیت کے کوئی دنیا مین نہین ہوسکتا آرے اگر قبل ان قیود کے تفسیر باہلبیت کرتے تو بظاہر آپکا اعتراض ہوسکتا اگرچہ ممکن تھا کہ ہم کہین کہ مراد حضرت کی یہ ہوسکتی ہی کہ نجوم اہلبیت ہین کہ وہ مصداق لم یغیر ولم یبدل ہین نہ غیر اُنکے کہ مصداق مغیرین و مبدلین ولو بالقوۃ ہین پس مآل اسکا طرف صفت کاشفہ کے ہوگا نہ طرف احترازیہ کے جیسے آپ ازواج مطہرات وطیبات کہتے ہین نہ باین معنی کہ

کہ ازواج رسولؐ سے بعض کو متنجسات و خبیثات بھی کہتے ہین بہرکیف تقدم تفسیر علی التقید بالکس دلیل سے آپ نے ثابت کیا کہ جسپر سگان معاویہ سقدر عوعو کرین اور کہین کہ بعض اہلبیت معاذ اللہ متغیرین و متبدلین سے ہوگئے بلکہ ہم کہتے ہین کہ اصحاب کالنجوم مین چونکہ یہ قیدین ملحوظ نظر جناب رسولخدا نہین آسی سبب سے تفسیر باہلبیت کی اور اگر تم اپنی بمغزی سے کہو کہ جس حدیث مین تفسیر اہلبیت ہو اُس مین ان قیود کا ذکر نہین ہو تو ہم کہینگے کہ جس مین ان قیود کا ذکر ہو اُس مین تفسیر باہلبیت بھی نہین ہے علاوہ اسکے گو ذکر قیود کا نہو مگر بلحاظ نظر جناب رسول خدا نہین جیسے حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ جس پر بیچارے ابو ہریرہ کو خلیفہ ثانی نے وہ گھونسا مارا کہ چوتڑ کے بل گرے کما ہو فی صحاح حکم پس جس طرح سے قول امام رضا علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث بشروطہا ہو یہانتک کہ فرمایا وانا من شروطہا یعنی ہماری امامت کا اقرار بھی اسکے شروط سے ہو اسیطرح سے ہم کہتے ہین کہ جناب رسولخدا کو مرکوز خاطر تفسیر باہلبیت بعد ان قیود کے تھی در کاشف اُسکا فرمانا امام رضا علیہ السلام کا ہو اسلیے کہ ہمارے عقیدہ مین ائمہ علیہم السلام بجز قول جناب رسول خدا کے کچھ فرماتے ہی نہین تھے اور جب آنحضرت سے کسی نے پوچھا کہ آپکی راے اس مسئلہ مین کیا ہو جواب مین فرمایا کہ ہمارے نزدیک راے کسی مسئلہ مین نہین ہی بلکہ جو کچھہ ہم کہتے ہین قول رسولؐ خدا سے کہتے ہین الحاصل نہین معلوم کہ آپ کے موجی صاحب نے یہ تفسیر قبل التقید کہان سے نکالی حمق من الہبنقہ اتنا بھی نہ سمجھا کہ اگر کوئی سنی ہی ہمسے پوچھے گا کہ شیعہ تفسیر بعد التقید کہتے ہین تو ہم کیا جواب دینگے آپ کا کوئی قصور بجز حماقت اور غباوت کے نہین ہی یہ سب کیا دیا اُسی اپنا ئے کے کاریگری ہین جو ادھوڑی استر کو نری استر بناتے ہین اور نری استر مین ترپ چھرپ ٹاٹ بافی کی لاتے ہین اور بعد اس سب کے صفت کاشفہ کا کون مانع ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے معصومین کو غیر معصومین سے جدا کرنیکے لیے اصحابی اصحابی پڑھا ہو نہ یہ کہ معصومین ہین مبدلین و غیر مبدلین فرمایا ہو اور چونکہ سائل سنی المذہب کُل صحابہ کو عدول سمجھتا تھا حضرت نے اُسکے قول کو بدلیل اصحابی باطل کر دیا قولہ زیادہ لکھی ہی

اِسنے اس تاویل کے دروازہ کو بند کر دیا **اقول** دعوائے زیادتی بے دلیل و تفسیر کو تاویل کہنا حماقت کی دلیل ہے اور بظاہر بند ہونا دروازہ کا جب ہوتا کہ جب اِس حدیث مین قبل تقیید کے تفسیر باالبیت ہوتی واذلیس فلیس **قولہ** ہذا صحیح کہکر یہ حدیث ختم کر دیجائے **اقول** یہ حدیث ہرگز ختم سنیون کی گئی بلکہ حدیث دعوالی اصحابی ختم کی گئی آپ کے موجی صاحب نے محض بکذب و دروغ ہذا صحیح کے ترجمہ مین دونو حدیث کے صحیح ہونیکو ذکر کیا ہے **قولہ** سنیون کی دار وگیر سے نجات نہ ملیگی **اقول** سنیون کی جان خود دار وگیر حدیث نجوم مین پڑی ہے اگر سچی کہتے ہین توحدیث اقتدوا باالذین باطل ہوتی ہے اور باقتدائے امثال علی و عباس کہ شیخین کو کاذبین غادرین خائنین آثمین جانتے تھے کمافی صحیح المسلم اور باقتدائے سعد عبادہ و اسامہ خلافت شیخین باطل ہوئی جاتی ہے اور جتنے علمائے محققین نے اس حدیث کو مکذوب و موضوع اور باطل و مردود کہا ہے وہ خود واہی ہوئے جاتے ہین اور اگر جھوٹی کہتے ہین یا کوئی قید لگاتے ہین تو عدالت کل صحابہ ہاتھ سے جاتی ہے اسکو دار وگیر کہتے ہین **قولہ** صحت سنکر الخ **اقول** تمہاری کتابون سے تو صحت نہوئی اور ہماری کتابون کی صحت تمہارے کسی کام نہ آویگی اسلیے کہ الزام فرع تحقیق ہے علاوہ اِسکے تقیید و تفسیر سے اُس مین ایک ایسی آہنی میخ لگی ہوئی ہے کہ تمہارے اَسفل سے اعلی تک فگار کر دیتی ہے **قولہ** مراد اصحاب سے وہ لوگ ہین **اقول** مکرر بیان ہوا کہ یہ مراد حدیث دعوالی اصحابی سے ہے نہ حدیث نجوم سے مگر بے حجت و دلیل زق زق بق بق کرنا کام تمہارا ہے اور اگر ہم فرض بھی کرلین کہ ہان حدیث نجوم ہی سے متعلق ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ غرض امام کی الزام خصم ہے کہ وہ کل صحابہ کو مصداق حدیث نجوم سمجھتا تھا حضرت نے اُسکے مزعوم باطل کو بحدیث اصحابی باطل کر دیا کہ پھر وہ سائل سنی کچھ نہ کہہ سکا دلیل اسکی سنیت پر قول اُن حضرت کا اس حدیث مین ہے لما یرووہ یعنی اہلسنت روایت کرتے ہین پس چونکہ سائل سنی تھا لیاقت اِسکی نہ رکھتا تھا کہ اُسکے سامنے تفسیر باالبیت کیجاوے **قولہ** کچھ نقصان نہوا **اقول** بہت بڑا نقصان ہوا اسلیے کہ

ثلاثہ آپ کے خبکار ارتداد ہمارے نزدیک اجلاے بدیہیات سے ہے وہ اس قید کی وجہ سے مصداق
حدیث سے خارج ہو گئے قولہ خارج سمجھتے ہین اقول کہان خارج سمجھتی ہین اگر خارج ہی سمجھتی
تو شیعون سے کیون مستدعی ہوتے کہ وہ دخول ثلثہ کرین اور کیون اس قید کو بار بار زائد و تحریف
شیعہ کہتے ہان تم تو المکملین غیر مبدلین یعنی اہل بیت طاہرین کو البتہ خارج سمجھتے ہو اور مصداق
یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم مین داخل ہوتے ہو قولہ ہزار طرح پر شامل کرنا چاہین شامل
نہین ہو سکتے اقول ہزار ہی طرح پر نہین بلکہ ہزارون طرح سے ارتداد ثلثہ ہم ثابت کرتے ہین
چنانچہ ایک کتاب الفین ہی کہ اوس مین دو ہزار دلیلین اثبات خلافت بلا فصل جناب امیر علیہ السلام
کے مذکور ہین اور ہر ایک دلیل سے بمفاد الاشیاء تعرف باضدادہا ارتداد ثلاثہ ثابت ہوتا ہے اور
آپ ایک طرح سے بھی نہین خارج کر سکتے اور اگر مثل جہالت ابوجہل کہ باوجود دیکھنے ہزارہا معجزات نبوی
کے اپنی جہالت پر مصر رہا آپ کے امثال بھی نہ مانین تو اس مین ہمارا کیا ضرر ہے **بیت**
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** ارتداد صحابہ مین ہوگا **اقول** ابھی تو
آپ کے شکم مبارک مین ہے ہم کہان سے ابولولو کو بلوائین کہ ما فی البطون عمریون کے باہر ہوین
جناب والا یہ جو ہر جگہ پر آپ فرماتے ہین کہ عدم ارتداد صحابہ فی ثلثہ ہم بعد اسکے ثابت کرینگے
حالانکہ نجوم مین داخل ہونا انکا موقوف اوپر عدم ارتداد کے ہے اور موقوف علیہ مقدم ہوتا
ہے موقوف پر پس یہ کیا جہالت ہے کہ مقدم ندارد موخر پر اسقدر اوچلتی ہین اور بے سر و پا بکتے ہین
اور مٹکتے ہین اگر آپ عدم ارتداد صحابہ بلکہ ثلثہ ثابت کر دیتے تو شاید نجوم مین کوئی پھر آپ سے
اسقدر بحث بھی نکرتا بہرکیف اگر آگے کچھ لکھیگا تو جواب بھی سن لیجیگا بالفعل تو آپ کی دلیل اقطع
اور ابتر اور عمر بچہ سے دم بریدہ تر رہی عقلا ایسے حوالات کو حیلہ و حوالہ سمجھتے ہین اور **بیت**
آدمی را بچشم حال نگر ؛ از خیال پری و دی بگزر ۔ کہتے ہین **قولہ** بہت ہی فائدہ ہوا **اقول**
کچھ بھی فائدہ نہین ہوا بلکہ بہت نقصان ہوا اسلیے کہ آپ نے تسلیم کر لیا کہ ہم تغیر و تبدل کرنیوالونکو
اور مرتد ہو جانیوالونکو اس حدیث کے مصداق سے خارج سمجھتے ہین اس تسلیم سے آپکی

ایک نقصان یہ ہوا کہ جسکو آپ تحریف شیعہ کہتے تھے وہ تحریف نہ ٹھہری دوسرے آپ کے
ثلاثہ مغیرین و مبدلین سے نہ نکلے اسلیے کہ آپ نے بیان دعوی فرمایا کہ خلفاے راشدین
اور انصار و مہاجرین اس مین شامل نہین ہو سکتے اور اسپر کوئی دلیل ارشاد نفرمائی اور دعوائے
بلا دلیل پیش عقلا مقبول نہین ہان جان بچانیکے واسطے ایک وعدہ آپ نے کیا ہے کہ ہم اسکو بحث
ارتداد صحابہ مین لکھین گے ولعل ہذا وعد مکذوب اور بالفرض اگر ملک الموت نے مہلت
دی اور شیطان نے اعانت بھی کی تو جو کچھ جھک مارئیے گا آگے چلکر دیکھا جائیگا اور آگے
چلکر فائدہ ہو یا نہو بالفعل تو آپ کی جان نہین بچتی پس نہین معلوم کہ کونسا فائدہ ہوا اسلیے کہ جسکو
آپ تحریف کہتے تھے وہ تحریف نہین ٹھہری بلکہ وہ معنی مقبولہ آپ کے ٹھہر گئے اور جنکو آپ
مغیرین و مبدلین سے نکالنا چاہتے تھے وہ ابھی تک داخل ہی ہین آئندہ کا خدا مالک ہے تیسرے
دعوای عدالت کل صحابہ خاک مین ملگیا یہ نقصان ہوا یا فائدہ ہوا **قولہ** مجبور کردیا **اقول** ہرگز
نہین مجبور کیا بلکہ آپکے موچی صاحب کو اور آپکو عقل و شعور سے دور کیا ہے کہ علاوہ یہ مدعی
قبلیت تفسیر از تقئید ہوئی اور ہم تفسیر بعد التقئید کرکے آپکا اور موچی صاحب کا منہ چھپا
چلے اور لحیہ نعشلی کو جلا چلے اور آلیۂ عمری کو پارہ پارہ کر چلے **قولہ** وہ بھی انکی شان مین ہوگی **اقول**
ہرگز انکی شان مین نہین ہے بلکہ مخالف کی شان مین ہے لتقدم التقئید علے التفسیر و علی التنزل
صفت کاشفہ ہے نہ احترازیہ کما مر **قولہ** وہی اہلبیت مثل ستارون کے ہین **اقول** یہ سب بنا
فاسد علے الفاسد ہے جیسا کہ سابق مین ہمنے کہا کہ یہ متعلق بدعوای اصحابی ہے نہ بحدیث
نجوم و علی التنزل مطلب امام کا یہ ہے کہ جو اصحاب نجوم ہدایت ہین وہ وہی لوگ ہین جو
مغیرین اور مبدلین سے نہین ہین لا بالقوۃ ولا بالفعل اور وہ اہلبیت ہین یہ معنی تمنے کس لفظ
سے نکالے کہ اہلبیت مین مغیرین اور مبدلین ہین یہ تمنے نقل کفر نہین کیا ہے بلکہ عین کفر کیا ہے
جو ایسے معنی ٹھہرائے ہین اور بکذب و افترا شیعون کی طرف نسبت کی ہے شیعون نے کہان
تعبیر بالبیت کرکے یہ قیدین لگائی ہین بلکہ یہ قیود انکو موجب نقض تفسیر بالاہلبیت ہوئی ہین اور یہ تفسیر اپنے

دل سے نہین گڑھی ہی بلکہ اُنکے ثقات رواۃ نے اسی حدیث مین جناب رسولخدا سے نقل کی ہی پس اگر اس حدیث مین نہوتے تب بھی موداے احادیث دیگر مثل حدیث سفینہ و حدیث تمسک وغیرہا بھی تفسیر کرتے چہ جاے اینکہ خود اسی حدیث نجوم مین مذکور ہو کما سیجیٔ عن قریب انشاء اللہ

قولہ امامیہ کی تحریف کو ثابت کردیا **اقول** امامیہ کی تحریف تو ثابت نہوئی اسلیے کہ تم خود اسکے مقر ہوگئے مگر تمہاری تحریف معنی حدیث مین اور ریکبازی و مکاری الزام دینا شیعون کو بخوبی ثابت ہوگیا اور علاوہ اسکے یہ بھی تمہاری اقرار سے ثابت ہوگیا کہ اہلبیت مورد حدیث نہین ہین اور وہ نہ نجوم اہتدا ہین اور نہ قابل اقتدا بلکہ جو کچھ ہین صحابہ ہین بلکہ ثلثہ ہین پس تم حدیث سفینہ اور حدیث تمسک کے منکر ہوے اور کیونکر نہ منکر ہو کہ تمہارے خلیفہ ثانی حسبنا کتاب اللہ کہکر تمسک باہلبیت کے منکر ہو گئے تھے لیکن حضرت عمر کے بیان سے تو تمسک باصحاب بھی باطل ہوا جاتا ہی آپ کے قیل وقال نے ہماری ذہن پر اسوقت یہ بات حالی کی کہ حضرت عمر بھی منکر حدیث نجوم کے ہونگے ورنہ حسبنا کتاب اللہ کیون فرماتے **بیت** عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

جب علماۓ امامیہ نے دیکھا کہ یہ دعوی بھی ثابت نہین ہوتا اور اس حدیث مین اصحاب کی لفظ سے اہلبیت کے معنی نہین بنتے تب مجبور ہو کر حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سے انکار کیا اور اُسکی عدم صحت کا دعوی کر کے اپنا پیچھا چھوڑانا چاہا مگر ہزار شکر اسپر ہی کہ الفاظ حدیث سے انکار نہین کیا اور اس عبارت کو جو اوپر مینے نقل کی ہی نہین جھٹلایا بلکہ صرف تاویل ور تحریف معنوی کو کام فرمایا ہی اور فقط شبہات اور احتمالات سے اسکی صحت سے انکار کیا ہی چنانچہ صاحب استقصاء الافحام نے جواب مین منتہی الکلام کے لکھا ہی کہ اس روایت سی ثابت ہوتا ہی کہ دو حدیثون کی نسبت سائل نے سوال کیا ایک حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت دوسرے

حدیث دعوالی کی نسبت اور امام موسی رضا علیہ السلام نے ہذا صحیح اُسکی جواب مین فرمایا پس یہ جواب
صرف حدیث اخیر کی نسبت ہی نہ حدیث اول کی نسبت کما قال از ملاحظہ این حدیث شریف ظاہر است
کہ انچہ مخاطب در ترجمہ آن گفتہ کہ امام رضا علیہ السلام حکم بصحت این ہر دو حدیث نمود غیر صحیح است
زیرا کہ ہرگز تصریح بہ صحت ہر دو حدیث درین روایت صراحۃ کہ مدلول کلام او ست مذکور نیست
بلکہ لفظ ہذا صحیح مذکور است و جائز است کہ آن متعلق بہ ہر دو حدیث نباشد بلکہ محتمل است کہ گو سائل
در سوال از دو حدیث استفسار کردہ بود مگر آن جناب در جواب یکے ازان کہ حدیث اخیر است
بیان فرمودہ بس جواب باصواب مین تین خطائین ہین اول خود مجیب اس جواب کو یقیناً بیان نہین
فرماتا اور جائز است اور محتمل است بجاے واجب است و یقین است کے استعمال کرتا ہی اور
احتمال و رشک سے اس حدیث کے جسکی صحت مین بقول امام کچھ شک نہین تکذیب فرماتا ہی
دوسرے یہ احتمال بھی فقط احتمال ہی احتمال ہے اسلیے کہ جب سائل نے دو حدیثون کی
نسبت استفسار کیا اور امام نے ہذا صحیح کہکر جواب دیا تو یقیناً یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت امام نے
سائل کے قول کی تصدیق کی اور اُسکا قول دو حدیثون کی نسبت تھا اس سبب سے دونون حدیثونکی
صحت ثابت ہوئی رہا یہ احتمال کہ اگر امام دونو حدیثون کی صحت تسلیم کرتے تو ہذا ن صحیحان
فرماتے یہ قابل لحاظ کے نہین ہی اس لیے کہ مقصود سائل کا واحد تھا یعنی قول بہ نسبت صحیح
صحابہ کے تو حرف اشارہ واحد کا مقصود واحد کے نسبت استعمال کرنا خلاف محاورہ نہین
ہی تیسرے سائل نے دو حدیثون کی نسبت استفسار کیا اور امام نے فقط ہذا صحیح فرمایا
پس اگر ہم تسلیم بھی کرین کہ یہ جواب دوسری ہی حدیث کی نسبت ہی تو پہلی حدیث کا جواب
کیا ہی کیا یہ کسی کے خیال مین آتا ہی کہ سائل دو حدیثون کی نسبت سوال کرے اور امام ایک
حدیث کے نسبت جوابدین اور دوسری کی نسبت لا و نعم کچھ نہ فرماوین اور اُسکی صحت اور
عدم صحت کی نسبت کچھہ بھی زبان مبارک سے ارشاد نہ کرین اور ایک مجمل لفظ کہکر سائل کو حیرت مین
ڈالین شاید حضرت امامیہ یہ جوابدین کہ ائمہ کی شان یہی ہی کہ کسیکو کبھی جواب صاف نہ دین اور تقیہ کو

کسی حالت مین نہ چھوڑین اور ہمیشہ گول بات کے سوا زبان سے کچھ نہ ارشاد فرماوین خدا کے واسطے ذرا انصاف کرنا چاہیے کہ جس سائل نے امام سے سوال نسبت دو حدیثون کے کیا تھا جب اُسکے جواب مین امام نے ہذا صحیح فرمایا تو وہ کیا سمجھا ہوگا دونو حدیثون کی نسبت یا ایک ہی کی نسبت اگر وہ ایک ہی حدیث کی نسبت سمجھا تو ضرور دوسری حدیث کی نسبت مکرر استفسار کرتا اور اگر وہ دونو حدیثون کی نسبت سمجھا تو یا امام کے ان لفظون کا یہی مطلب ہوگا یا معاذ اللہ امام نے اُسکو جان بوجھ کر مجمل لفظ لکھکر دھوکھ مین ڈالا ہوگا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

لڑکپن مین بعض کتب حکمیہ مین ہمنے پڑھا تھا کہ عدالت وسط ہی بین الافراط و التفریط جیسے درمیان فجور اور جمود کے عفت ہی اور درمیان جبن اور تہور کے شجاعت ہی اور درمیان بلاہت وجربزہ کے حکمت ہی تو مضمون جربزہ خیال مین نہ آتا تھا لیکن جب امثال حضرت مخاطب کے کلام کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دنیا مین ایسی حدت ذہن والے لوگ بھی ہین کہ جنکا ذہن کسی بات پر قرار نہین لیتا اور ہر دم مثل بوزینہ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اُچکتے کودتے ہین ابتداءً یہ فرمایا کہ کل امامیہ کو صحت حدیث نجوم کا زبان امام رضا علیہ السلام سے اقرار ہی اب یہ کس مُنھ سے نکلتا ہی کہ صاحب استقصا نے انکار کیا ہی پھر فرمایا تھا کہ جب تلک سنیون نے کتب شیعہ سے یہ حدیث نہ دکھلائی تب تلک امثال علامہ شوستری نے کیا شور و غُل اسکی تکذیب کا مچایا اس سے ثابت ہوا کہ بعد اسکے علماء امامیہ نے اقرار کرلیا کاش ایک عالم کا بھی نام تبلایا ہوتا کہ جنسے اقرار اسکی صحت کا کیا ہوتا اب پھر فرماتے ہین کہ جب علماء امامیہ نے دیکھا کہ یہ دعوی بھی ثابت نہین ہوتا تب اسکی صحت کا انکار کیا حضرت سلامت شیعہ جسکا ہمیشہ سے آجتک انکار کرتے ہین وہ وہی تمھاری حدیث نجوم ہی کہ جسکا تمھارے کُل علماء محققین و ناقدین نے انکار کیا ہی اور موضوع اور باطل و مکذوب و مردود کہا ہی اور ہمین

کیون مقتدی اور مقتدا انکا بتاتا نہین لگتا ہو غرض اپنی حدیث کا جو مفسر بالبیت ہو اسکا شیعہ کیون انکار کرینگے اور اگر انکار کرتے تو اپنی کتابون مین کیون مندرج کرتے اور انکے مذہب کے لیے تو نہایت مفید ہو کہ اہلبیت کو قابل اقتدا بناتے ہے اور امثال ثلثہ کو کناری جہنم کی لیجاتی ہو پھر شیعہ اسکا انکار کیون کرین اور یہ جواب فرماتے ہین کہ شکر ہو کہ الفاظ حدیث سے انکار نہین کیا بلکہ تحریف معنوی کی سبحان اللہ کیا عقل ہو ہم نہین سمجھتے ہین کہ آپ کیا فرماتے ہین ہم تو اسکو نہ لفظاً نہ معنی کبھی حدیث کہتے ہی نہین بلکہ قول سائل کہتے ہین ہان صحیح کو البتہ حدیث کہتے ہین اور اسکو متعلق بقول ثانی کرتے ہین پس قول اول کو حدیث لفظاً کہتی ہین اور نہ معنی کہتی ہین مختصر بیان اسکا یہ ہی کہ امام رضا علیہ السلام سی ایک شخص نی پوچھا کہ آپ کیا فرماتی ہین اس قول کی بارہ مین اور اس قول کی بارہ مین حضرت نی ارشاد فرمایا کہ یہ صحیح ہو بہ قیود و شروط حضرت مخاطب کے موچی صاحب نے بکذب دروغ ہذا صحیح کا ترجمہ کیا کہ حضرت نی فرمایا کہ دونو حدیثین صحیح ہین جناب صاحب تحفہ اسپر مواخذہ کرتی ہین کہ کسی لفظ کا ترجمہ نہین ہی کہ دونو حدیثین صحیح ہین بلکہ ترجمہ ہذا صحیح کا یہ ہی کہ یہ صحیح ہی پس یہ ہوسکتا ہی کہ مراد امام کی تصحیح قول ثانی ہو بان قیود و شروط پس صحت قول اول تمنی کہان سی ثابت کی اور بعد اسکی فرمایا ہی کہ بلکہ ہم کہتی ہین کہ ضرور ہی کہ اسکو ہم متعلق بقول ثانی کرین اور اسپر دلیل قایم کی ہی ہماری حضرت مخاطب یہ بات تو سمجھیں اور کہتی ہین کہ اسکی صحت تو یقینی ہی نہین معلوم کیونکر یقینی ہوگئی کوئی ٹوٹی پھوٹی بھی دلیل اسکی صحت پر قائم نہین کرکی زبردستی غل مچاتی ہین کہ صحیح ہی صحیح ہی ہم کہتی ہین غلط ہے غلط ہی مناسب مقام یہ معلوم ہوتا ہی کہ دیندارون کی ذہن مین آنی کی لیے ہم یہان ایک مثال بیان کرین اور اگر جہالت شعار لوگ مثل ابوجہل اور ابولہب کے نہ سمجھیں تو سمجھیں مثال اسکی یہ ہی کہ ایک شخص ایک طبیب حاذق کے پاس جاوے اور کہے کہ کیا فرماتے ہین آپ اس بارہ مین کہ زید مدقوق و مسلول ہو اور عمر بکبود و مطحول ہی طبیب جواب مین کہے کہ یہ اچھا ہو جائیگا بشرطیکہ دوا اور پرہیز کرے عقلا تو یہی سمجھینگے کہ طبیب نے بہ نسبت عمر کے بیان کیا ہو مگر امثال مخاطب اور حد فاسد انکے اس مقام پر کہینگے کہ نہین طبیب نے دونو کا

حال بیان کیا ہی یا مطلق مریض کا حال بیان کیا ہی پس اگر ایسے لوگون کے جواب مین کوئی شخص کہے کہ یہ تم کیونکر کہتے ہو اسلیے کہ جائز ہی کہ طبیب نے آخر والی کا حال بیان کیا ہو پھر دونو کا حال کہانسے نکلا تو اُسکے جواب مین امثال مخاطب فرمائین کہ تمہارے احتمالی سخن سے یقینی بات کہ اچھا ہوجانا زید کا ہی رفع نہین ہوسکتا اور اگر پوچھنے والا قول طبیب کو عمر ہی کے بارہ مین سمجھتا تو پھر طبیب سے کیون نہ پوچھتا کہ آپ نے تو عمر کا حال بیان کیا پھر زید کا کیا حال ہی اور اگر وہ دونو کا حال سمجھا تو طبیب نے اُسکو گمراہی مین ڈالا اور حقیقت یہ ہی کہ طبیب نے کسیکو گمراہی مین نہین ڈالا مگر امثال مخاطب کی بدعقلی نے اُنکو گمراہی مین ڈالا ہے وتلك الامثال نضربها لقوم یعقلون وان لم یعقلها السفهاء الحمقاء الجاهلون و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** اس جواب باصواب مین تین خطائین ہین **اقول** جواب حقیقت مین بہت باصواب ہی اور آپکی خطائین محض ناصواب اگر آپکو ہم عاقل ورد انا جانتے تو اس مقام پر ہمکو بہت غصہ آتا لیکن چونکہ آپ کو جاہل ور دیوانہ سمجھے ہین اس لیے ہمکو بہت ہنسی آتی ہی صاحب استقصا تو یقین صحت حدیث کو بابداع احتمال غیر صحت باطل کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ہمارے حضرت مخاطب فرماتے ہین کہ امر محتمل سی امر یقینی نہین باطل ہوتا آخر یہ نہین سمجھتے کہ احتمال عدم صحت تیقن صحت کو باطل کرتا ہی پھر صحت اتیقینی کہانسی ٹھہرا جو آپ فرماتی ہین کہ امر یقینی احتمال سی نہین باطل ہوتا آجتک کسی صاحب عقل نی خواہ مسلم ہو خواہ کافر خواہ ملحد ہو خواہ دہری قضیہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کو باطل نہین سمجھا مگر ہمارے حضرت مخاطب ایسے جاہل ہین کہ ایسی بدیہیات کا انکار کرتے ہین اور جو کچھ منھ مین آتا ہی مثل دیوانون کے بکتے ہین ہمکو تعجب ہوتا ہی کہ کیونکر کچھ سفہا ان حضرت کو عقلا مین سے گنتے ہین لیکن اگر ایسا ہو تو خدا اپنے گدھون کو موہن بھوگ کیونکر کھلائے **قولہ** اس جواب کو یقینا بیان نہین فرمایا **اقول** مجیب اپنے جواب کو یقینا بیان فرماتے ہین چنانچہ متصل اسی قول کی جسکو آپ نے نقل کیا ہی فرماتے ہین حدیث بلاشبہ احتمال دارد کہ جواب آنحضرت متعلق

بمحض حدیث ثانی باشد نہی آپ نے اس عبارت کو جو یقینیت جواب پر دلالت رکھتی ہی مضر اپنے مطلوب کا سمجھکر بخیانت نقل نہ کیا اس لیے کہ ظاہر ہی کہ احتمال یقینی ہونے سے جواب یقینی ہوجائیگا پھر آپ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ جواب یقینی نہین ہی بلکہ مشکوک ہی اور یہ احتمال یقینی بشبہہ صحت حدیث کو باطل کرتا ہی پھر کیونکر آپ فرماتے ہین کہ صحت حدیث یقینی ہی خلاصہ کلام اِس مقام پر یہ ہی کہ موجی صاحب مدعی دعوی صحت حدیث نجوم کا کرتے ہین دلیل اُس پر یہ لاتے ہین کہ حدیث نجوم کو امام رضا علیہ السلام نے صحیح کہا ہی اور جسکو امام رضا علیہ السلام صحیح کہین وہ صحیح ہی نتیجہ حدیث نجوم صحیح ہے صاحب استقصا مانع ہین اور منع کرتے ہین صغرای دلیل کو اور چونکہ منع ایک مقدمہ خاص کی ہی سند منع کی ضرورت نہین ہی مدعی کو چاہیے کہ اپنی صغری کو ثابت کرے لیکن صاحب استقصا نے منع صغری پر تبرعاً و احساناً ایک سند بھی بیان کی کہ قول امام رضا علیہ السلام مین لفظ صحیح متعلق بقول ثانی ہی نہ بقول اوّل اور جب اسکا احتمال ہوا تو تمہارا صغری باطل ہوا پھر فرمایا کہ ہر چند ابطال استدلال کے لیے بھی احتمال کافی ہی لانہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال لیکن ہم اسپر ترقی کرکے اس احتمال کو حتماً وجزماً ثابت کرتے ہین اور بعد اقامت برہان کے فرماتے ہین کہ بالبداہتہ قطعاً ثابت شد کہ جواب امام رضا علیہ السلام بہر دو حدیث متعلق نیست بلکہ آنحضرت فقط حال حدیث دعوالی الخ بیان فرمودہ الی اخر ما قال پس تعجب ہے کہ ہمارے مخاطب خوش فہم کیونکر فرماتے ہین کہ واجب است و یقین است نہین بیان کیا جسکو انسان کہے کہ قطعاً ثابت شد اسکو کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ یقیناً نہین بیان کیا **قولہ** تیسرے یہ احتمال بھی فقط احتمال ہی احتمال ہی **اقول** اس فقرۂ مہملہ کے معنی نہین سمجھ مین آتے کہ مراد اس سی آپ کی کیا ہی اگر یہ مراد ہی کہ یہ احتمال ضعیف ہی تو یہ اوّل بحث ہی ضعف و قوت کا کیا ذکر ہی صاحب استقصا نے دلیل و برقطعیت اس احتمال کے قائم کی ہی ہر چند احتمال ضعیف بھی واسطے بطلان قطعیت دلیل کے کافی ہی کما مرّ چہ جاے اسکے کہ احتمال قطعی ہو **قولہ** سائل کے قول کی تصدیق کی **اقول** قول سائل تو فقط سوال تھا دو قولون سے پیغمبر کے پس اگر حضرت

نے تصدیق قول سائل کی تو تصدیق سوال کی اور تصدیق سوال کے معنی یہ ہین کہ سوال بجا
نہین ہو گو جس چیز سے سوال کیا ہو وہ بیجا ہو یہ کیا آپ لغو بکتے ہین یہ کیون نہین کہتے ہین کہ سائل
نے دو قولون سے سوال کیا ہم دونو قولونکو ایک قول کیے دیتے ہین تو ہم کہینگے کہ نہایت
دانشمندی آپ کی ہو کہ جو عبارت حدیث آپ نے نقل کی ہو اُس مین صاف ہو کہ
عن قول النبی وعن قوله فلان تثنیت کی صاف صراحت ہو اور یہ تثنیت فقط لفظاً نہین ہو
بلکہ معنی بھی ہو پس دو قول کو کہ نہ متحد اللفظ ہون نہ متحد المعنی ایک کہنا یہ آپ ہی کا کام ہو اور جب
دو قول ٹھہرے تو پھر ہذا کہ جو واحد کے لیے ہو دو مشار الیہ سے کیونکر متعلق ہو سکتا ہو اگر
حضرت کو دونون کی تصدیق منظور ہوتی تو ہذان صحیحان فرماتے **قوله** بنسبت مدح صحابہ کے
اقول ہرگز سوال سائل مدح وذم صحابہ سے نہ تھا بلکہ وہ دو حدیثون کی صحت کو پوچھتا تھا حضرت
نے ایک کو فرمایا کہ صحیح ہو اور اگر دونون کی صحت بیان کرنی منظور ہوتی تو ضرور ہذان صحیحان فرماتی
اور جب یہ فرمایا تو کس دلیل سے ثابت ہوا کہ مراد حضرت کی تصحیح قول مدح ہو نہ تصحیح احد الحدیثین ۸
حالانکہ قول مدح کا بیان کہین ذکر نہین اور اگر ہم اسکو مسلم بھی کر لین تو ہمارا کوئی ضرر نہین ہو
بلکہ آپ کا ضرر دوچند ہوا جاتا ہو اسلیے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے قول مدح کی
تصحیح کی نہ دونو حدیثون کی پس آپ کی عنایت سے ایک نہ شد تو تھا ہی اب ہر دو نشد
ہو جائیگا علاوہ اسکے قول بمدح بھی ایک قول نہین ہو بلکہ باعتبار دو مدحون کے دو قول ہین
پس تاویل بقول مدح سے کچھ فائدہ نہوا اور اگر فرمائیے کہ مطلق مدح مراد ہو تو علاوہ اس سے
کہ صحت دونو حدیثون کی ہاتھ سے جاتی ہو وجود مطلق نہین ہو مگر امر ذہنی اور امور ذہنیہ محسوسات
مین نہین ہین پھر مشار الیہ ہذا کیونکر ہو سکتے ہین یون باتین جو چاہے بنائیے مگر ہین خود و خدا
انصاف کیجیے کہ ہذا موضوع ہو واسطے مشار الیہ واحد محسوس معین کے اور اس مین کچھ
شک نہین کہ جب لفظ اپنے معنی موضوع له مین مستعمل نہوگی تو مجاز ہوگی اور قول بمدح
صحابہ اس مقام پر صراحۃً مذکور نہین ہو گو اسکے معنون سے ذہن مین لازم آجاتا ہو پس موجود

مصرح کو چھوڑ کر غیر موجود کو مرجع ہذا ٹھہراؤ گو بضرورت ممکن ہو مگر یہ معنی مجازی اور تاویلی کہے جائینگے پس کون ضرورت داعی ہے کہ معنی حقیقی کو چھوڑ کر آپ یہ معنی مجازی تاویلی بیان مراد لیتے ہین اور ہذان صحیحان کی جگہ پر بار بار ہٹ کر ہذا صحیح کو بمعنی مجازی قائم کرتے ہین حالانکہ کوئی قرینہ صارفہ عن الظاہر موجود نہین ہے پس قطع نظر اسکے کہ شیعہ ایسی تاویلون کو مسلم نہ کرینگے یہ تو فرمائیے کہ ہذان صحیحان مین کیا نقص تھا جو اُسکی جگہ پہ ہذا صحیح کہا گیا اور اس تاویل کی کونسی ضرورت داعی ہے اور اگر فرمائیے کہ ہمکو ضرورت اسکی داعی ہے کہ شیعون کو ہرا دینا اور ثلثہ کو مقتدا بنا دینا اس پر موقوف ہے تو دنیا مین ایسی باتین بنانا کچھ دشوار نہین ہے مشکل یہی ہے کہ جب مالک روز جزا پوچھیگا کہ ایہا الشقی ما حملک علی ہذا التاویل تو کیا جواب دیجیے گا بجز اسکے کہ ملائکہ سے پوچھیے کہ ہل الی مرد من سبیل **قولہ** تو پہلی حدیث کا کیا جواب ہے **اقول** سائل نے حضرت کا مطلب سمجھا اور اپنے سوال کا جواب پایا آپ کی سمجھ مین آوے یا نہ آوے آپ جب ہذا و ہذان مین فرق نہین سمجھتے اور رد قول کو ایک قول کہتے ہین تو آپ کیا سمجھیں گا لیکن ہم اپنی ہر اخفش کو سمجھائے دیتے ہین پس جانیے کہ سوال سائل متضمن تھا اور دو قول کی ایک قول بطور اُسکے بیان کے صحیح نہ تھا اور ایک قول صحیح تھا حضرت نے جب قول آخر کو فرمادیا کہ یہ صحیح ہے تو اسی سے نکلا کہ وہ صحیح نہین ہے اور جواب اُسکا ہو گیا تو پھر ضرورت سوال و جواب کی باقی نہ رہی ہم آپ کو ایسی مثال دین کہ آپ خوب سمجھ لیجیے اور پھر کلام نہ کیجیے مثلاً بازار مین آپ جائیے اور جوتے والے سے کہیے کہ ہمکو جوتے دکھلائیے اور وہ دو جوڑے جوتے آپ کے قابل پیش کرے آپ ایک کو اُس مین سے کہیے کہ یہ اچھا ہے تو وہ بمجرد آپ کے اس کہنے کے دوسرا جوتہ اُٹھا لیگا اور پھر آپ سے نہ پوچھیگا کہ دوسرے جوتے کی نسبت آپ نے کچھ نہ فرمایا جناب من ایسی باتین تو دن رات کے معاملات مین جاری اور ساری ہین لیکن تعصب اور کج فہمی مرض لاعلاج ہے **قولہ** لا و نعم کچھ نہ فرمایئن **اقول** اگر کسیوجہ سے مقام مقتضی عدم جواب ہو تو جواب نہ دینے مین کیا قباحت ہے دیکھیے حدیث صحیح مسلم

قال سئل سلمة بن یزید الجعفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا نبی اللہ ارایت ان قامت علینا امراء یسئلونا حقھم ویمنعونا حقنا فما تامرنا فاعرض عنہ ثم سئلہ فاعرض عنہ یعنی جناب رسول خداؐ سے ایک بات مکرر پوچھی اور حضرت نے ہر دفعہ جواب سے اعراض کیا پس جب نبی مصلحۃ جواب نہ دین فالوصی اولی قولہ اور ایک مجمل لفظ لکھکر سائل کو حیرت مین ڈالین اقول نہ تو انحضرت نے مجمل لفظ کہا اور نہ سائل حیرت مین پڑا اسلیئے کہ حضرت نے صاف صاف فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہی اور سائل سمجھگیا کہ وہ غلط ہی اسی باعث سے پھر سوال بھی نہین کیا اگر سائل آپ کے نافہم ہوتا تو ضرور پوچھتا لیکن اگر آپ کی تسکین اس پر نہین ہوتی اور خواہی نخواہی آپ کو اس پر اصرار ہی کہ ایک حدیث کا جواب نہین ہوا تو ہم اگر آپ کی خاطر سے اسکو مان بھی لین تو کوئی قباحت اس مین لازم نہین آتی اسلیئے کہ ممکن ہی کہ کسی وقت مین کسی مصلحت سے جواب مطابق سوال نہ دیا جائے بلکہ جواب سوال سے اعراض کیا جائے اور جب جناب رسول خداؐ نے مصلحۃ ایسا کیا ہو تو اگر امام نے بھی ایسا کیا ہو تو کیا قباحت ہی اگر آپ کو باور نہو تو سنیئے ابن ملقن نے توضیح شرح بخاری مین ایک حدیث کی شرح مین لکھا ہی کہ جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ایک مرد نے جناب ختمی مآب سے پوچھا کہ متی الساعۃ یعنی کب ہے روز قیامت حضرت نے اُسکے جواب مین ارشاد فرمایا ما اعددت لھا یعنی تونے اسکا ساز وسامان نہین کیا ہی وفیہ دلیل علی جواز تنکب العالم بالفتیا عن نفس ما سئل عنہ اذا کانت المسألۃ لا تعرف او کانت مما لا حاجۃ لہ بالناس الی معرفتھا او کانت مما تخشی منھا الفتنۃ وسوء التاویل انتھی یعنی اس سوال و جواب مین دلیل ہی اوپر اس بات کے کہ جائز ہے واسطے عالم کے کہ اعراض کرے فتوی سے نفس مسئلہ کے جسوقت کہ مسئلہ قابل جواب نہو یا ایسی بات ہو کہ آدمیون کو اُسکے جاننے کی حاجت نہو یا اُسکے جواب سے خوف فتنہ وفساد وسوء تاویل ہو اور اسی قبیل سے ہی اعراض کرنا حضرت موسیٰ کا جواب فرعون سے جب اُسنے سوال کیا ماہیت

خداوند عزوجل سے اور کہا کہ وما رب العالمین یہانتک کہ جب اوسنے جواب مطابق
سوال نہ پایا تو کہا ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون اور اسی قبیل سے
ہے یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس اور اسی قبیل سے ہے
یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی اور امثال اسکی کلام خدا و
رسول مین بہت ہین پس اگر امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث کا جواب دیا اور ایک کا
لمصلحۃ نہ دیا تو کیا قباحت ہے آپ کے مفتیون نے تو ہر مفتی کیواسطے یہ امر جائز رکھا ہے **قولہ**
شاید حضرات امامیہ یہ جواب دین کہ ائمہ کی شان یہی ہے **اقول** امامیہ نے نہ کبھی یہ جواب دیا ہے
نہ دینگے یہ سوء ظن نسبت ائمہ علیہم السلام کی رکہنے والے وہی لوگ ہین جو ایسے احتمالات بے
سروپا اپنے دل سے گڑھتے ہین ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من
النار امامیہ تو ائمہ کو حجت خدا سمجھتے ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کہین کہ ائمہ علیہم السلام کبھی کسی کو
جواب صاف نہین دیتے بلکہ شیعون کا یہ عقیدہ ہے کہ جو جواب ائمہ دیتے ہین وہ ایسا دیتے
ہین کہ سائل کو پھر حاجت بسوال نہین رہتی گو ایسے کودن جو کالالہ اور آبا کو نہ سمجھین نہ سمجھین **قولہ**
اور ہمیشہ گول بات کے سوا زبان سے کچھ ارشاد نفرمادین **اقول** علم فصاحت و بلاغت
مین ثابت ہوا ہے کہ کلام مطابق مقتضاے مقام ہونا عین بلاغت ہے پس جس مقام پر کہ
مقام مقتضی ہوگا گول بات کہنے کا واجب ہے بلغا کے لیے کہ گول بات کہین اور جو مقام مقتضی
صاف بات کہنے کا ہوگا وہان ضرور ہے کہ صاف بات کہین پس آپکا یہ کہنا کہ ہمیشہ گول بات کے
سوا زبان سے کچھ ارشاد نفرماوین یہ محض جھوٹھ و دعوائے بلا دلیل ہے اور ظن غالب ہے کہ اہلسنت
آپکو ایسے دعاوی کاذبہ مین بسبب تو مذہبی کے معذور رکھینگے اور اگر اس لحاظ کو پیش نظر رکھینگے
تو اپنی احادیث صحیحہ کا کہ جس مین صاف صاف مبہم اور مجمل اور گول بات کہنا جناب رسولخدا
کا بروقت اسکے مصرح ہے کیا جواب دینگے چنانچہ اکابر و اعاظم اہلسنت نے کہا ہے کہ جب کوئی
اعرابی جناب رسولخدا سے سوال کرتا تھا اور وہ حضرت جواب صاف دینے مین بخوف فتنہ و

فساد اور سائل کے مضطرب الایمان ہوجانے سے ڈرتے تھے تو جواب بطور توریہ وایہام کے دیتے تھے چنانچہ حدیث ابن ملقن اسی قبیل سے گزر چکی ہو اور جلال الدین سیوطی نے رسالہ فوائد کامنہ فی ایمان السیدۃ آمنہ مین لکھا ہو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سألہ اعرابی وخاف من افصاح الجواب الفتنۃ واضطراب قلبہ اجابہ بجواب فیہ توریۃ وایہام کالحدیث الذی اخرجہ البخاری انہ سئلہ رجل عن الساعۃ فنظر الی احدث القوم سنا فقال ان یستنفذ ھذا عمرہ لم یمت حتی تقوم الساعۃ قال العلماء کان الاعراب یسئلونہ کثیرا عن الساعۃ فخشی صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ لھم لا اعلمھا فتنتھم وشکھم فی نبوتہ فاجابہ بجواب فیہ توریۃ وایہام ومرادہ ان بلغ الغلام اقصی العمر لم یمت حتی یقوم علے الحاضرین ساعتھم بان یموتوا کلھم وقیام ساعۃ کل احد موتہ محصل اسکا یہ ہو کہ جسوقت کوئی اعرابی حضرت سے سوال کرتا تھا اور وہ حضرت بخوف فتنہ واضطراب قلب اُسکی جواب صاف نہ دے سکتے تھے تو جواب بتوریہ وایہام دیتے تھے چنانچہ بخاری نے یہ حدیث لکھی ہو کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی پس حضرت نے نظر کی طرف ایک نوجوان کے کہ سب سے سن مین کم تھا اور فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر تمام پاوے تو نہین مریگا تا اینکہ ساعت قائم ہو پس علمانے توجیہ مین اس حدیث کی کہا ہو کہ اعراب اکثر حضرت سے روز قیامت کو پوچھتے تھے اور حضرت ڈرتے تھے اُنکے فتنہ مین پڑنے سے اور شک کرنے سے نبوت مین اگر صاف فرماتے کہ مین نہین جانتا پس جوابدیا ساتھ توریہ اور ایہام کے اور مراد حضرت کی یہ ہو کہ اگر یہ نوجوان اپنی عمر پاوے تو نہ مریگا یہانتک کہ قائم ہو اوپر حاضرین کے ساعت اُنکے ساتھ اسطرح کہ مرین کل اُنکے اور قیام ساعت ہر شخص کا موت اُسکی ہو انتہی اور پھر اُسی کتاب مین مسند بزار اور معجم کبیر طبرانی سے ساتھ اُس سند کے کہ رجال اُسکے رجال صحیح کے ہین سعد بن ابی وقاص سے نقل کیا ہو

ان اعرابیا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار قال فاین ابوک قال حیث ما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار ھذا حدیث صحیح وفیہ فوائد منھا بیان ان السائل کان اعرابیا وھو فی مظنۃ خشیۃ الفتنۃ والردۃ ومنھا بیان ان الجواب فیھا ایھام وتوریۃ اذ لم یصرح فیہ بان الاب الشریف فی النار انما قال حیث ما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار وھذہ جملۃ لا تدل علی ذلک انما قد یفھم منھا بحسب السیاق والقرائن وھذا شان التوریۃ والایھام فکرہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفصح لہ بحقیقۃ الحال ومخالفۃ ابیہ فی المحل الذی ھو فیہ خشیۃ ارتدادہ لما جبلت علیہ الانفس من کراھۃ الاستیثار علیھا ولما کانت عادۃ الاعراب من غلظ لکذب بسوا الجفا فاورد لہ جوابا موھما مطیباً لقلبہ الی اٰخر ما قال

محصل اسکا یہ ہی کہ ایک اعرابی نے حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کہان ہی باپ میرا فرمایا کہ جہنم مین اُسنے پوچھا کہ کہان ہین باپ آپ کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس کافر کی قبر پر تو گزرے اُسکو بشارت دے جہنم کی اور یہ حدیث صحیح ہی اور اس مین چند فائدے ہین ازانجملہ یہ ہی کہ سائل اعرابی تھا اور اُس سے مظنہ فتنہ وارتداد تھا اور ازانجملہ یہ ہی کہ جواب اس حدیث مین بطور توریہ وایہام کے ہے اسلیے کہ حضرت نے تصریح نفرمائی کہ آپکے والد ماجد کہان ہین بلکہ فرمایا کہ جس کافر کی قبر پر تو گزرے اُسکو بشارت آتش کی دے اور یہ ایسا جملہ ہی کہ دلالت نہین کرتا بطابقت اِس معنی پر کہ حضرت کے باپ بھی آتش مین ہین ہان بحسب سیاق وقرائن یہی ظاہر ہوتا ہی اور یہی ہی شان توریہ وایہام کی کہ ظاہر اوسکا اور اور باطن اُسکا اور ہوتا ہی پس مکروہ جانا اُنحضرت نے اظہار حقیقت حال کو بخوف اُسکے ارتداد کے اور ایک جواب موہم خوش کرنیوالا اُسکے دل کا دیا پس اگرچہ علماء اہلسنت نے اسکا

توریہ نام رکھین مگر اخفاے حق بعبارت تحتمل الباطل عمل مین آیا اور شیعہ اسکو قسم من التقیہ کہتے ہین
پس مآل واحد ہوا اگرچہ نام جو چاہے رکھ لیجیے اور گول بات بھی ترجمہ لفظ ایہام اور موہم کا ہے
پس اگر ائمہ علیہم السلام نے بھی نظر بمقتضاے مقام کسی جگہ پر گول بات کہی تو کیا قباحت لازم آئی
اور باقی یہ جو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ گول بات کہین یہ محض کذب و دروغ بےفروغ ہے
ولعنة الله علی الکاذبین کتب اربعہ وغیرہ مین ہزارون ہزار احادیث ائمہ علیہم السلام
سے اصول و فروع مین کہ جس سے صاف صاف تکذیب مذہب سنیہ اور تصدیق مذہب
شیعہ منصوص ہے موجود ہین پھر کل گول بات کہان سے ہوسکتی ہے **قولہ** مکرر استفسار کرنا
اقول مکرر جب استفسار کرتا کہ حدیث اول کو غلط نہ سمجھا استفسار نکرنا بھی ایک دلیل ہے
کافی اور وافی کذب حدیث نجوم پر بطور اہلسنت **قولہ** دھوکے مین ڈالا ہوگا **اقول** نہ سائل
دھوکے مین پڑا نہ شیعہ بحمد اللہ دھوکے مین پڑے مگر امثال آپ کے اور آپ کے
موچی صاحب البتہ دھوکے مین پڑے لیکن کیا قباحت ہے جب قرآن کی شان مین ہے
یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین
پس اگر کلام ائمہ سے بھی مثل تالی قرآن کے فساق و فجار گمراہ ہون تو ہوسکتا ہے فذرھم فی سکرتہم یعمھون

قال المخاطب العقام ہداہ اللہ سبل السلام

لیکن اگر ہم اس روایت مین امام کی تصدیق کو بہ نسبت دوسری ہی حدیث کے سمجھین تو بھی
حضرات شیعہ کی جان نہین بچتی اس لیے کہ قطع نظر اس روایت اور اس کتاب کے اور
روایتون سے بھی صحت مضمون حدیث اصحابی کالنجوم کی ہوتی ہے پس اگر علماء امامیہ اس
روایت مین اس حدیث کی تکذیب کرین تو اور احادیث کو کیا کرینگے اور کہان تک ائمہ
کرام کے قولونکو جھٹلا دینگے چنانچہ اب ہم اس حدیث کی صحت دوسرے طریق سے
ثابت کرتے ہین ملا حیدر آملی اثنا عشری نے جامع الاستفسار مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا

نے فرمایا کہ انا کالشمس وعلی کالقمر واصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم
مین مثل سورج کے ہون اور علی مثل چاند کے اور میرے اصحاب مثل ستارون کے
جنکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے معلوم نہین کہ اس حدیث کو دیکھکر کیسا شعلۂ جانسوز
علماء امامیہ کے سینہ سے نکلیگا اور خبر نہین کہ یہ شرارہ اونکے خرمن عقل وخرد کو کیسا جلاویگا
ہان اسکی بھی تاویل کرینگے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین اسکا جواب ہم اوپر بیان کر چکے
اور اب بھی بیان کرتے ہین لیکن قبل جواب دینیکے ہم یہ عرض کرتے ہین کہ جب اس حدیث
کی صحت ثابت ہوگئی تو عیون اخبار مین جو امام موسیٰ رضا کے جواب سے اسکی صحت ہوتی
ہی اوسکا کس منھ سے انکار کرینگے اور جو عبارت زاید من لم یغیر بعد اُس روایت
مین ہی اوسکو شان مین اہلبیت کے کیونکر صادق سمجھینگے اب اس تاویل کو جو اس کی نسبت
ہی غور سے سینئے کہ جو تقریر اس علامہ اثنا عشری نے کی ہی وہ اس امر پر دال ہی کہ مراد
اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اسلیے کہ اوپر اس حدیث کے یہ بیان ہی کہ نبوت مثال
نور آفتاب کے ہے اور امامت مانند چاند کے روشنی کے اور علم علما کا مانند
چمک ستارون کے وہذہ عبارتہ بلفظ وورد فی اصطلاح القوم تسمیۃ الولایۃ
بالشمسیۃ والقمریۃ والمراد بھما ولایۃ النبی وولایۃ الولی ونسبۃ العلماء
الیھما کنسبۃ النجوم الی القمر والشمس الی قولہ فکذلک لایکون العلماء الیھما
قدرۃ ولا ظھور مع وجوہ الاوصیاء وانوارھم من حیث الولایۃ ویرید
ذلک کلہ ما اشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقولہ انا کالشمس
وعلی کالقمر واصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم پس ظاہر ہی کہ ائمہ کرام اوصیا
مین داخل ہین نہ علماء مین اور تمثیل نجوم کی علماء پر صادق ہی نہ اوصیاء پر تو اس علامہ کی تقریر
سے ظاہر ہوا کہ حدیث اصحابی کالنجوم مین اصحاب سے مراد اہلبیت نہین ہین بلکہ علما ہین اور
اس سے ہمارے دو مطلب ثابت ہوگئے کہ یہ حدیث صحیح ہی اور مراد لفظ اصحاب سے اہلبیت نہین ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

مکرر گزارش خدمت شریف ہوا کہ علماء امامیہ تمہارے علماء محققین کیطرح اُس حدیث نجوم
کے منکر ہین جو تمہاری کتابون مین بلا تقیید و بلا تفسیر منقول ہی لیکن جو اُنکی کتابون مین بہ تفسیر موجود
ہی اُسکا انکار نہین کرتے ایسی احادیث مفسر و مقید کا ذکر کرنا محض لغو ہی اور یہ حدیث بھی
مفسر بعلما ہی اور مراد علماء سے علماء آل محمد ہین کہ وہی اہلبیت علیہم السلام ہین اور عنقریب ثابت
ہوگا کہ غیر آل محمد مراد لینا آپ کا محض لغو اور باطل ہی بہر کیف آپ کو لازم تھا کہ توثیق اس
حدیث کی پہلے سنداً و متناً و دلالۃً ثابت کرتے تب اس سے استدلال کرتے خود ملا آحید
آملی کہ متصوفین سے ہی اور تابعین ابن اعرابی ممیت الدین سے اُسکو شیعہ کب معتبر کہتے
ہین اور اُسکی کوئی کتاب جامع الاستفسار بھی نہین ہی مگر آپ کے طغیان قلم نے اسرار کو
استفسار کیا ہی بہر کیف مصنِّف اور مصنَّف سب غیر معتمد حدیث بھی مرسل کسی راوی کا نام
و ذکر تک نہین پھر شیعون پر استدلال ایسی حدیث سے کرنا کیونکر ہو سکتا ہی پس ضرور
تھا کہ توثیق مصنِّف اور مصنَّف اور حدیث کی ہمارے علماء مقبولین سے ثابت کر لیتے
تب کچھ گفتگو کرتے یہ کلام بحسب سند تھا لکن بحسب متن پس ان الفاظ سے کہین ہماری کتب
معتبرہ مین موجود نہین ہی لکن بحسب دلالت پس اگر آپ کی نافہمی سے مطابق مقصود ہمارے
نہین ہی تو مطابق آپ کے مقصود کے بھی نہین ہی اسلئے کہ مقصود آپ کا تو صحابہ بلکہ
ثلثہ کو مقتدا بنانا ہی حالانکہ اسمین تفسیر بعلما ہی عام اس سے کہ صحابہ ہون یا غیر صحابہ اور
بہت ظاہر ہی کہ جہال معنی اباً و کلالۃ اور قائلین کل الناس افقہ من عمر حتی
المخدرات فی الحجال علما کے شمار مین کب آسکتے ہین پس یہ حدیث تو آپ کے لیئے سم
قاتل اور زہر ہلاہل ہی اور مستدل جاہل اور غافل و لا یعقل ہی علاوہ اس سے عبارت
مین حذف و اسقاط کرکے خلط و خبط کیا کہ کسی طرح اپنا مطلب ثابت کرے غافل اس سے کہ

فقرہ لایکون للعلماء قدرۃ و لاظہور مع وجود الاوصیاء نی حق ثلثہ کار کارد ائیونرلود کیا اسلیے کہ باوجود وصی برحق اور ولی مطلق جناب امیر علیہ السلام اور اُنکے اوصیاء کے ثلثہ کے لیے کوی قدرت اور ظہور نرہا پس اگر بفرض محال وہ علما ہی ہون تو باوجود آفتاب اور ماہتاب کے مثل ستارونکے بیکار ہوے تیس قابل اقتدا نہونگے اور اہتدا فرع اقتدا ہے پس بایہم اقتدیتم اہتدیتم بنظر اونکی باطل ہوگیا حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء برخلاف اسکے کہ جب علماء سے علماء آل محمد مراد ہون کہ بعد وصی ہونے کے مصداق بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے ہونگے کما سیجیئ عنقریب فانتظرہ **قولہ** بہ نسبت دوسری حدیث کے سمجھین **اقول** آخر جھک مار کر ہوئے منھ سے یہ تو نکلا کہ تصدیق دو حدیثون کی امام کے قول سے نہین ہوتی اب کوئی حدیث بلاتقلید و تفسیر دکھلاو تو ہم جانین کہ تم سچے ہو تمہارے خرکابلی سے تو ہو ہی نہین سکا خرکرہا ہے کابلی سے کیا ہوگا **قولہ** تو بھی حضرات شیعہ کی جان نہین بچتی **اقول** حضرات اہلسنت اپنی جان بچانیکی فکر کرین کہ اس حدیث سے حدیث اقتدوا باالذین یعدی باطل ہوئی جاتی ہے اور شیعونکو باقتدای علی و عباس و سعد عبادہ شیوخ ثلثہ کو ناصب اور کاذب اور غادر اور خاین کہنیکی جگہ ملتی ہی و باقتدای حضرت عثمان بلکہ حضرات ثلثہ توہین و تذلیل صحابہ کبار کی گنجائش ہوتی ہے ہان اتنا فرق ہوتا ہے کہ حضرت عثمان اور اُنکے اخوان نے کرام کی تذلیل و توہین کی اور شیعہ لئام کی کرتے ہین کما مر **قولہ** صحت دوسری طریق سے ثابت کرتے ہین **اقول** جس حدیث سے آپ صحت ثابت کرتے ہین اُسکی صحت خود غیر مسلم ہے اور قطع نظر اسکے اسکا فقرہ اول تو آپ کا جگر سوز اور سینہ دوز ہے اس لیے کہ اُس مین مذکور ہے کہ انا کالشمس و علی کالقمر اور ظاہر ہے کہ ع

خور چو نماید غروب ماہ نماید طلوع۔ پس آپ کے ثلثہ کس ظلمات ضلالت مین گئے کہ فاصل خلافت بلافصل ہوے جب یہ فقرہ آپ کو وادی ہلاکت ابدی مین بہیج چکا تو فقرہ اصحابی کالنجوم کس کام آویگا **قولہ** اسکا جواب ہم اوپر بیان کر چکے **اقول** ہم آپ کے اوپر کے نیچے کو مدخول کر چکے **قولہ** امام موسیٰ رضا کے جواب سے اسکی صحت ثابت ہوئی **اقول** ابھی جتنے

چار سطر پیشتر اقرار کیا ہو کہ ہمنے فرض کر لیا کہ امام رضا کے قول سے صحت نہین ثابت ہوئی پھر
کس منھ سے نکلتا ہو کہ امام رضا علیہ السلام کے جواب سے صحت ثابت ہوئی فانت کالتی نقضت
غزلها انکاثاً یہ بار بار باز گرانا اور پلٹ پلٹ جانا آپ کی تیزی کے سبب سے ہے
قوله اسکو شان مین اہلبیت کی کیونکر صادق سمجھینگے **اقول** سابق مین گزر چکا کہ اسکو متعلق دعوٰی
اصحابی کا کر کے شان اصحاب ثلثہ مین سمجھتے ہین نہ شان اہلبیت مین دعلی التنزل تقئید مقام تفہیم
ہو کما مر **قوله** مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین **اقول** فہم تمہارا محض غلط ہو مراد اہلبیت ہی ہین
جیسا کہ بعد اسکے بشہادت ملک العلما بھی ثابت کیا جائیگا کہ تقریر راس علامہ اور راس علامہ کی
ایک ہی قبیل سے ہو **قوله** اور ظاہر ہو کہ ائمہ کرام اوصیا مین داخل ہین نہ علما مین **اقول** یہ سارا
گرجنا اور تڑپنا فقط اس بات پر تھا کہ اوصیا علما نہین ہین سبحان اللہ کیا جہالت ہو اتنا نہین سمجھتے کہ
اوصیا کیا جہلا ہوتے ہین بلکہ بالضرورۃ اوصیا وہی لوگ کئے جاتے ہین جو علما ہوتے ہین بلکہ اعلم العلما
ہوتے ہین تاکہ ترجیح بلا مرجح اور ترجیح مرجوح اور تفضیل مفضول کہ عقلاً و نقلاً باطل ہو نہ
لازم آوے لا یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
حضرت مخاطب عجب کودن ہو کہ عبارت علما کو نہین سمجھتا پھر کلام خدا اور رسول کو کیا سمجھیگا مطلب
عبارت ملا حیدر آملی ظاہر ہو مگر ہمارے حضرت کو لیاقت فہم کہان ہو وہ نبوت کو تعبیر بشمسیت اور
ولایت کو تعبیر لقمریت کرتے ہین اور مراد اُنکی ولایت سے نیابت حقیقی رسول ہو کہ اُسی کو
تعبیر بوصایت بھی کیا ہو پس غرض اُنکی یہ ہو کہ اوصیا جبتک درجہ وصایت و نیابت کو نہین پہونچے
ہین علما ہوتے ہین اور بعد اُس درجہ پر فائز ہونے کے وہی علما اوصیا ہوتے ہین پس
جس زمانہ تک کہ جناب امیر علیہ السلام موجود تھے حسنین علیہما السلام کیلیے عہدہ ولایت و وصایت
نہ تھا پس یہ دونو بزرگوار اُسوقت تک امام ناطق نہ تھے بلکہ امام صامت تھے اور بعد جناب
امیر علیہ السلام تعلق ولایت و وصایت با امام حسن علیہ السلام تھا امام حسین علیہ السلام اُسوقت
امام صامت تھے اور اسی طرح ہر نائب اپنے منوب عنہ کے سامنے امام صامت تھا پس

امام صامت کو تعبیر بعلما کرتے ہین اور امام ناطق کو تعبیر باوصیا در کہتے ہین کہ جسطرح پیغمبر کے سامنے
قدرت اجراے احکام اور ظہور آثار نیابت علی وجہ الاستقلال والاتمام جناب امیر علیہ السلام کو نہ تھی
اُسی طرح سے ہر نائب کو تا زمانہ منوب عنہ کوئی قدرت اور ظہور نہ تھا بالجملہ ہر وصی بعد وصی ہونگی
اوصیا ہین ہوگا اور قبل وصی ہونے کے ضرور ہر کہ اعلم العلما ہین سے ہو ورنہ کیا وجہ کہ اوسکو
وصایت پہونچی اور غیرون کو نہ پہونچی اگر ایسا ہو تو وہی ترجیح مرجوح لازم آوے پس اب آپ
فرمایئے کہ علما اہلبیت ہوے یا اصحاب ثلثہ کہ جو جہل الجہلا شیعیون کے نزدیک تھے اور جسکو
آپ نے علامہ اثنا عشری کہا تھا اُسنے ثلثہ کو نجوم بنایا یا علماے آل محمد کو **قولہ** ہمارے دونو
مطلب ثابت ہوگئے **اقول** ایک بھی ثابت نہوا اسلیے کہ صحت حدیث مفسر بعلماء آل محمد ثابت
ہوے نہ صحت حدیث مطلق جسکے راوی اہلسنت ہین اور محققین اُنکے مثل ہمارے اسکو کاذب
اور موضوع اور باطل کہتے ہین اور نجوم علماے آل محمد ہین کہ وہی اہلبیت ہین و آپکا تیسرا
مطلب جو اصلی تھا یعنی ثلثہ نجوم ہین وہ بھی نہ ثابت ہوا پس مناسب یہ کہ کہا جائے کہ تینون غائب
ہوگئے تعجب ہر کہ دو کا ذکر کیا اور تیسرے کو جو سب سے بڑا تھا ہپ دغب کر گئے **قولہ**
اور مراد لفظ اصحاب سے اہلبیت نہین ہین **اقول** بنا بر تحقیق علامہ اثنا عشری جسکو تمنے اپنا
ظہیر سمجھا تھا اصحاب سے مراد علما ہین پس ہم آپ کے علماے ایک بڑے عالم کا نشان
دیتے ہین جو ملقب بملک العلما ہر اور وہ علامہ شہاب الدین دولت آبادی ہین کہ فاضل شیخ
نے اونکو عظماے اہلسنت سے شمار کیا ہر اور صاحب منتہی الکلام بھی اُنکو اپنا مقتدا ہی کامل جانتے
ہین اور اُنکے افادات سے متمسک ہوتے ہین وہ تفسیر اصحاب باہلبیت کرتے ہین آپ کو ضرور رہا
کہ اپنے ایسے مقتدا کی اقتدا کیجیے اور پھر مُنھہ سے نہ نکالیے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت
نہین ہین اس لیے کہ علامہ مذکور اپنی کتاب ہدایۃ السعدا مین فرماتے ہین وچون زمانہ آخر آید و
مانند شب تار شود ظہر الفساد فی البر والبحر فساد القلوب علی قدر فساد الزمان ثم یفشو الکذب و
در آن وقت کہ ماہتاب ولایت علی ولی غروب کند بستارگان ولایت کہ خلفای علی ولی اند

اذن واجازت باقی و پائندہ باشد و بالنجم ہتیدون نہ بایم اقتدیتم اہتدیتم چون مصطفی مانند آفتاب و علی مانند ماہتاب وخلیفہ گان علی ولی مانند ستارگان اند با وجود آفتاب ہمہ ننگرند و با وجود ماہ ستارگان نشمرند انتہی اس روایت کو کہ جس مین تفسیر بالہبیت بڑے علامہ اہلسنت نے بتخصیص بیان کردی ہو دیکھکر نہین معلوم کہ کیسا شعلہ جانسوز علمای اہلسنت کے سینہ سے نکلیگا اور خبر نہین کہ یہ شرارہ اونکی خرمن عقل وخرد کو کیسا جلائیگا اور جیتے جی کنار جہنم پہونچائیگا اب دیکھا چاہیے کہ اپنے ایسے بڑے پیر اور عالم کو محرفین الکلم عن مواضعہا سے ٹھہراتے ہین یا نہین اور پھر بھی صدوق علیہ الرحمہ پر تہمت زیادہ کرنیکی لگائے جاتے ہین یا نہین اور چونکہ قول اس علامہ اشعری اور اُس علامہ اثنا عشری کا در باب تشبیہ نبوت و امامت بشمس و قمر ایک ہی تو ضرور ہی کہ تفسیر نجوم بالہبیت مین بھی ایک ہی ہو اور مراد اونکی علما سے علماے آل محمد ہون کہ کسی زمانہ مین وہی اوصیا بھی ہوتے ہین اور علاوہ برین آپ کے علما سی اور بھی قائل ہین کہ نجوم اہتدا عترت طاہرہ یعنی اہلبیت علیہم السلام ہین جیسے شیخ احمد بن الفضل وسیلۃ المال فی مناقب الآل ہین فرماتی ہین اخرجہ الدار قطنی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ قال سمعت ابابکر رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ ای الذین حث النبی علی التمسک والاخذ بھدیھم فانھم نجوم الھدی من اقتدا بھم اھتدا یعنی فرمایا حضرت ابوبکر نے کہ علی عترۃ رسول ہین یعنی اُن لوگون سے ہین کہ رسولخدا نے جنسے متمسک ہونیکا حکم کیا اور اُنکی ہدی پر چلنے کو کہا اسلیے کہ وہی لوگ نجوم ہدایت ہین جو شخص کہ اُنکی اقتدا کرے ہدایت پاوے انتہی پس جب اہلبیت ہی نجوم اہتدا ہوے تو آپکے ثلثہ کہان گئے اتنو یقین ہو کہ اہلسنت اگر کچھ بھی حیا رکھتے ہون تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرین اور تخصیص اہلبیت بتقدیم مسند الیہ ہی کما ثبت فی بحث ما انا قلت فی علم البیان وبتقدیم ذکر التمسک المختص بہم فی حدیث الثقلین معلوم نہین کہ یہ حدیث اور اوسکی تفسیر باہلبیت صدوق کے تصدیق کرکے سنیون کو کیسا جلا دیگی اور جیتے جی جہنم مین پہونچا دیگی

قال المخاطب القمقام هداہ اللہ سبل السلام

اگراس روایت پر بیری بنوئی اور حضرات امامیہ کو اپنے بزرگون کی تصدیق سننے کی خواہش ہو
تو اور بھی سنین اور تیسری طریق سے اس کے مضمون کی صحت پر سند لیںن شیخ صدوق نے
معانی الاخبار مین لکھا ہو کہ حدثنا محمد بن الحسن احمد الولید رحمہ اللہ قال
حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن الحسن بن موسی الخشاب عن غیاث
ابن کلوب عن اسحاق بن عمار عن جعفر بن محمد عن ابائہ علیہم السلام
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما وجدتم فی کتاب اللہ عز وجل فالعمل
لکم بہ لاعذر لکم فی ترکہ وما لم یکن فی کتاب اللہ عز وجل وکانت فیہ السنۃ منی
فلا عذر لکم فی ترک سنتی وما لم یکن فیہ سنۃ منی فما قال اصحابی فقولوا بہ انما
مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایہا اخذ اھتدی بای اقاویل اصحابی اخذتم
اھتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمۃ یعنی امام جعفر صادق نے فرمایا کہ فرمایا پیغمبر خدا نے
کہ جو پاؤ تم خدا کی کتاب مین اسپر عمل کرو کوئی عذر تمکو اسکے ترک پر نہین ہو سکتا اور جو کچھ کتاب خدا
مین نپاؤ اس مین میری سنت پر عمل کرو کوئی عذر تمکو میری سنت کے ترک پر نہین ہو سکتا اور
جس مین میری سنت نہ ملے اُس مین عمل کرو اُس پر کہ جو کچھ میرے اصحاب نے کہا ہو کیونکہ
میرے اصحاب تمہارے بیچ مین ایسے ہین جیسے کہ ستارے جسطرح پر جس کسی ستارہ
کو کوئی لے راہ پر پہونچ جائیگا اوسی طرح پر میرے اصحاب ہین کہ جس کسی قول کو میرے
اصحاب کے تم لے لوگے ہدایت پاوگے اور میرے اصحاب کا اختلاف تمہاری واسطے
رحمت ہو اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اسلیے کہ علامہ طبرسی نے احتجاج مین اور
ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اسکی تصدیق کی ہو پس یہ حدیث معنًا مطابق حدیث سابق
کے ہے بلکہ اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کا فقرہ اور زیادہ ہو پس انکار حدیث سابق سے جو عیون

اخبار مین مذکور ہی کان لم یکن سمجھلیوین ایسی حدیث کو جو معانی الاخبار سے ہمنے نقل کی صحیح جانین
تب بھی مطلب ہمارا فوت نہین ہوتا اسلیے کہ جو الفاظ اس حدیث کے ہین وہ بہی مؤید ہماری
قول کے ہین باقی رہی تاویل و تحریف علماء امامیہ کی اوسکی نسبت بھی ہم بحث کرتے ہین اور جو کچھ
تاویلات اُنہون نے کیے ہین اوسکو ظاہر کرتے ہین

یقول المتمسّک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

یہ حدیث جو ہماری کتاب کی ہر گو اخبار احاد سے ہی مگر شیعون کو اسکا انکار نہین ہوا اسلیے کہ
زبان جناب رسول خدا سے مفسر بالبیت ہی اور اہلبیت کا مقتدا ہونا اور ثلثہ کا بکذب و
دروغ مقتدا بنجانا اس سے ثابت ہوتا ہی پس شیعہ اسکا انکار کیون کرینگے چنانچہ خود مخاطب
فرماتے ہین کہ اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اور بیشتر اسکے فرما چکے ہین کہ علمائی امامیہ
نے حدیث نجوم کے انکار مین کسقدر شور و غل مچایا ہی اب تو یہ فرمائیے کہ ابتدا مین آپنے خبر
انکار علمای شیعہ سے دی اب خبر اقرار علمای شیعہ سے دیتے ہین ان دونو خبرون مین کس خبر
مین آپ صادق ہین اور کس خبر مین آپ کاذب ہین اور اگر کہیی کہ ہم دونو خبرین متناقضین
مین صادق ہین اور علمائی امامیہ مقر اور منکر دونو ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ مابہ الاقرار عین مابہ
الانکار ہی یا کچھ فرق ہی درمیان اُسکے کہ جسکا اقرار ہی اور درمیان اُسکے کہ جسکا انکار ہے
درصورت اوّل عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی کہ علمائی امامیہ کہ مثل مخاطب کے جاہل نہین ہین
ایک ہی امر کا اقرار و انکار معاً کرین بلکہ اگر کسی ہندو اور یہودی اور نصرانی کے سامنے بھی
آپ اسکا ذکر کرینگے تو ہرگز ہرگز آپ کے اس قول کو باور نہ کریگا اور آپ ہی کو دیوانہ و مجنون
و کاذب و مفتری کہیگا اور درصورت ثانی مابہ الفرق کو اس حدیث سے آپ نے علحدہ کیون
کردیا اور فقرہ فارحۃ قلوب سنیہ فقیل یارسول اللہ من اصحابک قال اہلبیتی
کیون جدا کردیا کہ شیعہ بغیر این فقرہ کے اس حدیث کا اقرار ہی نہین کرتے اور اسکا جدا کرنا

بعینہ مثل اسکے سمجھتے ہین کہ کوئی ملحد و دہری مثل آپ کے کہے کہ قرآن مین حکم نماز نہ پڑہنے کا ہے لاتقربوا الصلوٰۃ مین ہے اور انتم سکاری کا فقرہ چھپایا ہوا مسلمانونکا ہے اسکو ہم نہین ملتے اور شراب پینے اور جوا کھیلنے کا حکم بھی کلام خدا مین ہے کیونکہ اوسکی تعریف مین فیہما منافع للناس ہے اور اثمہما اکبر من نفعہما مسلمانونکا چھپایا ہوا فقرہ ہے تو جو جواب اس کافر اور ملحد کا آپ دینگے وہی جواب شیعون کی طرف سے اپنے واسطے تصور کر لیجیے **قولہ** اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین **اقول** اس حدیث کی صحت مین من حیث بالکل کچھ کلام نہین مگر آپ کے کلام مین بڑا کلام ہے اسلیئے کہ اگر مراد آپ کی یہ ہے کہ یہ ایک خبر ہے خبر تام ہے اور کلام تام کہ جسکا اتمام بتفسیر اہلبیت ہوا ہے تو اس بات کی ہم تصدیق کرتے ہین اور اگر مراد آپ کی یہ ہے کہ فقط اسی قدر جسکو ہمنے نقل کیا ہے یہی کلام تام ہے اور پوری حدیث اسی قدر ہے تو آپ محض کاذب و مفتری اور دروغگو ہین اس لیے کہ جن جن کتابون کا آپ پتا دیتے ہین ان سب مین تفسیر اہلبیت ہے پس بدون اس تفسیر کے ہم ہرگز اسکو قبول نہین کرتے اور تمہارے محققین علما بھی نہین قبول کرتے اور مکذوب اور موضوع اور باطل کہتے ہین اور بعینہ مثال اسکی وہی ہے کہ اگر آپ فقط لاتقربوا الصلوٰۃ کو آیت تام کہتے ہین تو آپ کافر ہوتے ہین اور ہم کو اس مین کچھ شک نہین ہے بوجوہ کثیرہ منجملہ اسکے یہ ہے کہ آپ تارک الصلوٰۃ ہین اور نماز خدا کو تعبیر ساتھ بدن توڑنے کے کرتے ہین جیسا کہ بعض پرچہای تہذیب الاخلاق مین موجود ہے بہرکیف اگر آپ لاتقربوا الصلوٰۃ کو جزء ناقص آیت کا سمجھتے ہین اور تمام انتم سکارا پر کرتے ہین تو اسی پر ہماری حدیث نجوم کو بھی قیاس کر لیجیے کہ ہم بھی مصدق اسکے کل کے ہین نہ جزء کے من حیث انہ ہو الکل **قولہ** پس یہ حدیث معنیً مطابق حدیث سابق کے ہے **اقول** کذب و دروغ کا آپ پر خاتمہ ہے یہ حدیث اور وہ حدیث ہرگز ہرگز نہ لفظاً ایک ہے جیسا کہ ظاہر ہے نہ معنیً ایک ہے اسلیے کہ اسکے معنی تو یہ ہین کہ مقتدا اہلبیت اطہار اور انکے سوا کل مقتدایان باطل ائمہ یہدون الی النار ہین اور اوسکے معنی یہ ہین

کہ ثلثہ اور اُنکے احزاب اور اذناب تا معاویہ و دیگر کلاب سب مقتدا ہین خدا کیواسطے ذرا
تو انصاف فرمائیے کہ دونو کلام متحد المعنی کیونکر ہوے **قولہ** بلکہ اختلاف اصحابی لکم رحمۃ **اقول** یہ
فقرہ بھی دلالت کرتا ہی اسی پر کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین اسلیے کہ کلام اہلبیت مین تبقیہ
اختلاف ممکن ہی نہ کلام دیگر صحابہ مین کہ اہلسنت تو تقیہ کو بقیاس ابی حنیفہ نفاق جانتی ہین پس یا اپنی
صحابہ کے نفاق کے قائل ہوجائین تو چشم ما روشن دل ما شاد لیکن اختلاف نفاقی کو رحمت سمجھنا کیونکر
ہوگا یا کوئی وجہ دیگر واسطے اختلاف کے معرض بیان مین لائین کتاب ایک پیغمبر ایک خدا ایک تابعین
ایک متبوعین ایک پھر اختلاف کیون ہوگا یہ بات ہم اپنے جی سے نہین کہتے ہین بلکہ تمہارے
بیان بھی بعض طرق حدیث نجوم مین یہ فقرہ موجود ہی اور اس فقرہ کو بھی تمہارے علمانے دلیل
کذب حدیث نجوم علاوہ اور دلیلون کے ٹھہرایا ہی چنانچہ نقل اُسکی مطابق اصل کے کتاب مستطاب
استقصا مین موجود ہی من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ **قولہ** تکذیب امام موسیٰ رضا کی **اقول** فض
اللہ فاک وجعل الناّر مثواک تکذیب امام تم ایسے نابکار مکابر کرسکتے ہین ہم تو تکذیب حدیث
نجوم بروایت اہلسنت کرتے ہین اور امام علیہ السلام نے بھی اُسکی تکذیب ہی کی ہی کوئی وجہ موجبہ
ترک ہذان صحیحان کی اور اختیار ہذا صحیح کے بجاے اُسکے تمہارے کسی جدامجد سے بھی نہین نکلسکتی
وقد مر مستوفا **قولہ** کان لم یکن سمجھین **اقول** الحمد للہ کہ ہمنے اُسکو ہباءً منثورا
اور کان لم یکن شیئا مذکورا کردیا تم سمجھو یا نہ سمجھو تمہاری سمجھ پر پتھر پڑے ہین تم خاک سمجھوگے
قولہ مؤید ہمارے قول کے ہین **اقول** تائید بجز ناقص ناقص ہی جیسے تارک الصلوۃ کے لیے تائید
لاتقربوا الصلوۃ اور تائید بحدیث کائل کہ جسکا اختتام بر المعنی ہی عین دعوای شیعہ ہی پس اسکو مؤید لینا
کہنا محض جہالت ہی **قولہ** باقی رہی تاویل وتحریف **اقول** خود تحریف کرتے ہین کہ جزو حدیث کو
ساقط کرتے ہین اور دوسرون پر الزام تحریف لگاتے ہین اور تاویل تو اسکو کہتے ہین کہ لفظین
وہی ہون اور معنی خلاف ظاہر لیے جائین یہان تو حدیث مین تنصیص بلفظ اہلبیت مروی ہوئی
ہی اسکو تاویل کہنا سراسر جہالت ہی حدیث مین لفظ اہلبیت نبوتی اور معنی اصحاب مین اہلبیت کوئی کہتا

تو البتہ تاویل کر سکتے تھے گو بدلائل عقل و نقل بعض مقامات مین تاویل واجب ہوتی ہے جیسے آیات اور روایات تشبیہ وتجسیم ہین پس اگر تفسیر اہلبیت مخصوص نہوتی تو بوجہ عدم جواز اقتدای غیر معصوم بدلائل عقلیہ ونقلیہ خواہی نخواہی ضرور ہم بھی تاویل کرتے لیکن جب ہماری حدیث مین منصوص ہے تو ہمکو تاویل کی کیا حاجت ہے اور تحریف اسکو کہتے ہین کہ صورت کلام بگاڑ دیجاوے جیسے حضرت عثمان نے کنتم خیر ائمۃ کو حذف کرکے خیر امۃ رکھ لیا یہ تحریف ہے لعن اللہ محرفین الکلم عن مواضعہا کیون حضرت ہمارے علمانے اس حدیث مین کس لفظ کی صورت بگاڑی ہے بیان تو جو صاف صاف ہمارے راوی نے روایت اہلبیتی کی ہے وہی علمای امامیہ کہتے ہین اور شیعہ اُسی کو تسلیم کرتے ہین اگر کوئی دوسرا مذہب والا نہ تسلیم کرے بجہنم ہم کب کہتے ہین کہ خواہی نخواہی اسکو اہلسنت بھی تسلیم کرلین قل یا ایہا الکافرون لکم دینکم ولی دین

قال المخاطب المقمقام هداه اللہ سُبل السلام

واضح ہو کہ شیخ صدوق نے اس حدیث کو جسطرح اوپر ہم نے نقل کیا لکھکر یہ الفاظ اور بڑھا دیئے ہین فقیل یا رسول اللہ من اصحابک قال اہلبیتی کہ جب حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کہ اصحاب میرے مثل ستارون کے ہین اور اُنکا اختلاف رحمت ہے تب پوچھنے والے نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کے اصحاب کون ہین حضرت نے جوابدیا میرے اہلبیت ہین انہین الفاظ پر صاحب مستقصٰی نے اپنے جواب کو جو حدیث سابق کی نسبت ہے استدلال کیا ہے اور حدیث سابق کا ان لفظون سے جوابدیا ہے پس اگر در حدیث عیون جواب آنحضرت متعلق بہر دو حدیث باشد و معنایش آن باشد کہ ازین حدیث نجوم ہم مراد اصحاب اند مخالفت و مناقضت با حدیث معانی الاخبار و امثال آن لازم می آید لہذا بالبداہت قطعاً ثابت شد کہ جواب امام رضا علیہ السلام متعلق بہر دو حدیث نیست بلکہ آنحضرت فقط حال حدیث دعوالی اصحابی بیان فرمودہ و تفسیر آن باصحابیکہ مغیر و مبدل نشدہ نمودہ زنگ شبہہ از خواطر اہل ایمان زدودہ لیکن اس جواب مین بھی چند

نقص ہین اول ہم اس عبارت زائد کو صحیح نہین سمجھتے اور اسکو تحریف شیخ صدوق کی جانتے ہین کہ حضرت
نے اپنے مذہب کے موافق یہ الفاظ بڑھا دیے ہین اور یہ صرف ہم اپنی بدظنی سے نہین کہتے اور
شیخ صدوق پر تہمت نہین لگاتے بلکہ خود انہین کے علما انکی نسبت ایسا خیال کرتے ہین اور انکو
تحریف کے فن مین اُستاد جانتے ہین اگر کسی کو شک ہو تو وہ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو دیکھے کہ
ملائی موصوف نے شیخ صدوق کی نسبت کیا فرمایا ہی ایک حدیث مین جو ابی بصیر سے الفاظ شناء ما شاء کے
معنے مین منقول ہی صدوق صاحب نے تحریف کی اور الفاظ حدیث کو کم زیادہ کر دیا اور جن لفظون
سی کافی مین منقول تھی نقل نہ کیا اوسپر ملا باقر مجلسی نے یہ الفاظ شان مین حضرت کے لکھے ہین
هذا الخبر ماخوذ من الكافي وفيه تغييرات عجيبة تورث سوء الظن بالصدوق
وانه انما فعل ذلك ليوافق مذهب اهل العدل وفي الكافي هكذا الخ
کہ یہ خبر کافی سے لیگئی ہی اور اس مین عجیب تغیر و تبدیل کیا گیا ہی کہ جس سے صدوق کی نسبت بدظنی
ہوتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اُنہون نے اس حدیث مین تغیر و تبدیل اسلیے کی ہی کہ اہل عدل کے مذہب
کے موافق ہوجاوی اور الفاظ حدیث کافی کے اس طرح پر ہین فقط کہ اسکو لکھکر ملا مجلسی نے الفاظ حدیث
کافی کے نقل کیے ہین پس باقرار ملا باقر مجلسی ثابت ہوا کہ حضرت شیخ صدوق ذرا ذرا بات پر الفاظ حدیث
کے بدل دیتے تھے اور واسطے موافق کرنے ساتھ اپنے مذہب کے امامون کی احادیث مین تغیر و
تبدیل کر دیا کرتے تھے پس اگر اس حدیث مین جس سے صحابہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہی اور جسکی صحت
سے کل مذہب ہی باطل ہوا جاتا ہی کچھ الفاظ زائد کر دیئے ہون تو کیا عجب ہے بلکہ یقین کرنا
چاہیے کہ ضرور اُنہون نے اخیر فقرہ بڑھا دیا ہی اور کیون نہ بڑھاتے اسلیے کہ اگر حدیث کو اُنہین
لفظون پر ختم کر دیتے اور اصحاب کا پیغمبر صاحب کی زبان سے مثل ستارون کے ہونا اور انکی
اقتدا کو تسلیم کر لیتے تو پھر اپنے مذہب کو کسطرح بچاتے اسلیے ہم بھی ملا باقر مجلسی صاحب کے ساتھ
اتفاق کرتے ہین اور حضرت شیخ صدوق کے حق مین اس حدیث مین الفاظ زائد کرنیکی نسبت وہی
الفاظ کہتے ہین انما فعل ذلك ليوافق مذهب اهل العدل لیکن اگر کسیکو اسپر اطمینان نہو

اور باوجود اقرار ملا باقر مجلسی کے صدوق کے تحریف و تغیر پر یقین نہ آوے تو ہم چند دلیلون سے ثابت
کرتے ہین کہ الفاظ فقیل یا رسول اللہ من اصحابک وقال اهلبیتی بڑھائے ہوے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

عجب خلط اور عجب خبط ہی کہ کبھی حضرت مخاطب مدعی بنتے ہین اور مستدل ہوتے ہین اور کبھی مانع بنجاتے
ہین اور لانسلم کہنے لگتے ہین اور بھول جاتے ہین کہ ہم مدعی تھے کہ مانع تھے حضرت سلامت جسوقت
کوئی گلاس زیادہ ہوجاے یا کوئی بوتل کڑی چل جائے تو اُسوقت قلم خرافت رقم کو روک لیا کیجیے
شیعون نے اسمقام پر کوئی دعوی نہین کیا آپ نے خود دعوی کیا کہ ہم حدیث شیعہ سے نجوم ہونا
صحابہ کا یعنی ثلاثہ کا ثابت کرتے ہین اور استدلال کیا ساتھ اُس حدیث کے جس مین ساتھ لفظ اصحاب
کے لفظ اہلبیت مفسر اُسکا موجود ہی شیعہ منع کرتے ہین اس استدلال کو اور کہتے ہین کہ لانسلم کہ بغیر لفظ اہلبیت
ہماری حدیث ہو آپ اُسکے جواب مین فرماتے ہین کہ لانسلم کہ مع لفظ اہلبیت ہو کوئی دنیا مین جاہل
سے جاہل بھی ہوگا تب بھی لانسلم پر لانسلم وارد نہ کریگا مگر آپ ایسے اجہل الجہلا ہین کہ لانسلم پر لانسلم وارد
کرتے ہین ہم کہتے ہین کہ اگر آپ لانسلم کہتے ہین اپنے گھر خوش رہیے آپ کا دعوی بھی نہ ثابت ہوا سلیئے
کہ دعوی دلیل سے ثابت ہوتا ہی نہ لانسلم سے لانسلم واسطے منع دعوی کے ہی نہ واسطے اثبات
دعوی کے پھر معلوم نہین کہ کس مُنھہ سے نکلا تھا کہ ہم شیعون کی کتاب سے ثابت کرتے ہین ہان
اگر کسی کتاب شیعہ سے حدیث نجوم بغیر تفسیر اہلبیت نکالتے تو بظاہر دعوی آپ کا کسیقدر ثابت ہوتا
ہر چند شیعہ کہتے کہ چون بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت ہی کہ اقتدا ے غیر معصوم جائز نہین ہی پس ضرور ہم
کہ مراد اہلبیت ہون آرے اگر کسی کتاب سے یہ ثابت کرتے کہ اہلبیت مراد لینا باطل ہی اور صحابہ
بلکہ ثلثہ مراد لینا صحیح ہی تو بیشک آپکا دعوی ثابت ہوتا اذلیس فلیس قولہ یہ الفاظ اور بڑھا دیئے
ہین **اقول** ہان بڑھا دیے ہین اپنی کتاب مین اپنی حدیث مین اپنے راوی کی زبان سے
بڑھا دیے پھر تمہارے باپ کا کیا اجارہ تمہاری کتاب مین تمہارے راویان کذاب کی زبان

سنی تونہین بڑھلیا شیعون کا اعتقاد اونکے راویان صادقین کی زبان سے انہین بڑھے ہوے
الفاظ پر ہی اور بغیر ان الفاظ کے تمہارے راویان کذاب کی بنائی ہوئی بات ہی کہ واسطے خوش آمد
ثلثہ اور کلب الکلب معاویہ کے نقل کیا ہی اور ظاہر ہی کہ اہلبیت علیہم السلام کے لیے کون ثروت
دنیا مین تھی اور کہان خزائن کسریٰ وقیصری پر اُنکو دسترس تھا کہ اُنکی خوش آمد مین لوگ اہلبیت کا
لفظ بڑھا دیتے ہان خوش آمد خلفای جور مین البتہ اس لفظ اہلبیت کو لوگون نے نکالڈالا ہے
عقل عقلا تو یہی حکم کرتی ہی تم ایسے جاہل جو چاہین کہین قولہ صاحب استقصا نے اپنے جواب کو
جو حدیث سابق کی نسبت ہی استدلال کیا ہی اقول یہ عبارت مختل و مخبط قابل تماشائی اہل علم
ہی مخاطب فرماتے ہین کہ انہین الفاظ پر جواب کو استدلال کیا ہی نہین معلوم کہ یہ محاورہ کسی اردو
کا ہی یا کسی دیہاتی زبان کا ہی یا خیالی زبان کا بہرکیف لفظ استدلال کا اس مقام پر استعمال کرنا
دلالت اوپر کمال جہالت کے کرتا ہی اسلیے کہ استدلال کار مدعی ہی اور مانع جو سند منع لاوے
اُسکو موجہ کہتے ہین نہ مستدل اور اس مقام پر مدعی صحت حدیث نجوم موچی صاحب ہین اور
استدلال کیا ہی اپنے دعوی پر بقول امام رضا علیہ السلام کہ حضرت نے حدیث نجوم کو ہذا صحیح
فرمایا ہی صاحب استقصا اس پر منع کرتے ہین کہ لانسلم کہ امام علیہ السلام نے ہذا صحیح حدیث نجوم کو
فرمایا ہو بلکہ کیون نہین جائز ہی کہ دعوالی اصحابی کو فرمایا ہو واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
پھر اس سے ترقی کرکے فرماتے ہین کہ ضرور ہی کہ ہم ہذا صحیح کو اسی پر محمول کرین کہ یہ نسبت دعوالی
اصحابی کی ہی اسواسطے کہ اگر اسکو ہم متعلق بحدیث نجوم سمجھین تو ہماری دوسری حدیث سے
یہ متناقض ہو جاتی ہی پھر ہمکو کیا غرض ہی کہ ہم اسکو متعلق بحدیث نجوم کرکے اپنی دوسری حدیث
سے متناقض بنائین لہذا ضرور ہی کہ متعلق بدعوالی اصحابی کہین اور اس صورت مین موچی
صاحب کا استدلال باطل ہو گیا جبتک کسی دلیل سے نہ ثابت کرین کہ خواہی نخواہی ہذا صحیح
متعلق حدیث نجوم سے ہے اسکے جواب مین مخاطب اجہل کوئی فکر دلیل و پر ثبوت تعلق ہذا صحیح
بحدیث نجوم تو نہین کرتے مگر جواب مین یہ فرماتے ہین کہ جس حدیث کی نسبت تم متناقض ہونا اس حدیث

کا بیان کرتے ہو وہ حدیث ہم مسلم نہین کرتے تمہارے اُس حدیث کے مسلم نہ کرنے سے دعوای
صحت حدیث نجوم نہین ثابت ہوتا ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ ہمنے تمہاری حدیث نجوم کو غیر مسلم کیا تمنے ہماری
حدیث کو غیر مسلم کیا اس تمہاری عدم تسلیم سے تمہارا دعوای صحت حدیث نہین ثابت ہوا **قولہ**
اس جواب مین چند نقص ہین **اقول** اس مقام مین قلم آپ کا بہت لغزش کرتا ہی کہ بے ٹھکانے
باتین اُس سے نکلتی ہین شاید دوراز حال کچھ خلل دماغ مین آگیا ہی یا کوئی گلاس کسی کے اصرار سے
بڑھگیا ہی آپ فرماتے ہین چند نقص ہین اور تفصیل مین جز ایک اول کے جسکا ثانی ندارد ہی اور کچھ
نہین بیان فرماتے اولاً اول کا اطلاق بغیر ثانی کے نہین ہوتا ثانیاً چند کا لفظ ایک پر نہین بولا جاتا
ہی کچھ اسکی توجیہ بھی ارشاد فرمائیے کیے کہ لا نسلم گو مجمل ہو مثل اُس شارک کے جو ہر بات کے جواب مین
درین چہ شک سکھایا گیا تھا **قولہ** اول ہم اس عبارت زائد کو صحیح نہین سمجھتے **اقول** آپ کا صحیح
سمجھنا کسی بات کو نقص اوس بات کا نہین ہی اگر کسی کے نہ صحیح سمجھنے سے کوئی بات ناقص ہو جاے
تو آپ کے صحاح ستہ ناقص ہو جائین اسلیے کہ ہزارون آدمی اوسکو صحیح نہین سمجھتے ہان کوئی
دلیل نقص پر قائم کرتے تو دعوی نقص کا بجا تھا اور فقط اسوجہ سے کہ ہم اوسکو نہین مانتے کوئی شی
ناقص نہین ہوتی یہ سب نقص آپ کے فہم کا ہی کہ عدم تسلیم کو دلیل نقص ٹھرایا ہی بنا بر آپ کی تقریر کے
لازم آتا ہی کہ ابوجہل ور ابولہب کا تسلیم نہ کرنا دین رسول خدا کو موجب نقص دین نبوی ہو وھذا
مما تضحک علیہ الثکلی علاوہ اسکے یہ کلام آپ کا لا نسلم والے کی سند منع پر ہی اور بطلان
سند منع سے مطلقاً اثبات دعوی نہین ہوتا چہ جاے اسکے کہ کوئی شخص اسکا بطلان بھی نہ کرے
بلکہ اوسپر لا نسلم کہے تو یہ وہی وارد کرنا لا نسلم کا لا نسلم پر ہی کہ دلالت کمال جہالت پر کرتا ہے
وقد مر مثلہ مراراً **قولہ** اور اسکو تحریف شیخ صدوق کی جانتے ہین **اقول** اسی طرح ہم
ہم بھی حذف لفظ اہلبیتی تحریف راویان کذاب اہلسنت سے جانتے ہین جیسا کہ کذابیت پر اُن راویونکے
تمہارے علمای محققین مقر ہین **قولہ** اُنہین کے علما اونکی نسبت ایسا خیال کرتے ہین **اقول** اتمام بحث
ہی عموماً علما پر جالا کہ کسی فی علما سی شل تمہاری خیال باطل کے خیال نہین کیا ہی کاش دو یا چار

عالم کی عبارت سے یہ مضمون ثابت کیا ہوتا تو لفظ علما کا مصداق پیدا ہوتا جھوٹے کو کہاں تک جھٹلایئے
قولہ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو دیکھیے **اقول** یہ اتہام ہے بالخصوص مولانا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ پر بسبب
اپنی سوءِ فہم کے مطلب اونکی عبارت کا نہین سمجھے اور رجوع چاہا بکے کما سیجئی **قولہ** صدوق نے تحریف کی
اور الفاظ حدیث کو کم و زیادہ کر دیا **اقول** نہ مجلسی نے تحریف کی نسبت طرف صدوق کے دی
اور نہ الفاظ کے زیادہ و کم کرنیکو اونکی طرف منسوب کیا یہ محض کذب و دروغ آپ کا ہے اور باعث
اسکا یہ ہے کہ جس طرح آپ سوءِ ظن صدوق علیہ الرحمہ سی رکھتے ہین اوسی طرح خیال مبارک ہین یہ آتا ہے کہ
سبھی لوگ اونسے سوءِ ظن رکھتے ہین ع کافر ہمہ را بکیش خود می داند۔ حاشا ثم حاشا کہ جناب مجلسی صدوق
علیہ الرحمہ سے سوءِ ظن رکھتے ہوں بلکہ کمال حسن اعتقاد اونکے ثقہ اور امین ہونیکا رکھتے ہین اسی وجہ سے
اونکے حق مین جلد رابع بحار الانوار مین فرماتے ہین من عظماء القدماء التابعین
لآثار الائمۃ النجباء الذین لا یتبعون الآراء ولا الاہواء ولذا ینزل اصحابنا کلامہ
وکلام ابیہ رضی اللہ عنہما منزلۃ النص المنقول والخبر المأثور انتہی یعنے
صدوق علیہ الرحمہ عظما قدما سے ہین جو تابعین آثار ائمہ معصومین سے تھے اور کبھی مثل مخالفین
رای و قیاس پر عمل نہ کرتے تھے اور اسی سبب سی کل امامیہ اونکے قول کو اور اونکے پدر بزرگوار
کے قول کو بجائی نص منقول اور خبر ماثور جانتے ہین انتہی پس جو شخص کہ ایسا حسن اعتقاد صدوق علیہ الرحمہ
سی رکھے بلکہ کہے کہ کل امامیہ اونکے قول کو منزلہ حدیث منقول جانتے ہین اور فی الواقع کوئی کتاب
مجلسی علیہ الرحمہ کی ذکر احادیث صدوق علیہ الرحمہ سے خالی نہین ہے پس عقل محال جانتی ہے کہ
باوجود سوءِ ظن رکھنے کے پھر اپنی کتب دین و ایمان مین کوئی شخص اوسکی احادیث کا اعتبار کرے
ہاں آپ اپنی سوءِ فہم سی اونکی عبارت مین جو معنی چاہیے پہنا لیجیے اور اس مقام پر ایک امر عجیب
قابل تماشائی احباب اولے الالباب ہے کہ صاحب منتہی الکلام کہ انتہا کے صادق ہین اپنی کتاب منتہی
مین اسی عبارت کو جو ہمنے جلد رابع سی ابھی نقل کی ہے نقل کرتے ہین اور اوسکے درمیان مین یہ
عبارت بڑھاتے ہین مثل المتاخرین الذین سلکوا طریق الشیاطین اور اوسکی نسبت

طرف مجلسی کے دیتے ہین کہ اونہین نے کہا ہے حالانکہ سیکڑون نسخہ جلد رابع بحار کے مطبوع وغیر مطبوع
موجود ہین کسی مین یہ عبارت نہین ہے مگر امثال مخاطب ٹرھا ینکی نسبت بسوء ظن طرف صدوق کے
دینگے اور اپنے جد امجد کیطرف بحسن ظن کبھی نہ دینگے لکن اگر اونکے اس داغ کذب و دروغ کو
اونکی اولاد و احفاد مٹا نیکو چاہین تو کوئی نسخہ کہین سے بحار الانوار کا لا کر ہمکو دکھائین کہ جس مین عبارت
ہو کیون حضرت اسکو تحریف کہتے ہین یا جو آپ صدوق علیہ الرحمہ کیطرف بکذب و دروغ نسبت
دیتے ہین کتب کلامیہ مخالفین اور اُسکے جوابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امثال خر کابلی اور
فضلہ روزبہان اور بساطی دہلوی اور کفش دوز فیض آبادی نے کسقدر تحریف و تغیر نقل
عبارات کتب اور احادیث مین کی ہے ان حضرات کی شکایت کوئی کیا کرے کہ باعث انکی خیانتون
کا مجبوری و ناچاری ہوئی ہے کہ جب کوئی جواب نہ ملا تو تحریف عبارت جوابدیا لیکن جای تعجب ہے
کہ اس زمانے کے علمای اہل سنت بلا ضرورت بھی تغیر و تحریف اور زیادتی او رکمی عبارات کتب
شیعہ مین کرتے ہین اور کچھ فضیحتی اور رسوائی دنیا سے بھی نہین ڈرتے ہین چنانچہ بالفعل چھاپہ مصر کی
کتاب مکارم الاخلاق حسن طبرسی علیہ الرحمہ کی نظر سے گذری ہے کہ جس مین انتہائی تحریف تغیر و تبدیل
ہے اور فہرست شیخ الطائفہ چھاپہ کلکتہ وہ بھی خالی از تحریف و تغیر نہین ہے پس ظاہر ہوا کہ سلف سے
عادت حضرات اہلسنت ہے کہ اپنے نفع مذہبی کے لیے تحریف و تغیر کرتے آئے اور اب بھی
کرتے ہین پس باوجود اسکے صدوق کیطرف نسبت تحریف دینا اور اونسے سوء ظن رکھنا
اپنے تئین رسوا کرنا اور اپنے ہم مذہبون کی خیانتونکو یاد دلانا ہے قولہ جن لفظون سے کافی مین
منقول ہے نقل نہ کیا اقول صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب توحید مین کافی سے نقل نہین کیا بلکہ بواسطہ
ایک راوی کے کہ علی ابن احمد الدقاق ہین کلینی سے نقل فرمایا ہے اور ہمنے حدیث کتاب التوحید
اور حدیث کافی کو ملایا تو ان دونون مین بحسب المعنی کچھ فرق نہین ہے آرے بعض الفاظ مین کہ مترادف
المعنی ہین کچھ فرق ہو پس جائز ہے کہ راوی صدوق علیہ الرحمہ نے کلینی سے نقل بالمعنی کیا ہو اور اسمین
کوئی نقص نہین ہے ہزارون راویون نے احادیث کو نقل بالمعنی کیا ہے لیکن جس نسخہ کتاب توحید صدوق

سے مجلسی علیہ الرحمہ نے وقت تصنیف بحار یہ حدیث نقل کی ہو وہ نسخہ بہت سقیم تھا کہ اُس مین ایک
سطر عبارت بالکل غائب تھی اور نظر ناسخ کی لفظ قوت علی الطاعۃ سے لفظ قوۃ علی المعصیۃ پر جا لگی
رہی اور یا مین ان دو نو لفظون کے ایک سطر عبارت ساقط ہوگئی کہ جس سے معنی حدیث مین
بالکلیہ تخلل آگیا اور کچھ تقدیم و تاخیر الفاظ بھی ہوگئی ان تغیرات کیطرف جو ناسخ سے ہوئی مجلسی
علیہ الرحمہ اشارہ فرماتے ہین کہ فیہ تغیرات عجیبۃ یعنی من الناسخ لا من الصدوق پس
آپ نے یہ کہان سے نکالا کہ مجلسی علیہ الرحمہ نے نسبت تحریف اور زیادہ اور کم کرنے کے
طرف صدوق کے دی ہو بعد اسکے فرماتے ہین کہ تورث سوء الظن بالصدوق
یعنی ناسخ نے ایسے تغیرات کیے ہین کہ جو لوگ صدوق سے سوء ظن رکھتے ہین یعنے
اشاعرہ جبریہ کہ جنکا جبریہ ہونا اقرار صاحب مسلم الثبوت سے ثابت ہے کہ فرماتے ہین کہ
الحق الله کفو للجبریہ وہ فرقہ جبریہ ان تغیرات کی نسبت ناسخین کیطرف نہ دینگے بلکہ خود صدوق
کیطرف دینگے اور بسوء ظن کہینگے کہ صدوق علیہ الرحمہ نے خود یہ تغیرات اس لئی کیے کہ
حدیث کو موافق مذہب عدلیہ بنائین حالانکہ یہ ظن ونکا از قبیل سوء الظن و راز قبیل بعض الظن اثم کے
ہو اور تعبیر اس ظن کی بسوء ظن اس لیے کی کہ یہ حدیث جسطرح کتاب کافی مین اور نسخہ ہاے
صحیحہ کتاب التوحید مین منقول ہو کچھ مخالف مذہب عدل نہین ہو چنانچہ شراح نے بوجہ احسن اپنے
شروح مین توجیہ اور توضیح اسکی کی ہو پس صدوق علیہ الرحمہ کو کون امر داعی تھا کہ ایسے تغیرات
عمل مین لاوین کہ جس سے حدیث مختل المعنی ہو جائے اور بالفرض اگر بظاہر جبر پر بھی دلالت
کرتے تو چونکہ موافق مذہب عامہ ہوتے مثل احادیث دیگر اسکو محمول علی التقیہ کر دیتے علاوہ
اسکے جب باب تاویلات آیات قرآنی تشبیہ و تجسیم مین کھلا ہوا ہو تو احادیث مین بدرجہ اولی
تاویل ہو سکتی ہو خصوصاً نظر بانیکہ خود ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہو ان فی اخبارنا محکم
کمحکم القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن پس فرمانا آپ کا کہ خود مجلسی کو اُن سے
سوء ظن ہو آپ نے کہان سے نکالا کہان مجلسی نے فرمایا ہو کہ تغیرات من الصدوق تورث سوء الظن

لی من الصدوق کیا بیحیائی اور بیغیرتی ہی کہ اپنی طرف سے ایک سخن پوچ و لچر ایجاد کرنا اور دوسرون
کی عبارت کا مصداق اوسکو قرار دینا تغیر ایسے کہ اوسکے الفاظ سے کوئی شہادت اوسپر قائم ہو
الحاصل ہماری بیان سے کالصبح المسفر ظاہر ہو گیا کہ آپ نے کل علما پر عموماً اور مجلسی علیہ الرحمہ
پر خصوصاً محض کذب اور افترا اور بہتان کیا فجزاہ ربہ عنہم و قد فعل
قولہ باقرار ملا باقر مجلسی کے ثابت ہوا اقول ہرگز اقرار مجلسی نہین ہوا کہ صدوق نے بڑھایا
ہی اور اسکا بھی اقرار نہین ہی کہ مجھکو مورث سوء ظن ہوا بلکہ وہ یہ فرماتے ہین کہ ناسخین نے
تغیر کیا اور اونکا تغیر کرنا جبریہ کے لیے مورث اس گمان بد کا ہوگا کہ واسطے موافقت مذہب
عدلیہ کے صدوق نے خود ایسا کیا ہوگا قولہ ذرا ذرا بات پہ الفاظ حدیث کے بدل دیتے
ہین اقول یہ دوسرا اتہام ہی مجلسی پر کہ اونہون نے کہا ہی کہ ذرا ذرا بات پر بدل دیتے تھے
حقیقت یہ ہی کہ صدوق علیہ الرحمہ نہ ذرا ذرا بات میں نہ بڑا بڑا بات مین بدلتے تھے
بلکہ سچی سچی بات بکمال صدق و راستی نقل کرتے تھے بلکہ کذب و دروغ کلاً و جلاً تمہارے
علما از سابقین تا لاحقین اور تمہارے روات کا کام ہی بیشتر کا ذکر جانے دیجیے کہ کہانتک
کوئی لکھیگا بالفعل تمہارے موچی صاحب کے کذب و دروغ کا اور بڑھا دینا اونکا عبارت
مجلسی مین ہمنے ابھی اوسکا نشان دیا ہی اور جس شخص نے اونکے منتہی اور اوسکے جواب
استقصا کو دیکھا ہی اوسکو معلوم ہی کہ کتنے ہزار جھوٹ اس کفش دوز جہنم سوز نے بنائی ہین
اور اسیطرح جسنے تحفہ مسروقہ عبد العزیز اور اُسکے جوابات صوارم اور صمصام اور حسام
کو دیکھا ہی اوسکو معلوم ہی کہ اوس مرد عزیز بے تمیز نے بھی کتنے دروغ بیفروغ کو فروغ
دیا ہی اور تمہارے روات بھی سب جھوٹے ہین ایک اسی حدیث نجوم کے روات کو دیکھو
کہ تمہارے علمای محققین اور ناقدین نے سبکو کذاب اور وضاع اور واہی تباہی کہا ہی
اور اگر اس سے زیادہ سننے کی ہوس ہو تو دو چار آپ کے اگلون کا بھی ہم نشان دیتے ہین
منجملہ اونکے بڑے ناہنجار شتر گربہ کار حضرت ابو ہریرہ ہین کہ احادیث موضوع بنانے مین

اوستاد ہین اور اونکی بدولت صحاح ستہ موضوعات سے مملو و مشحون ہین ذری ذری بات پر
حدیث تیار کر دیتے تھے فقط ایک عشر قیمت پیاز پر حدیث بصل البلہ بنادی جیسا کہ مشہور ہی ہم
فقط یہ نسبت اونکی طرف نہین دیتے ہین بلکہ صحابہ جناب رسول خدا بھی اونکو جھوٹی حدیث
بنانے مین یکتائے دہر سمجھتے تھے اگر اس مین آپکو شک ہو تو جمع بین الصحیحین کو دیکھیے حدیث ١٦٦
قال خرج الینا ابو ہریرۃ فضرب یدہ علی جبہتہ قال الا انکم تحدثون علی
انی اکذب علی رسول اللہ یعنی نکلا ہماری طرف ابو ہریرہ پس سر پر ہاتھ مارکر کہا
کہ تم لوگ کہتے ہو کہ مین جناب رسولخدا پر جھوٹ باندھتا ہون بہرکیف یا ابو ہریرہ جھوٹے تھے
یا صحابہ جو اونکو جھوٹا کہتے تھے اور سنیے اوسی کتاب مین حدیث ١٢٤ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او
ماشیہ فقیل لابن عمر ان ابا ہریرۃ یقول او کلب زرع فقال ابن عمر
ان لابی ہریرۃ زرعا یعنی جناب رسولخدا نے حکم فرمایا کتون کے مارنیکا مگر سگ شکاری
یا سگ گلہ غنم پس لوگون نے کہا ابن عمر سے کہ ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے کلب
زرع کو بھی منع کیا ہی پس کہا ابن عمر نے کہ ابو ہریرہ زراعت رکھتا ہی یعنے یہ اپنے فائدہ کے
لیے بنایا ہی اور سنیے اوسی کتاب مین حدیث ١٦٠١ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من تبع جنازۃ فلہ قیراط من الاجر فقال ابن عمر لقد اکثر علینا ابو ہریرۃ
یعنی جو کوئی مشایعت جنازہ کرے اوسکو ایک قیراط اجر ہی پس کہا ابن عمر نے کہ اکثار کردیا ہمپر
ابو ہریرہ نے اب یا اوستادی ابو ہریرہ مجہول کیجیے یا کذب ابن عمر پر ہمارا الو کسطرح ہاتھ سے
نہ جائیگا ہر کافر کہ کشتہ شود سود اسلام است اور سنیے کہ طبرانی نے کتاب اوسط مین روایت
کی ہی کہ ابو ہریرہ نے کہا ان رسول اللہ قال من لم یوتر فلا صلوۃ لہ فبلغ ذلک
عائشہ فقالت ومن سمع ہذا من ابی القاسم وما بعد العہد وما نسینا
انما قال ابو القاسم الحدیث یعنی جو شخص وتر نہ پڑھے پس اوسکی کوئی نماز نہین ہی پس یہ خبر عائشہ کو

پہونچی پس کہا اوسنے کہ کسنے سنا ہے اس حدیث کو جناب رسول خدا سے بہت زمانہ نہین گزرا اور اونکے اقوال کو ہم بھول نہین گئے فرمایا نہین آنحضرت نے مگر اسیطرح اور سُنیے سیوطی نی رسالہ عین الاصابہ مین روایت کیا ہے ابو ہریرہ سے من غسل میتا اغتسل ومن حمله توضأ فبلغ ذلك عائشة فقالت اوینجس موتی المسلمین وما علی الرجل لو حمل عودا یعنی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو غسل دے میت کو غسل کرے اور جو اُٹھاوے میت کو وضو کرے جب عائشہ نے سنا کہا کیا نجس ہین اموات مسلمانون کے اور نہین ہے کسی پر کچھ جو اُٹھاوے ایک لکڑی کو اور بھی سُنیے کہ آپ کے بڑے خلیفہ راوی حضرت ابن عمر بھی اس داء العضال مین گرفتار اور فن احادیث تراشی مین بڑے ماہر و پرکار ہین اور ہم اپنی بدظنی سے یہ نہین کہتے اور ابن عمر پر تہمت نہین لگاتے بلکہ حضرت اُم المومنین اُنکی نسبت ایسا خیال فرماتے ہین چنانچہ دار قطنی اپنی سنن مین روایت کرتے ہین حضرت عائشہ سے انه بلغها قول ابن عمر فی القبلة الوضوء فقالت كان رسول الله يقبل وهو صائم ثم لا يتوضؤ یعنی حضرت عائشہ نے سنا کہ ابن عمر فرماتے ہین کہ بوسہ لینے مین وضو ضرور ہے پس فرمایا ام المومنین نے کہ جناب رسول خدا بوسہ لیتے تھے حالت صوم مین اور وضو نہین کرتے تھے اور اس سے بدیع تر سُنیے کہ محمد بن عمر واقدی علمای رواۃ اہلسنت مین یعنی فی گرامی ہین کہ محمد بن سلام اونکو عالم دہر اور ابراہیم حربی اونکو امین الناس فی الاسلام کہتے ہین او مصعب زبیری بقسم شرعی گواہی دیتے ہین کہ مین نے مثل وسکے نہین دیکھا اور دراوردی نے اونکو ملقب بامیر المومنین فی الحدیث کیا ہے ایسے جلیل المنزلت کی شان مین شیخ رحمت اللہ مختصر تنزیہ مین صاف لکھتے ہین محمد بن عمر الواقدی قال النسائی یضع الحدیث اور یحیی بن معین تصریح کرتے ہین کہ واقدی نے بیس ہزار حدیث مکذوبہ بنائی تھی اور شافعی نے کتب واقدی کو لاشی محض و کذب بحت جانا ہے چنانچہ خوارزمی نے مسند ابو حنیفہ مین لکھا ہے کہ فقد ذکروا الواقدی کذالك فی المغازی وقد طعنوا فیه فقال یحیی بن معین وضع الواقدی علی رسول الله

عشرین الف حدیث وقال احمد بن حنبل الواقدی یرکب الاسانید
وقال ابن المدینی لا یکتب حدیثہ وقال الشافعی کتب الواقدی کذب
اور میزان ذہبی مین ابن المدینی سے منقول ہے کہ الواقدی یضع الحدیث پس جب حال واقدی کا
جو اہلسنت کے نزدیک امیر المومنین فی الحدیث ہین یہ ہو کہ بیس ہزار حدیثین جھوٹی بنائین ہون
تو اور محدثین کے حال کو بھی اسی پر خیال کر لینا چاہیے سہ قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ ہرچند
سخن کو طول ہوا مگر ایک دو فقرہ اور سن لیجیے چونکہ ہندوستان مین سوای حنفی المذہب کے اور
فرق اہل سنت مفقود ہین اس لیے ظن غالب ہے کہ بعد سنی ہونے کے آپ حنفی المذہب بھی ہون پس کچھ
حال خجستہ مآل اپنے امام ابوحنیفہ کا بھی سن لینا آپ کو بہت ضرور ہے چنانچہ فیض القدیر شرح جامع صغیر مین
مذکور ہے النعمان بن ثابت الامام اوردہ الذہبی فی الضعفاء وقال
قال ابن عدی عامۃ ما یرویہ غلط وتصحیف وزیادات یعنی نعمان ابن
ثابت کہ امام اعظم ابوحنیفہ ہین ذہبی صاحب میزان الاعتدال نے اونکا شمار ضعفا مین کیا
ہے اور کہا ہے کہ کہا ابن عدی نے کہ تمام روایتین اونکی خالی غلط اور تصحیف اور زیادات سے نہین
ہین اب فرمایئے کہ اوستاد فن کذب وغلط اور تصحیف وتحریف اور نقصانات اور زیادات مین
صدوق علیہ ما علیہ ہین یا اوستاد الکل فی الکل حضرت امام اعظم کوفی ہین اور یہ سوء ظن ہمارا اونکی نسبت
ہے یا آپ کے علمای کرام کا اور یہ عبارت فیض القدیر کی نص ہے پر اوستادی امام اعظم کے
یا شل عبارت بگاڑ کے ہے کہ جسکا مطلب تو آپ خاک نہین سمجھے اور اپنے جی سے بے سروپا
باتین بنائین اور اسپر اسقدر ناز ونخرے کیے شیعہ سنت عمری سے حضور اور نفور ہین البتہ خریدار
ایسے ناز ونخرون کے افغانان رامپور ہین سہ ناز برآن کن کہ خریدار تست۔ قولہ جسکی صحت
سے کل مذہب ہی باطل ہوا جاتا ہے اقول آپ نے آیات فضائل صحابہ لکھے اوس سے تو
اونکا مذہب باطل ہی ہوا بلکہ آپ ہی نے منھ کی کھائی اور اپنے اگلے پچھلون کی رسوائی
اور فضیحتی کرائی اب اس حدیث نجوم سے شیعون کا کیا گندہ ہوتا ہے بلکہ تمہارا ہی مذہب بیخ وبن سے

کندہ ہوتا ہی ہر چند سابق مین ہم تفصیل تمام اسکو بیان کر چکے ہین ولکن کلما عدت عدنا و کلما کمرت تکرنا
پس سُنیے کہ اگر حدیث نجوم مفسر باہلبیت ہوتے تو چونکہ ہمارے عقائد قطعیہ کے مخالف تھے اور
عامہ کے موافق ہم اسکو حتماً علی التقیہ مطروح کر دیتے یا مثل آیات تجسیم و تشبیہ کے ماول بتاویلات
کرتے اور جملہ تاویلات سے یہ بھی ہوتا کہ مراد ہیان اصحاب سے اہلبیت ہین کیونکہ اقتدای
غیر معصوم باطل ہی اور سوائی اہل بیت کے کوئی معصوم نہین کیون حضرت شیعون کا کیا ضرر ہوا
آپ اپنی خبر لیجیے کہ اگر حدیث کو اپنی عموم پر باقی رکھیے گا تو خلافت شیخین باطل ہو جائیگی اور اقتدوا
بالذین بعدی اُڑ جائیگا اور شیعہ باقتدای علی و عباس شیخین کو کاذبین غادرین خائنین آثمین کما فی
الصحیح المسلم سمجھینگے اور اگر کوئی تخصیص لگائیے گا تو عدالت کل صحابہ مین بٹا لگ جائیگا اب فرمایئے کہ
مذہب شیعون کا اس حدیث نے باطل کیا یا سنیون کا وقال مر تفصیلا قولہ تو پھر اپنے
مذہب کو کسطرح بچاتے اقول اوسی طرح جسطرح ابھی ہمنے بیان کیا اب تم بتلاؤ کہ تم اپنے مذہب کو
کسطرح بچاتے ہو اسی بات سے کہ ہمارے مذہب کو بچانیکی حاجت نہین ہی بلکہ وہ ہر طرح سے
بچا ہوا ہی ثابت ہو گیا کہ ہرگز صدوق علیہ الرحمہ نے اِس لفظ کو نہین بڑھایا ہی بلکہ اونکے ثقات
رواۃ نے رسول اللہ سے نقل کی ہی اگر آپ سچے ہین تو اس حدیث کو کسی کتاب معتبر
شیعہ سے بلا اس تفسیر کے دکھا دیجیے و انی لک ھذا قولہ اِس لیے ہم بھی ملا باقر مجلسی
کے ساتھ اتفاق کرتے ہین اقول حضور والا بت جھک مارتے ہین جو یہ آپ کہتے ہین وہ
ہرگز مجلسی نے نہین کہا ہی کما لا یخفی قولہ تو ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین اقول
کوئی دلیل آپ کے مطابق دعوی کے نہین ہے جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوتا ہی ضرور تھا کہ
کچھ اپنے خلل دماغ کا علاج کرتے تب کچھ دلیلین لکھتے مگر افسوس ہی کہ آپ نے نہ کیا

قال المخاطب المقمقام ھداہ اللہ سُبل السلام

پہلی دلیل مولوی علی بخش خانصاحب بہادر اپنی ایک رسالہ مین فرماتے ہین کہ صحابی کا لفظ معنا تہایا

پہیلی اور چیستان تھی کہ جسکے پوچھنے کی ضرورت ہوتی اور سُننے والا نہ سمجھتا اور بالفاظ من اصحابک استفسار کرتا پس یہ سوال خود اس امر پر دلالت کرتا ہو کہ اپنی طرفسے بڑھایا ہو دوسری دلیل اس حدیث سے اختلاف اصحاب کا ثابت ہوتا ہو اور موافق اصول شیعون کے اہل بیت باہم مختلف نہین ہوتے پس کیونکر اصحاب سے اہلبیت مراد لینا جائز ہوگا اور اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کی فقرہ کے کیا معنی ہونگے چنانچہ خود اسی حدیث مین بعد اُن الفاظ کی جو ہمنے نقل کیے شیخ صدوق یہ فرماتے ہین کہ قال محمد بن علی مولف ھذا الکتاب ان اھل البیت علیھم السلام لا یختلفون ولکن یفتون للشیعۃ بمر الحق وانما افتوھم بالتقیۃ فما یختلف من قولھم فھو للتقیۃ والتقیۃ رحمۃ للشیعۃ کہ مولف اس کتاب کا کہتا ہو کہ اہلبیت علیہم السلام تو کچھ اختلاف نہین کرتے بلکہ اپنے شیعون کو صحیح فتوی دیتے ہین البتہ کبھی کبھی کوئی فتوی تقیہ سے بھی کر دیتے ہین پس اختلاف سے مراد تقیہ ہوا اور تقیہ شیعون کے حق مین رحمت ہو اگرچہ صدوق اور انکی پیرو اس جواب پر ناز کرین مگر کوئی اہل عقل اس جواب کو پسند نہ کریگا اس لیے کہ تقیہ کے معنی ہین سچ بات کو بسبب خوف کے چھپانا اور جھوٹھ کو ظاہر کرنا پس سواے حضرات امامیہ کے دوسرا کون ہو کہ جھوٹھ بولنے کو رحمت سمجھے گا اور اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کی حدیث کو تقیہ پر محمول کریگا لیکن اگر ہم اختلاف کو تقیہ پر منحصر سمجھین تو گویا حدیث کے یہ معنی ہوے کہ میرے اہل بیت کے جس قول پر کوئی عمل کریگا وہ ہدایت پاویگا اگرچہ وہ قول باہم مختلف ہون اور ایک دوسرے سے مخالف ہون اسلیے کہ اختلاف میرے اہلبیت کا رحمت ہو فقط اور یہ ظاہر ہو کہ ہزارہا احادیث اور اقوال اماموں کے ایسے ہین کہ جنکو اہلسنت مانتے ہین اور حضرات امامیہ اونکو تقیہ پر محمول کرتے ہین لیکن جب تقیہ رحمت مین شمار کیا گیا تو سنیون کا اون اقوال پر عمل کرنا جو اماموں نے براہ تقیہ کے فرمائے ہین ہدایت ٹھہرا اور نہ اگر تقیہ کے قولون پر عمل کرنیوالے خطا پر ہون اور گمراہ ٹھہرائے جائین تو پھر معنی ان الفاظ کے کہ بایّ اقاویل اصحابی اخذتم اھتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمۃ کے کیا معنی ہونگے اور کوئی یہ

نہ خیال کرے کہ ائمہ کرام نے جو اقوال اور احکام براہ تقیہ کے فرمائے ہین وہ مجمل و مشترک المعنی نہین ہین بلکہ نہایت صاف اور صریح ہین اور یہ بھی کوئی نہ سمجھے کہ اونہون نے وقت کہنے اون اقوال اور دینے اون احکام کے اسکا خیال نہین کیا کہ پوچھنے والا اور سُننے والا اوسپر یقین کرے اور کسی طرح پر اوسکو اس قول کی صداقت مین شُبہ نہ رہے جیسا کہ علماء امامیہ نے اسکو خود بیان کیا ہی چنانچہ میر باقر داماد نبراس الضیا مین فرماتے ہین کہ جو فتوی ائمہ کرام نے موافق قاعدۂ تقیہ کے دیے ہین اون مین سے بعض ایسے ہین کہ اونسے غرض تعلیم ہی تاکہ اوسکا جواز بیان کیا جائے کہ وقت ضرورت کے اسپر عمل کیا جائے اور بامید اسکے کہ مومنون کو حق بات بتلا ہی دیگئی ہی اور اونمین سے بعض فتوی ایسے ہین کہ جو آپسے پوچھنے والے نے پوچھے کہ اپنے باطل مذہب پر فریفتہ تھا اور اپنے دین کج پر اعلی درجہ کا غلو رکھتا تھا تو ایسے شخص کو ائمہ کرام نے اوسکے دین و مذہب کے موافق فتوی دے دیئے اسلیے کہ نہ اوسکے ہدایت پانے کی امید تھی نہ راہ راست پر آنیکا یقین تھا پس حسب المعون فی خود دیدہ دُودانستہ پوچھنے والیکو فتوے اوسکے دین و مذہب کے موافق بتلا دیا تو گو وہ فتوی مخالف اور روایتون کے ہو لیکن بہ نسبت اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کے پوچھنے والے کے حق مین رحمت ہو گیا اور بمقتضاے بایی اقاویل اصحابی اخذتم اہتدیتم کے اوسپر عمل کرنیوالا ہدایت پانے والون مین محسوب ہوگا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

کل قضایا آپکی دلیلون کے باطل و حلیہ صحت سے عاطل ہین کاش ایک مقدمہ بھی سچ ہوتا تب بھی ہم آپ کے شکر گزار ہوتے ایک دعوی آپ کا کہ جس چیز سے سوال اور استفسار متعلق ہوتا ہی وہ ضرور ہی کہ از قسم معما و لغز اور چیستان ہو لانسلم یہ محض غلط ہی سیکڑون مسائل غیر معلومہ سے سوال متعلق ہوتا ہی اور اوسکو کوئی لغز اور چیستان اور معما نہین کہتا کیون حضرت ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ حضرت عمر خانۂ جناب فاطمہ کے جلانیکو آگ لیگئے تھے

یا نہین اور متخلفین جیش اسامہ سے تھے یا نہین اور احد وخیبر مین مولین الدبر سے تھے یا نہین اور سیوطی نے اونکے بارہ مین کیا لکھا ہے اور فلج اونکا کون تھا یقین ہی کہ جواب مین آپ فرمائنگے تم تو معمّا اور پہیلی اور چیستان ہم سے پوچھتے ہو نہین حضرت معما نہین پوچھتے بلکہ جو باتین ہمکو معلوم نہین ہین وہ پوچھتے ہین دوسرا دعوی آپکا کہ ائمہ مین اختلاف ظاہر عبارت اور ظاہر احکام مین نہین ہوتا لا نسلم بلکہ اختلاف احکام حقیقیہ واقعیہ مین نہین ہوتا دیکھیے ظاہر عبارات آیات تنزیہ وتجسیم وتشبیہ مین کیسا اختلاف ہی پس جب خدا کے قول مین اختلاف ہی تو ایسا ہی اختلاف اقوال ائمہ مین بھی ہو سکتا ہی اور اختلاف تقیہ کو جو آپ باطل سمجھتے ہین آپ کے سمجھنے سے کیا ہوتا ہی ہم تو بدلائل قطعیہ عقلیہ نقلیہ او سکو حق سمجھتے ہین پھر ہمارے دین ومذہب مین آپ کا کیا اجارہ ہی ذرا یہ تو فرمائیے کہ اختلاف تقیہ کو تو آپ باطل سمجھتے ہین اور آپ کے احادیث مین جو اختلاف اصحابی ہی جیسا کہ صواعق مین جمع بین الصحیحین ودیگر کتب معتمدہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا نے سألت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللّٰہ الی یا محمّد ان اصحابک عندی کالنجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض فمن اخذ شیٔ مما ہم علیہ من اختلافہم فہو عندی علی ہدی پس یہ اختلاف اصحاب جو حسب ہدایت ہی اور اتفاق اونکا موجب ضلالت ہی اور جناب رسولخدا کے بعد ہوا یہ بوجہ تقیہ ہو نہین سکتا اسلیے کہ تقیہ تو آپ کے زعم باطل مین باطل ہی پس یہ اختلاف کسطرح کا تھا اور بعد جناب رسولخدا کے جو مہاجرین وانصار مین روز سقیفہ اختلاف ہوا کہ کوئی کہتا تھا منکم امیر ومنا امیر اور کوئی کہتا تھا منا الامراء ومنکم الوزراء کما فی صحیح البخاری یہ اختلاف تو عین ہدایت تھا اور بعد اسکے اتفاق منافقین صحابہ خلافت ابوبکر پر عین ضلالت تو ایسے اختلاف واتفاق کیواسطے بجز دنیا طلبی کے کہ بمقتضائی تریدون عرض الدنیا ثابت ہی کوئی اور وجہ وجیہ بیان فرمائیے آپ بیچارے کیا بیان کرینگے جب آپ کے بڑے بڑے علما سے توجیہ اسکی نہو سکی تب اسکو قول منکر ٹھہرا کر آپ کے محققین نے اس حدیث کو موضوع ومکذوب وباطل

ٹھہرایا ہی بزاز فرماتے ہین کہ الکلام منکر لم یثبت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یبیح
الاختلاف بعدہ من صحابہ یعنی قول باختلاف صحابہ نہایت امر منکر اور قبیح ہی کہ ثابت
نہین ہوا ہی اور ہرگز جناب رسول خدا نے جائز و مباح نہین کیا ہی اپنے اصحاب کیواسطے
کہ بعد اونکے باہم اختلاف کرین انتہی تیسرا دعوی آپ کا کہ تقیہ کے معنی جھوٹ کہنا ہی اور جھوٹ
رحمت نہین ہو سکتا یہ معنی تقیہ کے نہین معلوم آپ نے کہان سے نکالے ہین یہ معنی لغوی ہی کہ
ہین کہ عرفی ہین کہ شرعی ہین کہین سے پتہ اور نشان دیجیے لغت مین تقیہ ماخوذ ہی وقی یقی
وقایۃ وتقاۃ وتقیۃ سے کہ بمعنی حذر کردن وخوف کردن و پرہیز کردن کے ہی اور عرف
مین بمقتضای حدیث مشہور استر ذھبک وذھابک ومذھبک اپنے مذہب کو چھپانا
تعجب ہی کہ چھپانا مال کا اور چھپانا سفر کا جھوٹ نہو اور چھپانا مذہب کا جھوٹ ہو جاے
حضرت سلامت کذب و تقیہ مین نہ اتحاد مفہومی ہی نہ مصداقی پھر دونو ایک کیونکر ہو سکتی
ہین آرے کبھی ایسا ہی کہ تقیہ مین ضرورت مقتضی اظہار باطل کی ہوتی ہی لیکن ہر اظہار باطل
حقیقت مین کذب نہین ہی جسطرح ہر اظہار حق صدق نہین ہی جیسے آپکے ثلثہ اور کل
منافقین انک لرسول اللہ کہتے تھے مگر خداوند تعالی بقول خود واللہ یشھد ان
المنافقین لکاذبون شہادت اونکے کذب کی دیتا ہی اس سے ظاہر ہوا کہ خدا کے
نزدیک اظہار ظاہری پر مدار صدق وکذب نہین ہی بلکہ ضرور ہی کہ بصمیم قلب ہو اور جب تقیہ مین
اظہار باطل بصمیم قلب نہین ہی تو ضرور ہی کہ خدا کے نزدیک کذب نہو جسطرح اظہار ظاہری انک
لرسول اللہ صدق نہوا گو آپ کے ایسے جھوٹے بکا کرین کہ اظہار ظاہری کذب و
صدق ہی ولکن اللہ احق بالتصدیق علاوہ اسکے احکام بتبدل حیثیات واعتبارات
تبدل ہوتے ہین پس جسوقت کسی نے حالت تقیہ مین کوئی بات من حیث التقیہ کہے تو اس
حیثیت سے وہ واقع مین سچ ہی گو بحیثیت عدم تقیہ باطل ہو بلکہ بتبدل حیثیات تبدل
ذات بھی ہو جاتا ہی دیکھیے کہ حیوان من حیث النطق یعنی ادراک معقولات مثل شیعون کے

انسان ہو اور وہی حیوان بحیثیت عدم ادراک معقولات مثل حمار کے ہو ولولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ پس اگر کسی شیعہ نے وقت تقیہ مین من حیث التقیہ کہا کہ حضرت عتیق ابوبکر الصدیق اس دار دنیا مین خلیفۃ الرسول اور دار آخرت مین سید الکہول ہین تو وہ بیشک بحیثیت تقیہ سچا ہو جسطرح سے انہین حضرت کو بحیثیت عدم التقیہ غاصب و کاذب و غادر و خائن و آثم کما فی صحیح المسلم کہنے مین سچا ہی پس کسی حال مین اوسپر اطلاق کاذب نہین ہو سکتا مثال اسکی یہ ہو کہ من حیث ضعف الاسلام حکم لکم دینکم ولی دین حق ہو اور من حیث قوۃ الاسلام حکم فاقتلوا المشرکین حق ہو آرے بنظر اسکے کہ صدق من حیث التقیہ قریب ہو کہ وقت عدم تقیہ کذب ہو جاے اسکو کذب مجازی کہسکتے ہین بطور مجاز بالاشراف جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ بالجملہ قبیح کذب حقیقی ہو نہ مجازی سلمنا کہ حقیقی ہی سہی لیکن لانسلم کہ ہر وجہ سے قبیح ہو قال شیخکم السعدی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز اور ہر مومن و کافر کے نزدیک مسلم ہو کہ اقل القبیحین حسن ہو عقلا بلکہ حدیث من ابتلی ببلیتین فلیختار اھونھما بھی موید اسی کے ہو نقلا پس جبکہ امر دائر ہو درمیان حرام کھانے اور جان جانے کے تو اختیار حرام حسن ہو جائیگا کما فی اکل المیتۃ عند الاضطرار اسی طرح خدا نے بقول خود الا ان تتقوا منھم تقاۃ عند الاضطرار اجازت خلاف کرنیکی ہکو دی ہو پس جسطرح اکل میتہ باجازت خدا حسن ہو گیا اوسی طرح سے یہ خلاف کرنا بھی حسن ہو جائیگا اور جسطرح اجازت خدا اکل میتہ مین رحمت خدا ہی اوسیطرح سے اجازت تقیہ بھی رحمت خدا ہو پس آپ کا فرمانا کہ جھوٹ رحمت خدا نہین ہو سکتا ہی محض بیجا اور لغو ہو اسلیے کہ کون کہتا ہو کہ مطلقا جھوٹ رحمت خدا ہو بلکہ اجازت تقیہ کو رحمت خدا کہتے ہین کہ جس سے جان بچ جاتی ہے اوسوقت مین کہ جسوقت حکم جان دینے کا نہین ہو اور جسوقت حکم ہو جیسے جہاد مین پس ایسے وقت مین جان بچا کر بھاگ جانا آپ کے ثلثہ کا کام ہو شعر ثلثہ کس لڑائی مین جاگے بھگوڑون کے سردار ہتے تھے آگے قولہ مولوی علی بخش خان صاحب بہادر اپنے ایک رسالہ مین فرماتے ہین اقول جناب مستطاب خان والا شان علی بخش خان صاحب بہادر

بے بہادر کے نام مبارک سننے سے خیال مین گزرا تھا کہ مثل اونکی شان رفعت نشان کے کوئی
کلام بھی عظیم الشان ہوگا مگر وہی مثل ٹھیک آئی کہ ہاتھی آیا ہاتھی آیا پھر کیا ہو آپ فرماتے ہین
کہ جس چیز سے سوال کیا جاتا ہی وہ ضرور ہی کہ معما اور پہیلی ہو اور چونکہ لفظ اصحاب معما اور پہیلی
نہ تھی تو اوس سے سوال متعلق کرنا محض غلط ہی سبحان اللہ کیا دلیل ہی تقریر کیسی چست اور صغری
و کبری کیا درست جناب خان صاحب شریعت رسول خدا کیا معما اور پہیلی تھی کہ لوگون نے ہزارون
مسئلہ آنحضرت سے پوچھے اور کسی مسئلہ کو کوئی معما اور پہیلی نہین کہتا آپ جو پوچھتے ہین کہ لفظ
اصحاب معما ہی یا پہیلی تو یہ سوال آپ کا کونسا چیستان اور کونسی پہیلی ہی بہر کیف ہم آپکے چیستان
اور پہیلی کا جواب دیتے ہین کہ جو لفظ مجمل و مبہم اور متشابہ ہو وہ بھی پوچھا جاتا ہی اور ہر بات
غیر معلوم پوچھی جاتی ہی مثل پہیلی کے بوجھی جاتی ہی لفظ اصحاب مین احتمال معنی لغوی عرفی و شرعی سب کا
ہی اور حقیقت اور مجاز بھی محتمل پس اگر کسی شخص نے بمقتضائی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
مقصود لفظ اصحاب سے سوال کیا تو کیا قباحت لازم آئی وجہ خلش سائل بہت ظاہر ہی کہ حضرت نے
حکم باقتدای اصحاب فرمایا اور سائل نے یہ سمجھا کہ کل اصحاب قابل اقتدا نہین ہوسکتے اس لیے
کہ بعض اون مین سے شراب خوار بھی تھے کہ جن کی حضرت اپنی کفش مبارک سے تادیب کرتے تھے اور
بعض ایسے تھے کہ بی بی عائشہ کو متہم بزنا کرتے تھے اور جناب رسولخدا اونپر حد قذف جاری
کرتے تھے اور بعض اون مین سے منافقین تھے کہ جنکی شان مین خداوند عالم فرماتا ہے
ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم اور بعض
اون مین سے جیفۂ دنیا کے کلاب منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الاخرۃ تریدون
عرض الدنیا پس بعید از عقل ہی کہ یہ کل صحابہ قابل اقتدا ہون اس لیے سائل نے پوچھا کہ مراد آپکے
اصحاب سے کون لوگ ہین حضرت نے جواب مین فرمایا کہ اصحابی اہلبیتی یعنی اصحاب میرے
قابل اقتدی اہلبیت میرے ہین کہ وہی لوگ معصوم اور مورد آیہ تطہیر اور محکوم تمسک بحدیث ثقلین
و بحدیث سفینہ ہین اور دوسرے نہین ہے لیاقت نہین ہی کہ مقتدا ہون قول اہلبیت باہم مختلف نہین ہے

اقول مشبہ با ختلاف حقیقی نہین مختلف ہوتے گو بظاہر بعض اقوال بسبب تشابہ ہونے کے باسبب
تقیہ کے مختلف ہو جائین یہ اختلاف اور عدم اختلاف تناقض نہین ہین بعدم شرط التناقض وہو اتحاد
الوجہ قولہ اور اختلاف اصحابی لکم رحمہ کے فقرہ کے کیا معنی ہونگے اقول وہی معنی ہون گے جو
خود صدوق علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہو قولہ کوئی اہل عقل اس جواب کو پسند نہ کریگا اقول عقلائے
پسند کیا ہے تم ایسے بیعقلون کے ناپسند کرنے سے کیا ہوتا ہے جبتک کوئی وجہ وجیہ ناپسندی
کی نہ بیان کرو اور جب کوئی وجہ اوسکی آپ سے نہ نکل سکی تو آپ یہ فرمانے لگے کہ چونکہ یہ
جواب مبنی بر تقیہ ہے اور تقیہ شئی قبیح ہی اسلیے یہ جواب بھی قبیح ہے لیکن جب قبح اوسکا ہمارے
نزدیک مسلم ہی نہین ہے تو قبح جواب کب مسلم ہوگا ہم بدلائل عقلیہ ونقلیہ ثابت کرتے ہین حسن
تقیہ کا لیکن یہ ایک بحث جداگانہ ہے آپ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر مثل بندرون
کے کیون اوچکتے ہین قولہ تقیہ کے معنی ہین سچ بات کو بسبب خوف کے چھپانا اور جھوٹھ کو
ظاہر کرنا اقول آپ جھوٹے ہین اور یہ معنی بھی جھوٹے ہین شیعون نے یہ معنی تقیہ کے
نہین بیان کیے ہان یہ معنی وہ لوگ بیان کرین تو بیجا نہین ہے جو حضرت ابراہیم کے تین
جھوٹ کے قائل ہوے ہین اگر اس مین کچھ تامل ہو تو جمع بین الصحیحین کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسمین
منقول ہے انّ رسول اللہ قال فی صفة حال الخلق یوم القیامة انہم یاتون
ادم فیعتذر الیہم فیاتون نوحاً فیعتذر الیہم فیاتون ابراھیم فیقولون
یا ابراھیم انت نبی اللّٰہ وخلیلہ من اھل الارض اشفع لنا الی ربك اما تری
ما نحن فیہ فیقول لہم انّ ربّی قد غضب علیّ غضبا ما غضب قبلہ ولن
یغضب بعدہ مثلہ وانی کذبت ثلث کذبات نفسی نفسی اذھبوا الی غیری
یعنی جناب رسول خدا نے بیان حال خلق مین روز قیامت کے فرمایا کہ خلائق حضرت آدم
کی پاس آوینگی اور سوال شفاعت کرینگی تو حضرت آدم اونسی عذر کرینگی کہ مجھسے نہین ہوسکتا پھر حضرت نوح کے
پاس آوینگی وہ بھی عذر کرینگی پھر حضرت ابراہیم کی پاس آوینگی اور عرض کرینگی کہ ای ابراہیم آپ نبی اللہ اور

خلیل خدا اہل ہین سے ہین شفاعت کیجیے ہماری اپنے پروردگار سے آیا نہین دیکھتے ہین
آپ کہ ہم کس حال مین مبتلا ہین پس حضرت ابراہیم اونکے جواب مین فرماوینگے کہ پروردگار میرا
آج میرے اوپر ایسا غضبناک ہی کہ نہ کبھی ایسا غضبناک ہوا تھا نہ کبھی ہوگا اور مین مین جھوٹ
بولا ہون جس سے خود اپنے نفس کیواسطے محتاج شفاعت ہون مین دوسرون کی شفاعت
کیا کرونگا جاؤ میرے غیر کیطرف دوسری حدیث اسی کتاب سے سنیے ان رسول
اللہ صلعم قال لم یکذب ابراہیم الا ثلث کذبات یعنے حضرت ابراہیم
تین ہی جھوٹھ بولے پس ان احادیث سے جو آپکے صحاح سے منقول ہوئی معاذ اللہ
حضرت ابراہیم کا جھوٹھا ہونا صاف صاف ثابت ہی اور جو کہ شاہ صاحب نے اپنے
کیدون مین اسکا جواب دیا ہی کہ کذب سے مراد کذب حقیقی نہین ہی بلکہ وہ عبارت ہے
ایسے کلام سے کہ جو بظاہر کذب معلوم ہو اور حقیقت مین کذب نہو انتہی محصلاً یہ جواب
قابل مضحکہ اطفال ہی اگر کذب سے کذب حقیقی مراد نہوتا تو حضرت ابراہیم کا جھوٹھی معذرت
کرنا لازم آتا ہی کہ ہم قابل شفاعت کرنے کے نہین ہین اور ہمارا خدا ہم پر ایسا غضبناک ہی
کہ نہوا تھا نہوگا پس اگر حضرت ابراہیم کذبات ثلاثہ مین صادق تھے تو اس اعتذار مین معاذ اللہ
کاذب اور اگر اعتذار مین صادق تھے تو کذبات ثلاثہ مین کاذب یہ جواب شاہ صاحب کا
اشکال کلامی ہذا یوم الجمعۃ کاذب سے کم نہین کہ کذب مستلزم صدق و صدق مستلزم کذب
ہی اور بعینہ یہی تقریر اوس حدیث صحیح مسلم مین جاری ہی کہ جس مین حضرت خلیفہ ثانی لا ثانی
نے مخاطباً بامیر المومنین علیہ السلام زبان صدق ترجمان سے ارشاد فرمایا ہی کہ تم مجھکو اور
ابوبکر کو کاذب اور غادر اور آثم اور خائن جانتے ہو الی آخر ما قال پس ہم کہہ سکتے ہین
کہ اگر خلیفہ جی صادق ہین تو کذب اونکا بمؤداے الحق مع علی وعلی مع الحق صادق آیا اور اگر
اس نسبت دہی مین صادق نہ تھے جب بھی کذب لازم آیا الغرض کذب مستلزم صدق و برعکس
اسکے ہے اور ہمارے نزدیک بہت سہل جواب اسکا یہ ہی کہ مثل مولانا جلال الدین دوانے

کے ایسے کلام کو قسم خبر سے نکال کے انشا مین داخل کر دیجیے جسمین بعض سے نجات پائی آئندہ
آپ کو اختیار ہی بالجملہ اہل حق کے نزدیک تقیہ عبارت ہی عدم اظہار حق سے واسطے کسی
مصلحت شرعیہ کے اور وہ منقسم ہوتا ہی طرف احکام خمسہ شرعیہ کی یعنی وجوب و حرمت و ندب و
کراہت و اباحت اور مقامات ہر ایک کے کتب فقیہہ امامیہ مین بتفصیل تمام مذکور ہین اور
یہ عدم اظہار حق جو ہمنے تعریف تقیہ مین بیان کیا اعم اس سے ہی کہ باظہار باطل ہو یا بلا
اظہار باطل ہو اور اظہار باطل اعم اس سے ہے کہ بعبارت ناصہ بر باطل ہو یا بعبارت
محتمل الباطل و رباطل اعم ہی اس سے کہ کفر ہو یا غیر کفر پس اس سے ثابت ہوا کہ تقیہ کے لیے
اقسام متعدد ہین اور بظاہر نظر اشنع و اقبح اقسام عدم اظہار حق باظہار باطل بعبارت
ناصہ بر کفر ہی پس ہم بعض دلائل ثبوت بنظر اظہار حق اسی قسم کے لکھتے ہین اس لیے کہ مقام
تطفلی ہی تفصیل اسکی جب مخاطب سے بحث تقیہ پردہ خفا سے منصہ ظہور مین آویگی تب انشاء اللہ
ہم بھی کر دینگے قال اللہ عزوجل قولہ الحق من کفر باللہ بعد ایمانہ الا من اکرہ
وقلبہ مطمئن بالایمان الآیہ یعنی خداوند جل شانہ قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ جو لوگ اظہار
کفر کرینگے بعد ایمان لانیکے پس اوپر اونکے غضب ہی جانب خدا سے اور واسطے اونکے
ہی عذاب عظیم مگر وہ لوگ کہ باکراہ خاطر فقط زبان سے اظہار کفر کرین اور دل اونکے
اطمینان رکھتے ہون ساتھ ایمان کے وہ لوگ مستثنی ہین کہ اونکے واسطے نہ عذاب ہی اور
نہ غضب خدا ہی یعنی خدا اونسے ایسے اظہار کفر مین ناخوش نہین ہی پس یہ آیہ شریفہ
نص صریح جواز تقیہ مین ہی اور دلالت کرتا ہی اس امر پر کہ اظہار کفر وقت خوف بمجرد
اکراہ نہ بخوشی خاطر اور اخفائی ایمان قلب مین جائز اور مباح اور موجب عذاب و
ناخوشی خدا نہین ہی اور مؤید اسکے آپ کے تفاسیر ہین فخر الدین رازی اپنی کبیر مین
ذیل تفسیر آیہ الا ان تتقوا منہم تقٰۃ مین فرماتے ہین واعلم ان نظیر ہذہ
الآیۃ قولہ تعالی الا من اکرہ الآیۃ یعنی جانو کہ مثل آیہ الا ان تتقو کے آیہ الا

تقسیمات تقیہ

من اکرہ بھی ہو پھر فرماتے ہین کہ التقیہ جائزۃ لصون النفس وہل یجوز لصون المال یحتمل ان یکون الحکم فیما
بالجواز لقولہ حرمۃ مال المسلم کحرمۃ دمہ ولقولہ من قتل دون مالہ فہو شہید ولان الحاجۃ الی المال شدیدۃ
والماء ان بیع بالغبن سقط فرض الوضوء وجاز الاقتصار علی التیمم دفعا لذلک القدر من نقصان المال
یعنی تقیہ جائز ہو بشبہہ واسطے حفظ نفس کے اور آیا جائز ہو واسطے حفظ مال کے بھی پس احتمال
ہو کہ وہ بھی جائز ہو اسلیے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہو کہ حرمت مال مسلم
کی مثل حرمت خون اوسکی ہو اور پھر فرمایا ہو کہ جو شخص مقتول ہو حفظ مال مین اپنے وہ شہید مرا اور
بھی واسطے اس بات کی کہ حاجت طرف مال کے شدید ہو یہانتک کہ اگر پانی بقیمت بکتا ہو تو
فرض وضو ساقط ہو اور تیمم جائز ہو واسطے دفع نقصان اسیقدر مال کے پھر فرماتے ہین قال
مجاہد کان ہذا الحکم ثابتا فی اول الاسلام لاجل ضعف المسلمین واما بعد قوۃ الاسلام فلا یعنی مجاہد نے
کہا ہو کہ یہ حکم تقیہ ابتدائی اسلام مین بعلت ضعف مسلمین تھا لیکن بعد قوت اسلام پس یہ حکم باقی نہین
ہو اس مقام پر بندہ کہتا ہو کہ جب مجاہد صاحب نے علت جواز تقیہ ضعف اسلام ٹھہرایا پس کون
احمق کہیگا کہ جہان قوت اسلام ہو اور مسلمانون کو کچھ خوف نہین ہو وہان بھی تقیہ جائز ہو کلام تو
مقام خوف مین ہے پس جن مقامات مین کہ ضعف اسلام کو ہو وہان علت جواز تقیہ پائی گئی ہو
پس علت سے معلول کو متخلف کرنا اس سے زیادہ کیا حماقت ہوگی اور جب ابتدائی اسلام مین
آپ قائل بجواز تقیہ ہوگئے تو قبح عقلی تو اوسکا جاتا رہا باقی رہا قبح شرعی پس جبتلک کوئی ناسخ
آیات تقیہ کا نہ بیان فرمایئے گا تب تلک حکم ثابت استصحاباً رفع نہین ہو سکتا ہو بعد اسکے
امام رازی صاحب خود قول مجاہد پر راضی نہین ہین اور فرماتے ہین وروی عون عن الحسن
انہ قال التقیہ جائزۃ للمومنین الی یوم القیامہ یعنی عون نے حسن سے روایت کی ہو کہ فرمایا تقیہ
مومنین کے لیے جائز ہو تا روز قیامت یعنی مقام تقیہ مین اور یہ حدیث صحیح بخاری مین
بھی ہو پھر امام صاحب فرماتے ہین کہ ہذا القول اولی لان دفع الضرر واجب بقدر الامکان یعنی
یہی قول حسن بہتر ہو اس لیے کہ دفع ضرر انسان پر بقدر امکان واجب ہو اور بیضاوی صاحب

ف شان نزول

شان نزول مین اس آیہ کے فرماتے ہین روی ان قریشا اکرھوا عمارا وابویہ یاسر وسمیۃ علی الارتداد
فربطو سمیۃ بین بعیرین ووجی بحربۃ فی قبلہا وقالوا انک اسلمت من اجل الرجال فقتلت وقتلوا یاسرا وہما
اول قتیلین فی الاسلام واعطاہم عمار بلسانہ ما ارادوا مکرہا فقیل یا رسول اللہ ان عمارا کفر فقال
کلا ان عمارا ملئی ایمانا من قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ فاتی عمار رسول اللہ وہو یبکی
فجعل رسول اللہ یمسح عینیہ وقال مالک ان عادوا لک فعد لہم بما قلت انتہی الروایۃ محصل اسکا یہ ہے
کہ یہ آیہ نازل ہوا شان مین عمار اور اوبوین اونکے یاسر وسمیۃ کے کہ وہ گرفتار ہوے دست
کفار قریش مین اور اونہون نے حکم کیا انکو کہ ایمان سے پھر و اور کافر ہوا ور ابن عباس کی
روایت مین ہے کہ حکم کیا کفار نے کہ جناب رسالتمآب کو برا کہو اور ہمارے اصنام کی مدح و
ستائش کرو اور بنا بر دونو روایتون کے سمیہ کو بابتدائی تمام قتل کیا اور پھر یاسر کو قتل کیا اور یہ دو
اول قتیلین فی الاسلام ہین بعد اوسکے بجانب عمار متوجہ ہوے عمار نے بخوف جان جو کچھ انہون
نے چاہا اپنی زبان سے کہا اور جناب رسولخدا کو برا کہا اور اصنام کی مدح وثنا کی پس جب عمار
مدینہ مین آئے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ عمار کافر ہوگئے حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ ہرگز نہین بدرستیکہ عمار بھرا ہوا ہے ایمان سے از سرتا پا اور ایمان اوسکے گوشت وخون
مین مخلوط ہوا ہے پس عمار حاضر خدمت سراپا برکت ہوے درحالیکہ روتے تھے پس جناب
رسول خدا نے اونکے آنسو کو پوچھنا شروع کیا اور فرماتے جاتے تھے کہ کچھ ہرج نہین ہے
اے عمار واسطے تیرے اوس امر مین جو تونے کیا بلکہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تجھکو تو جیسا کیا ہے
ویسا ہی پھر کرنا اور جو کچھ کہا تھا پھر وہی کہنا بعد اسکے قاضی بیضاوی فرماتے ہین کہ فیہ دلیل
علی جواز التکلم بالکفر عند الاکراہ یعنی یہ دلیل ہے اوپر جواز کفر بولنے کے وقت مجبوری کے اور
پھر فرماتے ہین کہ ہرچند افضل یہ ہے کہ اس سے پرہیز کرے جیسا کہ اونکے مان باپ نے کیا
اور دلیل اس افضلیت کی وہ روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب نے دو مسلمانون کو گرفتار کیا پس ایک
سے کہا کہ کیا کہتا ہے تو درباب محمدؐ اوسنے جوابدیا کہ وہ رسول اللہ ہین پھر پوچھا کہ کیا کہتا ہے

میرے باب میں اسنے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ہین پس مسیلمہ کذاب نے اوسکو چھوڑ دیا اور متوجہ ہوا
طرف دوسرے کے اور کہا کہ کیا کہتا ہے محمد کے حق مین اوسنے کہا کہ رسول اللہ ہین پھر پوچھا کہ
میرے حق مین کیا کہتا ہے اوسنے جواب مین کہا کہ مین بہرا ہون پھر تین دفعہ یہی بات اُس سے پوچھی
اُسنے وہی جواب دیا مسیلمہ کذاب نے اوسکو قتل کیا پس یہ خبر جناب رسولخدا کو پہونچی حضرت نے فرمایا
کہ پہلے شخص نے بھی اچھا کیا کہ اجازت خدا پر عمل کیا اور کتمان حق کرکے اپنی جان بچائی اور
دوسرے نے بھی اچھا کیا کہ اظہار حق کیا پس مبارک ہو اوسکے واسطے الغرض اس آیت
سے اور ان روایات تفسیری سے جو آپ کے مذہب کی ہین بالتصریح ظاہر ہوا کہ عدم
اظہار حق باظہار کفر صریح جائز ہے اور خدا اور رسول نے اجازت دی ہے اوسکو مستحسن سمجھنا
اور قبیح و مستہجن کہنا آپ ہی کے ایسے ایماندارون کا کام ہے اب ہم کہتے ہین کہ جب ہمنے اُس قسم
کے تقیہ کو جو بنظر ظاہر آپ کے اقبح و اشنع تھا جواز اوسکا کتاب خدا سے اور آپ کی کتابون
سے ثابت ہی کر دیا تو اقسام دیگر کا جواز بدرجہ اولی ثابت ہو گیا اور بہت سے آیات
اور احادیث ہین کہ بالخصوص ہر قسم تقیہ کے جواز پر دلالت کرتے ہین آیات مین سے
آیہ کریمہ الا ان تتقوا منهم تقاة او تقية على بعض القراءة كما قاله البيضاوی
اور آیہ کریمہ لا تلقوا بأيديكم الى التهلكة اور کریمہ يكتم ايمانه و کریمہ لبثت
فينا من عمرك سنين تفسیر بیضاوی اور بہت سے احادیث بھی ہین جہان آپ
بحث تقیہ بیان کرینگے وہان ہم بھی بیان کرکے آپ کے مفوات و مزخرفات کو محض وساوس
شیطانی ہین انشاء اللہ باطل کرینگے الحاصل ہمنے جو اقسام تقیہ کے بیان کیے اوس سے ظاہر
ہوا کہ تقیہ مین ضرور نہین ہے کہ عدم اظہار حق باظہار باطل ہو پس آپ نے کہان سے کہا کہ
جھوٹھ کو ظاہر کرنا معنی تقیہ ہے خصوصاً جس وقت کہ تقیہ متعلق بقول نہو بلکہ بفعل ہو پس فعل تو
متصف بصدق و کذب مجازی بھی نہین ہو سکتا دلیل ہمارے قول کی حدیث صحیح بخاری
ہے کہ جناب رسول خدا نے مخاطب عائشہ ہو کر فرمایا لولا قومك حديثوا عهد

بالکفر وفی روایة بالجاهلیة لهدمت البیت الحدیث محصل یہ ہو کہ اگر تیری قوم قریب العہد
بکفر یا بجاہلیت نہوتی تو حکم کرتا مین کہ خانہ کعبہ کو گرا دین اور اوسکو اساس ابراہیمی پر از سر نو تعمیر
کرین اور در دروازہ اوسکا متصل زمین کرین اور دو دروازہ کرین ایک شرقی اور ایک غربی
پس جناب رسول خدا نے بخوف مرتد ہو جانے قوم عائشہ کے کعبہ کو نہ بنایا اور ترک بنا
نہین کیا مگر تقیہ جیسا کہ علما نے لکھا ہو پس اس قسم کے تقیہ پر اطلاق کذب نہین کر سکتے نہ
حقیقۃً نہ مجازاً پس جو آپ نے افادہ فرمایا کہ تقیہ کے معنی کذب کے ہین یہ آپ ہی کا کذب
ہو گیا آرے گاہے تقیہ مین اظہار باطل صریح یا غیر صریح کی حاجت ہوتی ہو لیکن وہ حقیقۃً
کذب نہین ہو بلکہ کذب مجازی ہو اور قبیح نہین ہو کما فی الجواب الاجمالی و بفرض تنزل کذب
ہی سہی مگر جب آپ کے علماء اعلام اوسکے جواز کا اقرار فرماتے ہین تو آپ کیونکر چون و
چرا لب پر لاتے ہین چنانچہ آپکے خاتم المحدثین نے کتاب تحفہ مسروقہ مین اپنے اوس کید مین جسمین
کذبات ثلثہ ابراہیمی کا جواب لغو دیا ہو صاف تحریر فرماتے ہین وہذہ عبارتہ اگر دفع جباری
از مال و جان و ناموس خود منجر بکذب صریح شود آن نیز در آن وقت حلال می گردد انتہی
پس اگر قرآن و حدیث کو نہ مانیے گا تو اپنے جد امجد کے قول سے تو سر نیچا کیجیے گا یا اوسکو
بھی تعجبانہ فرمائیے گا کہ سوائے جناب خدام شاہ صاحب کے دوسرا کون ہو کہ جھوٹھ بولنے کو
حلال و رحمت سمجھیگا قولہ سوائے حضرات امامیہ کے دوسرا کون ہو کہ جھوٹھ بولنے کو رحمت سمجھیگا
اقول سوائے حضرات اہلسنت کے کون ہو جو کہ فرمان خدا اور رسول کو عذاب و زحمت سمجھیگا
قبل اس کریمہ من کفر کے یہ آیت ہے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات
اللہ و اولئک ہم الکاذبون یعنے افترائی کذب نہین کرتے مگر وہ لوگ جو ایمان نہین
لائے سات آیات خدا کے اور وہی لوگ ہین کاذب صاحب تفسیر بیضاوی فرماتے ہین
کہ من کفر بدل واقع ہوا ہو یا لا یؤمنون سے یا اولئک سے یا کاذبون
سے اور ظاہر ہو کہ مراد لا یؤمنون سے مفترین کذب ہین یا اولئک سے بھی مراد

وہی ہین اور کاذبون سے بھی مراد وہی لوگ ہین اور جب من کفر بدل ہی انہین تینون سے تو مصداق کاذب ہر صورت مین من کفر ہوا لاتحاد البدل والمبدل منہ بلکہ لفظ انما وتقدیم مسند الیہم الکاذبون حصر کذب کا من کفر مین ہوا اور الا من اکرہ کو جناب باری نے مستثنی فرمایا من کفر سے تو مصداق کاذبون سے اور مصداق یفتری الکذب سی اکراہ کردہ شدگان خارج ہوگئے اور ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ الا من اکرہ باب اہل تقیہ مین وارد ہوا ہو پس اس پر مثل صبح صادق روشن ہوا کہ اہل تقیہ مصداق کذب اور کاذب نہین ہوسکتے اور اسکی وجہ بہت ظاہر ہو کہ نسبت فعل کی طرف فاعل مختار کے دیجاتی ہو نہ طرف مجبور کے بیت

گرچہ تیر از کمان ہمی گزرد ✿ از کماندار بیند اہل خرد

پس در حقیقت مکرہین کا کذب فی الدین علت موجبہ تقیہ ہو تو کاذب اکراہ کنندگان ہوے نہ اکراہ کردہ شدگان اسی سبب سے خدا نے حصر کذب کاذبین فی الدین مین کیا اور اہل تقیہ کو اوس سے مستثنی فرمایا مگر آپ خلاف حکم خدا کہتے ہین کہ تقیہ جھوٹھ بولنا ہو تعجب ہے کہ جس امر کی خدا اجازت دے اور جھوٹھ کے مصداق سے اوسکو خارج فرماوے اور رسول خدا بھی اوسکی اجازت دین اور مصدق مسیلمہ کذاب کو فرماوین کہ اخذ برخصۃ اللہ اور جس شخص نے کہا کہ مین بہرا ہون حالانکہ بہرا نہ تھا اوسکو فرماوین ھنیئا لہ اور دونو سے ایک کو بھی جھوٹھا نہ فرماوین آپ اونکا نام جھوٹھا رکھین سراسر حیرانی ہو کہ کیسے مسلمانی ہو کہ تصدیق آیات ربانی و احادیث حبیب یزدانی مین تامل ہو یہ ایمان ہو کہ بے ایمانی ہم سے در کفر ہم ثابت نہ زنار ررا رسوا مکن۔ قولہ اور یہ ظاہر ہو کہ ہزارہا احادیث اور اقوال اماموں کے ایسے ہین کہ جنکو اہلسنت مانتے ہین اقول اسقدر فریب دہی عوام سے کیا حاصل ہو ساری دنیا جانتی ہو کہ سواے ابو حنیفہ کی آپ کسی کی قول کو نہین مانتے آپ کو ہم ابو حنیفہ ہی کی قسم دیکر پوچھتے ہین کہ آپکی تصدیق اپنے مسائل فقہیہ کے اس راہ سے ہے کہ قول ائمہ ہو یا اس راہ سے کہ قول ابو حنیفہ ہو ذرا یہ تو فرمائیے کہ یہ جھوٹھ کہ ہم ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہین کس ضرورت سے آپ بولے ہین اور سواے دو ضرورتون کے تیسری نہین معلوم ہوتی ایک فریب عوام دوسرے

شیعون کو ہرا دیا لیکن بحمد اللہ آپ دونو تمنا مین خسر الدنیا والاخرۃ ہین قولہ
اور حضرات امامیہ اونکو تقیہ پر محمول کرتے ہین اقول جس بات کو تقیہ پر محمول کرتے ہین اوسپر
غیر حالت تقیہ مین عمل کرنا عین ضلالت اور گمراہی بھی جانتے ہین قولہ عین ہدایت ٹھہرا
اقول ع مردم اندر حسرت فہم درست سبحان اللہ کس درجہ کی رسائی آپ کے فہم رسا کو ہے خود
اختلاف کو اختلاف من حیث التقیہ مسلم کرنا اور پھر احکام تقیہ اوسپر جاری نہ کرنا ہم نہین جانتے
کہ از راہ غباوت ہے یا از راہ مسلمات شیعہ ہے تو شیعون کے مذہب مین احادیث تقیہ پر
غیر محل تقیہ مین عمل کرنا عین ضلالت ہے بواسطے کہ خود بالتصریح و التنصیص ائمہ علیہم السلام نے اپنے
اصحاب سے ارشاد فرمایا ہے کہ غیر حالت تقیہ مین خذ بما خالف العامۃ و دع ما وافقھم فان
الرشد فی خلافھم یعنی جو حدیث کہ موافق عامہ ہے اوسکو چھوڑ دے اور جو مخالف عامہ ہے اوسکو
لے کہ رشد اونکے خلاف مین ہے پس رشد کے مقابل مین غی ہے یعنی ضلالت پس جو حدیث
کہ موافق عامہ ہے اوسپر عمل کرنا غیر مقام تقیہ مین عین ضلالت ٹھہرا اب آپ فرمائین کہ جن احادیث
کو کہ ائمہ نے از راہ تقیہ فرمایا ہے آپ بکذب و دروغ اوسپر مدعی عمل ہین حالانکہ عمل آپکا اقوال
ابو حنیفہ پر ہے پس عمل کرنا آپ کا یا من حیث التقیہ ہے تو اولاً تقیہ کی کیا وجہ ہے اور ثانیاً ضرور
ہے کہ آپ اوسکو غیر اصلی و مخالف حق بھی جانئیے ورنہ تقیہ سے خارج ہو جائیگا و یا من
حیث التقیہ نہین ہے بلکہ اصلی و موافق طریقہ ابی حنیفہ جانتے ہین تو شیعون کے نزدیک یہ
عین ضلالت ہے پھر آپ نے عین ہدایت کس راہ سے ٹھہرایا تھا حال اس گفتگو کا اگر
بنا بر سکلی و بر الزام کے ہے اور اگر بنای گفتگو آپ کی الزاماً نہین ہے بلکہ تحقیقاً ہے تو آپ کی تحقیق شیعون کے
لیے بکار آمد نہین ہے آپ کی تحقیق آپ ہی کو مبارک رہے قولہ گمراہ ٹھہرائے جائین اقول
اگر مقام غیر تقیہ مین اوسپر عمل کرینگے تو بیشک و شبہ گمراہ ٹھہرائے جائینگے قولہ تو پھر ان
الفاظ کی اقول اسکے معنی ہم آپ کو پڑھاتے ہین اور نیز اخفش کو سمجھاتے ہین کہ مقصود
یہ ہے کہ جنہون نے قول تقیہ پر مقام تقیہ مین عمل کیا وہ بھی ہدایت پانیوالے ہین اس لیے کہ تقیہ

جائز تھا اور امر جائز کا کرنیوالا ہدایت پانیوالا ہے اور جنہون نے غیر تقیہ یعنی مقام غیر تقیہ مین عمل کیا
وہ بھی ہدایت پانیوالے ہین اسلیئے کہ حکم اصلی حقیقی خدا پر عمل کیا اوس مقام مین جو مقام اوسکے
عمل کا تھا یہ نہایت غلط فہمی آپ کی ہے کہ اسکے معنی یہ سمجھے کہ جس قول پر جسوقت چاہے عمل کرے
اسلیئے کہ قولین مختلفین مین ایک ہی مقام مین لاریب احد ہما حق و ثانی غیر حق ہے پس نہین ہو سکتا ہے
کہ خدا و رسول ایک ہی حال مین حق و غیر حق کے عمل کرنیکا حکم فرماوین آرے یہ ہو سکتا ہے کہ
وقت ضرورت بمقتضای اسکے کہ اقل القبیحین حسن ہوتا ہے غیر حق کے جواز کا حکم دین ع
ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے وارد — قولہ اور کوئی یہ خیال نہ کرے اقول یہ عبارت محض
مہمل ہے اور پوچ ہے علاوہ بران متناقض ہندی مین مہمل گوئی ہے عربی فارسی کا خدا حافظ ہے
تبرعاً ہم کہتے ہین کہ اگر مہملیت جانب ناسخ سے ہے اور مقصود آپ کا یہ ہے کہ احکام تقیہ بلفظ
مجمل اور مشترک المعنی نہین بیان ہوئے ہین اور صاف و صریح ہین تو یہ دعوی بھی آپ کا مثل
اور دعوی کے کلیتہً غلط ہی بلکہ بہت سی احکام تقیہ ایسے الفاظ و عبارات و امارات سے
وارد ہوئے ہین کہ عقلا و بلغا بحمد اللہ سمجھ لیتے ہین کہ معنی ظاہری ہرگز مقصود قائل نہین ہین
گو تم ایسے احمق کی سمجھ مین بسبب غباوت و حماقت کے نہ آوے اور یہ فضل خدا باری
ہے کہ شیعہ مقصود اصلی کو اقوال ائمہ علیہم السلام سے سمجھ لیتے ہین اور جنکے قلوب و بصائر پر خدا نے
مُہرین کردین ہین وہ نہین سمجھتے ہین ختم اللہ علی قلوبہم و علی ابصارہم غشاوۃ
وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور اور جو اقوال کہ صاف و صریح
ہین وہ بسبب موافقت اقوال عامہ کے سمجھلیے جاتے ہین قولہ پوچھنے والا اور سننے والا گمراہ ہوگا
اقول ہم بھی کہتے ہین کہ خوب خیال اس بات کا کیا ہے کہ گمراہ ہونیوالا گمراہ ہوگا اور ہدایت
پانیوالا ہدایت پائیگا لما یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا و ما یضل بہ الا الفاسقین پس جس طرح سی
حقیقت مین سبب گمراہی قرآن نہین ہے اور نہ چاہیئے تھا کہ مومنین کے لئے بھی معاذ اللہ موجب گمراہی
ہوتا بلکہ سبب گمراہی فسق اور کفر و نفاق ہوا اسیطرح سے حقیقت مین قول امام کہ شریک القرآن

ہوادی حدیث ثقلین ہین موجب گمراہی نہین ہو بلکہ سائل کا فسق وکفر ونفاق موجب اوسکی گمراہی
کا ہوگا اسلیے کہ اگر وہ مومن ہوتا تو مثل شیعون کے اوسکو محمول علی التقیہ کرتا اور ہدایت پاتا
لیکن اُسکی ضلالت اور گمراہی باعث اِسکی ہو کہ رجوع الی الحق نہ کیا اور موافق قول عامہ کو ہر
حال مین حق سمجھا پس اسکی گمراہی سے امام کو کیا ضرر جلیسے گمراہی فاسقین سے قرآن کو کیا ضرر
فذرہم فی سکرتہم یعمہون اور یہی ہو مقصود عبارت میرباقر داماد علیہ الرحمہ کا قولہ یقین کرکر
اقول ہشیعہ یقین کرتے ہین اور صداقت مین شک نہین رکھتے اس بات پر کہ یہ قول
اپنے مقام پر قابل عمل ہو اور عمل نہ کرنیوالا اوسپر گمراہ ہو اگر وقت تقیہ ہو اور وہ قول موافق
عامہ ہو تو اوسی پر عمل کرنا متحتم و واجب ہے اور اگر مقام تقیہ نہین ہو تو قول دیگر پر عمل
کرنا ضرور ہو قولہ پس جب امامون نے خود دیدہ دانستہ اقول یہ قول اور قول
سابق ایک ہی ہو اور بجز لفظ دیدہ و دانستہ بڑھانیکے اور کوئی فرق معلوم نہین ہوتا کہ
تقریر اول مین سہو وغفلت کا احتمال ذہن رسانے کہانسے نکالا تھا جواب دیدہ و دانستہ
کا نغمہ طنبور پر بڑھایا الغرض بجز تسوید قرطاس و فریب عوام الناس کے کچھ حاصل صاحب
رسالہ کو نہین ہو اعوذ برب الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس اور جب یہ تقریر اور تقریر اول ایک ہو فالجواب الجواب قولہ
ہدایت پانیوالون مین محسوب ہوگا اقول تمہارے زعم باطل مین تو ایسا ہی ہو لیکن شیعونکے
نزدیک بالکل گمراہ ہوگا اسلیے کہ بسبب اپنی ضلالت اور گمراہی کے فرق درمیان تقیہ اور
غیر تقیہ کے نہ کیا اگر بیدین نہوتا تو مثل شیعون کے ہدایت پاتا اب ہم آپ سے پوچھتے
ہین کہ شیعون کے نزدیک تو ایک وجہ وجیہ اختلاف اپنے اصحاب کے یعنی اہلبیت کے
تقیہ ہی گو تم اپنی جہالت سے انکار کرو لیکن درصورت صحت حدیث بجوم آپکے اصحاب کی
وجہ اختلاف کیا ہی اور باتیم اقتدیتم کے کیا معنی ہین آیا حق نقیضین مختلفین مین ہوتا ہو کہ جسکی
اوسمین سے اقتدا کرین ہدایت پاوین اور اگر شیعہ باقتدائے عباس و علی آپکے خلیفتین کو

کاذب وغادر وخائن وآثم لمانی صحیح المسلم سمجھین آور باقتدائی سعد عبادہ اور اسامہ او راشال اونکی خلافت ابوبکر کو باطل سمجھین تو کیون ہدایت پانیوالے ہوئین

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

تیسری دلیل صاحب ستقصا نے حدیث عیون اخبار کی تکذیب پر یہ دلیل بیان کی ہے کہ اگر وہ حدیث صحیح ہوئی تو مخالفت دوسری حدیث سے جو معانی اخبار مین مسطور ہے لازم آتی ہے یہ دلیل بالکل پوچ ہے اسلیے کہ اگر عبارت زائد پر جو شیخ صدوق نے بڑھا دی ہے لحاظ نہ کیا جاوے تو دونو حدیثون کا مضمون موافق ہوتا ہے نہ مخالف اسلیے کہ عیون اخبار کی حدیث کے یہ الفاظ ہین اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور معانی اخبار کی حدیث کے یہ الفاظ ہین ان مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایھا اخذ اھتدی پس ہم نہین جانتے کہ دونو حدیثین باعتبار معانی کے کیونکر مخالف ہین باقی رہی بحث عبارت زائد فقیل یا رسول اللہ من اصحابک کے اسکو ہم تحریف شیخ صدوق کی سمجھتے ہین اور اوسکے دلائل ہم ابھی بیان کر چکے ہین پس اگر ہم تسلیم کرین تو جو حدیث اصحابی کالنجوم کو امام موسی رضا علیہ السلام نے موضوع اور غیر صحیح فرمایا تو جب اوسکی صحت امام باقر علیہ السلام کے بیان سے ہوتی ہے تو ایک امام کے قول سے دوسرے امام کی تکذیب لازم آتی ہے ہان اگر معانی اخبار کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا کہ حدیث اصحابی کالنجوم معنًا موضوع اور غلط ہے تو ہم صاحب استقصا کے جواب کو اونکے اصول کے مطابق تسلیم کر لیتے لیکن جب اوس سے بھی اوسکی صحت ثابت ہوتی ہے تو ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ مولف موصوف نے حدیث معانی اخبار کے بیان کرنے مین سوا اسکے کہ حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت کو ایک دوسرے امام کے قول سے ثابت کر دیا کیا فائدہ اپنے واسطے تصور کیا تھا علاوہ برین غور کرنیکی بات ہے کہ اگر پوچھنے والا یہ سوال کرتا کہ اصحاب سے مراد کون لوگ ہین تو کسیکو یہ معلوم

ہوتا کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین پس کیونکر قیاس مین آوے کہ اگر پیغمبر خدا یہ حدیث شان مین
اہلبیت کے فرماتے تو وہ ایسا لفظ استعمال کرتے جسکا اطلاق عرفاً اہلبیت پر نہین ہوتا اور کیونکر عقل
قبول کرے کہ اصحاب کے لفظ کو سائل نہ سمجھا اور اوسنے اوس کے معنی حضرت سے پوچھے
ہونگے اسلیے کہ ہم اکثر احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب کا آیا ہے اور پھر کسی ایک مین
بھی ایسا سوال نہین دیکھتے مثلاً حدیث دعوالی اصحابی کو دیکھنا چاہیے کہ خود صاحب استقصاء
اوسکو صحیح بتلاتے ہین اور امام موسیٰ رضا کی تصدیق کو اوسی پر ختم کرتے ہین تو اوسکے بعد یہ
عبارت نہین ہے فقیل من اصحابک تو کیونکر ہم جانتے کہ کبھی کسی شخص نے اصحاب کے لفظ کو
پیغمبر صاحب سے سنکر اوسکے معنی نہ پوچھے اور اس حدیث مین لفظ اصحاب ایسا مغلق اور
معما ہوگیا کہ بغیر پوچھے معنی کے سننے والا اوسکے معنی نہ سمجھا اور بدون اوسکی شرح دریافت
کرنیکے سامع سے نہ رہاگیا وہذہ مما یضحک علیہ الصبیان

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ عجائب اضطراب قابل تماشائی اولی الالباب ہے معلوم نہین کہ اس اختلال حواس اور تخبط بیقیاس
کا کیا باعث ہے مخاطب کیسا جلد ایک راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلتا ہے اور ہمارا گرگٹ نیا
رنگ بدلتا ہے پہلا دعوی یہ تھا کہ جواب استقصا مین چند نقص ہین اور اوس چند کے بیان مین
بجز عدم تسلیم عبارت فقیل کچھ بیان نہ کیا حالانکہ اگر عدم تسلیم نقص ہو تو کافرون کا تسلیم نہ کرنا
کلام اللہ کو نقص کلام اللہ ہو دوسرا دعوی یہ ہوا کہ ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین
کہ عبارت فقیل صدوق کی بڑھائی ہوئی ہے اوسکی دو دلیلین محض پوچ و لچر بے سروپا
مثل گوز خر بیان کین جسکا بطلان ہم بیان کرچکے اور اب اوسکی تیسری دلیل مین پھر رجوع
کیا طرف عبارت استقصا کے اور جو تقریر مختل بیان کی وہ موقوف ہے اوپر اس امر کے کہ یہ
عبارت فقیل زائد ہو حالانکہ یہ اول دعوی ہے الغرض تشتت اور انتشار آپکا دربارہ تکذیب

قول رسول کہ اصحابی اہلبیتی ہر تماشا کرونی ہو اس سرگردانی سے آپکو بجز مصداق ہونے الحدیث انھم فی کل واد یھیمون کے کچھ حاصل نہین ہو یہ تو آپ کا گایا ہوا راگ ہو کہ ہم عبارت زائد کو تحریف صدوق سمجھتے ہین اسکو بار بار کیا گاتے ہین اب کوئی دوسرا راگ گائیے ہم اپکی کسی بات کو زائد سمجھنے سے کیا ہوتا ہو جن لوگون کی کتابون مین یہ حدیث موجود ہو وہ تو ہرگز زائد نہین سمجھتے بلکہ قول رسول اللہ سمجھتے ہین اپنی اپنی سمجھ کا ہر شخص کو اختیار ہو ہر کافر کھتا ہو کہ ہم بتونکو خدا سمجھتے ہین پھر اوسکے سمجھنے سے کیا ہوتا ہو اسیطرح اگر آپ نے بھی اس عبارت کو زائد سمجھا تو کیا نقصان ہوا تعجب ہر کہ حدیث معانی الاخبار کو مصدق حدیث اصحابی کالنجوم ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے معنی موضوع اور غلط ہونا اس حدیث کا نہین ثابت ہوتا ہو ہم کہتے ہین کہ یہ حدیث نہ لفظاً اوسکے مطابق ہو نہ معنًا عدم مطابقت لفظی تو ظاہر ہو لیکن معنوی پس حدیث معانی الاخبار مین بالتصریح موجود ہو کہ اصحابی اہلبیتی اور اصحابی کالنجوم مین آپ کے نزدیک مصداق اصحاب خلفاء ثلثہ ہین پس باین عدم مطابقت لفظی اور معنوی کیونکر مصدق اوسکے ہوے لیکن آپکی عادت ہر کہ ہر مکذب کو مصدق بناتے ہین چنانچہ لقب صدیق حضرت عتیق اسی پہ مبنی ہو اور جو آپ فرماتے ہین کہ اگر عبارت زائد پر لحاظ نہ کیا جاوے تو دونو حدیثون کا مضمون ایک ہوتا ہو یہ لحاظ نہ کرنا بنظر اسکے آپ فرماتے ہین کہ ہماری حدیث نجوم کی تصحیح ہو جائے پس یہ فرمانا آپ کا بعینہ ایسا ہو کہ مثل آپ کے کوئی ملحد بیدین کہے کہ اگر لاتقربوا الصلوۃ مین عبارت زائد انتم سکاریٰ کا لحاظ نہ کیا جائے تو ہمارا قول اور مسلمانون کا قول ایک ہوتا ہو اور اگر فرمائیے کہ مسلمان اسکو زائد نہین سمجھتے ہین تو شیعہ بھی جس عبارت کو آپ زائد کہتے ہین زائد نہین سمجھتے اور باوجود اس عبارت کے یہ حدیث اوسکی مکذب ہو نہ مصدق باین معنی کہ جب جناب رسولخدا نے اصحاب نجوم اہتدا اہلبیت کو فرمایا تو جو عبارت کہ دلالت کرے اوپر اسکے کہ ثلثہ نجوم اہتدا ہین وہ محض غلط اور کاذب ہو گئے اور جب جنے حدیث معانی

الاخبار سے کذب حدیث نجوم ثابت کردیا تو آپ اگر اپنے وعدہ مین سچے ہین تو قول صاحب
استقصا کو تسلیم کریجیے لیکن صدق وراستی تو آپ سے کوسون دور ہی قولہ یہ دلیل بالکل پوچ
ہی اقول آپ خود پوچ ہین اور باتین آپ کی بالکل پوچ ہین اور تفریعات آپکے
پوچ در پوچ قولہ اسلیے کہ اگر عبارت زائد پر جو شیخ صدوق نے بڑھادی ہی لحاظ نہ
کیا جاوے اقول اگر شیعون کو مثل آپ کی دین و دیانت سے بہرہ ہوتا تو ہرگز لحاظ اس
عبارت کا نہ کرتے لیکن انکو بنا بر اپنے مذہب کے تکذیب قول رسول خدا کی کہ صدوق
جسکے ناقل ہین جائز نہ تھی اسلیے اونہون نے لحاظ کیا اگر تقریر آپکی مبتنی ہی اوپر مسلم رکھنے
قول امامیہ کے پس قول امامیہ سے قطع نظر کرنا کیا معنی کیونکہ یہ بات موجب الزام امامیہ
نہین ہوسکتی اور اگر یہ کہیے کہ ہماری غرض تحقیق ہی نہ الزام تو ہم کہ چکے ہین کہ آپ کی
تحقیق آپ کو مبارک رہے ہم ایسے پوچ ولچر تحقیق کو کب مانتے ہین اور اس تحقیق
کو بھی جب آپ کے محققین نے انکار حدیث نجوم کر کے مثل گوز شتر پادر ہوا کر دیا تو یہ
تحقیق عین ناتحقیق ٹھہر گئی الحاصل غرض صاحب استقصا یہ ہی کہ چونکہ ہمارے موثقین
روات سے تفسیر اصحاب باہل بیت مروی ہوی ہی اسلئے ہمکو ضرور ہی کہ اگر اس حدیث
نجوم کو کہ جس مین بحث ہی ہم مسلم کرین تو ضرور ہی کہ تاول باہلبیت کرین تا کہ تضاد بین الحدیثین
لازم نہ آوے اور جب ہم اپنے احادیث کو بطور اپنے مذہب کے تاویل کر کے
مطابق یکدیگر کرتے ہین تو آپ کے مسلم کرنے اور نہ مسلم کرنے کو اس مین کیا دخل ہی یہ نہایت
زبردستی ہی کہ خواہ نخواہ دو کلمہ از مادر عروس ہم بشنو اگر بعض حدیث کو بمقتضاے
یومنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض انکار کر کے اپنی ایک صورت جمع بین الحدیثین نکالی
تو ہمکو کیا ضرور ہی کہ اس فعل ناشائستہ کو آپکے ہم بھی پسند کرلین اور قصہ مسلمہ معمول بہا بین الفریقین
پر کہ الاحادیث تفسر بعضھا بعضًا ہی عمل نہ کرین ہان آپ تو بغرض دخل کرنے اصحاب
ثلثہ کے حدیث نجوم مین ایسی واہی رہاہین چلینگے کہ احادیث کی تکذیب کہین کلا اور

کہین بعضا کرینگے لیکن شیعون کو آپکے ثلثہ سے کیا مطلب سلیکی کہ اونکے مدارج عالیہ شیعونکے
نزدیک حدیث فدک و قرطاس وغیرہ سے کہ لاتعد ولاتحصی ہین خوب ثابت ہو چکی ہین
قولہ باقی رہی بحث عبارت زائد فقیل یا الخ کے اقول یہ بحث آپکی عبارت زائدہ مین محض پوچ و
بیمحل ہی کون کہتا ہی کہ اس عبارت کو آپ مسلم کیجیے آپ اپنی دعوی اولی کو کہ فضیلت ثلثہ کی
ثابت کرنا منظور ہی بھول گئے آپ اس دعوی پر مستدل ہین بحدیث نجوم ہم جواب مین کہتے
ہین کہ ہمارے نزدیک اصحاب سے اہلبیت مراد ہین بدلائل عقلی و نقلی کہ سابق مین گذری
پس فضیلت ثلثہ نہ ثابت ہوئی پس اگر تفسیر اصحاب با اہلبیت آپ مسلم کرین یا نہ کرین توہمکو کیا
ہم مستدل نہین کہ ہمارے ذمہ اثبات کسی امر کا لازم ہو بلکہ مانع ہین و مانع کے لیے احتمال
کافی ہی چہ جائی اینکہ ہم بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت بھی کرین کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین
قولہ اوسکے دلائل ہم ابھی بیان کر چکے اقول اون دلائل کی لغویت ہم ابھی بیان کر چکے
قولہ جب اوسکی صحت امام باقر علیہ السلام کے بیان سے ثابت ہوتی ہی اقول جھوٹھے
کا منھ کالا آپ نے خود ہی قبل اسکی ترجمہ حدیث معانی الاخبار مین حدیث مذکور کو امام
جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہی کیا ٹھیک مثل صادق آتی ہی دروغ گو را حافظہ نباشد
اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول سے صحت اوس حدیث نجوم کی ثابت ہوئی
کہ جس مین اصحاب مفسر با اہلبیت علیہم السلام ہین نہ وہ حدیث موضوع و مکذوب تمہارے
علما کی کہ جسکے معنون مین تم اصحاب ثلثہ کو مثل جملہ فساق و فجار صحابہ کے داخل سمجھتے ہو پس
جسکو امام رضا علیہ السلام کاذب کہا وہ حدیث دیگر بمفہوم عام و بالفاظ خاص ہی اور
جسکی امام جعفر صادق علیہ السلام نے تصدیق کی وہ حدیث دیگر بمفہوم خاص و بالفاظ
خاص دیگر ہی پس ایک قول سے دوسرے کی تکذیب نہوئی بلکہ تصدیق ہوئی ولو
بالمعنی المخالف باینمعنی کہ جب ایک کی تصدیق کی تو ثابت ہو گیا کہ جو مضمون مخالف اسکا
ہی وہ کاذب ہی دونو امام نے ایک قول کی تصدیق کی اور دوسرے قول کی تکذیب

مطلوب ... شیعہ ... کتاب ... امام رضا علیہ السلام ... جعفر صادق ... تصدیق ... مفہوم خاص ... مفہوم عام ... زائد تصور کرین ... خود فاسد ... ۱۲

ثلاثا مخالفۃ مبنیا **قولہ** دوسرے امام کی تکذیب لازم آتی ہی **اقول** بصورت زائد کرنی عبارت ثقیل کی بظاہر مخالفت ہوتی اور یہ خود بنا فاسد علی الفاسد ہی اور بظاہر اسلیے کہا کہ بمقتضائی دلائل عقلیہ و نقلیہ اس صورت مین بھی ضرور ہوتا کہ تکذیب متعلق بمفہوم عام کیجاوے اور تصدیق متعلق بمفہوم خاص یعنی اہلبیت علیہم السلام **قولہ** اگر معانی اخبار کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا **اقول** معانی الاخبار کی حدیث سے صحت اوسی حدیث اصحابی کی ثابت ہوئی جو مفسر باہلبیت ہی پس بمفہوم مخالف اس سے ثابت ہوا کہ جو مفسر باہلبیت نہین ہی وہ حدیث اصحابی معنًا موضوع اور غلط ہی بلکہ لفظًا بھی **قولہ** اونکے اصول کی مطابق تسلیم کر لیتے **اقول** اس خلل دماغ کا کیا علاج ہی اصول صاحب استقصا مقتضی بتفسیر اہلبیت ہی اس لیے کہ اونکے نزدیک معصومیت شرط اقتدائی مطلق ہی افمن یہدی الی الحق احق ان یتبع امن لا یہدی الا ان یہدی پس ان اصول کے مطابق کہان تسلیم کیا کہ آپ کی دلیل الزامی مسلم ہو سکے وہ تو نہ خرط القتاد **قولہ** لیکن جب اوس سے بھی اوسکی صحت ثابت ہوتی ہی **اقول** مطابق اصول صاحب استقصا کے ہرگز ثابت نہوے اسلیے کہ بنا بر اونکے اصول کے مقتدا وہ اصحاب ہین کہ جو مصداق اہلبیت ہین نہ وہ اصحاب جو مصداق ثلاثہ ہین پس ثبوت صحت حدیث نجوم موقوف ہوا اوپر زائد ہونے عبارت ثقیل کے اور زیادتی عبارت کے بنا بر اصول شیعہ کے غیر مسلم ہی پس صحت حدیث نجوم غیر مسلم ہی **قولہ** تو ہم نہایت تعجب کرتے ہین **اقول** ہم بھی نہایت تعجب کرتے ہین حضور والا کی نافہمی سے کہ اس فائدہ کو آپ نہین سمجھے کہ آپ جواب مین ایسے مبہوت ہوے کہ جب کچھ بن نہ پڑی تو باقتدائی غاصبین اولین غصب معنی کیا کہ مستدل بنایا اور لا نسلم پر لا نسلم جمایا مگر گزارش ہوا کہ اہلبیت مدعی ہوی فضیلت ثلاثہ کی بحدیث نجوم صاحب استقصا نے فرمایا کہ لا نسلم کہ مصداق اوسکے ثلثہ ہین بلکہ ہمارے نزدیک مصداق اوسکے اہلبیت ہین جیسا کہ معانی الاخبار مین ہی آپ جواب مین فرماتے ہین کہ لا نسلم کہ مصداق اہلبیت ہین اسلیے کہ تفسیر اہلبیت بر معانی صدوق کی ہی پس جواب لا نسلم بلا نسلم دینا بجز جہلا کی کاملاں علم نہیں ہو مگر آپ اپنی نالیاقتی سے مجبور ہین مقدمات مرجوعہ کار سرکار کو بھی یقین ہر

کہ اسیطرح آپ غارت غول کرتے ہونگے ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ اس لیاقت پر کن لیاقت والون
نے آپ کے لیے یہ عہدے تجویز فرمائے ہین وہ لکن الدنیا بالاتفاق والاخرۃ بالاستحقاق خدا اپنے
گدھون کو موہن بھوگ کھلاتا ہے قولہ غور کرنیکی بات ہے اقول اللہ اللہ کیا جمود خمود فطنت
ہے کہ سخنہای ہیش پا افتادہ مثل مثناۃ بالتکریر ملا صدرائے قابل غور و فکر ٹھہرائے جاتے ہین
فوائد لفظ مبہم ومجمل بولنے کے اور بعد اوسکے تفسیر کرنے کے سابق مین بتفصیل بیان ہو چکے
بنابر اوسکی جب قائل کلام تمہیدی سے فارغ ہو گا تو پوچھنے والا پوچھے یا نہ پوچھے ضرور
اپنے مقصود اصلی کو بیان کریگا پس اگر پوچھنیوالا عجلت نکرتا تو جناب رسولخدا خود بالضرور
تفسیر باہلبیت بیان فرماتے اور سابق مین بیان ہوا کہ فائدہ اس طرز کلام بلاغت نظام سے
یہ حاصل ہوا کہ نالیاقتی اصحاب متبادر واسطے اقتدا کے اور تعین اہل بیت واسطے اس
امر جلیل القدر کے ثابت ہوگئی اور اگر بجاے اسکے اہلبیتی کالنجوم فرماتے تو یہ مقصود نہ
حاصل ہوتا اسلئے کہ احتمال تھا کہ اہلبیت بھی کالنجوم ہون اور اصحاب بھی کالنجوم ہون لیکن
جب بیان فرمایا کہ اصحاب سے مراد یہ اصحاب نہین ہین کہ جن مین منافقین اور مرتدین اور فساق
اور فجار بھی شامل ہین بلکہ غرض میری اہلبیت معصومین ہین تو اس طرز بیان سے مخصوص ہونا
اہل بیت کا واسطے نجوم اقتدا ہونیکے ثابت ہوگیا والحمد للہ علے ذلک قولہ تو یہ
کسیکو معلوم ہوتا اقول جو لوگ مثل آپ کے عقل رکھتے ہین اونکو کہیے کہ نہ معلوم ہوتا تو
بجا ہے لیکن شیعیان اہلبیت کو تو بیشک بعقل سلیم معلوم ہوجاتا کہ منافقین و مرتدین مثل حضرات
ثلثہ کے اور وہ لوگ جو مصداق اصحابی اصحابی ہین ہرگز بالاتفاق مراد نہین ہین اسلئے
کہ وہ خود قابل اسکے ہین کہ دوسرے انکی اقتدا کرین پس بنابر اسکے منحصر ہوجاتا نجوم اقتدا
ہونا واسطے معصومین کے اور چونکہ غیر اہلبیت کوئی معصوم بالاتفاق نہین ہے پس متعین ہوجاتے
اہل بیت واسطے نجوم اقتدا ہونے کے اور ہم بخوبی سمجھ لیتے کہ مراد اصحاب سے اس
مقام مین اہل بیت ہین قولہ جسکا اطلاق عرفاً اہلبیت پر نہین ہوتا اقول سابق مین بیان ہوچکا

کہ عرفاً بھی اطلاق لفظ اصحاب اہلبیت پر ہی بلکہ کل تمہارے علمائے کتب رجال نے اہلبیت
کو عمدہ اصحاب اخیار مین لکھا ہی اور بعض اہلبیت کا تمہارے اصحاب عرفی مین ہونا کچھ ضر نہین کرتا
اسلیئے کہ جناب رسولخدا کو تبعیت عرف اہلسنت کی نسبت واجب کی بلکہ ہر لفظ اپنے موقع پر کبھی
معنی لغوی کبھی عرف عام کبھی عرف خاص کبھی حقیقی کبھی مجازی معنون پر مستعمل ہوتا ہی ہر سخن
جائی و ہر نکتہ مقامی دارد قولہ کیونکر عقل قبول کرے کہ اصحاب کے لفظ کو سائل نہ سمجھا اقول
بیعقلونکی عقل قبول نہ کرے تو نہ کرے عقلاکی عقل نے قبول کیا کہ سائل نے سوال کیا اور جناب
رسول خدا نے جواب دیا اوس سوال و جواب مین کون سا اجتماع النقیضین اور شریک الباری لازم
آگیا کہ جسکو عقل قبول نہ کرتی ہو ایسے لغویات اور استبعادات دور از کار کو مقام برہان
مین ذکر کرنا بجز کمال عقل و دانشمندی کے کس چیز پر محمول کیجیئے قولہ ہم اکثر احادیث مین دیکھتے
ہین کہ لفظ اصحاب کا آیا ہی اقول ہم اکثر آیات اور احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب
آیا ہی مثل اصحاب النار و اصحاب الشمال و اصحابی اصحابی و من الاصحاب من لایرانی ور
کہین حضرات اہلسنت حضرات ثلثہ مراد نہین لیتے پھر حدیث اصحابی کالنجوم مین اصحاب
ثلثہ کیون مراد لیتے ہین اور اگر آپ کہیے کہ نہین ہر جگہ وہی لوگ مراد ہین تو ہم بھی آپکی
خاطر سے تسلیم کرلینگے اور اگر کہیی کہ نہین ثلثہ اونکے اصحاب ہونیکی لیاقت نہین رکھتے ہین تو ہم
کہینگے کہ یہ اول بحث ہی ہماری اور آپ کے درمیان مین پس ضرور تھا کہ آپ پہلے لیاقت
ثلثہ ثابت کرتے اور بدون اثبات لیاقت اونکو نجوم کہنا نہایت نالیاقتی آپکی ہی قولہ اور پھر
کسی ایک مین بھی ایسا سوال نہین دیکھتے اقول ہمنے بہت سے احادیث مین ذکر اصحاب بمدح
و ذم دیکھا ہی مطابق آیہ وافی ہدایہ منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الآخرہ لیکن کسی حدیث مین حکم
اقتدا با صحاب کا ذکر نپایا بلکہ جہان حکم اقتدا پایا متعلق باہلبیت پایا جیسے حدیث ثقلین و حدیث سفینہ
و امثالہما اسی سے ثابت ہوا کہ وہ حدیث نجوم کہ جسمین حکم اقتدا بمطلق اصحاب ہے محض جھوٹھی
ہی اور بقول آپ کے علمائے محققین کے بھی جھوٹھی ہی اور اگر آپ فرماوین کہ نہین اور بھی کوئی

حدیث اس مضمون کی ہو تو ہم کہینگے کہ ہمارے سامنے لائیے تو کو آپکو نہ سوجھیگا مگر ہم اپنے اندھیکو
مع السوال یا بدون السوال تفسیر اہلبیت ٹٹولوا ئینگے الحاصل منشائی سوال سائل یہی تھا کہ ہر جگہ حکم
باقتدائی اہلبیت ہو پھر بیان حکم باقتدائی اصحاب کیون ہوا پس اگر سائل سوال نہ کرتا تب بھی ضرور
تھا کہ خود وہ حضرت بعد فراغ از کلام تمہیدی تفسیر اہلبیت فرماوین **قولہ** صاحب استقصا اسکو صحیح
بتلاتے ہین **اقول** صاحب استقصا کا اسکو صحیح فرمانا مبتنی بر تنزل ہو یعنی اگر ہم ہذا صحیح کو محمول
بر تقیہ نہ کرین تو یہ حدیث صحیح ہوسکتی ہو اور بفرض صحت اوسکے معنی وہی ہین جو سابق ہین ہم
بیان کرچکے **قولہ** امام موسیٰ رضا کی تصدیق **اقول** مقصود امام رضا علیہ السلام بھی یہی ہو کہ بفرض
صحت حدیث و بفرض اسبات کے کہ معنی بھی یہی ہین جو مخالفین سمجھے ہین یعنی حضرت نے اصحاب
سے تبرے کو منع کیا ہو تو بھی ضرور ہو کہ کہا جاوے کہ مراد غیر مغیرین و غیر مبدلین ہین لیکن مغیرین
و مبدلین جب خود حضرت اونکو سحقا سحقا فرماتے ہین کہ مودی اسکا اور لعن کا ایک ہی ہو
پس دوسرونکو کیونکر منع فرماوینگے الغرض بارہ سو برس کا زمانہ گزرا کہ جہان کے سنیون نے
کس کس جنگل و بیابان کی خاک اپنے سر پر نہ ڈالی ہوگی کہ کسی طرح حضرات ثلاثہ کو سہام ملام
سے بچالین مگر وہ بچ سکے اور انشاء اللہ تاقیامت یہ طوق زرین اونکے زیب گردن رہیگا
اور آپ کے اوتارنے سے نہ اوتریگا **قولہ** اسکے بعد یہ عبارت نہین ہو **اقول** اسمقام پر ہرگز
احتیاج اس عبارت کی نہ تھی ورنہ کوئی پوچھنے والا ضرور پوچھتا اور وجہ اسکی بہت ظاہر ہو
اسلیے کہ اس حدیث مین کوئی مضمون بلکہ کوئی لفظ ایسا مذکور نہین ہو کہ جس سے ایسی کوئی مدح صحابہ
کی نکلے کہ صحابہ پر منطبق نہو سکے بلکہ غایۃ مافی الباب سفارش صحابہ مثل حدیث اصحابی اصحابی کی ہو
بخلاف نجوم اقتدا ہونیکے کہ بجز معصومین کے کسی پر منطبق ہونا جائز نہین پس تحریر سائل بجا تھا
اسلیے کہ اصحاب ظاہری تو آپکی مراد نہین ہوسکتی پھر کون اصحاب مراد ہین حضرت نے فرمایا
کہ اصحاب حقیقی یعنی اہلبیت میرے مراد ہین **قولہ** لفظ اصحاب ایسا مغلق اور معما ہوگیا **اقول**
واقع مین اس مقام پر نہایت مغلق اور معما ہو بسبب نالیاقتی اصحاب ظاہری کے نجوم اقتدا ہونے

اور عقل بہت انکار کرتی ہے اس امر سے کہ جو لوگ چالیس چالیس برس بت پرستیان کریں شراب پئیں اور سور کھائیں وہ دفعتہً فقط باقرار زبانی شہادتین نجوم سماء ہدی بنجائیں اور جو لوگ کہ مصداق لم یسجد الصنم قط و لم یعصوا اللہ طرفۃ عین ہوں وہ نجوم ہدایت نہوں یہی امر باعث اغلاق ہے کیون حضرت اگر مغلق اور معما نہ تھا تو آپ نے اپنے نامۂ اعمال کی طرح ایک جزو ہمین کیون سیاہ کیا اور جو کچھ آپ نے سیاہ کیا ہمنے بحمد اللہ اوسکو دھو کر صاف کر دیا یہی آپ کی سیاہ کاری اور ہماری سفید کاری اول دلیل ہے اسپر کہ یہ لفظ ایسا مغلق اور معما ہے کہ شیعون ہی کے حل کرنے سے حل ہوتا ہے آپ کے ایسے جہلا کیا حل کرینگے **قولہ** سامع سے نرہا گیا **اقول** سامع سے کیونکر رہا جاتا حالانکہ بعض مہاجرین مین تسرون الیہم بالمودۃ اور تریدون عرض الدنیا اور بعض انصار مین مردوا علی النفاق اور بعض الذین امنوا مین ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا اور مذبذبین بین ذلک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء اور اذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انما نحن مستہزؤن سن چکا تھا اور علاوہ اسکے حدیث اصحابی اصحابی بھی جان چکا تھا پس اگر مثل آپ کے کل کو مصداق نجوم ہدایت جانتا فہذا مما تضحک علیہ الثکلی اور اگر بعض کو خارج کرتا تو شیعہ بسبب داخل کر دینے حضرات ثلثہ کے انہیں خارجیون مین اہلسنت کے گھر مین صف ماتم بچھواتے چنانچہ آخر کار ایسا ہی واقع بھی ہوا اب آپ کو تقدیرات الٰہی مین بجز صبر کیا چارہ ہے فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

چوتھی دلیل اگر ہم اس عبارت زائد کو جو معانی اخبار کی حدیث مین ہے موافق قول صدوق کے تسلیم بھی کرین اور عیون اخبار کے حدیث کو معانی اخبار کی حدیث سے مخالف ہونا بھی قبول کرین تب بھی صرف اس وجہ سے کہ دونو مین مخالفت ہے یہ کیا ضرور ہے کہ عیون اخبار کے حدیث کو غلط ٹھہرائین اور کیون اوس حدیث کو صحیح لکھکر معانی اخبار کی حدیث کو

غلط نہ ٹھراوین بلکہ غلط ٹھرانیکی ضرورت ہی نہین ہی فقط اخیر کا جمایا ہوا فقرہ دور کرکے دونو حدیثون کا اختلاف دور کردین علاوہ برین ہمکو صاحب استقصا کے اس امر پر نہایت تعجب آتا ہی کہ وہ اختلاف کے سبب سے ایک حدیث کو غلط ٹھراتے ہین اسلیے کہ حضرت کے محدثین اور علمانے ایسے احادیث اور اقوال نہین بیان کیے کہ جنکے اختلاف پر تعجب ہووے ائمہ کرام اسی کا افسوس کرتے رہے مجتہدین متاخرین اسی غم مین مرگئے اور احادیث کا اختلاف دور نہ کرسکے پس جب اختلاف درجہ غایت پر پہونچ گیا ہو اور باوجود مساعی جمیلہ متقدمین کے اسکا رفع ہونا محالات مین سے ٹھرگیا ہو تو ایک دو حدیث کے اختلاف پر کیون اسقدر افسوس ہی تعجب ہے صاحب استقصائی ذات سے کہ حضرت نے اپنے امام اعظم طوسی کا قول ملاحظہ نہین فرمایا کہ جسمین اقرار ہی کہ فقط کتاب تہذیب مین پانچ ہزار سے زیادہ حدیثین ہین جو باہم متعارض اور متناقض ہین اور جنکا تعارض ہزار تاویل اور تحریف معنوی سے چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا چنانچہ انکے امام اعظم کی تقریر جو صاحب فوائد مدنیہ نے نقل کی ہے یہ ہی وقد ذکرت ما ورد عنہم من الاحادیث المختلفۃ التی تختص الفقہ فی کتاب المعروف بالاستبصار وفی کتاب تہذیب الاحکام ما یزید علی خمسۃ آلاف حدیث وقد ذکرت فی اکثرہا اختلاف الطائفۃ فی العمل بہا وذلک اشہر من ان یخفی اور یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ یہ اختلاف صرف راویون کے سبب سے ہے بلکہ حضرات امامیہ اسکا اقرار کرتے ہین کہ یہ اختلاف خود ائمہ کی طرفسے ہی چنانچہ ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کوئی شی سخت زیادہ ہم پر اس سی نہین ہی کہ ہماری آپس مین بڑا اختلاف ہے تب امام نے جواب دیا کہ یہ اختلاف میری طرفسے ہی اور اوسی مین بروایت زرارہ کے لکھا ہی کہ اوسنے امام باقر علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت امام نے اوسکو کچھ جواب دیا اسکے بعد ایک دوسرا شخص آیا اور اوسنے بھی وہی مسئلہ پوچھا اوسکو بخلاف پہلے جواب کے جواب دیا کہ پھر تیسرا شخص آیا

دونو جوابون کے برخلاف جوابدیا جب وہ دونو آدمی چلے گئے تب مین نے کہا کہ یا ابن رسول اللہ اسکا کیا سبب ہی کہ دو آدمی اہل عراق سے آئے اور وے دونو آپ کے شیعون مین سے تھے اور آپ نے دونو کو جواب ایک دوسرے سی خلاف دیا ہی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی ہمارے حق مین بہتر ہی اور اسی مین ہماری اور تمہاری خیریت ہی اگر اوس مین تم سب مختلف نہو اور ایک بات پر متفق ہو جاؤ تو لوگ تمکو بچھوڑین اور ہم تم زندہ نہ رہنے پاوین اور پھر زرارہ کہتا ہی کہ جب امام جعفر صادقؑ سے اس امر کو مین نے پوچھا تو اونہون نے بھی اپنے پدر بزرگوار کے موافق جوابدیا اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ فقط ایک مسئلہ مین دو تین ہی مختلف احکام ائمہ کرام دیا کرتے تھے بلکہ ستر تک نوبت پہونچتی تھی جیسا کہ بحار الانوار مین امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ امام موصوف فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون جس سی چاہون نکلجاؤن غرض کہ ان اختلافات کو کوئی کہانتک بیان کرے جسکو اس باغ کی بہار دیکھنا ہو وہ باب کتمان الدین عن غیر اہلہ کو بحار الانوار مین نکالکر ذرا سیر کرے پس جبکہ اختلاف احادیث کا یہ حال ہوا اور خود حضرات ائمہ ایک بات مین ستر بات پیدا کرتے ہون اور ایک وقت مین ایک سوال کے جواب مین اپنے مخلصین شیعون کو ایسے مختلف جواب دیئے ہون جن مین سے ایک کو دوسرے سے نسبت نہو اور اسی مین اپنی اور اپنی شیعونکی خیریت سمجھے ہون تو پھر صاحب استقصا دو حدیثون کے اختلاف پر کیون تعجب کرتے ہین اور کسلیئے اونکی تطبیق کی فکر فرماتے ہین درحقیقت یہ ہی کہ یہ اختلاف اون منافقون اور جھوٹھون نے کیا ہی جنکو ائمہ اپنے پاس آنے نہ دیتے تھے اور وہ اونکو بدنام کرتے تھے اور اپنی طرف سے حدیثین اور باتین بناکر اونکی طرف منسوب کرتے تھے اور ائمہ کرام اونسے بیزاری ظاہر کرتے تھے اور انپر لعنت کرتے تھے اور اونکو کاذب و ملعون کہتے تھے اور وہ اپنی جھوٹھی بنائی ہوی باتون کو ائمہ کیطرف منسوب کرتے تھے اور اس

امر کو ہم آئندہ شیعون کی کتابون سے ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ تحریر بینظیر اور تقریر دلپذیر مخاطب نحریر طعنہ زن صدزعفران زار کشمیر ہی کہ جسکے دیکھنے سے ہر دل کلفت زدہ شگفتہ اور گرد کلال و ملال سے شستہ و رفتہ ہوتا ہی تحیر ہی کہ جب مخاطب کے ایسے باللیاقت کا یہ حال ہی تو وائی بر حال جہال دعوی تو یہ تھا کہ ہم چند دلیلون سے زائد ہونا عبارت صدوق کا ثابت کرتے ہین اور دلیل کو دعوی سے کچھ ربط نہین عجب خلط و خبط ہی محصل اس تقریر کا یہی ہی کہ جب حدیث عیون اور حدیث معانی اخبار باہم مختلف ہین تو کیا ضرورت اسکی ہی کہ اول کو غیر صحیح اور ثانی کو صحیح ٹھہراوین ہر چند آپ پر اسکی وجہ مخفی ہی مگر ہم بیان کرتے ہین اول تو یہ کہ اس حدیث کا نام آپ ہی نے حدیث رکھا ہی اور رہیم تو اوسکو سوال سائل سمجھتے ہین دوم سلمنا کہ حدیث ہی مگر جھوٹی حدیث ہی نہ فقط ہماری زبان سے بلکہ آپ کے علمای محققین کی زبان سے بھی کما مر سوم یہ کہ امام رضا علیہ السلام کی تصدیق اوس سے متعلق نہین ہوئی ورنہ ہزار ان صحیحان ہوتا چہارم یہ کہ مطابق عامہ ہی پس واجب الطرح ہی اور حدیث معانی الاخبار مطابق اصول شیعہ ہی پس واجب العمل ہی پنجم یہ کہ مجمل ہی اور وہ مفصل ہی اور ظاہر ہی کہ مفصل مجمل پر راجح ہی الحاصل مخاطب کو اپنے اغیار کے مسلمات مین کیا دخل ہی آپکو اگر الزام خصم دینا ہی تو اوسکے مسلمات پر دیجئے آپ کو عہدہ اصلاح مسلمات خصم کسی سرکار سے مفوض نہین ہوا کہ آپ فرماوین کہ تم فلان حدیث کی تصدیق کرو اور فلان کی تکذیب اور یہ فقرہ اس حدیث سے نکالڈالو اور فلان فقرہ بڑھادو توجہ وعندیہ تو یہ تم کس کھیت کی مولی ہو اور کس گنتی وشمار مین اور کس قطار مین چوا ہے کو پانچون سوارون مین ملاتے ہو حضور اپنی عقل کا گدہا الگ ہی دوڑائین فرسان میادین معارک مردآزما سے علحدہ جائین ورنہ آپ کا گدھا ٹھوکر کھائیگا اور آپکو خندق فضیحتی ورسوائی مین گرائیگا اور اختلاف ظاہری احادیث

شیعہ پر جو آپ طاعن ہین تو اوسکا علاج اپنی صحاح سقام کی احادیث سے کیجیے اگر اس سے شفا نہو
تو اختلاف آیات تشبیہ و تنزیہ سے علاج کیجیے اور اگر قرآن و حدیث دونو سے شفا نہو تو اپنی
مرض کو لاعلاج سمجھکر صبر کیجیے اور تقدیر خدا پر راضی رہیے فان اللہ یضل من یشاء و یھدی
من یشاء الی صراط مستقیم قولہ کیا ضرور ہو کہ عیون اخبار کی حدیث کو غلط ٹھراوین
اقول ضرورت اسکی یہ ہو کہ امام نے اوس سوال سائل مین تصریح بصحت نہین فرمایے پھر اوسکی
حدیث ہونیمین تامل ہو چہ جائیکہ ہم تصحیح بھی کرین بلکہ سکوت امام سے اوسکی عدم تصحیح ثابت ہے
فان السکوت فی معرض البیان بیان للعدم اور ہمکو کیا غرض اوسکی تصحیح کی ہو جب معانی الاخبار کی
حدیث مین تصریح بہ تصحیح قول امام جعفر صادق علیہ السلام سے موجود ہو قولہ بلکہ غلط ٹھرانیکی
ضرورت ہی نہین ہو اقول یہ وہی تقریر پوچ و لچر ہو جو دلیل ثالث مین بیان کر چکے
اور ہم اوسکا جواب دندان شکن دیچکے کہ یہ بعینہ مثل نکالدینے انتم سکاری کے ہو
لا تقربوا الصلوۃ سے فقط فریب عوام کیواسطے تکثر دلائل کرنے سے اور کہی ہوی باتونکو
مکرر کہنے سے کیا حاصل ہو جو بات فی نفسہ باطل ہو وہ ہزار مرتبہ کی تبدیل عبارات سے حق
نہوگی نجس العین بار بار دھونے سے پاک نہین ہوتا بیت سگ بدریائی ہفتگانہ بشوئی ؎
چونکہ تر شد پلید تر باشد قولہ اختلاف کے سبب سے ایک حدیث کو غلط ٹھراتے ہین اقول
اختلاف سبب غلط ٹھرانیکا نہین ہو بلکہ عدم تصدیق امام اور مخالف دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہونا
سبب غلط ٹھرانیکا ہو اور فقط اختلاف تو موجب جمع بین الحدیثین ہوتا ہو اور اس مقام پر جب
ہمنے ہذا صحیح متعلق بہ سوال اصحابی کیا تو حدیث معانی الاخبار مین اور حدیث ہذا صحیح مین کچھ
اختلاف نرہا باقی رہا سوال اول سائل پس جب امام نے اوسکی تصحیح نہ کی تو وہ حدیث
ہونے سے خارج ہوگیا پس درمیان اوسکے اور حدیث معانی الاخبار کے اختلاف بین الحدیثین
کا اطلاق نہین ہو سکتا بلکہ اختلاف بین الحدیث و قول سائل ہوا اور حدیث اولے بالتصحیح
ہو قول سائل سے یہ بھی ایک وجہ تصحیح حدیث معانی الاخبار اور تکذیب قول سائل کی ہو

اور اگر آپ کے ذہن مبارک مین بسبب کمال دقت نظری کے یہ پیچیدہ ہو کہ جہان دو قول
بظاہر مختلف ہون تو ضرور ہی کہ ایک غلط ٹھہرایا جاوی پس وہ آیات قرآنی کہ جو بظاہر
تجسیم و تشبیہ پر دلالت کرتے ہین آپ کے نزدیک غلط محض ہونگے پھر مناسب ہی کہ
بعد ترتیب عثمانی کچھ آپ بھی اصلاح آیات قرآنی کیجئے خصوصًا جو آیات کہ شان
منافقین مین ہین اونکو تو کسیکا فقرہ جمایا ہوا سمجھکر ضرور نکالکر بسنّت عثمانی جلا دیجئے کہ
مبادا حضرات شیعہ ثلثہ کو اوسکا مصداق کر دین قولہ جنکے اختلاف پر تعجب ہوی
اقول صاحب استقصا کو کوئی تعجب اختلاف احادیث پر نہین ہو ورنہ جمع بین الحدیثین
کیون کرتے ہان آپکو البتہ تعجب ہی اور راس تعجب کا ہمکو کچھ تعجب نہین ہو اسلیے کہ
جہلا اور حمقا کو اکثر تعجبات بیجا ہوا کرتے ہین اور کیون نہین تعجب کرتے اختلاف آیات
قرآنی سے اور کیون نہین بعض کو غلط ٹھہراتے کہ مصداق یومنون ببعض الکتاب ویکفرون
ببعض ہو جائے قولہ ائمہ کرام اسیکا افسوس کرتے رہے اقول جوابات ہی خرافات ہی کہان ائمہ نے
افسوس اختلاف احادیث کا کیا بلکہ خود فرمایا کہ ہم بوجہ تقیہ اختلاف کرا دیتے ہین جیسا کہ آپ
خود ہی بعد چار سطر کے ناقل ہین اب ہم جھوٹھے کے منھہ مین کیا کہین قولہ مجتہدین متاخرین اس
غم مین مر گئے اقول محض کذب و دروغ ہی ہمارے علماء شکر اللہ سعیہم نے جمع بین الاحادیث
کرکے اختلاف مٹا دیا ہان سنیان ہفت اقلیم از متقدمین تا متاخرین اسی غم جگر سوز مین مر گئے
اور گڑ گئے اور سڑ گئے کہ کسی طرح احادیث صحاح ستہ کو جو کفر و الحاد ثلثہ پر دلالت کرتی ہین
مثل حدیث قرطاس و فدک و کاذب و غادر و خائن کے اور امثال اسکے کہ بہت ہین جمع
کیجیے اور اختلاف دُور کیجیے مگر آجتک نہ کر سکے اور باوجود مساعی نامشکور متقدمین اور
متاخرین رفع اختلاف محالات مین ٹھہر گیا یہ بحث ایک مبحث کی ہی اور ایسی ہزارون ہین
ایک ادنی امر اختلاف ائمہ اربعہ ہی لاکھون مسائل ہین کہ تاقیامت اوسکا رفع ہونا محالات
سے ہے قولہ تعجب ہو صاحب استقصا کی ذات سے اقول تعجب ہی آپ کی ذات شریف

سے کہ آیات منزلات یزدانی اور محکمات اور متشابہات قرآنی کے اختلاف پر نظر نہین کرتے اور اختلاف احادیث پر طعن کرتے ہین حالانکہ خود ائمہ نے فرمایا ان فی اخبارنا محکم کمحکم القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن آپ اس سے نہین ڈرتے کہ اگر قبح اختلاف کو نظر عوام مین جلوہ گر فرمائیے گا تو وہ اختلاف آیات دیکھکر کلام اللہ سے ہاتھ اوٹھائینگے یہ امر تو کچھ دشوار نہین مگر مصیبت عظمی یہ ہوگی کہ حسبنا کتاب اللہ لغو ہو جائیگا اور حضرت عمر کا فرمودہ کہ کتاب اللہ جنکی تابع رائے زرین تھے غلط ٹھہر جائیگا اور اعظم ترین مصائب حضرات اہل سنت کے لیے کہ مقام رونے اور سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہوگا یہ امر ہوگا کہ جب صحاح سقیم کے اختلاف پر نظر کرینگے تو وہ بھی مثل قرآن دست حق پرست عثمان سے قابل سوختن ٹھہرینگے اور اگر کوئی شخص نادانی سے تعجب کرے کہ اگر صحاح مین اختلاف ہوتا تو اہل سنت شیعون کی کتابون پر بوجہ اختلاف کیونکر طعن کرسکتے تو ہم کہینگے کہ قدیم الایام سے اہلسنت کا یہی دستور رہی کہ اپنا پاٹینٹ نہین دیکھتے دوسرون کی پھلی نہارتے ہین الغرض احصائی اختلافات صحاح تو ممکن نہین مگر بطور مشتی نمونہ از خرواری ہمکو بیان کرنا ضرور پڑا اما اجمالا پس ایک عائشہ صدیقہ ہماری تصدیق کے لیے کافی ہین کہ اونہون نے کتنی ردائین جو آپ کے صحابہ کرام نے رسول خدا سے کی ہین اوسکے خلاف روایت کی ہے اور آپ کے صحابہ کی تکذیب مین ہمیشہ سرگرم رہین یہانتک کہ آپ کے علمائے کتابین اس باب مین تصنیف کرڈالین چنانچہ کتاب الاصابہ لایراد ما استدرکتہ عائشہ علی الصحابہ فاضل زرکشی نے لکھی اور جلال الدین سیوطی نے عین الاصابہ فی استدراک عائشہ علی الصحابہ لکھی پس خیال کرنا چاہیے کہ جب زن پردہ نشین نے اوپر گزین کے اختلافات اتنے ہون کہ جس مین کتابین تصنیف ہوئین تو مردان معرکہ آرا اور منبر جان جلوت سرا کے اختلاف کا تو خدا ہی حافظ ہے اگر سیر اس باغ وبہار اور نزہت اس گلزار کی ہوس ہو تو کتاب تبین الاختلاف فی روایات اہل الخلاف کو ملاحظہ فرمائیے اور بحیائی عثمانی سر نیچے جھکائیے اما تفصیلاً پس مشکوۃ شریف مین ابو ایوب اور جابر اور انس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسالتماب نے حکم استنجا بالماء کا فرمایا

ف سیر اختلاف احادیث صحاح بنابر اجمال

ف ذکر اختلاف اہلسنت تفصیلا

اور مسلم نے بھی اپنی صحیح مین انس بن مالک سے اور بچند طریق دیگر روایت کی ہو کہ خود حضرت استنجا بالماء
فرماتے تھے اب سنیئے کہ فیض القدیر نے شرح جامع صغیر مین لکھا ہو کہ احمد بن حنبل فرماتے ہین
کوئی حدیث صحیح استنجا بالماء مین نہین وارد ہوئی اور مالک نے انکار اسکا کیا ہے کہ جناب رسولخدا
نے کبھی استنجا بالماء کیا ہو اور ابن الحبیب نے استنجا بالماء سے منع کیا ہے اسوجہ سے کہ وہ مطعومات
سے ہو اور بخاری اور مسلم نے اپنے صحیحون مین روایت کی ہو کہ جناب رسولخدا نے وضو مین
ہاتھ تا مرفقین دھوئے اور پھر صحیح مسلم مین ابی حازم سے راوایت کرتا ہو کہ حضرت ابو ہریرہ
ہاتھ کو تا ہر دو بغل دھوتے تھے اور فرماتے تھے سمعت خلیلی علیہ السلام یقول تبلغ الحلیۃ
من المومن حیث تبلغ الوضوء اور اسی طرح پیرون کے دھونے مین اختلاف ہو کہ تا کعبین ہی چاہیئے
تا رکبتین مستحب ہو چنانچہ نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین جواب مین قول ان لوگون کے جو مدعی
اتفاق ہین اوپر عدم استحباب زیادت فوق مرفقین اور کعبین کے کیف یصح دعواہم وقد
ثبت فعل ذلک عن رسول اللہ وابی ہریرۃ وہو مذہب لا خلاف فیہ عندنا
ولو خالف فیہ من خالف کان محجوجا بہذہ السنن الصحیحۃ الصریحۃ
اور اسی طرح روایات مسحات راس بھی مختلف ہین اکثر احادیث صحیحہ اوپر وحدت مسح کے
دلالت کرتی ہین اور ابو داؤد نے اپنے سنن مین روایت کی ہو انہ علیہ السلام مسح راسہ ثلثۃ
اور اسیطرح عدد غسلات وضو مین احادیث مختلف ہین بعضون مین ایک ایک بار بعضو نمین
دو دو بار اور بعضون مین تین تین بار وارد ہوا ہو مشکواۃ مین عبد اللہ بن عباس سے روایت
کی ہو قال توضا رسول اللہ مرۃ مرۃ لم یزد علی ذلک رواہ البخاری اور عبد اللہ بن زید سے یون
روایت ہو ان النبی توضا مرتین مرتین اور عثمان نے حکایت کی وضو جناب رسولخدا کی
فتوضأ ثلثا اور مشکوۃ مین طلق بن علی سے روایت کی ہو قال سئل رسول اللہ عن
مس الرجل ذکرہ بعد ما توضأ قال ان ہو الا بضعۃ منہ
اور پھر بسرہ بنت صفوان سے روایت کی ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا قضی احدکم بیدہ الی ذکرہ فلیتوضأ اور مشکوۃ مین اور مسند ابو حنیفہ مین روایت کی ہی عن عائشة قالت کان النبی تقبل بعض ازواجه ثم یصلی ولا یتوضا وعن ابن عباس لیس فی القبلة وضوء اور پہر مشکوۃ مین عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے من قبل امراۃ او جبینها بیدہ فعلیه الوضوء اور مشکوۃ مین عائشہ سے روایت کی ہی من حدثکم ان النبی کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا اور مشکوۃ مین صحیح مسلم اور صحیح بخاری سی روایت کی ہی عن حذیفة قال اتی النبی سباطة قوم فبال قائما اور حضرت عمر سے حفظ اللہ بر تو مشہور اور معروف ہی معلوم نہین کہ حضرات اہلسنت کہ تبر از افلح غلامان حضرت عمر ہین اس سنت پر کیون نہین قائم ہوتے الحاصل یہ چند حدیثین ہین بسم اللہ باب الطہارہ کے مختلف لکھین اب صاحبان دانش کل ابواب فقہ کو اس پر قیاس کرلین ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا اور اگر کوئی قصد احصاء کرے تو مجلدات ضخیمہ از تہذیب و استبصار بھی وفا نہ کرینگے ہمکو اتنی فرصت نہین کہ اپنی اوقات عزیز کو جمع کرنین ان مزخرفات کے ضایع کرین قولہ رفع ہونا محالات مین ٹھہر گیا اقول مدعی محض کاذب بلکہ اکذب البر یہ ہی ہماری مذہب مین ایک حدیث بھی مختلف حقیقت مین نہین ہی اور جو ظاہری اختلاف مثل آیات قرآنی کے تھا اوسکو ہمارے علما شکر اللہ سعیہم نے بمساعی جمیلہ رفع کردیا چنانچہ کتاب تہذیب و استبصار اسی بارہ مین تصنیف ہوئی ہی قولہ جو باہم متعارض و متناقض ہین اقول بیشبہہ تعارض ظاہری تھا جیسا کہ آیات قرآنی مین ہی اوسکو علمانے رفع کردیا قولہ جنکا تعارض ہزار تاویل اور تحریف معنوی سی چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا اقول نہتی کی خباثت اور خیانت اور مکر و فریب ہی کہ کوئی اپنے کلام زور اور تحریفات سراپا قصور کو بیغیرتی سے جسور اور حیاسے دور ہو کر تحت اقوال دیگران نقل کرے تا کہ جہلا جانین کہ یہ بھی کلام اوسی غیر کا ہی کلام شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ مین کہ جسکو خود مخاطب والا شان نقل فرماتے ہین ہرگز ان مضامین کا وجود نہین نہ اونہون نے اون احادیث کو متعارض اور متناقض فرمایا ہی اور نہ ہزار تاویل اور تحریف معنوی کو ذکر کیا ہی

بلکہ فقط اسیقدر فرمایا ہی کہ دونو کتاب استبصار و تہذیب مین قریب پانچہزار احادیث مختلفہ کے مین نے
ذکر کیا یعنے واسطے جمع کرنے اور رفع اختلاف کرنے کے اور وجود اختلاف احادیث منہم
تعارض اور تناقض مین نہین ہی بلکہ بوجہ عموم و خصوص و اطلاق و تقییدو ظاہر اور غیر ظاہر کی و غیر ذلک
من الامور الکثیرۃ اختلاف ہوتا ہی اور علمانے ہر اختلاف کو طرق جمع و توفیق سی بقواعد اصولیہ
اسطرح پر زائل فرمایا ہی کہ اوسکا کچھ عین و اثر بھی باقی نہین ہی جیساکہ ناظرین تہذیب و استبصار و متتبعین
اسفار علماء کبار پر یہ امر کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور آشکار ہی آپ نے یہ بھی تو خیال کیا ہوتا
کہ عبارت شیخ کا مین خود ہی ناقل ہون جو ان ایزادات اور تحریفات زائدہ کو میری دکھیگا
بجز دروغ گویم بر روی تو کے اور کیا کہیگا و لنعم ما قیل ؏ چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد
یہ ایک بات ہی جس سے آپکی خیانت و بد باطنی ظاہر ہوئی دوسری بات یہ ہی کہ مراعات
طرق جمع جیسے مطلق کو مقید اور عام کو خاص اور مجمل کو مفصل اور متشابہ کو ماول کرنا اگر اسی کا
نام تحریف معنوی ہی تو کل مفسرین آپ کے جو آیات قرآنی مین ایسا ہی کرتے ہین سب تحریف
معنوی کرنے والے ہین پس اگر شیعون نے بھی بعض احادیث مین اسی قسم کی تحریف معنوی کی
تو کونسی قباحت لازم آئی تیسری بات یہ ہی کہ جو آپ نے فرمایا کہ تعارض کو ہزار تاویل سے
چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا یہ قول آپ ہی کا ہی اگرچہ بخدع و فریب آپ نے تحت کلام
شیخ الطائفہ مندرج کیا ہی اور جب عبارت اونکی زبانی صاحب فوائد آپکے خود نقل کی
تو آپ کے خدع و فریب کی حاجت اثبات نہ رہی لیکن ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ اس دعوی
پر کوئی برہان بھی ہی یا بلا سلطان مثل دعوت شیطان کے مصداق ما کان لی علیکم
من سلطان ہے رفع تعارض کو جیسا آیات محکمات اور متشابہات مین کیا جاتا ہی آپنے تعارض
کا چھپانا نام رکھا ہی جس امر کو خود آدمی پکار پکار کے کہتا ہی کہ دیکھو اسمین تعارض تھا اور ہمنے
رفع کر دیا پھر تعارض کو چھپانا کیونکر صادق آیا اور اگر رفع پر چھپانا صادق آتا ہو تو تاویل
کل متشابہات پر بھی چھپانا صادق آویگا حالانکہ آجتک کسی شیعہ و سنی نے تاویل پر اطلاق

چھپانیکا نہین کیا اور چوتھی بات یہ ہی کہ آپ نے فرمایا کہ ہزار تاویل سے نہ چھپ سکا یہ بھی ہی دعوای شیطانی بلا سلطان و لا برہان ہی ہرگز کسی عالم نے ہماری کسی متشابہ حدیث مین کہا کہ تاویل نہین ممکن ہی جو آپ یہ دعوی کرتے ہین اور ارشاد فرماتے ہین کہ ہزار تاویل سے رفع اختلاف نہوا ہم ایک ہی تاویل کو واسطے رفع اختلاف کے کافی اور وافی سمجھتے ہین ہان یہ آپ اپنے عقیدہ کے مطابق فرما سکتے ہین کہ تمہارے نزدیک یہ تاویلین ہین مگر ہمارے نزدیک چونکہ مقبول نہین ہین اسلیے ہم کہتے ہین کہ یہ تاویلین کالعدم ہین تو مثل آپ کے ہر کافر ملحد کہہ سکتا ہی کہ کلام اللہ کے آیات استعارہ و تشبیہ و تنزیہ وغیرہ کا اختلاف ہر چند مفسرین اہل اسلام نے ہزار تاویلون سے چھپانا چاہا مگر نہ چھپ سکا فما ھو جوابکم فھو جوابنا پانچوین بات یہ کہ آپنی تو فقط دعوی ہی دعوا کیا کہ چھپانے سے نہین چھپ سکا اور آپ کے علمانے تو اکثر جگہون پر اقرار سر انداختگی کیا ہی دیکھیے ترجمہ فارسی مشکوۃ مین بڑے مولانا اور مقتدانا آپ کے شیخ عبد الحق دہلوی قصہ غصب فدک مین کیا دست و پا چہ ہین اور فرماتے ہین جسکا حاصل یہ ہی کہ اشکال عظیم یہ ہی کہ اگر حدیث لا نورث و لا نورث کو جناب سیدہ علیہا السلام نے نہین سنا تھا تو بعد اسکے کہ حضرت صدیق نے اونکو سنایا پھر کیون نہ تصدیق صدیق کی یعنی نوبت فھجرتہ فلم تکلمہ حتی ماتت کی آئی کیون حضرت اسکو چھپانے سے نہ چھپنا کتنا مناسب ہے یا جو آپ نے شیعونکی طرف نسبت بکذب و بدروغ دی ہے فجزاک اللہ عنا شر الجزاء قولہ اور یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ اختلاف صرف راویون کیطرف سے ہے اقول ہرگز یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ اختلاف احادیث و صحاح سنیہ جو ابھی تمنے اجمالا و تفصیلا بیان کیا از راہ تقیہ ہوگا اسلیے کہ تقیہ کو تو یہ حضرات کفر و نفاق سمجھتے ہین خلافا للہ تعالی و رسولہ حیث قال الا ان تتقوا منھم تقاۃ او تقیۃ کما فی البیضاوی و روی البخاری فی صحیحہ عن الحسن التقیۃ باقیۃ الی یوم القیامۃ بلکہ یہ اختلاف نہین ہی مگر کذب و افترائی رواۃ سے رسول اللہ پر بلکہ کل احادیث صحاح سقیم اختلاق ہی طرفہ یہ ہی کہ بمقتضائی

دروغ بستن ١٢

اینکہ دروغگورا حافظہ نباشد خود ایک ہی راوی اپنی نفس سی منافضت کرتا ہی بڑی محدثہ مجتہدہ
مجاہدہ عائشہ طائشہ روایت کرتی ہین کہ جناب رسول خدا منی کو دھوتے تھے چنانچہ مسلم اپنی
صحیح مین روایت کرتا ہی اور پھر اوسی مین روایت کرتا ہی کہ خود صدیقہ فرماتی ہین کہ
مین جناب رسولخدا کے کپڑے سے منی خشک کو اپنے ناخونون سے رگڑ ڈالا کرتی
تھی تعجب ہی کہ صدیقہ صاحبہ صحابہ کی تصدیق تو کرتی ہی نہ تھین گر اپنی تصدیق کیواسطے کیا
بلا نازل ہوتی تھی کیا نہین سمجھتی تھین کہ نام صدیقہ مثل نام صدیق کی حدیث لانورث مین
برعکس نہند نام زنگی کافور ہوگا **قولہ** یہ اختلاف صرف راویون کی سبب سے ہی الی قولہ
یہ اختلاف خود ائمہ کیطرف سے ہے **اقول** جب حدیث اختلاف اصحابی اور اختلاف امتی
رحمۃ کے آپ خود تصدیق کرتے ہین اور بنابر اسی کے اپنے چارون اماموںکو خیلے تناقض اور
تخالف کا آوازہ چارون مصلون مصلین سی از مشرق تا مغرب زمین ہوپنچا ہی جہنم سے
بچاتی ہین اور چارونکو ناجی ٹھیراتی ہین پس اگر ائمہ کرام نے بحکم خدا و رسول تقیۃً اختلاف کیا
تو کیا قباحت اسمین لازم آئی بڑا تعجب ہے حضرات اہلسنت سے کہ احادیث ائمہ علیہم السلام
پر بوجہ تعارض حکم تساقط جاری کرتے ہین حالانکہ تعارض فقط ظاہری ہی نہ حقیقی کہ بعد جمع و
توفیق مرتفع ہوجاتا ہی اور اپنے چارون مذہبون کی تعارض حقیقی پر کہ جنکی جمع و توفیق
تا قیام قیامت ممکن نہین ہی حکم تساقط نہین جاری کرتے خدا نے بڑی خیر کی کہ بے کسی دلیل
و برہان کے باب اجتہاد چار ہی پر مسدود ہو گیا ورنہ ایسے اختلاف پیدا ہوتے کہ یہی
تو مشرق و مغرب ہی بھرا ہوا ہی پھر تو روئی زمین سے تا عرش برین بھر جاتا اور چار
مصلون کی جگہ شاید چار مہا سنکھہ ایک کونے مین سما جاتے **قولہ** ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار
مین لکھا ہی **اقول** مسلیقگی آپکی ترجمہ احادیث مین جو اسمقام مین کی ہی ماہرین پر ظاہر و باہر ہے
قولہ ایک مسئلہ مین دو تین ہی مختلف احکام ائمہ کرام دیا کرتے تھے **اقول** مومنین پر واضح
رہی کہ وجہ اختلاف فتاوی تقیہ کا اختلاف انواع اور اقسام کفار نابکار کا ہی اسلیے کہ تقیہ واسطے

حفظ جان و مال و آبرو کے ہے اپنے مخالف سے پس مخالف جس فرقہ کا ہوگا اوسی فرقہ کے موافق
حکم تقیہ ہوگا پس کہین تقیہ خوارج سے ہے کہین نواصب سے ہے کہین اشاعرہ کہین معتزلہ
کہین حنفیہ کہین مالکیہ الی غیر ذلک من الفرقۃ المختلفۃ الضالۃ پس ایمہ علیہم السلام نے جس شخص کو جس
فرقہ مین گرفتار پایا حکم تقیہ واسطے اوسکے مطابق اوسی فرقہ کے فرمایا تاکہ مومنین شر مخالفین
سی محفوظ رہین جبتلک کہ خدا تسلط مخالفین رفع دفع کرے اور متغلبین کو واصل جہنم کرے پھر
وہی حکم اصلی کہ ایک ہی واسطے عمل مومنین کے متعین ہوجایگا اور جن جن مقامات مین تسلط
ایسے ظلمہ کا نہین ہی جس سے ضرر پہونچے وہان وہی حکم اصلی جاری ہونا ضرور ہی یہ وجہ ہی
اختلاف احکام تقیہ کی پس بعد اثبات جواز تقیہ بلکہ وجوب تقیہ بعض مواقع مین بمفاد آیہ کریمہ
ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یہ اختلاف عین رحمت خدا واسطے حفظ جان و مال
و آبرو شیعون کے ہوا اور چونکہ حسن و قبح اشیا بنابر اشاعرہ کے تابع امر خدا ہی اور تقیہ کے
بارہ مین امر خدا ہوا تو اسمین کسی طرح کا قبح نہ نکلا پس طاعن مستہزی اس پر طاعن و مستہزی خدا و رسول
پر ٹھہرا و اللہ یستھزی بھم و یمدھم فی طغیانھم یعمھون اہلسنت اپنے مقامات
پر تقیہ کو ثابت کرتے ہین جیسا کہ تفسیر بیضاوی اور تفسیر رازی سے ابھی ہمنے لکھا لیکن عوام
کے سامنے اوسکا قبیح ہونا بلکہ کفر و نفاق ہونا بصد آب و تاب اسلیے بیان کرتے ہین
کہ عوام شیعہ قبح تقیہ سنکر تقیہ سے دست بردار ہون اور بلاہای آفت جان مین گرفتار
ہون تو سنیون کے لیے موجب خنکی چشم ہو انکو بدل و جان یہی منظور ہی کہ شیعہ تقیہ نہ کرنیسی
سب مارڈالے جاتے تو خوب ہوتا کہ پھر کوئی اصحاب ثلثہ کی خدمت گزاری کرنیوالا نہ رہتا
بڑے تعجب کی بات ہی کہ شیعہ جرم ادنی مخالفت مین لائق گردن زدنی ہوجاتے ہین اگر مجامع
حضرات سنیہ مین کبھی کوئی بیچارہ غریب بھولے پھنس جاتا ہی اور غفلت سے ہاتھہ کھول کے نماز پڑھ
لیتا ہی حالانکہ بیچارے نے ابھی وظیفہ معمولی اللھم العن بھی نہین پڑھا مگر اتنے ہی جرم ہاتھ کھولنے پر
اوسکی جان و مال و آبرو سب حلال ہوجاتی ہی اور اگر کوئی سنی ہاتھہ کھولکر نماز پڑھے تو کہتے ہین کہ

حضرت امام مالک قدس سرہ کے فتوے پر عمل کرتا ہو نہ اوسکو کوئی کافر کہتا ہو نہ اوسکے
امام صاحب کو کوئی کافر کہتا ہو اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہو کہ الکفر ملة واحدة کا قول نہایت درست
ہو ان بے انصافیون کا خدا انصاف کرے **قولہ** بلکہ ستر تک نوبت پہونچی تھی **اقول** دعوی
محض غلط ہو کہ جسکو دلیل سے کچھ ربط نہین ہو دلیل آپ نے حدیث بحار کو ٹھرایا ہو جسکے ترجمہ
مین فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون پس کہان ستر حکم مختلف ایک مسئلہ کے
اور کہان ایک بات ایسی کہ جس مین ستر پہلو ہین یعنی ستر مسئلہ اوس ایک بات سے نکلتے ہین
اصل ترجمہ حدیث یہ ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایسا کلام کرتا ہون جو مشتمل ہوتا ہو اوپر ستر
وجہون کے کہ میرے لیے ہو سکتا ہو کہ ہر وجہ کو مخرج ایک مسئلہ دینیہ کا کرون ستر کا عدد
واسطے کثرت کے ہے جیسا کہ اہل لغت نے تصریح اسکی کی ہو پس غرض حضرت کی یہ ہو کہ
مین ایک مسئلہ اس حسن تقریر سے بیان کرتا ہون کہ عقلاء دقیق الفہم ایک مسئلہ سے مسائل
کثیرہ استخراج کر سکتے ہین اور انتہی کی خوبی اور حسن کلام کا یہ ہو کہ ایسا درجہ فصاحت و
بلاغت مین قلّ ودلّ ہو کہ ایک بات سے بہت سی باتین نکلین جیسے خداوند علام کے کلام
مین ہو ان لکم فی القصاص حیوة یا اولی الالباب مفسرین نے لکھا ہو کہ اس
قول مختصر سے کتنے اعتراضات ملاحدہ حکما دفع ہوتے ہین اسیطرح سے ایک کلام امام
علیہ السلام سے بہت سے مسئلہ بدلالات مطابقیہ وتضمنیہ والتزامیہ اور ایک قاعدہ
کلیہ سے سیکڑون مسائل جزئیہ نکلتے ہین اور یہی معنی ہین علینا القاء الاصول وعلیکم
بالتفریع کے چنانچہ بالفعل ہماری بعض علمانے ایک حدیث و ملح سے دو سو مسئلہ
استخراج کیے ہین اس کلام بلاغت نظام کو محمول اوپر اختلاف فتاوی کے کرنا اور اسکے
معنی یہ کہنا کہ ایک مسئلہ کے ستر جواب مختلف دیئے شیعونکو یاد دلوانا جہالات اور تلونات
نفیہ لاثانی حضرت خلیفہ ثانی کا ہو کہ خود اونکے اقرار سے مخدرات فی الحجال اونسے
افقہ تھین اونحضرت نے تو اپنی نادانی سے باتباع ہوائی نفسانی وباغوای شیطانی

فقط ایک مسئلہ میراث جد مین شتر بلکہ سو فتوی مختلف دیے چنانچہ شتر کی روایت شرح فرائض سراجیہ تصنیف علامہ سید شریف جرجانی مین مذکور ہے وہذہ عبارتہ ثم ان اباحنیفۃ رح اختار قول ابی بکر لانہ ثبت علی قولہ ولم یختلف عنہ الروایۃ وقد روی عن عبیدۃ السلمانی انہ قال حفظت عن عمر فی الجد سبعین قضیۃ یخالف بعضہا بعضاً یعنی ابوحنیفہ نے مسئلہ میراث جد مین قول ابوبکر کو پسند کیا کہ وہ اپنے قول پر مرتے دم تک ثابت قدم رہے اور اونسے کوئی روایت مختلف نہین ہوئی اور روایت کیگئی عبیدہ سلمانی سے کہ اوسنے کہا کہ مین یاد رکھتا ہون عمر سے مسئلہ میراث جد مین شتر قضیہ کہ بعض اوسکے بعض سے مخالف تھے اور ملا علی قاری نے شرح موطائی امام مالک مین فرمایا ہے عن عبیدۃ السلمانی انہ قال حفظت عن عمر فی الجد سبعین قضیۃ یخالف بعضہا بعضاً اور بعینہ یہی عبارت ابن ملقن نے شرح صحیح بخاری مین فرمائی ہے اور ابوالحسن آمدی نے درر ابکار افکار مین ان موتیون کو اپنی سلک عبارت مین یون پرویا ہے قولھم انہ قضی فی الجد سبعین قضیۃ قلنا لانہ کان مجتہدا وکان یجب علیہ اتباع ظنہ فی کل وقت وان اتحدت الواقعۃ کما ھو داب سائر المجتہدین یعنی اگر شتر فتوی مختلف دیئے تو کیا قباحت ہے اسلیئے کہ وہ مجتہد تھے اور مجتہد کو ضرور ہے کہ ہر وقت کے ظن پر عمل کرے اگرچہ ایک ہی واقعہ ہو جیسا کہ یہی طریقہ کل مجتہدین کا ہے لیکن سو حکم مختلف دینے کی روایت کو پس ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ذکر کیا ہے حیث قال اخرج یزید بن ھارون فی کتاب الفرائض عن ھشام عن محمد بن سیرین عن عبیدۃ قال انی حفظت عن عمر فی الجد مائۃ قضیۃ کلہا ینقض بعضہا بعضا ثم قال وروینا بسند صحیح الی ابن عون عن محمد بن سیرین سالت عنہ فی الجد فقال قد

ف اور مسئلہ میراث جد مین شتر حکم مختلف وارد ہونا

ف عمر سے مسئلہ جد مین سو حکم مختلف وارد ہونا

حفظت عن عمر فی الجد مائۃ قضیۃ مختلفۃ

محصل دونوں روایتوں کا یہ ہے کہ خلیفہ دوم جاہل معنی کلالۃ الاب والام نے میراث جد میں سو حکم متناقض ومختلف دیئے اور اسی طرح سے ابن الملقن نے شرح صحیح بخاری میں اور قسطلانی نے بھی شرح صحیح بخاری میں اور صاحب کنز العمال نے اور محمد بن سعد نے طبقات میں ذکر کیا ہے اور ابن حزم کی روایت محلی میں یوں ہے روینا من طریق عبد الرزاق عن سفیان الثوری ومعمر الی ان قال حفظت عن عمر بن الخطاب فیھا ای فی فریضۃ الجد مائۃ قضیۃ مختلفۃ قال ابن سیرین فقلت عن عمر قال عن عمر قال ابن حزم قال ابو محمد لا سبیل الی وجود اسناد اصح من ھذا ۱ یعنی عمر بن خطاب نے فریضہ جد میں سو حکم مختلف دیئے کہا ابن سیرین نے میں نے کہا عمر نے سو حکم دیئے کہا ہاں عمر نے دیئے اور کہا ابو محمد نے کہ اس سے بڑھکر کوئی حدیث از راہ اسناد صحیح نہو گی الحاصل ایسا اجہل جو ایک مسئلہ میں ستر ستر اور سو سو حکم مختلف اور متناقض دیے اور احکام دین خداوندی اور انتظام شریعت مصطفوی کو لڑکوں کے کھیل کا مشغلہ اور بے حیائی کرتوتوں کا ملعبہ کرے اور اپنی جہالت سے کبھی داہنا ہاتھ کبھی بایاں ہاتھ کبھی زند سے کبھی مرفق سے چور کا کٹوائے اور مجنونہ کو دیوانہ حکم رجم دے اور مسئلہ جد اور کلالہ کو مرتے دم تک بقول رسول اللہ نہ سمجھے کما فی کنز العمال کہ رسول خدا نے فرمایا یا عمر اظنک ان تموت قبل ان تعلم ذلک ایسا لیاقتمند لیاقت اجتہاد کی کب رکھیگا چہ جائی انکہ خلیفہ جی بنے لیکن حضرات اہلسنت حسب مصداق ختم اللہ علی قلوبھم ہیں تو ان سے کسی امر کا تعجب نہیں ہے اولئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا قولہ جسکو اس باغ کی بہار دیکھنا ہو اقول اس باغ ہمیشہ بہار میں ساتھ گلہای تولا کے کچھ خار ہائے تبرا بھی ہیں مومنین با بصیرت کو پھولوں کی بہار آنکھوں کو تازگی دیتی ہے اور راندھوں بے بصیروں کو

پھول تو نظر نہین آتے مگر خار ہائی تبرا دلون مین چھپتے ہین اور شجرہ زقومی کے مزے چکھتے ہین
ذق انک انت العزیز الکریم قولہ اختلافات احادیث کا یہ حال ہو اقول اختلاف
احادیث صادقین کا عشر عشیر بھی اختلاف احادیث کاذبین صحاح سنیہ کا نہین ہی کما بینا انفا قولہ
ایک بات مین ستر بات پیدا کرتے ہون اقول نہایت حسن ہر اور کمال خوبی ہی بات کی کہ
ایک بات ایسی قل و دل ہو کہ جس سے اخراج ستر باتونکا ہو سکے جیسا کہ جناب رسولخدا نے
جناب امیر علیہ السلام کو وقت وفات ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے کہ جسکے ہر باب سی ہزار
باب کھلے ولیکن بیت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر معلوم نہین
کہ حضرت مخاطب غوی کیا سمجھے مین اور کیا بکتے ہین قولہ مختلف جواب دیتے ہون اقول
مختلف جواب کی وجہ اختلاف اصناف کفار ہر جیسے حنفی شافعی مالکی حنبلی اشاعرہ معتزلہ کہ ایک
سے تقیہ جداگانہ ہی کما مر قولہ کیون تعجب کرتے ہین اقول وہ تو اسپر ہرگز تعجب نہین کرتے
لیکن ہم تعجب کرتے ہین کہ آپ لوگ کیسی جھوٹی جھوٹی باتین بناتے ہین اور جھوٹی باتون سے
اپنا جہل بتاتے ہین عجب لغو گوئی ہی کسنے تعجب کیا اور کہان تعجب کیا کب تعجب کیا وہ تو یہ
فرماتے ہین کہ بظاہر دو حدیثین متخالف تھین تو ہمنے اسکو اسطور پہ جمع کیا جیسے علمائے
اہل سنت نے سیکڑون احادیث متناقضہ مین جمع کیا ہی مخاطب اس جمع کرنیکو تعبیر بتعجب کرتا ہی
اسکا بڑا تعجب ہی قولہ اور حقیقت ہی کہ یہ اختلاف اقول جب ہمنے اختلاف اپنے احادیث
کا تقیہ مین منحصر کر دیا اور تقیہ کا اثبات سنیون کی کتابون سے کر دیا تو کل حقیقت تمہاری
بحقیقت ہو گئی اب حقیقت اختلاف احادیث سنیہ کے ہمسے سنئیے کہ انکا اختلاف
بوجہ تقیہ تو خود نہین ہی جیسا کہ خود اسکے معترف ہین پس یہ اختلاف نہین واقع ہوا مگر بوجہ
کذب و افترا کے جناب رسولخدا پر بلکہ حقیقت یہ ہی کہ انکا اتفاق باطل نہین ہی مگر بکذب
و افترای اون منافقون ملعونون کذابون کے جنکو جناب رسولخدا بلفظ قوموا عنی مثل
کتون کے اپنے پاس سے دھتکارتے تھے اور وہ اپنی بدذاتی سے کبھی باز نہ آتی تھی

اور جناب رسولخدا کی کوئی تدبیر تکمیل دین مبین مین اونکی ایذا سے بمقتضائے قلبوا لک الامور من قبل چلنے نہ پاتی تھی اون حضرت کو بلفظ اذن تعبیر کرتے تھے کبھی بلفظ ان الرجل لیہجر جگر خراشی کرتے تھے اور وہ بیدین جناب رسولخدا کو بدنام کرتے تھے اور اون حضرت پر تہمتین جیسے جورو کو کندھے پر چڑھا کر ناچ دکھلانیکی کرتے تھے اور ہمیشہ براہ مال مردم خوری اپنی طرف سے حدیثین بنا کے مثل نحن معاشر الانبیاء لا نرث و لا نورث اونکی طرف منسوب کرتے تھے اور جناب رسولخدا ہمیشہ اونسے بیزاری اور تبرا مومنین کے سامنے ظاہر کرتے تھے اور کبھی علانیہ بقول خود لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ اونپر لعنت کرتے تھے اور اونکو کاذب اور ملعون کہتے تھے اور اون لعینون نے اسقدر جھوٹھی حدیثین اونکے سامنے بنائین کہ وہ حضرت باوجود خلق عظیم کے تنگ ہوکر بر سر منبر فرماتے تھے ایہا الناس قد کثرت علی الکذابۃ الا فمن کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار مگر یہ اشقیا ایمان بآخرت ہی نہ رکھتے تھے جو نار سے ڈرتے اور بعد آنحضرت کے اون ملاعین نے بخوشامد خلفا جو راتنی جھوٹھی حدیثین بنائین کہ جسسے صحاح ستہ سُنیہ مملو ہین اور اس امر کو ہم آئندہ ثابت کرینگے انشاءاللہ تعالی اکیون حضرت خفا تو نہین ہوے جیسا آپ کی خواہش نہانی نے طغیانی کی ویسا ہی ہمارے قلم سرکش نے تندی اور جولانی کی بقول بعض ظرفا ٹٹوانی بھڑکی اپنا بھی گھوڑا کھڑا ہوا جیسی تقریر آپ کرینگے ویسا ہی جواب ترکی بترکی سنینگے ہم کب آپکی خدمتگذاری سے قاصر ہین کفش برداری کو ہر گھڑی بمبارک حاضر ہین

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

دوسری شہادت صحیفہ کاملہ کی جسکا ایک ایک لفظ حضرات امامیہ کے نزدیک صحت اور اعتبار مین کم از الفاظ قرآنی نہین ہے لکھا ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے اصحاب اور اون کے تابعین کی نسبت ان لفظون سے دعا کیا کرتے تھے

اللهم واصحاب محمد صلعم خاصة الذين احسنوا الصحابة والذين ابلئوا
البلاء الحسن في نصره .. الخ کہ خداوندا رحمت نازل کرا و پر اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے خاصکر اوپر اون اصحاب کے جنہون نے حق صحبت نہایت خوبی سے ادا کیا
اور جنہون نے سب طرحکی مصیبتون اور ایذاؤن کو اوسکی اعانت مین گوارا کیا اور جنہون نے
ملکر اوسکی مدد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور جنہون نے اوسکی رسالت کے قبول کرنے مین
بڑی جلدی کی اور اوسکی دعوت کے اجابت مین سبقت کی جب انکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری
کی حجتین بتائین انہون نے بلا توقف قبول کیا اور اون کے کلمہ کے ظاہر کرنے مین اپنی لڑکے
بالون جورو بچونکو چھوڑا اور اونکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپ اور بیٹونکو قتل کیا
جب اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکے قبیلے کے لوگون نے اونکو چھوڑدیا اور جب وہ
پیغمبر کے قرابت کے سایہ مین آئے تب اونکے رشتہ دارون نے اونسے رشتہ توڑ دیا
پس خدایا مت بھولنا تو اون باتونکو جو پیغمبر کے اصحاب نے تیرے واسطے اور تیرے پیچھے
چھوڑا اور راضی کردینا انکو تو اپنی رضامندی سے اس لیے کہ اونہون نے خلق کو تیری طرف
جمع کردیا اور تیرے پیغمبر کے ساتھ دعوت اسلام کا حق ادا کیا الٰہی وہی شکر کرنیکے لائق ہین
کہ اونہون نے اپنی قوم اور رہنے کے گھر اور اپنے وطن کو تیرے پیچھے چھوڑا اور عیش و آرام
کو ترک کرکے ضیق معاش کو تیرے لیے اختیار کیا اور خداوندا اونکے تابعین کو جزاء
خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگار ہماری مغفرت کر اور ہمارے اون بھائیون
کے جو ہم مین سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین کیسے تابعین جو اون اصحاب کی چال پر
چلتے ہین اور اونکی آثار کی پیروی کرتے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے
ہین جنکو کوئی شک انکی نصرت مین نہین ہوتا اور جنکے دلمین کوئی شبہہ ان کے آثار کی پیروی
مین نہین آتا کیسے تابعین جو معاون اور مددگار اصحاب کے ہین اور جو اپنا دین انکو دیکھکے
موافق رکھتے ہین اور جو انکی ہدایت کے مطابق ہدایت پاتے ہین اور جو اصحاب سے

اتفاق رکھتے ہین اور جو کچھ اصحاب نے انکو پہونچایا اوس مین ان پر کچھ تہمت نہین کرتے ہین اور
خدایا رحمت نازل کر ان اصحاب کی بیعت کرنیوالون پر آج کے دن سے جسمین ہم ہین قیامت تک
اور انکے ازواج اور ذریات پر فقط ای مسلمانو اس دعا کی لفظون پر خیال کرو اور اسکے
معنی غور سے سوچو اور سمجھو کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے دعا مین کن لفظون سے پیغمبر صاحب
کے اصحاب کو یاد فرمایا ہے اور ان کے محامد اور اوصاف کو کس خوبی سے بیان کیا ہے اور
انکی کوششون اور مصیبتون کو جو راہ خدا مین اوٹھائین کس طرح پر ظاہر کیا ہے اور اسکے حق مین
کس سوز دل سے دعا فرمائی ہے کون شخص ہے کہ جو دعوی ایمان اور اسلام کا رکھتا ہو وہ بعد سننے
اس دعا کے پھر صحابہ کی فضیلت مین شک کریگا اور کون آدمی ہے کہ جو ائمہ کرام کی امامت کو
اصول سے سمجھتا ہوگا اور ان کے قول اور فعل پر عمل کرنیکا دعوی رکھتا ہوگا وہ امام کی زبان
سے ایسی تعریفین صحابہ کی سُنکر انکا معتقد نہوگا پوشیدہ نرہے کہ جب ہم صحابہ کے فضائل
مین احادیث اور اقوال کو اپنی کتابون سے نقل کرتے ہین تو حضرات انکو موضوع اور غلط
کہدیتے ہین اور جب انکی کتابون سے ائمہ کرام کے اقوال کو سند لاتے ہین تو اسکو تقیہ پر
محمول فرما دیتے ہین لیکن یہ دعا صحیفہ کاملہ کی ایسی ہے کہ جسپر احتمال تقیہ کا بھی نہین ہوسکتا اسلیے
کہ یہ وہ دعا ہے جو امام زین العابدین مناجات مین بوقت خلوت حالت خاص مین خدا سے
کیا کرتے تھے اور راز و نیاز کیوقت اصحاب رسول کی تعریفین خدا کے روبرو کرکے
انپر درود بھیجا کرتے تھے اور انکی کوششون اور مصیبتونکو جو راہ خدا مین اوٹھائین بیان کرکے
خدا سے انکے لیے طلب رحمت کیا کرتے تھے پس اوسوقت نہ کسیکا خوف تھا نہ کسی سے اندیشہ
کہ جس سے ضرورت تقیہ کرنیکی ہوتی پس اس دعا مین احتمال تقیہ کی بھی گنجائش باقی نہین رہی اور
امام کی زبان سے اعلی درجہ کی تعریف اصحاب رسول کی ثابت ہوگئی پس حضرات امامیہ
کو چاہیے کہ اول سے آخر تک اس دعا کو دیکھین اور لفظ لفظ پر غور فرماوین اور انصاف
کرین کہ جب امام علیہ السلام مناجات مین ایسی ستایش اصحاب کی کرین اور ان کے تابعین

کے حق مین دعائی خیر فرماوین اور بالفاظ وارضھم من رضوانك واشکرھم علی جھدھم فیك انکے لیے رضائی ایزدی کے طالب ہون اور انکے مصائب اور تکالیف کو ذریعہ رضوان الٰہی کا جانین اور انکو باعث ترقی دین اسلام کا فرماوین اور پھر بھی ائمہ کرام کی اطاعت کے دعوی کرنیوالے اور اپنے آپکو قدم بہ قدم ائمہ کے طریقون پر چلنے والے اپنے آپکو امامیہ کہنے والے برخلاف اسکے اصحاب رسول کی برائیان بیان کرین اور انکی ہجو و مذمت کو شعائر دین ٹھہراوین اور انکی عیب جوئی مین شب و روز صرف اوقات کرین اور انکی محامد و اوصاف سے اغماض کر کے مطاعن کے اظہار مین مصروف رہین اور بجائی دعائی خیر اور طلب رحمت کے انکے حق مین بددعا کرنیکو عبادت جانین اور انکی پیروی کو ذریعہ ضلالت و گمراہی کا سمجھین اور جو کوئی انکی چال پر چلنا چاہے اوسکو دائرہ اسلام سے خارج جانین اور جو کوئی انپر تہمت کرے اور انسے دشمنی رکھے اُسکو بڑا مومن پاک تصور کرین معلوم نہین کہ ان حضرات کی اصطلاح مین محبت اور ایمان کے کیا معنی ہین اور عداوت اور کفر کا کیا مطلب ہے اہلسنت جو ائمہ کرام کے اقوال و افعال پر عمل کرین وہ خارجی اور ناصبی کہلاوین اور حضرات شیعہ جو انکے اقوال و افعال سے مخالفت رکھین وہ امامیہ اور دوست اہل بیت کے ٹھہرین

فاعتبروا یا اولی الالباب ان ھذا الشئی عجاب

یقول المتمسّك بولایة علی بن ابی طالب علیه السّلام

یہ کلام سراپا ملام مخاطب عالیمقام مطرود ہی بوجوہ عدیدہ اور مردود ہی بنقوض سدیدہ لیکن اولا پس صحابہ منافقین کہ جنکی شان مین خداوند قہار فی الدرك الاسفل من النار فرماتا ہی اور کل کفار دنیا سے اونکا مرتبہ بڑھاتا ہی اور وہ اصحاب جنکی شان مین خدا یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ نازل کرتا ہی ہرگز ہرگز عقل حسی غافل کی باور نکریگی کہ جنکو خداوند جبار فی الدرك الاسفل من النار کہے اور

جن پر لعنت کرے امام زین العابدینؑ اوپر صلوات بھیجین پس صلوات نہین ہو گر اصحاب اخیار
پر نہ اشرار پر اور جب شیعہ آپ کے ثلثہ سے ہر ایک کو ابو الشرور کہتے ہین اور جتنی دنیا مین
شرور ہوے اور تا قیامت ہونگے سبب اوسکا انہین کی ذات با برکات کو سمجھتے ہین تو پھر کیونکر
آپ بغیر اثبات اونکے اخیار ہونیکے مصداق فقرات صلوات کر سکتے ہین اور ثانیاً جسطرح کی
امام رضا علیہ السلام نے اپنے جدّ اعلی کے قول مین یعنی دعوالی اصحابی مین بدلیل حدیث اصحابی
اصحابی قید لم یغیر ولم یبدل کے لگائی اوسی طرح سے قول اپنے جد امجد امام زین العابدینؑ مین
بھی قید لم یغیر ولم یبدل اوسی دلیل سی لگاوینگے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور بعد اس قید
کے اول خارجین مین سے آپ کے ثلثہ ٹھہر جاوینگے اس لیئے کہ اوّل مغیرین و مبدلین اور
مرتدین منذ مافارقتہم سے ہمارے نزدیک وہی حضرات ہین پس یہ شہادت آپکے حق مین
کیا فائدہ کریگی اور ثالثاً ما من عام الا وقد خص کما فی الاصول ولا دلالۃ للعام
علی الخاص باحدی الدلالات الثلث کما فی علم المیزان پس عمومات اقوال سے بالخصوص حسن خوبی ثلثہ
کہ مابہ النزاع یہی ہی کما سیعرف المخاطب بعد و رقین ثابت کرنا کمال جہالت و حماقت و ضلالت
ہی اور یہ سب بنا بر فرض اس بات کے ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کا صلوات بھیجنا
اصحاب مطلق پر ہوتا لیکن اونحضرت نے جن پر صلوات بھیجی ہی اون اصحاب کو مقید کیا ہی بصفات
چند بلفظ الذین احسنوا الصحابۃ والذین فعلوا کذا وکذا پس جو لوگ کہ
مصداق ان صفات کے نہین ہین وہ البتہ اس صلوات سے خارج ہو جائین گے
اور بعد اسکے بیان معنی ہر فقرہ سے عنقریب معلوم ہوتا ہی کہ کل منافقین و مرتدین خصوصاً
آپ کے ثلاثہ مصداق کسی ایک صفت کے بھی صفات مذکورہ سے نہین ہین علاوہ برین
امام علیہ السلام نے اس مقام پر یہ بھی تو نہین فرمایا کہ واصحاب محمد عامّۃً کہ جس سے صحابہ مطلق
نکلتا اور آپ کل صحابہ کہسکتے اور جب کوئی قید نہوئی تو مطلق الصحابہ نکلیگا اور مطلق الشی موضوع
مہملہ ہی اور وہ ملازم جزئیہ ہی پس صلوات اوپر بعض الصحابہ کے ثابت ہوگی نہ اوپر کل الصحابہ کے

اب ان بعض مین بی کسی دلیل کی مطابق خواہش درونی آپ کے ہم ثلثہ کو داخل نکرینگے بہرآپکو کیا نفع ملا
بلکہ اس مقام پر واصحاب محمد خاصۃً واقع ہو اور یہ خاصۃً یا بنسبت اتباع الرسل کے ہے جنکا ذکر
سابق مین ہو پس ضرور ہو کہ پہلے اپنے ثلثہ کو اتباع الرسل عامۃً مین داخل کر لیجیے پھر انکے خاصۃً
مین دخول کی تمنا کیجیے اور اتباع عامۃً کی صفات مین امام علیہ السلام نے ایک تصدیق جنانی
بحقائق ایمانی کو بھی بیان فرمایا ہو اور بجز اقرار لسانی کے تصدیق جنانی آپ کی ثلثہ سے بمراحل دور
ہو اور افعال نفاقی اونکے جو ہم آپ ہی کی کتابون سے ثابت کرتے ہین وہ سب دلیلین
اونکی عدم تصدیق جنانی کی ہین اور جب ایمان ہی نہوا تو حقائق ایمانی کہان سے آوینگے
اور حقیقۃ الایمان خلوص الایمان اور محوضۃ الایمان ہے جیسا کہ ابن اثیر نے نہایہ مین کہا ہے
پس پہلے آپ اونکا ایمان ہی ثابت کر لیجئے پھر خلوص و محوضت مین گفتگو ہوگی اور یا لفظ
خاصۃً بنسبت صلوات کے ہو پس ضرور ہوگا کہ جن پر صلوات خاص ہو پہلے وہ لوگ مصداق
صلوات عام بھی ہون اسلیے کہ وجود خاص کا بدون عام کے محال ہے اور صلوات عام
کا پایا جانا موقوف ہو اتباع الرسل ہونے پر اسلیے کہ اونہین پر صلوات عام بھیجی گئی ہی اور ہمنی
ابھی بیان کیا کہ آپ کے ثلثہ اتباع الرسل سی خارج ہین بسبب عدم تصدیق جنانی بحقائق ایمانی
کے یا لفظ خاصۃً بہ نسبت صحاب کی ہی پس جب امام علیہ السلام نے صلوات مخصوصین صحابہ پر بھیجی
توآپکے ثلاثہ کو اوس سے کیا نفع ہوا اس لئے کہ شیعہ کے نزدیک اونکا مقام مخصوص دوسری بھی
باتون کے لیے ہو نہ صلوات کے لیے بالجملہ آپ کی تحریک الصلوٰتین درباب صلوات محض لغو
و بیکار ہو کبھی کوئی شیعہ پاک ایسی گندی ناپاک بات و نیز التفات نہ کریگا رابعاً امام علیہ السلام نے
جسطرح سے اصحاب پر صلوات بھیجی ہو اوسیطرح سے تابعین پر بھی صلوات بھیجی ہو اور اسمین شک
نہین ہو کہ کتنے تابعین سے قاتلین جناب سید الشہدا علیہ السلام سے تھے اور خود اشعث بن قیس
کہ کتب رجال مین طبقہ صحابہ مین مذکور ہو شرکاء قتل جناب امیر علیہ السلام سے تھا اور اوس کا
بیٹا محمد بن اشعث قاتلین جناب سید الشہدا علیہ السلام سے تھا پس ہرگز عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی

که امام زین العابدین علیہ السلام اپنے باپ دادا کے قاتلین پر صلوات بھیجین اور جب کل صحابہ اور تابعین مورد صلوات نہوئے تو اگر ثلثہ اور تابعین اونکے بھی مقصود بصلوات نہون تو یہ امر قرین قیاس ہی کہ وہی موسسین اساس ظلم و قتل ذریت آل رسول تھے ولنعم ما قیل ؎ بد کردن شہر هم زبد کردن اوست ٭ خون شہدا تمام برگردن اوست اللھم العن اول ظالم ظلم حق محمد و آل محمد و آخر تابع لہ علی ذلک اللھم العنھم جمیعا طرفہ لطیفہ یہ ہی کہ جو صحابہ شریکار قتل حضرت عثمان تھے جیسے عبد الرحمن بن عدیس المصری جسکو استیعاب مین ابن عبد البر نے کہا ہی کہ اہل بیت رضوان سے تھا اور امیر جیش قتلہ عثمان تھا اور روضتہ الاحباب مین ہی کہ طلحہ نے کہ عشرہ مبشرہ سے تھا اسی ابن عدیس کو قتل عثمان پر آمادہ کیا اور حضرت عثمان نے طلحہ کے حق مین بد دعا کی کہ خداوندا اسنے اس گروہ کو میری قتل پر دلیر کیا ہی تو اسکو بذلت و خواری قتل کر پس قاتلین اور مقتولین سب اہلبیت رضوان سے تھے جنکی حق مین خدا نے اعملوا ما شئتم فانی قد غفرت لکم فرمایا ہی جیسا کہ مخاطب نے قبل اسکے بصد افتخار کہا ہی اور سب جنتی مثل قاتلین اور مقتولین اصحاب جمل اور اصحاب صفین کی ہین غایۃ الامر یہ ایک مجتہد صاحب اور اوسکے مقلدین کو ایک درجہ کا ثواب ہی اور دوسرے مجتہد صاحب اور اوسکے مقلدین کو دو درجہ کا ثواب ہی پس بنا بر اصول مقررہ اہلسنت ضرور ہی کہ قاتلین اور مقتولین دونو فریق پر صلوات امام زین العابدین علیہ السلام ٹھرائی جاوے لیکن کمال حیرت اور نہایت تعجب اس بات کا ہی کہ اگر کسی بیچارے شیعہ کی زبان سے کبھی نکلجائی کہ صلوات بر قاتلین عثمان ابن عفان تو وہی صلوات حسن زبان شیعہ سے اسقدر قبیح اور مستہجن ہو جاتا ہی کہ جسکے سننے سے حضرات اہلسنت کے سینونسے ایسا نائرۂ جگر سوز اور شعلۂ جہنم افروز نکلتا ہی کہ جس سے اونکا خرمن ہستی از سرتا پا جلتا ہی اور اگر قابو چلتا ہی تو اوس بیچارے شیعہ کا خون پی لیتی ہین اور اگر کچھ زور نہ چلا تو اپنی آگ مین خود جل بھن کر خاکستر ہو جاتے ہین ای مسلمانو تمکو اپنی دین اور ایمان کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ سچ بتلاؤ کہ کوئی صاحب عقل ایسی لغویات کا اعتقاد رکھہ سکتا ہی کہ ایسی دو فرقہ کے بارہ مین کہ ہر ایک

دوسرے کے خون کا پیاسا ہی فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر کا انکار ہی اور کلھم فی الجنۃ کا اقرار
ہی پھر شیعون کے بارہ مین کلھم فی الجنۃ کا اقرار کیون نہین ہوتا ہی کہ اونکے اجتہاد مین مطابق
اجتہاد بڑی مجتہدہ صاحبہ کے یہی آتا ہی کہ قتل اللہ نعثلاً ولعن اللہ نعثلاً کما فی النہایہ وروضۃ الصفا
وروضۃ الاحباب وغیرہ فما لھولاء القوم لا یکادون یفقھون قولا وان ھم الا
کالانعام بل ھم اضل سبیلا خامساً اگر امام زین العابدین علیہ السلام کی صلوات مین
کل اصحاب مراد ہین تو یہ قول معارض ہوا جاتا ہی اونہین حضرت کے قول سی جسمین غاصبین
خلافت پر وہ لعنت کرتے ہین جیسا کہ اسی صحیفہ کاملہ مین دعائی یوم الجمعہ مین فرماتے ہین
اللھم ان ھذا المقام لخلفائک واصفیائک ومواضع امنائک فی الدرجۃ
الرفیعۃ التی اختصصتھم بھا قد ابتزوھا الی ان قال حتی صار صفوتک وخلفائک
مغلوبین مقھورین مبتزین یرون حکمک مبدلا وکتابک
منبوذا وفرائضک محرفۃ عن جھات اشراعک وسنن نبیک متروکۃ
اللھم العن اعداءھم من الاولین والاخرین ومن رضی بفعالھم
واشیاعھم واتباعھم محصل معنی یہ ہین کہ خداوندا خلافت تامہ وریاست عامہ
جگہ تیرے خلفا اور اصفیا کی ہی اور مقام تیرے امنا کا ہی کہ تو نے مخصوص کیا تھا اونکو
ساتھ اس درجہ رفیعہ کے پس چھین لیگئی یہ جگہ اونسے یہانتک کہ ہوگئی برگزیدہ تیری اور
خلفا تیری مغلوب ومقہور چھینی گئی حق اونکی دیکھتی ہین کہ غاصبین نی تیری حکم کو مبدل کردیا
اور تیری کتاب کو پس پشت ڈالا اور تیری فرائض کو راہ شریعت سے منحرف کردیا اور
طریقہ تیری نبی کا چھوڑ دیا خداوندا اپنے خلفا اور اصفیا کے اعدا پر لعنت کر از اولین
تا آخرین اور لعنت کر اونپر جو اونکے کامون پر راضی رہے اور لعنت کر اون کے
ہمراہیان اور اونکے تابعین پر انتہی پس ضرور ہی کہ ملعونین غیر مرحومین ہون اور جب
ملعونین غاصبین ہین تو آپ کے ثلثہ کا مصداق صلوات ہونا ممکن نہین ورنہ اجتماع متضادین

و ملعونین

جواب تفصیلی دربارہ صحیفہ کاملہ بتفصیل فقرات مذکورہ

وقتنا فیین لازم آویگا یہ تھا جواب اجمالی آپکا اب ہم آپ کی فقرات شکنی کرتے ہین قولہ جسکا ایک ایک لفظ الی قولہ کم از الفاظ قرآنی نہین ہی اقول شیعہ دربارۂ صحیفہ کاملہ جو اعتقاد رکھتی ہین آپ کو اونکے اعتقاد دلی کی کیا خبر اگر آپ سچے تھے تو اپنے اس دعوی پر کوئی دلیل عقلی یا نقلی قائم کی ہوتی یا کسی عالم کا قول نقل کیا ہوتا تو آپکو کوئی جھوٹھا نہ کہہ سکتا بالجملہ کسی نے الفاظ صحیفہ پر مثل الفاظ قرآنی دعوائی تواتر نہین کیا ہی مگر آپ کی عادت ہی کہ وکلائی عدالت کیطرح نق نق بق بق کرتے ہین اور ہیبر و پا بکتے ہین کہ جس مین لوگ جانین کہ بڑا اطلق فذلق ہی لیکن ہم آپ کو مکثار اور متشدق ثرثار کہتے ہین یعنی زیادہ گو اور فضول گو اور لغو گو دیکھیے ہم بدلیل کہتے ہین کہ حضرات اہلسنت گو زبان سے صحیح البخاری بعد کتاب باری کہتے ہین مگر اونکا اعتقاد یہ ہی کہ قبل کتاب الباری ہی دلیل اسکی یہ ہی کہ ہم دیکھتے ہین کہ آیات صریحہ پر احادیث مکذوبہ و موضوعہ صحیح بخاری کو مقدم کرتے ہین مثلاً جتنے آیات تنزیہ ہین سب دلالت اوپر عدم رویت جناب باری کے کرتے ہین اور آیہ لاتدرکہ الابصار نص صریح اسپر ہی مگر اہلسنت کا مدار اس مسئلہ مین اوپر چند احادیث واہیہ صحیح بخاری کے ہے کہ ہم جناب باری کو کالقمر فی لیلۃ البدر دیکھینگے حالانکہ یہ عین تشبیہ ہی حضرت بیضاوی فرماتے ہین کہ گو آیہ لاتدرکہ الابصار سی نفی رویت نکلتی ہی مگر نفی رویت عام ہی اس سی کہ فی الدنیا ہو یا فی الآخرۃ پس کیونکر نہین جائز ہی کہ دنیا مین رویت جائز نہو اور آخرت مین جائز ہو بندہ کہتا ہی کہ بیضاوی صاحب نے یا دھوکا کھایا یا دھوکا دیا اسلیے کہ لاتدرکہ عام نہین ہی بلکہ تدرکہ عام ہی دنیا و آخرت سے اور جب جناب باری نے اس عام کی نفی کی تو ظاہر ہی کہ نفی عام بہ نفی جمیع افراد ہوتی ہی پس رویت دنیا و آخرت دونو باطل ہو گئی اور خود امام رازی صاحب اقرار کرتے ہین کہ دلائل عقلیہ اس مسئلہ کے بہت ضعیف ہین لیکن اعتماد نقل پر ہی اور مراد نقل سی وہی احادیث صحاح سقیم ہین اور واسطے دفع قباحات دلائل عقلیہ کے جو معاضد بآیات صریحہ و احادیث صحیحہ ہین ایک قول مہمل ہی امام الفلسفہ نے

بلکہ کا نکلا ہی یعنی ہم خدا کو بلا کیفیات مرئیات دیکھینگے پس اگر بلکفہ مجوز رویت محال ہی تو تخصیص رویت
کیا ہی ہر محال کا مجوز ہو جائیگا مثلاً کہین کہ معاذ اللہ خدا ایک پتھر ہی بلا کیفیات حجریت اور خدا
ایک درخت ہی بلا کیفیات شجریت لیکن بنائی مذہب اشاعرہ ایسی ہی مہملات پر ہی جیسا
کہ اس طائفہ کسبیہ نی قول بکسب اور کلام نفسی ایسی ہی مہمل ایجاد کیا ہی قولہ فی ترجمۃ الدعا رخاص
اوپر اون اصحاب کے جنہون نی حق صحبت نہایت خوبی سی ادا کیا **اقول** یہ ترجمہ ہے
الذین احسنوا الصحابۃ کا اور اول اون قیود کا ہی کہ جس سی کی ثلثہ خارج ہوتی ہین
اس لئی کہ اگر صحابت سے صحابت اصطلاحی مراد ہی تو اوس مین آمنوا و ماتوا علی
الایمان شرط ہی اور ایمان مین تصدیق جنانی شرط ہی اور آپ کے ثلثہ کی تصدیق جنانی
کب مسلم ہی کہ افعال نفاقی اونکی شاہد عدل اوپر عدم تصدیق جنانی کے ہین اور جب ایمان
ہی نہین ہی تو ماتوا علی الایمان کہان سی ہوگا اور ظہور ارتداد منذ ما فارقتہم بعد اسکی ہے
اور جب صحابت ہی مفقود ہی تو حسن صحابت کہان سی ہو سکتا ہی اور اگر صحابت سی
صحابت عرفی مراد ہی یعنی رفاقت اور ہمراہی کرنیوالے جیسا کہ قول خدا مین ہے
وصاحبہما فی الدنیا معروفا وقال لصاحبہ لا تحزن پس حسن صحابت اور حق رفاقت بخوبی
ادا کرنیکی یہی معنی ہین کہ غار مین یار غار خانہ خراب نی قلق و اضطراب سی رونا پیٹنا شروع
کرکے آنحضرت کو ایذا پہونچائی یہانتک کہ آنحضرت کو اوسکی سمجھانیکی نوبت آئی جیسا کہ
بیان آیۂ غار مین ہمنی سنیونکی کتابون سی بخوبی ثابت کیا اور حسن صحابت کے یہی معنی
ہین کہ صلح حدیبیہ مین حکم خدا اور رسول سی ایسا استنکاف ہوا کہ رسالت جناب سالتماب مین
شک پڑا اور وہ شک بھی ایسا شک جو مثل ہمیشہ کی شکون کی نہ تھا بلکہ سب دنون سی
اقصائی درجہ کو بڑھا ہوا تھا اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ کامی چور نوالے حاضر
جب جناب رسولخدا کو کوئی وقت دشوار پیش آیا تو بمقتضائی تؤثرون الحیوۃ الدنیا
اپنی جان بچا کر مصداق فولیتم مدبرین کے ہوگئے اور حضرت عثمان کی حق مین بہت

عرضنا ارشاد ہوا اور جب ذوالفقار حیدر کرار سی نوبت فتح آئی بہ کمال بیحیائی و بیغیرتی مال غنیمت لینی کو پہونچگئی اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ اون حضرت کو وقت وفات تحریر وصیتنامہ سی مانع ہوی اور ان الرجل لیہجر کہا یعنی معاذ اللہ وہ حضرت ہذیان بکتے ہین حالانکہ ابوبکر نی وقت مرنے کے عمر کی خلافت سراپا جلافت کی وصیت کی اور کسیکی پھوٹی منھ سے یہ نہ نکلا کہ ان الرجل لیہجر ان سب افعال نفاقی سی قطع نظر کرکے ہم اہل انصاف سی طالب انصاف ہین کہ ادای حق صحبت کی یہی معنی تھی کہ فوراً بعد اونکی وفات کے طلب جیفہ دنیائے دنی مین دوڑی اور شریک تجہیز و تکفین نہوئے کما فی الملل والنحل اور اونکی وصایا کو جو درباب اپنی اولاد کے تھے اور مکرر سہ کرر اذکرکم اللہ فی اہلبیتی کما فی صحیح المسلم فرمایا تھا دفعتہً سب بھلادیا اور اونکے گھر جلانے پر مستعد ہوگئے اور واللہ لا حرقن علیکم البیت کما کما اشتباہ اور اونکی کل حقوق کو غصب کیا یہانتک کہ باغ فدک کو بھی چھین لیا اور نان شبینہ کا محتاج کردیا خود سلطنت کے مزے اوڑائے اور جناب رسولخدا کی اولاد کو جناب امیرؑ نے باغون مین پانی دیدیکر پرورش کی کیون یارو جس رئیس کی رفقا اوسکی اولاد کے ساتھ این سلوک پیش آئین اونکو بجز تکحرام تم کیا خطاب دوگے ہرگز کسی عاقل کی عقل قبول نہ کریگی کہ اونا پیغمبر باوجود اوس تکلیف اور ایذا اون کے پھر اون موذیون پر صلوات بھیجین اور اون کی حق مین بجز دعای اللہم املاء جوفہم نارا کے کچھ دعا کرین قولہ اور جنہون نی سب طرحکی مصیبت اور ایذا اون کو اقول یہ حاصل ترجمہ والذین ابلوا البلاء الحسنۃ فی نصرہ کا ہی اور مراد اوس سی بنا بر تحقیق علما کے حسن جہاد اور ثبات قدم مقابلۂ اہل لداد وعناد مین ہی جیساکہ بیچ اساس اللغۃ کی ہی بلاء فی الحرب بلاءً حسنًا اذا اظہر باسہ حتی بلاہ الناس ای خبروہ وفی المجمع الباس الشدۃ فی الحرب وفی منتہی الارب باس سختی وقوت در حرب و دلیری بلاہ الناس یعنی دریافتند او را مردمان فی منتہے الارب بلوۃ دریافت چیزی و کشف آن وفی الصراح خبرۃ بالضم دانستن یقال من این خبرت ہذا الامر ای علمت وفی نہایۃ اللغۃ فی حدیث

۱ محصل یہ ہوا کہ ابلاہ بلاء حسنا کے معنی یہ ہین کہ حرب مین اپنی شدت و قوت اور سختی اور دلیری ظاہر کری یہانتک کہ اوسکی جرأت کو لوگ جان لین اور اوسکی بہادری سی خبردار ہوجائین ۱۲

سعد یوم بدر من لا یبلا بلائی ای لا یعمل مثل عملی فی الحرب نہتی اور حسن جہاد و شدت حرب و ضرب و جرأت
وقوت و دلیری و جوانمردی حضرات ثلثہ طشت از بام افتادہ ہے کہ جسکی احتیاج اثبات مثل شجاعت
حیدر کرار غیر فرار کی نہین ہی ولنعم ماقیل سے ثلثہ کس لڑائی مین نہ بھاگے ؛ بھگوڑون کے سدا ہتھے
تھے آگے ۔ حضرت عمر اپنی شجاعت کی تعریف فرماتے ہین کہ مین اس طرح سے پہاڑون پر اوچکتا ہوا
بھاگا کہ کانی اروی تیہ یعنی مین اوچکتی ہین مثل مادہ بز کوہی کی تھا حضرت عثمان ایسا بھاگتی تھی کہ تین تین
روز تک غائب رہتی ہتی ہیانتک کہ جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ لقد ذہبت عریضا یا عثمانا
کما اثبتنا کل ذلک فی المجلد الاول الغرض صاحبان عقل انصاف کرین کہ
ایسی ہی مجاہدین فی سبیل اللہ جو جناب رسولخدا کو نرغہ کفار نابکار مین چھوڑ کرکے جان اپنی بسلامت
لیجاتے تھے قابل صلوات بھیجنیکے ہین کیون یارو اگر کسی رئیس کے رفقا آج ایسا کرین تو تم اونکو
مؤدی حق رفاقت کہوگے یا نمکحرام کہوگے یہ معنی اس فقرہ کی وہ ہین جو ہماری علمانی بسند کتب لغت
بیان فرمایا ہے اور لفظ فی نصرہ ہمین معنون پر چسپان ہے لیکن مخاطب فی جو معنی ایذا اور مصیبت اوٹھانی
بیان کئی ہین ہر چند بے ربط ہین مگر حقیقت مین جو ایذا اور مصیبت تھی وہ نہین کو تھی جو مرد میدان تھے
اور اپنے تئین سیوف مسلول و رماح مصقول مین ڈالتی تھی اور منھ اور سینہ پر زخمہای شمشیر و نیزہ
کھاتے تھے اور کفار کو بضرب شمشیر آبدار پیچھے ہٹاتے تھے نہ وہ لوگ جو پچھلے قدم نوک دم بھاگ
جاتے ہان بھاگنے کی البتہ ایذا اور مصیبت اوٹھاتے تھے لیکن اس تکلیف کو ہم تو فی نصرہ نہ کہینگے
بلکہ فی خذلانہ کہینگے آپ جو چاہین فرمائین بعد اسکے اصل کلام اسمین ہی کہ جو کچھہ مصیبتین آپکے ثلثہ
اور اونکے امثال نے بالفرض اوٹھائین تو لله فی الله نہین یا مال غنیمت پر ہاتھہ مارنیکے لیئے
اور لقمہ ہائی تر زہر مار کرنے کے لیئے تھین امام علیہ السلام اونہین پر صلوات بھیجتے ہین جنکی کام
باخلاص لله فی الله تھے آپ اپنے ثلثہ کو ناحق سمجھتے ہین پہلے اونکا خلوص نیت ثابت کرلیجیے
تو کچھہ اور گفتگو کیجیے اور اس گفتگو کو ہم تو آپ منقلب نہین کرسکتے اسلیے کہ ہم جنکو اچھا کہتے ہین
اور جن پر صلوات بھیجتے ہین اونکا اچھا ہونا متفق علیہ مین الامت ہی پس اگر اونکو کوئی کچھہ کہے

کہے

اونکی سیوا الا بیشک ملحد بیدین اور اشقی الاولین و الاخرین ہو جائیگا قولہ اور جنہون نے ملکر اوسکی مدد
مین کچھ بھی دقیقہ نہین چھوڑا اقول ظاہرا یہ فقرہ حاصل ترجمہ ہی لفظ کانفوہ کا معنی کانفوہ کی لغت مین
حفظ و حراست و جانب داری کی ہین قال الجوہری فی کنف اللہ ای فی حرزہ و سترہ و ہو الجانب
و الظل و الناحیۃ انتہی کیون یار و تمکو کیا نہین معلوم کہ جناب رسول خدا کو جناب باری نے کن لوگونکے
کنف حمایت مین رکھا اول و اقدم اونکی حضرت ابی طالب بن عبد المطلب تھی علیہما من اللہ الصلوٰۃ
و السلام رغما لاناف الکفرۃ الفجرۃ اللیام کہ باجماع اہلبیت علیہم السلام مومن کامل الایمان تھی مثل مومن
آل فرعون کی جسکی تعریف مین خداوند تعالی یکتم ایمانہ فرماتا ہی کیسی کیسی مشقتین اور تکلیفین جناب
رسول خدا کی حفظ و حراست مین دست کفار نابکار سے اوٹھائین اور تین برس شعب ابی طالب
مین کس تنگی معاش سے اپنی اوقات گزاری کی اور کیسی کیسی حمایتین او جناب رسول خدا مین
اونسے آج تک مندرج کتب سیر مین کہ جسکی ہر ہر لفظ سے ایمان ٹپکتا ہی جزاہ اللہ عن نبیہ و عن دینہ
خیر الجزاء اور بعد اونکے علی ابن ابی طالب اور جعفر ابن ابی طالب اور بنی عبد المطلب مثل حضرت
حمزہ بن عبد المطلب و عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب اور بعد اونکے اور اصحاب
سعادت انتساب اونحضرت کی غیر قریب ہم اونکے نشان دیتے ہین جو سچے دل سے ایمان لائے جنکے حق
مین حق تعالی نے فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم
الجنۃ کیون حضرت جن لوگون نے خدا کے ساتھ سودا جان و مال کیا تھا آیا وہ لوگ کبھی جان
خراب مثل آپکے ثلثہ کے جہاد راہ خدا سے بھاگنے والے تھے یا وہ لوگ طلب جیفہ دنیا کے
لئے سقیفہ بندی کرنیوالے تھے آپکے زعم باطل مین یہ ہی کہ جناب رسول خدا آپکی ثلثہ کی کنف
حمایت مین تھے استغفر اللہ جناب رسول خدا کے سبب سے خود اونکی جان بچتی تھی وہ کسی کو کیا بچاتے
تواریخ و سیر کو ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہو کہ حضرت عمر اور ابوبکر اور اونکے والد ماجد کہ
اول قبائل تیم و عدی سے تھے کفار کے نزدیک اونکے لیے کچھ عزت و وقار اور کچھ عزت
اور اعتبار بھی تھا اور کسی گنتی و شمار مین بھی تھی ہان جناب رسول خدا کی جوتیون کے صدقہ سے

اُنکے لئے البتہ ایک عزت و اعتبار حاصل ہوا اور نہ حضرت ابوبکر آپکے ہمیشہ جوتی خور قریش تھے
ابن ربیعہ کی جوتیوں کا مزا دونون کو خوب معلوم ہوگا کیون حضرت اُنکے سوا اور بھی کسی شریف یا
عزت نے جوتیان کھائین ہین اگر کچھ بھی غیرت ہوتی تو مرجاتے کیون صاحب اشرافون کا کام تلوارین
کھانا ہے کہ جوتیان کھانا ہے الغرض کسی صاحب عقل و خرد کے ذہن مین یہ بات نہین سماسکتی کہ جو شخص کہ
خود ایسا جوتی خور ہو خدا اپنے پیغمبر کو اُسکے کنف حمایت مین دے اور اُس بچہ خفتہ و بچہ بیدار کی
حمایت کچھ کام بھی کرے تقریر مین طول ہوتا ہے اور ہمکو آپکے ساتھ ابھی بہت اوقات ضایع کرنی
ہے جو باتین باقی رہگئین وہ آگے آگے چلکے سُن لیجئے گا یار باقی صحبت باقی انشاء اللہ تعالی قولہ فیہا
اور جنہون نے اُسکی رسالت کے قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اقول یہ ترجمہ ہے اسرعوا الی وفادتہ
کما قال فی المجمع یقال قد وفد فلان علی الامیر ای ورد رسولا فہو وافد بنا بر اسکے معنی وفادت کے
رسول ہو کر وارد ہونیکی ہوئی پس ضرور ہے کہ مضاف یہان سے محذوف ہو یعنی اسرعوا الی
تصدیق وفادتہ یعنی سرعت کی طرف تصدیق اس بات کی کہ وہ حضرت برسالت من جانب اللہ
وارد ہین اور ہمنے جلد اول مین بشہادت مخالف و موالف ثابت کیا کہ اول مصدقین جناب
علی بن ابی طالب و جعفر بن ابیطالب و حمزہ اور عبیدہ اور بکثیر من المومنین تھے اور بعد سبکے آپکے ثلثہ اور
بھی اول بحث ہے ہماری آپکے کہ آپ مدعی ہین ایمان لانے ثلثہ کی بتصدیق قلبی اور ہم اُسکے
منکر ہین اب آپ پر لازم ہے کہ کوئی دلیل قطعی تصدیق قلبی ثلثہ پر پہلے قائم کیجئے تب درجہ
گفتگو کیجئے اور فکر اثبات بقاء ایمان مین پڑیئے اور ثابت کیجئے کہ یہ آمنوا ثم کفروا کی ساتھ بادام الحیاۃ
مقارن نہین ہوا اور ہمارے لیے سند واسطے تقویت منع کے اسیقدر کافی ہے کہ شنایع اعمال
بالخصوص جو بدسلوکیان اہلبیت رسول رب متعال کے ساتھ آپکے ثلثہ سے واقع ہوئین
ہرگز عقل کسی عاقل کی قبول نہین کرتی کہ مصدقین قلبی سے ایسے اعمال قبیحہ سرزد ہون در بعد
اسکے آفت ظہور ارتداد منہ بادفار قبھم ہے علاوہ اسکے ثانی ثلثہ کی حقیقت مین ول ہین در مصداق سے آئے
بادصبا انہمہ آوردہ شست ہین خج د معترف ہین اپنی عدم تصدیق رسالت کی مقامات عدیدہ مین اول

صلح حدیبیہ مین کہ فرمایا جتنا بڑا شک مجھکو آج نبوت مین ہوا اوتنا بڑا شک اور کبھی نہین ہوا بالجملہ
شک ہمیشہ تھا غایۃ الامر اُس روز بڑھگیا تھا پس کون عاقل اسکو تجویز کرسکتا ہی کہ تصدیق
ساتھ شک کے جمع ہوسکتی ہے مگر یہ کہ آپ قائل ہون کہ ہر چند کل علمانے شک کو تصور مین داخل
کیا ہی مگر ہم اُسکو قسمی از تصدیق سمجھتے ہین تب بیشک ہم قائل ہوجائینگے دوم پوچھنا حضرت عمر کا
حذیفہ سے کہ آیا جناب رسولخدا نے میرا نام تو منافقین مین نہین لیا تھا دلیل ہی اوپر عدم تصدیق
قلبی کے کہ مثل مشہور ہی کہ چور کی ڈاڑھی مین تنکا سوم استفسار حضرت عمر کا ام سلمہ سے اپنے حال
فرخندہ مآل کا چنانچہ نہایہ ابن اسیر مین منقول ہی کہ کہا ام سلمہ نے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ
من اصحابی من لا یرانی بعد ان یفارقنی حضرت عمر نے کمال اضطراب سے فرمایا
باللہ امنہم انا فقالت لا ہر چند فقر فقالت لا سنیونکا جما یا ہوا ہی اسکو تو ہم مانتے ہی نہین مگر
غرض استقام مین یہ ہی کہ خود حضرت خلیفہ کو اپنے ایمان اور نجات مین شک ہی اور آپ بدلایل قاطعہ
یہ آیات کلام اللہ و احادیث رسول اللہ اونکا ایمان ثابت کرتے ہین پس اس جگہ وہی مثل ٹھیک
اوترتی کہ مدعی سست او ر گواہ چست علاوہ اس سب کے ایک بات ہم آپسے پوچھتے ہین جسکا جواب للہ
فی اللہ دیجیے کہ جتنے دلایل اس کتاب مین آپنے ایمان خلیفہ ثانی پر قائم کیے ہین کیا حضرت عمر کو اپنے
برابر بھی علم نہ تھا کہ ان دلایل کو وہ جانتے کیا آپسے وہ نہایت جاہل تر تھے کہ ان دلایل کثیرہ
مین سے دو ایک کو بھی نہ جانتے تھے کہ اونکو شک اپنے ایمان اور نجات مین نرہتا اور اپنا حال
غیرون سے نہ پوچھتے پھر لیکن عقل سے بعید ہے کہ آپ اونکو ایسا جاہل سمجھین پس لاریب کہ یہ دلایل
آپکے ایسے سخیف ہین کہ خود حضرت عمر کو بھی مثل شیعون کے اسکی تصدیق نہ تھی پس یا اپنی
سخافت دلائل کی قایل ہجیے یا حضرت عمر کو مثل شیعون کی قابل مذمت سمجھیے کہ وہ حضرت بھی ان دلایل
کو لغو اور پوچ سمجھتے تھے اس صورت مین اگر شیعہ کہین بیت شادم کہ از رقیبان دامن کشان
گذشتی ۔ گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد ۔ تو کچھ بعید نہین قولہ فیہا اور اُسکی دعوت کی
اجابت مین سبقت کی اقول یہ فقرہ ترجمہ ہے وسابقوا الی دعوتہ کا واضح ہو مسابقت بدعوت

وہی معتبر ہی جو واسطے طلب آخرت کے ہو نہ واسطے طلب متاع دنیائے فانی کی پس اول ثابت کرنا چاہیے کہ
آپکے ثلثہ سابقین مین ہین بعد اسکے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ سبقت اُنکی اللہ فی اللہ تھی نہ بطمع حصول
مدارج دنیا کہ اُوسکو کاہنون سے اور منجمین سے سُنا تھا اور بعد اسکے یہ ثابت کرنا چاہیے
کہ اس آمنوا کا مطاوع ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا نہ تھا سابق الایمانی خلیفہ اول پر بڑا آپکو ناز
ہی لیکن جائے نازش اگر ہیجائے خود ہی تو ہوا کرے اور اگر شیعون کے سامنے ہی تو اُنکے کتب اور
احادیث معتبرہ سے ثابت کرنا چاہیے نہ ایسے لوگونکے قول سے کہ شیعون کے نزدیک جنکا قول
و بول ہر دو مساوی ہے ابو جعفر اسکافی کہ دوستداران حضرت ابی بکر سے ہین فرماتے
ہین وجمہور المحدثین لم یذکروا ان ابا بکر اسلم الا بعد عدۃ من الرجال منہم علی ابن ابیطالب و جعفر اخوہ
و زید بن حارثہ وابوذر الغفاری وعمر بن عتبہ السلمی وخالد بن سعید بن العاص وخباب بن الارث پس بنا بر
اسکے مسابقت حقیقی واسطے اُنکے تو ہرگز نہ تھی باقی رہی اضافی پس ہر متقدم بہ نسبت اپنے متاخر
کے مصداق اُسکا ہو سکتا ہی فلا ینفعکم ولا یضرنا قولہ فیہا جب اُونکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری
کی حجتین بتائین اونہون نے بلا توقف قبول کیا اقول یہ ترجمہ ہی واستجابوا لہ حیث اسمعہم
حجج رسالتہ مراد حجج رسالت سے کلام اللہ ہی بدلیل اسمعہم جیسا کہ علمانے بیان فرمایا ہی کہ وجوہ انجاز
اُسکی دال دلیل نبوت ہین لیکن جیسا جناب رسولخدا نے قرآن و عترت کو لازم و ملزوم بکدیگر فرمایا
ولن یفترقا حتے یردا علے الحوض ارشاد کیا پس مصداق اُسکی جلانیوالی بیت اہلبیت
کی نہین ہوسکتی جسطرح سے کہ جلانیوالی خود کلام اللہ کی مصداق اُسکی نہین ہوسکتی خود بڑی
اور چھوٹی محدث آپکی ازالۃ الخفا اور تحفہ مین اقرار کرتی ہین کہ حضرت عمر بفرمودہ حضرت ابو بکر
خانہ جناب فاطمہ ؑ زہرا پر گئی اور قسم کھائی کہ واللہ اس گھر کو مع من فیہا مین جلا دونگا اور حضرت
عثمان کا جلانا کلام اللہ کو خود کالنار علی المنار بل علی الاعلام کذات الاعلام ظاہر و باہر ہی پس
قبول رسالت موقوف تھا اوپر تصدیق حجت کے اور جب تصدیق حجت آپکی ثلثہ کی ثابت
نہوئی تو مصداق اس فقرہ کے یہ لوگ ہرگز نہ ٹھہری آری حضرت عمر کو توریت البتہ بہت پسند آئی تھی

کہ جس سے میلان الی الیہودیت ثابت ہوتا ہے چنانچہ جلد اول مین صحاح اہل سنت سے ہمنے ثابت کیا قولہ
فیہا اور اونکے کلمہ کی ظاہر کرنے مین اپنے لڑکون بالون جورو بچون کو چھوڑا اقول یہ ترجمہ ہے فارقوا الازواج
والاولاد فی اظہار کلمتہ کا اور ظاہر ہے کہ مراد مفارقت کلی ہے کہ جبکا ترجمہ مطابق محاورہ ہندی کے
چھوڑ دینا ہے اور وہ بھی مشروط بضرورت خاص ہے ورنہ مطلق مفارقت جورو لڑکون کی بالخصوص
نظر با مور دنیا کوئی امر قابل مدح نہین چنانچہ ظن غالب ہے کہ حضور والا بھی جورو کو چھوڑ ہی کے
کچہری تشریف لیجاتے ہونگے الغرض بعض صحابہ رحمہم اللہ کو یہ نوبت آئی کہ جب ازواج واولاد نے
اونکی موافقت قبول دین حق مین نہ کی تو اونہون نے للہ فی اللہ اون ازواج اور اولاد سے دست
برداری کی اور قابل مدح ہوئی اور کسی شخص نے اصحاب سیر اور تواریخ مین سے نقل نہین
کیا کہ آپکے ثلثہ نے اپنے جورو جانتا چھوڑ دیا اور لڑکون سے دست بردار ہوے پس اگر آپکو منظور
ہے کہ مصداق اس فقرہ کا اصحاب ثلثہ کو خواہی نخواہی بنائیے تو پہلے اثبات مفارقت کیجیے
اور بعد اسکے ثابت کیجیے کہ یہ مفارقت للہ فی اللہ واسطے اعلاے کلمہ دین کے تھی اور کوئی غرض
دنیاوی مثل حصول سلطنت موسومہ بخلافت وغیرہ کے بتصدیق اقوال کاہنین و منجمین منظور
نظر حق مین آپ کے ثلثہ کی نہتھی تب بعد اسکے من ثبت علی دینہ ومن انقلب علی عقبیہ مین ہم
گفتگو کرینگے بالجملہ طی کرنا ایک مرحلہ کا بھی ان مراحل دشوار گذار سے ہمکو اپکی خیر قدرت و قوت
سے خارج نظر آتا ہے سبحان اللہ کیا مدارج عالیہ آپکے ثلثہ کے ہین سہ منقار باز کردہ رسیتی
ہزار جا پچتا ولیعن دریچہ او رطائر قیاس قولہ فیہا اور اونکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپ اور
بیٹون کو قتل کیا اقول یہ ترجمہ ہے قاتلوا الآباء والابناء فی تثبیت نبوتہ کا حال اس فقرہ کا بھی اپنے سابق
پر قیاس کرنا چاہیے کہ بعض مومنین کے لئے ایسا بھی اتفاق ہوا ہے لیکن کسی مورخ نے نہین لکھا
کہ آپکے ثلثہ کو بھی ایسا اتفاق ہوا ہے کہ اپنے باپون اور بیٹون کو جہاد مین مارا ہو بلکہ کسی کو مارا
ہو جس سے ایک مکھی بھی نہ مری وہ کیا قاتلوا مین داخل ہونگے فثبت العرش ثم انقش قولہ فیہا جب
اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکی کنبی قبیلے واسطے اسکے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا اقول یہ فقرہ ترجمہ ہے

والذین هو تهم العشائر اذ تعلقوا بعروقه کا اور اس مقام مین تین فقرونکا ترجمہ جونکہ
آپنے ثلثہ کو مطابق اُنکے مضمون کے نہ پایا چھوڑ دیا اور چونکہ ہمارے نزدیک یہ کل فقرات دعا سب ایک
ہی ڈھنگ کے ہین کہ مصداق اُسکے ثلثہ نہین ہین جیسا کہ ہمنے ثابت کیا پس اس چوری سے کچھ حاصل نہین
اس فقرہ مین بھی آپکے ثلثہ کا داخل ہونا کہ وہ باعتقاد شیعہ سرگروہ منافقین تھے کمال دشوار نظر آتا ہے اسلیے
کہ جناب باری شان منافقین مین فرماتا ہے واذا خلوا الی شیاطینهم قالوا انما نحن مستهزؤن
پس ترک عشایر و قبائل انسون کو منظور نہ ہے اور عشایر و قبائل عمر و ابوبکر یعنی تیم و عدی کہ اول
قبایل تھے کس گنتی و شمار مین تھے آری عشیرہ عثمان کہ شجرہ ملعونہ فی القرآن ہین یعنی بنی امیہ پس وہ ہرگز تارک
عثمان نہ تھے چنانچہ قصیہ روز حدیبیہ اور بدارات پیش آنا قوم ابوسفیان کا حضرت عثمان سے اول دلیل اسپر ہے
الغرض قبایل کو ثلثہ کا دل سے چھوڑ دینا محتاج باثبات ہے یا ن ثلثہ کا بطمع حصول دنیا قبایل کو چھوڑ
کے بظاہر جناب رسول خدا سے ملنا ہم مسلم کرسکتے ہین مگر آپکو سوائے ثمرہ نفاق حضرات کی کیا ہاتھ لگیگا
بالجملہ دامن پکڑنا جناب رسولخدا صلعم کا اور مہاجرت کرنا وہ قابل مدح ہوسکتا ہے جو للہ ہو نہ وہ
جو بطمع دنیا ہو چنانچہ خود حضرت عمر نے بعدل و انصاف ولو تقدیراً ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ صفحہ
اول صحیح بخاری مین منقول ہے من کان ہجرته للدنیا الخ کما مر نقله فی المجلد الاول قوله فیما اذ جب
وہ پیغمبر کی قرابت کے سایہ مین آئے تب اُنکے رشتہ دارونسے اُنسے رشتہ توڑ دیا اقول یہ فقرہ
ترجمہ ہے وانتفت منهم القرابات اذ اسکنوا فی ظل قرابته کا مخفی نہ رہے کہ مراد قرابت
سے اسمقام مین قرب ہے قال فی المصباح قرب الشیٔ منا قرما و قربة و قربی پس یہ کل مصادر قرب الشیٔ
کی ہین الخ اور ظاہر ہے کہ مراد اس مقام مین قرب سے قرب مکانی نہین ہے اسلیئے کہ قرب مکانی مومن و کافر کچھ
کافر کے لیئے موجب مدح نہین ہے پس لابد کہ مراد از قرب قرب منزلت اور قرب رضامندی
مثل قربة الی الله کے ہو اور یہ قرب حضرات ثلثہ کے لیئے بہ نسبت جناب رسولخدا صلعم کی اول
بحث ہے اور کیونکر عقل اسکو مسلم کرے کہ اصحاب قرب کذائی کو جناب رسول خدا بلفظ قوم موا یعنی
مثل کتوں کے اپنے پاس سے دتکارین اور اگر ہم فرض بھی کرین کہ قرابت سے مراد رشتہ داری ہی

جیسا کہ ترجمہ صاحب رسالہ کا رشتہ کو توڑ دیا طرف اسکے تلمیح کرتا ہے تب بھی آپکے ثلثہ اس قرابت
سے محروم ہین کیونکہ قرابت اُس رشتہ داری کو کہتے ہین جو من حیث النسب ہو ففی المصباح القربی
والقرابۃ بالنسب وفی القاموس قربیاک واقاربک عشیرتک الادنون قال وعشیرۃ الرجل بنو ابیہ
الادنون اور ثلثہ آپکی من حیث النسب جناب رسول خدا سے کوئی قرابت نہ رکھتے تھے آری ایک رشتہ
ازار بندی رکھتے تھے لیکن اسکو محاورہ عرب مین قرابت نہین کہتے اور اگر آپکی خاطر سے باعتبار
محاورہ ہندی کی ہم مسلم بھی کرین کہ رشتہ ازار بندی بھی قرابت مین داخل ہے ہر چند محاورہ ہندیہ
مین بھی تکافو شرط ہے ورنہ اگر کوئی شریف چمارن کو گھر مین ڈالے تو اُس شریف کو اُس چمار کا قرابتمند
کہینگے اور اثبات تکافو درمیان بنی ہاشم کے کہ اشراف قبائل سے تھے اور درمیان تیم و عدی کے
کہ ارازل قبائل مین سے تھے قابل نظر ہے لیکن ہم قطع نظر اس سے کر کے کہتے ہین کہ اسطور کی
قرابت تو درمیان مومنین اور کافرین کے قطعاً مقطوع نہ تھی جناب رسول خدا نے ابو سفیان کی بھی بیٹی
سے مثل عائشہ و حفصہ کی باعتبار مصالح وقت کی نکاح کیا تھا اور جناب رسولخدا کی بھی بیٹیان بنا بر زعم
اہلسنت کے نکاح کفار مین رہی ہین جیسا کہ آگے چلکر اسکا ذکر آویگا الغرض یہ قرابتین موجب
فخر و افتخار نہین اور سرمایہ مدح نہین ہو سکتین موجب مدح وہی قرب و منزلت حقیقی ہے جو للہ و فی
اللہ ہو اور بحمد للہ آپکے ثلثہ کی لیئے یہ ثابت نہین پس مصداق اس فقرہ سے بھی حضرات خارج ہوے
قولہ فہیا پس خدایا مت بھولنا تو اُن باتون کو جو پیغمبر خدا کے اصحاب نے تیرے واسطے اور پیر
پیچھے چھوڑا اقول یہ ترجمہ ہے فلاتنس لہم اللہم ما ترکوا لک وفیک کا پس لک وفیک جو امام
علیہ السلام نے فرمایا روحی لہ الفدا عجیب قید حاضر و ضابط لگائی کہ جس سے کل وہ اصحاب کہ جنکی
اعمال محض غرض دنیا بلکہ بشائبہ غرض دنیا تھی وہ سب خارج ہوگئی اسلیئے کہ لک وفیک
سے سوائے اسکے کوئی امر مقصود نہین ہے کہ اعمال اُنکے فقط للہ و فی اللہ تھی پس وہی اصحاب کہ جنکی
اعمال للہ و فی اللہ تھے قابل مدح اور مقصود اس دعا سے ہین اور اگر حضرت مخاطب فرماوین کہ
ہمارے ثلثہ بھی انہین لوگون سے تھی تو ہم کہینگے یہی اول بحث ہماری آپکی ہے فہاتوا برہانکم

ان کنتم صدقین بھلا جنکو ہم سر گروہ منافقین سمجھتے ہین ہم کیونکر مانینگے کہ آنکے اعمال للہ و
فی اللہ تھے پس اس دعا سے خوبی ثلثہ پر استدلال کرنا بجز اظہار جہالت و نادانی کے کس چیز پر
محمول ہو سکتا ہے یہ قید قول امام علیہ السلام مین السبی ملی کہ آپ ہمکو بحث و فحص کرنیکے فقرات
ماقبل و مابعد مین احتیاج ہی نہین رہی اسلیئے اب ہم تعرض ترجمہ سقیمہ سے کہ اسقم جسکا جابجا
حل لغات کرنے سے ہماری فطن لبیب پر ظاہر ہو جائیگا اعراض کرتے ہین فائدہ جلیلہ
مومنین موقنین واقف رہین کہ شیعہ مورد طعن و لعن و تبرا اونہین اصحاب کو جانتے ہین کہ جنسے
افعال کفر و نفاق حیات جناب رسول خدا مین اور بعد وفات اون حضرت کے صادر ہوئی
کہ جس سے خدا اور رسول اور ذریت رسول کو ایذا پہونچی اور یہ امر بدیہی ہے کہ ایذاء ذریت رسول
عین ایذاء رسول ہے اور ایذای رسول عین ایذائے خدا ہے قال اللہ تعالی ان الذین
یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ اور مورد رحمت و درود و صلوات
اونہین اصحاب کو جانتے ہین جو مصداق اوفوا بما عاھدوا علیہ اللہ ہین اور انہین کے
حق مین خداوند تعالی فرماتا ہے منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر و ما بدلوا تبدیلا"
اور قول امام رضا علیہ السلام مین لم یغیر ولم یبدل گویا اشارہ ہے طرف و ما بدلوا تبدیلا کی
الحاصل السبی ہی بزرگوار ونکی تعریفین خدا نے بھی کین اور رسول نے بھی اور اہلبیت طاہرین نے بھی صاحب
تیسیر الاصول نے فصل ثانی کتاب الجہاد مین اور صاحب جامع الاصول نے موطا سے روایت کی ہے قال مرالنبی
شہداء احد فقال ہولاء اشہد علیہم فقال ابوبکر السنا باخوانہم یا رسول اللہ اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا
کما جاہدوا فقال رسول اللہ بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی اور شاہ عبد الحق دہلوی کتاب
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین ترجمہ بعض روایات احد مین فرماتے ہین و بعد آن جائے دیگر
بر سر شہدائے احد بایستاد و فرمود اینہا اصحاب منند کہ روز قیامت بر ایشان گواہی دہم
ابوبکر صدیق گفت کہ یا رسول اللہ ما نہ اصحاب توایم فرمود بلے ولکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید
ایشان خود بسلامت از دار دنیا رفتند انتہی جناب امیر علیہ السلام سے نہج البلاغہ مین منقول ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہان ہین وہ قوم کہ جو دعوت کی گئی طرف اسلام کی پس قبول کیا اسکو اور پڑھا
قرآن کو پس محکم کیا اسکو اور برانگیختہ کیے گئے طرف جہاد کے پس والہ و شیدا ہوئے اُسکے ہوے مثل شیدا ہونیکے
طرف اولاد کے اور تلوارونکو نیامون سے کھینچا اور صف جنگ مین صفین باندھین بعضا اونمین سے
راہ خدا مین شہید ہوے اور بعضے بچے جو بچے وہ کچھ بچنے سے خوش نہین اور موت سے بھاگتے نہین آنکھین
انکی ضعیف ہین رونے سے خوف خدا مین پیٹ اُنکے پیٹھون سے لگے ہین روزہ رکھنے سے ہونٹھ اونکے
خشک ہین دعا کرنے سے رنگتین اُنکی زرد ہین بیداری سے منھ اُنکے غبار آلود ہین خشوع اور خضوع سے
وہی لوگ ہین بھائی میرے کہ زاہد ہین اور بے رغبت لذات دنیا سے ہین پس سزاوار ہے واسطے
ہمارے کہ ہم اُنکا غم جگر سوز کھائین اور اُنکے فراق مین کف افسوس کو بدندان حسرت کاٹین الخ
ابن ابی حدید کہ دشمنی شیعہ مین سخت تر از حدید اور دوستی سنیہ مین نرم تر از موم ہے بعد نقل اس
عبارت کے کہتا ہے پس اگر کوئی کہے کہ یہ حضرت کسکی طرف اشارہ کرتے ہین اور کن لوگون کو مراد
لیتے ہین تو ہم کہینگے کہ مراد اُن حضرت کی ایک قوم ہین جو ابتداے اسلام اور زمانہ ضعف
دخول مین صاحبان زہد و عبادت تھے اور صاحبان جہاد شدید فی سبیل اللہ تھے مانند مصعب
بن عمیر بنی عبد الدار سے اور سعد بن معاذ اوس سے اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ اور غیر
اُنکے شہدا اور صالحین مین سے مثل معوذ و معاذ و عثمان بن مظعون الغرض وہ ارباب دین کہ جنھون نے
عبادت کو جمع کیا تھا ساتھ زہد و شجاعت کے کہ اکثر اونمین سے ایام حیات رسولخدا مین بدر و
احد مین شہید ہوے اور بعض اُنکے باقی رہے مثل عمار یاسر و ابی ذر اور مقداد اور سلمان اور خباب
بن الارت اور ایک جماعت دیگر اصحاب صفہ اور عباد اور زہاد و فقراے مسلمین سے کہ زہد اور
عبادت اور شجاعت کی جامع تھے اور بدرستیکہ اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ ہر آئینہ بہشت مشتاق ہے طرف علی اور عمار اور ابوذر اور مقداد کی کما فی الصحیح الترمذی
اور بھی اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ گزرا ابوسفیان بن حرب بعد مسلمان ہونیکے طرف ایک جماعت
کے اصحاب صفہ سے پس اونہون نے اپنے ہاتھون کو دانتون سے کاٹا اور کہا کہ افسوس ہے کیونکر نہ چلے تلوار مردان

خدا کے اوپر گردن عدوئے خدا کی اور اُوس وقت ابوبکر ابوسفیان کے ساتھ تھا مخاطب ہوکر طرف اہل سقیفہ
کے کہنے لگا کہ تم لوگ سردار بطحی دیار کے حق مین ایسا کہتے ہو پس یہ خبر جناب رسولخدا صلعم تک پہونچی پس
حضرت نے افعال ابوبکر کو قبیح و منکر جانا اور کہا ابی بکر سے کہ دیکھ ایسا نہو کہ تو نے غضبناک کیا ہو خداوند تعالے
کو بسبب غضبناک کرنے ان مردان خدا کے پس ابوبکر آیا طرف اہل صفہ کی اور معذرت کی اور کہا تم
استغفار کرو میرے واسطے پس کہا اُن لوگون نے غفر اللہ لک ہر چند فقرہ اخیر سنیون کا جمایا
ہوا ہی شیعہ اوسے کب مانتے ہین مگر اس حدیث سے طرفداری ابوبکر کی واسطے منافقین کے
اور غیظ و غضب مین آنا مومنین کا ثابت ہوا اور اسی طرح سے خارج ہونا ابوبکر کا اس روایت سی
ممدوحین جناب امیر علیہ السلام سے ثابت ہوا پس جن لوگون کی شہادت جدا علی امام زین العابدین
علیہ السلام دیتے تھے اور جد امجد اُونکے جناب امیر علیہ السلام جنکے واسطے کف افسوس ملتے
تھی اونہین پر جناب امام زین العابدین علیہ السلام صلوات بھیجتے تھے نہ منافقین اور متغیرین اور مبدلین
پر فلیکن منک ما ذکرنا علی ذکر فانہ ینفعک کثیرا ولست بصیرا بعد اسکے کہ بحمد اللہ ہم فارغ ہوے
بیان اصل مطلب سے اب رجوع کرتے ہین طرف نقض فقرات مہملہ صاحب رسالہ کی قولہ ای مسلمانو
اس دعا کی اقول ای مسلمانو ای سواد اعظم کسواد اللیل المظلم ای جہلا ہوا ای وحشیو سنو کہ مولوی
مہدیعلی صاحب تمہارے ہم مذہب و نصاری کے ہم مشرب کیا فرماتے ہین پہلے تو علمای شیعہ پر
کذب و افترا باندھا جب اُس سے پیٹ نہ بھرا تو اب شیعون کے امامون پر مہربان ہوے ہین اب بعد
اسکے خدا و رسول پر کذب و افترا کرینگے و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا امام علیہ السلام
تو فرماتے ہین کہ وہ اصحاب کہ جن مین یہ صفت پائی گئی ہی اونپر مین صلوات بھیجتا ہون پس صحابہ
مقبول کی تعریفین ہین اور بہ نسبت نامقبولون کے یہ تعریفین ہین کہ وہ صاحب اس صفات کی نہین تھے تو قابل
صلوات بھی نہین ہین اور ہمارے مخاطب مکذب مدعی اسکے ہین کہ امام علیہ السلام نے کل صحابہ پر خواہ منافقین
دنیا طلب ہون خواہ متغیرین و مبدلین بیدینی لا مذہب ہون گو خدا انکے حق مین لعنہم اللہ فی الدنیا و
الآخرہ فرماے اور رسول مقبول اُنکو سحقا سحقا کہین مگر امام زین العابدین علیہ السلام اونپر صلوات بھیجتے ہین

اے یارو حضرت مخاطب بہت جلیل القدر ہین اُنکی شان مین اسمقام پر رحمۃ اللہ علی الکاذبین مناسب ہے
اور اگر کلام اللہ کو اسکے خلاف پاؤ تو اُسکے بارہ مین تقلید عثمان کرو یا مثل ان ھذان لساحرٰن
غلط ہی رہنے دو بہرکیف از روے انصاف اس دعا کی لفظون پر خیال کرو اور اُنکے معنی کو جو ہمنے
بیان کئے خود سے دیکھو اور سمجھو کہ امام زین العابدین ع نے اس دعا مین ان لفظون سے کن اصحاب پیغمبر کو یاد فرمایا ہے
اور کن لوگون کے مجاہدات اور اوصاف کو کس خوبی سے بیان کیا ہے اور اونکی کوششون اور مصیبتونکو
جو بحض راہ خدا مین بتشفی لقد او تھا لمین نہ واسطے دنیا طلبی کی کسطرح پر ظاہر کیا ہے اور جنکے حق مین سوز
دل سے دعا کی ہے وہ کون لوگ ہین آیا وہی لوگ ہین جو مورد لعنت خدا فی الدنیا والاخرہ ہین
اور رسولخدا بھی اُنکو سحقاً سحقاً کہ معنی لعنت ہے فرماتے ہین اور جد امجد جناب زین العابدین علیہ السلام
قنوت مین اُنکو جبت وطاغوت یاد کرتے تھے اور اللھم العن صنمی قریش مین اُنکی بڑے بڑے مراتب کا
ذکر کرتے تھے وہ کون آدمی ہے کہ جو آیمہ کرام کی امامت کو اصول دین مین سے سمجھتا ہو اور اُنکو قولاً
وعملاً وفعلاً وتقریراً معصوم اکمل کائنات اور حجت خدا علی کل البریات جانتا ہو پھر اپنے امام کے قول کو ایسی
محمل سخت پر محمول کرے کہ وہ ملعونان خدا اور رسول پر صلوات بھیجتے تھے معاذ اللہ یہہ کام کسی مسلمان
کا نہین ہے کہ ایسے مزخرفات کا معتقد ہو قولہ پوشیدہ نہ رہے اقول پوشیدہ نہ رہے کہ جب ہم صحابہ کے
رذائل اور فضائح کتب سیر وتواریخ سے ثابت کرتے ہین تو یہہ حضرات فرماتے ہین کہ صحاح مین
نہین ہے اور اگر ہم صحاح سے بھی ثابت کرتے ہین تو کہتے ہین کہ صحیحین مین نہین ہے اور اگر صحیحین مین
سے بھی ہم ثابت کرتے ہین تو مثل قصہ عشرہ کے اول دست و پا اُسکے تاویلات مین مارتے ہین اور جب ہم
ثابت کرتے ہین کہ یہ تاویلین غلط ہین تب کہتے ہین کہ یہ الحاق روافض مین سے ہے جیسا کہ مولوی صاحب
فیض آبادی نے بہ نسبت احادیث فدک وغیرہ کے کہا ہے قولہ احتمال تقیہ کا اقول جب کسی شخص نے
امامیہ سے اس مقام مین ذکر تقیہ نہین کیا ہے پھر حضور والا کیا جھک مارتے ہین جو اسکا ذکر کرتے
ہین قولہ لفظ لفظ پر غور فرماوین اقول امامیہ رات دن ان دعاؤن کو پڑھتے ہین اور ہر ہر لفظ
سے اسکے اصحاب رحمت پر رحمت اور اصحاب لعنت پر لعنت کی بوچھار کرتی ہین آپنے قدرت خدا

دیکھی کہ ہمنے ہر فقرہ کی ایک ایک لفظ سے اپکی ثلثہ کو دودھ کی مکھی سا نکال کر دور پھینکا حقیقت یہ
ہے کہ کلمات طیبات اس دعا کو خبیثین سے کیا واسطہ الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین قولہ اور انکو
باعث ترقی دین اسلام کا فرماوین اقول یہ کیا اعتقاد فاسد ہی استغفر اللہ اصحاب کی ترقی دینے سے
دین خدانے ترقی پائی لاحول ولا قوۃ الا باللہ بجز ان جہال کے جو محبت ثلثہ مین انہ خود رفتہ ہین مجھے
گمان نہین کہ اہل علم اہلسنت کی بھی اسکے قائل ہون آیہ وافی ہدایہ قل لا تمنوا علی اسلامکم
بل اللہ یمن علیکم ان ہداکم للایمان کو بھول گئے امام علیہ السلام نے آپکے ایسے لوگونکے
گمان فاسد کے دفع کرنے کے لیے لفظ وانتصروا بہ فرمایا ہی لیکن چونکہ آپکے عقیدہ فاسد کے خلاف
تھا آپ اس لفظ کا مع چند لفظ دیگر ترجمہ اوڑا گئے اور حقیقت یہ ہی کہ آپ مین لیاقت ان لطایف
کے سمجھنے کی کہان ہے آپ نے کو دون دیگر پڑھا ہو تو تعجب نہین ورنہ اس نافہمی کی نوبت
نہ پہونچتی کہ راہ راست چھوڑ کر راہ کج چلتے اور ہر جگہ ناخن لیتے اور ٹھوکرین کھاتے اب ہم اپنے
نرا خفش کو سمجھاتے ہین ذرا کان کھولکر سنیے کہ علم معانی بیان مین بیان ہوا ہی کہ اگر کلام سابق
سے کوئی توہم خلاف مقصود ناشی ہو اور اسکو متکلم کسی لفظ کے لانے سے دفع کرے تو اسکو اصطلاح
علمائی فصاحت وبلاغت مین احتراس کہتے ہین وہو ان یوتی فی کلام یوہم خلاف المقصود بما یدفع
ذلک الوہم بالجملہ لفظ وانتصر دا بہ اس مقام مین واسطے دفع توہم فاسد آپکے ہی کہ منتصر ہونا صحابہ
کا کچھ انکے جد وجہد سے نہ تھا بلکہ خدانے برکت اپنے رسول مقبول کے انکو نصرت دی اگرچہ
اقل قلیل تھے جیسا کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین ان ہذا الامر لم یکن نصرۃ ولا
خذلانہ بکثرۃ ولا قلۃ وہو دین اللہ الذی اظہرہ الحدیث یعنی اسلام کی
منصوری ومخذولی قلت وکثرت پر نہ تھی بلکہ دین خدا تھا کہ اوسنے خود اسکو ظاہر وغالب کیا اسلیے
کہ اگر قلت موجب ہزیمت ہوتی تو بدر مین نصرت اسلام نہوتی اور اگر کثرت موجب نصرت
ہوتی تو حنین مین اذ اعجبتکم کثرتکم موجب ہزیمت نہوتی لیکن وہ بھگوڑے جو مثل آپکے اصحاب ثلثہ
کے ہر مقام مین مولفین دیر سے ہوتی تھی وہ تو کسی گنتی اور شمار ہی مین نہین ہین اونکا کیا ذکر ہی قولہ

اپنے آپکو امامیہ کہنے والے اقول سبحان اللہ کیسی ہین تمھاری یہ گوہر ریز باتین - ہمکو تو تمھارے سلف و خلف سب امامیہ کہتے ہین فقط ہمین نہین کہتے کما اثبتنا فی المجلد الاول اگر کچھ تمکو بھی امامون سے علاقہ ہوتا تو ضرور تمکو بھی لوگ امامیہ کہتے اور اہلسنت معاویہ نہ کہتے ہمارا گمان یہ ہے کہ کسی سنی کو امامونکے نام بھی بطور صحیح معلوم نہونگے **قولہ** اصحاب رسول کی برائیان بیان کرین **اقول** جن اصحاب کی خود خدا اور رسول برائیان بیان کرکے اُنکو سپرد ذات الشمال کرین کہ اسفل السافلین مین اونکو منھ کے بھل اوندھا گرادین تو جو لوگ کہ ایمان بخدا و رسول لائے ہین پھر کیون نہ اُنکی برائیان بیان کرین **قولہ** جو کوئی اُنکی چال پر چلتا ہے اُسکو دائرہ اسلام سے خارج جانین **اقول** جب ہم خود منافقین صحابہ کو دائرہ اسلام حقیقی سے خارج سمجھتے ہین تو اُنکے اذناب اولی الاذناب کو کیونکر مسلمان سمجھین ما رضینا بالشیاطین فکیف بذراریہم **قولہ** محبت اور ایمان کے کیا معنی ہین **اقول** محبت کے معنی یہ ہین کہ دوستان خدا سے دوستی اور دشمنان خدا سے دشمنی اور ایمان کی بھی دو جزو تحلیلی ہین ایک تولا اور ایک تبرا جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوسپر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہ جزو اول تبرا ہے معبودان باطل سے اور جزو ثانی تولا ہے معبود برحق سے اسی سے کہا گیا ہے کہ تبرا مقدمہ تولا ہے **قولہ** اہل سنت جو ائمہ کرام کے اقوال اور افعال پر **اقول** لعنت اللہ علی الکاذبین دروغ گویم بر روے تو بھلا اہل سنت ائمہ کرام کی اقوال اور افعال سے کیا علاقہ اصول اونکے ابو الحسن اشعری کی اور فروع اونکے ابو حنیفہ کے تعجب ہے کہ ایسے جھوٹھون پر آسمان کیون نہین پھٹ پڑتا ہے اگر مدعی طریقہ ائمہ ہو تو غاصبین خلافت سے تبرا کرو کہ امام زین العابدین علیہ السلام دعاے روز جمعہ مین اُنسے تبرا کرتے ہین و قدم عنقریب **قولہ** وہ امامیہ اور دوست اہلبیت ٹھہرے **اقول** جب بقول ابن اثیر کے راس مائہ ثانیہ مین مجدد مذہب امامیہ کے امام علی ابن موسی الرضا علیہ السلام ہون پس اگر شیعہ نہ امامیہ ہون تو کیا ابو حنیفہ والے یا مالک والے یا شافعی والے امامیہ ہونگے فاعتبروا یا اولی الالباب ان ہذا لشی عجاب

وکل ما قال الغوی المرتاب فانہ قرینۃ بلا ارتیاب فجزاہ رب الارباب عنا جزاء العادیات الکلاب

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

جاننا چاہیے کہ اس دعا سے چند فائدے حاصل ہوئے اول امام کا اصحاب کے حق مین دعاء خیر کرنا اور اونپر درود بھیجنا اور اُنکے حق مین گمان نیک رکھنا دوسرے اُن اصحاب کا سب سے افضل ہونا جو سب سے اول ایمان لائے اور اصحاب رسول کا خدا کی راہ مین ایذائین اور مصیبتین اوٹھانا اور خدا کے لیے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنا اور پیغمبر کے پیچھے انکی قریب رشتہ دار قوم کا انسے قرابت اور رشتہ چھوڑ دینا اور خدا کے دین مین داخل ہو کے لئے لوگون کو دعوت اسلام کی کرنا تیسرے اصحاب کے تابعین کی فضیلتین اور اُنکی نشانیان اب ہر ایک امر کے نسبت ہم علیحدہ علیحدہ بحث کرتے ہین (امر اول امام کا اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا) اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا اور اُنکو نیکی سے یاد کرنا درحقیقت پیغمبر خدا علیہ التحیہ والثنا کے حکم کی اطاعت کرنا ہے اسلیے کہ خود حضرت نے انکے حق مین ایسا فرمایا ہے چنانچہ اوپر ہم عیون اخبار سے اس حدیث کو بیان کر چکے ہین کہ حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ دعوا لی اصحابی کہ میرے اصحابون کو میرے لیے چھوڑ دو اور میری صحبت کے حق انکے حق مین رعایت کرو اور اسکی تائید مین اور احادیث اور اقوال نقل کرتے ہین اول حدیقہ سلطانیہ کی جلد سوم بحث نبوت مین جناب میرن صاحب قبلہ فرماتے ہین کہ جب پیغمبر خدا کا وقت وفات قریب آیا تو حضرت نے منبر پر جا کر اصحاب سے پوچھا کہ مین کیسا پیغمبر تھا سبھون نے عرض کیا کہ جو کچھ صبر خدا کی راہ مین آپنے گوارا کیا اسکی جزاے خیر خدا آپکو دے تب حضرت نے اسکے جواب مین فرمایا کہ خدا شما را نیز جزاء خیر دہد کہ یہ روایت صفحہ ۳۲۸ حدیقہ سلطانیہ مین موجود ہے بس معلوم نہین کہ اُسوقت جبکہ ہزارون اصحاب موجود تھے اور واسطے وداع پیغمبر خدا کے مسجد مین جمع ہو رہے تھے حضرت کا انسے مخاطب ہو کر یہ فرمانا کہ خدا تمکو جزاے خیر دے کس امر پر محمول کیا جا اور کیونکر ایسے اصحاب کے حق مین گمان نیک نہ کیا جائے دوسری تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین لکھا ہے

ان رجلا ممن یبغض آل محمد و اصحابه او واحدا منهم یعذبه الله عذابا لو قسم علی مثل ما خلق الله لاهلکهم اجمعین کہ اگر کوئی شخص دشمنی رکھے آل محمد سے اور اصحاب محمد سے یا ایک سے بھی منجملہ انکے اُسپر خدا ایسا عذاب کریگا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاے تمام خلق پر تو وہ سب ہلاک ہو جاویں پس جسطرح آل محمد کی دشمنی حرام ہے اسی طرح اصحاب محمد کی عداوت حرام ہی تیسرے پیغمبر خدا نے اپنے اصحاب کی سب و دشنام سے منع کیا ہی چنانچہ جامع اخبار مین کہ معتمد کتب شیعہ سے ہی منقول ہی قال النبی من سبنی فاقتلوہ و من سب اصحابی فاجلدوہ کہ جو کوئی مجھے برا کہے اُسکو قتل کرو اور جو کوئی میرے اصحاب کو برا کہے اُسکو دُرّی لگاؤ چوتھے کتاب مفتاح الشریعت اور مفتاح الحقیقت مین جسکو ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اور قاضی نور اللہ شوستری وغیرہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف سے منسوب کیا ہی لکھا ہی کہ غیبت بہت بڑا عیب ہے اور بہتان اور افترا اس سے بھی بڑھکر ہی اور عوام آدمیون کے حق مین غیبت اور بہتان گناہ کبیرہ ہے نہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کتنا بڑا گناہ ہوگا پس انکے حق مین اعتقاد نیک رکھنا ضروریات سے ہے انکے فضائل کے بیان کرنے مین رطب اللسان رہنا چاہیے اور انکے دشمنون کی صحبت سے نفرت رکھنا چاہیئے کہ اس سے نفاق خفی دلمین پیدا ہوتا ہے الخ پس باوجود اسکے کہ یہ روائتین خود شیعون کی کتابون مین موجود ہون اور پیغمبر خدا کا اور ائمہ کرام کا دعاء خیر کرنا اصحاب کے حق مین ثابت ہوا اور پھر وہ اصحاب کے کوسنے کو افضل عبادت جانین اور لعنت کرنیکو جو کہ خود انھین پر لوٹتی ہے عمدہ ترین طاعت جانین اور جن پر امام زین العابدین علیہ السلام اور دیگر ائمہ کرام درود بھیجین انپر تبرا کرین اور اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے سواے لعنت کے اپنی زبان پر دوسرا لفظ نہ لاوین اور بجائے الغنیمہ کے اپنے فرقہ کا نام امامیہ رکھین یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام کوئی شخص اہل اسلام مین منکر اسکا نہین ہو سکتا کہ اصحاب سے بخدا سی کچھ لوگ منافق بھی تھے کہ بسیار آیتین قرآن مجید کی انھین کی شان مین ہین اور منکم من یرید الدنیا و تریدون

عرض الدنیا وتوثرون الحیوۃ الدنیا وتسیرون الیهم بالمودۃ وتوادون
اللہ ورسولہ ومردوا علی النفاق ویخادعون اللہ ومثل ذلک سب ونہیں کیے
لیئے ہین اور شان نزول آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاجرین وانصار ہی کے بارے مین آیات
نازل ہوئی اور یہ لوگ ظاہر مین مقربین اصحاب رسول سے تھے کہ جنکی شان مین خدا لا تعلمهم
نحن نعلمهم واذا رایتهم تعجبک اجسامهم وان یقولوا تسمع لقولهم
فرماتا ہے اور امام نووی شرح صحیح مسلم مین انہین کی شان مین کہتے ہین انهم کانوا معدودین
فی اصحابه یجاهدون معه اما حمیته او لطلب الدنیا یعنی یہ لوگ اصحاب رسول خدا مین شمار کیے جاتے تھے
اور آنحضرت کی ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے یا بحمیت قومیت یا بغرض حصول مال دنیا اور یہ اصحاب
اشرار ساتھ اصحاب اخیار کے ملے ہوئے تھے پس امام اور پیغمبر کا صلوات بھیجنا اور دعائے خیر کرنا
یا ان دونون فریق کے لیئے تھا تو عقل اسکو باور نہین کرتی کہ پیغمبر اور امام کے نزدیک اصحاب النار
اور اصحاب الجنہ دونون مساوی تھے اور مثل مشہور سب صحابہ بائیس پنسیری یہان صادق تھی
افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون ولا یستوی اصحاب النار
واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ هم الفائزون یا یہ صلوات اور دعائے خیر فقط اصحاب اشرار ہی کی لیے
مخصوص تھی اور یہ بدتر از شق اول ہے اگر یہی تھا تو پھر لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامۃ اور لعنهم اللہ
فی الدنیا والاخرہ کی مصداق کون لوگ تھے اور امام زین العابدین علیہ السلام غاصبین خلافت پر کیون
لعنت کرتے تھے یا یہ کہ مصداق صلوات اور دعائے خیر اصحاب اخیار تھے اور مصداق لعن و
تبرا اشرار تھے تو یہی مذہب شیعون کا ہے نہ یہ کہ کل صحابہ عدول تھے جیسا کہ مذہب اہل سنت ہے اور
کسی نے اہل تواریخ وسیر سے بھی نہین لکھا کہ مدینہ مین کسی وقت کوئی ہیضہ یا وبا یا طاعون ایسا ہوا
تھا کہ منافقین دفعۃً فی النار ہو گئے تھے اور فقط عدول صحابہ رہگئے تھے اور فساق وفجار صحابہ
سب مرگئے تھے اور کیونکر کوئی اسکا مدعی ہو سکتا ہے حالانکہ ابھی یوم الخلاص جو مدینہ کو اہل نفاق
سے پاک کریگا وہ آیا نہین وقد مر حدیثہ الصحیح فی المجلد الاول اور اگر کوئی منافقین اور فساق وفجار سے

نہ تھا تو جناب رسول خدا نے متخلفین جیش اسامہ پر جو لعنت کی تو اُن میں عدول پر لعنت کی اور حدیث قرطاس
میں انہیں عدول نے ان الرجل لیہجر کہا تھا اور آنحضرت نے انہیں عدول کو شل انکے بلفظ قوموا عنی
دہتکارا تھا الغرض عدول اور اخیار کہنا کل صحابہ کا محض لغویات اہل سنت سے ہے حضور والا کو
چاہئے کہ پہلے اپنے ثلثہ کا اخیار میں ہونا ثابت کیجئے پھر کچھ گفتگو کرتے تب ہم خود ہی انکا مصداق
دعائے خیر ہونا مسلم کر لیتے اور اس ق ق اور بق بق سے بجز تضیع اوقات کیا حاصل ہے اور آپ
جہالت او حماقت میں اگر آپ ہی گرفتار ہوتے تو ہم کہتے کہ کچھ پیٹ اسکا باعث ہے مگر افسوس
ہے کہ آپ کے موچی صاحب اور بساطی صاحب بھی یہی راہ چلتے ہیں پھر اب ہم آپکی شکایت کیا کریں
قولہ اس دعا میں چند فائدہ حاصل ہوے **اقول** مگر آپ کے ثلثہ کے لئے کوئی فائدہ نہیں ہے **قولہ**
اصحاب کے حق میں دعائے خیر کرنا **اقول** اخیار کے حق میں نہ اشرار کے حق میں **قولہ** جو سب سے
پہلے ایمان لائے **اقول** پھر آپکے ثلثہ کو کیا وہ پہلے ایمان لائے نہ پیچھے ایمان لائے اس لئے کہ تصدیق
جنانی جو شرط اعظم ایمان ہے ساتھہ افعال نفاقی کے جمع نہیں ہوتی ہے **قولہ** خدا کی راہ میں **اقول**
آپ کے ثلثہ نے نہ خدا کی راہ میں ایذائیں اوٹھائیں اور نہ گھر بار چھوڑا بلکہ جو کچھ کیا طالب دنیا کے
راہ میں کیا **قولہ** تابعین کی فضیلتیں **اقول** ما رضینا بالشیاطین فکیف بذراریہم واتباعہم الضالین
قولہ علیحدہ علیحدہ بحث کرتے ہیں **اقول** چاہئے علیحدہ علیحدہ بحث کیجئے چاہئے ایک جگہ بحث کیجئے
اگر مراد آپ کی کل صحابہ ہیں تو بے دلیل و حجت ادعائے محض بکار آمد نہیں سکتا ہے اور آپکی
تو کیا حقیقت ہے اپکی بڑی بڑی بجگادریوں سے بھی اقامت برہان اس کلیہ پر نہیں ہو سکتی
اور اگر مراد آپکی بعض صحابہ ہیں فلا ینفعکم ولا یضرنا **قولہ** دعوائی اصحابی **اقول** سابق میں بالہ
وما علیہ اس حدیث کا گزر چکا اور امام رضا علیہ السلام کے قول سے بدلیل حدیث اصحابی اصحابی
قید ما بدلو تبدیلا ہم اس میں لگا چکے دعوائے دعائے خیر کرنے پر دعوائی اصحابی سے دلیل لانا بجز
بیمغزی کے کس امر پہ محمول ہو اس لئے کہ دونوں میں کچھ مناسبت نہیں ہے بجز اسکے کہ دعا اور دعوا
کا مادہ ایک ہے لیکن من المعنی دو ہیں کیونکہ دعوا کا ترجمہ خود ہی چھوڑ دو فرماتے ہیں چھوڑ دینے اور

دعای خیر کرنے سے کیا واسطہ ہی کیا کور مغزی ہی کہ دعوای دیگر اور دلیل دیگر دعوی اور دلیل مین کچھہ مناسبت ہی نہین ہی قولہ تائید مین اقول اصل ہی کیا ملا جواب تائید سی ملیگا تجبر تضییع اوقات کے بیچ لغویات کے قولہ کس امر پہ محمول کیا جاوی اقول اسپر محمول کیا جاوی کہ جزای خیر کی قابلیت نہین رکھتی اگر اصحاب خیر پس مورد دعای پیغمبر اس مجمع مین سی نہین ہین مگر وہی لوگ جو صحاب خیر ہین لیکن ابناء الشر یعنی منافقین اور مرتدین کو ہرگز کوئی صاحب عقل نہ کہیگا کہ مورد دعای پیغمبر ہین علاوہ اسکے سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم وان تستغفر لہم سبعین مرۃ الآیہ کو کیون آپ بہولگئی الحاصل اول اثبات کیجئے کہ آپ کے ثلثہ مورد اسکے تہی اور ثانیا یہ ثابت کیجئے کہ یہ دعا بہی مقبول بارگاہ خدا ہوئی کیون نہین جانتہ ہی کہ یہ مرہ اولای سبعین ہو قولہ اصحاب محمد سی یا ایک بہی منجلہ اونکی اقول ہذا صحیح یریدبہ من لم یغیر ولم یبدل کما افاد سیدنا وامامنا الرضا علیہ الاف التحیۃ والثنا فی حدیث دعوالی اصحابی علاوہ اسکی کل اصحاب مین جناب امیر علیہ السلام بہی داخل ہین اور وہی حضرت ایک بہی ہین منجلہ اونکی اور عداوت اونکی باتفاق فریقین موجب نار ہی پس یہ خوشخبری خدام حضرت نواب خورد محل صاحبہ بہادر جمیل جنگ کو اور چہوٹی جرنیل صاحب بہادر نصیرین جنگ کو دینا چاہئے قولہ سب ودشنام سی منع کیا ہی اقول اہتمام مین من سب اصحابی فقد کفر کو اس لئے چہوڑ دیا ہی کہ عباس عم رسول اللہ نی جو حضرت عمر کو عقش بنظر آنک فرمایا اور مخش گالی مان کی دی اور حضرت عائشہ طالشہ نی قتل اللہ ولعن اللہ نعثلا سی حضرت عثمان کو یہودی ریش دراز بنا کے لعنت کی اور اہل سنت معاویہ فی تا عہد عمر بن عبد العزیز منابر پر لعنت جناب امیر کی ان سبکا کفر بسبب سب کے لازم آویگا اور حضرت عثمان لسبب سب وضرب ابو ذر وعمار اور ابن مسعود کی الکفر الکفر ہو جائینگے وقد مر اور ہمارا جواب عبارت متروکہ وموعودہ سی اسی قدر کافی ہی کہ سب ودشنام شیعو نکی نزدیک حرام ہی اور تقلید خدا ورسول منافقین کی حق مین دعا کرنا کہ خدا اونکو اپنی رحمت سی دور رکہے جائز ہی اور جواب عموم قتل جواب حدیث سابق ہی قولہ معتمدین کتب شیعہ اقول کتاب جامع الاخبار کو معتمدین سی کسی شخص نی ذوی العقول سی نہین کہا بجز اون نا معقول کی جو ذوی العقول کو ...

زدن القتول مین فرق نہین جانتا قولہ میری اصحاب کو برا کہی اوسکو دری لگاؤ اقول اور جو صحابی کو دری لگائی اور لاتون سی اور جوتون سی مارے اوسکو کیا کرو یقین ہی کہ اوسکی حق مین بھی حکم قتل کا ہوگا اور چونکہ بسبب عثمان نی کیا اسی سبب سی حضرت عمیلر حکم دیتی تہین کہ اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا قولہ کتاب مفتاح الشریعت اقول محض غلط ہی مصباح الشریعت کو مولانا مجلسی نی بحار الانوار مین ہرگز امام کیطرف منسوب نہین کیا ہی اور خود فرمایا ہی کہ ماہرین اسلوب کلام ائمہ کرام علیہ السلام جانتی ہین کہ اس مین وہ چیزین ہین جو طرز کلام ائمہ کرام سی خارج ہی مگر بیچارہ ان کاذب و غادر و خائن کو کہانی صحیح المسلم جوٹھ بولنی مین مزا ہی کاش اس جہوٹھ پر بھی کچھہ کام نکلتا کہ بالخصوص ثلثہ کے لئے کوئی متمسک ملتا لیکن بجز عموم کے کچھہ ہاتہہ نہ لگا وما من عام الا وقد خص فی بنا گہر بگاڑا اور یہ بھی کہنا ہمارا بر سبیل تنزل ہی ورنہ بعد اسکے معلوم ہوتا ہی کہ یہان الفاظ عموم ہرگز نہین بلکہ بالخصوص ایسی صفات مذکور ہین کہ جس سی ثلثہ کو کچھہ واسطہ نہین ہی قولہ اور بہتان اور افترا اوس سی بھی بڑہکر ہی اقول اصل عبارت کتاب ہی ان الفاظ کو جو آپ لکہتی ہین کچھہ مناسبت ہے نہین اور اس مقام مین ذکر اصحاب خیر کا ہے نہ اصحاب شر کا چنانچہ فرماتے ہین ؛

اعلموا ان اللہ تعالی اختار لنبیہ من اصحابہ طائفۃ اکرمہم باجل الکرامۃ

الخ یعنی جان لو کہ جناب باری نی منجملہ اصحاب سے ایک گروہ کو برگزیدہ کیا ہے بجلیۂ تائید و نصرت کہ وہ لوگ حق صحبت جناب رسولخدا پر مستقیم اور ثابت قدم رہی اور کسی حال بکروہ و مرغوب مین اونکا ساتہہ نہین چہوڑا پس ایسونکی معتقد محبت رہنا چاہئے اور جو لوگ ایسی بزرگون پر تہمت و افترا کرتے ہین اونکی صحبت سی حذر کرنا چاہیئے الی آخر ما قال واضح ہو کہ عبارت اختار لنبیہ مین اصحابہ طائفۃ نص صریح ہی اس بات پر کہ توصیف کل صحابہ عموماً نہین ہے بلکہ بدلالت من تبعیضیہ مراد بالخصوص بعض صحابہ ہین کہ جنکو خدا نے برگزیدہ کیا ہی اور برگزیدہ ہونا ثلثہ کا جملہ صحابہ سی اول بحث ہی اور استقامت اور ثبات قدم حضرات ثلثہ کا لڑائیون مین بہاگنے سے واضح ہے اور امر مرغوب مین ساتہہ رہنا واسطے دست برد مال غنیمت کی اور نہ چلیا

چلہنی لگے ہوتا ائتیا الکیلین امر کرو دیتن تو لوگ دم بہا گتے تھے اور مثل بدکو ہی پہاڑون پر اوبچلتی تھی
اوجب ایتیا الی البعض جاتی تہی اور تہمت دائر کرنیوالے مقبولین صحابہ پر خوارج و نواصب ہین کہ واسطے
چہپانی فضائح اعمال ثلاثہ کے مقبولین کی برائیان ثابت کرتے ہین یہانتک کہ خلیفہ ثالث کی ظلم و
ستم کے چہپانے کے لئے تمہارے صحیح صاحب اور لبابالحی صاحب امثال ابی ذر و عمار و ابن مسعود
جنکی شان ہین بالخصوص حدیثین نقل کرتے ہین اونکو شورپشت اور حرفت اور کج خلق اور بی ادب
کہتی ہین اور ایسی ناقابل جو کام قابل جوتیان کہانی کی کرتی تہی ٹہراتی ہین بلکہ ائمہ کرام علیہ السلام پر بہی
تہمتین باندھتے ہین بلکہ انبیا تک کسی کو نہین چہوڑتے اور تخطیۃ الانبیا لکہتے ہین کہ شیعون کو حاجت
تنزیہ الانبیا پڑتی ہی اور بعید نہین کہ اب تخطیۃ الاصحاب للذکہین اور شیعون کو اونکے مقابلہ مین تنزیہ
الالہ لکہنا پڑیگا قولہ جو کہ خود اونہین پر لوٹتی ہی اقول جناب والا شیعون پر کس لئی اسقدر
جہنجہلاتی ہین یہ بیچارے فقط ناقل قول و تعمیل کنندہ حکم خدا و رسول ہین کہ جنکی حق مین ارشاد ہوا ہے
یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون ولعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ وعلیہم لعنۃ
اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اوسی کے حاکی اور عامل ہین شیعون کو فقط
تصدیق یلعنہم اللاعنون منظور نظر ہی اگر شیعہ بہی مثل اہل سنت کی لاعنون سی نہون تو قول خدا
یلعنہم اللاعنون غلط ہو جائی اور جو لعنت شیعہ کرتے ہین اوس پر احتمال لوٹنی کا کسی طرح نہین
ہوسکتا اس لئی کہ یہ لعنت وہی لعنت ہی جو لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ مین ہی کیون صاحب
لوٹنی والون جیش اسامہ سی جو لعنت لوٹی گی وہ کسپر جائیگی شیعہ بیچارے فقط حاکی ہین اصل لعنت
کا کرنیوالا کون ہی ذرا بات کو سمجہو جبکہ کہنی ظاہر اسلام ظاہری سی بہی ہاتہ اوٹہا کے بالکل یہود
اور نصاری کی شراکت آپکو منظور نظر ہی کیونکر نہو فان الکفر ملۃ واحدۃ اور اگر ہر لعنت لوٹتی
ہی تو آپ کی لعنت بہی آپ ہی پر لوٹیگی اور حضرت عائشہ کی لعنت یعنی اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا
ولعن اللہ نعثلا اور حضرت عمر کی لعنت یعنی اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کی کہیان قتل بمعنی لعن ہے
کما فی القاموس والنہایہ یہہ بہی لعنتین اونہین کی قائلین پر لوٹین گی اور بعد اونکی اونکی تابعین تک

بغیض محبت اونکی پہونچ جائیگی اور حقیقت یہی کہ کل دنیا کی لعنتین حضرات ثلثہ پر لوٹتی ہین کہ بانی مبانی کل
الملاعنہ بین المسلمین جو ہی تھی اور جتنی ظلم و ستم موجب لعنت ہین سبکی بنا انہین کی ڈالی ہوئی ہی ولقد ورالقائل ؎
چہ کردی شمر ہم نہ کردن اوست ـ طرفہ لطیفہ ہی کہ شیعہ بارہ سو برس سی ایسی مشاق لعنت کی ہین
کہ انکی تیر لعنت کی نشانہ مین ہرگز خطا نہین ہوئی بلکہ یہ تیر سہ پلو سانحہ ثلثہ کے خارجیون اور نا
صبیون کے جگر مین بہی تا پر پیوست ہوتا ہی یک گزد و فاختہ تو مشہور ہی لیکن ہیان پہ ایک گز سہ
فاختہ بلکہ ہزار فاختہ صادق آتا ہی چنانچہ جب سی آپ سنی ہوئی اسکا اثر آپ بہی جہیلتی ہین آسے و لعنت
جو لوٹتی ہی وہ آپ الیسون کی لعنت ہی کیونکہ آپ نو آموز ہین بسبب اسکے کہ آپ کے گرو گھنٹالون
نے تو شیطان پر بہی لعنت مستحسن نہین جانی ہے آپ نی یہ نئی چال اور نئی خیال کہان سے
سیکھے شعر چامن طرز نواند اختہ لیعنے چہ ز مست از پردہ برون تاختہ لیعنے چہ ـ قولہ اور
جن پر امام زین العابدین علیہ السلام درود بہیجین اقول مثل مشہور ہی کہ الکذوب قد یصدق کبہی
کوئی ہانک بہی تو سچی او شانی کذب وافتر آ کی رگ رگ مین مثل اشربوا فی قلوبہم العجل کے ساری ہو گئی
دنیا مین کسی جاہل سی جاہل کے سامنے بہی کہئی کہ امام جن پر درود بہیجتے ہین اونکی پیروان اونپر لعنت
کرتی ہین تو کوئی باور نہ کریگا مگر جو آپ ہی کا الیسا سوفسطائی ہوگا الحاصل جن پر امام ایک درود بہیجے
شیعہ اونپر تا قیامت لاکھون دفعہ درود بہیجتے ہین اور جن پر اونہون نے لاکھون مرتبہ خصوصاً
قنوت مین اللہم العن الجبت والطاغوت کہکر لعنت بہیجی تہی اونپر کبہی شیعہ بہی بیت الخلا مین لعنت
کرتے ہین اور اونکو بنام و نسب شریف اونکے خوب پہچانتے ہین مثل آپکی تو کہتی نہین پہرتی کہ وہ کون
ہین کہان سی آئی ہین قولہ اور بجائی لعنیتہ کے اقول ہمنے آجتک یہی سنا تہا کہ لعنتی ملعونونکو کہتے
ہین نہ لاعنین کو اور ہمنی قول سابق مین بیان کیا کہ لعنت کرنیوالے خدا اور رسول ہین اور شیعہ فقط
ناقل اور حاکی اوسی لعنت کے ہین اب آپکو اختیار ہی کہ چاہیے لاعنین کو لعنتی کہئی چاہی
ملعونین کو لعنتی کہئے کوئی کسی کے منہہ مین لگام نہین دیتا اور اپنی دل سی نام رکھ لینی کا ہر
شخص کو اختیار ہی جیسی شیعون کا نام آپ نی لعنتہ رکہا اسلئی کہ لعنت کو جائز رکھتے ہین اسیطرح سے

ممکن ہے کہ شیعہ اہلسنت کا نام حرامیہ رکھیں کہ لعنت کو حرام جانتے ہیں والشعر ما قیل سے
بغض الولی علامۃ معروفۃ ٭ کتبت علی جبہات اولاد الزنا
من لم یوال ولیہ بین الوریٰ ٭ سیان عند اللہ صلی ام زنا

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

امر دوم پیغمبر خدا کی یارون کا ایمان کی سبب سی مصیبت اور ایذا پانا اور جو سب سے اول ایمان
لائی اونکا اورون سے فضل اور بہتر ہونا اس دعا سی امام علیہ السلام کی پیغمبر خدا علیہ التحیہ
والثنا کی اصحاب کرام کی جو فضائل ثابت ہوتے ہین وہ یہ ہین انکا پیغمبر صاحب کی مددگاری مین
مصائب اور تکالیف کا پانا حضرت کی محبت مین اپنی بال بچون اور گھر بار کو چھوڑنا اور اپنی وطن
سی ہجرت کرنا اثبات نبوت مین اپنی باپ بیٹون عزیزون کو قتل کرنا پیغمبر خدا کی دعوت کو قبول
کرنا اور خلق کو خدا کیطرف جمع کردینا ان فضائل کو امام نی اس تفصیل کی ساتھ بیان فرمایا ہی کہ کسی
شیعہ کو کیسا ہی متعصب کیون نہو اسکی تکذیب اور تاویل کی جرات باقی نہین رہی اس لئی کہ کتاب
صحیفہ کاملہ ایسی معتبر کتاب ہی کہ حضرات شیعہ اوسکو زبور آل محمد کہتی ہین اور اسکی لفظ لفظ اور حرف حرف کو
صحیح جانتی ہین اور جو کچھ اسمین لکھا ہی اوسکی تصدیق کرتی ہین پس ان فضائل کو جو امام نی بیان کئی
دیکھ دیکھ کر گو دل مین جلتی ہون اور اپنی محدثین اور علما کو اسکی تصدیق و تصحیح پر برا بھلا کہتی ہون
لیکن کسیطرح پر اسکی تکذیب نہین کرسکتی باقی رہی تاویل اسکی تین صورتین ہین (۱) یا کہ ان فضائل کا
مصدق سوای صحابہ کی اور کسی کو گردانین جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم وغیرہ مین گردانا (۲) یا کہ اسکو
تقیہ پر محمول کرین جیسا کہ اور احادیث ائمہ مین کیا ہی (۳) یا کہ ان فضائل کو اپنی مقبولین صحابہ کی
حق مین قبول کرین اور اکثر مہاجرین اور انصار کو خصوصاً خلفاء ثلثہ رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین کو اس سی خارج سمجھین لیکن تینون طرح سی تاویل کا دروازہ بند ہی اور سوای اسکی کہ موافق
ہماری مذہب کی ان فضائل کو تمام مہاجرین و انصار کی نسبت خصوصاً خلفائی ثلثہ کے حق مین تسلیم
کرین اور دوسرا چارہ نہین ہی چنانچہ ہم تینون تاویلون کا بطلان ثابت کرتے ہین امر اول +

کے مصداق ان فضائل کی اصحاب رسول نہین ہین بلکہ خود کسی شیعہ نے دعوای نہین کیا بلکہ ان فضایل کا
صحابہ کی شان مین وارد ہونیکو انکی علمائی قبول فرمایا ہے چنانچہ صاحب نزہ اثنا عشریہ نی بجواب جلد
چہارم تحفہ کے اسکو تسلیم فرمایا ہی وہذہ عبارتہ کہ اما اینکہ جمیع اصحاب را مقدوح و مجروح نمی دانند بلکہ
بسیاری از صحابۂ عظام را جلیل القدر و ممدوح بلکہ از اولیائی کرام میدانند و مستحق رحمت و رضوان
ملک منان می پندارند در صحیفۂ کاملہ کہ فرقۂ حقہ اثر از نور آل محمد گویند دعائیکہ از حضرت سید الساجدین
علیہ السلام ماثور است شاہد عدل این دعوی است رہا امر دوم کہ امام نی یہ فضائل براہ تقیہ کہی
کہی ہین اسکو بھی کسی عالم نی علمائی شیعہ سے بیان نہین کیا اور کیونکر لفظ تقیہ کا اس موقع پہ زبان پہ
لاتی اس لئی کہ یہ فضائل جو امام نی بیان کئی وہ کسی ناصبی اور خارجی اور دشمن اہلبیت اور دوست
صحابہ کے سوال کے جواب مین بیان نہین فرمائی کہ احتمال تقیہ کا ہوتا اور حضرات شیعہ یہ کہہ کر امام
بخوف جان و آبرو سائل ناصبی کی ظلم سی بچنی کی لئی جھوٹی تعریف اصحاب کی کر دی جان بچا لیجاتے بلکہ
یہ تعریف امام نی خدائی جلشانہ سی بوقت دعا کی ہی جسوقت سوای اونکی اور خدا کے دوسرا نہوتا
تہا اور خلوت مین راز و نیاز کا دفتر پروردگار کے حضور مین کھولا جاتا تہا امام داعی ہوتی تھی اور خدا
مجیب ہوتا تھا پس خیال کرنا چاہئے کہ اصحاب رسول کی عزت اور بزرگی امام کی دل مین کسقدر جمی
تھی کہ ایسی راز و نیاز کیوقت مین بہی اونکو نہ بھولی تہی اور جس طرح اپنی اور اپنی اہلبیت کے لیئے
دعا کرتے تھے اور انبیا و رسل کی حق مین درود بھیجتی تھی اوسی طرح پر اصحاب رسول کی لئی دعا
فرمائی اور انپر صلوات اور رحمت کی استدعا کرتے تھے اگر کاش حضرت امام اللھم صل علی محمد و آل
محمد و اصحاب محمد لکہکر قناعت کرتے تو بہی کافی تہا اور دعا کیوقت اونکی محامد اور اوصاف کے
دفتر کھولنے کی ضرورت نہ تھی مگر قربان امام سجاد علیہ السلام کی محبت اور انصاف کی کہ اونہون
نی اتنی پر قناعت نہ کی اور اپنے خدا کے سامنے اپنے دادا کے یارونکے ایمان اور مصایب
اور تکالیف کی تفصیل بیان کرکے اونپر رحمت نازل کرنیکی لئی دعا کی اور نہ صرف دعا کی بلکہ اونہون نی
انکی محنتون اور کوششون اور مصیبتون کا ذکر کرکے انکی شکر گذاری خدا سی چاہی اسیواسطے حضرت نے

اس دعا میں فرمایا واشکرھم علی ہجرھم کہ خداوندا مہاجرین نی جو ہجرت تیری واسطے کی اور اپنی
گھر بار کو تیری ہیچھی چھوڑا اسکی شکر گذاری کر بس کون شخص ہی کہ ان الفاظ اور فقرات کو دیکھکر امام
کی محبت کا ساتھہ صحابہ کی معتقد نہوگا اور کسکی زبان سی حرف عداوت کا باہم صحابہ اور اہلبیت کی
نکلیگا لیکن آفرین ہی حضرات شیعہ کی ایمان اور محبت پر کہ اپنی اپکو ماتبعین اور ائمہ کرام کے مخلص
محبت کا دعوی کرین اور اپنی آپکو پیرو اماموں کا جانین اور باین ہمہ صحابہ سی عداوت رکھین
اور جسقدر امام اونکی تعریف کرین اوس سی ہزار حصہ بڑھکر وی اونکی برائیان بیان کرین اور
اگر کسی سنی بیچاری کی زبان سی بہ تبعیت ائمہ کرام اللہم صل علی محمد و آل محمد کے بعد اصحاب محمد
نکلجاوی تو غیظ مین آکر اسکو غصہ سی دیکھنی لگین اور اتنی ہی بات پر اوسکو خارجی اور ناصبی کہنے
لگین سچ تو یہ ہی کہ جو امور ابطال اسلام و ایمان کی پردہ مین محبت اہلبیت کی حضرات
شیعہ نی کیی ہین وہ دشمنون سی بہی نہین ہوی ولنعم ماقیل شعر الحہ لفیضے نظر دوست کرد مشکل
اگر دشمن جانی کند۔ باقی رہا امر سوم کہ ان فضایل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ
اچھا جانتی ہین اور اکثر مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاء ثلثہ اس سی خارج ہین سو اس کا دعوی
سب علمای شیعہ نی کیا ہی اور تاویل کو جواب ان فضائل کا تصور فرمایا ہی لیکن جب اس امر
کو حضرات شیعہ نی تسلیم کرلیا کہ فضیلتین جو امام اس دعا مین بیان کی ہین وہ اصحاب کرام کے
شان مین ہین تو مابہ النزاع درمیان ہماری اور حضرات کی صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اوس سے تمام
مہاجرین و انصار ہین یا نہین بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا کہ خلفای ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم
بہی اوسمین داخل ہین یا نہین چنانچہ ہم دعوی کرتی ہین کہ جو فضائل امام نی بیان کئی ہین وہ تمام مہاجرین
و انصار خصوصاً خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم پر صادق ہین اسلیئے کہ وہی لوگ وہ ہین جنکی افعال اور
اعمال اور سیرت اور چال وچلن سی ثابت ہوتا ہی کہ ابلوا البلاء الحسن فی نصرہ و کالفوہ و اسرعوا الی وفادتہ و فارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ یعنی اونہون نے سب طرح کی بلاؤن
اور مصیبتونکو پیغمبر صاحب کی اعانت مین گوارا کیا اور حضرت کی دعوت کو سب سے اول سنا

اور بال بچون آل اولاد گھر بار کو اُسکے کلمہ کے ظاہر کرنے مین چھوڑا اور اس دعویکو بھی ہم ثابت کرتے ہین

بقول المتمسك بولاية علي ابن ابي طالب عليه السلام

اس دعا کے فقرات جو مشتمل اوپر صفات حمیدہ اصحاب اخیار کے ہین کہ مفہوم مخالف یاد دہ ان اصحاب اشرار کے ہین کہ جو صاحب ان صفات کے نہ تھے بلکہ متصف بصفات ذمیمہ قبیحہ مثلاً حب البلاء الحسن فی نصرہ پڑھتے ہین تو مصداق اسکا جان نثاران جناب رسولخدا کو جنھون نے لڑائیون مین اپنی جان لڑائی سمجھکر اُنپر صلوات بھیجتے ہین اور فوراً مفہوم مخالف ذہن مین تصور اُن لوگون کا بھی آجاتا ہی جنھون نے جان لڑانیکی جگہ جان بچا کر آنحضرت کو تنہا چھوڑکر بھاگ کھڑے ہوے پس اُنکو مصداق فقد باء بغضب من الله سمجھکر اُنپر اور ہی قسم کی صلوات بھیجتے ہین پس ایسی دعا کو دیکھ دیکھکر شیعہ بہت خوش ہوتے ہین جلنے کے کیا معنی اور ایسی دعاؤن کی تصدیق و تصحیح کرنیوالون کو نہایت خیر و خوبی سے یاد کرتے ہین برا بھلا کہنے کے کیا معنی البتہ اہلسنت جب غاصبین خلافت پر دعاے لعنت دیکھتے ہونگے تو دلون مین تکذیب کرتے ہونگے لیکن بظاہر جز تصدیق کے کیا چارہ ہی کہ قول امام زین العابدین علیہ السلام کا ہی اب ہم آپ کو عمر ہی قسم دیکر پوچھتے ہین کہ جب اہلسنت حدیث فدک اور حدیث قرطاس اور حدیث کاذب و غادر و خائن اور امثال اسکے کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم و دیگر صحاح مین دیکھتے ہونگے اور بالخصوص حد حوض مین خوض کرتے ہونگے اور حدیث من اصحابی من لا یرانی کو ساتھ سوال حضرت کے حضرت ام سلمہ سے کہ آیا مین بھی انھین سے ہون کما فی النہایہ متضمن کرتے ہونگے اور حدیث لا ادری ما تحدثون بعدی کا جسکے مخاطب حضرت ابوبکر ہین ساتھ حدیث لا تدری ما احدثوا بعدك وانهم ما زالوا مرتدين منذ فارقتهم کے ملاتے ہونگے اور حدیث لعن الله من تخلف عن جيش اسامہ ساتھ تخلف ثلثہ کے پڑھتے ہونگے تو کیسا جلتے ہونگے اور جل بھنکر کباب ہوتے ہونگے اور انکے مصدقین اور مصححین کو کیا برا بھلا کہتے ہونگے مگر صحیح بخاری اور صحیح مسلم جسکا ایک ایک فقرہ قرآن سے بڑھکر ہی اُسکی تکذیب نہین کرسکتے باقی رہی تاویل اسکی تین صورتین ہین (۱) یا یہ کہ ان فضائل بلکہ جلائل رذائل کا مصداق

سوائے صحابہ کے اور کسی کو نگردانیں (۲) یا یہ کہ اسکو تو یہ مجہول فرماویں (۳) یا یہ کہ ان فضائل
رذائل کو اپنے قبولاین صحابہ کے حق میں قبول نکریں اور اکثر مہاجرین اور انصار کو خصوصاً خلفاء
ثلثہ کو اس سے خارج سمجھیں لیکن تینوں طرح کی تاویلوں کا دروازہ بند ہے اور سوائے اسکے کہ موافق مذہب شیعہ کے
ان رذائل کو تمام منافقین مہاجرین و انصار کی نسبت خصوصاً خلفائے ثلثہ کے حق میں تسلیم کریں کہ اس دور
منافقین ہیں اور دوسرا چارہ نہیں ہے چنانچہ ہم تینوں تاویلوں کا بطلان ثابت کرتے ہیں امر اول کہ مصداق ان رذائل کے
اصحاب رسولؐ نہیں ہیں اسکا خود کسی سنی نے دعوی کیا بلکہ ان احادیث کا صحابہ کی شان میں وارد ہونیکو انکے
علمانے قبول کیا ہے چنانچہ ثلثہ کے متصرف بفدک ہونیکا علمانے اقرار کیا ہے اور جناب معصومہؑ کے دعوی کی تصدیق
نکرنا اور انکے دعوی کو رد کرنا اور شہادت علیؑ اور ام ایمنؑ اور حسنینؑ کو رد کرنا کل کتب کلامیہ اور اصولیہ
سنیہ میں موجود ہے جیسی شرح مقاصد علامہ تفتازانی اور شرح مسلم الثبوت بہاری وغیرہ میں اور
عمر کا یہجر کہنا شفائے قاضی عیاض میں اور اکثر منافقین مہاجرین و انصار کا کہنا القول ماقال عمر اور
بعض مومنین کا کہنا القول ماقال رسول اللہ لیکن یہ مومنین اتنے قلیل تھے کہ انکی کچھ نچل سکی بلکہ منافقین
مہاجرین و انصار بسبب کثرت کے غالب آئے اور قلم و دوات نلانے دیا اور خود باقرار مسلم و بخاری
ثابت ہے کہ جناب امیر و عباس شیخین ہی کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے اور خود حدیث من
اصحابی من یرانی اور حدیث اصحابی اصحابی بنص صریح دلالت کرتی ہے کہ وہ خیر اصحاب
نہ تھے اور ارتدوا منذ ما فارقتہم بدلالت منذ و قرینہ حدیث لا ادرے ما تحدثون بعدی
کہ من حیث اللفظ و المعنی مطابق انک لاتدری ما احدثوا بعدک کے ہے دلیل ہے اس پر
کہ حضرت ابوبکر و عمر اور امثال انکی مراد ہیں اور صاحب ملل و نحل نے تصریح کی ہے کہ متخلف از جیش
اسامہ اصحاب کبار اہلسنت تھے جنکو یہ لوگ پہلے درجہ کا مجتہد جانتے ہیں اور اقرار کرنا کل علمائے اہلسنت
کا کہ مصداق ان احادیث کے صحابہ ہیں ہمارے دعوی پر شاہد عادل ہے اور مثل اسکے بہت احادیث
ہیں جیسی - اذا فتحت علیکم خزائن الروم والفارس اور حدیث لتتبعن سنن
من قبلکم شبراً بشبر وحذو النعل بالنعل والقذة بالقذة اور حدیث انی لست

اخشی علیکم ان تشرکوا و لکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوا فیہا اور حدیث انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ۔ کما فی البخاری وحدیث تکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدای و لا یستنون بسنتی کما فی صحیح المسلم اور مخاطب اور مصداق کل ان احادیث کی اکثر مہاجرین والانصار ہین اور اسیطرح کل آیات جو شان منافقین مین ہین باتفاق مفسرین اونکی اگر شامل کل مہاجرین والانصار کو عموماً اور ثلثہ کو خصوصاً بچاسکتا ہی باقی رہا امر دوم کہ پیغمبر نے اور انکے اصحاب نے شیعون سے ڈر کر یہ رذائل صحابہ از راہ توریہ بیان کیے ہون اسکو بھی کسی عالم نے علمائے اہلسنت سے بیان نہین کیا اور توریہ بھی قسمی از تقیہ ہی اور جو قباحت تقیہ مین بقیاس نفاقی ابو حنیفہ ہی وہی توریہ مین بھی ہی پس اگر خود پیغمبر اور انکے اصحاب مین بقیاس ابو حنیفہ نفاق پایا جاوے تو وہی مثل صادق آوے کہ معاذ اللہ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی باقی رہا امر سیوم یعنی ان رذائل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمائے اہلسنت برا جانتے ہین اور انکا اہل ردہ نام رکھتے ہین یعنی امثال قوم مالک نویرہ اور اکثر مہاجرین والانصار خصوصاً خلفائے ثلثہ اس سے خارج ہین تو اسکا دعوی کل علمائے اہلسنت نے کیا ہی لیکن جب اس امر کو علمائے اہلسنت نے تسلیم کیا کہ وہی رذائل جو رسول خدا نے اور انکے صحابہ نے ان احادیث مین بیان کیے ہین اصحاب کبار کی شان مین ہین تو عدالت کل صحابہ باطل ہوگئے اب مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرت کے اسی قدر رہگیا ہی کہ مراد اس سے اکثر مہاجرین والانصار ہین یا نہین بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم بھی اسمین داخل ہین یا نہین چنانچہ ہم دعوے کرتے ہین کہ جو رذائل ان احادیث مین مذکور ہین وہ اکثر مہاجرین والانصار پر خصوصاً خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر صادق ہین اسلئے کہ وہی لوگ وہ ہین کہ جنکے افعال اور اعمال شقاقی ونفاقی اور سیرت خبث سریرت اور چال وچلن سے ساتھ رسول زمن کے ثابت ہوتا ہی کہ انھون نے کسی طرحکی ایذاؤن اور مصیبتون کو اپنے اور پیغمبر صاحب کی اعانت مین گورا نہ کیا اور وقت مصیبت کے اپنی اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوے اور اس دعوے کو ہم بارہا ثابت کرچکے اور پھر بھی ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالے قولہ اصحاب کرام کے جو فضائل ثابت ہوتے ہین اقول

نہ اصحاب ائمہ کے فضائل قولہ پیغمبر صاحب کی مددگاری ہین اقول اگر مراد مددگار ہیسے شریک
جہاد ہونا ہی تو آپکے ثلثہ کو بھاگنے مین تو تکلیف بیشک ہوتی تھی لیکن بھاگنے والے جانبازی اور
جان نثاری تکلیفین نہیں اٹھاتے اور قابل مدح اخروی ہے نہ اقول علاوہ اسکے جہاد مقبول وہ ہی
جو للہ فی اللہ ہو نہ وہ جہاد کہ جسکی شان مین امام نووی فرماتے ہین کہ مجاہدون اما حمیتہ او لطلب
الدنیا اور آپکے ثلثہ نے تو بجز بھاگنے کے کبھی جہاد ہی نہین کیا اور اگر کہین لڑے ہون کسی جھوٹی سی
تاریخ سے بھی نشان دیجئے اور بفرض غیر واقع اگر جہاد کرتے بھی تو چونکہ منافق تھے بس جہاد انکا یا حمیتہ
او لطلب الدنیا ہوتی لیکن حمیت اور غیرت تو انمین چھو نہین گئی تھی ورنہ مولیٰ در بدر کیون ہوتے
ہان لطلب الدنیا مسلم ہو سکتا ہو قولہ اپنے بال بچون اور گھر بار کو چھوڑا اقول کسی مورخ نے نہین
لکھا کہ آپکے ثلثہ نے جورو لڑکے چھوڑ دیئے تھے باقی گھر بار چھوڑنا تو بخوف کہنہ لغال ابن ربیعہ
تھا اور واسطے طلب جیفہ دنیا کے تھا فمن کان ہجرتہ للدنیا یصیبہا الکماہر من صحیح البخاری قولہ باپ
بیٹون عزیزون کو قتل کرنا اقول آپکے ثلثہ نے نہ اپنے باپون کو نہ بیٹون کو نہ عزیزونکو بلکہ ایک
مکھی کو بھی نہ مارا قولہ دعوت کو قبول کرنا اقول آپکے ثلثہ نے کبھی دعوت حقیقی قبول نہ کی اور دعوت
ظاہری بطمع دنیا مثل دیگر منافقین قبول کی قولہ خلق کو خدا کیطرف جمع کر دینا اقول ثلاثہ نے خدا کیطرف
جمع نہین کر دیا بلکہ بھاگ بھاگ کے رسولخدا پر کفار کو البتہ جمع کر دیا قولہ ان فضائل کو امام نے بہ تفصیل کے
ساتھ بیان کیا ہی اقول ترجمہ دعا مین ہم ثابت کر چکے کہ مصداق ان فضائل کے آپکے ثلثہ نہین ہین پھر
ان فضائل کو سنکے آپکے منہ مین کیون پانی بھر آتا ہی آپکے ثلاثہ تو مصداق ان فضائل کے ہین
جو دعائے رو رحیمہ اور دعائے صنمی قریش مین مذکور ہین قولہ حرف حرف صحیح جانتے ہین اقول اسلئے
کہ حرف حرف اور لفظ لفظ اسکا ثلثہ کو خارج از زمرۂ غاصبین خلافت مین والج کرتا ہی کہ
جن پر تبرا بالتصریح مذکور ہی قولہ دلمین جلتے ہون اقول محض غلط ہی اس دعا کو پڑھنے مین
ہان سنیون کے دلمین شعلۂ نار جہنم کے بھڑکتے ہین کہ ہائے کیونکر ثلثہ کو مصداق اسکا ٹھہرا دین کیا
کیا ہاتھ پاؤن ٹپکتے ہین مگر کچھ نہین بن پڑتی شیعہ ایک ایک لفظ دعا سے ثلثہ کو دودھ کی سی مکھی

نکال پھینکے ہین جیسا کہ ترجمہ صحیحہ دعا مین آپ نے قدرت خدا کو ملاحظ فرمایا قولہ تصحیح پر برا بھلا
کہتے ہو اقول برا ثلثہ کو کہ اصحاب آن صفات مذکورہ فی الدعا کے نہین ہین اور بھلا تصدیق و
تصحیح کرنیوالونکو کہتے ہین قولہ اسکی تکذیب نہین کر سکتے اقول تکذیب کی کیا حاجت ہی کہ صفات
مذکورہ قیود و شروط ہین کہ ثلثہ کو ایک قسم کی صلواۃ سے خارج کر کے دوسری قسم کی صلواتون کا
مستحق کرتے ہین قولہ تاویل اسکی تین صورتین ہین اقول تاویل اسکو کہتے ہین کہ معنی خلاف ظاہر
مراد لیئے جائین ہم حیران ہین کہ یہان تو صاف صاف موجود ہی کہ صلوات اوپر ان اصحاب کے جو صاحب
ایسے ایسے صفات کے ہین اور جو لوگ کہ متصف بضد ان صفات کے ہین ان پر ضد
صلوات ہی ان معنون کو جو کہ نہایت ظہور ہین کالنور علی شاہق الطور ہین حضرت مخاطب لاشعور
تاویل کیونکر ارشاد فرماتے ہین اور اسکو تاویل نہین کہتے ہین کہ جو لوگ صاحب ان صفات کے
نہین ہین انپر ضد صلوات ٹھہراتے ہین اور یہ حصر جو تین مین کیا ہی اسپر کیا دلیل ہی مگر اصحاب
ثلثہ والے جب ڈوبتے ہین تو انکو تین ہی ہاتھ لگتے ہین احتمال لغو لگالنا اور پھر اسکا بھی اقرار کرنا
اثنیہ ایسکے قائل نہین آپ ہی کی ایسی جہالت شعارون کا کام ہی قولہ یا کہ ان فضائل کا مصداق
سوائے صحابہ کے اقول کسقدر یہ شخص لغوگو اور جاہل ہی کہ احتمال کے بھی معنی نہین سمجھتا سلب الشی
عن نفسہ کا نام احتمال رکھتا ہی اس لیئے کہ مبحوث عنہ فضائل صحابہ ہین پس فضائل صحابہ سے فضائل
صحابہ کی نفی کرنا عین سلب الشی عن نفسہ ہی اصل کلام اسمین ہی کہ آیا یہ فضائل کل صحابہ کے ہین یا بعض
صحابہ کے آپ مدعی اسکے ہین کہ یہ فضائل کل صحابہ کے ہین بدین طمع کہ کل مین ثلثہ بھی آپکے آجائینگے ہم کہتے
ہین کہ لانسلم کہ کل صحابہ متصف باین صفات ہین بلکہ بعض ہی ایسے ہین پس وہی بعض مورد صلوات
ہین حضرت مخاطب پر لازم ہی کہ اقامت برہان کرین اسپر کہ کل صحابہ مراد ہین بلکہ اسی کو ثابت
کرین کہ ثلثہ بھی مراد ہین و انی لہ ذلک قولہ جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم وغیرہ مین اقول سابق
مین بکمال توضیح بیان ہوا کہ نجوم ہدایت نہ غیر صحابہ نہ کل صحابہ ہین بلکہ اکملین صحابہ ہین کہ وہی
صحابہ حقیقی ہین یعنی اصحاب العصمۃ علیہم السلام نہ اصحاب جائز الخطا اور نہ اصحاب ظاہری

کہ جن میں منافقین اور مرتدین اور فاسقین و فاجرین سب داخل ہیں اور صحابہ حقیقی کو زمرۂ
اصحاب شرعی و عرفی سے خارج کرنا حماقت حمقا ہی اور حدیث نجوم کو صحابہ حقیقی پر محمول کرنیمین فقط
شیعہ قصور وار نہیں ہیں بلکہ آپکے بڑے بڑے گرد گھنٹال بھی اسمیں شریک ہیں مثل شیخ احمد بن الفضل
اور ملک العلماء دولت آبادی کے جیسا کہ گذر چکا قولہ تقیہ پر محمول فرماوین اقول جبکہ آپ خود مقر
ہیں کہ کسی شیعہ نے تقیہ پر اسمقام میں نہیں محمول کیا ہی تو حضور والا پھر کیون یہ جھک مارتے ہیں
قولہ یا کہ ان نصائل کو اپنے تبعون پر اقول کتنی ٹھوکریں کھا کر آخراب سیدھی بات دہن شریف
سے نکلی ہی اسی کو پہلے کہا ہوتا جب ہر ہر مزبلہ پر پھرنے سے پیٹ بھر لیا تب ٹھکانے پر آئی
اب کیا تمھارے منھ مین سمائیگا اور کیا نکلیگا اس جھک مارنے اور گوہ کھانے سے کیا ملا ہم بشبک
ان فقرات کو مقبولین صحابہ کے حق مین سمجھتے ہین مردودین صحابہ کسی طرح اس مین داخل نہین
ہوسکتی قولہ دوسرا چارہ نہین ہی اقول استغفر اللہ دروازے آپکے منھ پر بند ہین باعتبار
ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ کی یہ تو دنیا مین ہی اور آخرت مین بھی
انشاء اللہ فی عمد ممددہ ہوجیےگا تب ان دعاوی باطلہ کا حال جو بلا حجت وہان واسطے
تضلیل عوام کی کرتے ہین کھل جائیگا قولہ تمام مہاجرین وانصار اقول ابھی تو کل اصحاب کا
دعوے تھا اب کل مہاجرین وانصار کا دعوے ہوا اور بعد اسکے اکثر مہاجرین وانصار کہیے گا
اور بعد اسکے قید سابقین اولین لگائی جائیگی کیا آپ گرگٹ کیطرح رنگ بدلتے ہین حضور والا
تمام مہاجرین وانصار مین سے تو وہ لوگ بھی تھے جنکے خدا و رسول نہایت درجہ عالی لی مداحی
فرماتے ہین چنانچہ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ
الایہ اور بھی فرمایا۔ اذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما
اور فرمایا۔ ومنھم من یلمزک فی الصدقات اور بھی فرمایا یا ایھا الذین امنوا مالکم
اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا
اور بھی فرمایا ولا یاتون الصلوۃ الا وھم کسالی اور بھی فرمایا ولیتم مدبرین

اور بھی فرمایا تسرون الیہم بالمودۃ اور افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون اور بھی فرمایا واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون ومن اہل المدینۃ مردوا علی النفاق ویشہد اللہ علی ما فی قلبہ وہو الد الخصام اور بھی فرمایا ہے یحلفون لکم لترضوا عنہم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین اور پھر فرماتا ہے ویحلفون باللہ انہ لمنکم وما ہم منکم ولکنہم قوم یفرقون اور بھی فرماتا ہے اذا رایتہم تعجبک اجسامہم وان یقولوا تسمع لقولہم کانہم خشب مسندۃ کہانتک آیتیں لکھی جاویں آپ تو مدعی اسکے ہین کہ لفظ لفظ کلام اللہ کا ہماری زبان پر ہے مگر شاید یہ الفاظ کلام اللہ کے نہین بلکہ شیعون کی حماقت ہوے فقرہ ہین کہ حضرت عثمان کے جلانے سے بھی نہ جلے اور بچگئے یا یہ الفاظ غیر صحابہ اور غیر مہاجرین و انصار کی شان مین ہین تو وہ کس ملک سے آئے تھے اور کہان رہتے تھے کوئی حضرات اہلسنت سے اُنکے نام اور نشان اور حالات پوچھے شاید یہ لوگ ہند و سند و روم و فارس کی ہون کہ اپنے گھرونسے بیٹھے ہوے خدا و رسولؐ کو ایذا دیتے ہونگے اور خدا بھی لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرہ سے اُنھین کے گھروان پر تحفہ لعنت بھیجتا ہوگا خدا کی تعریفون کا نمونہ تو آپ نے سنا اب کچھ رسولؐ کی بھی تعریفون کا نمونہ سن لیجیے جمع بین الصحیح مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لاتبعتموہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن یعنی فرمایا جناب رسولخدا نے مخاطب باصحاب ہوکر کہ ہر آئینہ چلوگے تم انھین راہون پر کہ جن پر اگلے لوگ چلے ہین شبر بشبر و ذراع بذراع – تا اینکہ اگر وہ داخل ہوے ہونگے سوراخ سوسمار مین تو تم بھی متابعت اُنکی کروگے راوی کہتا ہے کہ ہمنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مراد اگلون سے یہود و نصاری ہین فرمایا پھر اور کون ہین اور مثل اسکے کشاف وغیرہ مین بھی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے انتم اشبہ الامم ببنی اسرائیل لترکبن طریقتہم حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ غیر انی لا ادری اتعبدون العجل ام لا یعنی تم اشبہ امم ہو

بہ بنی اسرائیل انخیبن کی چال چلوگے قدم بقدم سوائے اسکے کہ مین نہین جانتا کہ گوسالہ پرستی بھی کروگے یا نہین مین کہتا ہون کہ جسطرح سے حضرت ہارون سے منحرف ہوکر لوگون نے گوسالہ پرستی اختیار کی تھی اُسی طرح سے یہان بھی لوگون نے صاحب منزلت ہارونی سے منحرف ہوکر گاؤ کہن سالہ پرستی باغوائے سامری اس امت کے کی اور پھر جمع بین الصحیحین مین ہے قال النبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف تکون کما امرنا رسول اللہ فقال صلے اللہ علیہ وسلم کلا بل تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثمّ تتباغضون وفی روایۃ ثم تنطلقون الی مساکین المہاجرین فتحملون بعضہم علی رقاب بعض وفی روایۃ ابن المغازلی ترجعون بعدی کفارا یضرب رقاب بعضکم بعض۔ یعنی فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ جسوقت مفتوح ہونگے تمپر خزائن فارس وروم تم کیسے ہوگے پس عبد الرحمن بن عوف نے کہ از جملہ عشرہ مبشرہ ہے عرض کی کہ ہونگے ہم اُسی طرح پر کہ جسطرح پر رسولخدا نے حکم کیا ہے پس فرمایا حضرت نے بلکہ تم رغبت دنیا کروگے اور آپس مین حسد کروگے اور آپس مین ایک دوسرے سے پیٹھ پھیروگے اور آپس مین بغض کروگے اور جاؤگے طرف مسکینان مہاجرین کے پس بعض کو بعض کے گردنونپر سوار کروگے اور روایت ابن مغازلی مین ہے کہ پھر جاؤگے بعد میرے اور ہوجاوگے کفار سے اور بعض بعض کی گردن ماریگا کیون حضرت یہ لوگ اصحاب رسولخدا مین سے ہین یا نہین مخاطب اس حدیث مین تو وہ بزرگ ہین کہ جنکو آپ عشرہ مبشرہ مین سے سمجھتے ہین اور ہمتو جانتے ہین کہ یہ سب اوصاف بلا اشتباہ حضرات خلافت پناہ ثانی وثالث مین تھے اسواسطے کہ بقول اہلسنت یہ سب فتوح فارس وروم انخیبن حضرات کیوقت مین واقع ہوئی تھی اور مشکوۃ مین حذیفہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے یکون بعدی امۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جسمان انس قال حذیفۃ قلت یا رسول اللہ

کیف اذا ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع الامیر وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع
یعنی ہونگی بعد میرے ایک گروہ کہ نہین مہتدی ہونگے ساتھ ہدایت میری کے اور نہ چلینگے اوپر طریقے میرے کے
اور ان مین کچھ لوگ ہونگے کہ دل انکے دل شیاطین کے شیاطین کے ہونگے صورت انسانین مین پس عرض کی حذیفہ
نے کہ یا رسول اللہ مین انکے زمانہ کو پہونچون تو کیا کرون حضرت نے فرمایا سن اور اطاعت امیر کر اگرچہ تجھے مارین
اور تیرا مال چھین لین اور مثل اسکے صحیح مسلم مین بھی ہے لیکن بجائے امتہ ائمتہ ہے اب فرمائیے کہ مخاطب ان احادیث
اصحاب ہین یا غیر اصحاب مہاجر و انصار ہین یا غیر انکی کن لوگون سے حضرت نے فرمایا کہ تم طریقہ بنی اسرائیل پر
چلوگے اور معلوم نہین کہ گوسالہ پرستی کروگے یا کاؤ کہن سالہ پرستی کروگے اور کن لوگون کو فرمایا کہ
تمھارے واسطے خزائن فارس و روم مفتوح ہونگے یہ خزانے سواے مہاجر و انصار کے کسنے پائے
اور حذیفہ کو کسکی اطاعت کا حکم حضرت نے دیا آیا بعد ثلثہ کے بھی حذیفہ زندہ رہے تو اریخ کو دیکھیے تو
معلوم ہو کہ حذیفہ کسکے کسکے زمانہ کے ائمۃ النار سے مدرک ہوے اگر ان احادیث کو خلفاے بنی امیہ پر
محمول کیجیے گا تو حذیفہ انکی زمانہ مین کب باقی رہے اور آنحضرت نے تحاسدون وتباغضون
کسکی طرف خطاب کیا غائبین کیطرف یا حاضرین کیطرف بلکہ ابن مغازلی نے بعض اصحاب رسول خدا
کا تو کفر ہی ثابت کر دیا ہم نہین سمجھتے کہ آپ نے کیا مذہب اختیار کیا کہ نہ آیات قرآن کی تصدیق کرتے
ہین نہ اپنے صحاح ستہ کو مانتے ہین یا تو بہ تبعیت محرق القرآن ان آیات کو مٹا دیجیے یا صحاح ستہ کو
ردی بنا کر صحافون کے ہاتھ بیچ ڈالیے اور اگر ان دونون کی تصدیق کیجیے تو اپنے عتیق اور انکے
شفیق اور شفیق اور طلیق کی شان مین وہی کہیے جو شیعہ کہتے ہین **قولہ** انکے علمانے قبول فرمایا ہے
اقول کوئی بات آپکی تلبیس ابلیسی سے خالی نہین ہوتی ہرگز علماے شیعہ نے کل اصحاب کے فضائل
کو قبول نہین فرمایا بلکہ بعض اصحاب کے جوہری ہین و گوہر شناس ہین سچے موتیون کو چن لیتے ہین
اور جھوٹے موتیون کو مزبلہ پر پھینکدیتے ہین **قولہ** صاحب تحفہ اثنا عشریہ نے **اقول** صاحب تحفہ
اعلی اللہ مقامہ نے انھین اصحاب کے فضائل کو تسلیم کیا ہے جو قابل تحسین و آفرین ہین نہ وہ اصحاب
کہ جو لائق تہجین و نفرین ہین تعجب ہے آپ سے کہ عبارت کو بھی انکی نقل کرتے ہین اور الفاظ کو نہین

دیکھتے وہ خود فرماتے ہین جمیع اصحاب مقدوح ومجروح نہین ہین یہ فقرہ باعتبار اسکے کہ کل لیس بالکل
سو رسالبہ جزئیہ ہی صاف دال ہی اسپر کہ بعض صحابہ مقدوح ومجروح ہین معلوم نہین کہ کیا سمجھکر اسکو آپنے
اپنے دعوے پر دلیل گردانا ہی کچھ بھی سمجھکر بات کیا کیجیے مجنونون کیطرح بیہودہ گوئی کیون اختیار کی ہی
قولہ براہ تقیہ بیان کیے ہین اسکو بھی عالم نے علماے شیعہ سے بیان نہین کیا **اقول** پھر آپ بہت
جھک مارتے ہین جو اُسکی نفی مین زق زق وبق بق کرتے ہین **قولہ** پس خیال کرنا چاہیے کہ اصحاب رسول کی عزت
اقول عزت اور بزرگی اُنھین اصحاب کے لیے ہی جو مقبولین ہین اور حضرت نے اُنھین کے اوصاف اس دعا
مین بیان فرمائے ہین اور مردودین اصحاب وہ ہین جن پر خدا ورسول خدا وائمہ ہدا لعنت کرتے رہے چنانچہ
اُنھین امام نے غاصبین خلافت پر دعائے روز جمعہ مین کیسی لعنت کی پس ممکن نہین ہی کہ ممدوحین
ومرحومین عین مذمومین وملعونین ہون **قولہ** کہکر قناعت کرتے تو بھی کافی تھا **اقول** ہان بظاہر انکو
گنجائش کلام ہوتی ہرچند حقیقت مین وہی اصحاب مراد ہوتے جو صاحبان صفات کے تھے مگر
قربان امام علیہ السلام کے حزم واحتیاط کی اُنھون نے حمقا کے منھ توڑنے کے لیے اتنے پر قناعت نکی بلکہ اپنے
خدا اور خلایق کے سامنے اپنے دادا کے یارون کے ایمان اور بے ایمانی کی تفصیل بیان کردی اور
فرمایا کہ جو اصحاب باایمان صاحبان صفات کے تھے اُن پر صلوات اور اس سے بمفہوم مخالف
ظاہر اور عیان ہوگیا کہ جو بے ایمان ان صفات سے معرّی تھے وہ قابل اُنھین صلواتونکے تھے جو دعائے
روز جمعہ مین ذکر فرمایا **قولہ** اور اپنے گھربار کو تیرے پیچھے چھوڑا **اقول** اگر دیدہ بصیرت ہو تو اسی
فقرے سے صاف آشکار کالشمس فی رابعة النہار ہی کہ مطلق ہجرت کا ذکر نہین فرمایا بلکہ ہجرت مقیدبہ لفظ
لک وفیک ہی پس جو اصحاب کہ ہجرت اُنکی للّٰہ فی اللّٰہ نہین ہی وہ صاحب اس دعا سے خارج ہین پھر
مطلق اصحاب کے لیے جو آپ شور وغل مچاتے ہین اور رقص جملی دکھاتے ہین یہ کسلیے اس فقرہ سے
ظاہر ہی کہ کچھ اصحاب ایسے بھی ہین کہ جنکی ہجرت للّٰہ فی اللّٰہ نہین ہوئی ورنہ کلام معصوم کہ ملوک
الکلام ہی لغو ہو جائے اور قید لک وفیک کا کچھ مفاد نہ ہوئے **قولہ** اور جسقدر امام اُنکی تعریف کرین
اقول جن صحابہ کے امام نے تعریف کی ہی اُنکی شیعہ بھی تعریف کرتے ہین اور اسی دعا کو جسمین

آپ نے بحث بیہودہ پیش کی جو نپا ہو رد کر دا تے ہین اور جو اصحاب کہ برے ہین اُنسے ہر حصہ بلکہ دہ چند
حصہ بڑھکر تبرے کرتے ہین اور اُنکی دشمنی کو عین محبت ائمہ ہدیٰ کی جانتے ہین اور جانا کرینگے **قولہ** کسی
سنی بیچارے کی زبان سے بہ تبعیت ائمہ کرام **اقول** جب شیعون کے پیران اولی الاذناب تبعیت ائمہ کرام
نہ کی تو اُنکے اذناب ذوی الالباب کب تبعیت کرینگے باوجود رونق افروزی جناب جعفر بن محمد صلوات اللہ
علیہ وعلیٰ آبائہ الطاہرین حضرات اہل سنت پیچھے پیچھے ابو حنیفہ کوفی کے پھر لیے اور امام کی تبعیت نہ کی
قولہ خارجی اور ناصبی کہتے ہین **اقول** چونکہ مخالفین ناہنجار بجز منافقین نابکار بدکردار کے لفظ اصحاب سے
کسی کو مراد نہین لیتے اسلیے شیعہ اُنکو ناصبی وخارجی کہتے ہین اور اگر امثال سلمان وابوذر کو مراد لیتے تو
اُنکو دوستان عترت اطہار سے سمجھکر ہرگز غصے مین نہ آتے **قولہ** سچ تو یہ ہی **اقول** سچ تو یہ ہی کہ جو امور
ہتک اسلام وابطال طریقہ دین وایمان کی خلافت کے پردے مین یار غار غدار اور اسکے صاحبین مکار
بدکردار نے کیے ہین وہ دشمنون سے بھی نہین ہوے چنانچہ حدیث صحیح مسلم یکون بعدی الائمۃ لایہتدون
بہدای ولایستنون بسنتی اُسپر گواہ ہی وقد مر منافقین ظاہر مین مہتدین متسنین باطن مین مخرب دین وقد
قلبوا لک الامور وجاؤا بالزور ولنعم ما قیل **بیت** انچہ بفیض نظر دوست کرد * مشکل اگر دشمن جانی
کند * **قولہ** بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا **اقول** مثل مشہور ہی کہ شیطان جان نہین مارتا بلکہ حیران
کرتا ہی کیسے کیسے کس کس بیابان مین حیران پھرے اور کہان کہان کی خاک اپنے سر پر ڈالی اب اصل مطلب پر
آئے **قولہ** ہم دعوی کرتے ہین **اقول** بارہ سو برس سے آجتک بڑے بڑے خارجی وناصبی گذرے کہ اس
دعوی کا اثبات اُنسے نہو سکا آپکی کیا حقیقت ہی کہ ثابت کیجیے دعوی تو بڑے زور وشور سے کرتے ہین
مگر آخر کو دم لگاتے ہین اور دم چراتے ہین **قولہ** اسی لیے **اقول** یہ دلیل عین دعوی ہی ہرچند ہم
غور کرتے ہین مگر سواے مصادرہ علی المطلوب کے کوئی اسلوب نظر نہین آتا دعوی تو یہ ہی کہ تمام
مہاجرین وانصار عموماً وخلفاے ثلثہ خصوصاً مصداق اس دعا کے ہین اور دلیل یہ ہی کہ فقرات اس دعا کے
تمام مہاجرین وانصار پر عموماً وخلفاے ثلثہ پر خصوصاً صادق ہین ہان یار و اس تخبط کو ذرا نظر
انصاف دیکھو کہ جو شخص قائل نہین ہی کہ ایک فقرہ بلکہ ایک لفظ اس دعا کا ثلاثہ پر صادق آتا ہی

کیونکہ قایل ہوگا کہ تمام مہاجرین و انصار پر کل فقرات اسکے صادق آتے ہین ہر بات لغو اور بیجا ہی
نہ صغری ہی نہ کبری ہی نہ نتیجہ ہی ہان سراپا شکل بیجا ہی مگر نہ دل ہی نہ کلیجہ ہی نہ دماغ ہی نہ بیجا ہی سن تشریف
چھل تو تنش نازم باین ریش قش قولہ اور چال وچلن سے ثابت ہوتا ہی اقول ہم ترجمہ دعا مین
مستند بہ لغات کرکے بخوبی ثابت کر چکے کہ چال وچلن ثلثہ کا ہرگز مطابق ان فقرات کے نہین ہی
اور وہ ایسے بدچلن ہین کہ مستحق اس صلوات کے تو نہین ہین لیکن مستحق اور طرحکی صلواتونکے ہین
جسکو امام علیہ السلام نے دعاے روز جمعہ مین غاصبین خلافت پر بھیجا ہی قولہ اس دعوی کو بھی ہم ثابت
کرتے ہین اقول جو دلیل تھی وہ پھر دعوی ٹھہرا بارے پہلا دعوی کیا خاک ثابت کیا جو دوسرے کو پکڑا
اب اسکو بھی چھوڑکر عنقریب تیسرے کو پکڑیگا اور جب اس سے پیچھا چھڑانا مشکل پڑیگا تو کہیگا کہ ہم آگے چلکر
ثابت کرینگے بھاگیے کہانتک بھاگیے گا اور مثل مادۂ افلج کے مادۂ بزکوہی کیطرح اچھلیے گا ہم تمھارا
پیچھا نہ چھوڑینگے راہ آمد وشد نفس تمھاری بند کرنے کی ہر منفذ پر میخ آہنی دھر دینگے

قال المخاطب القمقام ھد اﷲ سبل السلام

جب پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے مکہ معظمہ مین دعوی نبوت کا کیا اور لوگون کو بحکم پروردگار اسلام
کی خوبیون سے آگاہ کیا تو آہستہ آہستہ لوگون نے اسلام قبول کیا اور کفار قریش نے ان لوگون کو
جو حضرت پر ایمان لاے تھے ستانا اور ایذا دینا شروع کیا یہانتک کہ برادری اور قرابت ان سے
چھوڑدی اور اپنے گروہ سے انکو خارج کردیا اور خرید فروخت ان سے بند کردی مگر ان مومنین
نے اسلام کو نہ چھوڑا اور سب کو چھوڑکر پیغمبر صاحب کا دامن پکڑا اور یہ ظاہر ہی کہ تمام مہاجرین
اسی گروہ مین داخل ہین خصوصاً خلفاے راشدین ان سب کے پیشوا ہین تو سواے انکے یہ فضائل
اور کس پر صادق ہونگے اور اگر وہ ہی خارج کردیے جاوین تو وے لوگ جنھون نے ایمان قبول کیا
اور جنکو کفار نے ستایا کون سے تھے اور کس ملک سے آئے اور کہان رہتے تھے ذرا کوئی حضرات
شیعہ سے انکے نام اور حالات کو پوچھے اور دیکھے کہ وہ سواے انھین مہاجرین اور خلفاے راشدین کے
کسی دوسرے کا نام بتلاتی ہین یا نہین ہیہے جہانتک شیعون کی کتابونکو دیکھا اور جو کچھ انکے عالمون سے سنا تو یہی دیکھا

اور سُنا کہ انھین مہاجرین اور خلفائے راشدین کا وہ بھی نام لیتے ہین اور انھین کو ایمان لانیوالون مین شمار کرتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم انکے ایمان کو صدق دل سے تصور کرتے ہین اور وہ اُسکو نفاق پر یا طمع دنیا پر یا کاہنون اور نجومیون کی سُنی پر محمول کرتے ہین لیکن اسکا اقرار کرتے ہین کہ یہ لوگ ظاہر مین ایمان لائے اور پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی نبوت کی معتقد ہوے جیسا کہ حملہ حیدری کا مولف لکھتا ہی کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے اور ایک ایک دو دو آدمی آنپر ایمان لایا کرتے کما قیل

نبودی حبیب خدائے جہان
بر آن قوم آیات وعد و وعید
ولیکن نہ جملہ ز راہ یقین
کہ دنیا کجا بود با مصطفا
خبر دادہ بودند چون کاہنات
تمام اہل آنکار ز لت کشند

دگر وعظ و ارشاد بر این نسق
نکردی ولی کار در مشرکان
نبودی اثر گفتہ اش گاہ گاہ
یکے بہر دنیا یکے بہرہ دین
چنین است دنیا نبود آنزمان
کہ دین محمد ص بگیرد جہان
یکے کرد زین راہ ایمان قبول

در ابطال اصنام و اثبات حق
بخواندی مدام از کلام مجید
کہ بگذاشتی یکدو کس پا براہ
بنا دان رسد گر بگیرد خطا
ولے بود آیندہ منظور شان
ہمہ پیروانش بعزت رسند
یکے شخص بہر خدا و رسول

اور اس امر کو کہ کوئی مہاجرین مین سے بنفاق باطمع دنیا یا بہ استماع اخبار کاہنان ایمان نہین لایا بلکہ صدق دل سے ہر ایک نے اسلام قبول کیا ہم آگے ثابت کرینگے لیکن ہم اسمقام پر اتنا ہی ثابت کرنا چاہتے ہین کہ حضرات شیعہ ان لوگون کا اسلام لانا قبول کرتے ہین اور انکو منکرین نبوت سے نہین جانتے چنانچہ یہ بات انھین چند اشعار سے ثابت ہوگئی اور چونکہ اور علما کا بھی یہی قول ہی اس لیے اور کتابونکی سند لانا تحصیل حاصل ہی باقی رہا اُن مسلمانون کا ایذا اور مصیبت اُٹھانا اور کفار قریش کے ہاتھ سے تنگ ہونا اسکو بھی علمائے شیعہ تسلیم کرتے ہین اور انہین مہاجرین کا جنکو وہ منافق اور مرتد جانتے ہین ونعوذ باللہ من ذلک کفار قریش کے ہاتھ سے مصیبت پانے کا اقرار کرتے ہین چنانچہ مولف موصوف لکھتا ہی کہ جب پیغمبر خدا بسبب محافظت ابوطالب کے کفار کو قدرت نہوتی تو اُنکے اصحاب کو ستاتے اور ایذا دیتے کما قیل **نظم**

وے چون ابوطالب نامور ❊ نگهبان او بود ازین پیشتر ❊ بایذائے او کس نمی یافت دست

رسانیدی اصحاب او را شکست ❊ بهر کوی و هر برزن و هر قمر ❊ که کردی ز اصحاب او کس گذر

نمودندی اعدای او از غلو ❊ بهر گونه آزار و ایذائے او ❊ به ضرب و بشتم و به بشت و لگد

بدیگر ستمهائے بیرون ز حد ❊ فگندندی زهر سو بسر خاک شان ❊ نمودی برهنه تن پاک شان

پس آنگه نشاندی چنان بی ثبات ❊ دران ریگ تفسیده از آفتاب ❊ بریدی ازان قوم آب و طعام

زدی تازیانه ز خلف و امام ❊ دگر ظلمهائے هلاکت مآل ❊ که آرد بیانش بدینها ملال

نمودندی آن ناکسان شقی ❊ بران زمرهٔ مومن متقی ❊ اب کوئی حضرات شیعہ سے پوچھے کہ باوجود تصدیق اس امر کے کہ اصحاب نبی پر کفار کے ہاتھ سے اس قسم کی مصیبتین و تکلیفین پہونچتی تھین اور وہ اُسپر صبر کرتے تھے اور پیغمبر صاحب سے جدا نہوتے تھے اور اعلاء کلمۃ الدین دن رات سعی بلیغ کرتے رہتے تھے تو اگر ان لوگون کے حق مین وہ صفات جو امام نے بیان کیے صادق نہین ہین تو پھر دوسرے لوگ کون ہین جو مصداق ان صفات کے ہین اگر حضرات شیعہ انصاف کو داخل دین اور تعصب و عناد کو چھوڑ دین اور امام کے اس کلام پر غور کرین الذین ھجرتھم العشائر اذ تعلقوا بعروتہ وانتفت منھم القرابات اذ سکنوا فی ظل قرابتہ اور پھر صحابہ کرام کی حالات کو خود اپنی ہی کتابون سے نکالکر دیکھین تو تمام مہاجرین کو مصداق اس مضمون کا پاوین اور کسی ایک کو اُس فضیلت سے مستثنی نہ کرین لیکن اگر اس پر بھی حضرات شیعہ کے خاطر جمع نہو اور خلفاے راشدین کے ایمان اور اسلام کی تفصیل بقید آنکے نام کے چاہین تو اُسکو بھی غور سے سنین اور اپنی ہی کتابون کی سند لین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اب حضرت مخاطب لاثانی نے بتقریر نیچری و کرسٹانی قصہ خوانی اور جھوٹی سچی کہانی شروع کی اب داستان گوئی پر مدار ہی اور قرآن و حدیث بیکار اور خارج از اعتبار ہی جو ابتدائے کتاب مین راگ گایا تھا وہی پھاگ پھر گاتے ہین اور پیغمبر پر کل ایمان لانیوالون کو

کامل الایمان ٹھہراتے ہین اور مصداق کل صفات کا انھین کو فرماتے ہین اس جھوٹے کھانیکو چھوڑیے
اور قرآن مجید کے صفحہ اول کو دیکھیے کہ جناب باری فرماتا ہے ومن الناس من یقول
آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ھم بمومنین یخادعون اللہ و
الذین آمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون
یہ آیہ وافی ہدایہ اور امثال اسکے کہ سیکڑون ہین نبص صریح اس پر دلالت کرتے ہین کہ ایمان لانیوالے
دو قسم کے تھے ایک وہ لوگ جو ایمان للہ فی اللہ لائے تھے دوسرے وہ لوگ جو فقط ظاہری ایمان
بطمع دنیا لائے تھے اور مصداق لم تومن قلوبھم کے تھے جیسا کہ جن اشعار سے آپ سند لاتے
ہین اُسمین موجود ہی بیت ولیکن نہ جلہ زراہ یقین بہ یکی بہر دنیا یکے بہر دین ۶ اور آیہ ائمۃ
یدعون الی النار اور آیہ تریدون عرض الدنیا اور آیہ تؤثرون الحیوۃ الدنیا
اور آیہ تسرون الیھم بالمودۃ واشال ذلک مما لایحصی کثرۃ اور حدیث قرطاس اور
حدیث فدک اور حدیث جیش اسامہ اور حدیث ائمہ لایھتدون بھدای ولایستنون
بسنتی اور حدیث اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم وامثال ذلک مما لایحصی سب کے
اسی پر دلالت ہی کہ یہ منافقین مہاجرین وانصار سے تھے پس اب ہم مثل آپ کے پوچھتے ہین
کہ اگر یہ لوگ مہاجرین وانصار سے نہ تھے تو کون سے تھے اور کس ملک سے آئی تھے اور کہان رہتے
تھے ذرا کوئی حضرات اہلسنت سے اُنکے نام اور حالات پوچھے اور اُنکی کتابون مین دیکھے تو
سوائے انھین منافقین مہاجرین اور انصار کے جنکے پیشوا خلفاء غیر راشدین تھے اور کسی کو
نہ پاویگا ہمنے جہانتک سنیونکی کتابون مین دیکھا اور جو کچھ اُنکے علماسے سنا تو یہی دیکھا اور
یہی سنا کہ انھین مہاجرین اور انصار اور خلفاء راشدین کا نام لیتے ہین اور انھین سے
کل افعال نفاقی کے سرزد ہونے کا اقرار کرتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم اُنکے افعال کو اُنکی نفاق پر
محمول کرتے ہین اور وہ لوگ اُن افعال نفاقی کی تاویلین کرتے ہین فدک مین کہتے ہین کہ
اہل بیت معصومین خطا پر تھے مسح قرطاس ـــ ہین کہتے ہین کہ پیغمبر خدا کی راحت وہی منظور تھی گو

است گمراہ ہو تو ہو پیغمبر کو تو بکمال محبت دو چار سطر لکھنے کی یا مشقت سے بچالیا تخلف جیش اسامہ
مین لکھتے ہین کہ وہ مجتہد تھے انکے اجتہاد مین یہی آیا کہ پیغمبر کو مرتے وقت چھوڑنا چاہیے گو خلاف
نص ہو اور بعد انکے مرنے کے انکو بغسل و کفن چھوڑ دینا چاہیے اور انتظام خلافت کو سب سے مقدم کرنا
چاہیے کہین ایسا نہو کہ دوسرے لوگ خلیفہ بنجائین اور یہ منھ دیکھا کر رہجائین یا کہین ایسا نہو کہ یہود و نصارے
منزلہاے دور دراز سے بسواری ریل پہونچکر مدینہ کو غارت کر لیجائین بہرکیف اسکا تو اقرار کرتے ہین
کہ یہ افعال اہل روم و شام و فارس کے نہین تھے بلکہ انھین صحابہ مہاجرین و انصار کے تھے باقی رہا
یہ امر کہ کل مہاجرین منافقین خصوصاً ثلثہ یالطمع دنیا یا باستماع اخبار کاہنان ایمان لائے تھے اسکو ہم ہرجگہ
ثابت کر چکے ہین اور آگے چلکر بھی ثابت کر دینگے **قولہ** جو حضرت پر ایمان لاے تھے ستانا اور ایذا دینا شروع کیا
اقول ہان جیسا کفار نے ستانا شروع کیا تھا ویسا ہی آپنے شروع تقریر سے خدع و فریب و کید و
شید شروع کیا اور خیول خوشخصال کو اور حمیر و بغال کو ایک ہی لکڑی سے ہنکانا شروع کیا اور سب
ایمان لانیوالون کو برابر کردیا ۲ فمن کان مومنا کمن کان فاسقا لایستوون اور حقیقۃ الامر
یہ ہی کہ کفار کا ستانا اور ایذا دینا سب کو برابر نہ تھا بلکہ جو لوگ للہ فی اللہ ایمان لائے تھے اور مومنین
مخلصین تھے انکو بہت ایذا پہونچتی تھی اور جو لوگ بطمع دنیا ایمان لائے تھے اور منافقین سے تھے اور وہ کفار سے
بھی کسیقدر لگی لپٹی رکھتے تھے واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انما نحن مستھزؤن انکو ایذا
بہت کم پہونچتی تھی بلکہ اگر نہین بھی پہونچتے تھے ہان یہ ہو سکتا ہی کہ بعض کفار جو ناواقف از حال تھے اور ظاہر
انکو کلمہ گو پاتے تھے دس بیس جوتیان انکو بھی لگا دیتے ہونگے تو یہ بات قرین قیاس ہو سکتی ہی لیکن آپنے
بمکر و خدع سبکو برابر کردیا **قولہ** اپنے گروہ سے انکو خارج کردیا **اقول** یہ بات ٹھیک ہی اسلیے کہ انکا گروہ
کفر تھا اور انکا گروہ ایمان حقیقی اور ایمان نفاقی کا تھا اور یہ دونون ایمان کفر محض سے علحدہ تھے **قولہ**
مگر ان مومنین نے اسلام نہ چھوڑا **اقول** کیونکر چھوڑتے کہ اسلام کا قبول کرنا یا لغرض دین تھا یا بغرض
دنیا تھا اور نقص غرض خود کوئی نہین کرتا پھر وہ لوگ کیونکر کرتے **قولہ** یہ ظاہر ہی کہ تمام مہاجرین اسی
گروہ مین داخل ہین **اقول** اسی گروہ سے کیا مطلب ہی اگر مراد اعم از مومنین و منافقین ہی وہ منافقین کہ خلفاے

غیر راشدین آن سب کے پیشوا ہین تو یہ بات مسلم ہی مگر آپ کو اس سے کچھ حاصل نہوگا اور اگر مراد
یہ ہی کہ تمام مہاجرین مومنین و موقنین مین داخل ہین تو لانسلم اسی مین ہماری آپکی بحث ہی کہ آپ کل
مہاجرین بلکہ کل انصار کو بلکہ کل صحابہ کو عدول کہتے ہین اور ظاہر ہی کہ شیعون کو اسی سے عدول ہی وہ بعض کو
مومن اور بعض کو منافق کہتے ہین اور آیات کلام اللہ و احادیث رسول اللہ سب اپنے پر شہود عدول
ہین و قد مر کثیر منہا و یاتی پس مناسب بلکہ ضرور ہی کہ بجائے قول آپکے کہ یہ ظاہر ہی یون کہا جاے کہ حقیقۃ الامر
یہ ہی کہ بظاہر ایمان لانیوالے تو کل مہاجرین تھے گو بعضون کے باطن مین کفر و نفاق بھرا ہوا اور مصداق
یخادعون اللہ تھی اور یہ مخادعین چاہتے تھے کہ اسی حیلہ سے دنیا حاصل ہو پس جو تکلیفین انھون نے
طلب دنیا مین اٹھائین اہل دنیا کہین طلب دنیا مین اُس سے زیادہ اُٹھاتے ہین مگر چونکہ دنیا بالاتفاق
ہی بعض انمین سے مثل حضرات ثلثہ کے اپنے مقاصد دلی پر فائز بھی ہو جاتے ہین اور بعض خسر الدنیا و الاخرہ
کے مصداق ہو جاتے ہین اس زمانہ کے لوگون مین ہم دیکھتے ہین کہ طلب دنیا کیلیے بامید موہوم لندن
تک جاتے ہین اور پھر بھی کوئی خلافت بجز خلافت کے ہاتھ نہین آتی مکہ سے مدینہ تک تو بارہ ہی منزل تھا
بامید حصول دنیا وہان جانا تو کچھ مشکل ہی نہین تھا **قولہ** خصوصاً خلفاء راشدین ان سبکے **اقول**
شیعون کے نزدیک پیشوائی ثلثہ واسطے منافقین اور مرتدین اور مغیرین اور مبدلین کے ثابت ہی
جنھون نے انکو خلیفہ بنایا تھا نہ واسطے مومنین مخلصین کے جو منکر ہین سے انکی خلافت سراپا جلافت کے
تھے اگر آپ بھی تباہی منافقین انکو اپنے آگے کر لیجیے گا تو کیا مضائقہ ہی مگر شیعونکے نزدیک انکی پیشوائی
باعتبار ائمہ یدعون الی النار کے مسلم ہو سکتی ہی **قولہ** تو وے لوگ جنھون نے ایمان قبول کیا **اقول**
وہ لوگ جنھون نے ایمان نفاقی قبول کیا وہ تمہارے ثلثہ اور اتباع انکے تھے اور وہ لوگ جنھون نے اللہ
و للرسول لا للدنیا ایمان قبول کیا کچھ ان لوگونکی شان ابھی فائدہ جلیلہ مین ہم دیکھ چکے اور بنام و نسب انکے
بیان کر چکے بزبان دوستان ثلثہ بالجملہ وہ وہی لوگ تھے کہ جناب رسولخدا نے روز احد شہادت انکے
ایمان پر دی تھی اور وہ وہی لوگ تھے کہ جناب امیر انکو اخوانی الزاہدین فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو
لوگ اس مین بھگئے ہین وہ اپنے جینے سے خوش نہین ہین اور آپکے ثلثہ اگر جینے سے خوش نہوتے تو

لڑائیون سے کیون بھاگ آتے اور وہ لوگ بقول ابن ابی الحدید جامع بین الشجاعۃ والزہد والعبادۃ
تھے مثل سلمان و ابوذر و مقداد و عمار کے اور پیغمبر خدا نے آپکی صدیق اکبر سے فرمایا تھا کہ تو نے
انکے ناخوش کرنے سے خدا کو ناخوش کیا **قولہ** کس ملک سے آئے تھے اور کہان رہتے تھے **اقول** ملک
حجاز مین رہتے تھے اور کچھ اُسمین سے اصلاب طاہرین اور ارحام طیبین سے آئے تھے اور کچھ اُنمین سے
بمصداق یخرج الحی من المیت خاندان کفر سے آئے تھے اور جناب رسولخدا کے ساتھ رہتے تھے ہر شدت
و رنج مین اور ہر مصیبت و عنا مین نہ یہ کہ وقت شدت و عنا فرار اور وقت تقسیم غنایم کمربستہ تیار حاضر
سرکار **قولہ** دوسرے کا نام بتلاتے ہین یا نہین **اقول** منافقو مین تو آپکے ثلثہ اور انکے اتباع کا نام
بتلاتے ہین مگر مومنین موقنین مین دوسرون ہی کا نام زبان پر لاتے ہین جیسا کہ فائدہ جلیلہ مین اُنکے نام
قولہ ہمنے جہانتک شیعونکی کتابونمین دیکھا **اقول** قاتلہ اللہ من قبایع ما الکذبہ کسی ایک کتاب کا بھی پتا اور نشان
دیا ہوتا کہ جسمین انحصار ایمان لانیوالون کا ثلثہ اور انکے اتباع مین ہوتا کس شیعہ نے کس کتاب مین منحصر کیا ہی
ایمان لانیوالون کو یا مہاجرین و انصار کو ثلاثہ اور انکے اتباع مین کہ کلہم زمرہ منافقین سے تھے اور کوئی
اُنمین حقیقی ایمان لانیوالا نہ تھا ایمان حقیقی لانیوالے وہی لوگ تھے جنکے نام ہمنے تحت کا نفوا مین اور
تحت احسنوا الصحابہ مین اور تحت حسن جہاد مین بیان کیے دنیا بھر کے شیعہ یہی بیان کرتے ہین اور سب
کتابون مین بھی یہی لکھا ہی آپکا منحصر کرنا ثلثہ اور انکے اتباع مین محض کذب و دروغ بیفروغ ہی معاذ اللہ آپکا
جھوٹھ کا بھی ٹھکانا ہی کہ جنسے ہم صراحۃً رات دن بیزاری کرتے ہین آپ کہتے ہین کہ شیعہ فقط اُنھین
اشقیا کو ایمان لانیوالون مین شمار کرتے ہین **قولہ** مگر فرق اتنا ہی **اقول** یہ فرق کیا آپنے کم سمجھا ہی
یہ فرق آپکے خلفاء کو درکات اسفل السافلین کو پہونچا دیتا ہی **قولہ** لیکن اسکا اقرار کرتے ہین **اقول**
کون دنیا مین ایسا ہی کہ منافقین سے ایمان ظاہری کا انکار کرے انکا لفظ منافق نص صریح ہی اوپر ایمان
ظاہری کے پس یہ ایمان ظاہری کہ جو ضمن نفاق مین پایا گیا ہی اگر آپ شیعون سے اقرار کروا کے بہت
غنیمت سمجھتے ہین تو ہملوگ کسیطرح اُس سے انکار نہین ہی **قولہ** ظاہر مین ایمان لائے الی قوت نبوت کے **اقول** جب
شیعہ یہ کہتے ہین کہ ظاہر مین ایمان لائے پھر انکی نبوت کے معتقد ہونیکے کیونکر قائل ہو سکتے ہین معتقدین نبوت تو

اصحاب ایمان حقیقی ہین نہ ظاہری اور اعتقاد امر قلبی ہی کہ ظہور اسکا افعال ظاہری سے ہوتا ہی جیسا آپکے
محدثین نے روایت کی ہی کنّا نعرف المنافقین ببغض علی ابن ابیطالب رض کافی ازالۃ الخفا اور موئد
اسکی وہ حدیث ہی جو صحیح ترمذی مین ہی لا یحبہ الا مومن و لا یبغضہ الا منافق مین جبکہ افعال
قبیحہ ثلاثہ کے چہ بعد جناب رسالتمآب وچہ بعد وفات ہم ثابت کر چکے پھر انکو معتقد نبوت کہنا نبیون
سے کیونکر ہو سکتا ہی اظہار اعتقاد لسانی چہ از اول وچہ از ثانی مثل انک لرسول اللہ واللہ یشہد ان
المنافقین لکاذبون ٹھیک و درست ہو سکتا ہی پس اگر معتقد نبوت ہونے سے یہی مراد ہی تو سلمنا
فہو لا یضرنا بل ینفعنا قولہ جیسا کہ حملہ حیدری کا مولف اقول عبارت حملہ حیدری
خصوصاً قول انکا بیت و لیکن نہ جملہ زراہ یقین چو کیے بہر دنیا یکے بہر دین نص صریح تر او پر
اس امر کے جو ہمنے بیان کیا معلوم نہین کہ ان اشعار کے ذکر سے بجز شہادت نفاق بعض صحابہ اور
کیا ملا قولہ اس امر کو کہ کوئی مہاجرین مین سے بنفاق ایمان نہین لایا ہم آگے ثابت کرینگے اقول اول
آپ نے دعوی یہ کیا کہ ہم خلفاء ثلثہ کو مصداق اس دعا کا ہونا ثابت کرتے ہین اسکے اثبات مین انکی
نفاق کو باشعار حملہ حیدری ثابت کیا اب کہتے ہین کہ انکے ایمان بصدق دل لانے کو آگے چلکے ثابت
کرینگے کیون حضرت آپ مصداق دعا ہونا ثلاثہ کا ثابت ہوچکا فقط اتنی ہی بات ہے کہ صحابہ سے
بعض منافق بھی تھے آپ اونہی منافق مصداق دعا کے ہین یہ کمبخت بیہودہ مقال بھونڈے خصال
کیا کیا ہاتھ پانون پٹکتا ہی اور ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اچکتا ہی قولہ اسلام لانا قبول
کرتے ہین اقول اسلام لانا یعنے ظاہر مین زبان سے شہادتین کہنا قبول کرتے ہین اور ثلثہ اور
انکے اتباع کو لما یدخل الایمان فی قلوبہم کا مصداق ہونا بھی قبول کرتے ہین قولہ اور
انکو منکرین نبوت سے نہین جانتے اقول نہین نہین ایسا نہین بلکہ منکرین نبوت سے جانتے
ہین قلباً گو لساناً انک لرسول اللہ کہتے تھے واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون قولہ
انھین چند اشعار سے ثابت ہو گئے اقول انھین چند اشعار سے بعضون کا ایمان اور بعضون کا
نفاق بھی ثابت ہو گیا قولہ تحصیل حاصل ہی اقول بلکہ تحصیل لاحاصل اور تطویل لاطائل ہی

اس لیئے کل کتابون سے ثلثہ کا ایمان نفاقی ہی ثابت ہوتا ہی چھوڑ کر کرنا اُسکا لا حاصل اور لاطائل
ہی قولہ باقی رہا اُن مسلمانون کا ایذا اُٹھانا اقول ایذا اُٹھانا مسلم ہی مگر سب کیلیے بہر دنیا کے بہر دین۔
جن لوگون نے دنیا کے لیے مصیبتین اُٹھائین وہ کس گنتی و شمار مین آسکتے ہین لاکھون کرورون آدمی
تحصیل دنیا کے واسطے مصیبت اُٹھاتے ہین سہ ساطلب بعد الدار عنکم لتقربوا
و تسکب عیناي الدموع لتجمدا قولہ اُنھین مہاجرین کا جنکو وہ منافق اور مرتد جانتے
ہین الی قولہ مصیبت پانے کا اقرار کرتے ہین اقول اس تخصیص مین آپ کاذب ہین کہ شیعہ اُنھین منافقین
ہی کی تکلیف پانے کا اقرار کرتے ہین بلکہ شیعہ تو مومنین کے زیادہ منافقین سے تکلیف پانے کا اقرار کرتے
ہین منافقین تو فقط سو پچاس جوتیان ابن ربیعہ کی کھالیتے تھے اور سر جھاڑ ڈالتے تھے لیکن مومنین
کی تو جانون پر بنتی تھی اور وہ لوگ مثل ثلثہ کے جان دینے سے ڈرتے نہ تھے ورنہ صف جنگ مین
فرار کو قرار پر وہ بھی اختیار کرتے قولہ چنانچہ مولف موصوف لکھتا ہی اقول مولف نے سابق
مین بیان کیا کہ کچھ لوگ بطمع دنیا ایمان لائے اور کچھ لوگ بطمع دین لیکن صاحبان دنیا کا برائے
طلب دنیا تکلیف اُٹھانا چونکہ کسی گنتی شمار مین نہ تھا اور اُنکی تکلیفین بھی بسبب اسکے کہ کسیقدر کفار
سے ملی رہتی تھین کم نہین اس لیے مؤلف نے ذکر اُنکی تکلیفات کا نہین کیا بلکہ ذکر کیا مومنین و متقین
کے تکلیف پانے کا جنھون نے للہ فی اللہ تکلیفین اُٹھائین اور زیادہ تکلیفین اُٹھائین نہ مثل
منافقین کے کم چنانچہ فرمایا بیت نمودندے آن ناکسان شقی + بر آن زمرۂ مومن متقی + اب سمجھے کہ ثلثہ
کو مومن و متقی کہا استغفر اللہ اگر ثلثہ ہی مومن و متقی ہون تو پھر دنیا کے لیے کون لوگ ایمان لائے
تھے اور دنیا کسکو حاصل ہوئی اور کون لوگ مہاجر و انصار سے مثل ثلثہ کے دنیا سے متمتع ہوے قولہ
اور پیغمبر صاحب سے جدا نہ ہوتے تھے اقول اہل دین للہ و للرسول پیغمبر سے جدا نہوتے تھے اور
اہل دنیا بطمع دنیا و بطمع حصول مکنت و جاہ جدا نہوتے تھے جیسا کہ قریب وفات آنحضرت مین
تخلف از جیش اسامہ مورد لعنت ہونا اپنا قبول کیا مگر آنحضرت کو بطمع حصول خلافت سراپا
جلافت نہ چھوڑا لیکن جب کبھی جان پر آپڑتی تھی تو دنیا و اسے بھاگ کھڑے ہوتے تھے اسلیے کہ اگر

جان ہی نہین تو دنیا کہان سے ملیگی آئے ابن ربیعہ کی جوتیان کھا لینے تک تو مضائقہ نہ تھا اس سبب سے
کہ اُسیکی تو عادت ہوگئی تھی ہان جو لوگ سچے دل سے ایمان لائے تھے وہ کسی وقت شدت و رخا مین ساتھ
نہ چھوڑتے تھے جیسا کہ سابق مین ہمنے بیان کیا **قولہ** پھر دوسرے کون لوگ ہین **اقول** دوسرے لوگ
سوائے ائمہ اور انکے اتباع کے ہین کہ وہ مومنین خاص تھے جنکے نشان ذاتہ حلیلہ ہین ہم دیکھے ہین **قولہ**
انصاف کو دخل دین اور تعصب و عناد **اقول** الحمد للہ کہ شیعہ کلا و طرا بحلیہ انصاف متصف ہین کبھی
تعصب و عناد نہین کرتے بے انصافی سنیون کے حصہ مین پڑی ہے کہ ہر نیک و بد کو برابر سمجھتے ہین
اور گھوڑے اور گدھے مین کچھ فرق نہین کرتے لا تستوی الظلمات والنور
ولا الظل ولا الحرور ولا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنة اصحاب الجنة
هم الفائزون افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون
اعادی اہلبیت سے اہلسنت معاویہ متوارث تعصب و عناد ہین شیعہ بیچارے ہمیشہ مثل اپنے امامون
کے مظلوم ہین انکو تعصب و عناد سے کیا علاقہ اللهم عجل فرج آل محمد واجعل ثارنا بثارهم
قولہ اس کلام پر غور کرین **اقول** شیعون کے نزدیک یہ کوئی امر نظری نہین ہے کہ محتاج بغور و فکر
ہو آپ کے ثلثہ کا مصداق نہونا اس صفات کا جو دعا مین مذکور ہین شیعون کے نزدیک
بدیہیات اولیات سے ہے چنانچہ ترجمہ دعا مین ہم اسپر تنبیہات جلیہ واضحہ کر چکے **قولہ** اولیائے
کرام **اقول** کرام و لئام کی حالات اپنی کتابون اور تمھاری کتابون کو لکھا لکروف دیکھتے ہین
کہین مہاجرین کو مصداق اس مضمون کا نہین پاتے اپنی کتابون سے قطع نظر کرکے تمھاری کتابون
سے بعض مہاجرین کا منافق ہونا ثابت ہوتا ہے خصوصاً آپکے ثلثہ کا کہ روسائے منافقین
ہونا بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ مثل احادیث فدک و قرطاس و تخلف از جیش اسامہ وغیرہ کے
کہ جسکے اثبات سے کتابین بھری ہوئی ہین ثابت ہے **قولہ** اسپر بھی حضرات شیعہ کی خاطر جمع **اقول**
کوئی آپ ہی کا ایسا نافہم ہوگا جسکی خاطر جمع باوجود دیکھنے دلائل نفاق ثلثہ کی تمام مہاجرین
کی خوبی پر ہو گی **قولہ** خلفائے راشدین کے ایمان **اقول** آپ نے شروع صفحہ مین وعدہ کیا تھا کہ

کل مہاجرین بصدق دل ایمان لائے اور کوئی بنفاق یا بطمع دنیا ایمان لایا اسکو ہم آگے چلکے ثابت کرینگے اُسکو آیا ثابت کر چکے جواب ایمان ثلثہ ثابت کرنے چلے ہین دعوی تو بڑے زور وشور سے کیا تھا پھر کیون مثل ضرطہ بعیر باد ہوا ہوا مثل مشہور ہی کہ بھاگو بھاگو ہاتھی پادیگا ہاتھی نے پاد ائین رنگہائے بوقلمونی آپ کی استفہام مین تماشا کرتی ہین پہلے دعوی کیا کہ کل صحابہ اچھے ہین جب اُسکو ثابت نہ کرسکے تو کہا کل مہاجرین اور انصار اچھے ہین جب یہ بھی ثابت نہو سکا تو اپنے ثلثہ کی خوبی کی فکر اثبات مین پڑے اور انشاء اللہ دیکھ لیجیے گا کہ جز رجع بخفی حنین کچھ ہاتھ نہ لگیگا

قال المخاطب للمقام هداه الله سبل السلام

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا حال حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین کہ ابو بکر صدیق انھین چند لوگون مین ہین جو سب سے اول ایمان لائے اور جنھون نے اورون سے پہلے پیغمبرؐ کی نبوت کو تصدیق کیا چنانچہ ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا حال آیۂ غار کے بیان مین لکھ چکے ہین اس مقام پر صرف ان اعتراضات کو بتفصیل رد کرتے ہین جو کہ حضرت صدیق اکبر کے ایمان پر علماء شیعہ نے کیے ہین منجملہ ان اعتراضات کے جو ابو بکر صدیق کے ایمان پر حضرات شیعہ کرتے ہین ایک یہ ہی کہ انھون نے کاہن سے سنا تھا کہ ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور اسپر ایمان لانے والے اور اسکی اطاعت کرنیوالے بڑے مرتبہ پر پہونچینگے اسلیے وہ ایمان لائے چنانچہ موٗلف حملہ حیدری بھی مثل اپنے اور علماء کے لکھتا ہی **اشعار**

ابا بکر زان پس بره پا گذاشت	کہ گفتار کاہن بدل یاد داشت
باو کاہنے دادہ بود این خبر	کہ مبعوث گردد یکے نامور
ز بطحی زمین ورہین چند گاہ	بود خاتم انبیائے الٰہ
تو با خاتم انبیا بگروی	چو او بگذرد جانشینش شوی
ز کاہن چو بودش باو این نوید	بیاورد ایمان لشان چون بدید

لیکن یہ قول باطل ہی چند دلیلون سے پہلے دلیل اگر یہ امر تسلیم کیا جاوے کہ ابو بکر صدیق رضی تعالی عنہ کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تو ضرور اُسکے کہنے کو سچ جانا ہوگا تو جسطرح پر اُسکے اس کہنے کو تصدیق کیا ہوگا کہ خلافت بعد رسولؐ کے انکو ہوگی اسی طرح پر اس کہنے کو بھی تصدیق

کیا ہوگا کہ وہ نبی برحق ہونگے اور اُنکا دین سچا ہوگا تو ضرور وہ پیغمبر صاحب کو سچا پیغمبر سمجھکر ایمان لائے ہونگے پس اس سے بھی تصدیق رسالت ثابت ہوتی ہی اور یہی کا نام ایمان ہی اور اسی سے حضرت شیعہ انکار کرتے ہین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو قتل سے ایمان لانیوالا نہین کہتے چنانچہ مجتہد صاحب ذوالفقار مین لکھتے ہین کہ خلیفہ اول از اول امر از ایمان بہرہ نداشت باتفاق من علماء الامامیتہ لیکن اگرچہ جناب مجتہد صاحب قبلہ و کعبہ نے یہ دعوی کیا کہ تمام علماء کا اتفاق ہی کہ ابوبکر صدیق اول سے ایمان نہ لائے تھے مگر حضرت سے غلطی ہوئی اسلیے کہ علامہ حلی نے شرح تجرید مین لکھا ہی کہ خود جناب علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی امنت قبل ان امن ابو بکر کہ مین ایمان لایا قبل اسکے کہ ابوبکر ایمان لائی ہون تو جب حضرت علی کے قول سے ایمان انکا ایمان لانا ثابت ہوا تو پھر مجتہد صاحب کا کہنا کون سنتا ہی

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

جب مخاطب کل وعادی ملذ و بہ کا اثبات چھوڑکر اب بالخصوص ابوبکر کے ایمان کو بیان فرماتے ہین اور بکذب و دروغ کہتے ہین کہ حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین کہ ابوبکر انھین چند لوگون سے ہین جو سب سے اول ایمان لائے اور پیغمبر کی نبوت کی تصدیق کی حضور والا بالکل جھوٹھے ہین شیعہ نہ انکے ایمان ہی کے قایل ہین نہ انکی تصدیق نبوت کے قایل ہین نہ اول مین نہ آخر مین ہان باقرار مخالف و موالف ہم پیشتر ثابت کرچکے ہین کہ بعد بہت سے لوگون کے ایمان لانے کے اقرار لسانی لبشہادتین اول و دوئم و سیوم نے بھی کیا اور اس اقرار لسانی سے نہ ایمان ہی انکا ثابت ہوا نہ تصدیق بہ نبوت ثابت ہی جبتک کہ تصدیق جنانے کا ثبوت نہو کہ ایمان حقیقی وہی ہی اور اسکا ثبوت آپ سے کیا ہوگا جب آج تک بڑے بڑے خارجیون اور ناصبیون سے نہو سکا آپ تصدجنانے مین فرماتے ہین کہ اگر ہم اسکو تسلیم کرلین کہ ابوبکر کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تھے تو ضرور اُسکے کہنے کو سچ جانا ہوگا اور اس قضیہ کو اصل ٹھہرا کے اسپر تفرع کرتے ہین کہ جسطرح آپکاہنے کو دربارہ خلافت سچ جانا ہوگا اسیطرح پیغمبر کی نبوت کو بھی سچ جانا ہوگا اور اسیکا نام ایمان ہی و

واہ سبحان اللہ کیسا استدلال ہی اگر فخر رازی زندہ ہوتا تو سو بار آپ کے گرد گھومتا اور سو جان سے نبد ہوتا اور آپکا منھ چومتا مگر حضرات شیعہ تو بڑے بدمذہب ہین وہ آپکو فخر رازی کا خربیانینگے اور آخر مین اور ہی کچھ جانینگے بالجملہ آپکی اصل بے اصل ہی اور فرع بھی سراپا مزل ہی بچند وجہ اولاً یہ کہ آپ جو فرماتے ہین کہ ضرور کاہن کے کہنے کو دربارہ خلافت سچ جانا ہوگا ہم کہتے ہین کہ لا نسلم کہ ضرور سچ جاننا ضرور ہوا بلکہ احتمال سچے ہونیکا تعمیل عمل بمقتضاے رجا و امل مین کافی ہی یہ کیا ضرور ہی کہ جس امر کی امید مین انسان کد و کاوش اور دوا دوش کرے وہ خواہی نخواہی یقینی ہو ہم ہزارون اہل دنیا کو دیکھتے ہین کہ باحتمال حصول دنیا طلب دنیا مین مشغول ہوتے ہین اور اکثر ہی کہ فائز بھی ہو جاتے ہین اور فقط احتمال پر کیا کیا محنتین اور مشقتین اٹھاتے ہین آپ خود ہی اپنے دین و ایمان سے ارشاد فرمائیے کہ جس عہدہ پر آپ فائز ہوے ہین آیا آپکو ابتدا سے یقین تھا کہ ہم ضرور فائز ہونگے بلکہ ظاہر ہی کہ مثل کل طالبین دنیا کے فقط باحتمال متمتع ہونے کے دنیا سے آپنے انگریزی پڑھنے مین کسقدر دماغ سوزی کی ہوگی پھر یاد کرنے مین قانون انگریزی کے کتنی محنت اور مشقت اٹھائی ہوگی پھر باحتمال درست آنے امتحان کے کسقدر سعی اور کوشش کی ہوگی بعد اسکے باحتمال ملجانے نوکری کے کس کس دروازے کی خاک چھانی ہوگی اور کسقدر سعی و سفارش بہم پہونچائی ہوگی بعد اسکے باحتمال حصول نیکنامی کہ جس مین ترقی مشاہرہ ہو کیسی دنرات محنت اور مشقت اور آسیاسائی اور چکی کی لپسائی کی ہوگی تب اس مرتبہ کو پہونچے ہونگے اور احتمال بقاے ادوات تمتع از دنیا اور احتمال بقاے حیات مستعار تا حصول مدارج تمتع علاوہ ان سبکے ہوگا پس تنے احتمالون پر آپنے عمل کیا کہ انمین سے کیسکا یقین نہ تھا نب بمقصود دلی فائز ہوے اسیطرح سے حضرت ابوبکر نے باحتمال حصول خلافت بہت سارا جلافت مشقتین اٹھائین اور دوست جو کفار سے خصوصاً امثال ابن ربیعہ سے بڑی ذلتین پائین تب اپنے مطلب پر مثل جناب والا فائز ہوے ثانیاً تصدیق بہ نبوت بناء فاسد علی الفاسد ہی اسلیے کہ متفرع ہی اوپر ضروری ہونے تصدیق کاہن کے سچ حصول دنیا اور ہمنے ابھی بیان کیا کہ وہ خود کچھ ضروری نہین بلکہ فقط احتمال حصول دنیا طلب دنیا مین کافی ہی پس غایۃ مافی الباب تفرع اس احتمال پر ہوگا مگر احتمال نبوت نہ تصدیق نبوت اور یہ ظاہر ہی کہ مدار ایمان کا اوپر ایقان کے ہی نہ اوپر احتمال کے ثالثاً کاہنونکے قول کی وقعت

جناب رسول خدا کے معجزات سے کبھی بڑھکر نہ تھے پس جب معجزات جناب رسولخدا اجورا اون
کفار و منافقین دیکھی تہی موجب اون کی تصدیق نبوت کے نہوتے تھے بلکہ خود او حضرت کو
ساحر و کاہن کہتی تھی تو قول کاہن کیونکر موجب تصدیق نبوت ہو جائیگا رابعا اکثر اہل دنیا کو ہم
دیکھتی ہین کہ تصدیق کہنہ و منجمین و اہل جفر و رمل کی دربارہ حصول مطالب دنیوی کرتے ہین
اور اعتقادات دینیہ مین اونکی تصدیق نہین کرتے خامسا ہم اکثر سفہا کو دیکھتے ہین کہ بطمع حصول کسی
غرض دنیوی کے کہنے سے منجم و کاہن کے اون افعال کو عمل مین لاتی ہین جو اونکے خلاف
اعتقاد ہوتے ہین نظیر اسکی یہ ہے کہ مثلا ایک ہندو ہے کہ جسکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو کوئی شخص
کہی کہ تو تعزیہ رکھہ تیری اولاد زندہ رہیگی تو وہ تعزیہ رکھتا ہی چنانچہ از مشرق تا مغرب ہند لاکھون
ہندو ایسے موجود ہین کہ تعزیہ رکھتی ہین پس ظاہر ہی کہ وہ ہندو نہ امام کی امامت جانتا ہے
نہ نبی کی نبوت نہ خدا کی الوہیت مگر بنظر حصول مطالب دنیا اس فعل کو جو معتقدات اوسکے دین
کا نہین ہی باجد وجہد بسیار و مصارف بیشمار عمل مین لاتا ہی پس کیون نہین جائز ہے کہ اسیطرح سے
حضرت ابی بکر بغیر تصدیق نبوت پابند ایمان لسانی بغرض حصول عرض الدنیا لاللاخرۃ ہوئی ہون
جیسا کہ جناب باری مخاطب بمہاجرین ہوکر فرماتا ہے تریدون عرض الدنیا واللہ
یرید الاخرۃ سادسا فرعون نی ہزارون زنان بنی اسرائیل کے پیٹ چاک کروا ڈالی
اس لیئی کہ کاہنین اور منجمین نی حضرت موسی کی پیدائش کی خبر دی تھی جیسا کہ تفاسیر و سیر مین مذکور ہی
پس بنابر تفریع عجیب وغریب آپ کے فرعون نے تصدیق نبوت حضرت موسی کی ہوگی
ہان فرق اسقدر ہی کہ اوس فرعون نی ظاہر بظاہر انکار نبوت کیا اور فرعون آل محمدؐ نی باطن مین
انکار نبوت کیا اور ظاہر مین تصدیق کی سابعا اس بات مین غور و فکر کرنا چاہیے کہ خدا نے
اپنی پیغمبر کو ایسے معجزات باہرات اور دلائل نبوت مین عنایت فرمائے تھے کہ بعد اوسکے
دیکھنے کے کسی کافر یا منافق کو یقین حضرت کے نبوت کا نہو اور حجت خدا تمام نہو چنانچہ خود
جناب باری کلام اللہ مین فرماتا ہے کہ جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم

پس تصدیق اس آیۂ شریفہ کے کون شخص اسکا قائل ہو سکتا ہی کہ ابو بکر اور اونکے اخوان الشیاطین
کو یقین بہ نبوت جناب رسولخدا نہین ہوا تھا بلکہ یقیناً ہوا تھا مگر جان بوجھ کر جحد و انکار کیا اور مقتضای
حکم عقل کو چھوڑا اور نفس امارہ اور شیطان کی متابعت کی اور جملہ کفار و منافقین و آنحضرت
کو کاہن و ساحر و مجنون و شاعر کہتی رہی فرق درمیان کفار و منافقین کے اسیقدر ہے کہ کفار
ظاہر بظاہر انکار کرتے تھے اور منافقین اذا خلوا الی شیاطینهم انکار کرتے تھے
پس بنا بر اسکی ہم کہتے ہین کہ لانسلم کہ ہر ایقان نبوت موجب تصدیق نبوت ہو ایک
مثال بہت ظاہر ہم آپ کو دیتے ہین مثلاً کوئی موثق اور معتمد آپ کا آپ سے کہے کہ فلان مقدمہ
مین حق مدعی کیجانب ہے مگر آپ اگر گواہون کو ڈھرک جھڑک کر مختلف کرا دیجیے اور ڈگری مدعا علیہ کو
دیدیجیے تو ہم پانچہزار روپیہ آپ کو دلا دینگے تو از روے ایمان کے فرمائیے کہ مطمح نظر آپکا
حقیت مدعی ہوگی یا پانچہزار روپیہ اسیطرح مطمح نظر حضرت ابی بکر خلافت سراپا جلافت تھے
نہ عمل بمقتضاے ایقان و تصدیق قلبی نبوت سید الانس و الجان ثم ثانیاً بعد اللتیا و التی ہم کہتے ہین
کہ اصل قول کاہن مین نظر کرنا چاہیے کہ تصدیق نبوت تھا یا نہین اور خود کاہن مصدق تھا
یا نہین ظاہر یہ ہے کہ حضرات صحابہ سے کوئی کاہن نہ تھا پس جب خود کہنہ جو مرشد کامل
حضرت ابو بکر تھے ایمان نہ لائے ہون تو حضرت ابو بکر کا ایمان لانا کہان سے ثابت ہوگا
اور ظاہر یہ ہے کہ جسطرح زبان محدثین اہل سنت پر مثالب ثلاثہ بلا اعتقاد بل بلا قصد و
شعور قدرت خدا سے جاری ہوی کہ شیعون کے لیے حجج مفحمہ ملجمہ مخالفین ہاتھ آئے
اوسیطرح کیون نہین جائز ہے کہ زبان کہنہ پر بعض سوانحات وقوعی بلا قصد و شعور
جاری ہوئی ہون کہ ابو بکر بہ تبعیت مدعی ختم نبوت ایک درجہ سلطنت مسمی بہ خلافت پر
پہونچیگا اعم اس سی کہ یہ تبعیت فقط باقرار لسانی ہو یا بہ تصدیق جنانی اور اعم اس سے کہ یہ
خلافت فی نفسہا باطل ہو یا حق پس یہی قول کاہن کا جو عم تھا حق و باطل سی داعی اس امر کا ہوا
کہ ابو بکر نے بطمع حصول مدارج دنیوی ایمان ظاہری کو قبول کیا کہ حصول دنیا کے لیے

دہی کافی ہو اور اعتقاد قلبی کاہن و منجم اور اعتقاد قلبی ابوبکر سے بیان کوئی بحث نہین ہی تاسعاً عبارت کاہن پر نظر کرنا چاہیے جایز ہے کہ اوسنے بعلم کہانت اسی قدر کہا ہو کہ عنقریب ایک شخص مدعی خاتم النبیین ہونیکا ہو گا اور ابوبکر اظہار اوسکی متابعت کا کریگا اور اس ذریعہ سے اوسکی جانشینی کریگا بنابرا سکے نہ تصدیق کاہن ثابت ہوئی نہ تصدیق ابوبکر آئے جو کچھ حاصل ہوا وہ تصدیق بطمع دنیا ہوئی اور جو جملہ مین موجود ہے وہ نقل روایت بالمعنی ہی اور مقصود اوس سے یہی ہے کہ وہ شخص مدعی خاتم النبوۃ ہونیکا ہو گا اور قرینہ اسپر یہ ہے کہ فرماتے ہین ۔ بیاورد ایمان نشان چون بدید ۔ اور ظاہر ہے کہ کاہن نے کچھ نشانہائی نبوت نبی نہین بیان کیے تھے بلکہ فقط یہی کہا تھا کہ خاتم الانبیا ہو گا اور خاتم الانبیا ہونے پر کوئی نشان بجز بیان حق ترجمان آنحضرت کے نہ تھا پس جب ابوبکر نے دیکھا کہ وہ حضرت مدعی خاتم النبوۃ ہونیکے ہین جانا کہ کاہن نے انہین کی جانشینی کا مژدہ مجھکو سنایا ہی پس بامید حصول اس مرتبہ کے اظہار لسانی ایمان و انقیاد کیا نہ یہ کہ قلباً تصدیق نبوت بھی کی عاشراً ہم بخاطر عاطر در یا مقاطر حضور والا کل کلام آپ کا تسلیم کرتے ہین کہ کاہن صاحب بھی مصدق نبوت اور اوسکے مصدق صاحب بھی مصدق نبوت تھے مگر لانسلم کہ ہر تصدیق کفر سے نجات دینے والی ہی بلکہ وہ تصدیق بکار آمد ہی کہ جس مین عمل بمقتضائی تصدیق کرے پس اگر تصدیق مقارن منافیات تصدیق ہی وہ تصدیق لغو اور بیکار ہے مثلاً ساتھ تصدیق کی کسی ضروری کا ضروریات دینیہ سی انکار کرے یا پیغمبر کو یا اُسکے اولاد امجاد کو بطمع دنیا قتل کری اور متواترات سے ہے کہ قاتلین جناب سید الشہدا اقرار کرتے تھے کہ ہمنے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا کہ نقد را بہ نسیہ گذاشتن کار عاقل نیست چنانچہ کتب سیر مین موجود ہے کہ ابن سعد ملعون کہتا تھا اشعار

فواللہ ما ادری وانی لصادق ✤ افکر فی امری علی خطرین

اترک ملک الری والری منیتی ✤ ام ارجع ماثوما بقتل حسین ✤ الی ان قال

الا انما الدنیا لکفی معجل ✤ وما عاقل باع النقود بدین

یعنی قسم ہی خدا کی کہ مین سچ کہتا ہون کہ مین نہین سمجھتا ہون کہ کیا کرون فکر کرتا ہون اپنی امر مین کہ درپیش
ہوئے ہین مجھکو دو امر عظیم خطرناک ایک یہ کہ سلطنت ملک ری سے درگزر کرون حالانکہ
ملک ری محل تمنا اور آرزوی دلی میری ہے کہ جس سی درگزر کرنا مجھسے نہین ہو سکتا ہی دوسرے
یہ کہ گناہ قتل حسین اپنی سر پر لے لون اور ملک ری حاصل کرون یہانتک کہ آخر مین کہتا ہے
کہ آگاہ ہو کہ دنیا نہین ہی مگر مثل اوس مال کی جو نقد ہو اور فورًا ملے اور آخرت مثل دین کے
ہے اور کوئی عاقل نقد کو بدین نہین فروخت کرتا اور جو شعر لعین نے یزید لعین سی
کہا تھا وہ بھی مشہور اور کتب مین مذکور ہی

املاء رکابی فضۃ وذھبا قتلت خیر الناس اما وابا

یعنی ای یزید بھر دے میرے اونٹ کو سونے اور چاندی سے کہ مین نی قتل کیا ہی تیری
خاطر سے اوس شخص کو جو بہترین اہل دنیا سے ہے از روے پدر و مادر پس اہل سنت گو ایسی
اشقیا کو مومنین اور مصدقین سمجھین بلکہ اپنا پیشوا اور مجتہد بناوین جیسا کہ عبقات الانوار مین کتب
اہل سنت سے اسکا اثبات ہوا ہے کہ عمر سعد اور مثل اوسکے دیگر اشقیا مجتہدین اہلسنت سی
ہین اور کیونکر نہو حالانکہ مقولہ بعض اساطین اہلسنت ہے کہ الحسین انما قتل بسیف جدہ مگر شیعہ توانکو
اکفر الکفرہ وافجر الفجرہ سمجھتے ہین اور ایسون کی تصدیق نبوت اور دعوائی اسلام
بکار آمد نہین جانتے پس اسی طرح پر جو مصدقین نبوت مصداق یوذون اللہ ورسولہ وتسرون
الیھم بالمودۃ اور یرادون من حاد اللہ اور من یشاقق اللہ ورسولہ
کے تھے کیونکر ہم اونکو مومن اور مصدق کہینگے اور اس مین شک نہین ہی کہ حضرت ابوبکر
اور اونکے اخوین عمر اور سرگروہ لوگون کے بالاتفاق منافقین تھے لاکن ہمارا کہنا تو ظاہر ہے
کہ ہم حضرات ثلثہ کو افسر منافقین سمجھتے ہین لیکن کہنا اہل سنت کا پس اس لئی کہ ثلثہ کو افسر کل صحابہ
سمجھتے ہین اور کل صحابہ مین یہ منافقین بھی داخل ہین جیسا کہ قول امام نووی انھم کانوا معدودین فی الصحابہ
سی ہم ثابت کر چکے ہیں پس اگر تصدیق ابوبکر کی مثل تصدیق یزیدی و شمری کی ہی تو شیعہ اسکو تصدیق ایمان

قبول کرتی ہین اور اگر مراد تصدیق سی وہ تصدیق ہی جو موجب ایمان حقیقی تہی تو آپ کی یہ تقریر پُوچ ولچر مثبت اوسکی نہین اور علاوہ اسکے معارض ہی ساتہہ اون دلائل قطعیہ کے جو ہم آپ ہی کی کتابون سی کفر ونفاق ثلثہ پر قائم کرتے ہین مثل حدیث فدک وقرطاس وتجہیز جیش اسامہ وامثال ذلک پس جبتلک ان براہین قاطعہ کو آپ نہ اوٹہادینگے تو فقط ایک تقریر پوچ ومہمل سی ثبوت ایمان ابی بکر نہین ہوسکتا ہی اور اوٹہادینا اون براہین قاطعہ کا آپ کے بڑون بڑون کی کلہ سی باہر ہے آپ بیچارے کہان اوٹہا سکتے ہین اور اگر کوئی بنظر غور وتامل دیکھے تو وجہ عاشر مشتمل اوپر چند وجہون کے ہوسکتی ہی ایک یہ کہ مودت اہل قربی باوجود کہ آیہ وافی ہدایہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ضروری دین تہی اوس سی انکار کیا اور خانۂ نبوت کے جلانے پر مستعد ہوگئے دوسرے یہ کہ لیلۃ العقبہ خود پیغمبر کے قتل پر کمر باندہی اور کپی لڑہکائی تیسرے یہ کہ بنائی قتل ولاد رسول ڈالی کہ جس سی جناب سید الشہداء روحی لہ الفداء قتیل یوم السقیفہ کہلائی بالجملہ کل افعال نفاقی وشقاقی حضرات ثلثہ کے دلیل ہین اوپر عدم تصدیق ایمانی کے اور عدم تصدیق جنانی کے پس تصدیق لسانی حضرات کی کس کام آویگی اور ثبوت ان سبکا اپنی مقامون پر بدلائل قطعیہ ہوا ہی فلک عشرۃ کاملۃ **قولہ** حضرات شیعہ اقرار کرتی ہین **اقول** غلط بحت وکذب محض ہی اگر سچی تہی تو اس دعوی کو کسی کتاب معتبر سی شیعون کی ثابت کرتے طرفہ یہ ہے کہ یہ امر اجماعی ہوا خواہان بکر ہی بہی نہین ہی چنانچہ قول ابو جعفر اسکافی کا ترجمہ دعائی سجادیہ مین ہم نقل کر چکے **قولہ** اونہین چند لوگون مین سی ہین **اقول** کیا غباوت ہی متعدد لوگون کو ساتہ اول کی جمع کرنا اول ایک ہوگا یا متعدد ہونگے اکثر سنیان پیشین تو مدعی اولیت فقط ابو بکر کے تہے جب موچی صاحب نے دیکہا کہ سابق الاسلام ہونا جناب امیر علیہ السلام کا باحادیث متفق علیہا ثابت ہے تو یہ بات بنائی کہ چند لوگ اول تہی اور یہ نہ سمجہی کہ اول حقیقی ایک ہی ہوسکتا ہی اور اول اضافی ہر مقدم اپنی متاخر سی ہوسکتا ہی پس ابو بکر کے لیے بالخصوص کوئی شرف اوسمین نہوگا **قولہ** اور جنہون نے اورون سے پہلے **اقول** اگر مطلوب تصدیق سے مطلق تصدیق ہی اعم اس سی کہ لسانی ہو یا جنانی تو مسلّم ہی منافقین نی بہی تصدیق لسانی کی تہی اور اگر

مراد بالخصوص تصدیق لسانی وجنانی دو نو ہی پس در بارہ ثلثہ کے ہمارے آپ کے درمیان
مین اوّل بحث ہے چنانچہ ابھی چند سطر پیشتر آپ فرما چکے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم اونکے ایمان کو
صدق دل سی تصور کرتے ہین اور وہ اوسکو نفاق پر یا طمع دنیا پر الخ اقلت **قولہ** آیہ غار کے
بیان مین **اقول** وہین ہم اونکا کفر و نفاق ہی ثابت کر چکے ہین **فارجع البصر ہل تری**
من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئًا وھو حسیر
قولہ اس مقام پر صرف اعتراضات کو **اقول** شروع بحث مین وعدہ کیا کہ خلفاء راشدین
کے ایمان اور اسلام کی تفصیل بقید اونکے نام کے شیعون کی کتابون سی بیان کرتی ہین پھر کہا
حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان لانیکا حال اب جب مقام اثبات آیا تو حیلہ وحوالہ کرنیلگے
کہ ہم آیہ غار مین ثابت کر چکے ہین بیان فقط اعتراضات دفع کرتے ہین ہر ہر بات مین حیلہ سازی
اور روباہ بازی کرنے سے کچھ نہ ملیگا **قولہ** ایک یہ ہے **اقول** ہرگز کسی شیعہ نی اعتراضات
اور مطاعن مین اسکا ذکر نہین کیا ہی بلکہ جب اہلسنت مدعی ایمان حقیقی ابوبکر ہوتے ہین اور استدلال
کرتے ہین بعدم وجود دنیا اوسوقت مین پیش رسول خدا کہ جس سی ایمان بطمع دنیا کا احتمال نکلی تب
شیعہ کہتی ہین کہ یہ احتمال موجود ہونے دنیا پر موقوف نہین ہی بلکہ کیون نہین جائز ہی کہ طمع
حصول دنیا آئندہ مین سبب ظاہر کرنی ایمان کا ہو چنانچہ حضرت ابوبکر نے کاہنون او نجومون
سی سنا تہا کہ جب ایمان وانقیاد ظاہر کروگے تو تمکو خلافت پہونچیگی پس یہی طمع حصول
خلافت باعث ایمان ظاہری ہوی **قولہ** بڑے مرتبہ کو پہونچینگی **اقول** کاہن نی ابوبکر کو
جانشینی کی خوشخبری دی تہی کہ جس طمع سی اونہون نی اظہار ایمان لسانی کیا چنانچہ صاحب حملہ نی
بالخصوص ابوبکر کے اظہار ایمان کی وجہ ہی بیان کی ہی نہ حصول مطلق مراتب **قولہ** پہلی دلیل اگر
یہ امر تسلیم کیا جائی **اقول** یہ اگر مگر آپ کا نہایت تجمل ہی آپ کے تسلیم کرنے اور نہ کرنے سے
ہمکو کیا مطلب ہی آپ جہال کے دھوکھا دینیکے واسطے ہر جگہ تہاسی غاصبین غصب منصب کی
منکر کو مدعی بناتی ہین آپ مدعی اثبات ایمان حقیقی ابوبکر ہین اور ہم منکر سند ہماری انکار کی وہ افعال

منافقانہ ہین جو حیات مین اور بعد وفات جناب سرور کائنات کے اونسے سرزد ہوئے اور
جو کچھہ ہم تقویت منع مین بطور سند بیان کرتے ہین اوس مین آپ کو گفتگو کرنا لغو ہی ورنہ وقوع لاتسلم
اوپر لاتسلم کے لازم آویگا اور یہ خلاف داب مناظرہ ہی اگر آپ ہماری سند کو تسلیم نہ کرینگے تو ہم
کہینگے کہ لااقل یہ احتمال تو ہو سکتا ہی کیونکہ اس فرض مین کوئی محال مثل اجتماع النقیضین ور شریک الباری
لازم نہین آتا ہی اور مقررات فن مناظرہ سی ہی کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تو اب آپ کوئی
دلیل کی فکر اپنی اثبات دعوی کی واسطی کیجیے ورنہ دعوی آپکا بلا دلیل رہجائیگا اور قابل تسلیم عقلا نہوگا **قولہ**
اوسیطرح پر اس کینکو بھی تصدیق کیا ہوگا **اقول** ہم بیان کر چکے کہ نہ کاہن کو ضرور سچا جاننا ضروری
نہ تصدیق خود کاہن ضروری ہی نہ تصدیق معتقد کاہن یعنی حضرت ابوبکر کی ضروری ہی بلکہ بطمع
دنیا باحتمال صدق کاہن کار بند طلب دنیا ہوئی اور اتفاق وقت سے فائز بھی ہوئی جیسی
اہل دنیا باحتمال حصول دنیا محنتین کرتی ہین اور کبھی فائز بھی ہوتی ہین منجملہ اونکی ایک ذات شریف
مخاطب بھی ہی و قدم تفصیلا **قولہ** وہ نبی برحق ہونگے اور اونکا دین سچا ہوگا **اقول** نبی کا برحق
ہونا اور دین کا سچا ہونا زبان کاہن سی جب ہو سکتا ہی کہ خود کاہن مصدقین نبوت سے ہو اور
کہانت ساتھہ تصدیق نبوت کی جمع ہونا محال ہی اس لئے کہ مدار کہانت کا اوپر کفر اور شیطان
پرستی کی ہی اور مدار تصدیق نبوت اوپر ایمان اور خدا پرستی کی ہی **واین ھذا من**
ذاک و علے التنزل اگر کاہن مومن بھی ہو تو ابوبکر کو اوسکی تصدیق کی کیا ضرورت ہی ہمنے
سابقا بیان کیا کہ طلب دنیا مین احتمال سچی ہونی منجم و کاہن کا کافی ہی فتذکر **قولہ** تو ضرور وہ پیغمبر صاحبکو سچا
پیغمبر **اقول** یہ بنائی فاسد علی الفاسد ہی نہ کاہن کو تصدیق پیغمبر ضروری ہی نہ ابوبکر کو تصدیق کاہن
پس ابوبکر کو سچا پیغمبر جاننا کب ضرور ہوگا **قولہ** ایمان لائی ہونگے **اقول** ایمان لانیکی لئی ہی سچی
ایمان کی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ ایمان بطمع دنیا کیواسطی ایمان نفاقی کی ضرورت ہی اس لئی
کہ حصول خلافت مغصوبہ کے لیے اسی ایمان کی ضرورت ہے اور کاہن نی ایمان حقیقی اور
خلافت حقہ کی خبر نہین دی تہی بلکہ ایک خبر بزعم حق و باطل سی اور جب آپ خود اسکو یقینی نہین بیان

کرتی بلکہ احتمالاً کہتی ہین کہ سچا جانا ہوگا اور یہ احتمال پر بہی کوئی دلیل معتد قائم کرتی یسی احتمال بے سر و پا کو دلیل ٹھہرانا آپ ہی کا کام ہی **قولہ** دل سی ایمان لانیوالا **اقول** ہرگز ثبوت آپ سی وس ایمان لانیکا نہین ہوا کہ جس مین مقتضیات ایمانی بھی پائی گئی ہون غایۃ الامر یہ ہی کہ یقین پیغمبر ہونیکا جسطرح کل کفار و منافقین کو بسبب دیکہنی دلائل نبوت کی ہوا تھا اوسی طرح حضرت خلیفہ کو کاہن کی کہنی سی یقین ہوا مگر مقتضائی وس یقین پر بہی عمل کیا اسکا ثبوت کہان سی ہوا جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کو آپ کیون بہولی جاتی ہین اور اگر فرمائی کہ یہ فقط کفار کی شان مین ہی اور منافقین کی شان مین نہین ہی تو لانسلم غایۃ الامر ایک کا انکار ظاہر تہا ہی اور دوسری کا اذا خلوا الی شیاطینہم جیسا کہ ہم سابق مین بیان کرچکی **قولہ** مجتہد صاحب **اقول** تخصیص جناب مجتہد صاحب رضوان اللہ علیہ کی اس قول مین محض بیجا ہی کل دنیا بہر کے شیعہ اسکی قائل ہین کہ ابوبکر ایمان نداشت لیکن جسکی نفی کرتی ہین وہ ایک ایمان خاص ہی کہ جسمین امنوا باللہ ثم استقاموا علیہ ہی وہ آمنو کہ جسکی بعد ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ہی ورنہ وہ ایمان کہ قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انما نحن مستہزؤن **قولہ** مگر حضرت سی غلطی ہوئی **اقول** اون قبلہ و کعبہ کی غلطی کے تو ہم ہرگز قائل نہین ہین ایسا ہی کہ یہی مذہب ہمارا بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ ہی جسپر ایک کتاب الفین مین دو ہزار دلیلین قائم کی گئی ہین مگر آپ کی قبلہ حقیقی و کعبہ تحقیقی کی غلطی کی ہم بیشک قائل ہین کہ انعقاد نطفہ شریف بیوقت ہوا خواہ عمداً ہو خواہ سہواً اوسی کا یہ اثر ہی کہ قبلہ و کعبہ کا قول غلط ٹہرایا جاتا ہی **قولہ** امنت قبل ان امن **اقول** جواب اس کا ذیل آیہ غار مین گزرا کہ غرض اس قول سی ابطال صدیقیت بسبقت ایمانی ابوبکر ہے اور ثبوت مطلق ایمان ابوبکر کہ جسکا کوئی منکر نہین ہے سنیون کو کوئی فائدہ نہین دیتا ہے اس لئے کہ کلام مطلق ایمان مین نہین ہے کلام ایمان خاص مین ہے یعنے ایمان حقیقی ابوبکر مین کہ قاطبۃ شیعہ اوسکے منکر ہین پس ایمان عام سے ایمان خاص ثابت کرنا دلیل جہالت ہے وقد ثبت فی المیزان انہ لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث و قد مر فی آیۃ الغار باوجہ اخری باتم تفصیل فانظر ثمہ

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل معلوم نہین کہ کاہن نے صرف حضرت صدیق اکبر سی پیغمبر صاحب کے نبی ہونیکا حال کہا تھا اور صرف وہی ایک کاہن کی تصدیق کرکے ایمان لائے تھے یا اور اصحاب بھی ہم جہانتک شیعہ کی کتابون سے واقف ہین ان کے اقوال مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ اکثر اصحاب کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے جیساکہ حملہ حیدری کے اُن اشعار سے ظاہر ہوتا ہے جو اوپر نقل کی گئی اور بعض کہتے ہین کہ نہین صرف ایک دو ہی شخص کاہن کے کہنے سے ایمان لائے جیساکہ تزہہ اثنا عشریہ کا مولف فرماتا ہی وہم انکہ قول او اگر بہ قول کہنہ و منجمین الخ موضوع است زیرا کہ امامیہ این معنی را درحق اکثر صحابہ روایت نکردہ اند بلکہ درحق یک دو شخص پس اگر یہ امر تسلیم کیاجاوے کہ اکثر صحابہ کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے تو کچھ جائے اعتراض حضرات شیخین پر نہین ہے اور اصحاب مقبولین امامیہ کے اوس گروہ مین سے مستثنے ہونے کی وجہ نہین ہے توجب امامیہ کی صدیق اونکے کہنے سے ایمان لائے تو اہلسنت کی تصدیق بھی اگر اونکے کہنے سے ایمان لائے توکیا گناہ کیا اور اگر یہ بات مانی جاوے کہ صرف یہی دو شخص کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے تو معلوم نہین کہ انہون نے کاہنون کے قول کو سچ جانا یا نہین اگر سچ جان کر ایمان لائے تو کچھ خلل اونکے ایمان مین نہین ہوا اسلئے کہ اور لوگ بھی منجملہ اصحاب مقبولین شیعہ کے ایسے ہین کہ جو پچھلی کتابون کی پیشینگوئیون کو دیکھکر ایمان لائے یا خواب مین پیغمبر صاحب کی نبوت کی تصدیق کرکے مسلمان ہوئے تو اگر حضرات شیخین بھی کاہن کے کہنے سے ایمان لائے توکیا ہرج ہے تیسری دلیل یہ قول شیعون کا کہ حضرات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کاہن کے کہنے سے ایمان لائے انہین کے علما کے اقوال سے غلط ہوتا ہے اسلئے کہ اُنکے علمانے لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق نے خواب دیکھا تھا اور اوس کے سبب سے ایمان لائے تھے جیساکہ قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ ابوبکر ببرکت خوابیکہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود چوتھی دلیل اگر حضرات شیعہ کی اس کہنے سے

کہ وہ تصدیق کاہن کے کہنے سے ایمان لائے یہ غرض ہو کہ وہ دل سے ایمان نہین لائے
تو اوسکی تکذیب اونکے حالات سے ہوتی ہے اسلئے کہ وہ ہمیشہ دعوت اسلام مین سعی و تبلیغ
کرتے اور لوگونکو اسلام کیطرف راغب کرتے اور اپنے دوست آشنا اونکو سمجھا سمجھا کر حضرت کا مطیع بناتے
اور پیغمبر صاحب سے علانیہ دعوت اسلام کرنیکے واسطے درخواست کیا کرتے اور غلامون کو
خرید کر کرکے خدا کی راہ مین آزاد کرتے اور اپنے مال اور جان کا نقصان گوارا کرتے کہ ان سب باتونکا
ثبوت امامیہ کی کتابون سے ہوتا ہے تو کیا کوئی عاقل اسکو قبول کریگا کہ جسکی کوشش اور محنتین
اجراء دین مین غایت درجے پر پہونچی ہون اور جسکو اعلاء کلمۃ اللہ مین اپنی جان و مال کا خیال نہو
وہ خود دل سے پیغمبر صاحب کو سچا نبی اور اسلام کو سچا دین نہ سمجھا ہو ایسی بات حضرات امامیہ
کی زبان سے نکل سکتی ہے ورنہ کوئی نادان بھی اسکو نہ مانیگا اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ حضرات
شیخین نے پیغمبر صاحب کو اظہار دعوت اسلام پر برانگیختہ کیا اور اونہین کے اصرار سے حضرت
نے اظہار دعوت فرمایا اور اسی وجہ سے شیخین نے صدمہ اوٹھایا ہم قول صاحب استقصار الافحام
کا نقل کرتے ہین مؤلف موصوف تحریر فرماتے ہین کہ مگر نہ جناب پیغمبر خدا را کہ از خوف کفار در حصن غار
اختفا فرمودہ و در بدو اسلام از اظہار دعوت علانیہ احتراز داشتہ تا آنکہ شیخین دل تنگ شدہ آنحضرت را
تحت و ترغیب باظہار دعوت کردند و آن حضرت بنا بر اظہار عدم مصلحت از جہت اصرار ایشان از
اعلان مانع نیامدہ حتی اضاب اولہما اصاب وقال ثانیہما ایعبد العزی واللات
علانیۃ ویعبد اللہ سرا از خوف خدا تا کل و بخوف غیر تا کل می داند یقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سابق مین ہمنے بیان کیا کہ شیعون نے مطاعن
ابو بکر مین ایمان لانا بقول کاہن نہین بیان کیا بلکہ جبکہ اہل سنت مدعی ایمان حقیقی ابوبکر ہوئے تب شیعون نے
بشمول منع ایمان حقیقی مین کہا کہ اونکا ایمان بطمع دنیا سے مرجو الحصول تھا اور وجہ رجا قول کاہن و منجم تھا
پس قول کاہن و منجم علت رجا تھا اور رجاء دنیا علت طمع دنیا اور طمع دنیا علت ایمان اور جب
علت ایمان طمع دنیا ہوئی تو ایمان للہ نہ ہوا اور جو ایمان للہ نہ ہو وہ ایمان حقیقی نہین ہے اس تقریر کو

نہ ہمیون دہلوی سمجھا نہ اوس گدہے کی گدہے سمجھے اور کہنے لگے کہ شیعہ اعتراض ابوبکر بقول کاہن
ایمان لانیکا کرتے ہین حالانکہ اعتراض اگر ہے تو بطمع دنیا ایمان لانیکا ہی کیونکہ جو ایمان بطمع دنیا
ہو وہ حقیقی نہین خواہ یہ طمع بقول کاہن پیدا ہوئی ہو جیسا کہ ابوبکر کے لئے ہوا کہ قول کاہن نے
طمع خلافت دلوائی یا کسی وجہ دیگر سے جیسے طمع دنیا دامنگیر ہوئی ہو پس اگر فرض کیا جاوے کہ کسی اور کو
لئے بھی قول کاہن موجب تنبیہ ہوا اور وہ متنبہ ہوکر ایمان صدق دل رسول لایا نہ بطمع دنیا ایمان لایا تو اوسمین کوئی
نقص نہین ہو سکتا ہی جو کچھ نقص ہے وہ ایمان بطمع دنیا لانے مین ہی اور اگر بجائے کاہن بالفرض
کوئی شیطان کے کہنے سی ایمان لاوے لیکن ایمان اوسکا صدق ہو تو اوسمین کیا قباحت ہی پس
بحث فحص اسمین کرنا کہ وہ مین شخص قول کاہن سے ایمان لائے یا بہت سے شخص ایمان لائے
ایک امر لغو ہے اگر اور لوگ بھی بقول کاہن ایمان صدق لائے تو وہ ایمان بہت ٹھیک تھا اور
اگر ایمان للدنیا لائے خواہ بقول کاہن ہو خواہ بقول شیاطین جن والنس ہو وہ ایمان لغو ہی
لیکن اسمین شک نہین ہے کہ بطمع خلافت یا خلافت ایمان لانا خلفاء راشدین ہی کیلئے
ہو سکتا ہی اسلئے کہ کاہنون نے اور کسی کو مژدہ خلافت نہین سنایا تھا پس بنا بر اس تحقیق کے
کہ حق حقیق ہی اگر صد یقین شیعہ سے بھی بقول کاہن کوئی صدق ایمان لایا ہو تو کیا قباحت ہی اسلئے
کہ ایمان اونکا باتفاق شیعہ و سنی بطمع دنیا نہ تھا لیکن شیعونکا کہنا اپنے مقبولین کے بارے مین کہ صدق
ایمان لائے بہت ظاہر ہی لیکن سنیونکا کہنا نہیں اس لئے کہ صحابہ کل عدول ہین اور کل صدق ایمان
لائے پس اوس کل مین بعض جو مقبولین شیعہ ہین وہ بھی داخل ہین پس انکا ایمان صدق
باتفاق من الفریقین ہوا باقی رہے خاص مقبولین اہل سنت پس اونکا ایمان شیعون کے
نزدیک فقط بطمع دنیا تھا اور دلیل اسپر وہی افعال نفاقی اونکے ہین جو خود رسول خدا کے ساتھ
بمنع قرطاس و عدم تجہیز جیش اسامہ و امثال ذالک کئے اور جو ذریت رسول کے ساتھ بمنع فدک
و غصب خلافت و امثال کئے علاوہ اسکے کل مقبولین شیعہ مقبولین اہل سنت ہین پس طعن اونپر
کرنا اپنی ہی ہاتھ سے اپنے سر پر مارنا ہی اور میان کی جوتی میان کا سر صادق آجاویگا من دون عکس

کلّی یعنے کل مقبولین اہلسنت مقبولین شیعہ نہین ہین لان الموجبۃ انما تنعکس جزئیۃ فلاتغفل **قولہ** جیساکہ حملہ کی **اقول** جب فہم ہی درست نہین ہی تو دعوی واقفیت کتب شیعہ محض کذب ودروغ ہی حملہ حیدری کہ جسپر مدار قول اکثر اصحاب ٹھہرایا ہی اوسمین کوئی لفظ اوپر اکثریت کی دلالت نہین کرتا ہی بلکہ نفس کثرت ہی پر نہین دلالت کرتا ہی اکثریت کو کون پوچھے وہ قول کہ جسکو حضور والا نے نقل کیا ہی اسمین بجز لفظ یکے کہ مکرر واقع ہوا ہی ؛ یکے بہر دنیا یکے بہر دین ؛ یکے کرد زین راہ ایمان قبول ؛ یکے محض بہر خدا و رسول ؛ اور کوئی لفظ نہین آتا معلوم نہین کہ کس احمق نے آپکو تعلیم کیا ہی کہ لفظ یکے اوپر اکثریت کے دلالت کرتا ہی اتنا نہین سمجھے تم کہ اگر یکے سے اکثریت سمجھی جاویگی تو جبکہ لفظ یکے مکرر ہی تو دونون جگہ ضرور ہے کہ اکثریت مراد ہو ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور جب دونون متضاد ہین تو محل اقلیت کونسا ہوگا کیا حضور والا کریما بھی بھوگ سے یکے پاس پان دیکے بادشاہ ؛ یکی دادخواہ دیکی تاج خواہ ؛ یکی سرفراز و یکی خاکسار ؛ یکی تاج دار و یکی بتاج دار ؛ تو کیا یہی معنی ہین کہ بادشاہ بھی اکثر تھے اور رعایا بھی اکثر تھے یکی یہان بمعنی بعض کے ہی اور بعض اعم ہی ایک دو سے اور ہزار سے پھر اکثریت کہان سے نکلی **قولہ** جیساکہ ترجمہ اثنا عشریہ **اقول** مراد صاحب حملہ اور مراد صاحب ترجمہ ایک ہی قصور آپکی فہم کا ہی جو دو قول ٹھہراتے ہین **قولہ** اکثر صحابہ کا ہنون کے **اقول** ہرچند شیعون نے اکثر نہین کہا ہی اگر آپنے اپنے دل سے گڑہا ہی مگر اگر آپکی خاطر سے شیعہ اکثر کو مان بھی لین تو آپ یہ سمجھے کہ کون اکثر کو مانینگے شیعہ نہ کہینگے مگر اونہین اکثر کو جو منافقین ہین ہونگے پس اعتراض شیخین سے ساقط ہونا بسبب کرنے اوس فعل کے جو منافقین نے کیا تھا کیونکر ہو سکتا ہی ہان اس راہ سے البتہ کہ الکفر ملۃ واحدۃ ہی **قولہ** مستثنے ہونیکی وجہ نہین ہی **اقول** وجہ بدیہی ہی کہ شیعہ طاعن ہین اونپر جو کاہن کے کہنے سے بطمع دنیا ایمان لائے جیساکہ صاحب حملہ کے قول سے ظاہر ہی ؛ یکی بہر دنیا یکی بہر دین ؛ پس جو لوگ کہ بہر دین ایمان لانیوالی تھے اونکا اعتبار کرنا قول کاہن پر نہ آپ اسکے قائل ہین نہ شیعہ پس یہ قول باجماع فریقین باطل ہوگیا پس یہی وجہ مقبولین کی اوس گروہ سے نکلنے کے لئے کافی اور وافی ہے **قولہ** امامیہ کے **اقول** قول

مہمل اور بے دلیل ہے پہلے کہین سے ثابت کیجئے کہ شیعہ اپنے صدیقون کے حق مین قائل ہین کہ بقول
کاہن بطمع دنیا ایمان لائے بعد اوسکے اس کلام پوچ سے متفوہ ہو جیئے گا کاش کوئی جھوٹی ہی
کتاب مثل مجاج السالکین کی بنا کی شاہجی کیطرح اوسکی طرف منسوب کردیا ہوتا تا دعوی بے دلیل
نرہتا **قولہ** اگر یہ بات مانی جاوے **اقول** جو بات منہ سے نکلتی ہے بے سر و پا ہی نکلتی ہے قول
کاہن و ساحر و منجم کا ماننا اور اوسکو سچ جاننا اولاً خود خلاف عقل و نقل ہے کہ ساتھ دینداری کے
جمع ہو و ثانیاً مبناء اعتراض تو طمع خلافت سراپا جلافت ہے اوسکو کیون بھولے جاتے ہین
حالانکہ خود ہی عبارت حملہ نقل کر چکے ہین **قولہ** تو کچھ خلل **اقول** خلل آپکے دماغ مین ہے اور اونکے
ایمان مین جو بقول کاہن بطمع دنیا تھا **قولہ** اسلئے کہ اور لوگ بھی **اقول** پچھلی کتابین جو منزل
من اللہ نہین اور حجت خدا خلق پر وہ کتابین اور قول کاہن و منجم و ساحر آپ کے نزدیک
مساوی ہے بس آپکا ایمان ہمنے دیکھ لیا ہم سنیون کو معتقد اس عقیدۂ فاسدہ کا نہین جانتے تھے
کہ وہ کتب سماوی کو ساتھ علوم شیاطینی کے مساوی جانین مگر آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا
نہین معلوم کہ اور اہلسنت بھی اسپر راضی ہین یا نہین بہرکیف مبناء اعتراض قبول قول کاہن
بطمع دنیا ہے نہ قبول حکم خدا و رسولان ماسلف اسلئے کہ پیشینگوئی پکی اور غیب دانی سچی ہمارے
نزدیک اونہین مین منحصر ہے **قولہ** اگر خواب مین **اقول** اگر خواب مین بھی جانشینی کا خیال باعث
تصدیق ہوا تو وہ پایۂ اعتبار سے مثل قول کاہن ساقط ہوگا اس لئے کہ مدار اس خواب کا
مثل قول کاہن اور شیطان کے ہوگا **قولہ** ابو بکر صدیق نے خواب دیکھا تھا **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اس دروغ بیانی سے نہین معلوم کہ آپ کو کیا ملتا ہے اگر خدا و رسول سے شرم
نہین ہے تو بارے کچھ خلق ہی سے شرم کرتے کسنے علماء شیعہ سے لکھا ہے کہ ابو بکر نے خواب دیکھا
تھا آپ بڑے کاذب اور مفتری ہین مولانائے شوستری نے جو مجالس مین لکھا ہے اوسکو
خود آپ ہی نے صفحہ ٣٢ اسی کتاب مین نقل کیا ہے اوس سے صاف صاف ظاہر ہے
کہ خواب دیکھنیوالا خالد بن سعید ہے نہ کوئی بلید و پلید باقی رہی یہ بات کہ سبب ایمان

ابوبکر خواب خالد ہوا نہ قول کاہن پس جواب اسکا یہ ہے کہ کون سا تضاد حقیقی درمیان خواب خالد و قول کاہن کے پایا گیا ہے کہ جسکا جمع و رفع ممکن نہین ہے جس امر کو کاہن نے زمان سابق مین کہا تھا اگر خواب کسی غیر کا بھی زمان لاحق مین اوسکا مذکر اور یاد دہ ہوا تو اسمین کون سی قباحت لازم آئی قولہ تو اوسکے تکذیب اونکی حالات سے ہوتی ہے اقول کونسے حالات چھین جانا سورہ برائت کا یا مصداق تریدون عرض الدنیا ہونا یا فرار کرنا جنگ سے یا شرکار قائلین ان الرجل لیہجر سے ہونا یا تخلف از جیش اسامہ یا تجہیز و تکفین سید المرسلین خاتم النبیین مین شریک نہ ہونا یا سقیفہ بندی واسطے غصب خلافت کی کرنا یا چھین لینا فدک کا بضعۃ الرسول سے اور اونکے گھر کا جلانا اور ایسی اذیتین دینا کہ مرتے دم تک مہاجرت کرین اور ترک تکلم کرین اور اجازت حضوری جنازہ بعد مرگ نہ دین ان سب باتونکو اثبات سے کتب شیعہ مملو ہین اور اثبات انکا سنیون ہی کی کتابون سے کیا گیا ہے مگر بمقتضاء حب الشیٔ یعمی و یصم سنیون کو دکھائی نہین دیتا اسکو شیعہ کیا کرین ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ قولہ وہ ہمیشہ دعوت اسلام مین سعی بلیغ کرتے تھے الی قولہ درخواست کیا کرتے تھے اقول یہ سب ریاکاری تھا جیسا کہ کل افعال منافقین مصداق یراؤن الناس تھی یا غرض اس سے یہ تھی کہ جلد امر اسلام شائع ہو تو مال غنیمت ہاتھ آوے اور جس خلافت کی کاہن نے خبر دی تھی اسکے تشئید بنیان جلد ہو جاوے اور دعوت علانیہ کی درخواست جسوقت مین کہ مصلحت علانیہ دعوت مین نہ تھی محض بیجا اور مبنے بر حماقت تھی یا بر خبث سریرت قولہ غلامون کو خرید کے اقول بریاکاری تھا تاکہ تم ایسی بھی پکا مسلمان کہین قولہ اپنے مال اور جان کا نقصان اقول مفلس قلاش ابا عن جدنی مال کہان پایا باپ چڑی ماری کرتا تھا خود (گاڑھے دھوتر بکارتا پھرتا تھا) کما بھی ہم اور جانکا نقصان فرارات عن الجنگ سے ظاہر ہے قولہ ان سب باتونکا ثبوت ہے اقول محض کذب و غلط ہے دعویہائے بے سرو پا بے حجت و دلیل قابل اصغا نہین ہوسکتی اور اگر بفرض محال کوئی امر

کسیقدر رکھین سے ثبوت ضعیف ثابت بھی ہو تو چونکہ ہمنے کرر خدمت شریف مین گذارش
کی ہی کہ ثلثہ شیعون کے نزدیک منافق تھے پس اعمال اہل نفاق اگرچہ ظاہر مین بہت اچھے
ہون لیکن کبھی للہ و فی اللہ نہین ہوتی بلکہ ظاہر مین اعمال ریائی اونکے چونکہ بریا و سمعہ ہین مومنین
موقنین کے اعمال سے بڑہ جاتی ہین مثل مشہور ہی کہ جھوٹے موتیون مین بڑی چمک ہوتی ہی
لیکن بقول خدا کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف اوکسراب
بقیعۃ یحسبہ الظمان ماء ہوتی ہین فافہم قولہ قول صاحب استقصا کا نقل کرتے
ہین اقول ہم کچھ نہ کہینگے کہ حضرت مخاطب خود ہی فرماتے ہین کہ دروغگو پر خدا کی لعنت جسمین اونکی لعنت
اونہین پر پلٹے اور میانکی جوتی میان ہی کی سر پر ٹوٹی ہرگز یہ قول صاحب استقصا نہین ہی بلکہ یہ عبارت
حدیقہ سلطانیہ ہی اور صاحب استقصا فقط ناقل ہین اور بلفظ کما افید اشارہ بہ نقل فرماتی ہین لیکن حضرت
مخاطب ہمیشہ ناقل صریح کو قائل ٹھہراتی ہین پس نقل بالاشارہ کو کب سمجھ سکتے ہین ہر کیف یہ استدلال مخاطب
بعبارت حدیقہ مردود و بر تخیلہ صہ اولاً قول صاحب حدیقہ مبتنی ہی اوپر الزام کے بمسلمات خصم اور اصل اسکی
آپکی کتابون سے ہی چنانچہ اصرار کرنا اعلان دعوت مین اور صدمہ اوٹھانا خلیفہ اول کا کتاب
منتقے اور سیر تابعین مین موجود ہی مضمون دونون کا یہ ہے کہ جب جناب الحاح و اصرار ابی بکر جناب
رسالتماب نواحی مسجد مین ظاہر ہوئے ابوبکر نے خود بنفس نفیس کھڑے ہو کے خطبہ پڑھنا شروع
کیا اور رسولخدا ایک گوشہ مسجد مین ساکت تھے جب مشرکین نے یہ حال دیکھا جناب خلافتمآب پر
حملہ آور ہوئے اور پیرون سے اور لاتون سے پامال کیا اور عتبہ بن ربیعہ فاسق نے پاپوش لے
کہنہ کو کہ جا بجا پیوند اوسمین تھے چہرہ مبارک حضرت ابی بکر پر اتنا مارا کہ بینی مبارک برابر رخسارہ
ہوگئی اور بینی و رخسار مین بلندی اور پستی معلوم نہوتی تھی انتہی محصلا اور جو کچھ کہ حضرت خلیفہ ثانی نے
بخطاب سراپا عتاب جناب رسولخدا سے مخاطب ہو کر دربارہ اعلان دعوت اسلام مین
فرمایا ہے اوسکو بھی فضل ابن روزبہان نے اپنی کتاب باطل مین لکھا ہی و ہذہ عبارتہ قال ہو
عمر ابن الخطاب یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا رسول اللہ اللات والعزی یعبد ان

علانیۃ ویعبد اللہ سرا پس ہرگاہ کہ مضامین حث و ترغیب شیخین کی آپکی کتابون سے ہمارے علمانے نقل کئے تو یہ نقل کرنا الزامًا ہی نہ تحقیقًا تو ہمارے اوپر ان مضامین الزامی سے دلیل لانا اور الزام دینا جز خوش فہمی کے کس امر پر محمول ہوسکتا ہی ثانیًا سلمنا کہ ہمارے علمانے بطور تسلیم لکھا لیکن اس امر کو مدح شیخین ہنین سمجھتے بلکہ اونکی معائب مین سے جانتے ہین چنانچہ خود آپ نے صفحہ ۲۶ مین حدیقہ سلطانیہ سے نقل کیا ہی کہ سیرت شیخین دلالت بر خبث سیرت ایشان دارد کہ در وقت کتمان از حضرت نبی درخواست دعوت نمودہ در فکر اضرار آنحضرت بر می آمدند و در وقت اعلان از نصرت دست میکشیدند فاعتبروا یا اولی الابصار انتہی بلفظہ پس شیعون کے نزدیک اصرار و الحاح کرنا در بارہ اعلان دین اوس وقت مین کہ خدا و رسول کے نزدیک مصلحت نہ تھی نہایت امر بیجا ہی کیا جناب رسولخدا جس کام کے لیئے بھیجے گئے تھے اوسمین معاذ اللہ غفلت اور تہاون فرماتے تھے کہ محتاج بہ حث و ترغیب شیخین ہون کیا شیخین حمایت دین مین معاذ اللہ جناب رسولخدا سے بھی زیادہ تھے یا جناب رسولخدا معاذ اللہ نافہم تھے اور یہ لوگ مصالح وقت کو اونسے زیادہ سمجھتے تھے یا جناب رسولخدا معاذ اللہ بزدلی کرتے تھے شجاعت بکری و عمری اونسے سوا تھی ہرچند حضرت خلیفہ ثانی کو ایسا گمان ہوا سکئے کہ روز صلح حدیبیہ فرماتے تھے کہ اگر مین چالیس آدمی بھی معین اپنے پاتا تو کفار پر حملہ آور ہوتا اور مناسک حج برغم انانت قریش بجالاتا اور جناب رسولخدا کا بھی بے ادائے مناسک باوجود کثرت اعوان و انصار کی پھر جانا اور صلح دب کر کرنا حضرت خلیفہ جی کے نزدیک سراسر بزدلی پر محمول تھا اسی سبب سے بہت بڑا شک نبوت مین پڑا جیسا کہ کتب قوم مین مذکور ہی اور کسی محل مناسب مین عبارات بھی مذکور ہونگی لیکن ایسا گمان فاسد بہ نسبت جناب رسولخدا کی کرنا کسی مسلمان کا کام نہین ہے الحاصل جب شیخین نے حضرت کا کہنا نہ مانا اور اس کلام تشنیع سی اللات والعزی یعبدان علانیۃ لم او نحضرت کے دل کو دکھایا تو او نحضرت نے بلحاظ اسکے

کہ فائدہ مصلحت وقت ان لوگون پر ظاہر ہوجاوے سکوت فرمایا اورانکو مانع نہ ہوئے
یہانتک کہ خلیفہ صاحب باوجود موجود ہونے جناب رسولخدا کی بپشیدستی کرکے خطیب بنے
اوراوسکا ثمرا پایا اور مخالفت حکم رسول کا لطف اوٹھایا تا آنکہ مسلمنا کہ یہ امور یعنے دعوت
اسلام علانیہ اور صدمہ اوٹھانا فی نفسہ فعل حسن تھے لیکن لا نسلم کہ شیخین سے بہ نیت حسن
صادر ہوئے بلکہ منظور نظر انحضرت کا ریا وسمعہ واظہار دینداری و دین پروری تھا کہ لوگ
سمجھین کہ پکے مسلمان ہین بلکہ جناب رسولخدا کو بھی قریب دین واذا رایتھم تعجبک
اجسامہم یا منظور نظر انحضرت کا تعجیل حصول عرض الحیوۃ الدنیا تھی پس بمقتضائے
خلق الانسان من عجل پابند مصالح وقت نہوئے تھے اور چاہتے تھے کہ جلد امر
دعوت تمام ہو اور خزائن قیصر وکسرا پر متصرف ہوجائین اور خلیفہ بن بیٹھین پس جبتک
افعال منافقین کا للہ و فی اللہ ہونا ثابت نکیجیگا ایمان اونکا ثابت نہوگا ہمنے مکرر عرض کیا
کہ افعال حسنہ منافقین جو بہ نیت یراؤن الناس ہوتی ہین افعال مومنین موقنین سے بڑھ جاتی ہین ہے

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبیل السلام

پانچوین دلیل اگر فرض کیا جائے کہ ابوبکر صدیق سچے دل سے ایمان نہین لائے اور عیاذاً باللہ کافر تھے جیسا کہ
جابجا مجتہد صاحب نے اس عقیدہ کو ظاہر کیا ہے چنانچہ ذوالفقار مین فرماتے ہین اول ایمان
اصحاب ثلثہ باثبات باید رسانید بعد ازین باین افسانہ بیہودہ ترنم باید نمود زیرا کہ والنتی کہ
مسلک امامیہ درین باب این است کہ اصحاب ثلثہ از اول عمر از ایمان بہرہ نداشتند
اور مجتہد صاحب کے مقلد صاحب استقصاء الافہام اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ فان کفرہم
وارتدادہم واضح لا سترۃ فیہ کہ کفر اور ارتداد خلفاء ثلثہ کا ایسا واضح ہے
کہ وہ کچھ چھپا ہوا نہین ہے پس اگر مطابق اصول شیعہ کے کفر اور عدم ایمان
حضرت ابوبکر صدیق کا فرض کیا جاوے تو تمام مہاجرین اور انصار بلکہ تمام اصحاب کا کافر ہونا
لازم آتا ہے اسلئے کہ سبھون نے انکو اپنا سردار بنایا اور بعد پیغمبر خدا کے اونکو خلیفہ کیا اور اونکی بیعت

ازین ہم اسست ... (handwritten margin note)

بیعت کی اور یہ بیعت کرنیوالے اور اونکو خلیفہ بنانے والے دس بیس سو دو سو ہزار دو ہزار آدمی نہ تھے بلکہ لاکھون تھے اس لیے کہ اصحاب نبوی بعد پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی بروایتے ایک لاکھ سے زیادہ اور بروایت ملا باقر مجلسی جو اونہون نے تذکرۃ الائمہ مین لکھی ہے چار لاکھ تھے تو جب چار لاکھ آدمی عیاذاً باللہ ایک کافر کو اپنا سردار بنا دین تو پھر اونکے کفر مین کیا شک رہا رہا یہ امر کہ سب مسلمانون نے جو اوسوقت تھے ابوبکر صدیق کی بیعت کی باقرار علماء شیعہ ثابت ہے جیسا کہ شریف مرتضی کے قول سے ظاہر ہے جو بحار الانوار کی مجلد تین مین منقول اور جسکا ترجمہ مجتہد صاحب نے باین الفاظ کیا ہے جمیع مسلمان با ابوبکر بیعت کردند و اظہار رضا و خوشنودی باو و سکون و اطمینان بسوئے او نمودند و گفتند کہ مخالف او بدعت کنندہ و خارج از اسلام ست سبحان اللہ کیا دین و ایمان ہے حضرات شیعہ کا کہ حضرت صدیق اکبر کی عداوت سے دین محمدی کو باطل کرتے ہین اور چار لاکھ مسلمانونکو جو مہاجرین اور انصار و مجاہدین تھے اور جنمین بنی ہاشم اور اہلبیت نبوی بھی داخل تھے اون سبکو صراحۃً اور کنایۃً کافر بناتے ہین نعوذ باللہ من ذلک

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابطالب علیہ السلام

جناب والا آپ امر واقعی بیان نہین فرماتے بلکہ خدع و فریب کرتے ہین کل کا بیعت کرنا آپکی صحاح سے ثابت ہے عبارتین صحیح مسلم اور صحیح بخاری وغیرہ کی گزر چکی ہین کہ جس سے کتنے متخلفین بیعت کا ثبوت ہے اور چار لاکھ کا ہجوم ابوبکر پر وقت بیعت نہ کسی عاقل کی عقل باور کرتی ہے نہ اہل تواریخ و سیر نے لکھا ہے یہ دھوکے اونکو دیجئے جو ماجرائے روز سقیفہ سے واقف نہین ہین حقیقت واقعی یہ ہے کہ بعد خرخشار عظیم کے کہ جسمین منکم امیر و منا امیر تھا چند منافقین نے جن سے عمر اور ابوعبیدہ نے سازوباز کر رکھا تھا ابوبکر سے بیعت کی اور منازعت باہمی اوس و خزرج مقتضی اسکی ہوئی کہ خزرج بھی سعد عبادہ کی عداوت سے شریک بیعت بکری ہوئے بعد اسکے بخدع و فریب عوام الناس سے جھوٹی حدیثین بنا کر بہ شہادت منافقین بیعت لی پھر بعضون سے عمر نے تلوار دکھا کر

اور گھر مین اگ لگا کر اونسے بجبر بیعت لی اور جبنسے دیکھا کہ زور نہین چلتا ہی اونکو بوعدہ حکومت شام و مصر مین باہم کیا الغرض بصد تدبیر اہل مدینہ سے جب اطمینان ہوا اور دیکھا کہ اب بجز چند لوگون کے کہ مستضعفین سے ہو گئے کوئے سر اوٹھانیوالا نہین ہی تب متوجہ اطراف و جوانب مدینہ ہوئے پس جس قوم نے حکومت کی قبول کرنے مین تامل کیا اونپر بسرداری خالد بن ولید لشکر بھیجا اوس شقی نے خدا اور رسول کو درمیان دیکر لوگون کو بفریب قابو مین لاکر قتل کیا پس بخوف قتل و غارت طوعاً و کرہاً سبھے نے غاشیۂ اطاعت دوش پر رکھا۔

۵ ناسزا ے راچو بینی بختیار ٭ عاقلان تسلیم کردند اختیار ٭ بیشتر سلطان امویہ و عباسیہ مین یوہین گذرا بعد اسکے سلاطین گبریہ و تیموریہ مین اور اج تک سلاطین عثمانیہ و روسیہ و انگلیشیہ مین بھی جاری ہے اور سب رعایا حکومت سلاطین پر راضی ہین پس اگر ایسی ہی رضامندی کا نام بیعت کرنا اور خلیفۃ اللہ بنانا ہی تو آپ کو بھی بیعت ملکہ معظمہ وکٹوریہ حاصل ہے اور آپ کے لئے وہ خلیفۃ اللہ ہین پھر جو حکم آپ نے کل مسلمانون پر بیعت باطلہ بکری جاری کیا ہے اپنے اوپر بھی جاری کیجئے اور بعد فرض و تسلیم آپکے قول کے ہم کہتے ہین کہ اگر کل صحابہ اور کل مہاجرین و انصار الا من عصمہ اللہ ابوبکر کی بیعت نکرتے تو قول جناب رسولخدا سیعود الدین غریبا کما بدء غریبا اور قول انحضرت کا لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر اور قول اونحضرت کا تحرصون علی الامارۃ اور قول اونحضرت کا تتباغضون و تتحاسدون و ترجعون بعدی کفار ایضرب بعضکم رقاب بعض الی غیر ذلک من الاحادیث الصحیحۃ المتواترۃ کیونکر صادق آتا آپکو قوم موسی کے گوسالہ پرستی پر نہین تعجب ہوتا ہی اور اس امت کے گاؤ کہن سالہ پرستی پر بڑا تعجب ہی اور حقیت دین موسی نہ باطل ہوئی اور حقیت دین اسلام باطل ہوئی جاتی ہے علاوہ برین رضامندی کل صحابہ و مہاجرین و انصار اوپر عدم نصرت عثمان کے موجب بطلان خلافت عثمان نہوئی اور رضامندی اونکی

اوپر بیعت باطلہ بکری کے موجب بطلان اسلام ہوجاۓ آنَ ہذالشئے عجاب **قولہ**
سبھون نے اونکو اپنا سردار بنایا **اقول** یہ بہون آپکا لفظ سبھون مین کہ مذکر ضرطہ معاویہ
اور فسوۂ عمری مبنری ہے پادر ہوا ہی اسی دعوی بے دلیل کا نام کرسب امت نی بیعت
بکری برضا و رغبت کی آپکے علمانے اجماع رکھا ہی اور کسطرح سے ثبوت حجیت اور اثبات
واقعیت مین اوسکے خاک اوڑائی ہے گر بارہ سو برس سے آجتک بحمد اللہ بقدر پر پشہ بھی
نہ ثابت ہو سکا یہانتک کہ بیچارے تفتازانی نے شرح مقاصد مین جب دیکھا کہ ان پوچ
ولچر تقریرون سے بجز بیغیرتی کے کچھ حاصل نہین ہے تو اس اجماع کی ماہیت ہی کو تبدیل
کردیا اور کہا کہ اجماع عبارت ہی فقط اس سے کہ دو ایک اہل حل وعقد مین سے اوپر ایک
امر کے مجتمع ہون جیسا کہ عمر و ابو عبیدہ بن جراح کی بیعت کرنے سے خلیفۂ اول واجب الاتباع
ہوگئے انتہی محصل ہفوتہ سبحان اللہ کجا دعوی اتفاق کل اور دلیل لانا اوسپر بخبر واحد لا
یجتمع امتی علی الخطاء اور کجا اتفاق دو اہل نفاق کا الحاصل یہ تبدیل معنی اجماع الفرار
من المطر والوقوف تحت المیزاب کا مصداق ہی بلکہ کہنا چاہیے کہ ماہیت کلیہ مستحیل بماہیت
خنزیریہ ہوگئی طرفہ یہ ہے کہ یا تو خلافت بکریہ کا اثبات باجماع کرتے تھے یا اجماع کا اثبات
بخلافت بکریہ کرنے لگا اور یہ نہ سمجھے کہ دور مصرح لازم آویگا اور آپکے امام صاحب فخر رازی
نے نہایۃ العقول مین ایک دوسرا نغمہ بے آہنگ بغرض حفظ ناموس وننگ بمفاد زاد علی الطنبور
نغمۃ او ٹھایا ہی وہ یہ کہ جب دیکھا کہ اس اجماع عجیب وغریب مین صحابی جلیل الشان سعد عبادہ
کبھی شریک نہ ہی تو فرمایا کہ اجماع خلافت بکری پر بعد موت سعد عبادہ متحقق ہوا اور سعد عبادہ
زمان خلافت ثانی مین مرے ہین اس سے ظاہر ہے کہ تمامی مدت خلافت سراپا جلافت
جناب خلیفۂ اول مین اجماع منعقد نہین ہوا تھا پھر خلافت کہتے اسپر ہی کیونکر درست ہوئی
اور آپکا دعوی بھی کہ سبھون نے سردار بنایا باطل اور حلیۂ صحت سی عاطل ٹھہرا حضرت غور فرمائی
کہ یزید پلید کو کتنون نے سردار اپنا بنایا تھا سردار بنانیوالے اوسکو عدد کے کہین زیادہ آپ کے

خلیفہ اول سے تھی لیس جائی کہ وہ شقی بھی مثل آپ کے عتیق کی ہو اگرچہ موصوف واقع ہین اوس سے
بدتر تھے کہ ایسی بنا تحقق خلافت کی ڈالی کہ جو یزید پلید ہین اونسے بھی بدرجہا کامل ہو کر پائیگئے
اور اوس سے جو کچھ مفاسد ہوئے ہر کس و ناکس جانتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار
قولہ اور اونکے ہاتھ پر بیعت کی **اقول** سبکا بیعت کرنا ابوبکر سے آپکی کتابون سے تو ثابت
نہین ہوتا چہ جائے انکی کتب شیعہ سے ثابت ہو آپکی صحیحین مین موجود ہے کہ جناب امیرؑ نے
چھ مہینے تک بیعت نہ کی اور جامع الاصول مین کہ جامع احادیث صحاح ہے موجود ہے کہ راوی نے
بقسم کہا کہ لا واللہ ولا احد من بنی ہاشم یعنے کسی نے بنی ہاشم مین سے بھی بیعت نہ کی چھ مہینے تک
اور تواریخ سے ثابت ہے کہ شہر فار قبیلہ اوس مثل قیس ابن سعد و سعد بن عبادہ کہ جسکے حق مین
حضرت عمر نے بسبب اباؤ انکار کے بیعت بکری سے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی صحیح البخاری
فرمایا تھا اور اسیطرح قوم مالک بن نویرہ اور امثال اونکے نے بیعت بکریہ نہ کی پس اجماع
کل امت کہان ہوا اور یہ جو آپ نے صحیحین مین لکھا ہے کہ بعد چھ مہینے کے جناب امیرؑ اور بنی ہاشم
نے بیعت کی پس اولا تو یہ مسلم و بخاری کا جمایا ہوا فقرہ ہے شیعہ تو اسکو مانتے ہی نہین اور اتباع
کاذبین غادرین خائنین کو صادق جانتے ہی نہین اور ثانیا اوسمین نص صریح موجود ہے کہ بعد وفات
جناب سیدہ بسبب پھر جانے لوگون کے اور وجاہت نہ رہنے سے آپنے مصالحت کی چنانچہ
صحیحین مین موجود ہے وکان لعلی وجہ حیوۃ فاطمۃ فلما توفیت فاطمۃ استنکر علی وجوہ الناس فالتمس
الی مصالحۃ ابی بکر وفی جامع الاصول سے صرح الی مصالحۃ ابی بکر کہ ان سب سے اضطرار و مجبوری
اور عدم رضا و رغبت ہویدا ہے اور ظاہر ہے کہ جو مصالحہ مصداق الا من اکرہ وقلبہ مطمئن
بالایمان اضطراری ہو مثبت حقیت نہین ہے جناب رسالتماب نے بھی بہت دیگر کفار سے
صلح حدیبیہ کی تھی کہ جسمین حضرت لاثانی جناب خلیفہ ثانی نے ایک کلام طویل کہ جس سے حقیقت ایمان
ممدوح ظاہر ہے جناب رسالتماب کے ساتھ فرمایا ہے وہو مذکور فی صحیح المسلم وغیرہ من کتب اہل السنۃ
اور اسیطرح سے مصالحہ جناب امام حسنؑ ساتھ معاویہ کے کہ تا این مصالحہ شاہ عبدالعزیز دہلوی

خال المومنین کو زمرۂ خلفاء حقہ سے نکالتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ قبل از مصالحہ با امام حسن باغیون مین سے تھا اور بعد از مصالحہ ملوک اسلام سے ہوا نہ خلفا سے انتہےٰ ما افساد فی تحفۃ المسترقہ بالجملہ مصالحہ اضطراری مثبت حقیت نہین اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جناب امیر برضا و رغبت بیعت کرتے اس لئے کہ خود صحیح مسلم مین موجود ہے کہ جناب امیرؑ اور عباس عم رسول آپ کے شیخین کو کاذب و غادر و خائن و آثم اعتقاد کرتے تھے پس با اعتقاد این اوصاف برضا و رغبت بیعت خصوصًا امثال ان حضرات سے ممکن نہین علی الخصوص بنظر اسکے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے کتاب الایمان باب علامات المنافق مین چند احادیث نبوی اس مضمون کی موجود ہین کہ یہ اوصاف اربعہ علامات نفاق سے ہین پس ان دونون حدیثون کو ملاحظہ سے باین نہج کہ ایک کو صغری اور دوسرے کو کبری قرار دین یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ حضرت شیخین اعتقاد جناب امیرؑ و حضرت عباس مین منافق تھے پس باوجود اعتقاد منافقیت کیونکر برضا و رغبت مصالحت و بیعت اونحضرت سے واقع ہوگی فاعتبروا یا اولی الالبصار اور خود نقص جناب امیرؑ آپکی کتابون مین موجود ہی کہ بعد واقعہ سقیفہ و بیعت چند منافقین بر دست خلیفہ فرمایا ارک اللہ فیما سار بی وسرکم کما فی شرح المقاصد وغیرہ اور صاحب رحیرہ اعلی اللہ مقامہ نے ایک جماعت کثیر کو مہاجرین و انصار سے منکرین و کارہین خلافت ابوبکر سے کتب معتبرہ اہلسنت سے ثابت کیا ہو من شاء تفصیل المقام فلیرجع الیہ انتہا افادہ بالجملہ یہ دعوی آپکا تو خود آپ ہی کی کتابون سے باطل ٹھہرتا ہی اور بفرض محال اگر ثابت بھی ہو تو بھی اس سے بایمان ہونا نہین ثابت ہوتا اس لئے کہ عدد متابعین یزید پلید کو ملاحظہ فرمائیے کہ گنتے تھے کہین خلیفہ کے متابعین سے زیادہ تھے بلکہ آپکے خلیفہ زادہ عبد اللہ ابن عمر بھی اونکے بڑے بہت ثابت قدم اور راسخ دم تھے چنانچہ جب اہل مدینہ نے خلع اوس پلید کا بسبب قبایح افعال اور شنایع اعمال کے چاہا تھا تو خلیفہ زادہ نے حدیث ینصب لکل غادر لواء یوم القیامۃ پڑھکر خلع سے منع فرمایا کما فی صحیح البخاری حالانکہ ایک جماعت کثیر اہلسنت کی مثل علامہ تفتازانی اور شارح عقائد نسفی اور امام احمد بن حنبل

وغیرہم من اعیان اہل السنۃ کفر و ارتداد یزید کو بنص صریح لکھتے ہین پس جو شناعت کہ آپ نی
شیعون پر لازم کی ہے لازم آتا ہی کہ یہ علما بھی آپ کے بسبب تکفیر یزید شریک اوس شناعت
مین ہون **قولہ** خلیفہ بنانیوالے دس بیس **اقول** بقول تفتازانی شرح مقاصد مین اصل بنانیوالی
دو شخص تھے جیساکہ ابھی بیان ہوا اور اونکے دس بیس منافق اور بھی شریک تھی کہ کلاب جیفہ
دنیا تھی اور اون شیطانون نے پہلی سو دو سو کی راہ ماری اور اون سو دو سو نی پھر ہزارونکی
راہ ماری اور اخوان ابلیس نے طرح طرح کے تلبیس سے لوگونکو راہ راست سی پھیر اکسیکو طمع دنیا
دکھائی شام و یمن کی حکومتونکا وعدہ کیا کچھ لوگونکو بوضع احادیث مکذوبہ فریب مین لائے کہین
کہا کہ جناب رسولخدا نے حکم غدیر خم منسوخ فرمایا کبھی کہا کہ اونحضرت نی فرمایا البنوۃ و الخلافۃ
لا تجتمعان فی بیت کبھی کہا کہ اونحضرت نی فرمایا ہے اللّٰہم لا تجعل الخلافۃ فی
ولد علیؑ کبھی کہا کہ اونحضرت نی فرمایا کہ آل ابیطالب لیسوالی باولیاء کما اقر بہ ابن
ابی الحدید بکونہ فی صحیح البخاری وان لم یکن الآن موجوداً بل اخرجہ ابناء
الخوارج کما اخرجوا حدیث الغدیر اور کبھی کہا کہ جناب امیر علیہ السلام کو اس امر کے متحمل
ہونے سی انکار ہے اور اسی لئے شریک سقیفہ نہوئے حالانکہ وہ حضرت مشغول تجہیز و تکفین جناب
خاتم النبیین تھے کبھی کہا کہ جناب امیر بسبب صغرسن کے لائق اس عہدہ کے نہین ہین الغرض
سو سو طرح کے مکر و فریب سی سامریان امت نی بہکایا اور دنیا طلبونکو اپنے دام فریب مین لائے
یہانتک کہ اجلاف غالب اور اشراف مغلوب ہوگئے **قولہ** بلکہ لاکھون تھے **اقول** لاکھونکا
مجتمع ہونا سقیفہ مین بلکہ مدینہ مین بیعت ابوبکر کے لئی خلاف عقل و نقل ہے کاش اس دعوی پر
کوئی چھوٹی دلیل بھی بیان کی ہوتی **قولہ** بروایتے ایک لاکھ سے زیادہ **اقول** اس روایت
کاذبہ موضوعہ کا کچھ نشان بھی دیا ہوتا اور بعد اسکے یہ بھی ثابت کیا ہوتا کہ یہ لاکھ سے زیادہ
اپنے شہرون اور قریات کو چھوڑ کر ابوبکر کی بیعت کیواسطے مجتمع ہوئے تھی پھر یہ بھی ثابت کیا ہوتا
کہ یہ سب مصداق الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان نہ تھے بلکہ سب نی برضا و رغبت

بیعت کی اور حضرت عمر دروازہ جناب سیدہ پر آگ اور لکڑیان لیکر ناحق وبیکار یکسو نکو ستانی اور منہ اپنا
شعلہاے جہنم سے جھلسانے کو گئے تھے **قولہ** ملا باقر مجلسی نے **اقول** کیون اسقدر
جھوٹھ بولنے پر کمر باندہی ہے کتاب تذکرۃ الائمہ ہرگز مولانا سے مجلسی کی نہین ہی پہلے
اعتبار اوسکا قول سے کسی شخص معتبر کے ثابت کرلیا ہوتا تب اوسکی نسبت کا قصد کیا ہوتا
قولہ ایک کافر کو اپنا سردار **اقول** یہ دعوی بھی بلادلیل ہے کہ کافر کو مطلقا سردار بنانا کفر ہی
اولا بدلیل آیت وحدیث بیان کرنا چاہیے بعد اوسکے حکم کافر و منافق کا من جمیع الوجوہ ایک ہی
اسکو بدلیل ثابت کرنا چاہیے بعد اسکے امور دینیہ کا سردار بنانا اسکو ثابت کرنا چاہیے بعد اسکے
کل نے برضا و رغبت بنایا یہ بھی ثابت کرنا چاہیے ان سبکے بعد جو کچھ گفتگو کیجیے تو ہم سنین کہ اپ کیا
بکتے ہین حقیقت یہ ہی کہ ایک منافق نے ایک منافق کو باعانت چند منافقین مومنون پر
بجبر و قہر حکمران بنایا جیسا سلاطین جہان حکمران ہوتے ہین نہ یہ کہ مومنین نے بنایا **قولہ** جو بحار الانوار
کے **اقول** یہ کلام مدخول ہے بچند وجہ اولاً ایک کتاب معتبر کا نام لینا اور نقل کرنا عبارت کا
کتاب مجہول مشہور و غیر معتبر سے بھی ایک خدع ہی ثانیاً مجتہد صاحب نے کسی جلد کا مجلدات بحار سے
ترجمہ نہین کیا ہے یہ جعلسازی اور افترا پردازی کفش دوز کی ہی آپکا قصور نہین ہی چنانچہ کتاب
مستطاب استقصا مین اس بارہ مین کفش کاری کفش دوز عمل مین آی ہی ثالثاً لفظ جمیع
بیچ عبارت جمیع مسلمانان کے مستزادات پیر دخائن و غادر سے ہی اور ظاہر ہی کہ بعد کی عبارت اس
خیانت پر دلیل ہے کہ اوسمین موجود ہی کہ مخالف اور بدعت کنندہ آہ پس اگر جمیع مسلمانون نے
بیعت کی تو مخالفت اور بدعت کنندہ کون لوگ تھے کیا مشرکین یا یہود و نصاریٰ کو جمیع مسلمین نے
بیعت ابوبکر کی مخالف و بدعت کنندہ سمجھا تھا و علی التنزل جمیع مسلمانان سے مراد وہی اجلاف
دنیا طلب ہین کہ فریب مین چند منافقین کے اکراہ گمراہی اختیار کی اور اسمین کچھ شک نہین
کہ ہر زمانہ مین دیندار کم اور سگان دنیا طلب بہت ہین اور مجازاً اکثر پر اطلاق جمیع شائع وذائع
ہے **قولہ** سبحان اللہ کیا دین وایمان ہی **اقول** لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیا دین وایمان ہے

اہلسنت معاویہ کا کر کثرت سگان دنیا پر بھولے ہین صدیقون کو چھوڑ کر کذیبون کی محبت پر پھولے ہین دین محمدی کو ذلیل وخوار کیا کہ شماتت گاہ یہود ونصارے ہوا چھ لاکھ یزیدیونکو مقابل مین بہتر حسینیون کے مسلمان اور مہاجر وانصار اور مجاہدین فی سبیل اللہ کہتے ہین اور پیرومرشد انکی لعنت یزید سے منع کرتے ہین وانما قتل الحسین بسیف جدہ کہتے ہین تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدا اولا تجد الذہم الا قوما لدا قولہ اور جنین بنی ہاشم اقول ہمنے آپ ہی کی کتاب سے ابھی ثابت کیا ہی کہ بنی ہاشم نے تخلف بیعت بکر سے کیا اور یہ مضمون صحیح مسلم مین بھی ہی نقل مین جامع الاصول الذی ہو جامع صحاحکم اور صحیح بخاری مین زبان عمر سے وما خالفنا الا علی والزبیر ومن معہما موجود ہے اور ازالۃ الخفا مین بھی ہے کہ سادات اہلبیت از بیعت تخلف نمودند قولہ صراحۃً وکنایۃً کافر بناتے ہین اقول فض اللہ فاک وجعل النار مثواک کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا شیعونکی محبت ساتھ اہلبیت کی ایسی دنیا مین شایع وذایع ہی کہ کفار تک بھی جانتے ہین البتہ ابوبکر کو بسبب تخلف کرنے اہلبیت کی اوسکی بیعت سے صراحۃً وکنایۃً ہر طرح سے کافر بناتے ہین والحمد للہ علی ذلک اور بعینہ اسی تقریر سے لازم آتا ہی کہ امام آپ کے احمد بن حنبل اور علامہ تفتازانی اور شارح عقائد نسفی وغیرہم من اعیان السنۃ کہ قائل بہ نفاق وعدم ایمان یزید پلید ہین اور مع ذلک عبداللہ ابن عمر اور جماعت کثیر نے صحابہ وتابعین سے بیعت کے تھے بلکہ بعض انمین سے نہایت راسخ اوسپر تھے تو بسبب تعیین ما قررتم ان سبکو کافر صراحۃً وکنایۃً بناتے ہین اور بنای الصحابۃ کلہم عدول کو ڈھاتے ہین

صفحہ ۲۷ مقصد دوم مطبع صدیقی

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

چھٹوین دلیل ہمکو ابوبکر صدیق رض کے ایمان کے اثبات مین زیادہ دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہین ہی اسلئے کہ خود علمای شیعہ ذی یہ سمجھکر اونکے کفر کا دعوی ایسا بیہودہ ہی کہ اوس سے سننے والے کو تعجب ہوتا ہی اُس سے انکار کیا اور اپنے اون علما کو جنہون نے ایسا دعوی کیا ہے خود جھٹلایا اسلئے ہم اونکے اون اقوال کو نقل کرتے ہین قاضی نوراللہ شوستری مجالس المومنین

ہین فرماتے ہین کہ نسبت تکفیر بجناب شیخین کہ اہل سنت والجماعت بہ شیعہ نمودہ اند سخنے است بی اصل کہ در کتب اصول ایشان ازا ایشان اثرے نیست ومذہب ایشان ہمین است کہ مخالفان علی فاسق اند ومحاربان او کافر جناب مجتہد صاحب قبلہ وکعبہ اس قول کے جواب مین ذوالفقار مین فرماتے ہین کہ پوشیدہ نماند کہ این کلام برتقدیر صحت وصدور آن از فاضل قادح مقصود ما و مفید مطلب او نمیشود زیرا کہ سابق گذشتہ کہ فاسق درمقابلہ مومن اطلاق شدہ پس فرق میان کفر و فسق ہمین است کہ کافر نجس است در دنیا ومخلد است فی النّار در عقبیٰ و فاسق بسبب انکار یکی از ضروریات مذہب باشد مخلد در نار خواہد بود گو در دار دنیا احکام مسلمین بسبب اقرار شہادتین براو جاری شود لیکن اس عبارت مین حضرت قبلہ وکعبہ نے یا تو غلطی فرمائی یا دیدہ دانستہ اغماض کیا اسلئے کہ یہ فرمانا کہ برتقدیر صحت وصدور آن از فاضل کا مطلب سمجھ مین نہین آیا کہ اس قول کو قاضی نوراللہ شوستری کے حضرت نے تسلیم کیا ہے یا اوس سے انکار فرمایا ہے ایسے گول گول عبارت لکھنے سے سوائے ہم سے کم فہم جاہلون کو مغالطہ مین ڈالنے سے دوسرا فائدہ نہین تھا اگر یہ عبارت مجالس المومنین مین موجود ہے تو برتقدیر کہنا کیا معنے اور اگر یہ عبارت اومین نہین ہے تو صاف اوس سے انکار فرمایا ہوتا اور صاحب تحفہ اثنا عشریہ کی طعن وتشنیع مین موافق اپنی عادت کے دو چار ورق سیاہ کئے ہوتے شاید حضرت نے مجالس المومنین نہین دیکھی ہوگی اسلئے نہ انکار کیا نہ اقرار بہرحال ان الفاظ سے قبلہ وکعبہ کی اوس عبارت کا موجود ہونا پایا جاتا ہی اور اگر اب بھی کسی کو شک ہو وہ مجالس المومنین مین دیکھ لے رہا جواب جو مجتہد صاحب نے دیا ہو وہ بھی ایسا ہی کہ اوس کے معنی سمجھ مین نہین آتے اسلئے کہ قاضی صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ تکفیر شیخین ہمارے اصول کے مخالف ہی

اور حضرت مجتہد صاحب اوسی کو ثابت کرتے ہین پس یا خطار اجتہادی قاضی صاحب
سے ہوئی کہ وہ تکفیر سے انکار کرتے ہین یا مجتہد صاحب سے کہ وہ اوسکو ثابت
کرتے ہین یا شاید درمیان کفر اور ایمان کی ایک تیسرا مرتبہ اثبات فرمایا چاہتے ہین
جسکا نام اون کی اصطلاح مین اسلام ہے جسکے معنے نفاق کے ہین یعنی ظاہر مین
کلمہ پڑھنا اور باطن مین کافر ہونا اسلیئے ہمکو لازم ہوا کہ اس تیسرے مرتبے پر بھی نظر
کرین اور اوسکی ابطال کے دلائل پر غور کرین سلیئے ہم مجتہد صاحب کی روح سے
اور اونکے مقلدین سے استفسار کرتے ہین کہ اس تیسرے مرتبہ کی قائم کرنے سے کیا غرض
ہے آیا یہ کہ خلفاء ثلثہ کی ایمان سے انکار کیا جائے اور اونکے اسلام کو تسلیم
کیا جائے اور اسلام کے یہ معنے مراد لیئے جاوین کہ وہ ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن
مین منافق یا کہ وہ دل سے بھی مثل زبان کے پیغمبر صاحب کے بنوت کو تصدیق
کرتے تھے مگر امام برحق کے امامت کے منکر تھے اور اونکے حقوق کے غاصب
اور اونپر جائر تھے اور چونکہ امامت اصول دین سے ہے اسلیے بسبب انکار ایک اصل
کے اصول دین سے وہ ایمان کے دائرہ سے خارج تھے یا سوا اسکے اس
تیسری مرتبہ کے قائم کرنے سے اور کچھ مقصد ہے بہرحال اور کوئی دوسرا فائدہ تو سمجھ مین
نہین اتا اسلیئے امر اول کو تسلیم کرکے اوس سے بحث کیجاتی ہے پس اگر خلفاء ثلثہ کے
ایمان سے اسوجہ سے انکار ہے کہ وہ صرف ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن مین توحید
اور نبوت سے بھی منکر تھے جیسا کہ اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین بلکہ حضرات شیعہ
کس حساب مین ہین اونکے امام مہدی فرماتے ہین کہ ظاہر مین وہ کلمہ گو تھے اور باطن
مین کافر جیسا کہ ملا باقر مجلسی نے رسالہ رجعیہ مین حضرت امام کیطرف منسوب کرکے
یہ قول لکھا ہے کہ آلیشان از روئے گفتہ یہود بہ ظاہر کلمتین گفتند از برائے طمع اینکہ
شاید ولایتی و حکومتی حضرت بایشان بدہد و در باطن کافر بودند پس اسکا جواب اول یہ ہے

دے چکے اوسکا اعادہ ضرور نہین اسی واسطے اس قول سے اکثر علماء شیعہ نے انکار
کیا اور جو لوگ ایسا کہتے ہین اونکو خود اونہون نے نامنصف فرمایا جیسا کہ ملا عبد اللہ
جو علماء شیعہ سے ہین اظہار حق مین فرماتے ہین کہ انکار کرنا ابوبکر صدیق کے ایمان سی
انصاف سے بعید ہے وہذہ عبارتہ جواب گفتن این سخن بار تکاب آنکہ در سبق
ہجرت ایمان شرط است وآن شخص یعنے ابوبکر معاذ اللہ ہیچ وقت ایمان نداشتہ
حتی قبل از سنوح ناخوشی یا امیر المومنین از انصاف دور است اور ملا عبد الجلیل قزوینی
کتاب نقص الفضائح مین لکھتے ہین کہ اما ثنائے خلفا پس بران انکارے نیست
بزرگانند از مہاجرین والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار
والذین اتبعوہم باحسان اور پھر دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ اما انچہ سیرت
ابوبکر وعمر ودیگر صحابہ بیان کردہ مجملے است نہ مفصل آن را خلاف نکردہ اند
شیعہ الا در جہ خلافت وامامت را کہ شیعہ انکار کنند در ایشان کہ درجہ امامت نداشتند
وان فقدان عصمت ونصوصیت وکثرۃ علمی است اما صحابہ رسول ایشان راداند واز درجہ شان نگذرانند

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

عبارت مجالس المومنین سے استدلال کرنا مخاطب خوش فہم کا اوپر عدم کفر حقیقی شیخین
کے عجیب وغریب ہے کفر ظاہری شیخین کا کہ عبارت ہو انکار ظاہری شہادتین سے
کوئی شخص ہمارے علما سے قائل نہین ہوا ہے اور کسی نے نہین کہا کہ ثلثہ مشرکین سے
تھے اور جناب رسولخدا خود فرما گئے تھے کہ لست اخشی علیکم ان تشرکوا ولکن اخشی
علیکم الدنیا کما فی صحیح المسلم یعنے تمہارے بارے مین اسبات سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک
ہوجاؤگے لیکن دنیا تمکو گمراہ کریگی پس مبحوث عنہ درمیان شیعہ وسنی ایمان حقیقی ثلثہ ہو
کہ اہل سنت اوسکے مدعی ہین اور شیعہ اوسکے منکر ہین اور ایمان ظاہری کے قائل اور
عبارت مجالس نہین دلالت کرتی ہے مگر اوپر نفی کفر ظاہری کے نہ اوپر نفی کفر حقیقی

اور بعد مراجعت طرف کتاب مجالس کے معلوم ہوا کہ کلام مخاطب بتنی ہے اور چند خدع وخیانت کے کما ہیجئی قولہ زیادہ دلائل اقول ہم بھی کہتے ہین کہ زیادہ کی ضرورت نہین ہے مگر چونکہ دعوی بے دلیل قابل سماعت نہین ہے اسلئے ایک دلیل تو بیان کرنا ضرور ہے اور ابتک تو حضور نے سوائے ہفوات کے کوئی دلیل ایمان ابوبکر پر نہین بیان کی اور اپنی ہفوات کا جواب دندان شکن آپ نے پایا کہ جہان آپ نے نام ایمان کا لیا وہین سے ہمنے اونکا کفر ثابت کردیا کاش ایک دلیل ٹوٹی پھوٹی سی بھی ثلثہ کے ایمان پر کہ جس سے کفر نہ نکلتا ہو بیان کردیتے وانی لک ہذا قولہ علماء شیعہ نے اقول علماء شیعہ جو سمجھے ہین وہ قیامت تک وہی سمجھتے چلے جائینگے اور ثلثہ کی جان اور سینوں کا جلانا ہرگز ہرگز نہ چھوڑینگے آپ ہزار راہ زنی اور خدع اور فریب کیجئے مگر شیعہ راہ راست کو نہ چھوڑینگے ایمان ثلثہ کی کبھی قائل نہونگے ہر چند مکر و فریب آپ جاہلون سے کہئے کہ فلان عالم اور فلان مجتہد ثلثہ کو مومن کہتے ہین مگر اونکو باور نہوگا اور وہ سمجھ جائینگے کہ آپ فریب کرتے ہین محال ہے کہ کوئی شیعہ اونکو مومن کہے اگر جہلاے شیعہ اور کچھ نہ سمجھینگے تو اتنا سمجھ لینگے کہ اگر کسی عالم نے کہا بھی ہوگا تو مومن اوس قسم کا کہا ہوگا جسمین آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ہوا کرتا ہے یا مومن بمعنی جولاہہ کہا ہوگا اگرچہ اسمین کسیقدر غلطی ہوگی کہ بزاز کو یا چری مار کو جولاہہ سمجھا ہوگا قولہ انکار کیا ہے اقول کسی شیعہ نے انکے کفر حقیقی سے انکار نہین کیا ہے آری کفر ظاہری سے بسبب اقرار ظاہری لبشہادتین انکار کیا ہے پس کفر حقیقی متفق علیہ ہے اور ایمان ظاہری بھی متفق علیہ اور کفر نجاستی فی بعض الاحیان مسائل نظریہ فقہیہ سے ہو کہ اہل نخلہ صاحب رسالہ کو اوس سے نفیا و اثباتا کچھ فائدہ نہین ہے اسلئے کہ مورد ملام ہونا کفر حقیقی پر ملتنے ہے نہ نجاست و طہارت ظاہری پر اسی سبب سے منافقین مورد لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ تھے اور بسبب ایمان ظاہری کے ظاہر مین محکوم بنجاست

نہ تھی۔ قولہ یا غلطی فرمائی یا دیدہ اقول نہ غلطی فرمائی نہ اغماض کیا غلطی آپ کے فہم کی ہے کہ صاف صاف بات بھی سمجھ مین نہین آئی بالتصریح بیان کردیا کہ مقصود مولانائے شوستری نفی کفر سے نفی کفر حقیقی نہین ہے بلکہ نفی کفر ظاہری اسلامی ہے کہ ظاہر مین اقرار شہادتین کرنے سے احکام مسلمین ثلثہ پر جاری تھے گو حقیقت مین بسبب نہونے ایمان حقیقی کے کفر حقیقی مین گرفتار تھے قولہ سوائے ہم کم فہم جاہلون اقول بجائے کم فہم اگر نافہم فرماتے تو اقرب بصواب تھا آپ کے ہوا خواہ یہ سمجھین گے کہ آپ ہضم النفس کے یہ کلمہ فرماتے ہین مگر شیعون کو تو آپکی نافہمی اور جہالت مین کچھ شک ہی نہین ہی اور وہ حق ہر زبان جاری کرینگے ہان آپکی جہالت مین اور بازاریون کی جہالت مین اتنا فرق ہے کہ وہ لوگ پیادہ رو وادی جہل بسیط ہین اور آپ مرکب جہل مرکب پر سوار ہین قولہ دو چار ورق سیاہ کئے ہوتے اقول سیکڑون مقامون مین سیاہی اوراق سے منہ صاحب تحفہ مسروقہ کا اور اوسکے سلف وخلف کا سیاہ کر چکے اور اونکا کذب و افترا کو ثابت کر چکے مگر اونکے اتباع ایسے بےغیرت ہین کہ اپنے منہ کی سیاہی نہین چھوڑاتے اور ہرگز نہین شرماتے اور وہی گایا ہوا راگ مثل گدھی کے بھاگ کے گاتے ہین اور چونکہ نقل مرید کاذب وغادر وخائن محل اعتماد نہ تھے اس لئے یقین اس عبارت کے اوسیطرح پر ہونیکا نہ تھا اور چونکہ جواب اوس عبارت موجودہ کا بدون مراجعت الی الکتاب ظاہر تھا اسلئے رجوع کرنا طرف کتاب کے تضییع اوقات عزیز سمجھے قولہ موجود ہونا پایا جاتا ہے اقول ابھی خود کہتے ہین کہ نہ انکار کیا نہ اقرار پھر خود ہی کہتے ہین کہ موجود ہونا پایا جاتا ہے اگر موجود ہونا پایا جاتا ہے تو یہی فرمائے کہ اقرار کیا ہے یا این تناقض در تکلم کے رواست۔ قولہ وہ مجالس المومنین دیکھے اقول حسب ارشاد سراپا ارشاد کی ہمنے کتاب مجالس مین دیکھا تو دھیا نہین کہ جسکا ذکر ہے ابھی کیا معلوم ہوکین اگر کچھ بھی غیرت ہو تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرو اور پھر سارق دہلوی کی راہ پر نہ چلو کہ دہ کیا دم سرہ بکر و فریب سا

اور بڑا جھوٹھا دغاباز ہے وہ کیونکر آپکے کہ مصداق اِنَّ کَیدَکُنَّ عَظِیم ہین اور کید شیطان بمقابل اوسکی ضعیف ہے یہ ہین ایک یہ کہ مخاطب ذی توحتماً اور شاہد اونکی بساطی صاحب نے بھی کہ اکثر مایہ لبساط اونکا انہین کی لبساط کا ہے فرمایا کہ قاضی نور اللہ مجالس مین فرماتے ہین حالانکہ بعد مراجعت معلوم ہوا کہ قاضی علیہ الرحمۃ خود نہین فرماتے بلکہ ایک شخص کی عبارت کی ناقل ہین پس نسبت فرمانیکے طرف قاضی علیہ الرحمہ کی دینا کذب و افترا ہی ہو مگر یہ کہ فرمائیں کہ لفظ نقل کالمعنی فی بطن الشاعر آپکے پیٹ مین ہو اور معنے فرمانیکے یہ ہین کہ نقل فرماتے ہین لیکن یہ تاویل علیل بھی مخالف اوس تصریح کی ہو کہ بعد اسکے آپ فرماتے ہین کہ یا خطاء اجتہادی قاضی صاحب سے ہوئی کہ وہ تکفیر سے انکار کرتے ہین انتہی وستسمع جوابہ عنقریب دوسرے یہ عبارت واقع ہے جواب مین ایک خارجی کے کہ اوسنے کہا ہی کہ رافضی ابوطالب را باظہور کفرش مومن گویند و ابوبکر و عمر را باہمہ قدمہائے صدق ایشان و رسخ ایشان در دین خدا کافر اند حقیر کہتا ہی کہ خدع و فریب مین یہ خارجی بھی آپکا اُستاد ہے کہ شیعون کی طرف نسبت تکفیر شیخین ایسے گول عبارت سے کہ باہمہ صدق ایشان و رسخ ایشان در دین خدا کرتا ہی تا لوگ سمجھین کہ شیعہ باوجود اعتقاد بصدق کاذبین غادرین اور رسخ فرارین من الغزوات کالاحد والخیبر وحنین شیخین کو کافر جانتے ہین حالانکہ شیعہ ان دونون مین سے ایک کو بھی نہین مانتے علی الخصوص بلحاظ لفظ ہمہ بالجملہ شیخ جلیل رازی علیہ الرحمہ اوسکے جواب مین بعد اثبات ایمان ابوطالب علیہ السلام کہ مثل مومن آل فرعون مصداق یکتم ایمانہ تھے فرماتے ہین وامّا انکہ نسبت تکفیر ابوبکر و عمر بشیعہ نمودہ سخنی است بے اصل کہ در کتب اصول ایشان ازان اثرے نیست الی آخر ما قال پس سیاق عبارت کو جو قرینہ اوپر فہم مراد کے ہی چھوڑ دینا اور کلام کو ابتدائی ٹھہرانا خدع و فریب اعظم اشقیا کا ہے اور محصل مضمون عبارت فریقین کا یہ ہے کہ معترض خارجی ناصبی کہتا ہی کہ شیعہ ابوطالب کو باوجود کفر ظاہری کے مومن کہتے ہین اور شیخین کو باوجود ایمان ظاہری کے

کافر کہتے ہیں مجیب فرماتے ہین کہ ایمان ظاہری کے راہ سے شیخین کو ہم ہرگز کافر نہین
کہتے اور ابوطالب کو کفر ظاہری کی راہ سے مومن نہین کہتے بلکہ ایمان حقیقی اور کفر حقیقی کی راہ سے
مومن کو مومن اور کافر کو کافر کہتے ہین گو ظاہربینون کی نظر مین خلاف اسکی نظر مین آوے
اور دلیل اسپر یہ ہے کہ چونکہ متبادر لفظ کفر سے انکار شہادتین ہے کہ معبّر بکفر اسلامی ہے اسلیے
ہم مخالفین جناب امیر کو معبّر بفاسقین کیا کرتے ہین کہ اطلاق اوسکا مقابل مین مومن
کے آیا ہے لقولہ تعالی افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون پس مراد
فسق سے نہین ہے مگر کفر ایمانی کہ اعم ہے کفر اسلامی سے لان بین الاسلام والایمان عموما
وخصوصا مطلقا فیکون نقیضاہما بالعکس کما تقرر فی المیزان الحاصل ثلثہ کے کفر اسلامی کے
کہ عبارت انکار شہادتین سے علانیۃً ہے ہم قائل نہین ہین آری محاربین جناب امیر المومنین
کہ مثل اصحاب جمل وصفین بمودا ہے یاعلی حربک حربی کی کافر اسلامی کہہ سکتے ہین تیسری
تبدیل لفظ ابوبکر وعمر بلفظ جناب شیخین فقط فریب عوام کے لئے ہے تاکہ عوام گمان کرین کہ
مولانا شوستری جو شیعونکے بڑے عالم ہین کفر ثلثہ کا انکار کرتے ہین اور اونکو بتعظیم
وتکریم یاد کرتے ہین حالانکہ کل کتب جناب مولانا شوستری از بائے بسم اللہ تا تائے
تمت اثبات کفر ونفاق سے ثلثہ کی بھرے ہوئے ہین مفتح کتاب مجالس المومنین مین
بعد ذکر حدیث قرطاس کے جو اول دلیل اوپر نفاق کے ہے فرماتے ہین والآ بر ہر عاقل
متامل مشتبہ نیست کہ آن حریفان دغا ورو باہان معرکہ دغا در ایام حضرت رسالت
ہموارہ انتظار این فرصت داشتند تا آنکہ بعد آنحضرت علم مخالفت اہلبیت برافراشتند
وبنابر طمع جاہ وغلبہ ہوا آنچہ از دیدہ وشنیدہ بودند نادیدہ وناشنیدہ انگاشتند الی آخر
ما افاد ولقد اجاد فیما افاد **قولہ** رہا جواب جو مجتہد صاحب **اقول** جو جواب جناب غفرانمآب
علیہ الرحمۃ والرضوان نے دیا ہے وہ بہت معقول جواب اور قاطع شبہات ذوی ناب اولی
الاذناب ہے اور جو آپ کی سمجھ مین نہین آتا ہے وہ قصور فہم آپکا ہے جیسا کہ مسئلہ کلالہ

باوجود سمجھانے جناب رسولخدا کے حضرت عمر کے فہم مین نہ آیا **قولہ** اسلئے کہ قاضی صاحب
اقول قاضی صاحب نے نہین کہا بلکہ شیخ جلیل رازی علیہ الرحمہ نے کہا ہی کہ شیخین کی
تکفیر بکفر اسلامی ہمارے اصول کے خلاف اور مجتہد صاحب اوسکو نہین ثابت کرتی
ہین بلکہ کفر ایمانی کو ثابت کرتے ہین پس دونون قولون مین آپسمین تناقض نہین ہے
کہ ایک خطا ٹھہرایا جاوے تناقض کے وحدات ثمانیہ مین سے وحدت اضافت بہی ہی
پس خطا آپکی ہی کہ قولین متحدین فی المآل کو متناقض سمجھتے ہین اور تعریض بلفظ اجتہادی
جو کی ہی پس مسئلہ فرعیہ مختلفہ نہین ہی بلکہ اصولیہ متفقہ ہی پس ایسے مقام مین ذکر اجتہاد کرنا
یا وہ اجتہاد ابوبکر و عمر و عثمان خلاف نصوص صریحہ قرآن و فرمودۂ سید الانس والجان
رسول ملک منان ہی کہ جس سے منع قرطاس اور تخلف از جیش اسامہ ہوا اور گھر اہلبیت کا
جلایا گیا اور خیار صحابہ مثل ابوذر و عمار پر جوتی اور لاتین اور کوڑے پڑے اور جلا وطن
کیے گئے اور یا وہ اجتہاد مجتہد جملیہ اور مجتہدہ صفینیہ کا ہی جس اجتہاد نے لاکہون کی جان لی سبحان اللہ
کیا کیا اجتہاد تھے کہ نص صریح بلکہ اصرح کی ہوتی ہوئی اوس اجتہاد نے بنیاد بے عرب کی بیخ دین
کھود کے پھینک دی اور الحرب اکل العرب والعرب من الحرب ضرب مثل مشہور ہوئی
پس جب کل عرب کا یہ حال ہوا تو خاندان رسالت کو کون پوچھتا ہی **قولہ** یا شاید
درمیان کفر و ایمان کے **اقول** آپ ایسے ننھے نادان یہان نکلے کہ کچھ نہین جانتے
داہنا بایان کون ہی اسکو بھی نہین پہچانتے تمکو بسنت کی کیا خبر اسکی خبر نہین کہ ایکمرتبہ
درمیان کفر ظاہری اور ایمان حقیقی کے ہی بلکہ ایک نہین جمعًا و رفعًا دو کہنا چاہئے شاید
و کاش کو اس مقام مین کچھ دخل نہین ہی بلکہ یقینًا و حتمًا خود جناب باری نے درمیان کفر اور
ایمان کے ایکمرتبہ نفاق کا ٹھہرایا ہی اور مذبذبین بین ذالک لاالی ھؤلاء ولاالی ھؤلاء فرمایا
ہے اور منافقین کو اخوان کافرین بنایا ہی الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانھم
الذین کفروا **قولہ** اسلام ہی جسکے معنی نفاق کی ہین **اقول** کیا سمجھ سے کہانتک سمجھائے

اری حضرت اسلام کے معنے نفاق کے نہین ہین یہ کس کودن نے آپکو پڑہایا ہی یہ کس
گدھے نے آپکو سمجھایا ہی بلکہ اسلام اعم ہی نفاق سے اور ایمان سے قولہ استفسار کرتے ہین
اقول آپ ناحق استفسار کرتے ہین ہملوگ ہزار کہین اور آپکی تسکین کے لئی ہر بن موسے
عرق زیز بیان کرین مگر حضور والا کی سیری ہمسے نہو گی آپ جناب کبریا سے بصد تضرع والتجا
دعا کیجئے کہ روح پر فتوح ثلثہ کو دست زبانیہ سی اسقدر مہلت دی کہ آپ اونہین سے
جاکر پوچھ لیجئے کہ تم کس قسم کے منافق تھی اور کیسے مرتد تھی قولہ کیا غرض ہی اقول غرض نفاق وارتداد ثلثہ ہی
آپ لومڑی کی چال کیون چلتے ہین سیدھی راہ کیون نہین چلتے غرض شیعونکی بہت ظاہر
ہے کہ ثلثہ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان تھے حقیقت مین بے ایمان تھے پردہ ایمان ظاہری
مین نرد دغا کھیلے ہین جناب نبوی کو تادم وفات ایذائین پہونچائین یہ باہر ایذا پہونچاتی
تھے بیٹیان انکے گھرمین ایذائین دیتی تھین چنانچہ کلام اللہ مین سورہ تحریم اسپر ناطق ہی
اور بعد وفات آنحضرت کے اونکے اہلبیت کے ایذا دینے سی بھی اونکو ایذا پہونچائی اور
مورد ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ ہوئی مصدق
اسکا یہ ہی کہ قیامت تک خدانے اونکو مورد ملامت یک خلق کثیر کا کہ گنتی اونکی کرورونکی
بھی شمار مین نہین آسکتی بنایا ہی قولہ یا کہ وہ دل سے اقول یہ تردید فاسد ہے
کیا ضرورت اسکی ہی کہ اگر امامت کی منکر ہون تو مصدق نبوت دل سی ہون کیون نہین
جائز ہی کہ زبان سی آدائے شہادتین کرتے ہون اور دل سے نہ مصدق نبوت ہون
اور نہ مصدق امامت قضیتین مانعۃ الجمع نہین ہین کہ تردید کچھ مصرف رکھتی ہو اور درواقع
امر ایسا ہی ہے کہ حضرات ثلثہ آپکے ایسے جامہ زیب اور نیک تن ہین کہ جملہ اقسام اضداد
ایمانی کے معدن اور جملہ نقائض حسن وخوبی کے مخزن ہین یہان ہیچ عیب شرعی کی
جگہہ پنجاہ عیب شرعی بھی بہت کم ہین قولہ اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین اقول اکثر
کیون فرماتے ہین کل کہئیے اور اکثر کے مقابل مین جن بعض کو آپ مخالف اکثر قرار دیتے

وہ اپکی فہم کی غلطی ہوگی جیسا کہ آپ ذ جانا ہی اور پھر جانے کا **قولہ** امام مہدی فرماتے ہین
اقول فقط صاحب الزمان علیہ السلام نہین فرماتے بلکہ ہمارے نزدیک اجماع کل
اہلبیت طاہرین علیہم السلام اسی پر ہی اور یہی ایک دلیل اجمالی شیعون کے لئے واسطے
ابطال آپکے قول کے کہ بعض علما پر آپ تہمت اقرار ایمان ثلثہ کرتے ہین کافی ہی **قولہ** پس
اسکا جواب ہم اوپر دیچکے **اقول** پس اوسکے جواب الجواب کے منح ہم بھی اوس اوپر کے نیچے
ٹھونک چکے اوسکا اعادہ ہمکو بھی ضرور نہین ہے **قولہ** اسی واسطے اس قول سے اکثر علمار
شیعہ **اقول** چار سطر پہلے آپ فرماچکے ہین کہ انکار ایمان ثلثہ اکثر حضرات شیعہ فرماتی ہین بلکہ شیعہ
کس حساب مین خود اونکے امام مہدی فرماتے ہین اب فرماتے ہین کہ اکثر علما نے
انکار ایمان ثلثہ سے انکار کیا پس اگر منکرین اور منکرین منکرین دونون اکثر ہین تو اقل
کہان ہین سچ ہی کہ دروغگورا حافظہ نباشد اور اگر کہئے کہ اکثر شیعہ سی ہمنے عوام شیعہ مراد لکہی
ہین تو آپ کی خوش لیاقتی ہی کہ خواص کا دامن چھوڑ کے عوام کا پکڑتے ہین اگر ایسی
پکڑ کیجیگا تو میان مشیر کے شاگردون سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوگا **قولہ** جیسا کہ ملّا عبد اللہ
اقول نہ کوئی ملّا عبد اللہ کو علماء شیعہ سے جانتا ہی نہ کتاب اظہار حق کتب علماء شیعہ
مین مذکور ہی یہ تصنیف اور مصنف سوا بساط لبساطی صاحب کی اور کہین نہین
پایا جاتا ہی کسقدر بیغیرتی اور بے حمیتی لبغرض ابلہ فریبی حضرات اہلسنت کی حصے مین پڑی
ہے کہ کتاب مستطاب ذوالفقار پر ناظر بلکہ بسفاہت مناظر بلکہ مجادل ومکابر ہین
اور اسمین صاف صاف ملّا عبد اللہ سے انکار ہی کہ ہم اونکو نہین جانتے وہ کوئی
ہمارے علماے معتبرین اور مشہورین سے نہین ہین پس بغیر اثبات اعتبار اونکے
قول سی استشہاد کرتے ہین اور سخنان جواب دادہ کو بلا اشارت طرف رد جواب
کے بفخر ومباہات لکھتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ سُنّی جہال دیکھکر تو واہ واہ خوش آمدی
کرینگے کہ جس سی حضرت مخاطب پھولے نہ سمائینگے مگر جب شیعہ دیکھین گے تو ان خیالون

اور بغیر ثبوت پر سوائے صدر رحمت کی اور کیا کہینگے **قولہ** وہذہ عبارتہ الی اخر العبارۃ

اقول معاذ اللہ کہ کوئی شیعہ بے ایمانی ابوبکر پر معاذ اللہ کہ جسکو خدا نے ایک تھوڑی سی

بھی عقل دی ہوگی وہ یہ سمجھیگا کہ جو لوگ برا کہنے سے تحاشی نہین کرتی وہ اثبات بے ایمانی

سے کب تحاشی کرینگے بلکہ تحاشی کرنیوالون سے البتہ تحاشی کرینگے پس ایسی لوگون کے

قول سے الزام شیعہ دنیا بجز بوالہوسی کے کیا کہا جائے لیکن ہم جانتے ہین کہ ایسی بات کے

جواب سی حضرات اہلسنت جان چراتے ہین اور کلام تنزلی پر جان لڑاتے ہین

بہت خوب ہم اب علی التنزل کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہے کہ ایمان سے ایمان

ظاہری مراد ہو اور ہماری علما ایمان ظاہری ثلثہ سے انکار نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ثلثہ

مثل اخوان منافقین اپنے کے اذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا کا ایمان رکھتے تھے

ظاہر کلام ملا عبد اللہ مجہول بلکہ مفروض ناظر ہے طرف اسکے کہ بعد سنوح ناخوشی با امیر المومنین

کہ ہتی اور پر انکار نص جلے روز غدیر تھا وہ ایمان ظاہری بھی ثلثہ کے ہاتھ سی جاتا رہا اور داخل

کفر بخاستی ہوگئے ہر چند یہ مسئلہ یعنی نجاست وطہارت کا مسائل نظریہ فرعیہ سے ہر کس قسم کا

کفر موجب نجاست ہوتا ہی مگر اس مقام پر ملائی مفروض کا قول آپ کو ضرر پہونچائیگا آپ

بطمع نفع اوسکو ناحق بیان فرماتے ہین **قولہ** ملا عبد الجلیل قزوینی **اقول** ان ملا کا

بھی قول مثل ملائے سابق کے درجہ قبول سے معزول ہے پہلے اسکے ادر

اونکے اقوال کی مقبولیت اقوال معتبرین اور موثقین سی ثابت کرتے تب کچھ گفتگو کرتے

اور کون شخص دنیا مین ایسا ہوگا کہ اپنی ملعونین کی ثناگستری کریگا اگر اونکو شیعہ قابل ثنا سمجھتے

تو کیون کچھ کہتے اور غایۃ ما فی الباب اونکا قول منقول غیر مقبول فی الجملہ خلفا کی بزرگی پر دلالت

کرتا ہے اور ایمان سے اس مقام پر کچھ بحث نہین ہی اور بزرگی من حیث الدنیا بعد

غصب خلافت وحصول سلطنت کے نبظر ظاہر اونہین پائیگئے تھی مثل بزرگی فرعون

کے اور بزرگی بادشاہ کافر عہد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چنانچہ توجیہ لفظ آل فرعون مین

مفسرین نے ذکر کیا ہی کہ لفظ آل مقتضی عزت و منزلت ہی اور من حیث الدنیا فرعون کیلئے
تھی پس فراعنہ آل محمد کو اگر اوس فرعون پر قیاس کرین تو کچھ بیجا نہین ہی اور یہ جو فرمایا ہی کہ اونکا
درجہ صحابت نگذرا نند یہ بھی بہت ٹھیک ہی یعنے مثل کل منافقین کے اونکو بھی داخل صحاب
سمجھین پس اگر شیعہ درجہ صحابت سے ثلثہ کو نکالین تو مصداق حدیث صحابی صحابی کیونکر بنا وین

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبیل السلام

اور احتجاج طبرسی مین لکھا ہی کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ لست بمنکر فضل ابی بکر ولست بمنکر
فضل عمر ولکن ابابکر افضل من عمر کہ مین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی فضیلتون سے
انکار نہین کرتا لیکن ابو بکر عمر فاروق سے افضل ہین پس ان روایتون اور ہزار مثل اسکے
اور روایتون سے جن کو ہم نقل کرینگے حضرت ابو بکر صدیق کے ایمان اور فضلیت
مین کون شک کرسکتا ہی پس یہ دعوی کہ ابو بکر صدیق باطن مین معاذ اللہ کافر تھے
خود علماء شیعہ اور ائمہ کبار کی احادیث سے باطل ہوا اور اگر اب بھی کسی کو شک ہووے
تو وہ تفاسیر اور احادیث امامیہ کو دیکھے کہ باوجود اس عناد اور تعصب کے جو اونکو خلفاء
ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ساتھ ہے اب بھی صدہا روایات اور احادیث مدح و ثنا
مین خلفا کی موجود ہی چنانچہ اونکے مفسرین قبول کرتے ہین کہ حضرت ابو بکر صدیق غلامونکو
مول لیا کرتے اور بسبب اسلام کے اونکو ازاد کردیتے جیسا کہ علامہ طبرسی نے مجمع البیان
مین لکھا ہی کہ عن ابن الزبیر قال ان الآیۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری الممالیک الذین
اسلموا مثل بلال و عامر بن میسرہ و غیرہما واعتقہم کہ آیت سیجنبہا الاتقی الذی
شان مین ابو بکر کے نازل ہوئی کہ وہ غلامون کو جو اسلام لاتے مول لیتے اور پھر
خدا کی راہ مین ازاد کرتے مثل بلال اور عامر وغیرہ کے فقط پس چونکہ ابو بکر صدیق اپنے
مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتے تب خدا نے یہ آیت نازل کی کہ دوزخ سے وہی
بڑا پرہیزگار بچیگا جو اپنے پاک مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتا ہی پس تعجب ہے

کہ جو شخص اپنے مال سے مسلمان غلامون کو خریدے اور اونکو ازاد کرے اور اوسکی
شان مین خدا آیتین نازل کرے اور اوسکو اتقی الناس فرماوے اوسکی فضیلت اور
بزرگی بیکطرف اسکے ایمان سے بھی انکار کیا جاوے اور ایسا شخص منافق اور کافر
سمجھا جاوے غرض کہ ایمان اور اسلام مین ابوبکر صدیق کے کچھ شبہہ نہین رہا اور باقرار
علماء شیعہ اوسکا ثبوت ظاہر ہوگیا اب باقی رہا تیسرا امر کہ مراد ایمان سے اصول دین کو تصدیق
کرنا ہی اور چونکہ امامت بھی ایک اصل اصول دین سے ہی اور اس سے ابوبکر صدیق منکر تھے
اس سے اونپر اطلاق ایمان کا نہین ہوتا اسکی تردید ہم بخوبی بحث امامت مین کرینگے
انشاء اللہ تعالی لیکن ہمارے نزدیک ابتداے زمانہ نبوت مین امامت کو اصول دین
مین داخل کرنا اور جو اوسوقت امامت پر ائمہ اثنا عشر کے ایمان نہین لایا اوسکو مومن
نہ جاننا نادانی ہے اسلئے کہ جب پیغمبر صاحب نے نبوت کا دعوی کیا اور اسلام کی دعوت
فرمائی تو اوسوقت خدا کی توحید اور اپنی نبوت کی تصدیق ایمان کی علامت رکھی ائمہ کی
امامت کی تصدیق کی تکلیف کسی کو نہین دی بلکہ خود حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی
اسلام کی دعوت صرف توحید اور نبوت کی تصدیق پر کی پس اوسوقت امامت کا کچھ ذکر ہی
نہ تھا کہ کوئی اوسکو قبول کرتا یا اوس سے انکار کرتا اگر ہم غلط کہتے ہون تو حضرات شیعہ اپنی ہی
کتابون سے یہ بات ثابت کردین کہ جب اول اول پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثناء نے لوگون کو
اسلام کیطرف بلایا تو اونسے توحید اور نبوت کے سوا حضرت علی کی امامت کی تصدیق کو بھی
فرمایا حضرت علی خود اوسوقت لڑکے تھے کسی شخص سے اوسوقت پیغمبر صاحب نے نہین فرمایا
کہ جسطرح یہ خدا کی توحید اور میری نبوت کی تصدیق تمپر ایمان کے لئے ضرور ہی اسیطرح میرے
چھوٹے بھائی علی کی امامت کی تصدیق بھی ضرور ہی اور جبکہ ایسا کسی سے اوسوقت نہین کہا
اور امامت کو اصول ایمان سے قرار نہین دیا تو ابوبکر صدیق کا انکار یا اقرار کرنا بھی اوس سے ثابت
نہین ہوتا اور جب یہ ثابت نہوا تو اونکے ایمان مین بھی کچھ خلل نہ آیا ہان حضرات شیعہ یہ کہسکتے ہین

کہ آخر زمانہ نبوت مین خم غدیر پر جب خطبہ امامت علی مرتضی کا پڑہا اور لوگون کو توحید اور رسالت کے علاوہ امامت کا اقرار بہی دعوت کی اوسوقت امامت کا انکار گویا ایمان کے خلل کا سبب ٹھہرا لیکن جبکہ اوسکا نام و نشان بہی نہ تھا اور کوئی لفظ امامت سے واقف تک نہ تھا اوسکو اوسوقت اصول دین مین ٹھہرانا اور اوس سے ناواقف آدمی کو منکر قرار دینا اور اوسکے انکار کو اوسکے عدم ایمان کا سبب کہنا بڑی نادانی ہی ہان حضرات شیعہ یہ کہسکتے ہین کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خم غدیر کی وقت حضرت علی کی امامت سے دل مین انکار کیا اور بعد وفات پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے اوسکو ظاہر کیا یعنی خود امام بن بیٹھے تو ہم اسبات کو سن سکتے ہین لیکن اس سے صرف اطلاق ارتداد کا و نعوذ باللہ من ذالک اونپر ہوسکتا ہی اس سے اونکی اصل ایمان مین جو اول لائے کچھ خلل نہین آسکتا اور ابتدائے زمانہ نبوت مین اونکا نہایت سچے دل سے ایمان لانا اپنی حال پر قایم رہتا ہی رہا ارتداد اونکا بسبب غصب خلافت کی اسکو ہم بحث امامت مین بیان کرینگے انشاء اللہ

یقول المتمسک بولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ جو ارشاد ہوتا ہے کہ احتجاج طبرسی مین لکھا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا حضرت سلامت یہ مقول مبول نامعقول آپکا مدخول ہے بچند دخول متصل الوصول و مشق الحصول انظار ثواقب فحول سے آنا اولاً احتجاج طبرسی مین تو فرمانا امام باقر علیہ السلام کا کہین نہین لکھا ہی مگر آپکے جناب ۔ یعنی صاحب نے کہین لکھا ہوگا آپ اونہین سے نقل فرماتے اور کہتے کہ موچی صاحب نے کہا ہے کہ احتجاج طبرسی مین لکھا ہے تا بمقتضائے العہدۃ علی الراوی پردہ رہ جاتا اور آپکا دامن عصمت اور عفت لوث تہمت سے بچ جاتا اور قصور نافہمی و بے دانشی فقط طرف موچی صاحب کے عاید ہوتا کہ علمار حضرات اہلسنت فقط عوام فریبی کے لئے مدعی اتباع اہلبیت علیہم السلام ہوتی ہین حالانکہ اکثر علما انکے نام اہلبیت سے بھی واقف نہین ہوتی اور القاب کو کون پوچھتا ہی اور جب حال علما یہ ہی تو جہلا کا کیا ذکر ہے کتاب احتجاج مین ایک حدیث ابطال فضل ابوبکر و عمر مین احتجاجات ابوجعفر ثانی یعنے

حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام مین منقول ہوا وسکو ہمارے حضرت سمجھتے ہین کہ امام محمد باقر
علیہ السّلام سے منقول ہو اگر مبدر بحث مین لفظ ثانی پر نہین لحاظ فرمایا تھا تو خیر کہ دور تھا
لیکن طرفہ یہ ہے کہ خود مبدء حدیث مین موجود ہو روی ان المامون بعد ما زوج ابنتہ
امّ الفضل اباجعفر علیہ السّلام کان فی مجلس وعندہ ابوجعفر علیہ السّلام
ویحیٰی ابن اکثم وجماعۃ کثیرۃ فقال لہ یحیٰی ابن اکثم ما تقول یا بن رسول اللّٰہ
الحدیث اتنا تو خیال فرمایا ہوتا کہ کجا زمانہ مامون جسنے اپنی بیٹی سے عقد حضرت امام محمد تقی
کیا تھا اور کجا زمانہ امام محمد باقر علیہ السلام کہ اواخر سلطنت بنی امیہ مین تھی کہ اسوقت
مامون عباسی کے دادا کا بھی شاید وجود نہو گا پس ابوجعفر سے امام محمد باقر علیہ السلام کو
مراد لینا سوائے مضحکہ کے کس چیز پر محمول ہو سکتا ہو ثانیاً یحیٰی بن اکثم کہ علمار متعصبین اہلسنت
مین سے تھا اور ذہبی اوسکی شان مین ان الاعتدال مین لکھتے ہین وحدث عنہ الترمذی
وکان من کبار الفقہار اور مثل اسکے ایک گروہ علمار اہلسنت اسکے حق مین لکھتے ہین اور
قاضی القضات تھا باینہمہ گروہ عظیم اکابر علمار اہلسنت شہادت انکے لواطت اور حسن پرست
ہونیکی بھی دیتے ہین وکل ذلک مذکور ومثبت فی الاستقصار اور ایسا یہ مرد بلکہ نام ناصبی تھا کہ
حسب فرمائش سلاطین عباسیہ اور خوش آمدین اون شیاطین کی مقابلہ جناب امام حسن عسکری
علیہ السلام سے کرنے کو امادہ اور اوس جناب کو الزام دینا چاہا مگر اوس حجت خدا نے خوب ہی
اس ناصبی کو عاجز و رسوا کیا بالجملہ بسبب ایسی ہی عادات خبیثہ کی امام محمد تقی علیہ السلام سے
مستعد مقابلہ واضرار امام ابرار ہوا اور مجمع عام مین اون گروہ نواصب کے احادیث فضائل
ابوبکر و عمر کو پوچھنا شروع کیا بغرض فاسد اسکے کہ وہ حضرت انکار کرین تو ارکین دولت عباسیہ
جو سب سنّی تھے وہ سنین تو ایک صورت فساد پیدا ہو اور آنحضرت نے غرض فاسد پر
اوسکے متفطن ہو کر ابتدا سے ذکر فضایل ابوبکر مین فرمایا کہ مین منکر فضل ابوبکر نہین ہون لیکن
یہ حدیثین جو تو فضائل ابوبکر مین بیان کرتا ہے غلط ہین اور اسیطرح ابتدائے ذکر فضائل عمر مین

بیان فرمایا کہ مین منکر فضل عمر نہین ہون لیکن یہ حدیثین جو فضائل عمر مین تو بیان کرتا ہی
وہ غلط ہین اور ظاہر ہی کہ مدار فضائل ثلثہ امثال انہین احادیث موضوعہ پر ہی پس جب کہ
اِن احادیث کو حضرت نے غلط اور موضوع ٹھہرایا وماثبت بہ الفضل کو باطل کر دیا تو پھر فرمانا کہ
مین اونکے فضل کا منکر نہین ہون بجز استہزا کے کس چیز پر محمول ہو سکتا ہی جس طرح
جناب باری بعد ذکر طعام و شراب اہل جہنم کے فرماتا ہی کہ ذق انک انت العزیز الکریم
اکثر مفسرین نے فرمایا ہی کہ ذکر عزیز و کریم نہین ہی مگر بطور استہزا اور قرینہ اوسپر ذکر طعام
و شراب ذلت و خواری ہی ثالثاً ہو سکتا ہی کہ مراد عدم انکار فضل سے فضل دنیاوی ہو
یعنے مین منکر اونکے اوس فضل کا نہین ہون جو دنیا مین اونہون نے ایک قلیل عزت
بسبب اکتساب سلطنت مسمی بخلافت کی حاصل کی جسطرح سے عزیز و کریم ہونا اہل جہنم کا
باعتبار اعزاز و اکرام دنیا کے ہو سکتا ہی رابعًا کلام امام علیہ السلام نص اوپر اقرار فضل ابوبکر کے
نہین ہی بلکہ فرمایا کہ مین منکر نہین ہون اور عدم انکار شے مستلزم اقرار شے نہین ہوتا اسلئے
کہ جائز ہے کہ ایک شخص ایک بات کا نہ انکار کرے نہ اقرار جیسا کہ ابھی آپ نے صفحہ ٨٧ کی اخیرین
سطر مین فرمایا کہ نہ انکار کیا نہ اقرار انتہی پس جب انکار و اقرار کچھ نہوا تو فضل ابوبکر مسکوت عنہ رہا و ربما
یکون السکوت فی معرض البیان بیانا للعدم اور قرینہ عدم کا یہان انکار احادیث فضیلت
ابوبکر و عمر ہے پس محصل کلام بلاغت نظام عدم اقرار فضیلت ابوبکر ٹھہرا اور اگر اس
مضمون کو بطرز معقول کما ہو داب المعقولیین ہم بیان کرین تو یون کہین کہ لانسلم کہ بین
الاقرار والانکار تقابل ایجاب و سلب ہی لرفعہما معا باقرارکم پس ضرور ہی کہ یا تقابل عدم
و ملکہ ہو آنکان احدہما وجودیا والاخر عدمیا والعدمی قابل للوجودی لیس لانسلم کہ عما من شانہ
الاقرار بہ نسبت اوس جناب کے صادق آتا ہی علی الخصوص بنظر اسکے کہ اونکے جد امجد جناب
امیر المومنین معتقد کذب و غدر و خیانت و اثم حق شیخین مین تھے کما فی صحیح المسلم اور
علی ہذا القیاس خطبہ شقشقیہ کہ بعض اکابر علماء اہلسنت مثل فیروزآبادی و محمد طاہر گجراتی

وسیط ابن جوزی وغیرہم کلام جناب امیر بلا ریب ذکر ہوا ومین بہت سی رذائل مدح فضائل کرا وس جناب نے فرمائے ہین پس بالامنہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اُس جناب کی شان مین اقرار فضیلت موجب ہوسکا توجسطرح بہ نسبت مجردات کی حرکت وسکون کہ باہم متقابلین بتقابل عدم وملکہ ہین منتفی ہے اسیطرح سے بہ نسبت اوس جناب کے یہ دونو منتفے ہون اور یا تقابل تضاد ہو نکان کلاہما موجودین جب بھی ثبوت اقرار نہین ہوتا لجواز ارتفاعہما لبثوت الواسطۃ بینہما حینئذ اور یا تقابل تضائف کیجئے پس اولاً انکا متضائفین کہنا خالی از اشکال نہین اور ثانیاً بالفرض اگر ایسا ہی تقابل ہو تو بحیثین مختلفین اور باعتبار زمانین متضائفین کا اجتماع ممکن ہے پس ہوسکتا ہے کہ اکثر وجوہ سے انکار اور بعض دیگر سے کہ مطاوی کلام خاکسار مین اشعار طرف اونکے موجود ہے اقرار ہو لیکن ایسا اقرار مفید مطلب اپکے نہین ہے کما بینا بالجملہ ایاما کان ثبوت اقرار فضیلت ابوبکر مفید آپکو نہوا اور ممکن ہوا ثبوت اقرار ذلیت اور اگر ہم جانتے کہ آپ مین کچھ لیاقت فہم ہے تو اس تقریر معقول کو بتوجیہ تام بیان کرتے لیکن کیا فائدہ بھینس کے آگے بین بجاوین بھینس کھڑی پگوراے کیا ٹھیک گنواری مثل ہے اور خامساً جائز ہے کہ مراد امام علیہ السلام کی یہ ہو کہ مین قول فضل ابوبکر کا منکر نہین ہون یعنے مین اقرار کرتا ہون کہ ابوبکر وعمر کے یہ فضائل بزبان اہلسنت ہین لیکن یہ حدیثین فضائل کی سب جھوٹی ہین اور فضائل واقعی نہین ہین بلکہ فقط بزبان اہلسنت ہین پس بجائے رذائل واقعی کے اطلاق کرنا فضائل کا بہ نسبت ابوبکر وعمر کے بلسان قوم ہے جیسا کہ بعض مفسرین نے توجیہ ہذا ربی مین بہ نسبت نجم وقمر وشمس کے قول ابراہیمی مین بیان کیا ہے یعنے حضرت ابراہیم کا ستارون کو رب کہنا بلسان قوم تھا اور غرض حضرت کی یہ نتھی کہ معاذ اللہ واقعی یہ رب میرے ہین بلکہ غرض یہ تھی کہ قوم کے عقیدہ فاسدہ کی راہ سے یہ رب میرے ہین اور اسیطرح سے ہے فرمانا جناب باریکا آلہتکم خیر پس بتون کا آلہ ہونا نہ از راہ واقع کے ہے بلکہ باعتبار عقیدہ قوم کے ہے سادساً ہوسکتا ہے کہ مراد امام علیہ السلام یہ ہو کہ ہر چند واقع مین مین منکر فضائل ابوبکر وعمر ہون لیکن

علت انکار احادیث فضائل ابوبکر و عمر سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ مین منکر فضائل ہون اسوجہ سے
تکذیب احادیث فضائل کرتا ہون بلکہ علت انکار احادیث واقع مین کاذب ہونا ان
احادیث کا ہی پس کوئی یہ نہ سمجھی کہ چونکہ مین منکر فضائل ہون اسوجہ سے انکار کرتا ہون بلکہ
ازراہ کذب واقعی احادیث فضائل ابوبکر و عمر کا انکار و ابطال کرتا ہون پس مقصود نفی انکار
سے نفی علیت کذاہی انکار ہو نہ اقرار فضائل شیخین سابقًا مقصود امام علیہ السلام عدم انکار فضل
بکری سے فضل ابوبکر اوپر عمر کے اور فضل عمر اوپر عثمان کے ہی بنا بر عقیدہ اہلسنت کہ انہون
نے اول و ثانی بنایا ہے اور ثانی کو اول نہین ٹھہرایا ہی پس اس فضل ابوبکر و عمر کی کہ بنا بر عقیدہ
اہلسنت کی ہے حضرت منکر نہین ہین یا وہ فضل ابوبکر عمر پر اور فضل عمر عثمان پر جو بنا بر واقع کی
ہو کہ اول ابوالشر اور ثانی ابن الشر اور ثالث ابن ابن الشر ہے اسکے وہ حضرت منکر نہین
ہین یا اول ظالم اور ثانی اظلم اور ثالث اظلم من الاظلم تھا اس فضل کا انکار نہین ہے یا جیسا ثانی
کی طیب ولادت محل نظر ہی ولیسا اول نہ تھا اس فضل کا انکار نہین ہے اور یہ ایک جواب درحقیقت چند
جواب ہین ثامنًا دلالت حدیث اوپر اقرار فضل ابوبکر و عمر کے قطعی نہین ہی بعدم استلزام عدم الانکار للاقرار
کما بینا پس معارض نہین ہو سکتی یہ حدیث ساتھ اون احادیث کے جو قطعی الدلالۃ ہین اوپر زوال ثلثہ
کے تاسعًا یہ حدیث اخبار احادی ہے اور مخالف ہی احادیث متواترہ قطعیۃ الصدور کے پس یا مطروح ہے
یا ماول ہوگی بتاویلات سدیدہ عاشرا یہ سب جوابات کلہ شکنی کیواسطے ہین اور جواب حقیقی اور امر واقعی جو
ہے ہم بلحاظ و پاس خاطر مبارک آپکی اوسکے اظہار مین بہت تامل کرتے ہین مگر بے کوئی چارہ بھی نہین
ہے اسلیئے بعد بہت معذرت کے کہتے ہین کہ شیعہ اس فقرہ کو بقرینہ سوال مخالف خداع
مجمع عام مین محمول بر تقیہ کرینگے لیکن یہ معلوم ہے کہ یہ لفظ تقیہ آپکے خاطر اقدس پر کوہ
ابوقبیس سے بھی گران تر گذریگا اور آپ سنتے ہی چراغ پا ہونگے اور ہمکو ڈر اسبات کا ہی
کہ جب آپکی خاطر غم و غصہ سے دو نیم اور قلب سلیم سوختہ نائرہ آتش جحیم ہو تو کہین ایسا نہو کہ دماغ
سقیم مین یہ خیال مقیم ہو کہ یہ چند آیتین قرآنی جو شیعون کے لیئے دلیل تقیہ بنص یزدانی ہین

اور دست برد عثمانی سے بچ رہی ہین اب سنیون کو لازم ہی کہ قران سے نکال کر جلا دین
کہ پھر شیعون کو مجال استدلال نرہے اور جواب دہی سے فارغ البال ہو جائین اب ہم
محصل حدیث کو واسطے نزہت خاطر مومنین کے نقل کرتے ہین کتاب احتجاج مین منقول ہی
کہ یحیٰے بن اکثم نے روبرو ایک جماعت کثیر کے اراکین دولت عباسیہ سے کہ سب خوارج سی
تھے حضرت ابی جعفر ثانی یعنے امام محمد تقی علیہ السّلام سی پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ آپ کیا فرماتے
ہین دربارہ اوس حدیث کی جو فضیلت ابو بکر مین منقول ہی کہ حضرت جبرئیل جانب خداوند
جلیل سے جناب رسولخدا کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ خدائے عزوجل بعد تحفہ سلام کے
آپ سی فرماتا ہی کہ آپ ابو بکر سے پوچھئے کہ مین تو اونسے راضی ہون آیا وہ بھی مجھ سے راضی
ہین کہ نہین حضرت امام علیہ السّلام نے جواب مین اوس خارجی کے فرمایا کہ مین انکار فضل
ابو بکر نہین کرتا لیکن ضرور ہے اوسکو جو ایسی حدیث بیان کرے وہ لحاظ کرے قول
رسولخدا پر کہ جو اونحضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا تھا کہ بدرستیکہ بہت ہو گئے ہین میرے اوپر
جھوٹھ باندھنے والے اور قریب ہی کہ بعد میرے اور زیادہ ہونگے پس جو شخص کہ عمداً مجھ پر
جھوٹھ باندھے اوسکو چاہیے کہ جگہ اپنی آتش جہنم قرار دے پس جسوقت پہونچے تمکو کوئی حدیث
پس عرض کرو اوسکو کتاب خدا اور میری سنّت معلومہ پر پس اگر موافق کتاب اور سنت ہو
تو اوسکو قبول کرو اور اگر مخالف ہو تو اوسکو چھوڑ دو اور یہ حدیث فضیلت ابو بکر کی ہرگز مطابق
کتاب خدا نہین ہی اسلئے کہ خداوند تعالے فرماتا ہے و لقد خلقنا الانسان و نعلم
ما توسوس بہ نفسہ و نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے پیدا کیا ہمنے
انسان کو اور جانتے ہین ہم اوسکے وساوس نفسانی کو اور قریب تر ہین اوسکی رگ جان سی
پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ خداوند تعالے پر رضامندی اور نارضامندی ابو بکر کی مخفی رہی
کہ نوبت باستفسار از ابو بکر پہونچے اسبات کو عقول محال جانتے ہین پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث
نہی ہے کہ جس سے معاذ اللہ جہل خدا لازم آتا ہے پھر یحیٰے نے کہا کہ یا حضرت ایک

دوسری حدیث ہی کہ پیغمبر خدانے فرمایاکہ ابوبکر وعمر زمین پر ایسے ہین کہ جیسے جبرئیل اور میکائیل
آسمان پر امام علیہ السلام نے فرمایاکہ اس حدیث مین بھی نظر کرناچاہیے کہ مثل حدیث سابق
ہی اسلئے کہ جبرئیل ومیکائیل دو ملک مقرب خداہین اور جناب باری نے کلام اللہ مین
اونکو معصوم فرمایا ہی اور لا یعصون اللہ اور یفعلون ما یومرون اونکے حق مین ہی
پس جن لوگون نے کبھی عصیان خدانہین کیااور طرفۃ العین بھی اوسکی اطاعت سے باہر
نہین ہوئے کیونکر اونکے برابر ہوسکتے ہین وہ لوگ جو مشرک تھے اور اکثر ایام عمر اونکے شرک
اور بت پرستی مین گذرے اور چند روز بظاہر قبول اسلام کیا عقل محال جانتی ہے
کہ ایسے لوگ مشابہ بجبرئیل ومیکائیل ہوجائین پھر یحیےٰ نے کہاکہ یہ بھی حدیث مین آیا ہی
کہ جناب رسولخدانے فرمایاکہ ابوبکر وعمر سید الکھول اہل الجنۃ ہین پس اس حدیث کے
بارے مین آپ کو کیا کلام ہے پس امام علیہ السلام نے فرمایاکہ یہ بھی مثل حدیث سابق جھوٹھی
ہے اور محال ہی کہ اہل جنت نظر بحدیث اہل الجنۃ جرد ومرد سب کے سب جوان ہین بڈھون کا
وہان کیا دخل ہی اور جب کہول جنت مین نہین ہین تو شیخین سیدالکھول کیونکر ہوسکتے ہین پھر فرمایا
امام نے کہ اس حدیث کو بنی امیہ نے بمقابلہ اوس حدیث کے بنایاہے کہ جناب
رسولخدانے باب حسنین مین فرمایا انہما سید اشباب اہل الجنۃ پھر یحیےٰ نے کہا
کہ فضیلت عمر مین جو حدیث ہی کہ السکینۃ ینطق علی لسان عمر اسمین آپ کیا فرماتے
ہین امام علیہ السلام نے فرمایاکہ مین انکار فضل عمر نہین کرتا لیکن ابوبکر افضل ہی عمر سے
یعنے تمہارے عندیہ مین حالانکہ ابوبکر سر منبر کہتا تھا کہ ان لی شیطان یعتریني یعنے ایک
شیطان ہی کہ اکثر اوسکے سر پر سوار رہتا ہی پس جب مین ٹیڑہا ہون تو مجکو سیدھا کردو یعنے
افضلیت ابوبکر کی عمر سے اجماعی اہلسنت ہی اور دلالت کرتے ہین اسپر احادیث موضوعہ
اونکی مثل اسکے کہ حضرت عمر تمناکرتے تھے کہ کاش مین ایکبال ابوبکر کا ہوتا حضرت اہلسنت
کو معلوم ہوگا کہ کہان سے بال ہونیکی تمنا تھی بہرکیف جب ابوبکر کا یہ درجہ ہی تو فضیلت

عمر ابوبکر سے بڑھ جانا محال ہے پس نطق شیطانی لسان بکری سے نطق سکینہ لسان عمری
سے کیونکر ہوسکتا ہی اور اسیطرح کے تفریح بعض ظرفاے شیعہ نے بھی بہ نسبت ایک
حدیث دیگر فضیلت عمری کے کی ہی اور وہ حدیث یہ ہی کہ روز حشر خداوند تعالے اول
مصافحہ عمر ہی سے کریگا پس بنا بر اسکے کہ ابوبکر افضل عمر سے ہین لازم آتا ہی کہ جب حضرت
ابوبکر قدم رنجہ محشر مین فرماوین تو ضرور ہوگا کہ خدا اونکی بیرون پر گرے اور اپنی تئین اونکی قدمبوسی
سے مشرف کرے اسلئے کہ اگر مصافحہ کرے تو برابری عمر کی ساتھ ابوبکر کے ہوگی بلکہ باعتبار
اول مصافحہ کرنیکے ساتھ عمر کے تفضیل مفضول اور ترجیح مرجوح لازم آویگی اور یہ امر عقلاً اور
شرعاً قبیح ہے بالجملہ یہ قبائح نہین ہوتی مگر صحت حدیث فضیلت عمری سے پس وہ حدیث
باطل ہے اب حقیر خدمت مومنین مین عرض کرتا ہے کہ مینے واسطے حل کرنے حدیث
السکینۃ تنطق علی لسان عمر کے رجوع کیا طرف نہایہ ابن اثیر کے کہ کتب معتبرہ
اہلسنت سے ہی اونہون نے تفسیر سکینہ مین جو اس حدیث مین ہی چند احتمال بیان فرمائی
ایک یہ کہ سکینہ سے مراد یہان وہی سکینہ ہے جسکا ذکر خدا نے کلام اللہ مین کیا ہی جہان کہ فرمایا
ہے قال لھم نبیھم اِنَّ آیۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم
و بقیۃ مما ترک ال موسی وال ھارون اور اوسکے تفسیر مین پھر تین قول ذکر کئے
ایک یہ کہ سکینہ ایک حیوان تھا کہ اوسکا مُنہ مثل مُنہ آدمی کے تھا اور سب بدن اوسکا ایک
جسم لطیف سی مثل ریح اور ہوا کے پیدا ہوا تھا دوسرے یہ کہ سکینہ ایک صورت تھی مثل بلّی
کے کہ بنی اسرائیل کے لشکر کے ساتھ رہتی تھی پس جہان وہ شکل متبرک بلّی کی دکھائی دیتی
تھی لشکر کفار خود بخود بھاگ کھڑا ہوتا تھا تیسرے یہ کہ مراد سکینہ سے وہ نشانیان ہین جو موسیٰ ؑ
چھوڑ گئے تھے بعد اسکے ابن اثیر اپنی تحقیق ارشاد فرماتے ہین کہ حدیث حضرت عمر مین اشبہ بحق یعنی
اصح یہ ہے کہ وہ صورت مذکورہ مراد ہو یعنی بلّی والی صورت انتہی کلامہ پس بنا بر اس تحقیق کے
جو اہلسنت کے لئے تحقیق بالتصدیق ہے معنے حدیث یہ ہوئے کہ وہ صورت متبرک بلّی کی گویا

ہوتی تھی اوپر۔ ہان حضرت عمر کے اور غرض امام علیہ السلام کے رد حدیث مذکور سے یہ ٹھہری
کہ حضرت ابو بکر جو بقول تمہارے افضل عمر سے تھے اونکی زبان مبارک پر تو بجز شیطان خبیث
کے نہ کوئی صورت چوہے کی چون چون بولی نہ کوئی صورت بلی کی میون میون بولی تو
پھر حضرت عمر کی زبان پر صورت متحرک بلی کی کیونکر ہوے گی بالجملہ نہایت مستبعد ہے کہ افلح
کی بلی تو میون میون کرے اور وہ پرانا بن بلاؤ کچھ نہ بولے پھر مین رجوع کرتا ہون طرف
ذکر حدیث احتجاج کے پھر یحییٰ نے پوچھا کہ کیا فرماتے ہین اپ اس حدیث مین جو روایت
کی گئی ہے کہ عمر بن خطاب سراج اہل الجنۃ یعنے حضرت عمر چراغ اہل جنت ہین امام نے جواب مین فرمایا کہ
یہ بھی محال ہے اسلیئے کہ بہشت مین ملائکہ مقربین ہین اور آدم تا خاتم الانبیاء مرسلین ہین کیونکر
ہوسکتا ہے کہ بہشت انکے نور سے نہ روشن ہو اور تیرہ و تار رہے یہانتک کہ احتیاج پڑے
نور حضرت عمر کی کہ وہ چراغ بنے تب روشنی اہل بہشت کو میسر آوے پھر کہا یحییٰ نے کہ اوس
حدیث مین آپ کیا فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اگر خدا نہ مجھکو پیغمبر کرتا تو ضرور عمر کو
پیغمبر کرتا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کلام خدا صادق تر اس حدیث سے ہے اوسکے سامنے ایسی
حدیث سچی نہین ہوسکتی خداوند تعالے اپنی کتاب مین فرماتا ہے واذ اخذ نا
من النبین میثاقھم ومنک ومن نوح جسوقت لیا ہمنے روز الست عہد و پیمان
پیغمبرون سے اور تجھسے اور نوح سے پس جبکہ حق تعالے روز اول عہد و پیمان اداے رسالت
انبیا سے لیچکا ہو تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوس میثاق کو متبدل کرتا اور بجائے رسولخدا عمر نبی ہوسکتے
پس احتمال نبوت عمر محال ہوا تو یہ حدیث جھوٹی ہوگئی پھر امام نے فرمایا کہ انبیا علیہ السلام نے
طرفۃ العین شرک بخدا اختیار نہین کیا پس کیونکر ممکن تھا کہ خدا ایسے شخص کو پیغمبر کرتا کہ جسکی اکثر عمر
شرک اور بت پرستی مین گذری ہو اور بظاہر چند روز مسلمان ہوا ہو اور پھر جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد یعنی جب نبوت جناب رسولخدا قبل از تخمیر
آدم ہو تو عمر کے لئے امکان اس نبوت کا کہان سے ہوسکتا ہے مگر یہ کہ اہل سنت انکے لیے بھی

وجود عالم انوار کے قائل ہون اور یہ امر بہت سہل ہے مگر مشکل یہ ہی کہ عالم انوار مین ظلمت وکفر و شرک کو کہان سے مداخلت ہو سکتی ہی پھر پہلے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ما احتبس الوحی عنی قط الا ظننته قد نزل علی ال خطاب یعنے جب کبھی وحی آنے مین دیر ہوئی تو مجھے گمان غالب ایسی امر کا ہوا کہ آل خطاب پر وحی نازل ہوئی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ محال ہی اسلئے کہ یہ کب جائز ہی کہ پیغمبر اپنی پیغمبری مین شک کرے یعنے یہ گمان کرے کہ مین پیغمبری سے معزول کیا گیا اور میرے بدلے آل طیب الولادت وطاہر النسب خطاب کو پیغمبری ہو گئی حالانکہ خدائے عزوجل فرماتا ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس یعنے خدا برگزیدہ کرتا ہی ملائکہ مین سے پیغام بردن کو اور آدمیون مین سے پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ منتقل ہو جائے نبوت برگزیدگان و منتجبان خدا سے طرف اوس شخص کے جو مشرک باللہ ہو اقول اس فقرہ سے صاف ثابت ہوا کہ امام علیہ السلام پور خطاب کو مشرک باللہ جانتے تھی گو وہ مومنین کے سامنے امتثال کرتے تھے مگر دل مین مثل عبد العزی کے اپنی تئین عبد اللات والعزی جانتے تھے پس ذکر فضیلت ایسی شخص کا کرنا نہین ہی مگر استہزا یا تقیۃ پھر پہلے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا لو نزل العذاب لما نجی منہ الا عمر بن الخطاب یعنی اگر نازل ہوتا عذاب تو نہ بچتا اوس سے مگر عمر ابن خطاب امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اسلئے کہ جناب باری فرماتا ہے ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون پس خبر دی حق سبحانہ تعالے نے کہ کسی کو عذاب نکریگا جبتک کہ رسول بیچ اونکے ہے اور جب تک وہ لوگ استغفار کرتے ہین پس خبر دی حق سبحانہ و تعالے نے کسی کو عذاب نکریگا جب تک کہ رسول بیچ اونکے ہے اور جب تک وہ لوگ استغفار کرنیوالے ہین یعنے حسب صدق وعدہ خدا انزل عذاب

محال تھا پس نجات عمر معلق ایک امر محال پر کرنا مثل اسکے ہی کہ کوئی کہے کہ شریک الباری موجود ہوتا تو حضرت عمر ہی ایمان لانے والے ہوتے پس ایسا کلام لغو اور عبث جناب رسولخدا سے صادر ہونا محال ہی اور حصر نجات عمر مین دلالت کرتا ہی اوپر عدم نجات ابوبکر کے پس فضیلت عمر ابوبکر پر لازم آتی ہے بلکہ جناب رسولخدا پر لازم آتی ہی انتہےٰ محصل الحدیث مع قلیل من توضیحہ **قولہ** پس ان روایتون اور ہزار مثل اسکے **اقول** جب حضور والا کی خوش فہمی اس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ معائب و مثالب آپکی نظرون مین فضائل و مناقب معلوم ہوتے ہین جیسا کہ ہمنے انہین احادیث مین بیان کیا تو یہ مشتے نمونہ از خروارے کافی اور وافی ہین ۔ ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا **قولہ** کون شک کرسکتا ہی **اقول** شک کرنیوالی کو بھی ہمراہ ثلاثہ اونہین کے مقر پر بھیجتے ہین شیعون کو اونکی بیدینی اور بے ایمانی مین یقین اور حق الیقین اور عین الیقین ہی شک کا یہان کیا ذکر ہی **قولہ** پس یہ دعوی **اقول** جب شیعہ فضائح و مثالب ثلاثہ کو کتب اہلسنت سی ثابت کرتے ہین تو یہ دعوی کہ ابوبکر استغفر اللہ کافر نہ تھے خود علمائے سنت معاویہ اور اونہین کے محدثین کبار کی احادیث سے باطل ہوا اور اگر اب بھی کوئی شک کرے تو وہ تفاسیر اور اصحاح احادیث سنیہ کو دیکھے کہ باوجود اس مبہوت ہونیکے فضائل ثلاثہ مین اور کمال اوس محبت کی جو خلفائے ثلثہ کے ساتھ ہی اب بھی صدہا بلکہ ہزار ہا روایات مذمت اور کفر و نفاق خلفا کے موجود ہین چنانچہ اونکے مفسرین قبول کرتے ہین کہ تریدون عرض الدنیا کی راس الرئیس ابوبکر تھے کہ اونہین نے فدیا لینا اختیار کیا تھا اور اذ اعجبتکم کثرتکم کی مصداق حضرت ابوبکر ہی تھے اور ثم ولیتم مدبرین مین بھی پیش رو پشت دینیوالون کے حضرت ابوبکر ہی تھی و مثلہ کثیر و لاینبئک مثل خبیر **قولہ** قبول کرتے ہین **اقول** ہرگز ہرگز قبول نہین کرتے روایت مخالف کو بیان کرنا اور امر ہی اور قبول کرنا اور امر ہی کاش کوئی جھوٹی دلیل بھی قبولیت کی بیان کردی ہوتی تا دعوی بے دلیل نرہتا **قولہ** علامہ طبرسی نے **اقول** جس شخص نے تفسیر علامہ طبرسی علیہ الرحمہ دیکھی ہی

اوسکو معلوم ہے کہ اونکا معمول ہی کہ تفسیر ہر آیت مین پہلے اقوال مخالفین مثل ضحاک
ومقاتل ومجاہد وسدی وحسن وابن عباس وقتادہ وابن زبیر وغیرہم کی لکھتے ہین اور کسی
کے قول پر رد وقدح نہین کرتے بعد اوسکے اوس آیت کی تفسیر مین جو اہلبیت نبوت سی
منقول ہوتا ہے وہ احادیث لکھتے ہین کہ یہی معتقد اونکا ہوتا ہی پس کون صاحب عقل ایسا ہی
کہ ان اقوال مختلفہ کو جو مخالفین سے منقول ہوتی ہین کہیگا کہ یہ سب مقبول اور معتقد علامہ
طبرسی ہین آپ جو چاہین فرمائین اور جولاہون اور دھنیونکو جو مذہب اپکی مین خوش کیا کرین
قولہ کہ آیت سیجنبہا الا تقی الذی **اقول** ہرگز علامہ طبرسی نے اس آیت کو نہین
لکھا ہی کہ شان ابوبکر مین نازل ہوئی ہے کسقدر آپنے کذب وخدع اختیار کیا ہے بجز
خسر الدنیا والاخرہ کے اس عوام فریبیون سے کچھ فائدہ نہین ہی علامہ طبرسی نے
تفسیر آیہ فاما من اعطی واتقی مین مطابق اپنے معمول کے کہ پہلے اقوال عامہ لکھتے ہین
دو روایتین اہل خلاف کی بیان کی ہین اور بعد اوسکے مطابق اپنے مذہب حقہ کے تفسیر آیہ
مین حدیث حضرت ابی جعفر علیہ السلام بیان کی ہے لیکن پہلے دونون روایتین عامیہ
پس ایک عن عکرمہ عن ابن عباس ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا شان ابو دحداح مین اور محصل
اوسکے قصہ کا یہ ہی کہ ایک شخص کے گھر مین ایک درخت خرما پیڑ تھا تاکہ شاخین اوسکی ایک
دوسرے شخص محتاج کے گھر مین تھین پس صاحب خرما جب خرمون کے توڑنیکے لئے اپنے
درخت پر چڑہتا تھا تو کبھی کچھ خرمے اوس شخص محتاج کے گھر مین گر پڑتے تھے اور لڑکے اوس
فقیر کی اوٹھا لیتی تھی تو صاحب خرما اوترکے اون لڑکون سے اپنے خرمے چھین لیتا تھا
یہانتک کہ اگر لڑکون کے منہ مین کوئی خرما ہوتا تھا تو انگلی ڈال کر منہ سے نکال لیتا تھا اوس
شخص محتاج نے شکایت بے مروتی صاحب نخل خدمت جناب رسولخدا مین کی اونحضرت
نے اوس محتاج سے فرمایا کہ اچھا اسوقت تو جا بعد اسکے صاحب خرما سے حضرت نے ملاقات
کی اور فرمایا کہ اگر یہ پیڑ درخت خرمے کا تو مجھے دے تو مین وعدہ کرتا ہون کہ اسکے عوض مین

بہشت عنبر سرشت کا خرما تجھکو ملیگا اوس شقی نے جواب مین کہا کہ یا حضرت میرے ملک
مین بہت سے درخت خرمے کے ہین لیکن اس مزیکا کوئی خرما نہین ہی آپ جس درخت خرما
کو چاہین لے لین مگر اس درخت کو مین نہ دونگا وہ حضرت یہ کلام وقاحت انجام اوسکا
سنکے خاموش پھرے اور ایک شخص ابو دحداح نامی کہ وہ بھی حضرت کے صحابہ مین سے تھا
اور گفتگوے جناب رسولخدا اور جواب ناصواب صاحب نخل سنتا تھا خدمت جناب
رسولخدا مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا حضرت جو آپ نے وعدہ صاحب خرما سے بہشت کے
خرمے کا فرمایا اگر مین وہ درخت خدمت بابرکت مین دون تو مجھے بھی وہی خرماے بہشت ملیگا حضرت
نے فرمایا آرے ابو دحداح پاس صاحب نخل کے گیا اور اوس سے بہت گفتگو کی یہانتک
کہ وہ عوض مین ایک درخت کی چالیس درخت لیکر راضی ہوا بعد اوسکے کہ معاملہ معاوضہ
روبروے شہود واقع ہوچکا ابو دحداح خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین حاضر
ہوا اور درخت کو پیش کش کیا اونحضرت نے اوس شخص محتاج کو وہ درخت عنایت فرمایا
پس یہ آیہ فَاَمَّا من اعطی واتقی وصدّق بالحسنی فسنیسّرہ للیسری فاما من
بخل و استغنی وکذّب بالحسنی فَسَنُیَسِّرُہ للعُسری نازل ہوا پس مراد
اعطی واتقی سے ابو دحداح ہے اور مراد بخل و استغنی سی صاحب نخل ہی یہ پہلی روایت
ہی سنیونکی جسکی نقل علاّمہ طبری نے کی ہی اور یہی روایت واحدی نے تفسیر اسباب النزول
مین لکھی ہی اور تفسیر سدّی مین بھی ہی اور شارح طوالع نے واقدی سے بھی نقل کیا ہے کہ
انہا نزلت فی حق ابی دردا او ابی دحداح اور عطا مفسّر نے بھی نام اوسکا ابو دحداح
کہا ہی اب سنو دوسری روایت سنیونکی جو علاّمہ طبرسی علیہ الرحمہ نے نقل کی ہی وہ روایت
منقول ہی ابن زبیر خارجی سے کہ وہ نواسا ابوبکر کا ہی اور اپنے جد فاسد کو سراہتا ہی اور کہتا ہی
کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے شان ابوبکر مین کہ اوسنے مسلمان غلامون کو مثل بلال اور عامر
کے خرید کرکے ازاد کیا انتہی یہ متعہ زادہ بقول ابن عبّاس جو سُئل اکـ عن بردی عوسحہ

فرماتے تھے اور حرام زادہ بقول اہلسنت جو متعہ کو حرام جانتے ہین اگر من اعطی کا مصداق اپنے جد فاسد ابوبکر کو کہتا ہو تو اما من بخل کا مصداق کسکو کہتا ہو آیا خود ہی یا چچا اوسکا عمر ہے الغرض ایسی بے سروپا روایت جو کسی امام و پیغمبر تک نہین پہونچتی ہو بلکہ ایک خارجی اپنے دل سے بکتا ہو اوسکو بجز سنیون کے کون عاقل قبول کریگا حضرت مخاطب بکذب بحیث و دروغ محض فرماتے ہین کہ علامہ طبرسی نے قبول کیا اسکو کہ آیت سیجنبہا الاتقی ابوبکر کی شان مین ہو کجا نقل کرنا ایک روایت سنیہ کی کہ راوی اوسکا ایک خارجی ہو اور کجا قبول کرنا آیہ سیجنبہا الاتقی کا کہ شان مین مصداق الا شقی الذی یصلی النار الکبری کے ہے

ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا* اور اندھا پن بلکہ خدع و فریب مخاطب قابل ملاحظہ ہو کہ بخدع و فریب نسبت قبولیت روایت خارجی طرف علامہ طبرسی کی کرتا ہو حالانکہ خود علامہ مزبور بعد نقل روایت خارجی کہ نقل کفر کفر نباشد کا مصداق ہو فرماتو ہین والاولی ان تکون الایات محمولۃ علی عمومہا فی کل من یعطی حق اللہ من مالہ وکل من یمنع حقہ سبحانہ اور تقویت اس اولویت کی تفسیر صحیح آیہ فاما من اعطی سی جو مروی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ہے فرماتو ہین باینہمہ نسبت قبولیت روایت خارجی طرف علامہ طبرسی کی کرنا بعید بلکہ البعد ہو اور وہ تفسیر صحیح جو امام علیہ السلام سے مروی ہو یہ ہے قال علیہ السلام فاما من اعطی مما اتاہ اللہ واتقی وصدق بالحسنی ای بان اللہ یعطی بالواحد عشرًا الی اکثر من ذلک وفی روایۃ اخری الی مائۃ الف فمازاد فسنیسرہ للیسری قال لا یرید شیئا من الخیر الا یسرہ اللہ لہ واما من بخل بما اتاہ اللہ و استغنی و کذب بالحسنی بان اللہ یعطی بالواحد عشرًا الی اکثر من ذلک وفی روایۃ اخری الی مائۃ الف فمازاد فسنیسرہ للعسری قال لا یرید شیئًا من الشر الا یسرہ اللہ لہ الحدیث پس یہ ہے وہ بات جسکو علامہ طبرسی بلکہ کل امامیہ قبول کرتے ہین اور علامہ مزبور بنص اولویت پر اسکے کرتے ہین پس محصل نص علامہ طبرسی اور روایت یہ ہوا کہ مراد فمن اعطی سے کوئی شخص

خاص نہین ہی بلکہ جو شخص حق خدا اپنے مال سے عطا کرے اور اسیطرح مراد من بخل سی کل
مانعین حقوق خدا ہین یہ البتہ مقبول ہم سب کا ہی نہ وہ قول خارجی کہ جسکو اہلسنت روایت
کرتے ہین بالجملہ نسبت قبولیت روایت ابن زبیر خارجی ابن خارجی طرف علامہ طبرسی کے
دنیا و اقعیت سی کسقدر بعید ہی فذلک قریۃ بلامریۃ ہرچند غور و فکر کرتے ہین کہ کون سلام مخاطب کیلئے
منشاء اشتباہ ہوا مگر ہرگز خیال مین نہین آتا بجز اسکے کہ عمداً دیدہ و دانستہ حق پوشی پر کمر باندھی ہی
فماذا بعد الحق الا الضلال باقی رہا ذکر آیہ سیجنبہا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی
کا پس قول شیعونکا تو آپ کے پسند ہی نہوگا اسلئے ذکر آپ کے سامنے بیکار ہی مگر بالاجمال
اُسکی جا گزین کاخ صماخ رہی کہ شیعون کے نزدیک مراد اس سی جناب امیر المومنین امام المتقین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین کہ جنکی شان مین ینفقون اموالھم باللیل والنہار
سرًّا و علانیۃ اور یوتون الزکوٰۃ وھم راکعون آیا ہی جیسا کہ امام رازی نے اپنی تفسیر
کبیر مین شیعون سے نقل کیا ہی اور بعد اوسکے جو اعتراض اس قول پر اپنے تعصب و لداد سی
کیا ہی اوسکے ہر ہر لفظ کا جواب کتاب برق خاطف مین موجود ہی من شاء فلیرجع الیہ اب
رجوع کیجیے طرف قول اہلسنت کے تفسیر اس آیہ مین پس تفسیر مدارک مین جو تفاسیر معتبرہ
اہلسنت سی ہے لکھا ہی قال ابو عبیدہ الاشقی بمعنی الشقی وھو الکافر والاتقی بمعنی التقی وھو المومن
لانہ لایختص بالصلے اشقی الاشقیاء ولا بالنجات اتقی الاتقیاء وان زعمت انہ نکر النار فاراد
نارًا مخصوصۃ بالاشقی فما یصنع بقولہ وسیجنبہا الاتقی لان التقی یتجنب تلک النار المخصوصۃ
لا اتقی منھم خاصۃ وقیل الایۃ واردۃ فی الموازنۃ بین حالتی عظیم من المشرکین
وعظیم من المومنین فارید ان یبالغ فی صنفیھا فقیل الاشقی وجعل مختصًا
بالصلے کان النار لم تخلق الا لہ و قیل الاتقی وجعل مختصًا بالنجاۃ کان الجنۃ
لم تخلق الا لہ وقیل ھما ابو جھل و ابو بکر انتھی مختصر یہ ہی کہ اتقی و اشقی مین تین احتمال
اس عبارت مین ذکر کیے ایک تو یہ کہ مراد اتقی و اشقی سے مطلق مومن و کافر ہین دوسرے

یہ کہ مراد اتقی سے اکمل فی التقیٰ ہو کائناً من کان اور مراد اشقی سے اکمل فی الشقاوت ہو مطلقا
تیسرے یہ کہ اتقی ابوبکر ہو اور اشقی ابوجہل ہو اور اس احتمال کو سب سے آخر بلفظ قیل ذکر کرنے سے
صاف سمجھا جاتا ہو کہ اضعف اقوال ہو پس قابل قبول فرقہ سُنیہ بھی نہو گا فما ظنک بالشیعۃ ولا اقل
اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور جبکہ علامہ طبرسی بلکہ کل شیعہ ایمان ہی کو ابوبکر کی نہین قبول
کرتے تو اتقی مین بانمی معنی کان داخل ہونا اونکا کب قبول کرینگے قولہ خدا کی راہ مین اقول اس
قول مین نہ ذکر خدا کی راہ کا ہو نہ شیطان کی راہ کا یہ آپنے خدا کی راہ کہان سے ایجاد کی اور
افعال منافقین کو خدا کی راہ مین ہونا شیعہ تو نہ قبول کرینگے بلکہ بموادائے قولہ تعیراؤن الناس یقینار
ریا و سمعہ پر محمول کرینگے آپکو اپنی سمجھ کا اختیار ہو قولہ پاک مال کو اقول مالہ یتزکے کا ترجمہ
پاک مال کرنا صبیان مکتب کو خندہ سرشار مین لاتا ہو محبت ثلثہ مین نحو و صرف بھی بھولی نعم
حب الشئی یعمی ویصم بہرکیف اوس نامال کی مالداری تو پہلے ثابت کرلی ہوتی تب اوسپر
صرف کرنا متفرع کیا ہوتا کاش حضرت ابوبکر کی پدر عالیمقدار ہی کچھ مالدار ہوتے تب بھی اونکی
مالزادگی کا دعویٰ آپ کرسکتے لیکن کتب تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ پدر عالیمقدار
خلیفہ جی کے چڑی ماری سے اوقات بسر کرتے تھے وکان کسبہ من صید القماری والدباسی
لایقدر علی غیرہ فلما عمی وعجز ابنہ عن القیام بہ التجا الی عبداللہ بن جرعان من رؤسا مکہ فنصبہ ینادی
علی مائدتہ کل یوم لاحضار الاضیاف وجعل لہ علی ذلک مایقوتہ من بقیۃ الطعام یعنے کسب جلیل
اونکا شکار چڑیونکا تھا اور قمری اور فاختہ پکڑکر بیچتے تھے اور جبتک آنکھون مین روشنی رہی تب تک
اوسی سے اوقات گذاری کرتے تھے اور جب آنکھون سے معذور ہوگئے اور خلف الصدق
اونکے حضرت صدیق بسبب مفلسی اور قلاشی کے اونکی خدمت گذاری سے عاجز ہوئے
تو بناچاری ملتجی ہوئے طرف عبداللہ ابن جرعان کے کہ وہ ایک مرد متنعم روسائے مکہ سے تھا
پس لو سنئیے خدمت اونکے واسطے مقرر کی کہ ہر روز جب وقت کھانیکا ہوتا تھا تو اوسکی کوٹھی پر
چڑھکے مہمانون کو پکارتے تھے اور اُجرت اوسکی یہ تھی کہ جو کھانا پس خوردہ دسترخوان پر سے

بیچ جاتا تھا او سیکی کاسہ لیسی کرتے تھے یہ تھا حال ابو قحافہ کا اور خود حضرت صدیق عتیق
پس چندے طباخی ابن جزعان کرتے تھے اور چندے اوقات گزاری بخیاطی فرماتی تھے اور جب اس
مشقت سے بھی اوقات بسری نہوئی تو بزازی اختیار کی چنانچہ کتاب حیوۃ الحیوان مین لغۃ
جرذ مین بھی لکھا ہی کہ کان ابوبکر الصدیق بزازا وکذلک عثمان وطلحہ وعبدالرحمان بن عوف
وکان عمر دلالا یسعی بین البایع والمشتری انتہی اور روضۃ الاحباب سے بھی ثابت ہوتا ہو کہ یہ پیشہ بزازی
تا روز خلافت خلیفہ اول کا مایہ کسب تھا بصباح روز خلافت حسب عادت معہودہ متوجہ بازار
ہوئے تو عمر اور ابو عبیدہ مانع ہوئے کہ یہ شان خلافت کے خلاف ہی تب خلافت پناہی نے
فرمایا کہ پھر مین لڑکے بالون کو کہان سے کھلاؤن ان لوگون نے کہا کہ بیت المال سے الی اخر ما
قال اور بظاہر یہی زمانہ حضرت عمر کی دلالی کا ہوگا چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین لغۃ برطش مین ہے
کان عمر فی الجاہلیۃ مبرطشا ہو الساعی بین البایع والمشتری مشبہ الدلال ویروی
بالسین المہملۃ بمعناہ انتہی اور حاشیہ مشکوٰۃ شریف مین ہے ان ابابکر لما بویع راح علی منکبہ
اثواب یبیعہا البیع فاستعظم المسلمون ذلک وقالوا خذ من مال اللہ او من مالنا اکثر ما تنال بالکسب
فقال اعہد الیکم رسول اللہ قالوا لا قال افتامرونی ان احدث بدعۃ فلما الحوا قبل انتہی محصل یہ ہی
جب ابوبکر خلیفہ ہوئے تو لوگون نے دیکھا کہ کاندہے پر پشتیارہ کپڑونکا لئے ہوئے کوچہ و بازار
مین گاڑہا دھوتر پکارتے پھرتے ہین تب یہ بات مسلمانون کو بُری معلوم ہوئی اور اونھون نے
کہا کہ مال خدا سے یا ہمارے مال سے زیادہ اوس سے جو کرباس فروشی سے حاصل کرتا ہی پس
ابوبکر نے کہا کہ آیا رسولخدا نے اس بارہ مین تمسے کوئی امر معہود فرمایا ہی اونھون کہا کہ نہین پس کہا
ابوبکر نے کہ آیا مجھکو حکم کرتے ہو کہ دین خدا مین بدعت احداث کردن پس ہرگاہ اون لوگون نے
بہت اصرار کیا تو حضرت خلیفہ نے قبول کیا انتہی اور واضح ہو کہ غرض ہماری اس مقام پر تعرض
بہ پیشہ وحرفہ وکسب نہین ہی بلکہ مقصود ہمارا اثبات مفلسی ابوبکر ہے کہ اہلسنت مدعی اونکی مالداری
اور انفاق کی ہین پس عقل سے بعید ہے کہ کوئی مالدار شریف ایسے رذیل پیشون سے

کسب معاش کرے طرفہ یہ ہی کہ بنابراس روایت کے خلیفہ صاحب نے خود اعتراف کیا
کہ تصرف مال خدا مین احداث بدعت ہی اور پھر بہ اصرار لوگون کے کہنے پر راضی احداث بدعت پر
ہوگئے پس جب خود خلیفہ صاحب کا حال یہ تھا فما ظنک باتباعہ بہر کیف سے بہ نیم بیضہ کہ
سلطان ستم روادارد ٭ زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ ٭ اور مفلسی حضرت خلیفہ اول کی
حال سے اونکی دختران بلند اختر کی ظاہر ہی چنانچہ بڑی صاحبزادی اونکی اسما خود فرماتی ہین
کہ مین دو ثلث فرسخ سے بوجہ خرمے کی گٹھلیان اپنے سر پر اوٹھا کر لاتی تھی اور اپنے شوہر کے گھوڑے
کی سائیسی کرتی تھی اور گھوڑے کیلئے گھاس چھیلتی تھی اور گھوڑے کو پانی پلاتی تھی اور آٹا گوندھتی تھی
اور بسبب اپنی بے سلیقگی کے روٹی تنور مین نہ لگا سکتی تھی تو ہمسایون سے لگواتی تھی چنانچہ تفصیل
اسکی صحیح بخاری مین باب الغیرت اور باب ماکان النبی یعطی المولفۃ قلوبھم مین مکرر موجود ہی
فی صحیح البخاری فی باب الغیرۃ عن اسماء بنت ابی بکر قالت تزوجنی الزبیر وماله فی الارض
من مال ولا مملوک ولا شئی غیر ناضح وغیر فرسہ وکنت اعلف فرسہ واستقی الماء واخرز غربہ
واعجن ولم اکن احسن الخبز وکان تخبز جارات لی من الانصار وکن نسوۃ صدق وکنت
انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہ رسول اللہ علی راسی وھو منی علی ثلثی فرسخ فجئت
یوما والنوی علی راسی ولقیت رسول اللہ ومعہ نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ اخ
لیحملنی خلفہ فاستحییت ان اسیر مع الرجال وذکرت الزبیر وغیرتہ وکان اغیر الناس
فعرف رسول اللہ انی قد استحییت فمضی فجئت الزبیر فقلت لقینی رسول اللہ وعلی
راسی النوی ومعہ نفر من الصحابۃ فاناخ لارکب فاستحییت منہ وعرفت غیرتک فقال
واللہ لحملک النوی کان اشد علی من رکوبک معہ الحدیث اور چھوٹی صاحبزادی اونکی
عائشہ صدیقہ لباس عروسی انکا کتب معتبرہ اہلسنت مین مذکور ہی کہ ان ابا بکر لما زوج
ابنتہ عائشہ لم یکن علیہا الا الخوف چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین خود حضرت عائشہ ہی سے
منقول ہی اور صراح مین لغت خوف مین لکھا ہی کہ بجائے مہملہ ازار چرمی ہی کہ زنان حائض

اور لڑکیان پہنتی ہین یعنے بطور جانگھیا کے اور ابن اثیر نے کہا ہو کہ جوف لباس بے آستین ہو وقیل ہی سیور تشد ہا الصبیان یعنے بعضون نے کہا ہو کہ جوف دوال اور تسمہ ہے کہ لڑکی باندھتی ہین بطور لنگوٹی کے پس جس باپ کے بیٹیون کی یہ ساز وجہاز عروسی ہون کیونکر وہ مالدار ہونگے مقام حیرت ہو کہ ایسی رکھیلیان بیاہتا بی بی خدیجۃ الکبرے سر ٹرہ جائین اور جو کہ بمودا سے عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات وّ ابکاراً الآیہ اوصاف مذکورہ کالمومنیۃ و القانتیۃ والتائبیۃ وغیرہ ذالک سے عاری ہون ایسی ازواج ناپاک ازواج طیبات اور طاہرات کہلائین شتان مابین السموات والارضین اب ہم ان سب سے قطع نظر کرکے مالداری ابوبکر کو اگر مسلم بھی کرین تو انفاق اونکا کیونکر مسلم ہوسکتا ہو حالانکہ بخل ظنت و اونکا روز ورود آیہ نجویٰ مسلم الثبوت ہو کیونکر عقل باور کرے کہ جو شخص انفاق ایک درہم سے باوجود مالداری بخل کرے وہ غلامون کو خریدے اور آزاد کرے قال فی تفسیر المدارک فی ذیل تفسیر قولہ تعالے یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقۃ ذالک خیر لکم واطہر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم قال علی رضی اللہ عنہ ہذہ آیۃ من کتاب اللہ ما عمل بہا احدٌ قبلی ولا یعمل بہا احد بعدی کان لی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرہم وسالت رسول اللہ عشر مسائل فاجابنی عنہا قلت یارسول اللہ ما الوفا قال التوحید و شہادۃ ان لا الہ الا اللہ قلت و ما الفساد قال الکفر والشرک باللہ قلت و ما الحق قال الاسلام والقران والولایۃ اذا انتہت الیک الحدیث اور اسی مضمون کی روایت تفسیر کبیر امام رازی صفحہ ۷۰۶ چھاپہ مصر مجلد ثامن مین موجود ہو اور تفسیر علامہ ابومسعود جو تفسیر کبیر کے حاشیہ پر چھپی ہے اسمین بھی روایت تفرد جناب امیر علیہ السلام موجود ہو آگے امام حضرت رازی بعد نقل روایت از خود جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین وروی ان ابن جریج والکلبی

وعطاء عن ابن عباس انہم نہوا عن المناجات حتی یتصدق فلم یناجہ احد الا علی علیہ السلام تصدق بدینار الخ محصّل روایت اولی یہ ہی کہ تحت آیہ نجوی صاحب مدارک کہ معتبرین علمائے اہلسنت سی ہین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیہ شریفہ پر نہ میرے قبل کسی نے عمل کیا نہ بعد میرے کریگا میرے پاس ایک دینار تھا کہ مینے خوردہ کیا پس جب خدمت رسولخدا مین حاضر ہوتا تو ایک درہم اوسمین سے راہ خدا مین تصدق کرتا تھا اور جناب رسولخدا سے دس مسئلہ مینے پوچھے اونحضرت نی دسونکا جواب شافی ارشاد فرمایا جملہ سوالات سے یہ تھا کہ عرض کی مینے کہ یارسول اللہ وفا کیا ہے فرمایا کہ توحید ہی اور شہادت لا الہ الا اللہ کی پھر عرض کی مینے کہ فساد کیا ہی فرمایا کہ کفر اور شرک باللہ پھر عرض کی مینے کہ حق کیا ہی اونحضرت نی فرمایا کہ حق اسلام ہے اور قران ہی اور ولایت ہی جبکہ منتہے ہو طرف تیرے انتہے امام رازی تفسیر کبیر مین لکھتے ہین قال القاضی والاکثر فی الروایات انہ علیہ السلام تفرد بالتصدق قبل المناجات ثم ورد النسخ وانکان قدروی ایضًا ان افاضل الصحابۃ وجدوا الوقت وما فعلوا ذلک انتہی بقدر الحاجۃ یعنے قاضی نے کہا ہی کہ اکثر روایات سی ظاہر ہوتا ہی کہ جناب امیر المومنین متفرد تھے اس تصدق مین بعد اسکے یہ آیت منسوخ ہوئی اگرچہ یہ بھی روایت مین آیا ہی کہ افاضل صحابہ نے وقت تصدق کا پایا یعنی ایسا نہ تھا کہ درمیان حکم اور نسخ حکم کے ایسا زمانہ قلیل ہو کہ جسمین تصدق کرنا افاضل صحابہ اہلسنت سی نا ممکن ہو بلکہ وقت اسقدر تھا با اینہمہ ندیا انتہے اور مخفی نرہے کہ امام رازی تفسیر مذبور مین بتفسیر آیہ مذکورہ مسئلہ خامسہ مین یہ بھی فرماتے ہین کہ بعض اکابر علمائے اہلسنت نی انکار وقوع نسخ آیہ مذکورہ کیا ہی کہ یہ آیت کبھی منسوخ نہین ہوئی اور خود بھی مائل اسیطرف بتحسین کلام اون اعلام کے ہوئے ہین بالجملہ با این امور نہین معلوم کہ اوس روز پاک مال حضرت ابوبکر کا کیون انفاق مین نہ آیا اور کون اوسکو لوٹ لیگیا تھا کہ کوئی مالہ تیرے عمل مین نہ آیا اور داخل آمامن بخل واستغنے ہو کر

مستحق نار لظی لا یصلہا الا الاشقی ہوئے مخفی نرہے کہ اس حدیث شریف مین جو کتاب
معتبر یعنی تفسیر مدارک اہلسنت سے منقول ہوئی فقرۂ الولایۃ اذا انتہت الیک نص
صریح ہی بطلان خلافت سراپا جہلافت ثلثہ پر اسلئے کہ اونحضرت نے فرمایا کہ تولیت امور مسلمین
کہ خلافت عبارت اوسی سے ہے جب جناب امیر علیہ السلام تک پہونچیگی تب حق ہوگی
پس البتہ جو خلافتین کہ پیشتر اس سے تھین وہ باطل ہوگئین وہذا ہو المطلوب والحمد للہ
علی ذلک وعلی التنزل اگر مالدارے اور انفاق کو بھی ہم مسلم کرین تو انفاق اہل نفاق کو
بہ نیت خالص للہ فی اللہ کون مسلم کرسکتا ہی پس پہلے آپ خلوص نیت ثلثہ ثابت
کرلیتے تب کچھ گفتگو کرتے تو وہ گفتگو قابل نظر و فکر ہوتی ورنہ ثبوت ایمان موقوف اوپر خلوص
نیت کے اور خلوص نیت موقوف اوپر ثبوت ایمان کے سو دور و تسلسل وفیہا نظر
بدون تصفیہ اتنے جھگڑون کے کہ بالاجمال اشارہ انکیطرف ہوا بمقابلہ خصم مدعی ایسے امر کا
ہونا آپ ہی سے شخص کا کام ہی خلاف مناظرہ علمائے اعلام سے اور آداب مناظرہ سے
بالکل جاہل فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ شبہ نہین رہا اقول** شک و شبہ شیعونکو ہرگز بیدینی
اور کفر و نفاق ثلثہ مین نہین ہے بلکہ یقین کامل رکھتے ہین آپ بار بار شک و شبہ ناحق فرماتے
ہین **قولہ** باقرار علمائے شیعہ **اقول** باقرار علماء اہلسنت کفر و نفاق ثلثہ کا ثبوت ہی کہ جسکے جواب
مین سنی بیچارہ مبہوت ہی شیعون پر ہزار ہزار طرح کے کذب و افترے کرتا ہی مگر خر باد بدست سنیون
کے کچھ ہاتھ نہین لگتا ہی دیکھو تو تمہارے علماء رکن ارکان تمہارے وہ بھی کون امام اعظم فرماتے ہین
ان ایمان ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وایمان ابلیس واحد کما فی مختصر تاریخ خطیب ناقلا
عن خطیبکم والضا فی کتاب المنتظم لابن الجوزی پس جب خود تمہارا امام اعظم ایمان ابوبکر و ایمان
شیطان یکسان کہے تو پھر شیعون سے امید کرنا اور اونکو کہنا کہ باقرار علمائے شیعہ ایمان ہی ایمانہ
کایمان الشیطان ثابت ہی کمال عباوت وغوایت مخاطب ہی اور کیا عجب ہی کہ انہین وجوہ سے
آپکے خلیفہ اول تسلط شیطان اپنے اوپر بر سر منبر فرمایا کئے کہ ان لی شیطانا یعترینی الخ صحبت

شیطان کا آخر اثر ہوا کر اوس نے مثل اپنے انکو ہمیشہ رکھا قولہ باقی رہا تیسرا امر اقول تخبط اور
تشتت تقریر کا کوئی سبب معلوم نہین ہوتا مگر یہ کہ شیعون کے مقابلہ نے ایسے حواس اپکے
باختہ کر دیے کہ سلسلہ کلام اوکھڑا نظر آتا ہی ہمکو ڈر ہی کہ اگر کسی شیعہ سے زبانی گفتگو ہوگی تو آپکا
دم ہی اوکھڑ جائیگا ذرا ہوش درست کر کے فرمائے کہ اس تیسرے کا دوسرا کہان ہے
ابتدا مین آپنے فرمایا کہ امر اول کو تسلیم کر کے اوس سے بحث کیجاتی ہی الخ بعد بحث آپ فرماتے
ہین کہ تیسرا امر دوسرا کہان بھولے ارے ارے دروغ گو را حافظہ نباشد قولہ مراد ایمان سو
اصول دین کو تصدیق کرنا ہی اقول جب ہم ایمان عام کی بہ نسبت نفاق ثلثہ ثابت کرچکے
اور تلبیسات ابلیسی کا جواب دیچکے اور بیان کیا ہے کہ ثلثہ ہرگز قلباً مصدق نبوت نہ تھے تو اب
ایمان خاص مین گفتگو لاحاصل ہے اس لیے کہ بدیہیات سے ہے کہ رفع عام سے
رفع خاص ہو جاتا ہی قولہ اسکی تردید ہم بخوبی بحث امامت مین کرینگے اقول سے آدمی را
بچشم حال نگر نہ از خیال پری زدہ ہی مکابرہ ہی جو کچھ مزخرفات حضور والا نے یہان ارشاد
فرمائی اوسکی تردید بعون اللہ بخوبی آپ نے سنی اور اب جو خیالات تیغ چلتے آگے فرمایئگا
اوسکی بھی خدمت گذاری کے لئے ہمکو حاضر ہی جانئے گا انشاء اللہ تعالیٰ قولہ لیکن ہمارے نزدیک
اقول آپ کس کھیت کی مولی ہین جو آپکے عندیہ پر کوئی شخص اعتنا کرے آپکے عندیات
گلا و طرا ہتنی جہالات مرکبہ پر مبنی انتہائے جہالت ہی کہ ابتک معنی اصول دین نہین جانتے
بحث کرتے ہین اس مقام مین ایمان خاص سے پس اصول دین سے اس مقام پر مراد
نہین ہوسکتی مگر ارکان ایمان خاص اور ارکان ایمان خاص کو ایمان عام مین جو معبر
باسلام ہے معتبر کرنا کمال جہالت ہی آج تک کسی سنی نے بھی اصول ایمان ظاہری کہ
جسکو ہم معبر باسلام کرتے ہین اور اصول ایمان حقیقی کو ایک نہین کہا ہی بلکہ ہر شخص نے ایمان
ظاہری مین فقط اقرار بشہادتین اور عدم انکار ضروریات اسلام کافی جانا ہی اور ایمان حقیقی
مین تصدیق جنان بلکہ بعضون نے عمل بارکان بھی ضرور جانا ہی الحاصل جب ارکان اسلام

وایمان متفاوت ہوئی پس اگر مراد دین سے اسلام ہی تو یہ فرمانا آپ کا کہ ابتدائی
زمانہ نبوت مین امامت کو اصول دین مین داخل کرنا نادانی ہی سراسر آپکی نادانی
ہے امامت کو اسلام سے از ابتدائے نبوت تا انتہائے نبوت کچھ واسطہ نہین
ہی اور کسی شیعہ اور سُنی نے امامت کو مثل تصدیق جنانی کے ارکان اسلام سے
نہین کہا اور اگر مراد آپکی دین سے ایمان حقیقی ہے جسکو ہم معتبر با یمان خاص
کرتی ہین تو ابتدائے نبوت کی کیا معنی شیعون کے نزدیک ازل سے ابد تک
جسطرح تصدیق نبوت جمیع انبیاء اللہ و کتبہ و رسلہ و ملائکتہ ایک رکن ہی ایمان حقیقی کا
اوسیطرح تصدیق امامت جمیع ائمہ بھی ایک رکن ہی ارکان حقیقی سے آپ
امنت باللہ و کتبہ و رسلہ پر اکتفا کرتے ہین شیعون کے نزدیک چونکہ امامت کا بھی
منصوص من اللہ والرسول ہونا ضروری ہی اور دنیئے جلاہونکے بنانے سے کوئی
چڑی مار اور خیاط و بزاز اور دلال امام نہین ہوسکتا ہی اسلیئے شیعہ بعد رسلہ
کے وائمتہ کے بھی معتقد ہین بلکہ آپ جو لفظ خیرہ و شرہ کو بڑہاتے ہین شیعہ اس آپکی
ایمان کو عین کفر سمجھتے ہین معاذ اللہ کہ جس شر کی نسبت ہم شیطان کیطرف دیتے
ہین وہ اپنے خدا کی طرف دین اسی جگہ سے صاف صاف یہ بات سمجھ لیجاتی ہے
کہ سنیون نے شیطان کو اپنا خدا بنایا ہے اور شیعہ اونکے مقابل مین قل یا
ایھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون پڑھتے ہین جسکو ایک ذرہ بھی عقل
ہوگی وہ یہ سمجھیگا کہ شرور و قبائح کو خدا کیون کرینگا اگر از راہ جہل کرتا ہے تو خدا
جاہل نہین اور اگر از راہ احتیاج کرتا ہی تو خدا محتاج نہین پھر کیا باعث ہوگا کہ خیر کو
چھوڑ کے حرکت شیطانی یعنی شر کرینگے ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من
النار اور اصل امر یہ ہے کہ حضرات اہلسنت چونکہ بنائے امامت رائے و کمیٹی پر چند
کس و ناکس کے کہتے ہین شارع کی دخل و نص سے انکار کرتے ہین اسلئے امامت کو

مسائل فروعیہ سے کہتے ہین حالانکہ حدیث متفق علیہ من مات ولم یعرف امام
زمانہ مات میتةً جاہلیةً دال ہے اس پر کہ امامت اصول دین سے ہے
اس لئے کہ ظاہر ہے کہ مسائل فروعیہ کے نجاننے سے کوئی کافر نہین ہوتا ہان کوئی
رکن دین اگر نجانے تو البتہ کافر بکفر ایمانی ہوگا پس ہرگاہ رسالت پناہ نے جاہل ومنکر
امام کو کافر فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہ رکن ہے ارکان دین سے اور قاضی بیضاوی کہ اکابر
علمائے اہلسنت سے ہین کتاب منہاج مین فرماتے ہین کہ مسئلہ امامت اعظم مسائل
اصول دین سے ہے کہ مخالفت اوسکے موجب کفر وبدعت ہے انتہی پس باینہمہ
امامت کا اصول دین سے منکر ہونا اور شور وغل اوس پر مچانا یہ خود کفر وبدعت ہے
کیا خوب یک نشد دو شد فکر تو اسکی تھی کہ ایمان ابوبکر ثابت ہوئی اور کفر سے اونکی
برائت کیجاوے اسی درمیان مین یہ دوسری مصیبت طاری ہوئی کہ خود ہی کافر ہوئے
آپ اپنی ایمان کے پہلے خبر لیجئے تب میان ابوبکر کے پیچھے پڑیگا اور عظمت امر امامت
اسے بھی آپ پر واضح ہو کہ آپکے صحابہ نے اسکو دفن جناب رسالتماب پر مقدم کیا تھا
چنانچہ شرح عقائد نسفی مین کہ معتبر کتاب آپکے یہان کی ہے موجود ہے ولان الامة قد جعلوا
اہم المہمات بعد وفات النبی نصب الامام حتی قدموہ علی الدفن انتہی پس باینہمہ
رکن دین وایمان ہونیمین اسکے کیا شبہہ ہے قولہ اس لئے کہ جب پیغمبر صاحب نے
نبوت کا دعوی کیا اقول جناب مخاطب کی غباوت اور غوایت اس مرتبہ کو پہونچی
ہے کہ قابل خطاب اہل علم نہین ہے اسلئے تفصیل مقام سے طبیعت نارب ہے مگر بالاجمال
واسطے منہ توڑنے اونکے معتقدین ولاکین ولاقین وحاکین کے ایک معارضہ پر
اکتفا کرتے ہین کہ ایمان بیوم آخرت وحشر ونشر روز قیامت باتفاق ہمارے اور آپکے
اصول دین مین سے ہے حالانکہ بقول آپکے جناب رسولخدا نے فقط اقرار بشہادتین ہی کا
نام ایمان رکھا پس اقرار بقیامت کو اصول دین سے خارج کیجئے اور بیخوف وخطر از روز محشر

فقد

جو جا بجے عمل ہین اسکے اور اسیطرح سے بہت سے ارکان ایمان ہین کہ از کتاب التوحید تا آخر مباحث کلامیہ کتب کلامیہ آپ ہی کی مملو ہین کسی کا اقرار حضرت نے نلیا فاہو جوابکم عن امثال القیامۃ فہو جوابنا عن الامۃ **قولہ** اگر ہم غلط کہتے ہون **اقول** آپ بیشک وشبہہ غلط کہتے ہین اور اپنے معتقد جلاہون کو فریب دیتے ہین اظہار حقیقت واقعی سے دم چراتے ہین یہ جو آپ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صرف توحید اور نبوت ہی بتاتی تھے اگر غرض یہ ہی کہ ابتدائے وقت دخول فی الاسلام ہین اسیقدر پر اکتفا فرماتے تھی تو مسلّم ہے ہم بھی کہتے ہین کہ اسلام کیواسطے اسیقدر کافی ہے لیکن ایمان حقیقی اسیقدر سے حاصل نہین ہوتا اور آیہ وافی ہدایہ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا اس پر شاہد عادل ہی اور اگر غرض انکی یہ ہی کہ بعد دخول فی الاسلام کے فقط اسیقدر پر اکتفا کرتے تھی اور پھر عمر بھر القائے مسائل اصولیہ اور فروعیہ واسطے حصول ایمان خاص کی اور واسطے تکمیل ایمان خاص کے نہین فرماتے تھے تو یہ ایسا بدیہی البطلان ہی کہ اس سے بڑھکر کوئی بدیہی نہوگا کفار تک بھی جانتے ہین کہ اونحضرت نے عمر شریف اپنی ارشاد وہدایت وتعلیم ہین اپنی امت کے گذرانی یہانتک کہ احادیث اصولیہ وفروعیہ نے اون حضرت کی عالم کو بھر دیا کہ گنتی اوسکی لاکھون سے متجاوز ہوگئی اور یہ جو آپ فرماتے ہین کہ اسوقت امامت کا کچھ ذکر ہی نہ تھا اگر غرض یہ ہے کہ وقت دخول فی الاسلام ذکر نہ تھا تو مسلّم ہی کہ اسوقت بجز شہادتین کے نہ ذکر قیامت تھا نہ ذکر بعث ونشور تھا نہ ذکر حساب تھا نہ ذکر کتاب تھا نہ ذکر جنت تھا نہ ذکر نار تھا اوسیطرح اگر ذکر امامت بھی نہو تو کیا قباحت ہی اور اگر غرض یہ ہی کہ بعد از دخول فے الاسلام بھی جناب رسولخدا نے ذکر امامت کا اپنی امت سے مثل دیگر معارف حقیقیہ کے نہین فرمایا تو یہ غلط محض ہی از ابتدائے بعثت آپ ذکر امامت علی الخصوص امامت جناب علی بن ابیطالب فرماتے رہے کتب فریقین ذکر سے اون احادیث کی مملو ہین ایک مختصر سے کتاب امالی ہی کہ جسمین

بالنسو حدیث سے زیادہ ذکر امامت مین موجود ہی اور حیار صحابہ سی مثل سلمان و ابوذر و مقداد
وغیرہم کے احادیث متواترہ امامت کی بلکہ دوازدہ امام ہونے کی بلکہ نام بنام اسامی
متبرکہ ائمہ اطہار جناب رسولخدا سے منقول ہین اور شیعون کی کتابین اوس سے مملو ہین
اور اکثر کتب علمائے اہلسنت مثل حموینے کی کہ محدث اور فقیہ شافعی اور آئمہ حدیث
اہلسنت سے ہین فرائد السمطین مین اور ملک العلما شہاب الدین دولت آبادی کی
ہدایۃ السعدا مین اور موفق بن احمد خوارزمی وغیرہم من اعیان اہل السنۃ کی اپنی
مصنفات مین اون احادیث کثیرہ متواترہ کو لکھا ہی چنانچہ بعض کیطرف عنقریب اشارہ
ہوگا اور بتفصیل وہ احادیث کتاب ینابیع المودۃ مین کہ مولفات بعض معاصرین
علمائے اہلسنت سے ہے اور قسطنطنیہ مین وہ کتاب چھپ گئی ہی موجود ہین من شاء
فلیرجع ہناک اور اگر بعض دشمنان اہل بیت ذاون روایات متواترہ کو اپنی کتابون
مین نہ لکھا تو وہ دنیا سے مفقود نہین ہوئین بلکہ بحمد اللہ شواہد صدق اوسکے صحاح اہلسنت
مین بھی موجود ہین مثل ما فی الصحیحین لایزال ہذا الامر صالحا و لایزال ہذا الامر عزیزا حتی یمضی
فیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش انتہی نقلا عن تاریخ الخلفاء للعلامۃ السیوطی و ایضا فی
تاریخ الخلفاء و عند احمد و البزار بسند حسن عن ابن عباس انہ سئل کم یملک ہذہ الامۃ
من خلیفۃ فقال سألنا عنہا رسول اللہ فقال اثنا عشر کعدۃ نقباء بنی اسرائیل الے ان
قال اخرج مسدد فی مسندہ الکبیر عن ابی الخلد انہ قال لا تہلک ہذہ الامۃ حتی یکون منہا اثنا عشر
خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی و دین الحق الے آخر ما قال مخفی نرہی کہ مضمون ان احادیث مرویہ کا
بطرق اہل سنت سوائے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے کسی پر درست نہین ہوتا
بوجوہ چند لیکن اولا پس اسلئے کہ علماء اہلسنت بیان معنی حدیث اور مصادیق مین
اوسکے گم کردہ ہوش اور سراپا مدہوش ہین مثل ابن جوزی وغیرہ من اعیان اہل السنۃ
لکھتے ہین لم اعلم للحدیث معنی و تفصیل ذلک مذکور فی العبقات فانظر ثمہ اور ثانیا فقرات

حدیث ولالت اور بقائے خلافت خلفائے اثنا عشر الی یوم المحشر و بقائے امت خیر البشر
کے کرتے ہین کما فی صحیح المسلم ان ہذا الامر لا ینقضی حتی یمضی لہ فیہم اثنا عشر خلیفۃ و کما رواہ
احمد بن حنبل وغیرہ کم یہلک ہذہ الامۃ خلیفۃ کما مر و کما فی مسند مسدد لا تہلک ہذہ الامۃ الخ اور خلفائے
اثنا عشر اہلسنت کا پتہ و نشان بھی نہین وہ کب کے مرگئے گرگئے گل گئے سڑ گئے سلسلہ کب کا
منقطع ہوگیا اور ثالثا مقام غور و انصاف ہے کہ تخصیص دوازدہ کے بنا بر اصول ثلثہ
اہل سنت کہ بیعت اہل حل و عقد و استخلاف اور قہر و غلبہ ہے درست نہین لان الزیادۃ
ممکن بلکہ یہ امکان فعلیت کیطرف بھی منتقل ہوا چنانچہ تاریخ الخلفاء سیوطی مین علامہ
سیوطی اپنے عہد تک خلفا کو کہ اول ابوبکر ہین اور آخر مین مستمسک باللہ یعقوب ہین
تعداد مین ستر سے زیادہ لکھتے ہین اور رابعا بنظر انصاف و دور از اعتساف ملاحظہ ہو
کہ مقصود خلفائے اثنا عشر سے کہ امت مین جناب رسالتماب کی ہون گے خبر
مخبر صادق مین کیا ہے یا کل کی خلافت حق یا کل کی باطل یا بعض کی حق اور بعض کی
باطل پس شق اول بنا بر مذہب اہل سنت باطل ہے اسلئے کہ خلافت حقہ منحصر
پانچ شخص مین فرماتے ہین خلفائے ثلثہ اور جناب امیر اور امام حسن علیہم السلام کما فی
تحفہ العزیز الدہلوی وغیرہ اور حدیث موضوع انکی الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ ثم
تکون ملکا عضوضا الحدیث سے بھی ایسا ہی لازم آتا ہے پس خلفائے اثنا عشر کہ کل
برحق ہون اہل سنت کے یہان پتہ و نشان انکا نہین و من ادعی فعلیہ البیان اور
شق ثانی بھی باطل ہے اس لئے کہ کوئی قائل اسکا نہین اور نیز انحصار خلفائے
باطلین کا اس عدد مین ممنوع ہے کما لا یخفی اور لیکن شق ثالث پس وہ بھی بدیہی
البطلان ہے اس لئے کہ یہ مجموع بھی محصور اس عدد مین نہین ستر سے زیادہ اپنے
عہد تک علامہ سیوطی لکھتے ہین وہلم جرا الی یوم القیامہ پس کسیطرح یہ حدیث کہ
فریقین مین حد تواتر کو پہونچی ہے اصول مذہب اہل سنت کے مطابق نہین ہوتی

اور خامساً قاضی عیاض و ابن حجر وغیرہما تاویل حدیث اسطرح پر کرتی ہین انہم یکونون
فی مدة عزة الخلافة وقوة الاسلام واستقامة اموره والاجتماع علے
من یقوم بالخلافة انتہی نقلاعن تاریخ الخلفاء للسیوطی اور شمار بارہ کا اسیطرح پر کیا ہے
کہ اول ابوبکر دوم عمر سوم عثمان چہارم علی بن ابیطالب مگر کسوقت تک جبتک کہ ثالثی
صفین مین قرار پائی بعد ثالثی کے معاذ اللہ وہ جناب چوتھی مرتبہ کی خلافت سے بھی
معزول ہوئے حیث قال ثم علی الی ان وقع امر الحکمین فی صفین فتسمی معویة یومئذ بالخلافة
ثم اجتمع الناس علی معویة عند صلح الحسن ثم اجتمعوا علی یزید ولم ینتظم للحسین امر بل قتل قبل ذلک
انتہی موضع الحاجة نقلاعن تاریخ الخلفا یعنی جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب اوسی زمانہ
تک اس خلافت کی خلیفہ رہے کہ ثالثی صفین مین ہوئی بعد فیصلہ معاویہ خلیفہ ہوئے اور پھر
اجماع خلافت معاویہ پر بعد صلح امام حسن علیہ السلام ہوا بعد اسکے اجماع یزید کی خلافت پر ہوا
اور حسین فرزند دلبند رسول الثقلین کے لئے امر خلافت منتظم نہ ہوا کہ قبل انعقاد بیعت اور قبل اجماع
علی الخلافت قتل ہوگئے انتہی بالجملہ خلیفہ پنجم معاویہ اور ششم یزید بن معاویہ اور ہفتم
عبد الملک ابن مروان اور ہشتم ولید بن عبد الملک اور نہم سلیمان بن عبد الملک اور دہم
یزید بن عبد الملک اور یازدہم ہشام بن عبد الملک اور دوازدہم ولید بن یزید بن عبد الملک
انتہی ملخصاً عن تاریخ الخلفاء آب ارباب انصاف غور کرین اور بنظر انصاف دیکھین
کہ بعد تسلیم اس تاویل کے جو نزدیک علمائے اہل سنت کے عمدہ تاویلات سے ہے کما افادہ
ابن حجر فی شرح صحیح البخاری خلفائے مذکورین پر پھر بھی درست نہین آتی اسلئے کہ اگر مراد
عزت خلافت سے فقط قوت اوسکی ہے تو حضرت عثمان اور جناب امیر کے عہد خلافت مین قوت
کہان تھی کہ حضرت ثالث بالخیر آخر کار کس شدت کے ساتھ قتیل دار ہوئے اور جناب امیر
علیہ السلام کی جو حالت رہی اور جو جو واقعات پیش آئے مخفی نہین ہین اور اسیطرح اور خلفائے
بنی امیہ کے حالات دیکھنے سے تاریخ الخلفاء سیوطی وغیرہ مین بطلان اسکا بہت ظاہر ہے

اور اجماع بہی ان سب کیواسطے ظاہر البطلان ہی اس لئے کہ حال اجماع و اجماع خلافت بکری پر سابقًا گزرا کہ اسامہ بن زید و سعد عبادہ و زبیر و جناب امیر بلکہ کل بنی ہاشم منکر ہی رہی کما اثبتناہ من الصحاح وغیرہا اور جناب امیر بنا بر قید اجماع قبل وقوع ثالثی بھی اس زمرہ سے نکلے جاتے ہین اس لئے کہ بہت بڑا ملک شام انکے تحت حکومت ہونے پایا ان سب نے کبھی بیعت نہ کی بلکہ معاویہ عاویہ الذی اعدی امیہ باغیہ و اخری ہاویہ کے یہ سب شریک رہے اور اسیطرح عبد اللہ بن عمر نے بھی بیعت نکی با انکہ یزید پلید سے شخص کی بیعت کی تھی بلکہ اونکا اوس بیعت پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنا صحیح بخاری مین موجود ہی بالجملہ امام وخلیفہ زادہ سنیہ نے بمفاد الولد سر لابیہ بمقتضائے ضغائن دیرینہ سینہ پرکینہ اپنے اور اپنے بڑے کھدا ور مدہ کی کبھی بیعت ید اللہ نہ کی چنانچہ استیعاب ابن عبد البر مین مذکور ہی پس چاہئے کہ جناب امیر اس زمرہ سی خارج ہوجائین اسیطرح سے یزید پلید مین بھی کلام ہی اس لئے کہ قبل واقعہ ہائلہ کربلا جناب امام حسین اور اونکے اصحاب کرام نے کبھی بیعت نکی وللہ در القائل ؎ سر داد نداد دست بردست یزید ٭ باللہ کہ بنائے لا الہ ہست حسین ٭ اور بعد اس واقعہ کے خلع کرنا اہل مدینہ کا صحاح سے ثابت ہی اور تاریخ خلفائے علامہ سیوطی مین ابن عساکر سے اور اونہون نے بسند خود زہری سے اور زہری نے سعید بن المسیب سی روایت کی قال عثمان لما ولی کرہ ولایتہ نفر من صحابۃ انتہی پس بیعت باکراہ بموداے الامن اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کب معتبر ہوگی اور اسی جگہ سے ہے کہ انکی بنا ایسی نامستحکم ہوئی کہ اخرکار قتیل دار ہوئی اور اصحاب اخیار رسول مختار بھی شریک کار تھے علی ہذا القیاس بلکہ اس سے بھی صریحتر دیگر خلفائے مذکورین کے خلافت کا اجماع مین کلام ہی چنانچہ ناظرین کتب احادیث و سیر معتبرہ فریقین پر مثل تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی وغیرہ کی مخفی نہین ہے اور اگر اس جماعت کثیر اور جم غفیر کے مخالف سی بھی خلفائے مذکورین نہ نکلے جائینگے تو خلفائے عباسیہ کہ جنکی خلافت کی بشارت حسب مزعوم

اہل السنۃ خود جناب رسالتماب نے دی تھی کما فی تاریخ الخلفاء للسیوطی یہ کیون نہ داخل ہونگے
پس یا عدد کم ہوجائینگے یا بارہ کے دہ گونہ بل الیٰ غیر النہایہ ہوجائینگے فیعود المحذور اور عزت
اور قوت اور استقامت امور اسلام بھی کل مذکورین کے عہد مین ثابت نہین مگر یہ کہ حضرت
اہل سنت عزت وقوت واستقامت امور خلافت و دین اسلام اسکو کہین جو اونکے قتیل دار فنا
اپنے عہد مین کیا کہ اصحاب خاص جناب رسالتماب کے ساتھ بضرب شدید و اہانت پیش آئی
اور جو لوگون نے اونکے ساتھ کیا اور محاصرہ مین جو شدائد رہے یہان تک کہ قتیل دار ہوئے
قابل رقت و ماتمداری اہل سنت ہے اور یا عزت وقوت واستقامت اسکو کہین کہ محاربہ
کرنا نفس رسول سے باوجود فرمان رسول ملک منّان علیّ منی وانا منہ و یا علی
حربک حربی و ایاک ان تکونی یا حمیراء وغیر ذلک من الاحادیث التی لا
تحصیٰ کثرۃ اور یا عزت وقوت واستقامت اسلام اسکو کہین کہ قتل ہونا جگر گوشہ رسول کا
بالب تشنہ و شکم گرسنہ اور اسیر کرنا اونکے آل اطہار کا مثل بندیان کفار ترک و دیلم کے
ولنعم ما افاد شارح العقائد النسفی الذی ہو من اعیان اہل السنۃ حیث قال والحق ان رضا
یزید بقتل الحسین رضہ واستبشارہ بذلک واہانتہ اہل بیت النبی علیہ السلام مما تواتر معناہ
وان کان تفاصیلہ احاداً فنحن لانتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ
واعوانہ انتہی بالفاظہ یا جو واقعہ حرہ مین ہوا اوسکو عزت وقوت واستقامت امور اسلام
کہین تاریخ خلفاء سیوطی مین وقائع ۶۳ سنہ ہجری مین ہے وکانت وقعۃ الحرۃ علی باب
طیبۃ وما ادراک ما وقعۃ الحرۃ ذکر نا الحسن مرۃ فقال واللہ ما کاد ینجو منہم احد قتل فیہا خلق من الصحابۃ
ومن غیرہم ونہبت المدینۃ وافتض فیہا الف عذراء فانا للہ وانا الیہ راجعون قال صلعم من
اخاف اہل المدینۃ اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رواہ مسلم انتہی اور یا عزت
وقوت واستقامت اسلام اسکا نام رکھین جو بعد اس واقعہ کے بیت محترم ومعظم ومکرم بیت اللہ
کے ساتھ ہوا کہ سقف جلا دیگئی اور پردہ اوس بیت مکرم کا جلا دیا یہانتک کہ دو سینگھہ اوس

گوسفند کے جو بدل ذبح حضرت اسماعیل مین آیا تھا وہ بھی جل گئے ففی تاریخ الخلفاء ایضاً عن
عبداللہ بن حنظلة بن الغسیل قال واللہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارة من السماء ان
رجلا ینکح امہات الاولاد والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوٰة قال الذہبی ولما
فعل یزید باہل المدینة ما فعل مع شربہ الخمر واتیانہ المنکرات اشتد علیہ الناس وخرج علیہ غیر واحد
ولم یبارک اللہ فی عمرہ وسار جیش الحرة الی مکة لقتال ابن الزبیر فمات امیر الجیش بالطریق فاستخلف
علیہم امیراً واتوا مکة فحاصروا ابن الزبیر وقاتلوہ ورموہ بالمنجنیق وذلک فی صفر سنہ ۶۴ھ اربع وستین
واحترقت من شرارة نیرانہم استار الکعبة وسقفہا وقرنا الکبش الذی فدی بہ اسماعیل وکانا فی
السقف واہلک اللہ یزید فی نصف شہر ربیع الاول من ہذا العام انتہی یہین امور سے اگر عزت و
قوت واستقامت امور اسلام ہے تو حضرات اہل سنت ہی کو مبارک حقیقت مین سچائی یہین
حضرات پر ختم ہے کجا خانہ خدا اور کجا یہ امور اسلام ہی زہے عزت وقوت و استقامت امور اسلام
درکنار رسے چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ٭ اور اسیطرح سے بعد یزید جن خلفا کو خلفائے
اثنا عشر مین گنا ہے ان سب کے حالات بھی اسی قبیل سے ہین مثل عبدالملک بن مروان کے
کہ اسکی عہد مین تاریخ الخلفاء مین ہے وفی سنہ اربع وسبعین سار الحجاج الی المدینة واخذ
یتعنت اہلہا ویستخف ببقایا من فیہا من صحابة رسول اللہ صلعم وختم فی اعناقہم وایدیہم یذلہم
بذلک کانس وجابر بن عبداللہ وسہل بن سعد الساعدی فانا للہ وانا الیہ راجعون انتہی اور پھر
اسی تاریخ الخلفاء مین ہے قلت لو لم یکن من مساوی عبدالملک الا الحجاج وتولیتہ ایاہ علی المسلمین
وعلی الصحابة رضی اللہ عنہم یہینہم ویذلہم قتلاً وضرباً وشتماً وقد قتل من الصحابة واکابر التابعین مالا یحصی فضلا عن
غیرہم وختم فی عنق انس وغیرہ من الصحابة ختما یرید بذلک ذلہم فلا رحمہ اللہ ولا عفا عنہ انتہی اور پھر
اسی تاریخ الخلفاء مین عبدالملک کو لکھا ہے واول من غدر فی الاسلام واول من نہی عن الامر بالمعروف
انتہی پس ایسے عہد مین اسلام کی قوت اور اوسکے امور کی استقامت کہنا حضرات اہل سنت ہی کی
جرأت اور جسارت ہے کجا غدر فی الاسلام اور قتل وضرب وشتم اور تذلیل اصحاب کرام خیر الانام اور
برعکس امر بالمعروف نہی عنہ اور کجا لعب بکتاب خدا کہ اصل ایمان اور یہ

اسلام ہی حیث قال الشاعر فی شان ہذا الشقی وذکرہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء ؎ تلاعبوا بجناب اللہ فاتخذوا ٭ ہوا اہم فی معاصی اللہ قربانا ٭ بالجملہ کجا یہ امور اور کجا قوت و استقامت امور اسلام سب کے عہد کا حال بہت طویل ہی خلیفہ دوازدہم حضرات سنیہ کا حال بر سبیل اجمال یہ ہی علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء مین خلیفہ دوازدہم کو الخلیفۃ الفاسق لکھتے ہین ثم قال وکان فاسقا شریبا للخمر منتہکا حرمات اللہ اراد الحج لیشرب فوق ظہر الکعبۃ انتہی کجا حج بیت اللہ اور کجا خانہ کعبہ پر شراب پینا ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ٭ ثم قال السیوطی فی تاریخ الخلفاء قال المعافی الجریری جمعت شیئا من اخبار الولید ومن شعرہ الذی ضمنہ ما فجر بہ من خرقہ وسخافتہ وما صرح من الالحاد فی القران والکفر باللہ ثم قال شق المصحف بالسہام وفسق ولم یخف الآثام انتہی بقدر الحاجۃ اور اسی تاریخ الخلفاء مین ہی کہ ذہبی فرماتے ہین کہ یہ خلیفہ سنیہ شراب خوار ہی تھے اور تبقلید بعض اسلاف اپنی کے لواطہ سے بھی شوق تھا پس جس عہد وعصر مین ایسی افعال قبیحہ ہون کہ قران مجید و فرقان حمید کے ساتھ الحاد اور اوسکا استخفاف اور اوسمین تیرونکا چھانا اور کفر خدا کے ساتھ ہو یہ عہد غرت اسلام و استقامت امور اسلام ٹھہرایا جائے سوائے اہل سنت کی اور کونسا مسلمان کہیگا کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا جس عہد مین کہ ایسے افعال کہ بغداد ؎ ہیچ کافر نکند انچہ مسلمان کردند بدتر از کفر ہین اور خود جناب رسالتماب بہی اسکی حد کفر تک ہونیکی خبر دیگئے ہین چنانچہ احادیث صحاح ستہ شاہد صدق ہین مثل حدیث لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی حجر ضب لاتبعتموہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن رواہ مسلم فی صحیحہ وغیر ذلک من الاحادیث اگر باوجود ایسے افعال کے پہر بھی وہ عہد غرت و استقامت امور اسلام ہو تو عہد خلافت عباسیہ نے کیا قصور کیا ہی اگر انکو بہی شامل کیجیگا تو پہر عدد دہ چند ہو جاینگے اور اگر انکو نکال لیگا جنکے عہد دولت مین یہ سب کچھ ہوا تو عدد کم ہو جاینگے یہ تھی تقریر ہماری متعلق بہ لا یزال الاسلام عزیزا منیعا بر تقدیر غرت بمعنی فخامت

مرتبہ و منزلت جیسا کہ ہی ظاہر ہے اور اگر عزت و مناعت دین خیر الانام یعنی اسلام سے
فقط استقامت امور سلطنت اور اجماع امت مراد کیا جاوے جیسا کہ رشید الدین خان نے
بعد وقوف ان قباحتون کے یہی نغمہ بے سروپا اوٹھایا ہی اور یہی گیت گایا ہی کما فی ایضاح
لطافۃ المقال پس یہ قول کا لبول تاویل اول سے بھی زیادہ ترقبیح ہی اس لیئے کہ قیام
ومضی امر اسلام کو کہ دین خیر الانام رسول ملک علام ہی شوکت سلطنت سی کیا علاقہ
این الدین من السلطنۃ الفانیۃ الظاہریۃ نہین معلوم کہ اسکو منقول شرعی ٹھرایا ہی یا عرفی
وکلاہما صریحا البطلان لیکن اول پس ظاہر ہی کہ کہین نہ پاؤ گے کہ اسلام سے عیاذاً باللہ سلطنت
مراد ہو سُلطان کل شاہ رسل باآن قوت وطاقت ورعب وزہبت بمود ائی نصرت بالرعب
ہمیشہ حالت فقر مین رہے اور سلطنت کو ہیچ ولاشی سمجھتے رہی اور الفقر فخری فرمایا گئی
اور لیکن ثانی پس اگر مراد عرف سی عرف کفار ہے کہ ابتک یہود و نصاریٰ سمجھتے ہین کہ دین
اسلام معاذ اللہ رسول اللہ نے محض واسطے حصول حکومت سلطنت و شوکت وبنظر نفع دنیا
جاری کیا اور حقیقت اس دین مبین کے ایسا ہی کچھ سمجھتے ہین بلکہ کفار و منافقین اشرار
جو عہد انحضرت مین تھے وہ بھی ایسا ہی بکتے تھی پس یہ مسلم ہے کہ کفار کا مزعوم باطل یون ہی
ہے لیکن مدعی اسلام کو کب جائز ہی کہ پیروی کفار کرے اور ہمداستان اونکا ہو مگر حضرات
اہل سنت کو پیروی اپنے اسلاف یعنی ثلثہ کی چونکہ ضروری ہی تو اونکو ایسا ہی مناسب ہے
کیونکہ حضرات ثلثہ بھی ایسا ہی سمجھتے تھی چنانچہ اونکی حالات اور مقالات جو عہد سرور کائنات
مین تھی اور بعد او نحضرت کی کمیٹی اور کو سلے پر جو اصول سلطنت بعض سلاطین سے ہے
بنائے خلافت ڈالنا اور او نحضرت کی طور وقرائن مین تغیر دیکر موافق قواعد سلطنت کردینا
شاہد صدق اس دعویٰ کا ہی اور یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ اس تعداد او راس زمرہ مین خلفاء
راشدین بھی تو ہین اور جناب رسالتماب نے ایک ہی لفظ سے کل خلفائے اثنا عشر کو
فرمایا ہی پس یہ کب جائز ہی کہ عزت و مناعت دین اسلام عہد خلافت خلفائے راشدین

سفینہ مین حقیقۃً ہو اور شان مین دیگر باقین کے فقط شوکت سلطنت مراد ہو اس لیے
کہ اطلاق واحد مین ایک لفظ سے دو معنون مختلف کا ارادہ خلاف اصول اور فضول
اور نا مقبول عند الفحول ہی یہ بر تقدیر اسکے ہی کہ جب اسکو مان لین کہ کل خلفاء راشدین
کے عہد مین سلطنتی شوکت حاصل تھی ورنہ درحقیقت یہ خود غیر ثابت ہی کما لا یخفی اور اگر
اسکا کوئی مدعی ہو کہ نہین صرف شوکت سلطنت بہ لنسبت کل مقصود ہو اور اجماع ایک
شخص پر پس یہ بھی مردود ہی اس لئے کہ کلام اجماع مین گزر ا فتذکر اور اجماع بعض یا
اکثر عباسین کے لئے بھی ہوا فالمحذور باق علی حالہ اور لیکن شوکت سلطنت پس
عدم اوسکا عہد مین کل عباسین کی مسلم نہین اسی تاریخ الخلفاء مین تاویل حدیث
یلی ولد العباس من کل یوم تلیہ بنو امیۃ یومین ومن کل شہر شہرین یعنی عہد دولت
عباسین دو نا بنی امیہ کی سلطنت کا ہی علامہ سیوطی یون لکھتے ہین ولعمری فلیس
معنی الحدیث بعید فان دولۃ العباسیین فی حال علوہا ونفوذ کلمتہا فی اقطار الارض
شرقًا وغربًا ما عدی اقصی المغرب من سنۃ بضع وثلثین ومائۃ الی سنۃ بضع وتسعین ومائتین حتی
توفی المقتدر وفی ایامہ انخرم النظام وخرجت المغرب باسرہا عن امرہ ثم تتابع الفساد والاختلال
فی دولتہ وبعدہ کما سیاتی فکانت ایام شموخ دولتہم ومملکتہم مائۃ ونیفا وستین سنۃ وہی ضعف
ایام بنی امیۃ الشامخۃ الی آخر ما قال پھر ذکر خلافت مقتدر باللہ مین بعد ذکر خروج مہدی کے
لکھتے ہین وخرجت المغرب عن امر بنی العباس من ہذا التاریخ فکانت جمیع مدۃ مملکتہم الاسلامیۃ
مائۃ ونیفا وستین سنۃ ومن ہذا التاریخ دخل النقص علیہم انتہی کہ ان تحریرون سے ثابت ہی
کہ تا زمان مقتدر باللہ کہ سنہ ۲۹۲ ہی شموخ وبزرگی دولت ومملکت وسلطنت کہ عبارت
عزت ومناعت سے حسب مزعوم رشید الدین خان وغیرہ ہی دولت عباسیہ مین مثل سلاطین
وخلفائے بنی امیہ رہی اور الفاظ حدیث بھی مماثلت خلافتین پر دال ہین ہان بعد مقتدر
یا زمان مقتدر مین نقص آیا اور قبل مقتدر باللہ منجملہ اور خلفائے عباسیہ کے معتضد باللہ احد ہو ہین

اکرجنکی مدائح عظیمہ لکھکر علامہ سیوطی لکھتے ہین قد لقی الحروب وعرف فضلہ فقام بالامر احسن قیام
ونابہ الناس ورہبوا اعظم رہبۃ وسکنت الفتن فی ایامہ لفرط ہیبۃ وکانت ایامہ طیبۃ کثیرۃ الامن
والرخاء وکان قد اسقط المکوس ونشر العدل ورفع الظلم عن الرعیۃ وکان یسمی السفاح
الثانی لانہ جدد ملک بنی العباس الی آخرہا فی تاریخ الخلفاء پس ظاہر ہی کہ امثال ان خلفا
کے لئے شوکت سلطنت تمام تر حاصل تھی اور نہایت قوت تھی پس لازم آتا ہے کہ یہ بھی
داخل اوس زمرہ مین ہون پہر کسقدر بارہ سے زیادہ ہو جائینگے علاوہ اسکے اگر کوئی گردن
مکابرہ ومجادلہ دراز کرے اور خلفائے عباسیہ مین کلاً وطراً عدم قوت وشوکت سلطنت کہی
پس ہم کہتے ہین کہ جن خلفا کو تمنے لکھا ہے اونکے حق مین بھی کلاً وطراً قوت وشوکت بدرجہ اتم
کہان ثابت ہی اور عدم ظہور فتن بالخصوص عہد خلفائے مذکورین مین اور ظہور اوسکا عہد
عباسیہ مین جسکی وجہ سے نقص شوکت سلطنت مین اونکی بعض حضرات اہل سنت نے وارد
کیا ہی یہ بھی غیر ثابت ہی تاریخ مظفری مین وقائع ۳۵ھ ہجری مین لکھا ہی فیہا اضطربت الامصار
علی عثمان وکاتبوہ من الآفاق لعزلہ وتمکلہ وجرت امور نقموہا علیہ الخ یہ کونسی قوت وشوکت
سلطنت تھی وفی تاریخ الخلفاء واخرج عن حذیفہ قال اول الفتن قتل عثمان واخر الفتن خروج
الدجال انتہی پس جو فتنہ کہ مماثل فتنہ دجالی ہو اوس سے قطع نظر کرکے عوام کو فریب دینا کار
شیطانی ہی بالجملہ اگر قوت وشوکت رہتی تو اس بیکسی سے کیون قتیل دار ہوتی اور جناب امیر المومنین
علیہ السلام کے عہد مین جو فتنہ ہوئے مثل واقعہ جمل وصفین سب پر عیان ہین اور قوت وشوکت
سلطنت کی یہی ظاہر ہی کہ شام سا ملک کبھی مطیع نہوا معاویہ اور اوسکے احزاب کلاب ذوی الاناب
والاذناب ہمیشہ باغی وطاغی ویاغی رہے ازالۃ الخلفاء مین شاہ صاحب کے والد ماجد لکھتے
ہین حضرت مرتضی باوجود اجتماع اوصاف خلافت وروے ورسوخ قدم ایشان در سوابق
اسلام متمکن نشد بر خلافت ودر اقطار ارض حکم او نافذ نگشت وہر روز در دائرہ سلطنت تنگی میشد
تا آنکہ آخر ایام جز کوفہ وماحول ان محل حکومت نماند انتہی ظاہر ہی کہ اس سے زیادہ تو قوت وشوکت

سلطنت بعض عباسیین مین تھی پس لازم آتا ہی کہ جناب امیر بھی بلا تشبیہ مثل عباسیین خارج ہو جائین فیقل العدد اور علی القیاس بعض دیگر خلفاے مذکورین مین کلام ہی مثل خلیفہ دوازدہم سینہ کے کہ اونکی کوئی فتح معلوم نہوئی اور نہ شوکت معتد بہا جو مبحوث عنہ ہی ظاہر ہوئی بلکہ برعکس اسکے ظاہر ہوا ففی تاریخ الخلفاء وعنہ انہ لما حوصر قال الم ازد فی عطیاتکم الم ارفع عنکم المئون الم اعط فقرائکم فقالوا ما نقمنا عنک انفسنا لکن نقمنا علیک انتهاک ما حرم اللہ وشرب الخمر ونکاح امہات اولاد ابیک واستخفافک بامر اللہ ولما قتل وقطع راسہ وجئی بہ یزید الناقص نصبہ علی رمح فنظر الیہ اخوہ سلیمان بن یزید فقال بعدا اشہد انہ کان شروبا للخمر ماجنا فاسقا الخ محصل یہ ہی کہ جب خلیفہ دوازدہم سینہ کا لوگون نے محاصرہ کیا اونھون نے کہا کہ آیا ہمنے تمہارے ساتھ داد و دہش مین زیادہ نہین کیا آیا تمسے ہمنے تکلیف و سختی دور نہین کی آیا تمہارے فقرا کو ہمنے نہ دیا سب نے جواب دیا کہ ہم تجھپر سختی و غصہ اپنی وجہ سے نہین کرتے بلکہ تونے ہتک حرمت محرمات الہی کے اور شراب خواری کی اور نکاح حرمون سے اپنے باپ کی کیا اور اوامر الہی کا استخفاف کیا یہ امور تو کرتا رہا یہ وجہ ہی کہ ہمنے تیرا محاصرہ کیا ہی آخر کار جب وہ ملعون داخل دار البوار ہوا اور یزید ناقص کہ از جملہ خلفا یہ بھی ہے اوسکے پاس سر اوسکا کاٹ کر لائے تو سر کو ایک نیزہ پر بلند کیا خلیفہ دوازدہم کی بھائی سلیمان بن یزید نے دیکھکر کہا کہ دوری ہو رحمت خدا سے تجھکو مین گواہی دیتا ہون کہ یہ یعنی خلیفہ دوازدہم سینہ بڑا شراب خوار اور فاسق و فاجر تھا انتہی محصلاً پس نہین معلوم کہ عزت و مناعت دین انکے عہد مین کیونکر ہوئی خصوصاً بنظر اسکے کہ تاریخ الخلفاء مین ہے وقد ورد فی مسند احمد حدیث لیکونن فی ہذا الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد علی ہذہ الامۃ من فرعون لقومہ وقال ابن فضل اللہ فی المسالک الولید بن یزید الجبار العنید لقبا ما عداہ ولقا سلکہ فما بداہ فرعون ذلک العصر الذاہب والدہر المملو بالمصائب یاتی یوم القیامۃ یقدم قومہ فیوردہم النار ویوذیہم العار وبئس الورد المورود والمرد المردی

فی ذلک الموقف المشہود انتہی پس جو عصر لبسب مملو از معائب ہوا اور خلیفہ اس عصر کا فرعون
امت ہو کر روز قیامت مع اپنی قوم سراپا لوم اور لواحقین کی داخل اسفل السافلین
ہو یہ عہد عزت و مناعت دین اسلام کیونکر ہوگا اور اگر قوت خلافت اور شوکت سلطنت
ہوتی تو یہ نوبت بدبختی اور یہ گت کیون بنتی اور یہ عصر مملو از معائب کیون کہا جاتا پس چاہیے
کہ خاتم خلفائے اثنا عشر سینہ بھی نکالا جائے فیقل العدد اور اگر نکالا نجائے تو ایسی بلکہ
اس سے زیادہ قوت و شوکت عہد عباسیین مین تھے وہ کیون نکالے جائین فیکثر العدد
بالجملہ بہر طور ارباب انصاف پر جو ناظر حالات خلفائے مذکورین ہین ظاہر ہے کہ پورا عدد
بالتخصیص دوازدہ کا کسیطرح بنا بر مذہب اہل سنت درست نہین ہوتا اور بڑی مشکلون
اور محنتون سے جو انکی علمانے تاویل کی ہے مثل قاضی عیاض و ابن حجر وغیرہما کے اوس تاویل
سے بھی کام نہین نکلتا اور نہین بنتا بلکہ بگڑا ہی جاتا ہے کہ وہی قباحت لازم آتی ہے کہ یا عدد زائد
یا کم ہو جاتی ہین پوری پوری بارہ نہین معلوم ہوتی کس کشمکش مین جان انکی پڑی ہے کوئی صاحب
کہتے ہین لم الق احدا یقطع فی ہذا الحدیث یعنی بشئے معین قائل اسکے ابن بطال عن المہلب
ہین کہ دونون رکن رکین مذہب سینہ سے ہین اور کوئی صاحب مثل ابن جوزی کے یہ کہکر
جان چھڑایا چاہتے ہین قد اطلت البحث عن معنی ہذا الحدیث وطلبت مظانہ وسالت عنہ فلم اقع
المقصود یہ الخ کیونکر جان کشمکش مین نہ پڑی ائمہ کرام آل اطہار رسول ملک علام کو کس منہ سے اور کس
دل سے مصداق اسکا کہین کہ ناصور جگر ہو جائے گا اور سنیت مین دھبا لگ جائیگا علاوہ
اسکے ثلاثہ سے بھی منہ موڑنا پڑیگا حق ہاتھ سے جائے تو جائے تاویلات خلاف حق اور خلاف
واقع ہو تو ہو مگر ثلاثہ کو سعیو بڑ بگڑے رہینگے بالجملہ یہ سب محذورات اور سیوقت لازم آئینگے
جب کوئی دامن ائمہ اطہار اہل بیت رسول مختار کو چھوڑ کر دوسرون کو زبردستی
مصداق حدیث بنانا چاہے لیکن ائمہ اطہار کہ عصمت و طہارت لدنکی اور کل عیوب
اور ارجاس سے پاک ہونا انکا کلام الہی سے ثابت ہے اور حدیث انی تارک فیکم

الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی اور
حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وہوی
انکی مطاع واجب الاتباع ہونے پر شاہد عدل ہے اور جنکو شاہ صاحب بھی تحفہ مسروقہ
مین ایک مقام پر امام علی الاطلاق من دون تقیید من مسائل الفرعیۃ او الاصولیۃ
فرماتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ائمہ کرام استحقاق خلافت رکھتے تھے و باتفاق منا ومنکم
حامل شعائر اسلامیہ بہ تھے اور اسی طرف لوگونکی دعوت کرتے تھے البتہ اونسی عزت
ومناعت دین اسلام تھے کہ حجج قاہرہ ومعجزات باہرہ اوسکی حقیت ثابت کررہی ہے
گو سلطنت دنیا ہو یا نہو جسطرح انبیاء سابقین مین جو صاحب سلطنت نہ تھے مگر
اونکے بھی وجود فائض الجود سے اونکے دین کی عزت اور مناعت تھی اسیطرح ائمہ دین بھی
موجب عزت دین تھے اور جو ائمہ دین کے پیرو اور انکے اقتدا کرنے والے تھی بموداہ
لن تضلوا بعدی ومن رکبہا نجی ہدایت پانیوالے اور پیش پروردگار رستگار تھے پس
ایسے بزرگون سے عزت ومناعت دین اسلام تھے نہ اون منافقین اشرار کلاب دنیا
جیفہ خوار اور اونکے اتباع اخوان الشیاطین سے جنکی قبائح افعال اور شنائع اعمال کا ذکر ابھی
ہوا حاصل اس تقریر کا یہ ہوا کہ حدیث اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش کو گو بالاجمال آپ کے
ارباب صحاح نے لکھا ہے اور تصریح سے دم چرایا ہے اوس سے بھی امامت وخلافت ائمہ اطہار
کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور اشکار ہے ارباب انصاف پر و لاکن ؎ اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ
فلا غرو ان یرتاب والصبح مسفر ؛ یہ تھی وجہ خامس اور لیکن سادس پس یہ کہ علی ہمدانی نے کتاب
مودۃ القربی مین کہ مدائح عظیمہ اور کمال وثوق مصنف اور مصنف کا کتب معتبرۂ اہل سنت سے
مجلدات عبقات الانوار مین ثابت ہے لکھا ہے کہ جابر بن سمرہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ اپنے باپ کے خدمت وجہ سادس
مقدس نبوی مین حاضر ہوا سنا مینے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد میرے بارہ خلفا ہونگے بعد اسکے کچھ بآواز
خفی فرمایا پس مینے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ بصوت خفی کیا فرمایا پس میرے باپ نے کہا کلہم من

بنی ہاشم یعنی یہ کل دوازدہ بنی ہاشم سے ہونگے انتہی مخفی نرہے کہ اسی راوی یعنی جابر بن سمرہ
سے صحاح بین ہمین الفاظ یہ حدیث ہے فرق اسیقدر ہے کہ صحاح ستہ مین کلھم من قریش ہے اور ظاہر ہے
کہ کلھم من بنی ہاشم اور کلھم من قریش مین باہم منافات نہین ہے کہ جسکی وجہ سے روایت صحاح صحیح رہے
اور یہ روایت غیر مقبول ہو اس لئے کہ بنی ہاشم تو اکمل قبائل قریش سے ہین کما لا یخفی بلکہ خود
جناب رسالتماب نے برگزیدگی بنی ہاشم بہ نسبت قریش بیان کی ہے چنانچہ صحیح ترمذی مین بروایات
کثیرہ وارد ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم اسماعیل واصطفے من ولد
اسماعیل بنی کنانۃ واصطفے من بنی کنانۃ قریشا واصطفے من قریش بنی ھاشم واصطفانی
من بنی ھاشم ھذا حدیث صحیح انتہی اور یہ حدیث صحیح مسلم مین بھی موجود ہے بالجملہ عدم منافات
ظاہر ہے پس بمفاد قضیہ مسلمہ فریقین الاحادیث یفسر بعضہا بعضا ضرور ہے کلھم من قریش کہ مجمل ہے
مفسر اسکا کلھم من بنی ہاشم کہ بہ نسبت اوسکے مفصل ہے واقع ہو اور انصاف بھی یہی چاہیے اسلئے
کہ بنظر انصاف غور کرنا چاہیے کہ قریش کو جیسی شرافت اور بزرگی اور قبائل عرب پر ہے ویسی ہی
بزرگی بنی ہاشم کو قریش پر ہے پس جس وجہ سے کہ قریش بہ نسبت دیگر قبائل عرب کے مخصوص بخلافت
ہونگی وہی وجہ خصوصیت بنی ہاشم کے لئے مرجح ساتھ خلافت کے بہ نسبت سائر قریش کی ہوگی
ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی وہو قبیح عقلاً بالجملہ فقرہ کلھم من بنی ہاشم سے خلافت حقہ آئمہ اثنا عشر
علیہ السلام ظاہر ہے اور خلافت اونکی جو تیم وعدے سے تھی باطل ہے پس یہ حدیث مفید امامت
وخلافت ائمہ اثنا عشر ہے اور مفسر کلھم من قریش ہے کہ اس سے بھی ائمہ اثنا عشر ہی کی خلافت
ثابت ہوتی ہے اور بطلان خلافت غیر ہوتا ہے اور بعید نہین ہے کہ متعصبین جامعین صحاح سقام نے
واسطے تصحیح خلافت خلفاء ثلثہ کی کلھم من بنی ہاشم کو مبدل بکلھم من قریش کیا ہو اور قرینہ صریحہ اسکا
یہ ہے کہ روایت کرتے ہین کہ اس فقرہ کو آنحضرت نے بصدا خفی کہا کہ راوی نے نہ سنا اور اپنے باپ سے
پوچھا اول باواز خفی کیون کہا شاید بمذہب شیعہ کاربند تقیہ ہوئے تو النسب تقیہ وہی کلھم
من بنی ہاشم ہے نہ کلھم من قریش دوم یہ فقرہ راوی کو مشکوک رہا کہ اوسکے باپ نے بخبر واحد بیان کیا

کہ کلھم من قریش کہا یحتمل کہ جسطرح بیٹے کو مشکوک ہوا اوسیطرح باپ کو موہوم ہوا ہو کہ من قریش
فرمایا حالانکہ اونحضرت نے من بنی ہاشم فرمایا ہو دلیل اوسپر بھی روایت سید علی ہمدانی ہے سوم
قدر متیقن کو کہ بارہ ہونا ہے ہم مسلم کرتے ہین اور مشکوک ہین کلام ہے کہ گو کلھم من قریش ثلثہ کو
بناتا ہے مگر اثنا عشر جو متیقن تھا اسکو ایسا بگاڑتا ہے کہ کسی کے بنائے سے نہین بنتا برخلاف
کلھم من بنی ہاشم کہ اوس سے اثنا عشر بخوبی درست ہو جاتا ہے پھر ہمکو کیا غرض ہے کہ درستی خلافت باطلۂ ثلثہ
کو لئے اوس مشکوک کی ہمت تصحیح کرین بلکہ ضرور ہوگا کہ کلھم من بنی ہاشم کی تصحیح کرین کہ جس سے امر متیقن بجا دے
کو خلافت ثلثہ بگڑ جاوے تو ہماری بلا سے اور سابقا یہ کہ ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی کہ ہدایۃ
اکابر علمائے سنیہ سے ہین جیسا کہ ناظرین سبحۃ المرجان اور اخبار الاخیار کفوی پہ مخفی نہین ہے
اپنی کتاب ہدایۃ السعداء مین لکھتے ہین خلافت دوازدہ امام بحدیث ثابت است
اول امام علی کرم اللہ وجہہ در خلافت او حدیث خلافتی ثلثون سنۃ وارد است دوم امام
شاہ حسن رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابنی سید سیصلح بین المسلمین سیوم امام شاہ حسین
رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابنی سید سیقتلہ الفئۃ الباغیۃ نہ امام فرزندان شاہ حسین
رضی اللہ عنہ قال علیہ السلام بعد حسین بن علی کانوا من ابنائہ تسعۃ ائمۃ آخرہم القائم وقال
جابر بن عبد اللہ الانصاری دخلت علی فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہا
الواح وفیہا اسماء ائمۃ من ولدہا فعددت احد عشر اسماء آخرہم القائم الی ان قال واین نہ
فرزندان امام اول زین العابدین است دوم امام محمد باقر است سوم امام جعفر صادق ابنہ
چہارم امام موسی کاظم ابنہ پنجم امام علی رضا ابنہ ششم امام محمد تقی ابنہ ہفتم امام علی نقی ابنہ ہشتم امام
حسن عسکری ابنہ نہم حجۃ اللہ القائم امام مہدی ابنہ وہو غائب واو را عمر طویل است چنانچہ میان
مومنان عیسی والیاس وخضر ومیان کافران دجال وسامری وشمر قاتل شاہ حسین است
انتہی بقدر الحاجۃ اور شیخ سلیمان بن خواجہ ابراہیم نے ینابیع المودۃ مین فرائد السمطین حموینی چھاپہ قسطنطنیہ
سے کہ مصنف اور مصنف اکابر سنیہ اور معتمد وموثق ہین کما ثبت فی عبقات الانوار ایک

حدیث طولانی جسمین سوالات یہودی جناب رسالتمآب سے ہین نقل کیا ہے از جملہ سوالات
یہ بھی ایک سوال ہے کہ یہودی نے حضرت سے پوچھا فاخبرنی عن وصیک من ہو فما من نبی
الا ولہ وصی وان نبینا موسی بن عمران اوصی یوشع بن نون فقال ان وصیی علی ابن ابیطالب
وبعدہ سبطای الحسن والحسین تتلوہ تسعۃ ائمۃ من صلب الحسین قال یا محمد فسمہم لی قال
فاذا مضی الحسین فابنہ علی فاذا مضی علی فابنہ محمد فاذا مضی محمد فابنہ جعفر فاذا مضی جعفر فابنہ موسی
فاذا مضی موسی فابنہ علی فاذا مضی علی فابنہ محمد فاذا مضی محمد فابنہ علی فاذا مضی علی فابنہ الحسن فاذا مضی الحسن
فابنہ الحجۃ محمد المہدی فہولاء اثنا عشر الی ان نقص قول الیہودی اشہد ان لا الہ الا اللہ و
انک رسول اللہ واشہد انہم الاوصیاء بعدک ولقد وجدت فی کتب الانبیاء المتقدمۃ وفیما
عہد الینا موسی بن عمران علیہ السلام انہ اذا کان آخر الزمان یخرج نبی یقال لہ احمد ومحمد ہو خاتم
الانبیاء ولا نبی بعدہ فیکون اوصیاءہ بعدہ اثنا عشر اولہم ابن عمہ وختنہ والثانی والثالث کانا اخوین
من ولدہ الی ان قال وتسعۃ الاوصیاء منہم من اولاد الثالث فہولاء الاثنا عشر عدد الاسباط
قال صلی اللہ علیہ وسلم اتعرف الاسباط قال نعم انہم کانوا اثنا عشر اولہم لاوی بن برخیا وہو الذی غاب
عن بنی اسرائیل غیبۃ ثم عاد فاظہر اللہ بہ شریعتہ بعد اندراسہا وقاتل قرسطیا الملک حتی قتل الملک
قال صلی اللہ علیہ وسلم کائن فی امتی ما کان فی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ الخ
مطلوب ہمارا اس حدیث سے ظاہر ہے بلکہ وہ دعوی ہمارا کہ امامت ائمہ اثنا عشر ابتدائی بعثت
سے کیا معنی ابتدائے خلقت سے اسکا ذکر ہے وہ بھی ثابت ہے حضرت موسی نے اپنی امت سے
عہد ومیثاق ان ائمہ اثنا عشر کے لئے لیا تھا فافہم فتعقل اور نیز ینابیع المودۃ مین ہے وعن علی کرم اللہ
وجہہ قال قال رسول اللہ صلعم من احب ان یرکب سفینۃ النجاۃ ویستمسک بالعروۃ
الوثقی ویعتصم بحبل اللہ المتین فلیوال علیا ولیعاد عدوہ ولیأتم بالائمۃ الہداۃ
من ولدہ فانہم خلفائی واوصیائی حجج اللہ علی خلقہ الخ وایضا فیہ ناقلا عن فرائد
السمطین للحموینی المحدث الفقیہ الشافعی باسنادہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان خلفائی داوصیائی وحجۃ اللہ علی الخلق بعدی اثنا عشر اولہم علی واخرہم ولدی المھدی فینزل روح اللہ عیسیٰ بن مریم فیصلے خلف المھدی وتشرق الارض بنور ربہا ویبلغ سلطانہ المشرق والمغرب انتھی بقدر الحاجۃ اس قبیل سے بہت سی احادیث اسی مضمون کی ینابیع المودۃ مین موجود ہین بسبب طوالت ذکر نہ کیا من شاء فلیطالع ہناک مخفی نرہے کہ اکثر وجوہ مذکورہ ایسے ہین کہ بعض علمائے اہل سنت نے مثل صاحب ینابیع المودۃ کی جنکی طبیعت فی الجملہ مائل طرف انصاف کے ہے پسند کیا ہو حیث قال فی ینابیع المودۃ قال بعض المحققین ان الاحادیث الدالۃ علی کون الخلفاء بعدہ صلعم اثنا عشر قد اشتھرت من طرق کثیرۃ فبشرح الزمان وتعریف الکون والمکان علم ان مراد رسول اللہ صلعم من حدیثہ ھذا الائمۃ الاثنا عشر من اھلبیتہ وعترتہ اذ لا یمکن ان یحمل ھذا الحدیث علی الخلفاء بعدہ من اصحابہ لقلتھم عن اثنا عشر ولا یمکن ان یحملہ علی الملوک الامویۃ لزیادتھم علی اثنا عشر ولظلمھم الفاحش الا عمر بن عبد العزیز ولکونھم غیر بنی ہاشم لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلھم من بنی ہاشم فی روایۃ عبد الملک عن جابر واخفاء صوتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا القول یرجح ھذہ الروایۃ لانھم لا یحسنون خلافۃ بنی ہاشم ولا یمکن ان یحملہ علی الملوک العباسیۃ لزیادتھم علی العدد المذکور ولقلۃ رعایتھم لایۃ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی وحدیث الکساء فلا بد ان یحمل ھذا الحدیث علی الائمۃ الاثنا عشر من اھلبیتہ وعترتہ صلی اللہ علیہ وسلم لانھم کانوا اعلم اہل زمانھم واجلھم واورعھم واتقاھم واعلاھم نسبا وافضلھم حسبا واکرمھم عند اللہ وکان علومھم عن ابائھم متصلا بجدھم صلی اللہ علیہ وسلم وبالوراثۃ واللدنیۃ کذا عرفھم اہل العلم والتحقیق واہل الکشف والتوفیق ویؤیدھذا المعنی ای ان مراد

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ئمتہ الاثنا عشر من اھلبیتہ ویشھدہ ویرجح حدیث
الثقلین والاحادیث المتکاثرۃ المذکورۃ فی ہذا الکتاب وغیرھا واما قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم کلھم تجتمع علیہ الامۃ فی روایۃ عن جابر بن سمرہ فمرادہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان الامۃ تجتمع علی الاقرار بامامۃ کلھم وقت ظھور قائمھم المھدی رضی اللہ عنھم
انتھی حاصل یہہے کہ احادیث خلفائے اثنا عشر طرق کثیرہ سے مشتھر ہین اور حالات زمان
اور کون ومکان سے معلوم ہوا کہ مراد رسولخدا غیر ائمہ اثنا عشر از عترت پیمبر نہین ہین اور نہین
ممکن ہے حمل حدیث اوپر خلفائے صحابہ کے کہ وہ بارہ سے کم ہین اور نہ اوپر ملوک امویہ کے کہ وہ
بارہ سے زیادہ ہین اور بسبب ظلم وجور فاحش اور نہ ہونیکی بنی ہاشم سے حالانکہ بروایت جابر
کلھم من بنی ہاشم ہے اور اس لفظ کو بعد اسکے خفی کہنا مرجح اسی روایت کا ہے اسلئے کہ اوسوقت
کے لوگ خلافت بنی ہاشم کو پسند نہین کرتے تھے یعنی اگر پسند کرتے تو خلافت ظاہری سے کیون
محروم رہتے اور ملوک عباسیہ بھی مراد نہین ہوسکتی بسبب زیادتی عدد کے اور ظلم وستم کے
اہل بیت نبوت پر پس ضرور ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر بارہ امامون کے اہلبیت وعترت
پیمبر سے اس لئے کہ یہی لوگ عالم تر زمانہ اور بزرگ تر خلایق اور اورع اور اتقی اور اعلی
نسب مین اور افضل حسب مین اور گرامی تر عند اللہ تھے اور علوم انکے انکے آبا سے متصل
جد اعلی تک بوراثت تھی اور صاحبان علم لدنیہ تھے اسیطرح انکو پہچانا ہے اہل علم وتحقیق
نے اور اہل کشف وتوفیق نے اور اسکی تائید کرتی ہے حدیث ثقلین کہ جسمین سب دنیا کو
مطیع اور اپنے اہل بیت اور عترت کے مطلع فرمایا ہے اور علاوہ اسکے احادیث کثیرہ جو اس
کتاب اور دیگر کتب مین موجود ہین لیکن قول آنحضرت کا روایت جابر بن سمرہ مین کلھم تجمع
علیہ الامۃ یعنی بارہ پر امت مجتمع ہوگی پس مراد آنحضرت کی یہ ہوسکتی ہے کہ اونکی امامت کی
اقرار پر کل امت وقت ظہور قائم آل محمد مجتمع ہوگی انتھی محصلاً بندہ کہتا ہے کہ اس تاویل کی
کیا حاجت آج اونکو کل امت چہ شیعہ وسنی پیشوائے دین اور قدوہ ارباب علم ویقین

سب سمجھتے ہین اور اونکی دشمن بھی اونکی امامت اور اکملیت کی قایل ہین ؎ والفضل ما شہدت
بہ الاعداء آنرا شاہ عبد العزیز تحفہ مسروقہ مین ذکر ائمہ معصومین مین فرماتے ہین کہ اہل سنت
ایشان را امام علی الاطلاق میدانند انتہی واضح ہو کہ صدر حدیث کہ جسمین اثنا عشر خلیفۃً
اثنا عشر اماماً یلیہم اثنا عشر رجلاً یعنی اثنا عشر ولیاً ہی عدد اثنا عشر جو بعدد نقباے بنی اسرائیل
ہے کما فی بعض الطرق مجمع علیہ بین الامت علی الصحۃ ہے کما اعترف بہ ابن الحجر فی صواعقہ
اور جواد ساباطی سے ترجمہ بعض کتب سماویہ مین اثنا عشر عظیما اور بعض تراجم دیگر مین اثنا عشر
شریفاً وارد ہی اور بعض طرق حدیث مین اثنا عشر خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی و دین الحق ہی بالجملہ
عدد اثنا عشر کے مجمع علیہ فی الصحۃ بلکہ متواتر ہونے سی حقیت مذہب اثنا عشر بخوبی ثابت ہی
اسلئے کہ سواے انکی کوئی وجوب اثنا عشر کا قائل نہین ہی اہل سنت خلافت راشدہ کو منحصر
بچار مین کرتے ہین اور نا راشدہ کی تو کوئی انتہا نہین جہانتک جی چاہی بناتے چلی جائین آج بھی
جسکو سب مسلمان کمیٹی کرکے خلیفہ بنالین وہ خلیفہ رسول اللہ ہو جائیگا چنانچہ خلافت خلفائے
خلفاے بنی امیہ و بنی عباس سنیون نے اسی بنا پر رکھی ہے اگرچہ خلاف کلہم یعمل بالہدی و دین
الحق ہو اور جب خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر و عمر نے دفن رسولخدا سے بھی واجب تر سمجھا تھا تو
معلوم نہین کہ اس زمانہ کے حضرات سنیہ کیون نہین سنت عمری و بکری پر قائم ہو کر کسیکو خلیفہ
بناتے ہین اور کیون بقول عبد اللہ بن عمر موت جاہلیت پر مرتے ہین محصل کلام یہ ہی کہ بمجمع
طرق حدیث متصف ہونا اثنا عشر کا بخلافت و بامارت و بولایت و بجلالت و بشرافت و بہدایت
ثابت ہوا اور ظاہر ہے کہ مراد کل ان الفاظ سے ایک ہی یعنی ریاست دینی و دنیوی کہ اگر
من اللہ بالاصالت ہو تو نبوت ہی و اگر بنیابت نبوت ہی تو خلافت اور امامت ہی پس
جسطرح اصل نبوت مین اطاعت خلق و نفاذ حکم و تصرف فی الارض شرط نہین ہی اوسیطرح
سے اوسکی نیابت مین بھی جواز جانب خدا و رسول ہی ان باتونکی شرط نہین ورنہ زیادتی
فرع بر اصل لازم اویگی کیونکہ خلافت فرع نبوت ہی بالجملہ نبی نبی ہی خواہ خلق اطاعت کری

یا نکرے اوسیطرح جسکو اوسنے نائب اپنا کیا وہ خلیفہ اوسکا ہی خواہ خلق اطاعت کرے یا بسوئے
اختیار ضلالت مین پڑے پس جو شاہ صاحب نے تحفہ مسروقہ مین فرمایا ہی کہ اہل سنت
دوازدہ امام کو علی الاطلاق امام سمجھتے ہین مگر خلیفہ نہین جانتے اسلئے کہ در خلافت نزد ایشان
تصرف ورزیدن باوصف استحقاق وغلبہ شوکت ونفاذ حکم ضروریست انتہی نہین معلوم کہ یہ
معنی خلافت کے شاہ صاحب نے کہانسے نکالی ہین اگر عرف لغوی ہی تو اسکا کہین سے پتا اور
نشان دین اور اگر عرف شرعی ہی تو قران اور حدیث سے ثابت کرین اور اگر فرمائین کہ یہ اصطلاح
خاص ہماری ہی تو ہوا کرے ہمکو اور خدا ورسول کو متابعت انکی اصطلاح کے کیا ضرور ہی
حضرت موسی نے بقولہ اخلفنی فی قومی حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ کیا مگر قوم گوسالہ پرست
کی شقاوت سے اونکو غلبہ شوکت اور نفاذ حکم میسر نہوا یہانتک کہ فرمایا یا ابن ام ان القوم
استضعفونی وکادوا یقتلوننی پس بنا بر قول شاہ صاحب اونکی خلافت باطل ہوگئی پس
اسیطرح خلافت صاحب منزلت ہارونی بھی عہد بکری مین کہ لوگون نے گاو کہن سالہ پرستی
کی اور اونحضرت نے یا ابن عم ان القوم استضعفونی فرمایا کمامر اگر بقول شاہ صاحب باطل
ہوجائے تو کیا عجب ہی کیا خوب فرمایا ہی علامہ شوشتری نور اللہ مرقدہ نے جواب مین فضل
روزبہان کے کہ اگر خلافت بعدم اطاعت خلق باطل ہوجائے تو خلافت بکری بھی بسبب
مخالفت اون صحابہ کے جنہون نے بیعت نکی اور اون قبائل عرب کے جنکو خالد نے بحکم ابوبکر
بصد حیلہ ومکر قتل کیا تازمانہ قتل ہونے اونکی باطل ہوا اور اسیطرح خلافت عثمان بھی جیساکہ
پیشتر تاریخ مظفری سے منقول ہوا وقال فی ۳۵ سنہ مین کہ فیہا اضطربت الامصار علی عثمان
وکاتبوہ من الافاق بقتلہ وبعزلہ یہانتک کہ قتیل الدار ہوئے پس خلافت اونکی بھی بسبب
عدم اطاعت خلق کے باطل ہوگئی الغرض خلافت کا مشروط باطاعت خلق ہونا اول بحث
ہی ہم اوسپر لانسلم کہتے ہین اور ہاتوا علیہ برہان مبین ان کنتم صادقین پڑھتے ہین
اور جبکہ سنیون نے تنصیصات خدا ورسول سے قطع نظر کرکے بنائے خلافت

اوپر پنچایت اور کمیٹی کے ڈالی تو اطاعت خلق اور نفاذ حکم کے قید لگائی کہ جس سے خلافت بکری بنی اور خلافت جناب امیر اوس وقت کی اور خلافت ذریت طاہرہ رسول کی باطل ہو گئی طرفہ یہ ہی کہ شاہ صاحب نے قید اطاعت خلق کے ساتھ قید باوصف استحقاق بھی لگائی غافل اس سے کہ یہ قید اونکی اکثر خلفا و جلفاء اثنا عشر کے لئے تو حکم سم الفار رکھتی ہی سوائے حضرات سنیہ کے کون ہی جو ائمہ علی الاطلاق کے سامنے ایسے جہلاء و رذلاء و فجار و فساق کو صاحب استحقاق سمجھیگا بہرکیف ہماری خیال مین بھی آتا ہی کہ متعصبین اہل سنت نے جسطرح بلحاظ تعمیہ و عدوۃ حدیث خلفائے اثنا عشر مین کلھم من بنی ہاشم کو مبدل بہ کلھم من قریش کیا ہی اوسیطرح بعضون نے فقرہ کلھم تجتمع علیہ الامۃ بھی جما دیا ہی تاکہ ائمہ اثنا عشر نکل جاوین اور خلفاء ثلثہ اور امثال یزید و معاویہ داخل ہو جائین پس پہلی تو ہم اس فقرہ کو مسلم ہی نہین رکہتے دوسرے کیون نہین جائز ہی کہ مراد امت سے امت ہدایت ہو نہ امت ضلالت اور امت ہدایت شیعیان علی بن ابیطالب ہین کہ جنکی حق مین شیعۃ علی ہم الفائزون ہی اور بنظر اسیکی صاحب تحفہ مسروقہ نے اپنا نام شیعہ اولی رکھا ہی خلافاً للعرف اللغۃ کما فی القاموس آرہی ہے برعکس نہند نام زنگی کافور اسیکو کہتی ہین تیسرے کیون نہین جائز ہی کہ مراد تجتمع علیہ الامۃ سے تجتمع علی استحقاقھم الامۃ ہو بحذف مضاف اور ظاہر ہے کہ ائمہ اثنا عشر کی استحقاق پر امت مجتمع ہی اور امامت علی الاطلاق سے بڑھکر کیا استحقاق خلافت ہوگا چوتھے تمہارے خلفا تو تسلط اونکا علی بعض الارض تھا اور دنیا مین تھوڑے سے لوگون نے اونکی اطاعت کی اور ہم ائمہ علیہم السلام کے لئے فی وقت تسلط علی کل الارض کی قائل ہین و لاکن فی الکرۃ والرجعۃ جسوقت کہ از قاف تا قاف ایک دین ہوگا اور اوسیوقت مین معنے آیہ وافی ہدایہ نرید ان نمن علی الذین استضعفوا ظاہر ہونگے نہ بالفعل بلکہ بالفعل ائمہ دین کا مصداق استضعفوا ہونا ضرور ہی اور شاید یہی مقصود ہی صاحب ینابیع المودۃ کا کہ فرمایا ہے یجتمع علیھم الامۃ فی عہد القائم یعنے بعد ظہور اللھم عجل ظہورہ و تمم نورہ بالجملہ ان وجوہ سے خلافت و امامت آئمہ اثنا عشر

باقطع نظر از احادیث آخر خود حدیث یکون من بعدی اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش سے
کہ صحاح و غیر صحاح مین ثابت ہے کما لایخفی علی اولی الانصاف وہہنا وجوہ آخر قد ترکناہا خوفا
للاطناب علی ان المقام ایضا تطفلے وماذکرنا فیہ شفا للعلیل ورواء للغلیل اور یہ جواب ہے فرمایا
کہ تصدیق امامت کی کسیکو تکلیف نہ دی اور سوا ہے د نبوت کے علی کی امامت کو نہین فرمایا حضرت
والا یہ قول بھی آپکا مردود و مدخول ہے بچند وجہ لیکن اولا پس ہے کہ جسطرح آپ فرماتے ہین اوسطرح منکر
نبوت اگر حدیث مذکور فی صحیح المسلم عن ابی هریرة ان رسول اللہ قال اذهب بنعلی هاتین فمن
لقیت من وراء الحائط یشهد ان لا اله الا اللہ مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة الخ اور وہ حدیث
جو صحیح مسلم مین ہے عن عثمان قال قال رسول اللہ صلعم علیه وسلم من مات وهو یعلم انه لا اله الا اللہ دخل الجنة
انتهی اور وہ حدیث جو باسانید متنوعہ اور طرق کثیرہ صحیح مسلم مین ہے کہ جناب رسالتماب نے اپنے چچا ابوطالب سے
وقت وفات اونکے فرمایا قل لا اله الا اللہ اشهد لك بها یوم القیامہ اور معاذ اللہ بااینہمہ آنحضرت
کے چچا نے ابا کیا اور حدیث مروی بطرق کثیرہ مذکور فی صحیح المسلم ان رسول اللہ صلعم علیه وسلم
قال امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا اللہ الی آخر الحدیث ان سب
احادیث مین سوائے تصدیق توحید کی نبوت کی تصدیق کی کسیکو تکلیف نہ دی اور سوائے
توحید کی محمد اور دیگر انبیاء اللہ کے نبوت کو نہین فرمایا اور اگر آپ شرطین لگائیگا تو ہا نحن
فیہ مین بھی ویسا ہی تصور فرمالیجئے علی الخصوص بنظر حدیث جناب مقدس رضوی کہ راوی نے
جب آپسے عرض کیا کہ آپکے جد بزرگوار رسول مختار نے من قال لا اله الا اللہ دخل الجنة
فرمایا ہے حضرت نے فرمایا لکن بشرطها و شروطها ونحن من شروطها معلوم ہوا کہ
کلمہ توحید مشروط بامامت تھا و بالجملہ فما ہو جوابکم عن تلک الاحادیث فہو جوابنا عما
نحن فیہ اور لیکن ثانیا پس عنقریب وہ احادیث بھی طرق اہل سنت سے مذکور ہوتی ہین
جسمین اسوقت کا کیا ذکر اوسکے پہلے سے روز الست سے امامت کا ذکر ہے اور اقرار کیا گیا اور
لیکن ثالثا پس شہادت علی النفی مقبول نہین ہے اور تکلیف موقوف علی العلم ہے پس

چنانچہ گویا انکو بعد از اسلام اسقدر صحبت جناب رسولخدا میسر ہوئے کہ آنحضرت نے اس مسئلہ کو
اون سے مذکور کیا وہ لوگ مکلف باعتقاد اس مسئلہ کے تھے اور جن لوگونکو اتفاق سے اس
مسئلہ کا مثل مسائل اصول اعتقاد دیگر کے آنحضرت سے نہین ہوا وہ مکلف نتھے بلکہ انکے لیے
بعد توحید کے اقرار نبوت دل سے کہ مشتمل ہے اوپر ایمان بما جاء بہ محمد کے اجمالاً کافی ہے
جسطرح عمرو بن ثابت جو جنگ احد کے اثنا مین بعد ادا کے کلمہ شہادتین فوراً جہاد کر کے
درجۂ شہادت کو پہونچے اور جناب رسالتماب نے جواب مین بعض اصحاب انکے فرمایا جب انہون نے
پوچھا کہ آیا عمرو بن ثابت شہید ہے آپنے فرمایا کہ بلے واللہ شہید ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ ایک
رکعت نماز بھی نہین پڑھی اور داخل بہشت ہوا اور اس سے بڑھکر تذکرہ اصحاب کہف ہے
چنانچہ جو کلام اللہ مطبع فیض عام مین میان محمد صاحب کی اہتمام سے چھپا اور تحت لفظ ترجمہ
شاہ رفیع الدین اور حاشیہ پر فوائد شاہ عبدالقادر ہین اسکے فائدہ متعلقہ ربہم اعلم بہم مین لکھا
ہے یعنی اصحاب کہف کا دین مذہب اللہ کو معلوم ہے کہ فقط توحید پر قائم تھے اور کسی نبی کی
شریعت پکڑنے نہین پائے انتہی الغرض تکلیف ہر شخص کی بقدر وسعت اوسکی ہے پس جو
لوگ طول صحبت جناب رسولخدا سے بہرہ یاب ہوئے اور آنحضرت نے اون پر القائے مسئلہ
امامت کیا وہ بے شبہ مکلف باعتقاد امامت تھے اور سند اسکی گو آپنے ہمارے یہان سے
مانگی ہے اور ہمارے یہان بکثرت موجود ہے لیکن یہان چند حدیثین جو ایکی طرق سے ثابت ہین
مذکور کیجاتی ہین ابو علی بن محمد المرزوقی کہ اکابر علما سے ایک ہین کتاب الازمنہ والامکنہ کی آخر باب
حادی و خمسین مین علی ما نقلہ شیخنا المفید طاب ثراہ لکھتے ہین روی لنا ابوالحسن البدیہی قال
سمعت ابا عبداللہ ابراہیم بن محمد بن عرفۃ الازدی یقول واخبران النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تولی دفن فاطمہ بنت اسد وکان اشعرہا قمیصاً لہ فسمع وہو یقول ابنک ابنک فسئل صلی اللہ
علیہ وسلم فقال انہا سئلت عن ربہا فاجابت وعن نبیہا فاجابت وعن امامہا فلجلجت فقلت
ابنک ابنک انتہی یعنی فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ جناب امیر علیہ السلام نے جب وفات پائی

توخود جناب رسالتمآب متوجہ دفن ہوئے اور ایک قمیص خاص اپنا دیا لوگون نے سنا کہ
حضرت فرماتے ہین ابنک ابنک یعنی فرزند تمہارا فرزند تمہارا سبب اس فرمانے کا لوگون نے
پوچھا آپنے فرمایا کہ سوال کی گئین فاطمہ اپنی پروردگار سے پس جواب دیا اور نبی سے پس جواب دیا
اور امام سے جب سوال ہوا تو زبان ذلکنت کی (یعنی بسبب شرم کی) پس مینے کہدیا کہ تیرا فرزند
تیرا فرزند امام ہی انتہی محصلاً اب فرمایئے اس حدیث سی کیا ثابت ہوا ظاہر ہی کہ صاف صاف
اس حدیث سی ثابت ہی کہ لوگونکو فقط نبوت ہی کے اقرار کی تکلیف نہین دیگئی تھی بلکہ
امامت جناب امیر بھی ساتھ اوسکے تھی اور منکر و نکیر نے بھی بعد نبوت امامت سی سوال
کیا اور حاضرین نے جب جواب باصواب جناب رسالتمآب سی سنا تو اونکو بھی امامت کا
تالئی مرتبہ نبوت ہونا اور از جملہ اصول مسؤل عنہا ہونا معلوم ہوگیا پھر یہ لوگ کیونکر مکلف باعتقاد
امامت نہونگے بالجملہ جناب فاطمہ بنت اسد کا مکلف ہونا باعتقاد امامت اور اسیطرح حاضرین
دفن اوس معظمہ کا اور سائلین کا مکلف ہونا باعتقاد امامت امیر کا ثابت ہی بعد اوس
سنی کے پھر جسنے بطمع دنیا و بمقتضائے ضغائن فی صدور قوم منک یا علی لا یبدونہا حتی
یفقدونی اس سے انحراف کیا اوسکے منافق ہونے مین کیا شک ہی دوسری حدیث وہ جو
روضۃ الاحباب مین کہ بنص شاہ صاحب رسالہ اصول حدیث مین بہتر از ہمہ تصانیف
این باب است موجود ہی ام المومنین جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ گفت کہ تحقیق کہن
شنیدہ ام از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ میفرمود علی خلیفتی علیکم فی حیاتی ومماتی فمن عصاہ
فقد عصانی اے عائشہ گواہی میدہی کہ ازان سرور شنیدہ گفت آری انتہی اس
حدیث سے بھی ظاہر ہی کہ جن سے اوس جناب سی صحبت طویل رہی مثل بی بی عائشہ کے اونکو بھی
آپ امامت سناتے رہے اپنی زندگی کے ایام مین طرًا اور ایام ممات مین بھی عموماً ہمیشہ
امامت امیر کل امیر کو فرمایا یہ نہین کہ فلان وقت مین علی کی امامت کا ذکر نہین مگر صد شاباش
کہئے مجتہدہ مجاہدہ جمل اور راکبہ بغل کو کہ ہمیشہ راہ مخالفت وعصیان کو اختیار کیا کین اور زمرہ

عصاۃ و بغاۃ مین زمین گواہی بھی دیتی نہین کہ مینے بھی اس حدیث کو سنا ہی اور پھر مخالفت
وجنگ وجدل سے باز نہ آئین ایسی ہی لوگ ایمان نفاقی رکھتے تھی کہ باوجود تکلیف باعتقاد
امامت وخلافت جناب امیر حیات وممات مین اور علم اوسکے پھر بھی راہ مخالفت اختیار کرکر
زمرہ فقد عصانی مین داخل ہوکر سرگروہ منافقین تھے اور تیسری وہ حدیث ہی جسکو عبدالکریم
بن محمد الرافعی القزوینی نے کہ اکابر ائمہ ومحدثین اہل سنت سے ہین اور محامد عظیمہ انکی ناظرین عبر
ذہبی اور مرآۃ الجنان یافعی اور طبقات شافعیہ اسنوی وغیر ذلک پر مخفی نہین ہی کتاب التدوین
فی ذکر اہل العلم بقزوین مین لکھا ہی ابو عبداللہ الرازی حدث بقزوین عن محمد بن ایوب قال شیخہ
فی المشیخۃ ثنا ابو عبداللہ الرازی الشیخ الصالح فی الجامع بقزوین ثنا محمد بن ایوب ثنا علی بن
الموسی ثنا اسماعیل بن ابان عن ناصح ابی عبداللہ عن سماک بن حرب عن جابر بن سمر
قال کان علی رضی اللہ عنہ یقول ارایتم لو ان نبی اللہ قبض من کان امیر المومنین الا انا قال
وربما قیل لہ یا امیر المومنین والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ینظر و یتبسم الخ اس حدیث سے ثابت ہی کہ
حضرت علی خود خبر اپنی امامت کی حیات جناب رسولخدا مین دیتے تھے بلکہ الا انا فرماکر نفی خلافت
اغیار مثل یار غار فرماتے تھے اور لوگ بھی امامت وامارت مومنین کو اوس جناب کی عہد
رسول سے جانتے تھے کہ بخطاب امیر المومنین سامنے جناب رسالتماب کی پکارتے تھی اور جناب
رسولخدا اس کلمہ روح افزا کو سنکر مسرور بلکہ متبسم ہوتی تھے کہ بموجب تقریر رسول ہی اور بے ذکر
امامت کی لوگ کیونکر جانتے تھے پس اسطرح کی لوگ جنکو صحبت رسول اسقدر نصیب ہوئے کہ
حضرت ذاتکو تعلیم مسئلا امامت جناب امیر فرمایا اور وہ لوگ بالخصوص مختلف اس مسئلہ کی تعلیم
پاتی رہے بیشک یہ لوگ مکلف اس اعتقاد کے تھی یہ تھا حال اہل علم وایمان کا لیکن وہ لوگ
جنہون نے طول صحبت پایا اور باوجود بتلانے جناب رسولخدا کے اور خود کہنے امسیت یا
ابن ابیطالب مولی کل مومن ومومنۃ کے پھر اوسکے منکر ہوئے وہ لوگ البتہ کفر نفاقی مین
مثل آپکی ثلاثہ کے گرفتار رہی اور یہ جو فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کی دعوت اسلام مین فقط توحید

اور نبوت ہی پر اکتفا کیا یہ بھی بات بے ٹھکانے ہی اور ہم اسیر بھی لا نسلم کہتے ہین اسلیے کہ دعوت
اسلام نہین مگر واسطے بت پرستون کے مثل ثلاثہ کے لیکن جو لوگ ابتدا سے ابتداے عالم
افرینش سے نور خدا تھے پس ایمان اونکا بعینہ ایمان جناب رسولخدا تھا چنانچہ انا وعلی
من نور واحد و دیگر احادیث کہ اتفاق فریقین اوس پر ہی شاہد ہی قولہ حضرت علی اوسوقت
خورد لڑنے بھی اقول ہان لڑکے تھے مگر سب کے بڑون سے بڑہ کے تھے انا وعلی من نور واحد
اور اول ما خلق اللہ نوری اس پر دلیل ہی ایسی مُنہ کی ٹھوکرین تو نہ کھائی اور اتیناہ الحکم
صبیا کا ایمان لائی شیرویہ دیلمی جو آپکے یہان کے علماے کبار اور اکابر حفاظ سے ہین
کتاب الفردوس مین فرماتے ہین حذیفہ لو علم الناس متی سمّی علی امیر المؤمنین ما انکرو
افضلہ سمی امیر المومنین و آدم بین الروح والجسد قال اللہ تعالی واذ اخذ من
بنی ادم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالت الملائکۃ
بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم انتہی اور اسیطرح سے بعینہ سید علی ہمدانی نے
کہ کبار سنیہ سے ہین اور صاحب کرامات ہین اور مدائح اور وثوق انکا نفحات جامی
اور کتاب اعلام الاخیار کفوی سے ظاہر ہی اپنی کتاب مودۃ القربی مین کہ خود یہ کتاب
بھی ایسی ہی کہ رشید الدین خان اس پر نازان اور بمقابل شیعہ اسکو مستدل اپنا قرار دیا ہی
اور خود مصنف موصوف نے شروع کتاب مین تصریح کی ہی کہ احادیث اسکی جواہر اخبار اور لالی
اثار ہین اور تحویل قلم بسوئی مالاینقل سے احتراز کیا ہی بالجملہ ایسی کتاب معتمد مین اس حدیث کو
دو مقام پر حذیفہ صاحب سر رسول سے نقل کیا ہی اور حاجی عبدالوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد
نے بھی اپنی تفسیر مین تحت تفسیر آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی نقل کیا ہی
بدون تفاوت لفظی اور سید علی ہمدانی موصوف نے مودۃ القربی مین بسند دیگر اسطرح پر اس
حدیث کو وارد کیا ہی عن ابی ہریرہ رض قال قیل یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال قبل
ان یخلق اللہ آدم ونفخ الروح فیہ وقال واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظهورهم ذریتهم

واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالت الملائکة بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم انتہی

یعنی جناب رسولخدا سے لوگون نے پوچھا کہ کب نبوت آپکے لئے واجب ولازم ہوئی اپنے فرمایا

کہ قبل اسکے کہ آدم ابو البشر مخلوق ہون اور نفخ روح اونمین کیا جاوے فرمایا جناب رسالتمآب

نے کہ جب پروردگار نے تیرے عہد ومیثاق لیا اپنے ربوبیت کا اور عرض کی ملائکہ نے کہ بلی پھر خطاب

رب الارباب ہوا کہ مین تمہارا پروردگار ہون اور محمد نبی ہین تمہارے اور علی امیر ہین تمہارے انتہی

اور حدیث سابق سے ظاہر ہوا تھا کہ جناب امیر اوسوقت مین امیر اور امام تھے کہ ہنوز وجود آدم اس

عالم مین نہوا تھا جسطرح جناب رسولخدا اوسوقت سے نبی تھے کہ آدم بین الماء والطین تھے بالجملہ

حضرت علی تو اوسوقت سے امام وامیر ہین کہ ہنوز آدم کتم عدم مین تھے آپ یہ کیا کہتے ہین کہ اوسوقت

یعنی عہد رسولخدا مین اونکی امامت کا ذکر نہ تھا اور اونکے تو امامت کا ذکر اونکی روز الست

سے ہی عہد ومیثاق انکی امامت پر بعد نبوت جناب محمد مصطفے اوسی روز لیا گیا تھا بعد نبوت کے

امامت کا ذکر یہ خود امامت کی جزو اور اصل ایمان ہونے پر دال ہے خود جناب رسول خدا

ہی نے حذیفہ وابو ہریرہ وغیرہما کو تعلیم اسکی فرمائی ابن تعلیم جسکے سربابی اس سے کی وہ مثل

آپ کے گروہ مومنین سے خارج اور زمرہ ہالکین مین والج ہے سچ کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہ جانیوالا

امامت وامارت امیر المومنین کا کب سے ہے منکر فضل اوس جناب کا ہے اسی وجہ سے آپ بھی

گروہ منکرین مین ہین ذرا شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کو ملاحظہ فرمائیے

کہ کیسی کم سنی مین اور کسوقت مین یعنی اوائل ایام بعثت مین جناب رسالتمآب نے مجمع

کرکے امامت جناب امیر کو سب کو سنایا اور اونکی اطاعت وپیروی کا حکم دیا چنانچہ حضار

حضرت ابو طالب پر طاعن ہوئے کہ لو تمہارا بیٹا تمپر حاکم ہوا اور تمکو اوسکی پیروی ضروری

ہوئی چنانچہ ثعلبی کہ جنکو آپکے علماء صحیح النقل موثوق بہ فرماتے ہین کما ثبت فی عبقات الانوار

براء بن عازب سے روایت کرتے ہین قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین جمع رسول اللہ

بنی عبد المطلب وہم یومئذ اربعون رجلا الی ان قال بعد فذکر قصة طویلة ثم دعاهم

شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین

من الغد علی مثل ذلک الطعام والشراب ثم انذرهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا بنی
عبد المطلب انی انا النذیر الیکم من الله عزوجل والبشیر لما لا یجی به احد جئتکم بخیر الدنیا
والآخرة فاسلموا واطیعونی تهتدوا فمن یواخینی ویوازرنی ویکون ولیی ووصیی بعدی وخلیفتی
فی اهلی ویقضی دینی فسکت القوم واعاد ذلک ثلاثا فی کل ذلک یسکت القوم ویقول علی انا
فقال انت فقال فقام القوم وهم یقولون لابی طالب اطع ابنک فقد امر علیک انتہی
نقلا عن الوجیزہ اور علامہ حلی علیه الرحمه نے اپنی کتاب کشف الحق مین کہ جسکے متصدی
جواب فضل بن روزبهان شافعی ہوئے ہین اور باوجود عادت انکار و اشکالات اس
نقل کا انکار نہین کیا ہے یون تحریر فرمائی ہین من مسند احمد لما نزل وانذر عشیرتک
الاقربین جمع النبی من البنیه ثلثین فاکلوا وشربوا ثلاثا ثم قال لهم من یضمن عنی دینی ومواعیدی
ویکون خلیفتی ویکون معی فی الجنة فقال علی انا فقال انت انتہی اور صاحب اعجاز التنزیل
شکر الله سعیه الجمیل نے اعجاز التنزیل مین تفسیر ابو اسحق احمد بن محمد الثعلبی اور تفسیر شیخ ابو محمد حسین
البغوی معروف به محی السنه مسمی بمعالم التنزیل اور تاریخ شیخ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری اور تاریخ
علامه ابو الحسن علی بن محمد الجزری معروف به ابن اثیر اور تاریخ ملک اسماعیل ابو الفداے
حموی اور تاریخ زوال سلطنت روم اڈورڈ گبن سے اسطرح پر مفصل اس قصہ کو نقل کیا ہے
وہذہ عبارته چنانچہ تین برس کے تھوڑی سی کامیابی کے بعد اس محبت و شفقت کے
تقاضا سے جو آپکو اپنی قوم اور خصوصاً اپنے اہل خاندان سے تھی بقول اڈورڈ گبن یہ مصمم ارادہ
کرکے کہ انہین ربانی روشنی سے مستفید کرین اپنی خاندان کے لوگون کو جو شمار مین کم و بیش
چالیس تھے اور جنہین آپکے چچا ابو طالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب بھی شامل تھے دعوت
کی تقریب سے جمع کیا اور جب اکل و شرب سے فراغت ہو چکی تو مخاطب ہوکر فرمایا کہ یا بنی
عبد المطلب قد جئتکم بخیر الدنیا والآخرة وقد امرنی الله ان ادعوکم الیه فایکم یوازرنی
علی امری هذا ویکون اخی ووصیی وخلیفتی فیکم الی ان قال بعد بیان معنی هذا الحدیث

کہ کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر ایک جوان نوخاستہ جسکی ابھی مسین بھیگنے شروع ہوئی تھین بقول گبن اس حیرت و شک اور حقارت امیر خاموشی کے برداشت نکر سکا اور کھڑے ہوکر بڑی ہمت اور جرات کے ساتھ بولا کہ یا رسول اللہ اگرچہ مین اس مجمع مین سب سے کم عمر ہون مگر اس مشکل خدمت کو مین بجالاؤنگا چنانچہ آپنے کمال شفقت سے اس نوجوان بہادر کی گردن پر ہاتھ رکھکر فرمایا ان ھذا اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا یعنی بالتحقیق یہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا نائب تم مین ہے بس اسکی بات سنو اور جو حکم دے اسکی اطاعت کرو چنانچہ اس دعوت اور اس گفتگو کا ذکر لکھکر مسٹر کارلائل صاحب فرماتے ہین کہ اگرچہ مجمع مین علی کا باپ ابو طالب بھی تھا محمد کا دشمن نہ تھا مگر تاہم سب لوگونکو ایک ادھیڑ عمر کی آن پڑھ آدمی اور ایک سولہ برس کے لڑکے کا یہ فیصلہ کرنا کہ وہ دونون ملکر تمام دنیا کی خیالات کو خلاف کوشش کرینگے ایک مضحکہ کی بات معلوم ہوئی اور تمام مجمع قہقہا لگا کر منتشر ہوگیا مگر ثابت ہوگیا کہ یہ ایک ہنسی کے لائق بات نہ تھی بلکہ بہت ٹھیک اور درست تھی یہ نوجوان علی ایسا شخص تھا کہ ضرور ہی کہ ہر ایک شخص اسکو پسند ہی کرے اور اس امر سے جو اوپر بیان کیا گیا ہے اور نیز اور باتون سے جو ہمیشہ اسکے بعد اس سے ظہور مین آئین یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایک صاحب اخلاق فاضلہ اور محبت سے بھرپور اور ایسا بہادر تھا کہ جسکے آگ جیسی تیز و تند جرات کے سامنے کوئی چیز ٹھہر نہین سکتی تھی اس شخص کی طبیعت مین کچھ عجیب طور کی جوانمردی تھی شیر سا تو بہادر تھا مگر باوجود اسکے مزاج مین ایسی نرمی اور سچائی اور محبت تھی جیسی کہ ایک شخص کرسچین نائٹ کی شایان ہو انتہی اور قریب اسی کے یہ حدیث خصائص امام اہلسنت نسائی مین بھی ہے اور اس مین خود جناب امیر فرماتے ہین وکنت اصغر القوم اور یہی حدیث خصائص کو شاہ ولی اللہ والد بزرگوار شاہ عبد العزیز دہلوی نے کتاب ازالۃ الخفا مین نقل فرمایا ہی اور عنوان بیان مین فرمایا ہی از انجملہ پیش از ہجرت صلی اللہ علیہ وسلم باو معاملہ منتظرۃ الخلافت کہ یکی از لوازم خلافت خاصہ است بجا آورد انتہی ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت علی کو

اسوقت صغیر السن اور لڑکی تھی مگر بزرگونسے بڑہ گئی باتین دراوہی عالم مین کہ کم سن تھی خلافت و وصایت و امامت کو جناب رسولخدا نے ظاہر کردیا اور سب حاضرین کو تعلیم مسئلہ امامت فرمادیا اور اسی کم سن کی اطاعت اور فرمانبرداری کا طوق اپنی قول فاسمعوا لہ واطیعوا سے سب کی گردنون مین ڈالدیا باوجود اس تعلیم کے پھر جو مخالفت کرے اوسکے منافق ہونے مین کیا شک و شبہہ ہے کیونکہ جناب ابتو آپ ہی کی کتابون اور روایتوں سے ہمنے ثابت کردیا کہ حضرت علی کی امامت کی خبر اور انکی خلافت اور امامت کا ذکر ابتدائے خلقت ابتدائی بعثت دونون سے ہے اور اوس جناب کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم ابتدائے خلقت سے تھا اور جناب رسولخدا بھی ابتدائے بعثت سے ایکمرتبہ نہین ہزار ہا مرتبہ مثل دیگر اصول عقاید کے کہ قیام الساعۃ وغیرہ تعلیم فرمایا کہی کتب فریقین حاضر ہین ملاحظہ کیجئے بعض کیطرف اشارہ بھی ہوا یہ امر تو مثل نصف النہار روشن ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؏ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؛؛ اور حقیقت امر یہ ہے کہ آپ کیونکر نہ فرمائین کہ حضرت علی تو اوسوقت خود لڑکے تھے کہ صغر سن کو آپ مانع امامت سمجھے اسمین آپکا کیا قصور آپکے اعلیٰحضرت یعنی میان عمرہ بھی ایساہی کچھ کہکر اپنی جان چھوڑایا چاہتے تھے مگر امثال ابن عباس کے اوس جواب سے کہ اگر تمنے انکو صغیر السن جانکر لائق خلافت نہ جانا تو خدانے اور اوسکے رسول نے تو ایسا نہ کیا کہ تمہارے صاحب یعنی ابوبکر سے سورۂ براۃ لیکر اسی شخص یعنی حضرت امیر المومنین کو حکم ہوا کہ تم جاؤ اور اس سورہ کو کفار پر پڑھو پھر سوائے سکوت کے خلافت مآب سے کچھ نہ بنی فبہت الذی کفر کانہ القم الحجر کی مصداق ہوے سوائے اس حیلہ کے اور کچھہ نہ بن آتی تھی کہ کہین واللہ ماقطع امرا دونہ ولا فعل شیئا حتیٰ نستاذنہ یعنے بدون اذن اوس جناب کے ہم کوئی بات نہین کرتے چنانچہ ناظرین محاضرات راغب اصفہانی اور کتاب المناقب ابن مردویہ پر مخفی نہین ہے و لنعم ما افاد فی ہذا المقام الحبر العلام المولی الہام فی استقصاء الافحام واعجباہ ہرگاہ اصل خلافت بدون استیذان آنحضرت در بدند و بریدند و خوردند و بردند باز تمسک بعدم قطع امری بغیر آنحضرت و عدم عمل بچیزے بدون استیذان آنحضرت کہ بسبب

عجز از حل معضلات و عدم اقتدار بر فہم مشکلات رجوع بآنجناب میکردند چگونہ رافع طعن و ملامت و دافع مواخذہ و نکایت می تواند شد الی آخر ما افاد و لقد اجاد فیما افاد و زبیر بن بکار کہ ائمہ و الاخبار اور علمائے با اقتدار اہلسنت سے ہین کتاب موفقیات مین فرماتے ہیں عن عبد اللہ ابن عباس قال انی لا اماشی مع عمر بن الخطاب فی سکۃ من سکک المدینۃ اذ قال لی یا ابن عباس ما اری صاحبک الا مظلوما فقلت فی نفسی واللہ لا یسبقنی بہا فقلت یا امیر المومنین فاردد الیہ ظلامتہ فانتزع یدہ من یدی ومضی یہمہم ساعۃ ثم وقف فلحقتہ فقال یا ابن عباس ما اظنہم منعہم الا انہم استصغروا سنہ فقلت فی نفسی ہذہ شر من الاولی فقلت واللہ ما استصغرہ اللہ و رسولہ حین امراہ ان یاخذ براءۃ من صاحبک فاعرض عنی واسرع فرجعت عنہ انتہی اور محمد ابن یوسف زرندی نے کتاب نظم درر السمطین مین اس قصہ کو بطول لکھا ہے وہو مذکور فی الاستقصاء فلیراجع ہناک بالجملہ وہی گیت اپنے خلیفہ جی کا آپ بھی گانے لگے ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار **قولہ** کسی شخص سے پیغمبر جناب نے نہین کہا کہ جسطرح الخ **اقول** آپ جھوٹ کہتے ہین وقت تعلیم ایمان سب سے فرمایا گو وقت دخول فی الاسلام مثل دیگر اصول ایمان نہ فرمایا ہو اگر تعلیم ایمان کیوقت بھی نہین فرمایا تو اتنے لوگ جنکا ذکر ہوا کیونکر جانتے تھے مثل حذیفہ وغیرہ کو اور فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا سے سوال بعد از نبوت کیون ہوا بالجملہ دلیل وہی احادیث ہین جنکا ذکر ہمنے ابھی کیا فلا تکن من الغافلین **قولہ** تو ابوبکر صدیق کا انکار یا اقرار **اقول** اقرار کجا ابوبکر کا انکار بانکار باطنی از نبوت کہ مستلزم انکار امامت ہے ہم پہلے بیان کرچکے پس ثابت ہونا انکار کا باطل ہوا اور علاوہ از نفاق من حیث النبوۃ کے نفاق من حیث الامامت بھی ثابت ہوا اور عنقریب ایک ارتداد بھی اسپر مستزاد ہوتا ہے جب از راہ کمال مہربانی شیعون پر حضرت خلیفہ کی ارتداد کو آپ قبول کرلینگے **قولہ** کچھ خلل نہ آیا **اقول** خلل تو ایسا آیا کہ تا قیامت مورد بیزاری ہوئی اس سے بڑھکر اور کیا خلل چاہتے ہین **قولہ** خم غدیر **اقول** ہر بات اولٹی ہی منہ سے نکلتی ہے مثل شکار بھری اولٹی نہ جائے غدیر خم فرمائے اس روز مبارک مین کہ حضرت عمر نے بھی بخ بخ لک

یا علی اصبحت مولای ومولی کل مومنٍ ومومنۃٍ فرمایا ہی جیسا کہ آپکی کتابون سی صحیح اور ثابت اور اوسمین موجود ہی اور بھی بڑے حضرت یعنی آپکی صدیق عتیق نے بھی بظاہر تصدیق امامت کی تھی چنانچہ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین بعد بیان اس امر کے کہ مولی من کنت مولاہ الخ مین بمعنی اولی بالاتباع والقرب منہ ہی فرماتے ہین ولا قاطع ولا ظاہر علی نفی ہذا الاحتمال بل ہو الواقع اذ ہو الذی فہمہ ابوبکر وعمر وناہیک بہما من الحدیث فانہما لما سمعاہ قالا لہ امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مومنٍ ومومنۃٍ اخرجہ الدارقطنی واخرج ایضاً انہ قیل لعمر انک تصنع بعلی شیئاً لا تصنعہ باحدٍ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولای انتہی یہ دعوت عامۂ تامہ کافہ رعایا اور برایا کو ہوئی اور نص جلی مثل آفتاب نصف النہار کے ہر اسود وابیض پر منجلی ہوگئی اب کسی کو عذر عدم علم قابل سماعت نہین رہا اور منکر اوسکا مثل منکر اجلائے بدیہات سوفسطائی ٹھہرا اور وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کی لاریب ہوا پس کفر منکرین مقام شک وریب نہین ہی باقی رہی تفصیل اسکی کہ کون سے منکرین کفر ایمانی مین گرفتار ہوئے اور کون سے کفر اسلامی مین کتب مبسوطہ مین جرحاً وتعدیلاً مذکور ہی یہان بالاجمال ایک قول غزالی کا کہ حسب تصریح شاہ عبدالعزیز دہلوی فی تحفۃ المسروقہ عقائد وکلام مین امام وپیشوائے اہلسنت ہین اور مشہور بین الانام بحجۃ الاسلام ہین نقل ہوتا ہی اپنی کتاب سر العالمین مین لکھتے ہین لکن اسفرت الحجۃ وجہہا واجمع الجماہیر علی متن الحدیث من خطبتہ فی یوم غدیر خم باتفاق الجمیع وہو یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخٍ بخٍ یا ابا الحسن لقد اصبحت مولای ومولی کل مومنٍ ومومنۃٍ فہذا تسلیم ورضی وتحکیم ثم بعد ہذا غلب الہوی لحب الریاسۃ وحمل عمود الخلافۃ وعقود البنود وخفقان الہواء فی قعقعۃ الرایات واشتباک ازدحام الخیول وفتح الامصار سقاہم کاس الہوی فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوہ وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمناً قلیلاً فبئس ما یشترون انتہی مخفی نرہی کہ نسبت کتاب

سرّ العالمین کیطرف امام غزالی کی صحت اسکی تصریح ہے دو بزرگ کی ثابت ہے ایک ذہبی کہ وہ میزان الاعتدال مین خود سرّ العالمین غزالی پر ناظر ہوکر قصۂ حسن ابن الصبّاح اس کتاب سے لکھتے ہین اور دوسرے سبط ابن جوزی کہ وہ بھی سُرّ العالمین کو غزالی ہی کی لکھتے ہین بلکہ سبط ابن جوزی نے اسی عبارت کو جسکو ہمنے نقل کیا ہے بعینہا نقل کی ہے اور اس قول کو حتمًا منسوب طرف غزالی کے کیا ہے صَرح بذلک فی کتابہ المُسمّٰی بتذکرۃ خواصّ الائمّہ اب محصّل معنی عبارت امام اہلسنت مسطورہ یہ ہین غزالی فرماتے ہین کہ لکن روشن ہوا روے حجت اور اجماع کیا ہے جمہور نے اوپر متن حدیث کی خُطبہ سے آنحضرت کی بروز غدیر خُم باتفاق کل در حالیکہ فرمایا حضرت نے جسکا مین مولیٰ اوسکے علی مولی ہین پس کہا عمرؓ نے کہ مبارک ہو اے ابو الحسن بتحقیق صبح کی آپ نے درحالیکہ مولی میرے اور مولی ہر مومن و مومنہ کے ہین یہ فرمانا حضرت عمر کا تسلیم کرنا ہے امر خلافت کو اور رضا ہے اوسکی ساتھ اور حاکم کرنا ہے آنحضرت کو اوپر اپنے اور پھر بعد اسکے غالب ہوئی دلون پر خواہش حبّ ریاست کی اور اوٹھالینے ستون خلافت کی اور خواہش بستہ کرنے پرچمہائے ریاست کی اور دیکھنے بہار ورق پھریرون کی ہوا مین اور سننے کھڑکھڑاہٹ ہتھیارونکی اور پھر پھراہٹ جھنڈونکی اور رجال بندی گھوڑونکی ازحام مین سوارونکی اور مزے شہرون کی فتح ہونیکی انہین لطفون اور لذّتو دنیا نے فانی جام شراب خواہشات نفسانی پلاکر بیہوش کردیا پس پھر گئے طرف اول کے یعنی جاہلیت کے اور پس پشت ڈالا اوس تسلیم و رضا کو اور بیچا آخرت کو بقیمت متاع قلیل دنیا پس کیا بُرا سودا کیا پس اس قول سے آپکے امام اور حجۃ الاسلام کے حقیقت ایمان منکرین اور حال ایمان اونکا اور دنیا پرستی اور وجہ مخالفت کی اس دعوت عامہ تامہ سے ظاہر ہوگئی حقیقت مین سچ کہا ہے کہ کلمۂ حق برزبان جاری مخالفین بھی امر حق کو چھپا نہین سکتے یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ مُتم نورہٖ ولو کرہ المشرکون وللہ در القائل الحق یعلو ولا یُعلٰی اور خود جناب امیر نے بھی منکرین غدیر کی صفات ایسی بیان فرمائی ہین کہ جس سے آپکے ثلثہ کا منکر ہونا بلکہ سرکردہ ہونا اسکا ثابت ہوتا ہے چنانچہ سبط ابن جوزی کہ اکابر علمائے اہلسنت سے ہین تذکرہ خواص الائمہ مین

منجملہ اشعار کمیت لکھتے ہین ؎ و یوم الدوح دوح غدیر خم ✤ ابان لہ الولایۃ لو اطیعا ✤ و لکن الرجال تبایعوہا ✤ فلم ار مثلہ خطراً مبیعا ✤ و لہذہ الابیات قصۃ عجیبۃ حدثنا بہا شیخنا عمر بن صافی الموصلی رحمہ اللہ تعالی قال انشد بعضہم ہذہ الابیات و بات مفکراً فرأے علیاً کرم اللہ وجہہ فی المنام فقال لہ اعد علیّ ابیات الکمیت فانشدہ ایاہا حتّٰی بلغ الی قولہ خطراً مبیعا فانشد علیؑ بیتاً اخر من قولہ زیادۃ فیہا ؎ فلم ار مثل ذاک الیوم یوماً ✤ ولم ار مثلہ حقاً اضیعا فانتبہ الرجل مذعوراً انتہی اس سے منکرین کا پتا و نشان ارباب انصاف کو ملجاتا ہو لیکن اس دعوت عامۃ نامہ غدیری سے ہرگز لازم نہین آتا ہو کہ پیشتر اس سے جناب رسولخدا نے مسئلہ امامت کو کبھی مذکور ہی نہین کیا ہو ابھی ہمنے تحت آیہ نجوی تفسیر مدارک سے نقل کیا کہ اوآنحضرت صلی اللہ علیہ والہ نے فرمایا والولایۃ اذا انتہت الیک اور اسیطرح سے شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین اور آیہ انّما ولیکم اللہ ورسولہ والّذین آمنوا الذین یقیمون الصّلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون الایہ کہ اسکے بعد جناب رسولخدا ہلی ماروا الثعلبی والحاکم الرازی وغیرہما من ائمۃ السنۃ فرمایا واجعل لی وزیراً من اہلی علیاً اشدد بہ ازری الخ اور اسیطرح سے حدیث متفق علیہ انت منّی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اور حدیث ان علیاً منّی وانا من علیّ وہو ولیّ کلّ مومنٍ من بعدی کہ جسکی ترمذی اور نسائی اور حاکم اور احمد بن حنبل اور ابن عبد البر اور ابن اثیر اور ابن حجر مکی اور شاہ ولی اللہ وغیرہم ناقل ہین اور ازین قبیل سیکڑون حدیثین ہین وقد اشرنا الی بعضٍ منہا کہ دلالت کرتے ہین اوپر قدیم ہونے ذکر امامت کے پس غایۃ ما فی الباب سابق مین بعض احادیث مین ذکر اسطرح سے تھا کہ ہونگی اور اکثر اسپر بھی دال ہین کہ حیات و ممات سرور کائنات مین بلکہ قبل وجود آدم سے ہین اور اب ذکر اسطرح پر ہوا کہ ہوئے پس منکر ذکر قدیمی مثل ثلثہ کے نفاق قدیمی مین گرفتار ہین اور منکر ذکر جدید نفاق جدید مین گرفتار ہوئے اور الحمد اللہ کہ آپکے ثلثہ قدیم اور جدید دونون سے بہرہ یاب ہین قولہ گویا ایمان کے خلل کا سبب ٹھہرا **اقول** شیعون کی طرف سے تقریر بیان کرنا اوسمین لفظ گویا کو دخل دینا کیا معنی شیعہ بیشک وشبہہ یہی کہتے ہین کہ نفاق قدیمی کا ثمرہ حتمایہ نفاق جدید بھی ہوا اول کو علت ثانی کو

معلول ٹھہراتے ہین بلکہ دونونکو معلول علۃً ثالثہ جانتے ہین اور وہ ثالث نفاق اسلامی ہے
جو مومن حیث النبوۃ تھا یہ بنظر ظاہر ہی ورنہ الکفر ملۃ واحدۃ حقیقت مین سب ایکہی ہین۔
قولہ لیکن جب اوسکا نام ونشان **اقول** کہی بات ہی دُھرانے سے کیا فائدہ فالجواب الجواب
قولہ اس بات کو ہم سُن سکتے ہین **اقول** یہ آپ کی نہایت مہربانی عنایت ہی کہ اُس
بات کو قابل سُننے کہ آپ فرماتے ہین **ع** عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است ٭ لیکن آپ
جھوٹھ کہتے ہین آپ ہرگز نہ سُنینگے خدا نے آپکو گوش حق نیوش نہین دئے ہین آپ کیونکر سُنینگے
لہم آذان لا یسمعون بہا **قولہ** لیکن اس سے صرف اطلاق ارتداد کا ونعوذ باللہ من ذلک
اونپر ہو سکتا ہی **اقول** ارتداد مسلّم ہی لیکن صرف لفظ صرف بیمصرف ہی اس لئے کہ اگر من
حیث الاسلام منافق اور من حیث الایمان مُرتد کہین توکونسا اجتماع النقیضین لازم آتا ہے
ہمنے سابق مین بیان کیا کہ ایک قسم کا نفاق اونکا من حیث النبوۃ اور من حیث الامامت تھا
اور دوسری قسم کا نفاق اونہون نے بقول آپکے بعد جناب رسولخدا کے ظاہر کردیا پس ایسے
اظہار نفاق کا نام اگر آپ نے ارتداد رکھا ہی تو نعم الوفاق اور اگر سوا اسکے اور کسیطرح کا ارتداد آپ
اونکے لئے ٹھہراتے ہین تو چشم ما روشن دل ماشاد ہم بھی اونکو طرح طرح کے کفر و نفاق کا جامع ہب
سمجھتے ہین ہرچند آپ فرماتے ہین کہ بحث امامت مین اس ارتداد کو ہم بیان کرینگے یعنی انکار کیجیگا
مگر یہان تو آپ نے ازراہ مہربانی مسلّم کرلیا ہی پھر جو مقتضائے تسلیم ہی مناسب ہی کہ اس جگہ وہ بھی
عمل مین لائے یعنی ایک چہرہ تبرہ کا بھی اوڑا ہی پھر آگے چلکر بحث امامت مین ہم آپ سمجھ لینگے غایۃ الامر
یہ ہی کہ ساتھہ معاذ اللہ کے استغفر اللہ بھی کھڑا لیگا حضور والا اسوقت مہربان ہین اس لئے
یہ گذارش ہوا **ع** کر بھلے تو مارا کر دگستاخ

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

بیان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانیکا جبکہ ہمنے حضرت ابو بکر صدیق کے
ایمان کو ثابت کرلیا اسلئے اب ہم کچھ ذکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانیکا کرتے ہین

یہ بات سبکو معلوم ہی کہ پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام دن رات اس فکر مین رہتے تھی کہ اسلام کی ترقی ہو اور خدا کے دین مین لوگ داخل ہون کوئی لحظہ کوئی دم اس سی غافل نہ ہوتے تھے اور جو تدبیر اوسکی حاصل ہونی کی ہوتی تھی دریغ نہ فرماتے تھی لیکن باوجود اس کوشش اور محنت کے چھ برس کے عرصہ مین صرف چندہی شخص جو کہ چالیس سے کم تھی ایمان لائے آخرش پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نی اس تھوڑے سی جماعت کو دیکھکر خدا سی دعا کی کہ خداوندا اس گروہ کو بڑہا اور ایسی شخص کو مسلمان کر کہ جسکے رعب و عزت سی اس گروہ کو قوت اور اسلام کو تائید ہو اور جسکی ذات سی بہت جلد اسلام کو رونق ہوئے چنانچہ حضرت نی اپنے نزدیک ایسی صرف دو شخص اپنی قوم مین خیال کئے ایک حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ دوسرا ابوجہل کہ یہ دونون نہایت ہی معزز اور مشہور اور نامور تھی اور انکو سب سی زیادہ عداوت بھی پیغمبر صاحب کی ساتھ تھی اور شب و روز اسلام کے معدوم ہوجانیکی فکر مین رہتی تھی پس حضرت نی خدا سی دعا کی کہ الٰہی اپنی دین کو ان دو آدمیون مین سی کسی ایک آدمی کے مسلمان کر دینے سے قوی کر اور عمر یا ابوجہل مین سی ایک کو ایمان عطا فرما چنانچہ خدا نی دعا حضرت کی حضرت عمر کے حق مین قبول کی اور انکو اسلام سے مشرف کیا حضرت عمر کی ایمان لانیکا مختصر حال یہ ہی کہ ابوجہل نے جسکو پیغمبر صاحب کی ساتھ دلی عداوت تھی اپنی بھائیون سی کہا کہ جو کوئی پیغمبر صاحب کو قتل کرے اور اونکا سر میری پاس لاوے اوسکو ہزار شتر سرخ بال والی اور بہت سی دینار و درم اسکے صلہ مین دونگا چنانچہ حضرت عمر نے یہ کام اپنی ذمہ لیا اور پیغمبر صاحب کے قتل کے ارادہ سے چلے ادھر حضرت عمر کا چلنا تھا ادھر خدا نے فرشتون کو حکم دیا کہ اسکو ہماری طرف کھینچو اور جسکے سر لانیکو جاتا ہی اوسکے قدمون پر گراؤ ہماری قدرت کا تماشا دیکھو کہ شقی ہو کر جاتا ہی اور سعید ہو کر لوٹیگا کافر بن کر نکلا ہی اور مومن پاک ہو کر پھریگا ہماری دشمنی کے ارادہ پر مستعد ہو کر اوٹھا ہی اور ہمارے محبت کی دام مین ابھی پھنستا ہی وہ تو اپنی خوشی سی ہمارے دوست کی قتل کو چلا ہی اور ہم زبردستی اسکو کافرون کی قتل کے لئے مقرر کرتے ہین اب تم سطح زمین پر جاؤ اور اوسکی خبر لو اور اوسکا ہاتھ پکڑکر ہمارے دین مین لاؤ ؎ گر نیاید

بخوشی موئے کشاں کشاں ارید * چنانچہ جب حضرت عمرؓ تلوار کو گلی مین حمایل کر کے نہایت غصہ
اور طیش مین پیغمبر صاحب کیطرف چلی فرشتگان ملاء اعلی نے شادیکا غلغلہ بلند کیا طرقوا طرقوا کا شور
مچایا از بان حال سے اس شعر کو پڑھنا شروع کیا ع آمد ان یارے کہ من میخواستم * راست
شد کاری کہ من میخواستم * رفتہ رفتہ میرودان سوئے دام * ہم بہ ہنجارے کہ من میخواستم *
چنانچہ حضرت عمرؓ نے اثنائے راہ مین بہت سی معجزات دیکھی راہ مین ایک شخص مسلمان ملا اوسکے
مارنیکا قصد کیا اوسنے کہا کہ اوّل اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو کہ وہ مسلمان ہو گئی ہین تب غیرون کی
خبر لینا چنانچہ حضرت عمرؓ اپنی بہن کے گھر گئے دروازہ بند پایا اور آواز قران مجید کے پڑھنیکی سُنی کر اوسکو
باہر سے سُنتی رہے آخر دروازہ کھٹکھٹایا اونکی بہن نے دروازہ کھولا پوچھا کہ تم لوگ کیا پڑھتے ہو ہمکو دو
اونہون نے دینے مین انکار کیا آخر اپنی بہن اور بہنوئی کو خوب مارپیٹ کی جب اونکی بہن نے یہ زیادتی
دیکھی تو پکار اوٹھے کہ ای عمرؓ ہمتو ایمان لا چکی اور سچے دین مین داخل ہو گئے اشهد ان لا اله
الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله تمکو جو کرنا ہو سو کرو تب تو حضرت عمرؓ ڈھیلی پڑی اور کہا
کہ اوس قران سے کچھ سناؤ تب سورہ طٰہٰ اونکو سنائی اوسکی فصاحت اور بلاغت پر غش ہو کر حضرت
عمرؓ کے دل کو یقین ہو گیا کہ بیشک سچا کلام خدا کا ہے اور اوسیوقت کلمہ شہادت پڑہا اور ایمان لائے
اور قصد پیغمبر صاحب کی حضور مین حاضر ہونیکا کیا جب حضرت کو آنیکی خبر ہوئی تو اصحاب رسول مین
تھلکہ پڑ گیا اسلئے کہ وہ اونکی شوکت اور ارادہ سے واقف تھے یہانتک کہ جب حضرت عمرؓ دروازہ پر پہونچے
تو کوئی دروازہ کھولنے کو نہ اوٹھتا تھا اگر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تم چچا پیغمبر صاحب کی یہ کہکر اوٹھے کہ
وہ ایک آدمی ہے اگر اطاعت کے ارادے پر آیا ہے خیر ورنہ اوسکی تلوار اور اوسیکا سر چنانچہ حضرت عمرؓ اندر
داخل ہوئے پیغمبر صاحب بنفس نفیس اوٹھے اور اونکو آغوش رحمت مین لیکر ایسا دبایا کہ اونکی آنکھین
نکل پڑین تب تو حضرت مُسکرائے اور اونکی طرف دیکھ کر خندہ زن ہوئے حضرت عمرؓ صدق دل سے
نعرہ مار کر کہنے لگے کہ اشهد ان لا اله الا الله و اشهد انك رسول الله تب سب مسلمان
خوشی سے تکبیر کہنے لگے اور حضرت عمرؓ کے ایمان لانے پر حمد و ثنا خدا کی کرنے لگے حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے

اوسیوقت پیغمبر خداسی کہاکہ یا حضرت بتون کی عبادت تو علانیہ ہووے اور خدا کی عبادت چھپکر یہ مناسب نہین ہی آپ خانہ کعبہ کو چلیے اور باعلان نماز ادا کیجیے چنانچہ اونکی عرض کو حضرت نے قبول فرمایا اور خانہ کعبہ کیطرف توجہ کی اور نہایت شان و شوکت سی حضرت معہ سب صحابہ کی عازم خانہ کعبہ کی ہوئی جب حضرت تشریف فرما خانۂ کعبہ کی ہوئی تو حضرت عمر ہی آگے آگے چلی کافرون نی کہ وہ منتظر تھے کہ سر پیغمبر صاحب کا لاتی ہونگی یہ دیکھکر کہاکہ ای عمر یہ کیا حال ہی تب حضرت عمر نے فرمایا کہ سنو مین ایمان لایا اور پیغمبر کی غلامی کا غاشیہ مینے اپنے دوش پر لیا جو اطاعت کریگا خیر اور نہ اگر مزاحمت کریگا تو یہی تلوار اور اوسکا سر چنانچہ چند آدمیونکو اپنا زور دکھایا اور خانۂ کعبہ مین جاکر پیغمبر کے پیچھے نماز ادا کی یہ حال حضرت عمر کے ایمان لانیکا ہی اور اسمین ہمنی دو باتونکا ذکر کیا ہی اول پیغمبر صاحب کی دعا کرنیکا کہ حضرت عمر کے ایمان لانیکی واسطے کی دوسری اس کیفیت سی ایمان لانیکا چنانچہ ہم دونون باتونکو شیعونکی کتاب سی ثابت کرتے ہین ۔

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

جب ہمنی بنائے ایمان اول شیخین کو جواب نی بڑی جدّ و کد سے ڈالی تھی بحمد اللہ جڑ سے کھود پھینکدی تو اب ہمکو ایمان ثانی اثنین مین گفتگو کرنیکی کچھہ ضرورت نہین رہی اسلئے کہ وہ خود بخرق اجماع مرکب باطل ہو جائیگا لیکن بخیال اسکے کہ اگر ابکار افکار آپکی کہ حقیقت مین ایک مدت دراز سے فرسودہ انعلا فحول ہین متبرج نہونگی تو آپکو قلق ہوگا اسلئے ہمکو ضرور ہوا کہ اونکی چہرہ سی نقاب اوٹھائین اور اونکی پردہ دری بھی عمل مین لائین تاکہ سبکو معلوم ہو جائے کہ آپنی عجائز فرتوتہ کو بحسن بیانی لباس رنگین پہنا کے حجازہ نشین وادی جنگ جمل فرمایا ہی ۔ بس صورت خوش کہ زیر چادر باشد ٭ چون باز کنی مادر مادر باشد ٭ یہ جو ارشاد ہوتا ہی کہ یہ بات سبکو معلوم ہی اسکے تحت مین آپنی چند باتونکا افادہ فرمایا ایک تو یہ کہ جناب رسولخدا ہمیشہ فکر ترقی اسلام مین رہتے تھی دوسری یہ کہ حضرت عمر معزز اور مشہور اور نامور تھے تیسری یہ کہ اونحضرت نی دعا کی واسطے ایمان ایک دو کافرون کے بلفظ اعز الاسلام بفلان و بفلان بطریق منع الجمع یا منع الخلو یا کلیہما چوتھی یہ کہ دعا اونحضرت کی حق عمر مین

مقبول بھی ہوئے پانچوین یہ کہ سب سے زیادہ پیغمبر سے عداوت انہین کو تھی پس یہ جو آپ نے
فرمایا یہ بات سبکو معلوم ہی اگر اشارہ یہ کا طرف سخن اوّل کے ہی تو مسلّم ہی کہ جناب رسولخدا اکثر ترقی
اسلام مین رہتے تھے اور وعظ و پند فرماتے تھے اور معجزات دکھاتے تھے اور صاحبان عقل و خرد
ایمان لاتے تھے اور صاحبان جہل یعنی امثال ابی جہل کچھہ بھی نہ سنتے تھے لیکن ایک سخن معلوم
کے تحت مین چند سخنان غیر معلوم کا ذکر کرکے جہلا کو فریب دینا ہی اور اگر اشارہ یہ کا طرف کل سخنان
کی ہی اور غرض آپکی یہ ہی کہ کل باتین مسلّم الثبوت ہین اور سبکو معلوم ہین تو ہم لانسلّم کہتے ہین دعاوی
بے دلیل کرنا آپ لوگونکی عادت جبلّی ہی دعا کرنا جناب رسولخدا کا واسطے کافرین جاحدین کے مبنے
ہی تحقیقًا او پر حدیث صحیح ترمذی کی اور الزامًا او پر حدیث مقطوع الصدر والعجز بحار کے قطع نظر
اس سے کہ الزام فرع تحقیق ہی حال خیانت تقریر الزامی کا ہم بعد اسکے بیان کرینگے پہلے تحقیق کا حال
سُن لیجیے کہ حدیث صحیح ترمذی کی کہ جسکے راوی بمصداق مثل مشہور کھجری کی گواہی گھی ہندے
مین واستشهد الثعلب بذنبه عربی مین خود ابن عمر ہین باین عبارت ہی ان رسول اللّٰه صلعم
قال اللّٰهم اعز الاسلام باحب هذين الرجلين اليك بابي جهل او بعمر بن الخطاب وكان
احبهما اليه عمر انتهى یعنی خداوندا معزز کر اسلام کو ساتھ اوسکے جو محبوب تر ہی طرف تیری ان دونون
شخصونمین سے کون کہ ابوجہل اور عمر ابن الخطاب اور تھا محبوب تر عمر ابن الخطاب قطع نظر
اس سے کہ پیش خدا و رسول محبوبیت کفار بلکہ احبیت اونکی جائے غور و تامل ہی فان اللّٰه عدوٌّ
للكافرين على ما في الكتاب المبين ہم کہتے ہین کہ اس حدیث کی تو بڑی بڑی صنادید آپ کی
منکر ہین از انجملہ بڑی گرو جی آپکے عکرمہ ہین جو بڑے محدث ہین مذہب اہلسنت کی اور آپکے جدّ فاسد سراپا
مفاسد بساطی صاحب بھی اونکو مانتے ہین سیوطی نے رسالہ دُرر منتشرہ فی الاحادیث المشتهرہ مین
فرمایا ہی ذکر ابوبکر التاریخی عن عکرمہ انہ سئل عن حدیث اللّٰهم اعز الاسلام فقال معاذ اللّٰه دین
الاسلام اعز من ذلك پس جب ایسا بڑا محدث اس حدیث کی تکذیب کرے اور
معاذ اللّٰه کہے تو یہ دعوی آپکا کہ سبکو معلوم ہی غلط ٹھہرا یا نہین مگر یہ کہ ان محدث صاحب کو اہل اسلام سے

خارج کردیجئے اور بپاس خاطر حضرت عمر یہ امر کچھہ دشوار نہین ہو مگر مشکل یہ ہو کہ کچھہ لوگ ایسی بہی اسکے منکر ہین کہ اگر آپ اونکو اسلام سی خارج کیجیگا تو سب مسلمان آپ ہی کو اسلام سے خارج کردینگے ازانجملہ حضرت علیا صدیقہ قبلہ وکعبہ اعلی اللہ مقامہا مجتہدہ صاحبہ سنیونکی ہین کہ وہ بہی منکر اس حدیث کی ہین اور اظہار حق مین کچھہ رعایت اپنے عم نامدار کی نہین کرتی ہین چنانچہ کتاب انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون مین ہو عن عائشہ انہا قالت انما قال رسول اللہ صلعم اللہم اعز عمر بالاسلام لان الاسلام یعز ولا یعز یعنی پیغمبر خدا نی اعز الاسلام ہرگز نہین فرمایا بلکہ اگر کہا تو یون کہا ہو اللہم اعز عمر بالاسلام اسلئے کہ اسلام معزز نہین ہوتا بلکہ معزز کرتا ہے اوسکو جو قبول کرے اور جو ذکر معززی اور نامعززی حضرت عمر آپنے فرمایا پس جائے تامل ہے کہ معززیت من حیث النسب ابن الصحاکۃ الحبشیۃ کی تو مثالث کلبی مفسر سے ظاہر ہے اسلئے آپکے بابا جان آپکے ماموں جان بھی تھے اور اپکی امان جان آپ کے بہن بھی تھین ایسی طہارت مولد شاید دنیا مین کسی مجوسی کو بہی نصیب نہوئی ہوگی بہتر یہ ہے کہ اسکا پردہ فاش نہ کرائے اسکو مبہم ہی رہنی دیجئے اور معززیت من حیث الحسب پس زبان ترجمان حضرت عمرو عاص سی جنکے حق مین جناب رسولخدا نے اللہم صل علی عمرو ابن العاص فرمایا ہو جیساکہ شیخ عبدالحق دہلوی نے کتاب مدارج النبوۃ مین فرمایا ہو بہت واضح اور روشن ہو چنانچہ آپ کی پرداد اصاحب شاہ ولی اللہ کتاب ازالۃ الخفا مین ناقل ہین کہ حضرت عمرو عاص فرماتی ہین لعن اللہ یوما کنت فیہ والیا لابن الخطاب واللہ لقد رایتہ و رایت اباہ وان علی کل واحد منہما عباءۃ قطوانیۃ موتزرا بہا ما یبلغ مابض رکبتیہ و علی عنق کل واحد منہما حزمۃ من حطب وان العاص بن وائل لفی مزررات الدیباج الحدیث محصل یہ ہو کہ خدا لعنت کرے اوس دن کو کہ جسمین عمر بن الخطاب کیطرف سے حاکم ہون خدا کی قسم مین نے خود عمر ابن خطاب کو دیکھا اور بہی اوسکے باپ کو دیکھا کہ اس حالت ذلت وخواری مین بسر کرتے تھے کہ ان دونون سے ہر ایک کے تن بدن پر بجز ایک چادر قطرانی کی نہ تھی

واضح ہو کہ قطریہ و قطرانیہ ایک کرپاس خشن ہی کم قیمت کہ جس سے جُلّ فرس یعنی گردنی گھوڑونکی بناتے ہین الحاصل اس کرپاس قطرانی سے کہ نمونہ سرابیلھم من قطران کا تھا واسطے سترعورتین کے ازار بنائی تھے کہ گھٹنونکی اوپر ہی رہتے تھے اور ہیئت کذائی سو بوگھٹی لڑکیون کی کے جنگل سو سر پر لاتی تھے اور گلی گلی لکڑی بیچتے تھے اور اس کلڑ ہارہی پن سے اوقات گذاری کرتے تھے اور برخلاف اسکے باپ اوس شخص کا یعنی عاص بن وائل لیہا سہا ئے دیبا مین کرتا تھا انتہی اور مین لکھتا ہون کہ خدا لعنت کرے اوس روز کو جسروز ایسا شخص جسکے یہ کیفیت تھے اور حسبًا اور نسبًا ایسا تھا مسند رسول پر بیٹھا اور عظمائے قریش اور سادات بنی ہاشم پر حکمران ہوا مختصر حال حسب اور نسب کا تو آپ نے سُنا اور اگر یہ فرمائے کہ غرت اور شہرت اونکی از راہ شجاعت اور مردانگی کے تھی تو آپ سی ہم بقسم روح پر فتوح حضرت عمر پوچھتے ہین کہ کبھی اپ نے کسی سے سُنا ہی کہ ہمارے حضرت خلیفہ جی نے کسی پہلوان کسی زورآور کسی شجاع و بہادر مثل مرحب و حارث و عمرابن عبدود و کبش کبشیہ اور ابوجرول وغیرہم سے مقابلہ کیا ہی اور کسی لڑائی مین قدم مبارک کو ثبات ہوا ہی تواریخ مین موجود ہی کہ خود زبان گہرافشان سے فرماتے تھے لقد رأیتنی یوم احد اعدو انی الجبال کانی اروِیۃ یعنی جب مین جنگ احد مین لڑائی سے بھاگا تو مثل مادہ بزکوہی کے پہاڑون پر اوچکتا چلا جاتا تھا سبحان اللہ یہ مادگی تو یاد دہ قول سیوطی ہی کہ داء الأبنۃ کانت فی کثیر من اہل الجاہلیۃ کابی جہل وغیرہ والرفضۃ خذلہم اللہ یقولون ان سیدنا عمر کان بہ ہذا الداء ولا یعلمون انہ کان بہ داءٌ لم یکن دواؤہ الا ماء الرجال کما نقل من حاشیۃ القانون للسیوطی اور طول قد و قامت جو علامات مخنثیت سے ہی یہی قرینہ راستی نقل ہی الحاصل ثبوت غرت و حرمت خلیفہ جی بہت دشوار ہے اور کافی ہی ہیچ اثبات رذالت اور دنائت کی دشنام خور صحابہ ہونا اونکا کنزالعمال جو معتبر کتاب اہلسنت کی ہی اوسمین موجود ہی کہ عباس نے عمر کو ماں کی کیا بُری گالی دی اور اون سے کچھ بھی نہ کندہ ہوا چنانچہ ایکروز کہا عباس نے اعضضک اللہ بظر امک یا حضرت چچا صاحب

آپ کو بھی کیا ہی بی تک کی سوجھی تھی بھلا یہ کو لسنا مقام دانت لگانیکا تھا اسکا مطلب
کچھہ ہماری سمجھ مین نہین آتا شاید مان سے بیٹے کی مُنہ مین متوانا اس عبارت سے مقصود
ہویا اور کچھہ عنایت و شفقت فرمائی حال شیعیان جناب مولوی مہدیعلیخان صاحب دام
عنایۃ اگر آپ اس عبارت کنز العمال کا مطلب سمجھے ہون تو بمینوا تو جروا لیکن شہرت خلیفہ صاحب
کی فتنہ و فساد اور مکر و خدع اور کج خلقی اور بدزبانی مین مسلم ہی ہر چند بدزبانی بھی گھٹی مین
تھی ہمارے حضرت فقط بھان ہی کی بڑے تھے اور میدان کی ہیز اور ناچیز جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا
باقی رہا امر قبولیت دعا کا آپ کی باب مین اوّل تو دعا کا ثبوت محل کلام ہی ثانیاً کیون نہین ممکن
ہی کہ یہ دعا بھی مثل صلوٰۃ جنازہ منافق لمصلحۃٍ ہو مگر افسوس اوسوقت مین حضرت عمر نہ تھی کہ جناب
رسولخدا کا دامن پکڑ کر کھینچتے اور دعا کرنے سے مانع ہوتے اور یہی جائز ہی کہ یہ دعا مثل دعائے
استغفار منافقین ہو کہ جسکو قبولیت سے کچھ علاقہ نہین ہی سواء علیھم استغفرت لھم ام لم
تستغفر لھم و ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم ان اللہ لا یھدی القوم الفاسقین
وستعلم بتفصیل اور اونکی ایمان ظاہری کو مسبب دعا ٹھہرانا غیر مسلم ہی اور مقارنت بین الدعا
وظاہر الایمان بغرض تسلیم جائز ہی کہ اتفاقی ہو اور جبکہ سبب ایمان ظاہری مثل سبب ایمان ظاہری
دیگر منافقین طمع حصول دنیا زمانہ آیندہ مین ہی جیسا کہ سابق مین گذرا اور عنقریب اسکا ذکر مقولہ
مقبولہ مخاطب مین آتا ہی تو اس صورت مین دعا کو سبب ٹھہرانا لغو ہی اور مشعر از توارد علتین
مستقلتین علی معلول واحد شخصی ہی و ہو کما تری دم الضحک علیہ الثکلی **قولہ** حضرت عمر کی ایمان لانیکا
مختصر حال یہ ہی **اقول** اس بیان مختصر مین تو آپ نے اتنی لغویات اور ہزلیات اور غزلیات گائی
کاش اگر طول لکھتے تو کیا جانے کہ کیا آفت اپنے سر پر لاتے خدا و رسول اور ملائکہ پر تو افترا و کذب
کر چکے اب اس سے بڑھکر اور کیا کرتے **قولہ** پیغمبر صاحب کی قتل کے ارادے سے چلا **اقول** سبحان اللہ
و خزاک اللہ کس نیک کام کی ارادے سے چلے اس خوش نیتی پر یقین ہی کہ ہر ہر قدم پر ملائکہ اپنے پر
بچھاتی ہونگی اور ہزارون رحمتین بھیجتے ہونگے اور ہزارون حسنات لکھتے ہونگے اور ہزارون سیئات

مشتاق ہونگی **قولہ** ادہر حضرت کا چلنا تھا اور ادہر خدا نے فرشتونکو حکم دیا **اقول** سچ ہو ایسی کارخیر کی نیت سے چلنے کا یہی ثمرہ ہو کہ خدا حاملان عرش کو فرمائے کہ عرش کو چھوڑ دو اور کرسی کو توڑ دو اور ذکر الٰہی سے منہ موڑ دو اور سر کے بہل زمین کیطرف دوڑ دو ارے صاحب کچھہ تو خدا سے ڈر دو دیکھو کہین آسمان نہ تمہارے سر پر پہٹ پڑے ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبا پہ کیسون خدا پر بہتان کرتے ہو کب خدا نے حکم دیا اور کب ملائکہ آئے آپ کو کچھہ بھی حیائے عثمانی سے بہرہ نہین کہ اپنی مخالف کے سامنے بلا حجت و دلیل ایسے لغویات بکتے ہین آپنے تو اثبات کیفیت ایمانکو آگے چلکے محول اوپر حملہ حیدری کے کیا اور اوسمین تو ان مزخرفات اور خرافات کا جو خلاف عقل اور نقل ہے کما ستعرف سر مو ذکر نہین ہو یہ آپ کو کچھہ شرم وحیا وغیرت نہ آئی کہ بلا سند کتاب وحدیث اسکو ذکر کرتے ہین کاش کوئی حدیث جیب خاص ہی سے لکھدی ہوتی کہ گو اہل فہم کے نزدیک سند نہ ہوتی مگر سواد اعظم یعنی دھنیے جولاہے معتقدین آپکے تو ادسپر اطمینان حاصل کرلیتے ہم سوا اسکے کہ چھوٹے کے منہ مین ساری دنیا کا گوہ اور کیا کہین **قولہ** ہم زبردستی اوسکا اونکے قتل کے لئے مقرر کرتے ہین **اقول** اذا لم تستحیی فعل ما شئت عالیجناب جائے شرم وغیرت ہو کہ شیعیان حیدر کرار غیر فرار کے سامنے بھگوڑون کے قاتل کفار ہونیکا ذکر آپ لب پر لاتے ہین اور کچھہ نہین ٹہرا تو ذرا یہ تو فرمائیے کہ خلیفہ صاحب کس لڑائی مین لڑے اور کہان معرکہ آرا ہوئے اور کہان قتل کفار کیا اور کس بہادر اور جرار کے مقابل ہوئے اور کسکو کسکو مارا اور کس کس نابکار کا سر اوتارا **قولہ** گر نباید بخوشی موکشانش آرید **اقول** موکشی ملائکہ کفار نابکار کے جہنم مین داخل کرنے کے لئے بالنا صیتہ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ سے ظاہر اور ہویدا ہے مگر موکش ہونا واسطے داخل کرنیکے بیچ کفر واسلام کے پس باعتقاد مجبرہ اہل سنت درست ہی کہ بندہ مجبور ہی اور خدا زبردستی کفر واسلام مین داخل کرتا ہی بلکہ باعتقاد اشاعرہ بھی کہ قائل بقدرت موہومہ عباد ہین صحیح ہوسکتا ہی کہ حقیقۃً مآل اسکا بھی طرف جبر کے ہی چنانچہ اونکے علماء عالیمقدار نے بھی اسکا اقرار کیا ہی صاحب مسلم الثبوت کے نزدیک مسلم الثبوت ہی کہ اشاعرہ

مجبرہ مین چنانچہ فرماتے ہین کہ الحق انہ کفو للجبر یعنی مذہب اشاعرہ کفو جبر ہو لیکن ظاہر یہ ہو
کہ مثل سنیان این زمانہ آپ بھی فرقہ حنفیہ اشعریہ ماتریدیہ سے ہون کہ فی الجملہ قائل بحسن و قبح عقلی ہین
اور افحام الرسل کے جواب سے لاجواب ہو کر جھک مار کر اس مسئلہ مین مذہب امامیہ اختیار کیا ہو
اور افعال عباد مین مشیت اور ارادہ عبد کو دخل دیکے اپنے تئین جبر سے بچاتے ہین اور افعال اختیاریہ
اور غیر اختیاریہ مین فرق کرتے ہین گو مابہ الفرق مین ہمارے اور انکے فرق ہو کہ ہم نفس فعل اختیاری
مین بھی مثل مشیت و ارادہ کے موثر عبد ہی کو جانتے ہین اور ماتریدیہ نفس فعل مین موثر خدا کو
جانتے ہین اور مشیت و ارادہ مین موثر عبد کو پس بنا بر اسکے معنی فعلت کے ماتریدیہ کے نزدیک
اردت الفعل کے ہونگے اور نسبت فعل کی طرف عبد کے باعتبار فقط ارادہ کے ہوگی ہر چند یہ بات
فی نفسہ باطل ہو اس لئے کہ جسطرح ارادہ کی نسبت طرف عبد کے دیجاتی ہو اوسیطرح فعل کی
نسبت بھی طرف عبد کے دیجاتی ہو فیقال اردت ففعلت اور بنا بر ماتریدیہ کے معنی اس عبارت
کے اردت فاردت کے ہوے ولا یخفی سخافتہ اور اسیطرح سے معنی من شاء فلیومن من شاء فلیشاء
کے ہوے ولا یخفی لغویۃ ہذا المعنی بہر کیف جب بنا بر مذہبین کے جبر افعال اختیاریہ مین باطل ٹھہرا پس
بنا بر اسکے خداوند تعالی کا جبر کرنا کسی شخص پر ایمان لانے مین اور زبردستی بموکشانی کفر و اسلام پر
رکھنا جائز نہوگا پھر حضرت عمر کا لئے یہ فعل قبیح کہ خلاف مصلحت اختیار و اختیار ہو کیونکر عمل مین آیا الغرض
مے محبت سامری امت نے بمصداق و اشربوا فی قلوبہم العجل کے ایسا آپ کو بد حواس و بیخود
کیا ہو کہ لاعن شعور بلکہ مثل اشاعرہ لاشعوریہ کے ترانہ جبر گاتے اور ایمان جبریہ عمر کا طبلہ بجاتے ہین اور اگر
فی الحقیقت آپنے مذہب جبر اختیار کیا ہو اور اپنے تئین مجوس ہذہ الامۃ بنایا ہو تو ابطال اس مذہب کا
باتفاق امامیہ اور ماتریدیہ کتب کلامیہ مین موجود ہو اس مقام مین ہم فقط دو ایک آیت قرانی پر
جو متعلق بمسئلہ خاص ایمان ہین اکتفا کرتے ہین آپ مدعی ہین اسکے کہ خدا نے زبردستی جھوٹے گھسیٹکر
جوتیان مارکر فلانے کو مسلمان کیا مین کہتا ہون کہ یہ باطل ہو بموجب آیہ وافی ہدایہ لا اکراہ
فی الدین قد تبین الرشد من الغی اور من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر کے

اور اگر خداوند تعالی کو منظور ہوتا کہ بمشیت الجائے لوگ ایمان لاوین تو بمقتضائے لو شاء اللّٰہ
لآمن من فی الارض کلہم جمیعا کسی کی مجال ہوتی کہ کفر کو اختیار کرے مگر اس صورت مین
اختیار عباد اور تعریض ثواب وعقاب اور تکلیف وتشریع بالکل باطل ہوجاتے اور بعث رسل
وارسال کتب ایک امر لغو ہوتا **قولہ** فرشتگان ملاء اعلی نے **اقول** خداوندا یہ دیوانون کے
ایک ہی یا سودائیون کی جھک ہے یا مجنونون کی بڑ ہے عمر تو طیش وغضب مین قتل پیغمبر کو چلے پس مقتضا اسکا یہ ہے
کہ فرشتو ہر ہر قدم پر اس نیت پر صلواتین بھیجین نہ یہ کہ شادی محفل نو دامادی کرین ساز و چنگ بجاوین اور
طرقوا طرقوا گاوین جب آپ خدا ہی پر افترا کر چکے ہین تو ملائکہ پر افترا کرنا کیا بات ہے یا تو اثبات
اسکا قران اور حدیث سے کیجیے یا جھوٹ کے منہ مین جو مناسب ہو دیجیے **قولہ** آمدان یاری
اقول سبحان اللہ یہ قطعہ غزل ہے کہ جعفر زٹلی کی زٹل ہے بلاغت کلام ملائکہ بصیغہ واحد بجائے
جمع کہ من میخواستم سے پیدا ہے ناراستی کار کج بیانی سے ہویدا ہے معلوم نہین کہ ملائکہ نے کونسا
دام فریب بچھایا کس گھاگھس یا الو کو پھنسایا ہنجار مصرع رابع ناہنجاری قائل پر دلیل ہے اگر شعر کہنیکا
سلیقہ ہی نہ تھا تو ان الفاظ رکیکہ کے موزون کرنے سو بے سلیقگے اپنی ظاہر کرنا کیا ضرور تھا **قولہ**
معجزات دیکھے **اقول** اس سب کا اثبات حملہ حیدری پر رکھا ہے اوسمین تو نہ معجزات دیکھنے کا
ذکر ہے نہ قصد کرنے قتل ملاقی فی الطریق کا غرض ہر جگہہ کچھ کچھ جھوٹ ملا دینا اور ایجاد بندہ اگرچہ
گندہ ہی ہے ضرور ہے آرے جھوٹھون کو بے جھوٹ کے مزا ہی نہین ملتا **قولہ** اخر آپنے بہن اور بہنوی کو
خوب مار پیٹ کی **اقول** یہ بات سچ ہے کہ اشداء علی الکفار انہین کی شان مین ہے معلوم نہین
کہ سالے نے بہنوئی کو کیسا کافر سمجھا تھا مگر اس جگہ پر ہم آپکے باغیرت ہونے کے قائل ہو گئے
اس لیئے کہ عمر کے مار نیکا تو آپنے ذکر فرمایا اور عمر کے مار کھانے اور پٹ جانے کے ذکر سے آپ
شرمائے حالانکہ حملہ حیدری جو آپکا اس مقام مین مستند ہے اوسمین بالتصریح اسکا ذکر بھی موجود
ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بہنوئی کو مارا اور اوسکے بہنوئی نے بھی اپنے سالے عمر کو مارا انہون نے
بال نوچے اونہون نے داڑھی اوکھاڑی گھوسم گھوسا لات مکا چلا کبھی سالے اوپر تھے بہنوئی نیچے

تھے کبھی بہنوئی اور برادر سالے مثل خواہر نیک اختر بیچ تھے چنانچہ فرماتی ہین بیت دراوحیت
داماد ہم با عمر ✤ گرفتند خصمانہ ہم راہبر ✤ بخستند گہ روئے ہم گاہ پشت ✤ لکد گہ زدندی بہم
گاہ مشت ✤ ز ہم پوست کندند گاہ مو ✤ گہے این بزیر آمدے گاہ او ✤ اور واضح ہو
کہ حضرت ابی بکر کے جوتے لات کہانیکا ذکر تو ہم آگے کر چکے اس جگہہ حضرت عمر کی بھی جوتا
لات کہانیکا ذکر تمنے سنا ہم کو تعجب ہی حرکات سفاہت سمات ان حضرات سے کیون
صاحبو جوتا لات کہانا یا جیون کے کام ہین یا شرفا کے اسے سے ظاہر ہی کہ تلوار باندہنا فقط
دکھانیکو تھا اور جوتا لات کہانیکو تھا قولہ تب تو حضرت عمر ڈھیلے پڑے اقول حضرت
عمر کے تو یہی عادت جبلی تھی کہ جہان کڑا اور سخت دیکھتے تھے ڈھیلے پڑ جاتے تھے اگر بہنوئی کی
آگے بھی بلحاظ و پاس راحت دینے بہن کے ڈھیلے پڑ گئے ہون تو کچھ بعید نہین لیکن حقیقت
یہ ہی کہ صاحب حملۂ حیدری اعلی اللہ مقامہ نے حضرت عمر کے ڈھیلے پڑنے کی ڈھیلے روایت نظم
کی ہی ہر چند یہ بھی ماخوذ کتب تواریخ اہل سنت ہی سے ہی مگر ہم حیثیت روایت کا نشان
آپکو بتلاتے ہین کتب احادیث سے کہ ادسین کسی سنی کو مجال انکار نہین ہو سکتی کتاب
صواعق محرقہ مین ابن حجر کہ ناصبیت مین پتھر سے بھی سخت تر ہی علی ما نقل عنہ لکھتا ہی
اخرج ابو علی والحاکم والبیہقی عن انس قال خرج عمر متقلد السیف فلقیہ رجل من بنی
زہرہ فقال این تعمد یا عمر قال ارید اقتل محمدا قال کیف تامن بنی ہاشم وبنی زہرہ وقد
قتلت محمدا قال ما اراک الا قد صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک
قد صبوا وترکا دینک فمشی عمر فاتاہما وعندہما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فی البیت فدخل
فقال ما ہذہ الہینمۃ وکانوا یقرؤن طہ قال ما عدا حدیثا تحدثنا بیننا قال فلعلکما قد صبوتما فقال لہ
ختنہ یا عمر ان کان الحق فی غیر دینک فوثب علیہ عمر فوطاہ شدیدا فجاءت اختہ لتدفعہ عن
زوجہا فنفحہا نفحۃ واحدۃ فدمی وجہہا فقالت وہی غضبی وکان الحق فی غیر دینک انی
اشہد ان لا الہ الا اللہ وساق الحدیث بطولہ الی ان قال فخرج یعنی رسول اللہ حتے

اتی عمر فاخذ بمجامع ثوبہ وحمائل السیف فقال ما انت بمنتہ یا عمر حتی ینزل اللہ بک من الخزے والنکال ما انزل بالولید بن المغیرہ قال عمر اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ ورسولہ انتہی پس اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ جناب رسولخدا تشریف لائے اور عمر کو گھرکی اور جھڑکی دی اور چاہا کہ تلوار اور کپڑے سب چھین کے کچھ سزائے اعمال دین یا مثل قلیون کے ننگا گھر سے باہر نکالدین اور غصہ مین یہ بھی فرمایا کہ ارے جب تک تو سزائے زشتی اعمال مثل ولید نہ پاویگا باز نہ آویگا پس یہ وجہ ڈھیلے پڑجانے حضرت عمر کی البتہ اقرب بقیاس ہے کہ بزدلے انکی سوانح عمری سے ظاہر ہے کہ شمشیر مبارک جنگاہ مین کبھی غلاف سے باہر نہ نکلی گو اسیرون پر گھر مین آکے دو انگل ہر وقت باہر ہی رہتی تھی الغرض ایک اندک چشم نمائی جناب رسولخدا سے زہرہ آب اور زیر جامہ خراب ہوگیا اور بدحواسی سے شہادتین پکارنے لگے اور اگر کوئی شخص بلحاظ جمع بین الروایتین کے کہ ایک امر مستحسن ہے اسکا بھی قائل ہو کہ مقارن اس حال کے قول کاہن بھی یاد آیا اور طمع حصول دنیا زمان آیندہ مین بھی دامنگیر ہوئی تو کچھہ قباحت نہین ہے جیسا کہ صاحب حملہ انہین اشعار مین اسکا اشعار فرماتے ہین بیت چو آیات معجز بیان راشنید ❊ ہمش قول کاہن بخاطر رسید ❊ لیکن بنا بر اس روایت کے ہمکو اسکی ضرورت ہے نہین ہے اسلئے کہ علاوہ بخوف جان ایمان لانیکے کہ یہی ایمان منافقانہ ہے جیسا کہ مفہوم اس روایت کا ہے کفر و نفاق حضرت ثانی بالصراحۃ آخر فقرہ حدیث مذکور سے ظاہر ہے اسلئے کہ جناب اصدق الصادقین صلوات اللہ علیہ والہ اجمعین نے فرمایا کہ اے عمر تو ہرگز باز نہ آویگا اپنے کفر سے جب تلک کہ عذاب و نکال ولید بن مغیرہ مین گرفتار نہ ہو اور ولید بن مغیرہ ان پانچون لعینون سے تھا جو ایکہی دن عذاب خدا مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوئے اور جناب باری نے انکے حق مین انا کفیناک المستہزئین فرمایا پس ظاہر ہے کہ عمر پر عذاب ولید بن مغیرہ نہین نازل ہوا تو اگر باز آیا اپنے کردار کفر سے بغیر نزول عذاب ولید بن مغیرہ تو معاذ اللہ خبر اصدق الصادقین علیہ صدق سے

معرّا ہوئے اس لئے کہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تیرا باز آنا جب ہی ہو گا کہ جب عذاب خدا
مین گرفتار ہو گا بس باز آنا عمر کا کفر سے بغیر نزول عذاب محال ٹھہرا ورنہ کذب خبر مخبر صادق بیز
لازم آوے بس اہل سنت کفر عمر کے قائل ہون یا نزول عذاب کفار کے اونپر قائل
ہون اور در صورت ثانی بھی کفر عمر مین جاے کلام نہین ہو اسلئے کہ اہل ایمان کا معذب ہونا
بعذاب کفار محال ہو اور سابق مین بوضوح تمام بیان ہوا کہ اسلام ظاہری کفر حقیقی سے
مانع نہین ہو والحمد للہ علی وضوح الحجۃ **قولہ** فصاحت اور بلاغت پر غش ہو کر **اقول**
در واقع کلام اللہ مین یہی تاثیر ہو کہ پتھر بھی پانی ہو جائے ولو انزلنا ھذا القرآن علی جبل
لرایتہ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ مگر اسکا کیا علاج ہو کہ قلوب منافقین اشد
قسوۃً من الحجارۃ تھے امثال انکے عمر بھر سیکڑون معجزات دیکھتے رہے اور مثل فرعون اور ہامان
سحر پکارا کئے فصاحت اور بلاغت قران کے اکثر کفار مقر ہین چنانچہ بنہایت تفصیل ناظرین
اعجاز التنزیل پر مخفی نہین ہو ہمنے لب التواریخ انگریزی مین دیکھا ہو کہ نصاری اسکے
قائل ہین کہ واقع مین عبارت قران ایسی شستہ و رفتہ واقع ہوئی ہو کہ آج تک مثل
اوسکے نہین ہو سکتی انتہی لیکن یہ اقرار کچھ مفید اونکو ایقان کا نہ ہوا اگر فرض کیجے کہ بقضاے
جحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم کے ایقان بھی حاصل ہو تو کفر حجود کا کیا علاج
ہو باقی رہا دل کا نرم ہونا آیات قرانی کے سننے سے اسکو بھی ایمان سے کچھ واسطہ نہین ہو
بلکہ بعض اوقات مین رقت قلب اسکا باعث ہو جاتی ہو ہمنے اپنی انکھون سے دیکھا ہو کہ جب
فصیح و بلیغ مرثیہ کسی مجلس مین پڑہا جاتا ہو تو بہت سے کفار کی آنکھون سے آنسو جاری ہو جاتے
ہین اور اسیوجہ سے ان من البیان لسحراً کہا جاتا ہو اگر آپکو باور نہو تو کبھی مجالس مرزا دبیر
صاحب اور میر انیس صاحب سلمہ اللہ مین شریک ہو کر امتحان کر لیجے یہ تو ہمین یقین نہین ہے
کہ آپ مین کچھ اثر ہو اسلئے کہ آپکا مرتبہ بہت عالی ہو لیکن آپ سے کم مرتبہ کے لوگونکو ہم البتہ روتے دکھا دینگے حالانکہ
اون لوگونکو ایمان سے کچھ واسطہ نہین ہو **قولہ** اسلئے کہ وہ اونکی شوکت اور ارادہ سے واقف تھے

اقول شوکت اور حشمت کا ذکر تو جانے دیجئے یہ فرمائے کہ اونکی شدت کفر اور عداوت اور قساوت اور شقاوت سے واقف تھے اور یہی امر موجب تعجب اصحاب ہوا چنانچہ صاحب حملہ فرماتے ہین **بیت** بماندند اصحاب اندر شگفت ✤ اسی شگفت کا ترجمہ اپنے تہلکہ کیا ہے بہلا اشرافونکی نظر مین پاجیونکی کیا شوکت وحشمت ہوگی چنانچہ آپ خود بعد اسکی فرماتے ہین کہ پیغمبر صاحب کو چچا نے فرمایا کہ اوسی کی تلوار ہے اور اوسی کا سر چونکہ آپ تلوار باندھکے آئے تھے اس لئے امیر حمزہ نے یون فرمایا ورنہ مقام اسکا تھا کہ فرماتے اوسی کی جوتی اوسیکا سر **قولہ** کہ آنکھین نکل پڑین **اقول** گستاخی معاف جب آنکھین نکل پڑی ہونگی تو بیشک فرش جناب رسولخدا بھی نجس ہوگیا ہوگا کیونکہ استرخار مقام معلوم معلوم ہے کہ اوسی وجہ سے منبر رسول پر ضبط باد شکم نکر سکتے تھے باانکہ از زمان جاہلیت تا اوان مسند آرائے خلافت اور بھی کچھہ اشغال تھے جس سے مقام مخصوص کا استرخار کمال درجہ کو ہوگیا تھا اسی سبب سے کتونکی طرح کھڑے ہو پیشاب کرتے تھے حفظ اللہ بر فرماتے تھے آپ اسقدر مہمل گوئی کیون اختیار کی ہے مگر یہ کہ فرمائے کہ اسوقت بھی جوش محبت حضرت عمر مین ایسے ہی باتین بے ساختہ اور بلا قصد صادر ہوتے ہین **قولہ** واشہد انک رسول اللہ **اقول** اذا جاءک المنافقون قالوا نشہد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون **قولہ** حضرت عمر نے اسوقت پیغمبر خدا سے کہا **اقول** یہ مضمون بھی حملہ حیدری مین نہین ہے آمین تو اسیقدر ہے کہ اصحاب نے تمنائے نماز جماعت حرم مین جناب رسولخدا سے کی اور اونحضرت نے منظور فرمایا باقی رہا عمر کا کہنا اللات والعزی یعبدان علانیۃ عبادت حملہ مین تو کہین اسکا پتہ اور نشان بھی نہین ہے آپکے علمانے مدائح عمری مین لکھا ہے اور شیعہ بھی مطاعن عمری مین اسکو الزاما نہ تحقیقا مسلم کرسکتے ہین اور منجملہ اور نہین اعتراضات کے سمجھے ہین جو ہمیشہ جانب فظ غلیظ سے صاحب خلق عظیم پر ہوا کرتی تھے جیساکہ نماز جنازہ عبد اللہ بن ابے پر اعتراض کیا اور بکمال بے ادبے

جامہ مبارک انحضرت کا پکڑ کر کھینچا چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوۃ مین ترجمہ عبد اللہ بن ابی مین لکھتے ہین آپس کشید عمر ابن خطاب انحضرت را بجامہ وے وگفت نماز میکنی بر منافقے کہ راس رئیس منافقان بود پس کشید انحضرت جامہ خود را از دست عمر وگفت دور شو ای عمر از مین انتہی بلفظہ پس باوجود تکرار نہی انحضرت کے سکھاے دینا انحضرت کا پیچھا نچھوڑتے تھے اور افعال پر انحضرت کے کہ بمقتضاے مصالح اوقات بحکم خداوندی تھے جیسا کہ مفاد قل ما اتبع الا ما یوحی الیّ کا ہے اعتراضات کیا کرتے تھے یہانتک کہ صلح حدیبیہ مین تو بمقتضاے ہوی تراود چکنم انچہ در آوند دل است ٭ اپنا شک نبوت مین ظاہر ہے کردیا الغرض کل اعتراضات حضرت عمر جو جناب رسولخدا پر ہمیشہ ہوا کرتے تھے لکھنا ایک کتاب طویل چاہتا ہے پس ادسے اعتراضات شنیعہ سے اللّات والعزّیٰ یعبدان علانیۃً بھی ہے یہ خطاب سراپا عتاب پر از طنز و تشنیع نہین معلوم کہ حضرت عمر کس راہ سے کرتے تھے اپنے تئین جناب رسولخدا سے عاقل تر اور دانا تر بمصالح اوقات جانتے تھے یا اپنے تئین شجاع تر اور جناب رسولخدا کو معاذ اللہ جبان جانتے تھے یا جناب رسولخدا کو متہاون اداے رسالت مین اور اپنے تئین سرگرم خیال کرتے تھے اور مدعی سست اور گواہ چست کی مثل کو ٹھیک کرتے تھے **قولہ** چنانچہ چند ادمیونکو اوسیوقت اپنا زور دکھایا **اقول** معلوم نہین کہ کس کس آدمی کو کون کون سے زور دکھایا حضرت امیر حمزہ اور جناب امیر علیہ السلام کے بھروسے شاید گیدڑ بھبھکیان دکھانیکی مجال ملی ہو ورنہ اگر تنہا ہوتے تو منہ سے بات بھی نہ نکلتی دوسرونکے بل پر ہیجڑے بھی ہتیار پکڑتے ہین مگر جب سر پر آن پڑتی ہے تو سواے پشت دینے کے کچھ بن نہین پڑتی ہے جیسا کہ خیبر مین احد مین حنین مین کیا **قولہ** اور اسمین ہمنے دو باتونکا ذکر کیا **اقول** یہ دو ہی باتین تو اپنے نہین بیان فرمائین بلکہ ہنس دعوی بے سروپا کیے کہ جسپر کوئی دلیل ذکر نہین کی جیسا کہ ہمنے ہر ہر قول کے تحت مین آپکی تکذیب کی اور دعاوی بے سروپا پر طلب دلیل کے

قال المخاطب المعتام ہداہ اللہ سبل السلام

امر اول کے ثبوت سے پہلے ہمکو یہ لکھنا ضرور ہی کہ اکثر مجتہدین اور علماء شیعہ نے اس دعاء سے انکار کیا ہی اور اس کو سنیون کی تہمت اور افترا مین تصور کیا ہی جیسا کہ ایک مجتہد صاحب کا خلاصہ عبارت یہ ہی کہ فاروق عزتی در عرب نداشتہ پس این احادیث را علماء سنیان از پیش خود بر بافتہ اند و حاشا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم این دعا کہ مخالف عقل و نقل است بر زبان مبارک آوردہ باشد لیکن یہ انکار صرف دھوکا دینا اور عوام کو اپنے مذہب کی کی برائی پر واقف ہونے سے بچانا ہی ورنہ بہت سے محدثین اور علماء شیعہ نے اس کی صحت پر اقرار کیا ہی چنانچہ فضل ابن شاذان اور شیخ طبرسی اور شیخ طوسی اور علم الہدی اور شیخ مفید کے اقرار سے اس کی صحت ثابت ہوتی ہی چنانچہ ہم اونسے قطع نظر کرکے ملا مجلسی کی تصدیق کو سنداً بیان کرتے ہین اور اُن کی کتاب بحار الانوار سے جسکا نام نامی اور اسم گرامی خدا کی کتاب سے بڑھکر حضرات شیعہ کی زبان پر ہی اس روایت کو نقل کرتے ہین وہو ہذہ ملا باقر مجلسی بحار الانوار کے چودھوین جلد مین جسکا نام کتاب السماء والعالم ہی مسعود عیاشی سے روایت کرتے ہین روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام یعنے امام باقر سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ الٰہی عزت دے اسلام کو عمر ابن خطاب کے اسلام لانے سے یا ابوجہل بن ہشام کے مسلمان ہونے سے غرض کہ اب ہم ان مجتہدین کی نسبت جنہون نے اس دعا سے انکار کیا اور عوام کو دھوکا دیا کیا کہین بجز اس کے کہ اون کے مقلدین کے سامنے اون کے انکار کو اور ملا باقر مجلسی کے اس اقرار کو رکھدین اور یہ عرض کردین کہ اب خود ہی انصاف کرو کہ تمہارے پہلے جھوٹے ہین یا پچھلے رہا امر دوم یعنی حضرت عمر کے ایمان لانے کی کیفیت اوسکے واسطے ہم اشعار حملہ حیدریہ کو نقل کرتے ہین اور اہل انصاف سے چاہتے ہین کہ اسکے ہر ہر لفظ کو غور کرین اور انصاف فرمائین کہ باوجود تعصب اور عناد کے اوس مولف نے کیا کچھ لکھا ہی اور یہ کوئی نہ خیال کرے کہ حملہ حیدریہ کتب معتبرہ سے نہین ہی بلکہ اوسکو خود حضرت مجتہد صاحب شیعون کے

قبلہ وکعبہ نے تصحیح کیا ہے اور اوسکی اصطلاح اور تحشی خود حضرت سید محمد صاحب نے فرمائی ہے اور جو
کتاب مطبع سلطانی مین باہتمام مددعلی داروغہ کے لکھنو مین چھپی ہے اوسکے عنوان پر یہ سب
کیفیت لکھی ہوئی ہے اور اوسکے سرے پر اس کتاب کی تعریف مین لکھا ہے ؎ عجایب
کتابے پراز نور ہست ✤ کہ ہر بیت آن بیت معمور ہست ✤ بہ بزمے کہ خوانند فصلے ازان
سخن از حلاوت شدہ لب گزان ✤ مشام محبان معطر شود ✤ دل از نور ایمان منور شود ✤
تعالی اللہ ان باذل بے بدل ✤ کہ او روہ ہر نکتہ را بر محل ✤ بوفق روایت قدم میزند ✤
براہ دیانت قدم میزند ✤ بہ ترجیح اخبار دارد مناط ✤ برون نیست از جادۂ احتیاط ✤
بہیچے گرفت است ایراد ودق ✤ کہ افتادہ در جان اعدا قلق ✤ عجب دفتر دلکشائے نوشت ✤
کہ پیچیدہ در وی ہوائے بہشت ✤ معطر چو مشک تتار است این ✤ جگر خستگان را مسیحاست این ✤ ز ہر
نکتہ سازد معطر دماغ ✤ ز ہر نقطہ اش میشود تر دماغ ✤ پس است از نعوت وصفاتش ہمین ✤ کہ گردید مقبول
سلطان دین ✤ فرازندۂ رایت اجتہاد ✤ ز حق حجت وآیتے بر عباد ✤ طریق شریعت
موید از وست ✤ کہ نام ولنشان محمد از وست ✤ پس ہم اوسے کتاب سے جسکے نور سے
دل مومنین کے منور ہین حضرت عمر کے ایمان کے نور کو دکھلاتے ہین جو اندھے نہ ہون دیکھین
اور اوسی کتاب سے جسکی خوشبو سے دماغ محبون کے معطر ہین حضرت فاروق کے اسلام کی خوشبو
پھیلاتے ہین جو دماغ رکھتے ہون وہ سونگھین اور ہم اوسی محقق کے قول سے جو موافق روایت
کے لکھتا ہے اور جو قدم بقدم دیانت پر چلتا ہے اس روایت کو ثابت کرتے ہین اور ہم اوسی کی
تصدیق سے جسنے سنیون کی جان کو رنج مین ڈال رکھا ہے حضرات شیعہ کو رنج دیتے ہین اور
اوسی کے کلام سے جسکا کلام شیعونکے زخمون کے لئے مرہم ہے اُن کے دلون کو مجروح کرتے ہین
اور اوس قبلہ وکعبہ کی تصحیح اور قبولیت سے جسنے سنیون کے دلونکو داغدار کر دیا ہے اونکے مقلدین کے
دلونکو داغدار کرتے ہین آے بھائیو اس روایت کو سنو اور دیکھو کہ حقیقت مین کیسا نور
چمک رہا ہے اور سونگھو کہ دراصل کیسی خوشبو مہک رہی ہے بیشک اس روایت کی نسبت

ہم بھی یہ شعر پڑھتے ہیں سے به شیخ گرفت است ایراد ودق ✦ که افتاده در جان اعدا قلق
زہر نکتہ ساز د معطر دماغ ✦ زہر نقطہ اش میشود تر دماغ ✦ معطر چو مشک تتار است این
جگر خستگان را مسیحاست این ✦ آب ہم اوس روایت کو بعینہ کتاب مذکور سے نقل کرتے ہیں

در کیفیت ایمان اوردن عمر بن خطاب

عمر بعد ازان ازلیس چند گاه ✦ در آمد بدین رسول اله ✦ چنان بد کہ بوجہل ازان نا کش
بکیفیتے شد عداوت منش ✦ کہ جز قتل پیغمبر ذوالجلال ✦ نبودش دگر ہیچ فکر و خیال ✦ یکی روز
میگفت با اشقیا ✦ کہ آرد کسی گر سر مصطفا ✦ ہزار اشتر از خود بہ بخشم باو ✦ دو کوہان سیہ
دیدہ و سرخ مو ✦ ز دیبائے مصری و بردین ✦ دگر سیم و زر بخشمش چند من ✦ عمر چون
شنید آن سخن گفتنش ✦ بمیبد عرق طمع در تنش ✦ باو گفت سوگند اگر میخوری ✦ کہ از گفتہ
خویشتن نگزری ✦ من امروز خدمت رسانم بجا ✦ بیارم بہ پیشت سر مصطفا ✦ گرفت از
ابوجہل اول قسم ✦ پس انگاه زد در رہ کین قدم ✦ بانکار چون رفت بیرون عمر ✦ یکی گفت
باو ندار ی خبر ✦ کہ ہمشیرہ ات نیز با جفت خویش ✦ گرفتست دین محمد بہ پیش ✦ بر اشفت
ابا حفص ازین گفتگو ✦ بگفتا بریزم کنون خون او ✦ سوے خانۂ خواہر خویش رفت ✦ چو آمد
بہ نزدیک تر پیش رفت ✦ بیامد بپیش در وایستاد ✦ صدائے شنید و بآن گوش داد ✦
شنید آنکہ میخواند مرد نکو ✦ کلامی کہ نشنیدہ بد مثل او ✦ وز و میگرفتند باد آن کلام ✦ ہمان
خواہر و جفت او بالتمام ✦ عمر زد در و خواہرش باز کرد ✦ چو آمد درون شور اغاز کرد ✦ در افتادہ
با جفت خواہر بجنگ ✦ گرفتش ز حلق و بیفشرد تنگ ✦ در آویخت داماد ہم با عمر ✦ گرفتند
خصمانہ ہم را ز بر ✦ بجستند گہ روئے ہم گاہ پشت ✦ لگد گہ زدندے بہم گاہ مشت ✦ زہم
پوست کندند گاہ مو ✦ گہے این بزیر آمدے گاہ او ✦ از و چون عمر بود پر زور تر ✦ فگندش
بزیر و نشست از زبر ✦ گلویش بتنگی فشرد انچنان ✦ کہ نزدیک شد تا شود قبض جان ✦ بیامد
دوان خواہرش نوحہ گر ✦ بگفتش چہ خواہی و ما اے عمر ✦ اگر شاد گردی ز ما ور ملول ✦ نمودیم دین محمد قبول

کنون گرگشتی سر بداریم پیش ❊ وے بر گردیم ازدین خویش ❊ چو بشنید ازو این حکایت
عمر ❊ بدانست کو بر نگردد دگر ❊ بگفتش چہ دیدی تو از مصطفا ❊ کہ گشتی بہ دینش چنین مبتلا ❊
بگفتا کلام خدائے جلیل ❊ کہ آرد با و حضرت جبرئیل ❊ شنیدیم و گردید بر ما یقین ❊ کہ ہست
این کلام جہان آفرین ❊ عمر گفت ازان قول معجز اساس ❊ اگر یاد داری بخوان بی ہراس
برو خواہرش آیہ چند خواند ❊ عمر گوش چون کرد حیران بماند ❊ دلش زان شنیدن لبسے نرم شد
بسوداے اسلام سرگرم شد ❊ عمر گفت دیگر بخوان زین کلام ❊ بگفتا دگر نیست زین می بجام
وے ہست استاد ما در نہفت ❊ کہ گردید پنہان چو نامت شنفت ❊ قسم گر خوری کو نیاید
زبان ❊ بیاریم پیشت کہ خواند ازان ❊ چو بگرفت سوگند از خواہرش ❊ بیاورد استاد
خود را برش ❊ بد از اہل اسلام نامش حباب ❊ بیامد بہ نزد عمر بے حجاب ❊ برو خواند آیات
پروردگار ❊ اباحفص اسلام کرد اختیار ❊ چو آیات معجز بیان را شنید ❊ ہمش قول کاہن بخاطر
رسید ❊ باسلام شد رغبتش بیشتر ❊ کہ آن ہم شود راست چون این خبر ❊ وزان پس گشتند
باہم روان ❊ بہ نزد رسول خدائے جہان ❊ بدولت سرائے پیمبر شدند ❊ چو در بستہ بد حلقہ
بر در زدند ❊ یکی امد و دید از پشت در ❊ کہ ایستادہ با تیغ بر در عمر ❊ بہ نزد نبی رفت و احوال گفت
بماندند اصحاب اندر شگفت ❊ چنین گفت پس عم خیر البشر ❊ کہ غم نیست بروے کشائید در
گر از راہ صدق آمدہ مرحبا ❊ وگر با شد او را بخاطر دغا ❊ بہ تیغ کہ دارد حمائل عمر ❊ تنش را سبکبار
سازم ز سر ❊ چو در باز کردند بر روے او ❊ در آمد عمر بالب عذر گو ❊ گرفتش بہ بر سرور انبیا ❊
نشاندش بجائیکہ بودش سزا ❊ بگفتند اصحاب ہم تہنیت ❊ وزان بیشتر یافت دین تقویت ❊
پس اصحاب دین را شد این مدعا ❊ کہ از خدمت سرور انبیا ❊ بسوے حرم آشکارا روند ❊
نماز جماعت بجا آورند ❊ رسید این سخن چون بعرض رسول ❊ ز خیر البشر یافت عز قبول ❊
آمدن سید اخیار بتائید ملک جبار بحرم محترم و نماز گذاردن با اصحاب سعادت انتساب
و آمدن قریش مرتبہ دیگر نزد ابوطالب رضی اللہ عنہ و سخن گفتن از روے قہر و طیش ۔

سـ بیا ساقی اے رشک خلد برین ٭ لبساط النشاط گیتی بہ چنین ٭ ز خم بادہ بے فکر و اندیشہ
ریز ٭ سبو بر سبو شیشہ بر شیشہ ریز ٭ فرود آر ازین طاق فیروزہ فام ٭ ز خورشید جام و ز مہ سیم جام ٭
بکن راز پوشیدہ را بر ملا ٭ بدور و بہ نزدیک در دہ صلا ٭ ازان می کہ نی ہم بکامم فگن ٭ وزان نم
بعیش مدامم فگن ٭ چنان مست کن زان می پر طرب ٭ کہ چو شد خورشید نور هم زلب ٭ درین
بزم ساقی بنور ایاغ ٭ فروزد بہ نیکو نہ روشن چراغ ٭ کہ کردند اصحاب چون اتفاق ٭ برآمد
رسول خدا از اتاق ٭ روان شد بتائید دیان دین ٭ چو سوے حرم سید المرسلین ٭ بیالید
از بس زمین شد گمان ٭ کہ بیرون رود از بر آسمان ٭ ز شادی برقص اندر آمد سپہر ٭ چو خورشید
ہر ذرہ افروخت چہر ٭ ہمی رفت جبرئیل بالاے سر ٭ بفرق ہمایون بگسترده پر ٭ ملائک
چپ و راس در دور باش ٭ شیاطین ز ہیبت شدہ پاش پاش ٭ بہ پہلو روان حمزهٔ نامدار
بپیشش علی صاحب ذوالفقار ٭ ہمی رفت در پیش حیدر عمر ٭ حمائل ہمان تیغ کین بر کمر ٭
بگرد آمدہ جمع یاران تمام ٭ برفتند زینسان بہ بیت الحرام ٭ جدار حرم سر بہ پیش خمیدہ ٭ رسانید
چون گرد موکب رسید ٭ چو دیدند کفار زان گونہ حال ٭ نمودند باہم بسے قیل و قال ٭ یکی
رفت از آنها بہ نزد عمر ٭ بدو گفت این چیست ای بد گہر ٭ ز السنان کہ رفتے تو بار آمدی ٭
بکین رفتی و با نیاز آمدی ٭ عمر کرد اسلام خود آشکار ٭ پس آنگہ بدو گفت ای نابکار ٭ سر آن
کہ تا جنبد از جاے خویش ٭ بہ بیند سر خویش بر پاے خویش ٭ چو کفار دریافتند از سخن ٭
کہ در دل چہ دارند آن انجمن ٭ نہادند پا در رہ امتناع ٭ نمودند با اہل ملت نزاع ٭ چو دیدند
ان صحبت اصحاب دین ٭ ہمہ دست بردند بر تیغ کین ٭ ازان حال کفار پس پا شدند ٭
دلیران دین مسجد آرا شدند ٭ بہ پیش اندر آمد رسول خدا ٭ نمودند یاران باو اقتدا ٭
نبی گفت تکبیر چون در حرم ٭ فتادند اصنام بر روی ہم ٭ ز تائید ایزد بمسجد نماز ٭ ادا کرد و آمد سوے خانہ باز

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

ہمکو بھی جواب امر اول سے پہلے یہ لکھنا ضرور ہے کہ اگر آپ سچے تھے تو ان مجتہدین اور علماء شیعہ کے

اپنے نام سے لکھے ہوتے اونکی کتاب کا پتا دیا ہوتا بلکہ کمال سچائی یہ تھی کہ اونکی عبارت
بھی بعینہا نقل کی ہوتی تاکہ حال آپکی خیانت کا ظاہر ہوجاتا اس گول مال کرنے کی کیا ضرورت
تھی آپ فرماتے ہین کہ جیساکہ ایک مجتہد صاحب کا خلاصہ عبارت یہ ہے کیون صاحب اون
مجتہد صاحب کا نام لینے مین کیا قباحت تھی کون امر مانع تھا کیا اون مجتہد صاحب نے آپکے باپ کو مارا تھا
کہ اونکا نام لینے سے نفرت ہے یا آپ اونکی ذاتی جورو تھے جو آپکو نام لینے مین شرم وحیا وحجاب
مانع ہوا ہے بہرکیف پہر پتا اونکی کتاب کا دینے مین کیا نقصان تھا پہر اونکی عبارت کا خلاصہ کرنا
کیا ضرور تھا یہ سب باتین فریب اور دغابازی کی ہین جسمین افترا سازی چل سکے اور اگر
عبارت بعینہا نقل کرتے یا کتاب کا نام بتلاتے تو قلعی کھل جاتی اور مکروفریب نچل سکتا
اب ہم کہتے ہین کہ اگر آپ کو ہم سچا فرض کرین تو انکار کی دو وجہین خیال مین گذرتی ہین اور
اگر آپ نے عبارت بعینہا نقل کی ہوتی تو احد الوجہین کے تعین ہوجاتے یا شاید کوئی تیسری
ہی بات نکلتی پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث مبحوث عنہ اخبار آحاد سے ہے اور کل اخبار احاد
نسبت بامور اعتقادیہ بیکار ہین اور قابل اعتماد نہین اسلیے کہ بنائے اعتقادات شیعہ اوپر قطعیات
کے ہے اور قطع حاصل نہین ہوتا مگر براہین عقلیہ یقینیہ یا بدلائل نقلیہ متواترہ اور یہ امر متفق علیہ
امامیہ اور مجمع علیہ اونکا ہے چنانچہ کتب کلامیہ مین اسکی تصریح موجود ہے حدیقہ سلطانیہ ہی کو
دیکھیے کہ چند مقام پر اسکا ذکر ہے بالجملہ کل کتب امامیہ مین ایک قسم کی احادیث متواترہ
ہین کہ قطعی الصدور ہین اور بنائے اعتقادات اوسی پر ہے اور دوسری قسم کی احادیث اخبار احاد
ہین کہ جو فی نفسہ قطعی الصدور نہین اور عقائد مین بکار آمد نہین ہین مگر یہ کہ معتضد ہون بدلائل
قطعیہ عقلیہ یا نقلیہ دیگر پس حال شیعون کا دربارہ احادیث مثل اہل سنت کے نہین ہے کہ صحیحین کو
قطعی الصدور جانتے ہین اور اہل سنت کا اجماع اوسکے قطعیت پر واقع ہوا ہے یہان تک
کہ اگر کوئی سنی طلاق اوپر قطعیت صحیحین کے کرے تو اوس سنی کی جورو حقیقت مین مطلقہ ہوجائی
بلکہ بجا شیعہ شیعہ لیاقت اسکے ہم ہوجائے کہ کسی شیعہ کے متعہ مین درآئے اور لڑکے بھی شل

عبد اللہ بن زبیر کے جنکے حق مین عبد اللہ ابن عباس اسٰعیل املک عن ہر دی عو سجہ فرماتے تھے ایسے حلال زادے پیدا ہون کہ جنمین اہل سنت کی زبان ناطقہ لال ہو چنانچہ بحث اسکی ضربت حیدریہ فی کسر شوکۃ العمریہ مین رشید الدین خان صاحب سے ہو چکی ہے الحاصل جب ہم اپنے اخبار کو اعتقاد مین قابل اعتماد نہین جانتے پس اہل سنت کا الزام ہمارے اوپر ساتھ اخبار کے ہو نہین سکتا اور برخلاف اسکے شیعہ اہل سنت کو الزام باحادیث صحاح اونکے علی الخصوص بصحیحین دے سکتے ہین پس بنا براسکے کہ حیز تحریر مین ایا اگر کسینے حدیث دعائے ایمان عمری کو انکار کیا ہو گا تو غرض اوسکی انکار قطعیت اور انکار حجیت اور انکار اعتماد اور انکار بکار آمد ہونے اس خبر واحد کا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ کتب امامیہ مین یہ حدیث کچھ سابق ولاحق بھی رکھتی ہے کہ جس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دعا مرجو الاجابت نہ تھی اور بغرض اجابت بھی نتھی بلکہ لمصلحۃ اخری تھی جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوتا ہے پس سنیون نے بغرض فاسد مدح ثانی اسکو مقطوع الصدر والعجز کر کے روایت کی ہے اور دعا کو مرجو الاجابت بنا دیا ہے پس غرض مجیب منکر یہ ہے کہ نہ رسولخدا نے ایسی حدیث مقطوع العجز والصدور فرمائے اور نہ دعائے مرجو الاجابت کہ خلاف عقل ونقل کی ہے اور بعد التنزل ہم کہتے ہین کہ جسطرح سے اپکی بی بی عائشہ نے اور میان عکرمہ نے حدیث صحیح ترمذی کا انکار کیا اگر ہمارے بعض علمانے بھی انکار کیا تو کیا جرم وخطا کی اور اگر یہ خطا ہے تو اول مصدر خطاب مادر نامہربان ام الصبیان روز جمل ہوئین پس اگر اونکی خطاء عظیم کہ موجب قتل ہزار ہا مسلمان ہوئی اور رخنہ عظیم دین نبوی مین پڑا قابل معاف ہو گئی تو ہماری چھوٹی سی خطا بھی قابل معاف ہو جائیگی تصور فرمائے **قولہ** عوام کو اپنے مذہب کی برائی پر **اقول** حضور والا یہ خیال اپکا محض بیجا ہے سب برائیان مخصوص مذہب سنیان ہین مذہب اہلبیت مین جو مصداق سفینہ نوح ہین کوئی برائی نہین ہے اور بفرض محال اگر یہ حدیث اوسی خیانت کی ساتھ کہ جسطرح آپ ناقل ہین ہمارے مذہب کے کتب مین پائیجاتی تو اس مذہب کی کیا برائی لازم آتی اسلئے کہ غایۃ الامر اسکا یہ ہے کہ پیغمبر نے

درخواست خدا سے کی کہ باحد الکافرین الشقیقین تائید اسلام کر پس بفرض محال اگر خدا نے منظور بھی کیا اور جبراً تائید بھی کرائی تو کافرین کے لئے اسمین کیا شرف ہوا بلکہ اگر خدا معاذ اللہ خدا یان کافرین سے تھا اور جبراً کسیطرح سے تائید اپنے دین کی کرانا تولات وعزے کیلئے کیا فضل وشرف تھا فضلاً عن عبد العزی واخویہ کیا آپ نے حدیث ان اللہ لیؤید ھذا الدین برجل فاجر کہ صحیح بخاری مین ہے اور آپکے خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز دہلوی اپنی کتاب تحفہ مین اس حدیث کو صحیح فرماتے ہین نہین سنی ہے پس کیون نہین جائز ہے کہ وہ رجل فاجر ہی کافر ہمارے فلانے صاحب ہون آرے اگر بقول عائشہ طائشہ جناب رسولخدا نے اعز العمر بالاسلام فرمایا ہوتا تو بنظر ظاہر ایک شرف عمر کیواسطے ہوتا کہ پیغمبر خدا انکے عزت اسلام کے خواہان ہوئے لیکن پیغمبر خدا قلباً ولساناً ویداً خواہان اسلام کل خلائق تھے پس بالخصوص دعا انکے واسطے نہوگی مگر واسطے دفع شرور کے جو سب سے زیادہ کفر ظاہری مین انکے ہاتھ سے پہونچتے تھے کہ جب اسلام ظاہری جبراً وقہراً من اللہ اختیار کیا تو وہ اذیت بھی رفع ہو گئی گو اذیتہائے دگر بوجوہ دیگر تا دم زیست پہنچتی رہین لیکن ایسے ایمان حقیقی انکا ثابت نہوا کہ شیعہ جسکے منکر ہین بلکہ غایۃ الامر حصول اسلام ظاہری قہراً من اللہ ہوا اولیس فی ھذا شرف لہ ولاخوانہ المنافقین بل ھم فی الدرک الاسفل من النار واشر من الکفار الفجار **قولہ** ورنہ بہت سی محدثین اور علماء شیعہ **اقول** اگر آپ سچے تھے تو اون کتابون کے نام لکھے ہوتے اونکی عبارتون کو نقل کیا ہوتا کہ جسطرح نقل عبارت بحار مین خیانت اور دغابازی آپکی کھل گئی کہ لا تقربوا الصلوٰۃ کو لیا اور انتم سکاری کو اوڑا دیا اوسیطرح سے آپکی خیانت اور دغابازی اور افترا سازی بہ نسبت ان علما کے بھی کھل جاتی **قولہ** خدا کی کتاب سے بڑھکر **اقول** سچ ہے کہ صحیحین سنیون کی زبان پر اصح از کتاب خدا ہے اور اگر کوئی کہے کہ دلیل اس پر کیا ہے تو ہم کہینگے وہی دلیل ہے جو حضرت مخاطب مشاعت کی دلیل ہے اور پر انکے دعوے کے جنہون نے پوچ گوئی اور ہذیان سرائی کو کفش دوز اور بساطی جنجم۔۔ کو سکھا ہے **قولہ** باقر مجلسی نے بحار الانوار کی چودھوین جلد **اقول** مرحبا مرحبا جزاک اللہ زبان ناطقہ آپکا مدح وثنای ویندارین

عبدالغنی ... سہ ... نا... ... ...

قاصر ہی اور طائر وہم وخیال ادراک مدارج دیانت شعاری مین خاسر آپ ایسے چالاک ہین
کہ دن دہاڑے انکھون مین خاک ڈالتے ہین حیا و غیرت کو بالائے طاق رکھہ کے جو جی چاہتا ہے
بے پروا مُنہ سے نکالتے ہین آپ یہ سمجھتے ہین کہ بحار الانوار کون دیکھیگا جو میری قلعی کھولیگا اب
فرمائے کہ فریب عوام کسکا کام ہی اور اگر یہ فریب نہین تو پھر فریب کس جانور کا نام ہی آپ تو بیان
مقدم اس حدیث کا اور موخر اسکا کیون چھوڑا خیانت کسکو کہتے ہین سوائے اسکے اور کیا کوئی
خیانت کی دُم لگی ہوتی ہے غایۃ اعتذار مخاطب حماقت شعار کا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ فرمائیگا
کہ چونکہ ہماری مرضی کے موافق نتہا ہمنے چھوڑ دیا اوسوقت مین ہم یہ عرض کرینگے کہ آپ کو خیانت
سے بچنے کے لیے ضرور تھا کہ پہلے کل عبارت آپ نقل کرتے بعد اسکے جو خلاف مرضی مبارک تھا
اوسکی طرف اشارہ کرتے کہ فلان فلان الفاظ شیعون کے بڑہاے ہین ہم اوسکو نہین مانتے
تب اوسوقت ہم آپکو یہ جواب دیتے کہ مثل آپ کے ہر مشرک بُت پرست کہہ سکتا ہی کہ آاللہ خیر
کلام اللہ مین خیر و خوبی پر ہمارے بتون کی دلالت کرتا ہی کہ خود خدا اقرار اونکی خیریت کا کرتا ہی
باقی ہمزۂ استفہام لفظ آ اور آم مسلمانونکی بڑہائی بات ہی ہم اوسکو نہین مانتے اور بھی
مثل آپ کے ہر نصرانی کہہ سکتا ہی کہ خدا خود قائل تثلیث ہی اور ان اللہ ثالث ثلاثۃ فرماتا ہے اور
ہر یہودی مثل آپ کے کہسکتا ہے عزیز بن اللہ قران مین موجود ہی اور لفظ قالوا و قالت
الیہود مسلمانون کی بڑہائی بات ہو فما ہو جوابکم فہو جوابنا لیکن جبکہ اصل عبارت ہی حدیث
کی آپنے چھوڑی تو آپ ہی انصاف سے اپنے سر مبارک کی قسم کھا کے فرمائے کہ اسکو سوائے
چوٹا پن اور دغا بازی کے کیا کوئی کہیگا اب ہم آئے اصل مطلب پر کہ ہمنے کتاب السماء والعالم
کو بخوبی دکھا او سمین ایک مقام پر تفسیر آیہ وافی ہدایہ ما اشہدتہم خلق السموات والارض
ولا خلق انفسہم وما کنت متخذ المضلین عضدا کا ذکر کرتے ہین پس اول معنی
لفظی اوسکے بیان فرمائے اور بعض تفاسیر جو مستند بمعصوم نہ تھے اوسکا ذکر کیا پھر شان نزول آیہ
مین روایت امام باقر علیہ السلام کہ باین الفاظ ہی ذکر کی عن الباقر علیہ السلام

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او
بابی جہل بن ہشام فانزل اللہ ہذہ الایہ یعنی ہما انتہی حدیث الباقر علیہ السلام یعنے
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے شان نزول آیہ مذکورہ یون مروی ہوئی کہ جناب
رسولخدا نے فرمایا کہ اعانت کر اسلام کی ساتھ عمر بن الخطاب یا ساتھ ابی جہل کے پس
خداوند تعالے نے جواب مین اپنے پیغمبر کے اس آیہ شریفہ کو نازل فرمایا درحالیکہ مراد لیتا ہی جناب باری
اس آیہ سے اونہین دونون کو یعنی عمر اور ابو جہل کو پس محصل معنی مقصود از آیہ شریفہ بنا بر اس شان
نزول کے یہ ہوئے کہ جناب رسولخدا نے درخواست اعانت اسلام ساتھ عمر اور ابو جہل کی
کی جناب باری تعالے نے جواب مین فرمایا کہ اے پیغمبر میرے مین نے نہین حاضر گردانا کفار
اور مشرکین عرب کو یا شیاطین جن و انس کو وقت پیدا کرنے آسمانون اور زمینون کے
اسطرح سے کہ اونسے اعانت خواہ ہون اور نہ وقت پیدا کرنے اونکی نفسون کے اسطرح سے
کہ بعض کے پیدا کرنے مین بعض سے اعانت خواہ ہون یعنی کفار کی حالت غیبت اور
عدم مین جب مینے اتنے اتنے بڑے کارہائے عظیم مثل پیدائش زمین و آسمان اور خلقت
انس و جان کے کئے تو مین کسی امر مین محتاج اعانت کسی شخص کا نہین ہون پس مین
اعانت اسلام آنکی اور ڈھکی سے کیون کرانے لگا حالانکہ کبھی نہ تھا مین لینے والا مضلین کو معین
اور مددگار کسی امر مین یہ تھا محصل مقصود عبارت بحار الانوار کا اب یارو مخاطب خائن کی
تصرفات پر نظر انصاف نظر کرو کہ ہمارے حضرت نے مضمون آیہ وافی ہدایہ کو تو بالکلیہ صدر سے
بدر کیا اور آخر حدیث سے فانزل اللہ ہذہ الایہ یعنی ہما کو بالکلیہ کہا کئے اور کسطرح کہا گئے
کہ اوسکی بو تک باقی نہ رکھی اور تصرفات ترجمہ آگے معلوم ہونگی ہم آپ سے پوچھتے مین کہ جب
چوری آپکی کھل گئی تو بجز خسر الدنیا والاخرۃ کے آپ کو کیا ہاتھ لگا واضح ہو کہ ہر چند
جناب رسولخدا کی درخواست سے بھی مساوات حضرت عمر کے ساتھ ابو جہل کے اصلی مرتبہ
کفر و الحاد مین ثابت ہوئے بلکہ خود مخاطب نے بھی اسکا اقرار کیا چنانچہ شروع قصہ مین فرمایا

کہ ان کو سب سے زیادہ عداوت پیغمبر صاحب کی تھی انتہی اور اسیطرح سے جواب جناب باری
سے بھی یعنی ماکنت متخذ المضلین عضدا سے بھی کمال مرتبہ کفر اور ضلال اور اضلال
انکا ثابت ہوا لیکن جناب رسولخدا کی درخواست کرنا واسطے اعانت ان کافرون کے ترقی
اسلام مین محتاج بتوجیہ ہر لیکن یہ احتیاج بتوجیہ بھی بنابر مذہب اونہین کی ہے جو دامن انبیا
علیہم السلام کو لوث ذمائم سے منزہ سمجھتے ہین پس قائلین تخطیۃ الانبیاء کے لئے حاجت بتوجیہ
نہین ہی اور ہمکو جواب مین اسیقدر کافی ہی کہ غایۃ الامر یہ ہی کہ جناب رسولخدا سے ایسے امر کی
درخواست واقع ہونا جو قابل قبول درگاہ خدا نہو معاذ اللہ ایک امر بیجا واقع ہوا اور جناب
باری نے اسی سے لئے اوس سوال کو رد کیا اور بنابر مذہب تمہارے اسمین کچھہ قباحت نہین
ہے اس لئے کہ انبیاء سابقین سے بمدارج اقبح اس سے امور واقع ہوئے ہین خصوصًا
حضرت داؤدؑ سے تو ایسے افعال ہوئے کہ ادا نے اہل ایمان سے بھی نہونگی جیسا کہ آپکے مفسرین
نے کتب یہود ونصاری سے اخذ کیا ہی اور یہ جواب آپکی مقابلہ مین ہرچند کافی ہی مگر چونکہ بنا اسکی
الزام پر ہی اس لئے ہم جانتے ہین کہ آپکا مسکن التہاب فواد نہو گا بلکہ بعید نہین ہی کہ آپ فرمائے
کہ فی الجملہ عصمت انبیا کے ہم بھی قائل ہین ولو کان ھذا لسانًا اس لئے ضرور ہے کہ ہم
جواب تحقیقی بھی بیان کرین اور وہ یہ ہی کہ سوال انبیا علیہم السلام گاہی باسید اجابت ہی اگر
سوال مرجو الاجابت ہو اور گاہی بنظر مصالح آخر ہی مثلًا حضرت موسیٰ نے سوال رویت کیا پس
اگر کہئے کہ یہ سوال حضرت موسیٰ نے مرجو الاجابت جانکر کیا تھا تو کمال جہل حضرت موسے
معاذ اللہ لازم آتا ہی اسلئے کہ احاد ناس جانتے ہین کہ دنیا مین رویت نہین ہو سکتی ہے
اور گو اہل سنت خلاف عقل ونقل قائل برویت ہین مگر وہ بھی محصور آخرت ہی پر کرتے ہین
دنیا مین وہ بھی منکر ہین پس خلاف عقل ہی کہ حضرت موسی کا سا نبی اولی العزم اس امر کا جاہل
ہو اور ایسا سوال بیجا کرے پس اس سے ثابت ہوتا ہی کہ حقیقت مین یہ سوال حضرت
موسیٰ کا نتھا بلکہ یہ سوال جہال قوم موسیٰ کا تھا جیسا کہ جناب باری خود فرماتا ہی فقد سالوا

موسیٰ اکبر من ذلک فقالوا ارنا اللہ جہرۃ فاخذتہم الصاعقۃ بظلمہم الخ وقال
عزمن قائل واذ قلتم یا موسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ فاخذتکم الصاعقۃ وانتم
تنظرون الآیہ پس جو سوال ایسا ہو کہ جناب باری جسکا نام ظلم رکھے اور اوسکی سزا
مین صاعقہ نازل کرے وہ ممکن نہین ہے کہ حقیقت مین سوال ایسے معصوم پیغمبر
اولی العزم کا ہو چنانچہ حضرت موسیٰ نے خود اپنی برارت اس سوال سے درگاہ جناب
باری مین عرض کی اسطرح کہ اتہلکنا بما فعل السفہاء منا یعنے سوال رویت فعل سفہا
تھا میرا فعل نتھا تو اب اس سے صاف یہ بات سمجھ لی گئی کہ سوال موسیٰ رب ارنی انظر
الیک نہ بامید اجابت تھا بلکہ لمصلحۃ تھا اور جیساکہ مفسرین نے ذکر کیا ہے مصلحت نہ تھی
مگر یہ کہ جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ میرا کہنا ان جہال کے لئے مفید تصدیق نہ ہوگا پس
چاہا کہ جناب اقدس الٰہی جس طرح پر مصلحت سمجھے ان کا جواب دے
اس لئے جناب باری سے سوال کیا اور سوال کو اپنی طرف منسوب اسلئے فرمایا کہ اقرب
باتمام حجت علی القوم ہوتا او نکے لئے محل تکدر اس امر کا نہ ہو کہ اگر حضرت موسیٰ اپنے واسطے سوال
رویت کرتے تو بسبب قرب منزلت انکی ضرور مقبول بارگاہ خدا ہوتا لیکن جب اسطرح سے
بھی سوال نہ مقبول ہوا تو حجت بوجہ اکمل تمام ہوئے کہ ایسا سوال قابلیت قبول نہین
رکھتا اب ہم مانحن فیہ مین ایسی ہی گفتگو کرتے ہین کہ ہو سکتا ہے کہ بعضے جہال عرب کے
خیال مین یہ ہو کہ اگر ابو جہل اور عمر ایسے فسادی لوگ کہ بقول آپ ہی کے ان کو سب سے زیادہ
عداوت جناب رسولخدا سے تھی اگر اعانت اسلام کرین تو اسلام بہت جلد ترقی پذیر ہو
اور جناب رسولخدا نے دیکھا کہ میرا جواب دینا موجب انکی تصدیق کا نہوگا پس چاہا کہ جناب باری
کسی وجہ بلیغ سے انکا جواب دے اسلئے فرمایا اللہم اعز الاسلام پس جناب باری نے جواب
مین فرمایا ما اشہدتہم خلق السموات والارض الآیہ اور یہ ضرور نہین ہے کہ ٹھہرائے
توجیہ مین کیا جائے بلکہ سوا اسکے اور بھی توجیہین ہو سکتی ہین غرض ہماری تمثیل ہے اور بیان

اس امر کا کہ جو عبارت بصورت سوال ہو وہ ضرور نہین ہی کہ سوال حقیقی مرجو الاجابت پر محمول کیجاوے بلکہ جائز ہی کہ وہ صورت سوال منظر مصالح دیگر ہو پس ما نحن فیہ مین بھی ہم کہتے ہین کہ درخواست اعانت کفار لمصلحۃٍ تھی نہ دعاے مرجو الاجابت اور اگر ہماری زبان سے تقسیم سوال طرف مرجو الاجابت اور غیر مرجو الاجابت کی باوجود مقرون ہونے کی آیت وروایت تفسیر آپ مقبول نکرین تو اپنی ہی علما کی زبان سی قبول کیجئے ابو العباس قرطبی کہ جسکے محامد اور اوصاف مراۃ الجنان امام یافعی اور کتاب العقد الثمین سی ظاہر ہین اپنی کتاب مفہم شرح صحیح المسلم مین مقام شرح حدیث نماز جنازہ عبد اللہ بن ابی سلول منافق مین فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہی کہ استغفار کی دو قسم ہی ایک مرجو الاجابت کہ وہ حق کفار اور منافقین مین جائز نہین ہی دوسری استغفار لسانی کہ مصلحۃً واقع ہو اور یہ کفار اور منافقین کے حق مین جائز ہی اور نماز عبد اللہ منافق اسی قسم کی تھی انتہی محصل الترجمہ من عبارتہ پس آپ اسی استغفار پر قیاس کیجئے ہر سوال کو کہ گاہی مرجو الاجابت ہی اور گاہی لمصلحۃٍ ہے اور بنا بر اسکے درخواست جناب رسولخدا در بارہ اعانت از کفار و منافقین کچھ ضرور نہین ہی کہ مقبول ہو بلکہ ضرور ہی کہ مقبول نہ ہو اس لئے کہ اوّلاً تو خلاف منطوق آیہ ما کنت متخذ المضلین عضدا کے ہی گو آپ شان نزول آیہ کو در بارہ عمر و ابو جہل قبول کیجئے یا نہ کیجئے مگر اس سوال کی مخالفت مصداق آیہ سی تو جاے کلام نہین ہی اسلئے کہ جناب باری کو انکار از استعانت بکفار ہی اور جناب رسولخدا کو اسکی طلب ہی ثانیاً موقوف ہونا اجابت اس سوال کا بنا بر فہم آپکے اوپر ایمان جبری کے ہی کہ عین مذہب مجبرہ ہی اور صاف صاف خلاف آیہ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر کے ہی اور جب قبولیت دعا نہ ثابت ہوئی تو ایمان عمر بھی نہ ثابت ہوا وہو المطلوب اب ہم آپکی مرضی کے موافق قطع نظر کرتے ہین اول اور آخر حدیث بحار سے اور فقط مضمون دعا پر اقتصار کرتے ہین تب بھی اپکا مطلب کہ ایمان عمر ہی اس دعا سی نہین ثابت ہوتا اس لئے کہ اگلے پیغمبرون نی بھی کفار کے حق مین دعا کی ہی کہ بآیات اور روایات

آپکی مذہب کی ثابت ہی حالانکہ کچھ مفید مدعو لہم کے حق مین نہوئے پس اسی پر قیاس
کر لیجئے حال اوس دعا کا جو حق کافرین جاحدین مین ہوئے ایک حضرت نوح ہین انبیاے
اولی العزم سے کہ اپنی بیٹی کے حق مین دعاے نجات کی بقول خود رب ان ابنی من اہلی
و وعدک الحق اور جناب باری نے جواب مین فرمایا انه لیس من اہلک انه عمل غیر
صالح فلا تسئلن ما لیس لک به علم الی اخر الایات اور دوسرے حضرت ابراہیم خلیل الرحمان کہ
انہون نے اپنے باپ کی نجات کا سوال کیا بقول خود واغفر لابی انه کان من الضالین
طرفه یہ ہی کہ اگر سوال فقط دنیا ہی مین ہوتا تو بقول آپ کی ممکن تھا کہ فرشتے مثل حضرت عمر کی
جھونٹے کھینچ داخل مسلمانی کرتے اور خدا بھی اس ایمان جبری کو قبول کر کے بخشدیتا لیکن ماجرا
حیرت افزا یہ ہی کہ دنیا سے لیکر اخرت تلک حضرت ابراہیم کو اصرار رہا جب بھی خدا نے
نمانا چنانچہ صحیح بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی عن النبی ص قال یلقی ابراہیم اباه آذر
یوم القیامة وعلی وجه آذر قترة وغبرة فیقول له ابراہیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول
ابوه فالیوم لا اعصیک فیقول یا رب انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون
فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول الله انی حرمت الجنة علی الکافرین
اور قریب اسی کے تفسیر درمنثور مین بھی ہی پس جب سوال حضرت نوح اپنے بیٹے کی
حق مین اور سوال حضرت ابراہیم اپنے باپ کی حق مین مقبول نہوا تو سوال جناب رسولخدا بھی
اگر کافرین جاہلین کے حق مین نہ مقبول ہو تو کیا قباحت ہے اور اگر کوئی کہے کہ عدم قبولیت
دعا اون پیغمبرون کے تو آیات اور روایات سے ثابت ہی بخلاف دعاے جناب رسولخدا
کی ایمان لانے عمر سے قبولیت اوسکی ثابت ہی ہوگئی تو ہم کہین گے کہ اولاً ایمان عمر تو اول
بحث ہی ہماری آپکے درمیان مین آپ ایمان عمر بقبولیت دعاے جناب رسولخدا ثابت
کیا چاہتے ہین پس اگر قبولیت دعا با یمان عمر ثابت کیجئے گا تو دور مصرح لازم آویگا کہ جسمین
کسیطرح کا اضمار نہین ہی اور ثانیاً لا نسلم کہ علت ایمان عمر استجابت دعا تھی اس لئے کہ دعا
حق کفار مین مرجو الاجابت ہوتی ہی نہین اور اگر ہوتے بھی تو قبول ہی نہین ہوتی بلکہ علت ایمان

وہی طمع دنیا تھی جو دیگر منافقین کے لئے باعث ایمان ہوئے اور اگر فرض مقارنت بین الدعا
وایمان العمر کیجاوے تو یہ مقارنت اتفاقی ہی جیسے درمیان شرطیہ ان کان الحمار ناہقا فالعمر
ناطق کی ہی اور تا لثا غایۃ مافی الباب ثبوت نہین ہی مگر اسلام ظاہری کا وہو لیس من حقیقۃ
الایمان فی شئے خصوصًا نظر بعبارت حملہ حیدری کہ اس مقام پر آنہوا پنا مستند ٹھہرایا ہی اوسمین
لوصاف موجود ہی کہ ایمان لانا بطمع دنیا بقول کا ہن تھا اور ہمنے رد ایمان بکری مین بتوضیح
تمام ثابت کیا کہ ایسا ایمان عین کفر ہی بلکہ بدترین کفر ہی فان المنافقین فی الدرك الاسفل
من النار قولہ فی الترجمۃ الٰہی عزت دے اسلام کو اقول لنسخ صحیحہ حدیث مین اعز الاسلام
ہی اور تائید اسکی کرتا ہی بعض نسخ مین اید الاسلام ہونا کہ گویا روایت بالمعنی ہی آرے لنسخہ
صحیح ترمذی مین البتہ بزاء معجمہ ہی ویشہد علیہ قول عائشہ ان الاسلام یغزبکلا یعز اور ظاہرا
نظر بہ قول ام المؤمنین اپنے آخر صفحہ مین بیان فی عا مین یہ فرمایا ہی اس گروہ کو قوت اور اسلام کو تائید ہوا نتہی پس
مین عز کے معنی قوت اور غلبہ کے ہین جیسا کہ عزنی فی الخطاب مین ہے پس حدیث صحیح ترمذی مین ترجمہ عز بتائید
کرنا بیجا نہین ہی مگر اس مقام پر جو آپ نے ترجمہ بلفظ عزت کیا کہ عرف مین مرادف حرمت ہی
یہ کس راہ سے ہی یا اعتراض ام المؤمنین بھول گئے یا فریب دہی عوام و دفع اعتراض پیش مقدم
جانا بہر کیف ہمارے اور آپکے لگے ترجمہ مین موافقت ہو چکی ہی اب اگر کسی غرض فاسد کی
راہ سے تخالف کیجئے فالمعتبر ہو الاول قولہ عمر ابن الخطاب کے اسلام لانے سے اقول سابق مین
آپ نے فرمایا تھا کہ پیغمبر صاحب نے دعا کی حضرت عمر کے ایمان لانے کے واسطے اگر آپ ترجمہ
لفظی کرتے ہین تو دعا نہ اسلام عمر کی ہی اور نہ ایمان عمر کی بلکہ ترجمہ لفظی یہ ہی کہ تائید کر اسلام
کی بعمر بن الخطاب لیکن کجا دعا تائید اسلام بکافر اور کجا دعائے اسلام و ایمان برائے کافر
دونون مین فرق زمین و آسمان کا ہی ایک دوسرے کو لازم تک نہین ہی چہ جائے اینکہ ایک عین
دوسری کا ہو اور اگر غرض آپکی بیان لازم معنی ہی تو ایمان کا تو اس حدیث مین ذکر ہی نہین نام
ایمان لینا تو افترائے بحت ہی باقی رہا اسلام پس لزوم درمیان تائید اسلام اور اسلام عمر مین

کسی دلیل سے ثابت کرنا چاہو و المدعی مطالب بالبرہان و علی التنزل غایۃ
انی الباب ثبوت اسلام ہوگا کہ جامع مع النفاق بھی ہوتا ہے وھو لیس من الایمان
الحقیقی فی شئ قولہ تمہارے پہلے جھوٹھے ہین یا پچھلے اقول غضب خدا کا چھوٹا پن
آپ خود ہماری حدیث مین کرین اور ہمین کو جھوٹا کہین اسی کو چوری اور سینہ زوری
کہتے ہین اس نالائقی کی سزا یہ ہے کہ ہم بھی آپ کو یون جواب دین کہ ہمارے اگلے
اور پچھلے بحمد اللہ سب سچے ہین اور تمہارے پہلے اور پچھلے والے سب جھوٹے دغا باز مفتری
ہین کیا حدیث صحیح مسلم بھول گئے اوس سے خوب پتا لگجائے گا کہ تمہارے سب بڑون کے
بڑے حضرت ثانی لاثانی کو جناب امیر اور حضرت عباس کاذب و غادر و خائن و آثم
جانتے تھے مع ان علیا علیہ السلام مع الحق والحق مع علی یدور الحق معہ حیثما
دار فاعتبروا یا اولی الابصار ؎ کلوخ انداز را پاداش سنگ است قولہ
رہا امر دوم الی قولہ اشعار حملہ حیدریہ کو نقل کرتے ہین اقول آپکی کیفیت بیانی مین اور
تقریر حملہ حیدری مین بہت فرق ہے آپنے بہت سی باتین بڑہا دین کہ حملہ حیدری مین
ہرگز مذکور نہین جیسا کہ ہمنے آپکی نقض فقرات سخیفہ مین اشارہ کیا اور از راہ کمال دین و دیانت
جو باتین کہ مثبت نفاق عمری تھین آپنے نکالدین از انجملہ قول کا ہے کا یاد آنا اور طمع جیفہ
دنیا کا دامنگیر ہونا قولہ ہر ہر لفظ پر غور کرین اور انصاف فرمائین اقول مومنین موقنین
بحمد اللہ واسطے نزہت خاطر کے اوقات فرصت مین اکثر حملہ حیدری پر ناظر ہین اور چونکہ
فضائل اور مناقب حیدر کرار کہ اہل سنت کیواسطے نشتر جگر گزار ہین اوسمین بھرے ہوے
ہین اہل سنت کو اوسپر نظر کرنے سے انکار ہے آپنے عمر بھر مین معلوم نہین کسقدر خون جگر
کھایا ہے کہ ایک مرتبہ اوسپر نظر ڈالی اور وہ بھی حسب اتفاق قصہ شیرو ہی پر نظر پڑی اور ذکر
ایمان عمر دیکھ کے ایسے از خود رفتہ ہو گئے کہ یہ نہ کھائی دیا کہ کونسا ایمان اوسکے بیان سے
نکلتا ہے ایمان خالص ہے یا وہ ایمان ہے جو عین کفر و نفاق ہے جسے وقت کہ از خود رفتگی جاوے

اور عقل ٹھکانے پر آوے تو ہر ہر لفظ کو غور کیجیے اور مین خود خدا انصاف فرمائے کہ اوس سے
نفاق نکلتا ہو یا ایمان یقین ہو کہ جب ذکر کاہن پر پہونچیگا تو ایسا خنجر جگر گداز نصیب دوستان
سنیان ہوگا کہ مثل آلۂ ابولولو لعنۃ کے زیر ناف سے تا جگر پارہ پارہ کریگا اور بعید نہین ہے کہ دم
اوکھڑ جائے اور ارواح مثل ریاح کے اعالی سے طرف اسافل رجوع لاوے بہت
غنیمت ہوا کہ سرنامہ داستان پر لفظ کیفیت ایمان عمر لکھا تھا کیف لفظ کیفیت نے
عجب کارنمایان دکھایا اور جام سرشار برانڈی مستعملہ کا پلایا اور دوائے بیہوشی کو سونگھایا
کہ آپ کے دل پر اس زخم کاری کا کچھ اثر نہین اور عالم بے خبری کی کچھ خبر نہین ہو لیکن
افسوس ہزار افسوس کہ حضرت عمر مین ابولولو کے کارد زدہ اثر دکھایا کہ باوجود پلانے شراب
نبیذ ہی کے کچھ فائدہ نہوا کما ہو مذکور فی التواریخ **قولہ** کتب معتبرہ سے نہین ہو **اقول** کتب
معتبرہ سے باین معنی ہو کہ مثل داستان امیر حمزہ کی ساختہ اور بافتہ نہین ہو اور جو کچھ لکھا ہو مستند
بتواریخ لکھا ہو گو تواریخ اہل خلاف ہو اور کہدیا ہو کہ ؎ من از گفت راوی بیان
میکنم ٭ گنا ہش براو گفتہ گر بیش وکم ٭ پس اعتبار نہین ہو مگر مثل اعتبار کتب تواریخ دیگر
کے نہ باینمعنی معتبر ہو کہ مثل صحیحین کے ہر ہر قول اسکا فرمودہ رسولخدا ہو اور قطعی الصدور
ایسا ہو کہ تعلیق طلاق زن سنیان موجب وقوع طلاق ہو جاوے شیعون کے نزدیک
اخبار احاد کتب احادیث بلا ضم ضمیمہ تو قطعی الصدور نہین ہین فما ظنک بما فی کتب التواریخ
اور تصحیح الفاظ اور نقوش بہر انطباع موجب تصحیح مضامین روایات نہین ہو اور لفظ اصطلاح
اس مقام پر غلط محض ہو اگرچہ ناسخ ہی سے ہو اوسکی اصلاح فرمائے اور اصلاح لفظ کو
اصلاح معنی پر قیاس نہ کیجیے معلوم نہین کہ کس صاحب کی میز پر سے اوٹھکر اس مقام پر
آنیز نظر کی اور ان اشعار کو آپ نے نقل فرمایا ہو کہ ہوش و حواس ہرگز ٹھکانے پر نہین جو نظم
کہ مثل نظم پروین کے منتظم تھی اسکو مثل اپنے حواس خمسہ کی پریشان کیا ہو چنانچہ مکرر نقل
کرتے ہین کہ ؎ معطر چو مشک تتار ہست این ٭ جگر خستگان را مسیحا ست این ٭

اس بے تکے پن کا جواب نہین ٹھیک مثل ہے بجنسہ جو ہی بقول برغب غب گولر
کھلائے بہار تیرا پھوٹ گیا رفو کا ہے سے کرون قولہ عمر کے ایمان کے نور کو دکھلاتے ہین اقول
سیکڑون برس اس کتاب کی تصنیف کو ہوچکی زمانہ بھر کے سب سنی اندھے تھے کہ اونکو یہ نور
نہ دکھائی دیا تعجب ہی کہ آپ کو کیونکر دکھائی دیا شاید عالم خواب وخیال مین جیسا کہ مشہور ہی
کہ بلی کے خواب مین چھیچھڑے آپ نے دیکھا ہوگا ورنہ حقیقت مین اوس عبارت سے جز ظلمت
کفر ونفاق خلیفہ صاحب کی اور کچھ ظاہر اور ہویدا نہین ہے قولہ خوشبو پھیلاتے ہین اقول
آپ بدبو کو خوشبو تصور کرتے ہین و دماغ جُعَل رکھتے ہین آپ اس کتاب کو نہ دیکھئے ورنہ
اسمین گلہائے مناقب جناب امیر علیہ السلام بھرے ہوئے ہین آپکے لئے موجب مرگ مفاجات
ہوجائیگی چہ عجب رائحہ گل چو لسازد جعل قولہ اوسی محقق کے قول سے اپنا قول ثابت کرتے
ہین اقول اوسی محقق کے قول سے کفر نفاق ثابت ہے دعوائے لسانی بیکار ہے
تتمیم تقریب درکار ہے ہر تقریر پیچ ہی مین اولجھے کوئی کبھی آخر تک نہ پہونچی قولہ
حضرات شیعہ کو رنج دیتی ہین اقول خلاف عقل ہے کہ جس چیز سے سنیونکی جان رنج وقلق
مین پڑے اوس سے حضرات شیعہ کو رنج پہونچے آپ اپنی عقل کے ناخون لیجئے تب کچھ
گفتگو کیجئے قولہ شیعون کے زخمون کو اقول سنیون کے جگر مین جو شیعون کی تیغ تبرا کے
زخم ہین وہ ایسے ناسور ہین کہ کسی مرہم سے اچھے ہونے کے بلکہ شیعہ خندہ ہائے نمکین ہمیشہ
ان زخمون پر نمک پاش ہین آپ اپنی جراحتون کی خبر لیجئے اگر ہوسکے تو اوسی کی مرہم پٹی
کیجئے شیعون کے دل کو مجروح کرنا سے خیال است ومحال است وجنون ست قولہ
دوا اعذار کرتے ہین اقول الحمد للہ کہ دل شیعون کا گلہائے ہمیشہ بہار مناقب حیدری سے
باغ باغ اور دل سنیونکا ہمیشہ خارزار مطاعن ومثالب عمری سے داغ داغ ہین جب نغمہ شراب عمری
سے جسکے جنھین اصرو شطحات بالمار فرماتے تھے افاقہ ہوگا تب جا[illegible] ہلکس فریبے پڑے تم اور کس بد
بو کو خوشبو سمجھتے تم [illegible] گل کیا مہکیگا انوار خدا کے سامنے گھو[illegible] کا کچھ کیا جھلکیگا قولہ ہم بھی

یہ شعر پڑھتے ہین اقول ان شعرونکا پڑھنا کچھ سمجھ مین نہین آیا کہ کس راہ سی ہی اسلئے کہ ان اشعار
حملہ سی تو صاف نفاق عمر کا بیاد آوری قول کاہن پیا ملتا ہی جیسا کہ فرماتی ہین بیت چو آیات معجز بیان را
شنید ٭ ہمش قول کاہن بخاطر رسید ٭ باسلام شد رغبتش بیشتر ٭ کہ انہم شود راست چون
این خبر ٭ اس بیان سے تو صاف صاف ظاہر ہی کہ طمع خلافت سراپا جلافت بقول
کاہن موجب اختیار اسلام ہوئے نہ یہہ کہ اسلام جبرًا و قہرًا من اللہ تھا جیسا کہ آپ نی
باختیار مذہب مجبرہ لکھا اور نہ یہہ کہ اسلام للہ فی اللہ تھا جیسا کہ شاید زعم باطل آپکا ایسا
ہی ہوگا بہلا کون شخص اس اسلام کو جو بطمع حصول زخارف دنیا ہو نفاق نہ کہیگا اور جیسا
کہ ہمنے آپکے اشعار منقولہ مقبولہ سی پتا نفاق کا دیا آپکو لازم تھا کہ کسی شعر سے خلوص ایمان
ثابت کیا ہوتا اور نہ بجاسے قتادے کسی درخت ببہل ہی کی تلاش کی ہوتی کہ شاید
کچھ آپکی خارش کو نفع ہو بحث

فنادہ خوشہ خار دار ۱۲

قال المخاطب الطف الہ سالم بداہ اللہ سبل السلام

اسے حضرات شیعہ تمکو اپنے باذل بے بدل اور اپنے قبلہ و کعبہ کی آب و گل کی قسم
ہی کہ اس روایت کو دیکھو اور غور کرو کہ جو شخص اس دھوم دھام سے ایمان لاوے اور جو
آدمی اس شان و شوکت سے مسلمان ہووے اوسکی نسبت کون خیال کرسکتا
ہی کہ وہ منافق ہوگا یا سچے دل سے ایمان نہ لایا ہوگا یا بعد ایمان کے مرتد ہوگیا ہوگا یا ایسے
شخص سے کبھی پیغمبر صاحب رنجیدہ ہوے ہونگے یا ایسے آدمی کو دشمن اسلام کا اور منافق
سمجھے ہونگے دیکھو جو دعا پیغمبر صاحب نے اونکے لئے کی تھی کیسی جلد خدا نے قبول کی اور
اوسکا اثر کیسا جلد ظاہر ہوا کہ اون کے ایمان لانیکا پہلا کام تو یہ ہوا کہ اول اول نماز
جماعت کی خانہ کعبہ مین ادا ہوئی اور اخیر کا کام اونکا یہ ہوا کہ روم شام اور حلب
اور دمشق مین کلمہ کفر کا پست اور خدا کا کلمہ بلند ہوا ابتداے اسلام کی عزت بھی ونہیں
کی ذات سے ہوئی اور خاتمہ بھی اونہین پر ہوا حقیقت مین دعا اسکو کہتے ہین اور قبولیت

اسیکا نام ہی اے یارو ذرا تو انصاف کو دخل دو اور تعصب اور عناد کو چھوڑو کہ جسکی ذات سے ایک ہزار چھتیس ۳۶ شہر کو دارالاسلام اور جسکی بدولت ہزارون بتخانے اور گرجے ٹوٹ کر مسجدین بنگئین اور جسکے سبب سے کسریٰ اور قیصر کے محلون مین غلغلہ اللہ اکبر کا بلند ہوا اور جسکی وجہ سے اونکی بیٹیان مسلمانون کی لونڈیون مین داخل ہوئین اور جسکی ذات سے ظلمت کفر کی دور ہوئی اور روشنی اسلام کی از شرق تا غرب پھیل گئی وہی تمہارے نزدیک منافق ہی اور اوسی کا نام تمہارے یہان دشمن خدا اور عدو رسول ہی تو معلوم نہین کہ پھر خدا کا دوست اور رسول کا محب کون ہی اگر حضرت عمر کی ذات نہ ہوتی تو آج تمہارے قبلہ و کعبہ لکھنؤ مین بیٹھکر علی علی کہتے باوجود ہیاجی مین رام رام پکارتے یہ عمر ہی کی جوتیونکا طفیل ہی کہ تم خدا کی توحید سے اور پیغمبر کی نبوت سے واقف ہوئے اور کفر چھوڑ کر اسلام اور ایمان کے نام سے آگاہ ہوئے لیکن افرین تمہاری احسان فراموشی پر کہ اوسی کی دشمنی کو تمنے ایمان قرار دیا ہی اور کفر کی بنیاد کھود نیوالے اور اسلام کا نیزہ گاڑنیوالے کا نام منافق اور کافر رکھا ہی حقیقت یہ ہی کہ جب شیطان نے دیکھا کہ بعد اسلام کے کفر پر لا نہین سکتا اور شرک صریح مین گرفتار کر نہین سکتا تب اوسنے یہ تدبیر کی کہ لوگون کے دلونمین کفر کی جڑ دوسری طرح قائم کرے اور باوجود مسلمانیکے دعوی کی اونکو اسلام سے خارج کر دے تب اوسنے یہ تدبیر کی اور رفض کا عقیدہ لوگون کے دلون مین مضبوط کیا اور جن لوگون نے پیغمبر صاحب کو مدد دے اور جنہون نے اسلام کو پھیلایا اور جنکے سایہ سے شیطان بھاگا اونکی عداوت دلونمین ڈالدی تاکہ اس حیلہ سے اوسکا کام نکلے اور لوگ اسلام سے نفرت کرین یا اسلام کا نام لین مگر اصل مین اوسکو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اوس ملعونکا مطلب حضرات شیعہ سے بخوبی حاصل ہوگیا اور اوس شقی ازلی نے اونکے دلون کو اندھا کر دیا کہ وہ ایسے اصحاب جلیل القدر کو برا جاننے لگے اور ایسے دوستون کو پیغمبر صاحب کے برا کہنے لگے اونکی دشمنی کو ایمان سمجھے اور اون کو گالیان دینا عبادت جانا حقیقت مین

اون لوگون نے ایمان چھوڑ دیا اور شیطان کے دام مین آکر اسلام سے ہاتھ دھو یا در جسکو ذرابھی
عقل ہوگی کیا وہ یہہ نہ سمجھیگا کہ اگر وہی لوگ جو اس شدومد سے ایمان لاے کافر تھے اور وہی آدمی
جنہون نے اسلام کو غرب سے لیکر عجم تک اور عجم سے لیکر ہند تک پھیلایا اسلام کے دشمن تھے تو پھر دوسرا
کون مسلمان ہوسکتا ہے ضرور اسکا عقیدہ اسلام سے پھر جائیگا حقیقت مین اسلام کی حقیقت پر
کوئی معتقد نہین ہوسکتا جب تک کہ وہ شیعون کے عقیدہ کو نہ چھوڑے اور پاک سُنّی نہ بنجائے

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اے حضرات سنیہ ٹکو مولوی مہدیعلی خانصاحب کی جان و دل اور عمر طاہر المولد کی ایک گل
کی قسم ہے کہ روایت حملہ کو دیکھو اور غور کرو کہ اس سے کیا نکلتا ہے اور حضرت مخاطب کیا جھک مارتے
ہین عبارت حملہ سے کوئی دھوم دھام اسلام اور نہ کوئی شان و شوکت عمر نافرجام نکلتی ہے
ان سالی بنوئی مین جوتی پیزار البتہ نکلتی ہے لیکن دھوم دھام مخاطب والا مقام نے
اپنی عبارت محل انتظام مین ابتہ کی ہے کہ تقریب مسلمانی عمر مین ملائکہ آسمانی کو نوید ی بلایا
اور محفل شادی مبارکبادی جمایا اور ایک پرانا کھوسٹ دام مین پھنسایا اور اوسکو نوشہ بنایا اور
ملائکہ سے طرفہ کھلایا اور کل ارباب نشاط کو جمع کرلایا بیت زہرہ وقت شادی کو بجاتی ہوئی آئی تھا اور
اہل ستارون کے شاقی ہوکے آئی + لیکن حضرت عمر اس ساز و سامان پر بھی مسلمانی پر
راضی نہ ہوئی تب ملائکہ سے اونکے کھونٹو کو کھچوایا اور سونیکی چڑیا کو اوڑایا اور زبردستی مسلمان کرایا
ایسی مسلمانی پر جو اہلسنت سنت عمرہ قایم ہین اونکی جان قربان ہو طرفہ یہ کہ شیعون کے
بھی اس تقریب مین مبارک اور سلامت کے ارمان ہین ان سب خرخرفات کا بطلان اور
کذب اور افترا پرداز ہونا مثل روز روشن کے بحمد اللہ المنان بخوبی عیان ہو عیان را چہ بیان
و ما انزل اللہ بھا من سلطان فما لھولاء حزب الشیطان کیف یفترون
علی اللہ ... ان اور شان شوکت عمری کی داد دے کے اوہون سے جو بیان کھائی

اور ڈھول دھما بجائے اور ٹڑا اوپر ہو جاؤ اور ریش کثیف کے اوکھڑ اوا نے اور پیغمبر خدا کی
کھڑکیان جھڑکیان ہو بھاؤ سے کما مر من الصواعق خوب ظاہر و باہر ہے قولہ کون خیال
کرسکتا ہے کہ وہ منافق ہوگا اقول اے حضرات سینہ زوری غور تو کرو کہ جسکا ابتدا کار
ایمان لانا بطمع دنیا ہوا اور ہمیشہ اپنے شک کا ثبوت مین اقرار کرے خصوصا روز حدیبیہ
اور ہمیشہ قول و فعل خدا و رسول پر اعتراض کرے یہانتک کہ پیغمبر کو ازرو تعریض حسبنا
کتاب اللہ کہی وصیت نامہ نہ لکھنے دی اور اونکی شان مین الرجل لیہجر کہا اور آخرکار
اوسکا غصب حقوق اہلبیت بجا لا کر اور ایذا دہی بضعہ رسول ہو اور واللہ لاحزن علیکم
البیت پکاری اور وثیقہ فدک کو پہاڑ یہانتک کہ وہ معصومہ اوسکا پیٹ پہاڑی جانیکی
بددعا کری ایسی شخص کو کون مسلمان کہسکتا ہے بیت ہرگزم باور نمی آید زرو سے اعتقاد
حق زہرا خوردن و دین پیمبر داشتن + شکر خدا کہ کیسی خدا نے اوس معصومہ کی دعا
ابولولو کے ہاتھ پر جاری کرائی واہ حقیقت مین دعا اسکو کہتے ہین اور قبولیت اسیکا
نام ہے قولہ جسکی ذات سے ایک ہزار چھتیس شہر اقول جوانمرد کہ خود اپنے تئین مادہ بزکوہی
کہے اور طعنات و حملات و ضربات افلح سہے نسبت اشاعت اسلام اوسکی ذات کیطرف
دینی کی کوئی وجہ خیال مین نہین آتی جن لڑائیون مین ذات شریف بتوفیق قہری بالطمع
مال غنیمت جناب رسالت مآب کے ہمرکاب تھے اونہین تو بعادت جبلی پشت دیکر بھاگے
اور بعد آنحضرت کے باتفاق مورخین کبھی مدینہ سے مرتے دم تک قدم باہر نہ رکھا تحذرات
فی الجمال سے ہمیشہ آپکو کمتر سمجھا یہانتک کہ متبرزات اور متبرجات باجمال اور راکبات
علی الجمال و البغال نے اونسے کہین بڑہ بڑہ کر کام کیے ولنعم ما قیل بیت نہ ہر زن زن است
و نہ ہر مرد مرد + اونکی ذات شریف کی طرف نسبت مردانگی دینا عجب بیحیائی ہے کہ جسکو
ذوات الاعلام کی بیحیائی سے بھی ایک نیزہ بڑھکر کہنا چاہیے اسمین کچھ شک نہین ہے
کہ مسلمانون کے لشکر اکثر فتحیاب ہوئے مگر بعضون کی نیت اونسے اعلاے کلمۂ حق تھا اور بعضے

خواہان مال ومنال دنیا تھے ومنکم من یرید الدنیا ومن یرید الدنیا نوتہ منہا وماله فی الاخرۃ من خلاق بالجملہ ہر شخص بمقتضائے لکل رجل ما نوی اپنے ثمرات اعمال پر فائز ہوا خلیفہ جی مغرب مین لشکر مشرق مین لشکر والے وہی لوگ جو خلیفہ صاحب کو نامرد کہتے تھے جیسا کہ خیبر مین یہ جنبونہ ازالۃ الخفا مین وارد ہی الغرض فتوح بلاد مین خلیفہ صاحب کی مردانگی کو کیا مداخلت اور اگر خواہی نخواہی نسبت طرف خلیفہ صاحب کو دینا ضرور ہی جیسا کہ مشہور ہی کہ لڑے لشکر نام بادشاہ کا تو یہ نسبت ویسی ہی ہوگی کہ جیسے کوئی کہے کہ بعض معظمات کی مردانگی سے بلاد ہند وسند مفتوح ہوئے آرے آرے یہ سب تو کچھ نہین مگر اس امر مین خلیفہ صاحب کی مداخلت تام ظاہر ہے کہ جب اونہون نے خلیفہ بحق کو معزول اور مخذول کیا اور بنائے خلافت اوپر شورے اور کونسل اور کمیٹی کے رکھی تو مسلمانون کی نظر مین اہلبیت طاہرین ایسے ذلیل وخوار ہوے کہ قابل خلافت نظر عوام مین نہ رہے بلکہ قابل قتل اور ہتک حرمت ہوگئی ایسے اساس ظلم وجور ڈالی کہ مسلمانان شام ودمشق وکوفہ وبصرہ جسکی بدولت ایسے کلمہ گو ہوے کہ بنیاد خاندان رسالت کو جڑ سے کھود کے پھینک دی ولنعم ماقیل بیت بدکردن شمر ہم زبد کردن اوست ٭ خون شہدا تمام برگردن اوست اسی سبب سے اللّٰھم اللعن اوّل ظالم ظلم حق محمّد وآل محمد وآخر تابع له علیٰ ذالك اللّٰھم العنھم جمیعا شیعہ دن رات پکارتے ہین قوله جسکی ذات سے ظلمت کفر اقول جن لوگون کی ذوات نجس وناپاک سے ظلمت ظلم وجور وتاریکی فسق وفجور دور عالم مین پہیلی واز شرق تا غرب لاکھون بلکہ کرورون خوارج ونواصب تشنہ خون ذریت بتول واولاد رسول پیدا ہوے کیون سنیو تمہارے نزدیک وہی پکّے مسلمان تھے ذریت رسول کے حق کو غصب کرنا الضعۃ الرسول کے گھر کو جلانا اسیکا نام تمہارے نزدیک دوستی خدا ورسول ہی تو معلوم نہین کہ پھر دشمن خدا ورسول

کون ہے اگر حضرت عمر کی ذات نہوتی تو آج رام پور کے خارجی مثل رام رام کے
عمر عمر نہ پکارتے اور مثل بم بم کے چار یار کا دم نہ بھرتے اور اگر جناب امیر علیہ السلام کی
خلافت ظاہری غصب نہ ہوتی تو تمہارے قبلہ و کعبہ سید احمد خان
بھی علی گڈہ مین بیٹھکر آج علی علی پکارتے اور نصاری کے میز پر گردن مروڑی مرغیان
کھاتے یہی عمر ہے کہ جسنے جناب امیر کی جوتیون کے صدقے سے مال غنیمت پاکر عزت
و اعتبار بہم پہونچایا اور پھر اونکے ساتھ بعد جناب رسولخدا کے نمکحرامی پیش آیا اور اگر جناب امیر
علیہ السلام کی شمشیر ابدار نہوتی تو ای سینو تم اور تمہاری اگلے پچھلے ہرگز کفر ظاہری کو نچھوڑتے
اور اسلام کے نام سے برای نام بھی آگاہ نہوتے تمہاری عبد العزی کبھی عبد اللہ نکہلاتے دوسری
تیسری صاحب بھی عبد اللات والمنات رہجاتے تمہاری قبلہ و کعبہ موچی صاحب اجودھیا جی
مین رادھا کرشن رادھا کرشن پکارتے تمہاری جد امجد بساطی صاحب پریاگ جی مین
سر مونڈاتے یا گیاجی مین گائے پنجواتے کبھی گائے کا گوشت نہ کھاتے بلکہ سور کھاتے آفرین تمہاری
سمجھ پر کہ دوستی دشمنان خدا کو تمنے ایمان قرار دیا ہے اور ایمان کی بنیاد کھودنیوالے اور
امت رسول مین اختلاف عظیم ڈالنے والے اور ظلم و ستم کا جھنڈا گاڑنے والے کو تمنے خلیفۃ
الرسول نام رکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب شیطان نے دیکھا کہ ظاہر بظاہر ہدم بنیان اسلام
کر نہین سکتا اور بخوف ذو الفقار حیدر کرار لات و عزی کی پرستش کرانے کی کوئی سبیل
نہین ہے تب اوسنے یہ تدبیر کی کہ لوگون کے دلون مین کفر کی جڑ دوسری طرح قائم کی اور
منافقین امت سے ایک دوسرے لات و عزی بنائے اور اونہین کو پجوانا شروع کیا اور
باوجود دعوائے مسلمانی کے اسلام سے خارج کر دیا اور جن لوگون نے پیغمبر صاحب اور اونکی
اولاد اطہار سے برائیان کی تہین اور جنہون نے ظلم و ستم کو دنیا مین پھیلایا تھا اور جنکو شیطان نے
ہمیشہ اپنے سایہ عاطفت مین رکھا تھا اونکی محبت دلون مین بٹھا کر ڈال دی تاکہ اس حیلہ
سے اوسکا کام نکلے اور لوگ اسلام کے نام سے نفرت کرین یا اسلام کا نام لین مگر اصل مین

اوسکو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اوس ملعون کا مطالب حضرات اہل سنت سے بخوبی حاصل ہوگیا
کہ اوس شقی ازلی نے اونکے دلون کی آنکھون کو اندھا کردیا کہ ایسے منافقین ذلیل القدر کو بڑا
جاننے لگے اور ایسے دشمنان پیغمبر صاحب کو اچھا کہنے لگے ایسے منافقین گمراہون کی دوستی کو
ایمان سمجھے اور اونکو پرستش کرنا عبادت جانا حقیقت مین اون لوگون نے ایمان چھوڑ دیا
اور شیطان کے دام مین آکر اسلام سے ہاتھ اوٹھایا ورنہ جسکو ذرا بھی عقل ہوگی کیا وہ یہ
نہ سمجھیگا کہ اگر وہی لوگ جو فقط زبانی ایمان لائے مومن تھے اور وہی آدمی جنہون نے نصب
اور خروج کو عرب سے لیکر عجم تک اور عجم سے لیکر ہند تک پھیلایا اور جنکی بدولت مثل
افواج یزیدی دشمنان اولاد پیغمبر پیدا ہوئے اگر وہی لوگ پکے مسلمان تھے تو ایسے اسلام کو
سلام جو کوئی ایسے ظالمون کو پیر و مرشد مسلمانان سنے گا ضرور اوسکا عقیدہ اسلام سے
پھر جائیگا حقیقت مین اسلام کی حقیت پر کوئی معتقد نہین ہو سکتا جب تک کہ وہ
سنیون کے عقیدہ کو نچھوڑے اور پاک شیعہ نہ بنجاوے واللہ یہدی من یشاء الی
صراط مستقیم **قولہ** جنکے سایہ سے شیطان بھاگتا **اقول** شیطان کے سایہ سے شیطانکا
بھاگنا کون مسخرا مسلم کرتا ہے نہایت شوخ چشمی ہے احادیث موضوعہ مفتعلہ کے
مضامین شیعون کے سامنے بلا حجت و برہان ذکر کرنا خصوصًا ایسے احادیث کہ
جسکے واضعین کو ہوا ے مدح عمری ایسی سوجھی ہے کہ معاذ اللہ جناب رسولخدا
کے تحقیر سے کچھ باک نہین ہے اور یہ امر تو بنا بر اعطاے عہدۂ اتالیقی جناب رسالتمآب
بعمر ابن الخطاب بنا بر مزعوم باطل اولی الاذناب کچھ دشوار نہین ہے مگر مصیبت کبریٰ
اور داہیہ عظمیٰ یہ ہے کہ مزیت اوس سے بھی لازم آتی ہے کہ خود حضرت ثانی جنکے ایک بال
ہونے کی تمنا رکھتے تھے اور اونکے سر مبارک پر بمقتضاے اِنَّ لِی شَیْطَانًا یَعْتَرِینِی
شیطان سوار رہا کرتا تھا کجا شیطان کا بھاگنا اور کجا شیطان کا مسلط ہونا اب
مناسب یہ ہے کہ اون احادیث مکذوبہ سے بھی ہم کچھ واسطے نزہت خاطر مومنین کے

ذکر کرین پہلی حدیث صحیح ترمذی مین ہی یقول خرج رسول اللہ فی بعض مغازیہ فلما انصرف
جاءت جاریۃ سوداء فقالت یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ سالماً
ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنّی فقال لہا رسول اللہ ان کُنتِ نذرت فاضربی
والا فلا فجعلت تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب
ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استہا ثم قعدت علیہ فقال رسول اللہ ان الشیطان
لیخاف منک یا عمر انی کنت جالسا وہی تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی
تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب ثم دخلت انت یا عمر فالقت الدف محصل روایت
یہ ہی کہ جناب رسولخدا بعض غزوات سی پہرے پس ایک بی حبشن نے عرض کیا کہ مینے
نذر کیا تھا کہ اگر آپ کو صحیح و سالم پاؤن تو آپکے آگے دائرہ بجاکے گاؤن اونحضرت نے
اوسکو گانے بجانے کی اجازت دی الغرض بی حبشن نے معاذ اللہ خود جناب رسولخدا
کے سامنے جلسہ بھنگیرخانہ کا جمایا اور حضرت ابوبکر بھی داخل جلسہ ہوئے اور دیگر بزرگواران
بھی مگر بی حبشن نے جو سما باندہا تھا اوسی دہن مین تھین یہانتک کہ حضرت عمر کا بھی
اتفاق دخول ہوا ظن غالب تھا کہ یہ حضرت بھی اوسکے گانے پر تالیان بجاتے
مگر آپکی رعب نے اوسکے گلے مین سرمہ دیا یہانتک کہ اوسنے دف کو زیر مقام مخصوص چھپالیا
پس جناب رسولخدا نے فرمایا کہ البتہ شیطان عمر سے ڈرتا ہی کہ نہ مجھ سی بھاگا نہ ابوبکر و علی
وعثمان سے بھاگا مگر عمر سے بھاگا اے حضرت مخاطب کہ سنّی بھائیو ذرا تو انصاف کرو
کہ واضع اس حدیث نے کسقدر جرأت خدا اور رسول پر کی کہ نسبت دی جناب رسولخدا
کی طرف ایسے ایک امر شنیع کے کہ عقول جسکو ہرگز باور نکرین یعنے معاذ اللہ جناب
رسولخدا گانا بجانا ایک زن اجنبیہ کا سنین حالانکہ خود مکرر فرمایا ہو الغناء رقیۃ الزنا
پھر بلائے عظمی واسطے سینون کے لزوم فضیلت عمری ہی او پر ملازمان بکری کے اور جسقدر
اسمین غور کیجیگا بہت سی لطائف پائیگا ہم اپنے اوقات شریف ایسے مزخرفات مین کیون ضائع کرین

لطیف تر اس سے دوسری حدیث سنی اوسے صحیح ترمذی مین اور کتاب ازالۃ الخفا وغیرہ مین بھی
موجود ہے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ جالسًا فسمع لغطًا وصوت صبیان فقام رسول اللہ
فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ
فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال اما شبعت اما شبعت قالت فجعلت اقول لا
لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنہا قالت فقال رسول اللہ انی
لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت انتہی
محصل یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے بی بی کو یعنی حضرت حمیرا کو اپنے کاندھے
پر سے ناچ قوم حبشہ کا دکھاتے تھے اور جب حضرت پوچھتے تھے
کہ تو آیا سیر نہین ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ بدروغ مصلحت آمیز فرماتی تھین
کہ نہین جسمین حال اپنی قدر و منزلت کا معلوم ہو جائے اور اقرار اپنے کذب کا کرنا عین
مقتضائے صدیقیت تھا بہرکیف جناب رسولخدا کے کندھے پر مسلط رہین یہانتک
کہ گذر حضرت عمر کا اوس مقام پر ہوا انکی شکل متبرک کو دیکھتے ہی سب شاہدین مجمع رقص
جیسے کہ کفار دیکھنے شکل سکینہ سے کہ مفسر بصورت گربہ ہے کما عن النہایہ مثل چوہون کی
کہ بلی کی صورت دیکھتے ہی بھاگتے ہین بھاگے پس جناب رسولخدا نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ شیاطین
جن وانس عمر سے بھاگتے ہین اور خود حضرت عائشہ بھی اوس تفرج گاہ سے پھرین انتہی
محصلا اقول ہمکو نہین معلوم کہ اس راوی کذاب نے کہ فقط بغرض موہوم اس بات
کے کہ زیادتی محبت و منزلت بی بی عائشہ ثابت ہوئی کسی قسم کی اہانت جناب رسولخدا
مین کوتاہی نہین کی خود حضرت عائشہ کو جن سے شمار کیا یا انس سے بہرکیف یہ روایت
چند باتون کے تماشا گاہ ہے اول جناب رسولخدا کا بنفس نفیس متوجہ تماشائے رقص و غنا
اور لہو و لعب ہونا دوسرے بقول خود بی بی عائشہ تعالی دوسرون کو بھی بہ حضوری
مجمع شیاطینی دعوت کرنا تیسرے جورو کو واسطے دیکھنے تماشائے اجانب و نامحارم کے بلانا

اللغط آواز بے معنی گردن
الزفن الرقص واللعب
من نہایہ ۱۲

چوتھے جورو کو کندھی پر چڑہانا کہ خلاف وقار نبوت ہی پانچوین ہیئت کذائی سی جورو کو ناچ دکھانا کہ جسکو ادنی اجلاف بھی نہین کرتے چھٹے جبتک اوس بدبخت کا پیٹ نہ بھرا معاذ اللہ جورو کے ٹٹو بنے رہنا ساتوین صدیقہ کا بیان عدم سیری مین باقرار خود کذبیہ ہونا اٹھوین شیاطین جن والنس کا جناب رسولخدا سے نہ بھاگنا اور عمر سے بھاگ جانا کہ دلالت صریحی اوپر تفضیلت عمری کے جناب رسول خدا پر رکھتا ہی نوین جناب رسولخدا اور عائشہ کا شاہدین مجمع شیاطین سے ہونا دسوین اونکو مجامع شیاطینی سے منع کرنا اور خود اوسکے مرتکب ہوکر مصداق یقولون مالا یفعلون اور اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کے ہونا فتلك عشرة کاملہ اے حضرات اہلسنت یہ کیا مذہب تمہارا ہی کہ اسلام کو یہود و نصارا سے رسوا کیا ہی اور دین وایمان کی کتابون مین ایسے مزخرفات کی تصحیح کرانی ہو نہ از خدا شرمی و نہ از خلق آزرمی

قال المخاطب القمقام بداہ اللہ سبل السلام

مین اس مقام پر ایک اور بات شیعونکی لکھنا مناسب سمجھتا ہون تاکہ اونکے عقیدے کی خوبی اوس سے ظاہر ہوجاے اور اونکی دشمنی اسلام وایمان سے ثابت ہوجائے یہ امر تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ حضرت عمر کی ذات سے نہایت تقویت دین کی ہوئی اور اسلام کی جڑ اونہین کے سبب سے مضبوط ہوئی چنانچہ صاحب حملہ حیدریہ نے باین تعصب خود اقرار کیا ہی کما قیل ؎ وزان بیشتر یافت دین تقویت ۔ اور ظاہر ہی کہ جسکی ذات سے دین نے تقویت پائی ہوگی اوسکی ذات سے پیغمبر صاحب کو محبت بھی بدرجہ غایت ہوگی لیکن موافق روایت شیعون کے پیغمبر صاحب کو کسی سے اسقدر عداوت نہ تھی جیسے کہ حضرت عمر سے تھی اور اونکے مرنیکی خبر سے جسقدر حضرت کو خوشی ہوئی ایسی کسی خبر سے نہ ہوئی تھی اور جو فضائل اوس روز کے جسروز کہ حضرت عمر نے شہادت [illegible] خبر [illegible] کہ من [illegible] فضائل جمعہ

اور عید اور روز غدیر کے بھی بیان نہین کیے اور جو برکات اور فائدے اہلبیت کو
اوس تاریخ مین ہوئے ہین جس تاریخ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے وفات پائی
ایسی کبھی کسی روز نہین ہوئی چنانچہ زاد المعاد مین جو معتبرین کتب شیعہ سے ہو اور
ملا باقر مجلسی جسکے مولف ہین اوسکے آٹھوین باب کی پہلی فصل مین ایک طول طویل روایت
لکھی ہے جسکو ملا صاحب نے اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا ہو اوسکا مختصر مضمون ہم
لکھتے ہین حذیفہ ابن یمان صحابی سے روایت ہی کہ مین نوین ربیع الاول کو پیغمبر صاحب
کی خدمت مین حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت کے پاس امیر المومنین علی مرتضی اور حضرت
امام حسن اور امام حسین بیٹھے ہوئے ہین اور کھانا نوش فرما رہے ہین اور حضرت نہایت خوش
اور حسنین علیہما السلام سے کہہ رہے ہین کہ کھاؤ بیٹا کھاؤ یہ کھانا تمکو مبارک ہو کہ آج کا دن وہ ہے
جسمین خدا اپنے دشمن کو اور تمہارے جد کے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمہاری مادر مشفقہ کی
دعا کو قبول کریگا کھاؤ بیٹا کھاؤ کہ آج وہ دن ہے کہ خدا تمہارے شیعون اور محبون کے اعمالکو
قبول کریگا کھاؤ بیٹا کھاؤ کہ آج کی تاریخ خدا میرے اہلبیت کے فرعون کو ہلاک کریگا کھاؤ بیٹا
کھاؤ کہ آج کے دن خدا تمہارے دشمنون کے عمل کو باطل کریگا کھاؤ بیٹا کھاؤ کہ آج کی تاریخ خدا
کے اس قول کی تصدیق ہوگی فتلک بیوتہم خاویۃ بما ظلموا کہ آج کے دن گھر اونکے خالی
ہونگے بسبب ظلم کے جو اونہون نے کیا تھا حذیفہ صحابی کہتے ہین کہ مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ
کیا آپ کی امت مین بھی کوئی ایسا ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان ایک بت منافقون سے
اونکا سرگروہ ہوگا اور دعوی ریاست کا کریگا اور تازیانہ ظلم و ستم کا اپنے ہاتھ مین لیگا اور
آدمیون کو خدا کی راہ سے منع کریگا اور خدا کی کتاب کو تحریف کریگا اور میری سنت کو
بدل دیگا اور میرے وصی علی پر زیادتی کریگا اور خدا کے مال کو ناحق اپنے اوپر حلال کریگا اور
غیر طاعت مین خدا کی صرف کریگا اور مجھکو اور میرے بھائی علی کو جھوٹا کہیگا حذیفہ نے کہا کہ یا
حضرت اگر وہ ایسا ہے تو کیون آپ اوسکے لئے دعا نہین کرتے تاکہ وہ آپکی زندگی مین ہلاک ہوجاوے

حضرت نے جواب دیا کہ مین خدا کی قضا پر جرات نہین کرتا اور جو کچھ اوسنے اپنے علم مین قرار دیدیا ہی اوسکا بدلنا اوس سے نہین مانگتا لیکن یہ خدا سے سوال کرتا ہون کہ خدا اوس روز کو فضیلت دے اور تمام دنون پر اوس دن کو عزت بخشے چنانچہ خدا نے حضرت کی دعا قبول کی اور وحی کی کہ ای پیغمبر مین اوس دن کو افضل کرتا ہون اور علی کو تیرا سا رتبہ اوسی کے ظلم کے سبب سے عطا کرونگا وہ شخص مجھپر جرات کریگا میرے کلام کو بدلدیگا میرے ساتھ شرک کریگا لوگون کو میری راہ سے منع کریگا میرے ساتھ تکبر پیش آئیگا اسلیئے مینے ملائکہ ہفت آسمان کو حکم دیا کہ اوسدن کو جسمین وہ مارا جائے شیعون اور محبون کے لئے عید کرین اوس تاریخ کو میری کرسی کرامت کو بیت المعمور کے برابر نصب کرین اور تمام شیعون کی مغفرت کی دعا کرین اور مین نے تمام فرشتون کو حکم دیا ہی کہ اس تاریخ سے تین دن تک قلم آدمیون سے اوٹھا لین اور کوئی شخص کچھ گناہ کیون نہین کرے اوسکو نہ لکھین اے محمد اس دن کو مین نے تیرے لئے اور تیرے شیعون کے لئے عید بنادیا ہی انتہی ترجمۃ بلفظہ ایہا المومنین اس روایت کو دیکھو اور شیعون کے ایمان اور انصاف اور عقل پر رو و تعجب ہی کہ زمین شق نہین ہوتی کہ وہ سما جائین قہر کی بجلی نہین گرتی کہ وے جلجائین طوفان غضب نہین آجاتا کہ وہ ڈوب مرین دیکھو پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا پر اس حدیث مین کیسی تہمت کی ہی اور خدا کے محبوب پر کیا افترا باندہا ہے خدا اس قوم سے جسنے اپنی آنکھون کو اندہا اور کانون کو بہرا اور دلون کو غافل کر رکھا ہی اس تہمت اور افترا کا بدلا لے درحقیقت انہین کی شان مین یہ صادق ہی کہ لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل واولیئک ہم الغافلون کوئی دقیقہ بے ایمانی اور کفر کا نہین ہی جو اس حدیث کے واضع نے چھوڑا ہو اور کوئی جھوٹھ اور افترا نہین رہا جو پیغمبر صاحب کیطرف منسوب نہ کیا ہو بھلا کون شخص ہی جو اس بات کو مانیگا کہ جس شخص کے ایمان لانے کے لئے خود ہی حضرت نے دعا کی ہو اور جس کے لئے بروایت امام باقر علیہ السلام اللہم اعز الاسلام بعمر بن خطاب

کہا ہوا اور جسکے حق مین خدا نے حضرت کی دعا قبول کی ہو اور جسنے مسلمان ہوتی ہی جھنڈا اسلام کا کعبہ مین گاڑ دیا ہو اور جسنے اسلام لاتے ہی حضرت کو کعبہ چلنے پر مستعد کیا ہو اور جسنے تمام عمر اپنی حضرت کی محبت اور اطاعت اور فرمانبرداری مین اور اپنی ساری زندگی اسلام کے پھیلانے مین صرف کردی ہو اور جسنے دنیا کی کسی قسم کی لذت نہ اوٹھائی ہو اور جسنے خدا کی راہ مین جان دیدی ہو اوس سے پیغمبر صاحب اسقدر رنجیدہ ہون کہ اوسکے مرنے پر اسقدر خوشی کرین اور اوس کے مرنے کی دن کو عید الفطر اور عید الضحیٰ اور عید غدیر سے بھی بڑھکر افضل جانین اور خدا اوسکے مرنے سے اسقدر خوش ہووے کہ تین دن تک گناہون کے لکھنے سے قلم اوٹھائے اور شیعونکو اجازت دے کہ وے اس تین دن کے عرصے مین چاہین زنا کرین چاہین شراب اور سور نوش فرماوین چاہین مسجدین ڈھاوین چاہین قران جلاوین جو دل چاہے کرین نکوئی پوچھنے والا ہی نہ بتلانیوالا ہے کرام کاتبین سے تو اونکا لکھنا پڑھنا بند بس ایسی حالت مین بھی اپنی خواہشین پوری نکرین تو کب کرین گے خدا کے لئے انصاف کرو اور اس عقل کے دشمن ایمان کے عدو فرقہ کو دیکھو کہ ان کو کسقدر شیطان نے بہکایا ہے اور اسلام کی راہ سے کسقدر دور کردیا ہے سبحان اللہ کیا دین اور کیا مذہب ہے کہ بیچاری نمازی برسون نماز پڑھتے پڑھتے مرین روزے رکھنیوالے تیس دن تک گرمیون کے دنون مین بھوک پیاس کی تکلیف اوٹھاوین حاجی ہزارون منزل سے مصیبت کی راہ طے کرکے کعبہ مین پہنچین اور حج کرین عبث جہنم کے مستحق ٹھہرین اور شیعہ بھائی گھر بیٹھے زنا کرین اور شرابین پئین اور ربیع الاول کی نوین تاریخ کو اپنے بابا شجاع کے نام پر حلوے کھاوین اور لعنتی کھانا نوش کرین اور سب سے زیادہ ثواب پاوین واہ کیا خدا کا عدل ہے شاید اسی سبب سے خدا کو عادل سمجھتے ہین اور عدل کو اصول خمسہ دین مین جانتے ہین اگر ایمان اسیکا نام ہے اور محبت اہلبیت اسی کو کہتے ہین تو افسوس ہے ایسے ایمان اور ایسی محبت پر اور اگر محب اور مومن ایسے ہی لوگ ہوتے ہین تو وائے اونکے حال پر سو گرو لعنت لعنت بروے۔

قول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

شیعون کی بات اپنے سنی بھائیون کے سامنے یعنی جولاہے دھنے کنجڑے قسائیون کے سامنے توکہنا مناسب ہر کہ وہ البتہ آپکی تصدیق کرینگے اور بھکینگے انا ارسلنا الشیاطین الی الکافرین توزہم ازا لیکن شیعون کے سامنے کہنا توبہت نامناسب ہر کہ وہ آپکی کلام کی دھجیان اڑائینگے اور آپکی مکروفریب کی قلعی کھولدین گے محصل کلام مختل النظام اس مقام پر یہ ہر کہ ایک مصرع حملہ حیدری اسپر دلالت کرتا ہی کہ عمر کی ذات سی تقویت دین اسلام ہوئی اور جسکی ذات سی تقویت دین اسلام ہوئی ضرور ہر کہ پیغمبر کو اوس سے محبت بدرجہ غایت ہو نتیجہ یہ کہ عمر سے پیغمبر کو محبت بدرجہ غایت تھی پس بنا براسکے جو حدیث شیعون کی دلالت اوپر اسکے کرتی ہر کہ عمر سے پیغمبر کو عداوت تھی وہ حدیث غلط ہوگئی ہرچند شاہد تقریر دلپذیر سینہ کو آپنے ایسا سنوار ابنایا کہ جسکی صورت پر اہلسنت غش کرگئے مگر جب شیعون نے اوسکو اپنے تحت تصرف کیا تو دخول بچند دخول کردیا اول یہ کہ مصرع حملہ حیدری قول شاعر کا ہر کہ جسنے تواریخ اہلسنت مثل مدارج النبوۃ وغیرہ سے نظم کیا ہے اور ہرجگہ العھدۃ علی الراوی کہا ہر اور کہین اشارہ لطیف طرف قدح وجرح کے بھی کردیا ہی پس ایسے قول تواریخی اہل سنت کو معارض بحدیث نہین کرسکتے دوئم یہ کہ لفظ مصرع کو اسپر دلالت نہین ہر کہ عمر کی ذات سی دین کو تقویت ہوئی اسلئے کہ مرجع ضمیر ازان کا اوس مصرعہ مین سے ازان یافت دین نبی تقویت ۔ ذات عمر نہین ہر بلکہ مرجع ازان کا اسلام عمر کافر شدید الکفر ہی یعنی عامۃ الناس نی جانا کہ جب ایسا شدید الکفر دام اسلام مین آیا تو بیشک اسلام کچھ حقیقت رکھتا ہی اگرچہ دام اسلام مین آلو پھنسا نیوالی حضرت مخاطب کی نزدیک ملائکہ تھی اور ہمارے نزدیک طمع دنیا سے درآرد طمع مرغ وماہی بدام ۔ سوم یہ کہ تقویت دین کی ذات سی ایک ہیجڑے بزدلے کی جو ہر لڑائی سے بھاگا اور مثل مادہ بزکوہی کے پہاڑون پر اچکا عقل کسی عاقل کے باور نہین کرتے تمکو اپنی عمر ہی کے قسم ہی سچ کہو کہ حضرت عمر کس لڑائی مین لڑے اور جسکو خدا نے بقول تمہارے عہدہ کافر کشی دیا تھا اوسکے ہاتھ سی کون کافر

مارا گیا بھلا دس بیس نہین سہی ایک ہی کافر کا نام بتلا دیجیے شیعون کی کتابون سے
نہین سہی سنیون ہی کی کتابون مین دکھا دیجیے کہ آپکی تلوار صاعقہ کردار جو سات
بالشت کی لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی تھی کما فی روضۃ الصفا کسی معرکہ مین معرکہ آرا
ہوے بھی یا ہمیشہ مثل دشنۂ قصابی ذبح اسیران دست و پا بستہ پر تیار رہتے تھی اگرچہ
کبھی وہ بھی منصۂ ظہور مین نہ آیا حضرات اہل سنت کی عجب بیحیائی اور بے غیرتی ہے
کہ ایسے جبان کی طرف نسبت کافر کشی دیتے ہین ظاہر ہے کہ راتونکو تخلیہ مین
بنفس نفیس کافر کشی کرتے ہونگے بدین نظر اگر شیعہ بھی اونکو لقب کافر کش دین تو ہماری
نزدیک کچھ جاے مضائقہ نہین بلکہ بڑی وسعت کا مقام ہے کہ ایک دو کافر کا ذکر نہین
بلکہ بہت کافر مارتے ہونگے اور چہارم یہ کہ سلمنا کہ تقویت دین اونکی ذات سے ہوئی
مگر لا نسلم کہ یہ امر لله فی الله تھا اور افعال منافقین کبھی لله فی الله نہ تھی بلکہ بطمع دنیا و بطمع
ریاست و بطمع ملک گیری تھی پس جو منافق کہ بطمع دنیا تقویت دین کرے اور دین کو
بہانہ و ذریعہ حصول دنیا کرے وہ ہرگز محبوب خدا و رسول نہین ہو سکتا بلکہ مبغوض خدا
و رسول ہوگا پس حدیث شیعہ جو اوسکے منافقیت اور مغضوبیت من الله و الرسول ہونے پر
دلالت کرتی ہے بہت ٹھیک ہے تعجب ہے کہ کیون نہین جائز ہے کہ جسطرح سے اسلام عمر بقول
تمہارے ایک امر جبری و قہری تھا کہ ملائکہ جھونٹے پکڑ کے اوسکی طرف لائے اوسیطرح سے
کیون نہین جائز ہے کہ تقویت دین بھی خدا نے اوس سے جبر او قہر کرا لی ہو کیا احادیث
صحیح بخاری وغیرہ ان الله لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر و باقوام لا خلاق لہم
و یؤید الاسلام برجال ما ہم من اہلہ آپ بھول گئے پس تائید و تقویت
از دین کے اگر خدا نے ایک فاجر سے کی تو اوس فاجر کے لئے کیا شرف ہوا اور یہ
فاجر کب محبوب خدا اور رسول ہوگا بنا بر اسکے حدیث شیعونکی ہرگز مصرح حملۂ حیدری
سے مخالف نہو سکے بلکہ مصدق اوسکی فاجریت کے ہوے قولہ مین اس مقام پر

ایک اور بات شیعونکی لکھنا مناسب سمجھتا ہون اقول مین بھی اس مقام پر سنیونکی ایک اور
بات لکھنا مناسب سمجھتا ہون کہ حضرات اہلسنت یہ نہ سمجھین کہ ہمنے حکایت عمر کے گھر سے نکلنے کی بقصد
قتل رسول اللہ جیسا کہ صواعق اور مدارج النبوۃ مین ہے اسلئے نقل کی ہے کہ ہم طرح سے اوسکو قبول بھی
کرتے ہین بلکہ اسلئے نقل کی ہے کہ دلالت کرتی ہے اوپر اشد کفر و قصد قتل ہونے عمر کے اور اوپر نہایت طماع ہونے
عمر کے پس ایسے روایات سنیہ سے شیعون پر استدلال بشجاعت عمر ہی نہین ہو سکتا ہے
علاوہ اسکے زبانون پر بطور مثل کے جاری ہے کہ اگر کوئی مجھکو نہ مارے تو مین سارے
جہان کو مارون جہان کہین حضرت عمر سمجھتے تھے کہ مجھ پر کوئی ہاتھ اوٹھانیوالا نہین وہان تو
آپ کی تلوار میان سے باہر ہی رہتی تھی اور جہان جانتے تھے کہ دوسرے کے ہاتھ مین تلوار
ہے وہان کوسون بھاگتے تھے اسی سبب سے لڑائیون مین بھاگنے والون کے آگے اور مارنیوالون کے
پیچھے رہتے تھے اور بمقتضاء المرء یقیس علی نفسہ اور کافر ہمہ را بکیش خود پندارد یہ
ہو سکتا ہے کہ آپکے زعم باطل مین سمایا ہو کہ مثل ابوجہل اور ابولہب کے قوم قریش سے
سب تشنہ خون رسول اللہ ہین اور بسبب دین لوگ سب اونسے ناخوش ہین اور کوئی
اونکا حامی نہین ہے تو ایسے شخص کے ہاتھ مین جب تلوار ہو اور وہ غافل ہو تو سر کاٹ لینا
اوسکا کوئی کار عظیم نہین پس ہو سکتا ہے کہ کفر شدید و طمع شدید شتران سرخ ہو کے باعث
اس خیال کے ہوئی ہو کہ مین غفلت مین اونکا سر لاونگا اور کل قوم مین مجھسے کوئی اسکا
مواخذہ نکریگا بدین غلط فہمی گھر سے باہر نکلے راہ مین جب ایک شخص سے قوم بنی زہرہ سے ملاقات ہوئی تو اوسنے
آپ سے کہا کہ کیا بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے تو نہین ڈرتا اوسوقت آپ سمجھے کہ اونکے بہت حامی ہین اب خوف سے
آپکے ہاتھ پاؤن پھول گئے اور وہ خیالات شیخچلی سب بھول گئے اور اوس سے بخوشامد پوچھنے لگے کہ کیا تم بھی
بھائی مثل محمد کے بیدین ہو گئے ہو اوسنے ہنسکر کہا کہ آپکی خواہر بھی اور اونکے شوہر بھی بیدین ہو گئے
تب آپ اپنی بہن کے گھر آئے اور بہنوئی سے جوتی پیزار کی نوبت آئی سچ ہے
اشرافون کا کام تلوار کرنا اور پاجیونکا کام جوتی پیزار کرنا ہے بہر کیف بنا بر روایت

ہوا عتق کے جناب رسولخدا کی ایک گھڑی مین سب گڑگڑانا بھول گئے اور انڈا ڈھیلا ہوگیا لا الہ الا اللہ کی بانگ دینے لگے لیکن حضرات اہلسنت کے خیال مین یہ بات رہی کہ اونحضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو اپنے کفر و خباثت سے باز نہ آئیگا جب تلک خدا تجکو معذب بعذاب ولید بن المغیرہ نہ کرے اور ظاہر ہے کہ عذاب ولید دنیا مین عمر پر نہین آیا پس بنا بر خبر صادق اصدق الصادقین ضرور ہے عمر اپنے شر کفر و نفاق سے مرتے دم تک باز نہ آیا ہو گو ظاہر مین مسلمان بھی ہوگیا ہو پس اس سے مبغوض ہونا عمر کا مثل ولید بن مغیرہ کے خدا و رسول کے نزدیک ثابت ہوا اور تقویت دین ایک جہان خبیث الجنان سے ہونا باطل ہوگیا اور حدیث زاد المعاد بہت ٹھیک اوتری **قولہ** کسی سے اسقدر عداوت نہ تھی جیسے کہ حضرت عمر سے تھی **اقول** سچ ہے کہ پیغمبر صاحب امین مجبور تھے اسلئے کہ خدا نے پیغمبر کو منافقین سے عداوت زیادہ تھی چنانچہ فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار فکیف بمن ھو راس المنافقین **قولہ** حضرت کو خوشی ہوئی **اقول** در واقع جیسی خوشی حضرت موسی کو غارت ہونے فرعون کی تھی ویسی ہی خوشی جناب رسولخدا کو غارت ہونے فرعون آل محمد کے تھی **قولہ** ایسے فضائل جمعہ اور عید غدیر کے بھی بیان نہین کئے **اقول** کیا جمعہ اور کیا عید فطر اور کیا اعیاد دیگر بہت فضائل رکھتے ہین مگر کل اعیاد کے لطف اور مزے اور خوشیان ایک ذات ناپاک عمر نے خاک مین ملا دیا جب کوئی عید آئے تو اہلبیت نبوت کے لئے تحفہ غم لاتی اسلئے کہ اپنے حقوق اور مناسب کو دست اشرار اور فساق و فجار مین پاتا جیسا کہ یہ مضمون بعض احادیث معصومیہ مین وارد ہے اور موسس اساس اور بانی مبانی ہر رنج و غم و غصب حقوق کے ذات شریف حضرت عمر کے ہوئے اگر یہ نہوتے تو جناب امیر علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف ابن اثیر اور محمد طاہر گجراتی اور فیروز آبادی کلام جناب امیر علیہ السلام ہے نہ فرماتے اخذ واعنی سلطان ابن عمی وادعی تراثی نہبا

یعنی میرے ابن عم کی سلطنت کو مجھسے چھین لیا اور میری میراث کو لوٹ لیا پس
عمر ہی نے اس سلطنت کو چھین کر ابوبکر تک پہونچایا اور ابوبکر نے عمر تک اور عمر سے
بنی امیہ تک اور بنی امیہ سے بنی عباس تک اور بنی عباس سے گبر و ترسا تک پہونچی
اور یہ مطلب تو خود حدیث ابن عباس سے جو محاضرات راغب اصفہانی اور کتاب
موفقیات زبیر ابن بکار اور کتاب نظم درر السمطین محمد بن یوسف زرندی مین ہے
باعتراف خود عمر بقوله ما اری صاحبك الا مظلوما ثابت ہے وقد مرت الاشارة
الی هذا فیما سبق فتذکره ولا تکن من الغافلین اب صاحبان انصاف انصاف
فرمائین کہ جب حضرت عمر نے کل عیدونکی خوشیونکو مٹا دیا تو اگر اونکے بجہنم واصل ہونے
کے دن بھی خوشی نکرین تو کیا کرین اب سب عیدون کو متابعین اہلبیت نے بھی
حضرات اہلسنت کے لیئے چھوڑ دیا فقط یہی ایک عید اپنے واسطے رکھ لی اس پر بھی اگر
آپکو رشک و حسد ہے تو نہایت مجبوری کا مقام ہے اور اگر مکنون خاطر عاطر یہ ہے کہ روز قتل
عمر اہل سنت کے لئے روز غم و ماتم ہے شیعہ اوسمین عید کیون کرتے ہین تو یہ بھی کچھ مقام
غم و غصہ کا نہین ہے اس لئے کہ روز غم و ماتم شیعیان بلکہ رسول ملک منان کما ستبصر
انشاء اللہ المستعان آپ بھی خوشیان کرتے ہین حرمین شریفین مین کہ آپکے نزدیک جسمین
بجز اہل حق اہل باطل کا گذر ہی نہین ہے کس ساز و سامان سے عید عاشورا منائی جاتی
ہے آپکے پیر دستگیر نے غنیة الطالبین مین جو فضائل عید عاشورا کے لکھے ہین وہ اتنے ہین
کہ ہزار حجہ اور ہزار عید فطر اور ہزار عید قربان اوسپر قربان ہے اور جو فائدے اور برکات
اہل سنت کو تاریخ شہادت جناب سید الشہدا قتیل یوم السقیفہ مین ہوئے کسی روز
نہین ہوئے اور جز سب فوائد اور برکات کے خلافت حضرت ابوبکر تھے اور هذا یوم
تبرکت به بنو امیه و ابن آکلة الاکباد و آل زیاد گویا اسی کی شان مین احادیث
مین آیا ہے قوله نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا ہے اقول تمکو خبر نہین کر دنیا بھر کی نامۂ اعمال کی

سیاہی تمہارے منہ پر آگئی ہے آخرت مین یوم تسود وجوہ تو سبھی دیکھ لینگے مگر
دنیا مین کل شیعہ اور سنی تمکو اور تمہارے اوستادگردون ٹروڑی مرغیان کھانیوالی کو
روسیاہ کہتے ہین چنانچہ مولوی امداد علی صاحب نے نور الافاق مین اسکو مشتہر فی الافاق
کردیا ہی وذلک جزاء الفاسقین **قولہ** کھاؤ بیٹا کھاؤ **اقول** کہو بیٹا کہو کیا کہتے ہو کہو بیٹا کیسا
جھک مارتے ہو اور کیا گو کھاتے ہو کہو بیٹا کہو کہ یہ ترجمہ لفظ کلوا کا کسی بے باک لغوی نے
کیا ہی یا کسی مسخرے نا پاک لغوی نے کیا ہی یا اللہ وایاتہ تستہزؤن وانا انشاء اللہ لنسخر
منکم کما تسخرون طرفہ یہ ہی کہ آخر مین فرماتے ہین انتہی ترجمہ بلفظہ کیون جناب مولوی مہدی علی صاحب
اسی کو ترجمہ لفظی کہتے ہین لطیف تر یہ ہی کہ خود غلط املا غلط انشا غلط اپ تو سراپا
غلط ہی تھے کاش اپنے ترجمہ ہی کے غلط سلط ہونے پر اکتفا کی ہوتی ہمارے حضرت نے تو
فقرات زاد المعاد کو بھی مثل اشعار حملہ حیدری کے دست و پا شکستہ کردیا جسکی نقل
بطور حاشیہ کی ہی چونکہ اس حدیث مین ذکر استجابت دعائے جناب سیدہ ہی نسبت
پیٹ پھاڑے جانے حضرت عمر کے کارد شجاع الدین ابو لولو سے لہذا اس حدیث کو
دیکھکر حضرت کی مرچین لگ گئین اوچھلنے کودنے لگے پیٹ مین بیاد حضرت عمر درد اوٹھا
ہاتھ پاون پٹکنے لگے کچھ شراب نبیذی مثل عمر کے اور نہ ملی تو برانڈی ہی سہی نوش کر لیجیے
کو درد مین کچھ تو افاقہ ہو جائے قل موتوا بغیظکم **قولہ** ایہا المومنون اس روایت کو
دیکھو **اقول** نحن المومنون حقا ہمنے اس روایت کو بخوبی دیکھا اور سنیون کی عقل
و ایمان پر خوب ہنسے اس روایت مین کونسی بات خلاف عقل و نقل ہی جو حضرات سنیہ
اوسکے سنے سے اسقدر بر چراغپا ہوتے ہین اور بحرقت قلب و سوز جگر رو رو کر جان کھوتے اس روایت
مین جز اسکے کہ تذکرہ ظلم ظلمۂ آل محمد ہی جو ہزارون روایات مخالفین اور موالفین
سے مثل احادیث غصب خلافت و غصب فدک و احراق بیت اہلبیت وغیرہ کے
ثابت ہی اور کوئی بات جدید نہین ہی خصوصا ظلم و ستم اول سنی کا جو اول ظالم ظلم حق

محمد و آل محمد ہے اور سب بدگرون شمر ہم زبدکردن اوست ٭ اوسکی شان مین ہو قابل
تعجب جھوٹی روایتین حضرات اہل سنت کی ہین جیسی احادیث فضائل عید
عاشورا کہ توبہ آدم اوسی دن قبول ہوئی اور یونس بطن حوت سے اوسیدن نکلے اور
کشتی نوح کو جودی پر اوسی دن قرار ہوا اور موسیٰ اور بنی اسرائیل کے لئے دریا
اوسیدن شگافتہ ہوا الغرض دنیا کی کل شرافتین منحصر بروز عید عاشورا مین ہوگئی
ہین اور از عرش تا فرش کل شریف چیزین اسی مین پیدا ہوئی ہین دنیا مین کوئے
خوشی روز عاشورا کی خوشی سے بڑھکر نہین ہو حضرت پیر دستگیر غوث صمدانی عبدالقادر
جیلانی غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین ولان یوم عاشوراء ان یتخذ یوم مصیبة
لیس باولی من ان یتخذ یوم عید و فرح و سرور لما قدمنا ذکرہ من انہ یوم
نجی اللہ فیہ انبیاءہ من اعداءہم واہلک فیہ اعداءہم الکفار من فرعون
وقومہ وغیرہم وانہ خلق السموات والارض والاشیاء الشریفة فیہ وادم
وغیر ذلک وما اعد اللہ لمن صامہ من الثواب الجزیل والعطاء الوافر وتکفیر
الذنوب وتمحیص السیئات فصار عاشورا مثل بقیة الایام الشریفة
کالعیدین والجمعة وعرفة وغیرہا حاصل یہ ہو کہ روز عاشورا کو روز مصیبت قرار
دینا بہتر نہین ہو بلکہ بہتر یہ ہو کہ اوس روز کو روز عید قرار دیکر خوشیان کرین اور روز
فرحت و سرور جانین بسبب اسکی کہ پیشتر ہمنے ذکر اسکے فضائل و مناقب کا کیا ہو کہ ایسا
دن معظم و مکرم و متبرک ہو کہ اسکی برکت سے خدا نے اپنے سب انبیا کو دست اعدا سے نجات
دی اور اونکے اعدا کفار کو ہلاک کیا جیسے فرعون اور قوم فرعون اور غیر انکو مثل شداد
و نمرود کے اور برکات سے اس روز کے ہو کہ کل سموات اور کل طبقات زمین اور جو چیزین
درمیان آسمان و زمین کے ہین اشیائے شریفہ سے سب اوسی روز پیدا ہوئین
اور حضرت آدم اور سوا اونکے تا خاتم اوسی دن پیدا ہوئے اور اوسی دن کی خصوصیت

اور برکت ہی کا سبب ہی جو خدا نے اوس دن کے روزے مین کیسے ثوابات
جزیل مقرر فرمائے اور جو اس روز روزہ رکھے اوسکو کتنی بخششہائے وافر خدا کی
پہنچتی ہے اور کُل گناہ اس کے چھوٹے بڑے معاف ہوجاتے ہین اور جتنی برائیان
اور اعمال قبیحہ اوسکے ہین سب مٹادے جاینگے پس لااقل یہ ہی کہ روز عاشورا مثل
دیگر ایام شریفہ کے ہو جیسے عید فطر اور عید قربان اور عید جمعہ اور عید عرفہ اور سوا اسکے
انتہی محصل کلامہ ولا انتہی ملامہ پھر دوسری جگہ پر فضائل یوم عاشورا مین یون
ارشاد فرماتے ہین روی میمون ابن مہران عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ من
صام یوم عاشورا من المحرم اعطی ثواب عشرۃ الاف ملک ومن صام یوم عاشورا
من المحرم اعطی ثواب عشرۃ الاف حاج ومعتمر وثواب عشرۃ الاف شہید و
من صام یوم عاشورا کتب لہ عبادۃ ستین سنۃ لصیامہا وقیامہا محصل یہ ہی کہ میمون بن
مہران نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ روز عاشورا
روزہ رکھے تو خدا اوسکو ثواب دس ہزار فرشتونکا اور دس ہزار حاجیون اور عمرہ
کرنیوالونکا اور دس ہزار شہیدونکا دے اور اوسکے نامہ اعمال مین عبادت شصت سالہ
لکھی جاوے اسطرح پر کہ دنون کو روزہ رکھا اور راتون کو رات بھر عبادت خدا
مین کھڑا ہوا انتہی اور حدیث صحیح مسلم سے ثابت ہوتا ہی کہ یہود روز عاشورا کو عید
جانتے تھے اور اپنی زنان کو بزینت اور بزیور آراستہ کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور
روز برکت جانتے تھے تب رسالتماب نے حکم روزہ رکھنے کا دیا بالجملہ جُمَل احادیث مذکورہ فی
صحیح المسلم سے ماخوذ ہوتا اس عید اہلسنت کا روزہ کا یہود ونصاری سے ثابت ہوتا ہی
اور یہ بھی اون احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ بعد افتراض صوم ماہ رمضان روزہ کا حکم
بر سبیل اختیار دیا گیا اور تعید کا حکم کسی حدیث سے اوسکی ثابت نہین ہوتا کما لایخفی علی ناظریہ
اور پیر دستگیر سنیان اور مجاورین حرمین شریفین بلکہ بعض دیار ہند کے حضرات اہل سنت

جو اس روز کو روز عید وہ بھی شاید کل اعیاد سے زائد فضائل مین سمجھتے ہین اور
روزہ بہ نیت برکت رکھتے ہین حقیقت مین تقلید ہنود ہر اور زینت اور اکتحال جو کرتے
ہین یہ سب ماخوذ زنان جاہلیت سے ہے اور اصل و حقیقت مین اگر پوچھئے تو عناد عترت
اظہار باعث اسکا ہے اور کیونکر نہو کہ خود جناب رسالتمآب نے اس روز کو روز مصیبت
گردانا کہ خاک سر پر ڈالی اور بال پریشان کئے چنانچہ صحیح ترمذی مین باسناد خود سلمی سے
ہے قالت دخلت علی ام سلمہ وہی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول
اللہ قال شہدت قتل الحسین آنفا انتہی الحدیث اور مشکوٰۃ شریف سنیہ مین احمد
بن حنبل اور بیہقی سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس کہتے ہین رایت رسول اللہ صلعم
بنصف النہار اشعث اغبر وبیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی وامی یا رسول اللہ ما
ہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الیوم فوجد قتل یومئذ
انتہی اور تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی مین ہے کہ اخرج ابونعیم فی الدلائل عن
ام سلمہ قالت سمعت الجن تبکی علی حسین وتنوح علیہ انتہی اور پھر تاریخ الخلفاء
مین سیوطی لکھتے ہین ولما قتل الحسین مکثت الدنیا سبعۃ ایام والشمس علی
الحیطان کالملاحف المعصفرۃ والکواکب یضرب بعضہا بعضا وکان قتلہ یوم
عاشوراء وکسفت الشمس ذلک الیوم واحمرت آفاق السماء ستۃ اشہر بعد
قتلہ ثم لا زالت الحمرۃ تری بعد ذلک ولم تکن تری فیہا قبلہ وقیل انہ لم یقلب
حجر بیت المقدس یومئذ الا وجد تحتہ دم عبیط وصار الورس الذی فی عسکر
ہم رمادا ونحروا ناقۃ فی عسکرہم فکانوا یرون فی لحمہا مثل النیران وطبخوہا فصارت
مثل العلقم وتکلم رجل فی الحسین بکلمۃ فرماہ اللہ بکوکبین من السماء فطمس بصرہ
انتہی وللہ در من قال اذا السید محمد عباس تستری حیف قتل میت آسمان بیحال او گریبان شقۂ سینہ چین

وملک بربان شدہ ✤ این روایت راز من گرشنفوی ✤ بشنو از عبد العزیز دہلوی
ریخت گردون خون براو تا اربعین ✤ تازہ میجوشید خونے از زمین ✤ اسمعوا عن
سعد تفتازانکم ✤ انہ قد عدّ من احیانکم ✤ گفت رنج و محنت آل کرام ✤ منتشر گشت
در عالم تمام ✤ گرد ہر حیوان گواہی دور نیست ✤ وانکہ انکارش کند معذور نیست
بود زیبا سرزنش افلاک را ✤ منع می بائست کرد املاک را ✤ الی ان قال بیت
قل لحیلا ہیم زند یقیہم ✤ ہل جرے ہذا علی صدیقہم ✤ او ہست عجم وہذا اصامت ✤ احمد
یبکے وہذا شامت ✤ انتہی بقدر الحاجۃ اور روایات ناچ دکھلانے جناب رسولخدا کی
جورو کو کندھے پر سے مجمع اجابت مین صحاح اہل سنت مین ہین چنانچہ صحیح ترمذی
سے ابھی گزرے ایسی حرکت سخیف تو کوئی رذیل سے رذیل بھی نکریگا چہ جائیکہ اسکے
کہ شریف ترین عرب و عجم اور افتخار بنی آدم کرے ایسی روایات کو لکھکر پیغمبر کے پیغمبری مین
بٹا لگانا اور یہود و نصاری سے دین اسلام کو ہنسوانا کہ معاذ اللہ جس دین کے پیغمبر
ایسے بیغیرت اور پناہ بخدا سفیہ اور خفیف الحرکات اور بیوقار ہین اور جس دین کے پیغمبر ایسی
بےغیرت اور بے اعتبار ہین کہ مسلمانون کو اونکے فرزند کو ظلم و ستم ذبح کرنا اور اوس روز کو
جسروز خود پیغمبر اونکا سر برہنہ خاک آلودہ ہو اور جن تک نوحہ و بکا کرین اور ساٹھ روز
بلکہ چالیس روز عالم مین تغیر ہو جائے آفتاب سرخ رنگ نکلا اور خون آسمان سے برسے
اور وہ روز کہ جس روز بیت المقدس مین جو پتھر اوٹھا گیا ہو خون تازہ اوسکے نیچے جوش مارتا ہوا
معلوم ہوا اور اسی قبیل سے اور تغیرات عالم مین جو احادیث اہل سنت سے ابھی مذکور
ہوئے ظاہر ہوئی ہون ایسے روز غم و حزن کو ساری دنیا کی عیدون سے بڑھکر خوشی
کرنا عین طریقہ دین و ایمان ہو اور اوس خوشی مین ایک روزہ رکھ لینا اگرچہ بقر مودہ
پیران بے پیر یہی دن چڑھے کا ہو ساٹھ برس کے قائم اللیل وصائم النہار مصطلح
مرزا جعفر زٹلی کا ثواب رکھتا ہو ایسے دین و ایمان کیطرف کسی انسان کا دل کب رغبت

کرسکتا ہی فیا ایہا المومنون ان روایات کو دیکھو اور سنیون کے ایمان اور انصاف
اور عقل پر ہنسو اور قہقہی لگاؤ تعجب ہی کہ زمین شق نہین ہوتی کہ وے سما جائین اور
قارون کی پائینتی کو اپنا سرہانا بنائین قہر کی بجلی نہین گرتی کہ وے جل بھن جائین اور
جیتے جی دنیا ہی سے جہنم مین پہنچ جائین طوفان غضب نہین آجاتا کہ وے ڈوب مرین
اور مصداق اغرقوا فادخلوا نارا کے ہوجائین الی اخر ما قال وجال ونال وہذہ شال
ونی فیہ وفی افواہ ثلثۃ بال درواقع کوئی دقیقہ بے ایمانی اور کفر اور زندقہ کا نہین ہے
جو ان احادیث کی وضاعین کذابین نے چھوڑا ہو اور کوئی جھوٹھ اور افترا اور ہتک حرمت
کا باجرے باقی نہین رہا جو پیغمبر صاحب کیطرف منسوب نہ کیا ہو قولہ خدا اس قوم سے
اقول راضی ہوا ان کیطرح سے کوسنا مخاطب والا مقام کا دلیل عجز تام ہی ہم اسکا
برا نہین مانتے مثل مشہور ہی کہ بچارو ن کو کوسنے سے کوئی جانور نہین مرتا قولہ جس شخص کے
ایمان لانیکے لئے خود ہی حضرت نے دعا کی ہو اقول سابق مین گذرا کہ خود پیشوایان اہلسنت
مثل عکرمہ اور عائشہ صدیقہ کے اس دعا کے منکر ہین اور مکذب اور امام محمد باقر علیہ السلام
بآیہ وافی ہدایہ ما کنت متخذ المضلین عضدا اضلال اور اضلال عمر کے مثبت ہین
اور جتنے اوصاف بعد اسکے لکہے سب غلط اور غیر مسلم بلکہ البطلان اونکا سابق مین گذرا فتذکر
قولہ جھنڈا اسلام کا کعبہ مین اقول مخاطب صاحب جھنڈا حضرت عمر کے ہاتھ مین مگر نجاست
کا جھنڈا اگاڑنا کوئی باور نکریگا ان اللہ کا جھنڈا اگاڑنا کسی جگہ مسلم ہو سکتا ہی کیون حضرت
اگر حضرت عمر نے جھنڈا اگاڑ دیا تھا تو جب ابن ربیعہ نے نکالین جوتیان پاؤن سے
فی الفور اوس وقت حضرت ابوبکر دوڑکر اس جھنڈے کے نیچے کیون نہ آگئے اور عمر
کے جھنڈے کو کیون نہ مضبوط پکڑ لیا اور اوس جھنڈے مین کیون لٹک نہ گئے کہ یہ نوبت
نہ آتی کہ الٹے خلیفہ بن گئے بچاؤ کی صورت بلکہ تعجب ہی کہ غزوات مین مثل خندق و خیبر
حنین و احد جھنڈا ہوتے ہوئے خود ہمارے حضرت ہی ایسے بدحواس اور سراسیمہ

ہوتے تھے کہ اس جھنڈے کو چھوڑ سب بھاگنے والون کے آگے ہوتے تھے کاش روز احد اس جھنڈے کو اپنے ساتھ رکھتے اور مثل بزکوہی شواہق جبال پر او چکتے نہ پھرتے اور مثل جمال بیمار شتر غمزے نہ کرتے **قولہ** کعبہ چلنے پر مستعد کردیا **اقول** یہ وہی حدیث سنیہ ہے لنعبد اللات والعزی علانیۃ ولیعبد اللہ سرًا کہ جسکو شیعہ خبث سریرت پر محمول کرتے ہین جیسا کہ خود مخاطب نے حدیقہ سلطانیہ سے نقل کیا ہے ورنہ عین کفر ہے اگر کوئی کہے کہ عمر کو جناب رسول خدا سے زیادہ ورد دین اور اہتمام دین تھا **قولہ** اطاعت اور فرمانبرداری **اقول** اطاعت اور فرمانبرداری سب تر حلوے کھانے کے لیئے تھی نہ کسی وقت مین کام آنے کے لیئے تھی حدیثین اطاعت اور فرمانبرداری کی جلد اول مین گذرین کہ جنگ احزاب مین جب حضرت نے خبر لشکر کفار کے لانے کے لئے فرمایا تب حضرت ابوبکر نے بھی پڑے ہی پڑے کہا کہ مجکو معاف کیجئے اور ان حضرت نے بھی پڑے ہی پڑے کہا کہ مجکو معاف رکھیئے اور روز احد کہ فرار ثانی متفق علیہ فریقین ہے اوس روز بھی جناب رسالتمآب حسب نص قرآنی والرسول یدعوکم فی اخریٰکم الآیہ الی الی عباد اللہ فرماتے ہی رہے مگر بھاگنے والے بموا سے اذ تصعدون ولا تلوٗن الآیہ یہ پہاڑون پر چڑہے جاتے تھے اور پھر کر دیکھتے بھی نہ تھے اور ہمارے حضرت ثانی کہ فرار مین لاثانی تھے پہاڑون پر چڑھنا ہی کیسا مثل بزکوہی اُچکتے تھے کما فی زاد المعاد لابن القیم اور مثل بزاخفش حضرت کے الیّ الیّ پر کان پھٹپھٹاتے ہونگے اگر اسیکا نام اطاعت ہے تو بے اطاعت ہونا ایسی طاعت و فرمانبرداری سے بہتر ہے **قولہ** اسلام کے پھیلانے مین **اقول** اسلام کے پھیلاؤ کو ذریعہ ملک گیری ٹھرایا تھا جیسا کہ معاویہ اور یزید اور امثال اونکے نے کیا وہ بھی بقوت بازوے دیگران نہ بقوت خود جیسا کہ بعض معظمات نے گھر بیٹھے بیٹھے ہند و سند فتح کرلیا جسنے دنیا کی کسی قسم کی لذت نہ اوٹھائی نہین معلوم کہ حضور کو کیونکر ثابت ہوا کہ اونکو کچھ لذت نہین ملی یہ چند خلیفہ زادے اور خلیفہ زادیان مثل حفصہ و عبد اللہ عمر

جو پیدا ہوئے نہین معلوم کہ اس سے لذت یاب کونسی خانہ خراب ہوئے تھی ہمتو یہہ
جانتے ہین کہ اونکو کیا خاک لذت ملتی اونکو تو کسی لذت کی خواہش ہی نہ تھی بجز ایک
لذت کے کہ وہ آپکے غلامون کے تحت مین تھی عورتون سے تو آپکو تنفر طبعی تھا اسی باعث
سے مغالات فی المہر سے اکثر منع فرمایا اور متعتین کو بھی بقول خود اناواحرمہما حرام کیا
حضرت سلامت لذات حسب خواہشات نفسانی مختلف ہوتی ہین دنیا مین ہزارون
ایسے گزرے ہین کہ جنہون نے ترک دنیا اللذ نیا کیا ہر آپ نہ مانیکے گر میری نظر سے گزرا ہے
کہ ایک لنگوٹیا یار نے موقع پاکر حضرت عمر سے پوچھا کہ اے کمبخت بدنصیب آخرت تو تیری
گئی پھر دنیا مین یہ زہد کیسا ہر حضرت عمر نے جواب دیا کہ تو احمق ہر آرے خفق نعال رجال
دنبال سر مین وہ لذت رکھتا ہر کہ تا قیامت اوسکا ذائقہ زوال پذیر نہین ہر کسیکو لذت
منصب حکمرانی ایسی غالب ہوتی ہے کہ روپیہ پیسا دین دنیا کی سب لذتین اسکے مقابل
مین ہیچ ہوتی ہین سابقا کلام امام اہلسنت غزالی سے جو سر العالمین مین ہر حال میل طرف
لذات فانیہ کا اور اوسکی وجہ سے بیعت غدیر خم کو پس پشت ڈالنا اور بثمن قلیل اخرت کو
ان لذائذ کے لالچ مین بیچنا بخوبی ثابت ہر قولہ خدا کی راہ مین جان دیدی **اقول** اللہ اللہ
حضرت عمر ایسے سخی تھے جنسے یوم آیہ نجویٰ ایک درہم خدا کی راہ مین ندیا گیا وہ جان دیدیتے
اور اگر ایسے سخی ہوتے تو احد مین خیبر مین حنین مین جان بچا کر کیون بھاگ کھڑے ہوتے
حقیقت یہ ہر کہ اونہون نے جان نہین دیدیدی بلکہ شجاع الدین نے بزبردستی لے لی
غلط کہا مین نے اونہون نے اوجھڑی پچونی نکال لی تب ملک الموت نے جان نکال لی
الغرض دیدینے کا مضمون محض غلط ہر اور کچھ دیتے ہون گے مگر جان تو کبھی نہین دی
ہان ابو لولو کا چھرا اٹرا ظالم تھا کہ اوسنے بزور جان لی تب اونہون نے بھی حقیقت عذاب
ولید بن مغیرہ جان لی وہان اوسکی رگ شریان کٹی یہان آپ کی پیٹی پھٹی اے سنیون
مقام رونے پیٹنے اور خاک سر پر اوڑانیکا اور صف ماتم بچھانیکا اور ہمشیر کو تعزیہ خوانی عمر مین

بلانیکا دن ہی کہ مخاطب ذکر نہم ربیع الاول لایا اور حضرت عمر کی سنانی سنایا قولہ تین دن تک
گناہ ہند کی لکھنے سے قلم اوٹھا ہی اقول یہ کہان سے ثابت ہوا کہ ہر گناہ کی لکھنے کا خدا نی فوراً حکم دیا ہی بلکہ
حدیث مین موجود ہی کہ جناب باری نی اپنی رحم وکرم سے حکم کیا ہی کہ کاتبان سیئات اعمال بعد ہر گناہ
کے بندہ خدا کو سات ساعت مہلت دین کہ شاید توبہ کری پس اگر توبہ نہ کری تو بعد سات ساعت
کی اوسکی گناہ کو ثبت صفحہ صحیفہ عمل کرین پس کیون نہین جائز ہی کہ بسبب برکت بعض ایام کے وہ
سات ساعت کی مہلت ستر بلکہ بہتر ساعت تک کھینچ جائی یعنی اگر تین دن تک بھی توبہ نہ کری
تو وہ گناہ اوسکی نامہ اعمال مین لکھا جاوی بلکہ بنا بر اسکی کہ آپ خود ہی آخر حدیث مین ناقل ہین کہ روز
پاک گردانیدن اعمال ست و روز ترک گناہان کبیرہ است انتہی پس ہرگاہ یہ دن اعمال خیر
کرنیکا اور اعمال بد کی ترک کرنیکا ہی تو عمل خیر کا ثواب جسطرح سے مضاعف ہوگا اوسیطرح عمل بد کا عقاب
بھی مضاعف ہوگا گو تین دن کی بعد لکھا گیا ہو الغرض جسطرح سے سات ساعت نہ لکھی جانے سے
فعل قبیح مباح نہین ہوتا اوسیطرح سے بہتر ساعت کی نہ لکھی جانے سے کوئی فعل قبیح مباح نہین ہو سکتا
ہی پس ہمکو کمال حیرت ہی کہ مخاطب باوقار اور دہلوی مکار اور فیض آبادی ثالث ثلاثہ کا ثانی کا زجر لکھا ہی
کہ شیعونکو اجازت دیدی کہ اس تین دن کی عرصہ مین جاہین زنا کرین الی آخرہ پس لفظ حدیث کو ان مضامین
پر دلالت مطابقی تضمنی یا التزامی ہی چند ساعت نہ لکھی جانی کو اجازت فعل قبیح پر کونسی دلالت ہی جہان
کسیطرح کی دلالت اباحت پر نہین ہی وہان یہ شور وغل مچانا اور جہان الفاظ صریحہ اباحت مین اوس سے
چشم پوشی کرنا بلکہ اوسکو تحریف بیان کرنا چنانچہ حضرت مخاطب نی جلد اول مین تحت آیہ نجم لولا کتاب من اللہ کی بیان
مرفوع القلمی اہل بدر مین کہا ہی کہ خدا نے انکو اعملوا ما شئتم فانی قد غفرت لکم کہکر مرفوع القلم کر دیا پس
حدیث عبد قتل عمر مین کوئی لفظ اعملوا ما شئتم کی نص صریح اوپر اجازت عامہ تامہ تمام عمر کی جملہ قبائح اعمال و شنائع
افعال کی لئے نہین ہی اب جتنی مضامین مخاطب باکین از قسم زنا و لواطہ و شرب خمر و فجور با امہات و بنات بحکم
اعملوا ما شئتم مین آگئی آیا یہ قبیح تر ہی جو تمام عمر کی لئے نہین صریح ثابت ہی یا اباحت تین دن عید
قتل عمر کی جو لفظ حدیث سے کسی دلالت سے ثابت ہی نہین ہے وعلی التنزل شیعہ کہتے ہین

کہ اگر شیعون کو تین دن کی اجازت زنا کرنیکی زنان سنیہ سے بقول تمہارے ملی ہو تو حضرت عمر اور ابوبکر کو تمام عمر کی اجازت اعملوا ماشئتم سے بکراولادی بیدا کرنے کی ملی ہو آپ کو ابوبکر و عمر کی قسم ہے کہ کسی ہندو و نصرانی و یہودی سے پوچھئے کہ آپ کی بات بڑی ہے کہ ہماری بات آپکے جد فاسد شاہ جی دہلوی نے بھی بہت اس مقام پر داد بیداد مچائی ہو اور ایک جہان کی خاک اپنے سر پر اوڑائی ہو اور ہمارے علمائے تردیدات تحفہ مسرورقہ مین جوابات تحقیقی و الزامی دندان شکن دئے ہین اور ہم الزاماً فقط ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہین صحیح مسلم و صحیح ترمذی مین ہو صیام یوم عرفہ یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ و فی اخرہی السنۃ الماضیۃ والباقیۃ یعنی روزۂ روز عرفہ موجب معافی گناہان سال گذشتہ و اینده ہو پس بنابر فہم گروجی دہلوی اور انکے چیلونکی جب فقط تین دن کا نہ لکھا جانا موجب اباحت ہر گناہ ہو تو تین سو ساٹھ دن کی معافی کل جرائم بدرجہ اولی موجب اباحت ہر گناہ ہوگی بلکہ ساتھ سنہ آیندہ کے گذشتہ کی اباحت بھی نکل آتی ہے کہ جو جی چاہو کرے غایت الامر یہ کہ ایک روزہ عرفہ کو رکھلینا پڑیگا بلکہ اگر عمر بھر روزہ عرفہ کا رکھ لیا کریگا تو عمر بھر کے لئے بھی سب گناہونکی اباحت ہوجائیگی پس ہم امیدوار ہین کہ اس عمر بھر کے اباحت سے تین دن شیعون کو حضرات اہل سنت عنایت فرمادین کہ زنان سنیہ کے ساتھ آیہ فما استمتعتم پر عمل کرین گو بمقتضائے فرمودۂ عمری انا احرمہما کے یہ فعل حرام ہوگا مگر شیعہ ایک روزہ عرفہ کا رکھکر اوسکی راہ اباحت نکال لینگے قولہ اس تین دن کے عرصہ مین چاہین زنا کرین اقول حضرات اہلسنت نے جب ایک روزہ روز عرفہ رکھلیا تو اب تین سو ساٹھ دن تک چاہین زنا کرین چاہین شراب پئین اور سور کے کباب نوش فرمادین چاہین مسجدین گرادین کعبہ کو ڈھادین چاہین بسنت عثمانی قران جلادین جو دل چاہے کرین سب معاف نہ کوئی پوچھنے والا ہے نہ تبلا ہنو الاکرم کا تبین معزول لکھنا پڑھنا فضول دفتر آیندہ دریا برد دفتر سال گذشتہ بھی گاؤخورد پس ایسی

حالت مین بھی اپنی خواہشین اپنے محرمات سے پورے نکرین توکب کرینگی اس سئے کہ خدا نے تو سال بھر کے گناہونکی یکقلم معافی ہی کردی ہے اب اخرت کا تو کچھ ڈر ہی نہین باقی رہا دنیا مین حاکم شرع کا ڈر کہ حد جاری ہوگی اوس سے نجات کی بھی سبیل بعنایات امام اعظم جلیل کوئی بہت ہی تسہیل ہے کہ آمنت باللہ کہکر اپنی ماں بہن سے نکاح کرلے تو حد زنا ن ساقط ہوجائیگی اب تو بے باک از محاسبۂ دنیا و اخرت پاک گھر بیٹھے بیٹھے گھر والیونسے مزے لوٹیے و بعجبہ سنیت پابندی شریعت سے چھوٹی خدا کے لئے انصاف کرو اور اس عقل کے دشمن ایمان کے عدو فرقہ کو دیکھو کہ ان کو کسقدر شیطان نے بہکایا ہے اور اسلام کی راہ سے کسقدر دور کر کے مجوسیت کے طریقہ پر لگایا ہے اے سبحان اللہ کیا دین اور کیا مذہب ہے کہ جس سے شیطان لعلین بچا ناہے اور زردشت بھی شرماتا ہے کہ اوسکو بھی انسو جھی جو امام اعظم سفیان کو سوجھی اور غوث الاعظم سبحان کو بھی کیا کم سوجھی فقط روزہ روز عاشورہ مین ساٹھ سال کے قائم اللیل و صائم النہار کا ثواب اور دس ہزار ملائکہ اور دس ہزار شہدا اور دس ہزار حاجی اور دس ہزار معتمر کا ثواب ملجاتا ہے دیکھو کہ بیچاری نمازی برسون نماز پڑھتے پڑھتے مرین روزہ رکھنے والی ۳۰ دن تک گرمیون کے دلون مین بھوک پیاس کی تکلیفین اوٹھائین حاجی ہزارون منزل سے مصیبت کی راہ طے کر کے کعبہ تک پہنچین اور حج کرین تب بھی عشر عشیر ثواب صایم روز عاشورا کے مستحق نہ ٹھہرین اور رسنے بھائی کنجڑی اور قصائی گھر بیٹھے بیٹھے اپنے امام اعظم کے فتوی سے گھر والیوان سے آمنت باللہ کہکر زنا کرین اور اونہین کے فتوی سے شراب بنبذہی پئین اور گیارھوین ربیع الثانی کی تاریخ پیر دستگیر کی گگر یا بھرین اور اپنے پیرون کے نام فاتحہ دیکر لڈو پیڑے نوش کرین اور روز عاشورکو کہ بقول بیضاوی آسمان و زمین روئے بحکم اپنے ولی کھنگ کے عید کرین اور آپس مین گلے ملین تو سب سے زیادہ ثواب پاوین واہ کیا خدا کا ظلم ہے شاید اسی سبب سے خدا کا ظلم اپنے اصول دین سے جانتے ہین اگر ایمان اسی کا نام ہے اور محبت اہلبیت اسی کو کہتے ہین

کہ اونکے روز شہادت عید کرین تو افسوس ایسے ایمان اور ایسی محبت پر اور اگر محب اور مومن
اور سب اولیا کے ولی ایسے ہی لوگ ہوتے ہین تو وائے اونکے حال پر ہے کرولی اہلبیت لعنت ہر ولی اصحبت

قال المخاطب العمقام ہداہ اللہ سبل السلام

اس روایت کی اگر صحت تسلیم کیجاوے تو ضرور یہ امر بھی ماننا پڑیگا کہ پیغمبر صاحب بھی تقیہ فرماتے تھے اور
وے بھی کافرون بلکہ یارون سے ڈرتے تھے اور خوف کے سبب سے جو کچھ اونکے دل مین ہوتا اوسکو ظاہر نہ فرماتے
تھے اسلئے کہ اگر خوف نہوتا تو ایسے دشمن خدا اور رسول کو جیسے کہ حضرت عمر تھے اور جنکو مومنین بھی دشمن خدا سمجھتے تھے
اور جنکی موت کی تاریخ کو عید اور جمعہ سے افضل جانتے تھے اور جنکو فرعون اہلبیت کہتے تھے
کیون اپنی صحبت مین رکھتے اور کس لئے اون کو اپنا مصاحب بناتے اور کس واسطے اونسے
ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے کسی آدمی کی عقل مین یہ بات آسکتی ہے کہ پیغمبر صاحب
جنکا کام خلق کی ہدایت تھا اور احکام الٰہی کا پہنچانا جن کے اوپر فرض تھا اور امت کو
نیک بد پر آگاہ کر دینا جنکے اوپر لازم تھا وہ بھی تقیہ کرتے ہون اور خوف جان کے سبب
سے عمر کا نام بھی نہ لے سکتے ہون اور باوجود اسکے کہ ان کو اپنے دین کا دشمن جان کے پھر اونکو
اپنی صحبت سے نہ نکالا اور علانیہ لوگون پر اونکے کفر و نفاق کا حال ظاہر نہ فرمایا اور لوگون کو
دھوکے مین رکھا بلکہ برملا کہنا اور لوگون سے علانیہ اونکے نفاق و کفر کا حال ظاہر کرنا
یکطرف اپنے گھر مین بھی پوچھنیوالے سے اونکا نام نہ لیا اور دیوار ہم گوش دارد کا مضمون پیش نظر
رکھکر گول گول بات فرمائی اسی واسطے حذیفہ صحابی سے سب حال تو حضرت نے فرما دیا
لیکن نام عمر کا نہ لیا بلکہ اونکے پوچھنے پر بھی جواب صاف نہ دیا اور فقط اونکی صفات بیان
کرکے فرمایا اگر اونکا نام حذیفہ سے کہدیا ہو تو اوسکے ساتھ ہی سکوت کی بھی نصیحت کر دی ہو
تعجب ہے حضرات شیعہ سے کہ وہ مسلمانی کا نام بدنام کرتے ہین اور پیغمبر خدا پر ایسی تہمت لگاتے
ہین اور خدا و رسول سے کچھ نہین شرماتے خانہ خراب ہو تقیہ کا جس سے کسی کو محفوظ نہین
جانتے اور پیغمبر صاحب پر بھی اوس کا افترا کرتے ہین حالانکہ خود اونکے علما کا اقرار ہے کہ پیغمبر صاحب

تقیہ کرتے تھے بلکہ وہ تقیہ سے ممنوع تھے چنانچہ ہم بحث تقیہ مین اسکا ذکر کرینگے اور حقیقت مین اگر پیغمبر صاحب بھی تقیہ کرتے ہوتے اور وہ کافرون سے ڈرتے رہتے اور جو بات سچ ہی اُسکو زبان پر نلاتے تو دین کیونکر جاری ہوتا اور مذہب اسلام کیونکر پھیلتا اور لوگون کو حضرت کی صداقت پر کسطرح یقین رہتا پس جب کہ پیغمبر خدا نے ابتدائی نبوت مین تقیہ نکیا اور باوجود تکلیف اوٹھانیکے کفار کے ہاتھ سے اونکی کفر کی برائی اور اونکی بتون کی ہجو کو ترک نکیا اور سب طرح کے صدمون کو صرف اسی بات پر گوارا فرمایا اور بعد ہجرت کے اور شروع ہونے جہاد کے کفار و منافقین کو قتل کیا اور جو واجب القتل معلوم ہوا اوس کے خون کو ہدر کیا اور اون کے نام لیکر لوگون کو اونکی قتل پر اما دہ کیا اور حضرت عمر کو باوجود جاننے اس امر کے کہ اون سے بڑھکر کوئی کافر اور منافق نہین ہی اور اون سے زیادہ کوئی دشمن خدا اور رسول نہین ہے کبھی اپنی آغوش سے جدا نکیا اور سوائے تعریف کے کبھی اونکی برائی کا کلمہ بھی زبان مبارک پر نہ لائے تو ظاہر ہی کہ اس سے بڑھکر اور کیا خوف ہوگا اور حضرت سے زیادہ تقیہ کون کریگا مین اس مقام پر چند اشعار حملہ حیدریہ کے لکھتا ہون جس سے معلوم ہو کہ پیغمبر خدا کفار کی برائیون کے ظاہر کرنے اور اونکی معبودون اور بتونکی ہجو کرنے مین کچھ کسی کا خیال نکرتے تھے اور ہرچند کوئی سمجھاتا اوس سے باز نہ آتے تھے کا قیل

؎ بفرمود اگر قوم از آسمان * بیارند خورشید را ترجمان * گذارند بر دست من ہدیہ وار * نہ بندم لب از امر پروردگار * بجز طعن اصنام و وصف اله * بجز لعن آبائے گم کردہ راہ * زمن قوم حرف دگر نشنوند * اگر نیک دانند اگر بد برند * اور پھر بھی مولف آئندہ پیغمبر صاحب کی اظہار دعوت مین لکھتا ہی ؎ بدعوت شد اماده تراز نخست * کمر بستہ در کار خود سخت چست * نیاسود یکدم ز ارشاد خلق * نہ تنگ آمد از جور و بیداد خلق * بصبح و بشام و بروز و بشب * نمودے بحق قوم خود را طلب * نہ از طعن اصنام بستی زبان * نہ از لعن بر زمرہ کافران * نکردی از ان ناکسان احتراز * نمودی ازان آشکارا نماز * بہ چو در ستان قومی شقاوت نشان * بد احوال

آباے آن گمرہان + زنزد خداے جہان آفرین + بسوے نبی جبرئیل آمین + رسانیدی آیات قہر و عقاب + بخواندی بر الیشان نبی بے حجاب + شدی خون ازین غم دل مشرکان + فتادی ازان غصہ آتش بجان + تلافی نمودندی آن اشقیا + بدست و زبان باشہ انبیا + ولیکن بتائید یزدان پاک + نبی را ازیشان نبدہیچ باک + بدالسان کہ در کار خود بود بود + خداے جہان راچنان می ستود + اے حضرات شیعہ پیغمبر صاحب کو غلط وارشاد پر غور کرو اور تبلیغ دعوت پر خیال کرو اور سوچو کہ ابتدائے زمانہ نبوت مین جب نہ کوئی یار تھا نہ مددگار نہ فوج تھی نہ لشکر چھوٹی چھوٹی بات مین تو پیغمبر صاحب اپنی جان اور عزت کا خیال نکرین اور جس قوم اور جس شخص کی برائی اور کفر مین جبرئیل پیام خدا کا لاوین اوسکو صاف صاف کہدین اور اخیر زمانہ مین جب کہ ہزارون شخص مسلمان اور لاکہون آدمی مطیع موجود ہون اور سلاطین اور بادشاہان زمین بھی خائف اور ترسان ہون او سوقت پیغمبر خدا حضرت عمر سے اس قدر ڈرین کہ باوجود انکے نفاق اور کفر کے اسکا ذکر بھی کسی سے نہ فرماوین اور سواے حذیفہ کو وہ بھی گھر مین بیٹھکر کسی سے کچھ ارشاد نکرین بلکہ لوگون سے کہنا کیسا خود عمر کو بھی اپنے پاس سے جدا نکرین اور ہمیشہ اونسے صلاح و مشورہ لیتے رہین اور جنکے حق مین خدا نے وشاورہم فی الامر فرمایا ہو اون مین حضرت کو داخل کرین اگر کوئی شیعہ یہ کہے کہ خدا کا حکم نتھا کہ امر ظاہر کیا جاے تو ہم کہتے ہین کہ سلام ہے اوس خدا کو جو عمر سے ڈرتا تھا اور جو ایسی بڑی بات کو صرف ایک آدمی کے خوف سے ظاہر نکر سکتا تھا اور پیغمبر صاحب کو اوسپر خاموش رہنیکی تاکید فرماتا تھا اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ پیغمبر خدا نے یہ خیال کرکے کہ لوگ نہ مانینگے بلکہ اونکے کفر و نفاق ظاہر کرنے سے سب لوگ پھر جاوینگے اسکا علانیہ ذکر نہین کیا تو اس بات کو ہم نہین مانتے اسلیے کہ پیغمبر صاحب کا کام تھا ہر ایک امر کا ظاہر کر دینا باقی ماننا نہ ماننا امت کو اختیار مین تھا اگر پیغمبر خدا حضرت عمر کے کفر و نفاق کو ظاہر کر دیتے اور سب کو اسپر آگاہ فرما دیتے تو حضرت کی

حجت تو ختم ہو جاتی اور اگر کوئی نہ مانتا تو اوسکا قصور ثابت ہوتا یہ فضائل جو روز قتل حضرت عمر کے پیغمبر خدا نے حذیفہ سے بیان کئے ایسے تھے کہ حضرت کو لازم تھا کہ تمام مسلمانون کو جمع کرتے اور خم غدیر کے خطبہ کی طرح منبر پر چڑھکر حضرت عمر کا ہاتھ پکڑکر اوسکا خطبہ پڑھتے اور سب لوگونکو اگاہ کرتے کہ یہ عمر جو میری پاس ہے کافر او رمنافق ہے اور فرعون میری اہلبیت کا ہے اسکو خوب پہچان رکھو یہ میری اہلبیت پر ظلم کریگا تازیانہ جور وستم ہاتھ مین لیگا حق میری بھائی علیؑ کا غصب کریگا اسکے مرنے کو دن یہ فضیلتین خدا بیان کرتا ہے اور اگر حضرت ایسا کرتے تو حق رسالت ادا کرتے سبحان اللہ پیغمبر صاحب ذرا سی بات کو تو علانیہ بیان کردین اور ایک ادنی ادنی منافق کے واسطے خدا آیتین نازل کرکے اونکو مشتہر اور بدنام کرے اور حضرت عمر سے منافق کے لئے ونعوذ باللہ منہ نہ خدا کوئی آیت نازل کرے نہ پیغمبر صاحب کچھ زبان سے فرماوین افسوس ایسی سمجھ پر اور تف ایسی عقیدہ پر کہ جیسکے نہ اصول درست ہین نہ فروع ۵ نے فروعت محکم آمد نہ اصول ✤ شرم بادت از خدا و از رسول ✤

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جواز تقیہ مقامات تقیہ مین باآیات وروایات معتبرہ اہلسنت ہمنے پیشتر اس سے ثابت کیا اور عدم جواز تقیہ غیر مقامات تقیہ مین بھی عقلاً ونقلاً ثابت ہے اور پیغمبر اور غیر پیغمبر کوئی اس سے مستثنی نہین اور بالخصوص پیغمبرون کے لئے احکام تبلیغی مین اور قبل اتمام حجت تقیہ جائز نہین ہے کما اثبت فی مقامہ اگرچہ نوبت جان جانے کی پہنچی جیسے بعض انبیا کہ بمجرد اظہار دعوت قتل ہوئے اور چونکہ محکوم من اللہ اوسی کے تھے پس اوس قتل ہونے کو وہ لوگ موجب حیات ابدی سمجھے جیسے عامہ مومنین کو مواقع جہاد مین اپنے تئین معرض تلف مین ڈالنا واجب ہے اور مثل حضرات ثلثہ کو فرار بنص من اللہ موجب غضب خداوند قہار ہے لیکن جن مقامات مین خدا نے حکم جان دینے کا نہین فرمایا ہے وہان لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ اور الا ان تتقوا منھم تقاۃ پر عمل نکرنا کمال حماقت حضرات اہلسنت کی ہے اور تقیہ ضرر کا

کتب اہلسنت سے ثابت ہے بیضاوی مین تیس برس تک حضرت موسی کا فرعون کے پاس
بتقیہ رہنا منصوص ہے حضرت ابراہیم کا کذبات ثلثہ بتقیہ کہنا بھی روایات صحاح اہلسنت
مین موجود ہے اور جناب رسولخدا کا تقیہ کفار سے حضرت ابوبکر کی پرانی جوتیان ابن ربیعہ کے
کھانے سے اور آنحضرت کی سکوت فرمانے سے اور استتار فی الغار عند تعاقب الکفار سے ثابت
ہے اور تقیہ آنحضرت کا مسلمانون سے حدیث لولا قومك حدیث العهد بالجاهلیة
لهدمت البیت سے ثابت ہے اور پیغمبر کے اخفاء راز الی بعض الازواج سے ثابت ہے
اگر تقیہ نہ تھا تو ذکر خلافت ابوبکر و عمر ولو غصبًا علانیہ کیون نکیا اور جبکہ عائشہ و حفصہ نے ظاہر کردیا
تو اون سے اسقدر خفا کیون ہوئے اور حفصہ کو طلاق کیون دی کما فی البیضاوی
اور دی تو رجعی کیون دی باین کیون نہ دیا پس اگر کوئی کہے کہ یہ سب باتین براعات
مصلحت وقت تہین نہ از راہ تقیہ تو ہم کہین گے کہ حضرت عمر کو مثل جملہ منافقین کے
اپنی صحبت مین رکھنا اور مال غنیمت و زکوۃ مثل مولفة القلوب کفار کے اونکو دینا اور اونکی
ایذاؤن پر متحمل ہوجانا اور اونکے اسم سامی کو مثل نام نامی دیگر منافقین چھپانا یہ سب
بمصلحت وقت تھا تعجب ہے کہ خدا نے قران مین کہ جسکی شان مین لا رطب ولا یابس
الا فی کتاب مبین فرمایا ہر خشک و تر کا ذکر کیا مگر بجز صفات کے کہ یوذون اللہ ورسوله
ولعنهم اللہ فی الدنیا والاخرۃ کے ایک منافق کا نام بھی بیان نکردیا حالانکہ کام خدا و رسول کا
ہدایت اور نیک و بد پر دلالت تھی خواہ کوئی مانے یا نہ مانے پس چاہیے تھا کہ سورہ منافقین
مین ایک ایک کا نام ذکر کرکے پیغمبر کو حکم فرماتا کہ سوزینہ کا منبر بناوین اور مثل روز غدیر جنگل
مین نہین بلکہ گھر مین اوس پر جاکے بتفصیل نام و نسب کہ جسمین دھوکا نہو جاے کل منافقین
و مرتدین کی تصریح فرمادین کہ بعد میرے فلان بن فلان بن فلان اسطرح سے نفاق
ظاہر کریگا اور فلان بن فلان بن فلان مرتد ہوجائیگا اور حضرت عمر کا پیٹ چاک کرائیگا اور
حضرت عثمان کی ٹانگ کتوان کو کھلائیگا یا [illegible]

ساتھ ہوکر میرے وصی سے وہ زنجانا گھر مین چپکے سے کہدیا کہ کُتّے جواب کرا یک کُتیا کو دیکھکر بھونکے گی وا ایک ان تکو نی یا حمیرا لیکن اس چپکے سے کہنے مین تو کچھ بھی ہدایت نہ ہوئی بلکہ ضلالت پر دلالت ہوئی لازم تھا کہ اس بات کو مجمع عام مین ازدحام انام مین بے للو کو لا نبے اونٹ پر چڑہاکر اور اونکی صورت زیبا سب کو دکھا کر کہین کہ یارو بہچان لو دیکھ بھال لو دھو کھا نکھانا یہی بی للو اٹھارہ ہزار مسلمانکو قتل کرا سکے تو یہ کر لینگی کہ اسکی تو مشتاق ہین کہ ایذاے رسول با فشاے راز خدا ورسول کر سکے فوراً تو یہ کر لی تھی سے شکستن وہر بار کردن وضو * انہین کا کام ہے بالجملہ یہ سب گفتگو بنا بر صوابدید راے حضرت مخاطب ہی جو خدا اور رسول کے افعال پر متعرض اور ہر جگہ تقیہ کے مفترض ہین پس چاہئے تھا کہ ایسے خدا ور سول کو سلام کرین عیسیٰ مسیح خدا کا بیٹا پکارین لیکن اوسمین بھی سولی پر چڑھنے کی بڑ انطاکی دیکھکر سب کو سلام کیا اور اشعر سے سے نیچری بنے خوب کیا ہے مرحبا مرحبا جزاک اللہ ہے این کار از تو اید و مردان چنین کنند * تف برین بے ایمانی و نامسلمانی حیف ہی حضرات اہلسنت سے کہ ایسے لغو گو کی لغویات کو پسند کرین اور اوس پر خورسند رہین اور باعانت چند ہرزہ کار بار بار اوسکو چھپائین **قوله** کیون اپنی صحبت مین رکھتے اور کس لئے اونکو اپنا مصاحب بناتے **اقول** حقیقت مین یہ غلطی پیغمبر سے ہوئی بلکہ خدا سے پیغمبر سے ہوئی کہ ایسے شخص کو پیغمبر کیا کہ انتظام خدا وندی پر عمل کرتا تھا اور انتظام نیچری مین اوسکو کچھ بھی دخل نتھا کاش حضرت مخاطب کو پیغمبری دیتے ہوتے کہ غیر ملت اسلام کو ونعتاً بیخ و بن سے کھود کر پھینک دیتے سلطنت فرانس ولندن رہتی نہ روس وجرمن کیا بے انتظامی ہی کہ منافق اظہار نفاق کرین اور تقسیم غنایم مین اونحضرت کو جابر و ظالم کہین اور اعدل یا محمد فانک لم تعدل پکارین اور وہ حضرت اونکی جواب مین دیجلک ان لم اعدل فمن یعدل

اکتفا کرین اور حضرت عمر ایسے جری و بہادر کہ لعبدہٗ اتالیقی پیغمبر ہر بات مین اونکو
درخور تھا جب اونہین سے کسیکے قتل پر مستعد ہوتی تو فرماتے تم دعہ لئلا یقول
الناس ان محمداً یقتل اصحابہ یعنی اے عمر اس سے درگزر کر تاکہ لوگ نکہین کہ محمد اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین اور یہ نہ مریگا یہانتک کہ اسکی نسل سے کچھ لوگ ایسے
نکلین کہ جنکے قران زبانون پر رہے اور حلق سے نیچے نہ اترے کما فی صحیح البخاری اور
صحیح مسلم مین ہے کہ وہ منافقین جنکی شان مین خدا کہتا ہے یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ
لیخرجن الاعز منہا الاذل یعنی وہ اشقیا کہتے ہین کہ جب ہم مدینہ پھر کر جاینگے
تو اعز اذل کو مدینہ سے نکالدیگا اور جب حضرت عمر بمقتضائے اوس جرأت کے
جو اونکی طینت مین مخمر تھے مستعد تقتل ہوتے ہین تو وہ حضرت فرماتے ہین دعہ
لا یتحدث الناس ان محمداً یقتل اصحابہ پس اون اشقیا کے فتنہ و فساد کا
خوف اون حضرت کے دل مین ایسا جما ہوا تھا کہ باوجود ایسے ایسے سخت زبانیونکے
پھر بھی حضرت صبر کرتے تھے اور نہ اونسے کچھ کہتے تھے اور نہ اونکو اپنے پاس سے نکالدیتے تھے
بلکہ دوسرون کو بھی قصد سزادہی سے باز رکھتے تھے چنانچہ امام نووی شرح مین اس
حدیث کے فرماتے ہین کہ اس حدیث مین دلالت ہے اونحضرت کے حلم و بردباری پر و فیہ
ترک بعض الامور المختارۃ الصبر علی بعض المفاسد خوفاً من ان یترتب
علی ذلک مفسدۃ اعظم منہ و کان صلی اللہ علیہ وسلم یتالف الناس و یصبر علی جفاء الاعراب والمنافقین و
غیرہم لتقوی شوکۃ المسلمین و تتم دعوۃ الاسلام و یتمکن الایمان من قلوب المؤلفۃ و یرغب غیرہم فی الاسلام
و کان یعطیہم الاموال الجزیلۃ لذلک و لم یقتل المنافقین لہذا المعنی الی ان قال و لانہم
کانوا معدودین فی اصحابہ و یجاہدون معہ اما حمیۃ و اما لطلب الدنیا او عصبیۃ لمن معہ
من عشائرہم انتہی محصل یہ کہ اس حدیث مین دلالت ہے اس بات پر کہ جناب رسولخدا
بعض امور پسندیدہ کو ترک کرتے تھے اور صبر کرتے تھے بعض مفاسد پر بسبب خوف

اس بات کے کہ اگر اوس مفسدہ کو دفع کرینگے تو اوس سے کوئی عظیم تر مفسدہ مین پڑ جاوینگے
اور تھے وہ حضرت کہ تالیف قلوب منافقین و کفار کرتے تھے اور صبر کرتے تھے اوپر جفائے
اعراب اور منافقین صحابہ کے تاکہ قوت ہو شوکت مسلمین کو اور جگہ پکڑے ایمان دلونمین
مولفۃ القلوب کے اور رغبت کرین غیر مسلمین طرف اسلام کے اور دیتے تھے اموال جزیلہ
اونکو اسی لئے اور اسیکے لئے آنحضرت نے منافقین کو قتل نکیا یعنی جو ن بظاہر مسلمان
اور اصحاب سے تھے جب وہی قتل کیے جاینگے تو اسلام سے لوگ متنفر ہونگے اس لئے کہ یہ منافقین
آنحضرت کے اصحاب مین شمار کئے جاتے تھے اور آنحضرت کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے
بحمیت جاہلیت یا بخواہش مال دنیا یا بتعصب قوم و قبیلہ جنکے ہمراہ تھے انتہی پس جب
جناب رسولخدا نے بخوف فتنہ و فساد چھوٹے چھوٹے منافقونکو نہ مارا نہ نکالا تو حضرت عمر
ایسے بڑے بڑے منافقون سے تو بدرجہ کمال اونکے فتنہ و فساد سے ڈرتے ہونگے پھر
اونکو کیونکر مارتے اور نکالتے اور باوجود اس خاطر داری اور اموال جزیلہ لینے کے پھر بھی
یہ لوگ کور نمکی اور نمک حرامی سے باز نہ آتے تھے چنانچہ خود جناب باری فرماتا ہے
قد قلبوا لک الامور قولہ اونسے ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے **اقول** توجیہات
شاورہم فی الامر جیسا کہ مفسرین اہلسنت نے کی ہے بالتفصیل جلد اول مین گزرین
کہ منجملہ اونکے یہ ہے کہ یہ مشورہ کرنا اعقل الناس کا واسطے ادراک خبث سریرت و حسن
طویت منافقین اور مخلصین کے تھا و قدمر فتذکر **قولہ** اور جان بوجھ کر اونکو اپنی صحبت
سے نہ نکالا **اقول** آپکی رائے مین تو اون اشقیا کو نہ مارنا اور نہ نکالنا بیشک طریقہ
ہدایت کی خلاف ہے لیکن رائے امام نووی مین یہ عین طریقہ ہدایت الی الاسلام
تھا کما بینا انفا اب حضرات اہلسنت کو اختیار ہے کہ چاہین آپکی رائے نیچری پسند
کرین اور کہین کہ البتہ پیغمبر سے یہ زلت ہوئی اور چاہین رائے امام نووی اشعری کو پسند
کرین لیکن ہمارا آگو کہین نہین جاتا یعنی عمر ایسے منافقونکا نفاق مخفی ہم پر ظاہر ہو جاتا ہے

قولہ علانیہ لوگون پر اونکی کفر ونفاق کا حال ظاہر فرمایا اقول اگر کسی منافق کا
نام لیکر علانیہ اوسکے کفر ونفاق کو خدا نے اپنی کتاب مین یا پیغمبر نے مجمع ہر شیخ وشاب
مین ظاہر فرمایا ہوتا تو عمر کے بھی نام نامی اور اسم گرامی کو علی رؤس الاشہاد ظاہر
فرماتے اور جب چھوٹے چھوٹے منافقون کے نفاق کو چھپایا اور علانیہ نہ کیا تو بڑے منافق
کے نفاق کو بدرجہ اولی چھپانا تھا قولہ اور دیوار ہم گوش دارد کا مضمون پیش نظر رکھکر
اقول ارے دیوار آنحضرت ہم گوش گھر کے گوشون ہی سے کہتے تھے کہ جن کو تو شوئین
عائشہ وحفصہ مثل مار وعقرب کے دو گوشون سے تھین کہ افشاے راز رسول اللہ مین
مشتاق نہین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اوسکے اوپر آیہ وافی ہا آیہ واذ اسر النبی الی بعض
ازواجہ حدیثا فلما نبات بہ پس اگر دیوار ہم گوش دارد کے مضمون کو پیش نظر
رکھا تو نہایت بجا اور درست کیا قولہ اور اونکی صفات بیان کرکے سکوت فرمایا
اقول خدا نے بھی منافقین کی فقط صفات ہی بیان کرکے سکوت فرمایا اور ایک کا
نام بھی نہ بیان فرمایا قولہ اگر اونکا نام بھی حذیفہ سے کہدیا ہو قول ہان حذیفہ
سے بہت سے منافقون کے نام کہدیے تھی بلکہ اونکی صورت منحوسہ متجسہ لیلۃ العقبہ مین
دکھادی تھی اسی سے صاحب سر رسول اللہ کہی جاتی تھی اور اگر سکوت کی نصیحت
نہین کی تھی تو جب حضرت عمر اونسے پوچھتے تھے کہ آیا میرا بھی نام آنحضرت نے منافقین مین
کیا ہے لما قال بہ الغزالی فی بیان فضیلۃ ہضم النفس تو کیون نہین بتلا دیتے تھے قولہ تعجب
ہے حضرات شیعہ سے کہ وہ مسلمانی کا نام اقول تعجب ہی حضرت مخاطب سے کہ جسم
وہ شیعونکی مسلمانی سے بلبلا کے اور سنیونکی مسلمانی کی طرف رخ لاے کیسی کیسی
تہمتین پیغمبر خدا پر لگاتے ہین کہ وہ حضرت جورو کو کندھے پر سر ناچ دکھاتی ہین اور
حضرت عمر سے شیطان اور شیطانہ کو بھگاتے ہین اور پھر بھی خدا اور رسول سے کچھ نہین
شرماتے قولہ خانہ خراب ہو تقیہ کا اقول خانہ خراب ہو پر خطاب کا اور جو سکے

اشیاع اور احزاب کا اور اتباع و اذناب کا کہ جنکے نفاق کے سبب سے پیغمبر اور امام اور
مومنین خوش انجام کو حاجت تقیہ ہوئی قولہ حالانکہ خود انکے علما اقرار کرتے ہین
اقول علما اقرار کرتے ہین کہ جو محل تقیہ کر نہ تھے مثل تبلیغ رسالت و اتمام حجت وہان
تقیہ نکرتے تھے نہ یہ کہ مطلقاً تقیہ نکرتے تھے فلعنة اللہ علی الکاذبین قولہ بحث تقیہ مین اسکا
ذکر کرینگے اقول ہذا وعد مکذوب قولہ تو دین کیونکر جاری ہوتا اقول دین و مذہب
کا جاری ہونا اور پھیلنا تبلیغ رسالت اور اتمام حجت پر موقوف ہے نہ محل تقیہ مین
تقیہ کرنے پر فما لہؤلاء القوم لا یکادون یفقہون قولا قولہ صداقت پر کسطرح
یقین رہتا اقول یقین صداقت پیغمبر باثبات معجزات قاہرہ و دلائل باہرہ تھا
کہ اتمام حجت اوسی سے ہوتا تھا نہ بترک تقیہ مطلقاً ولو بعد اتمام الحجۃ قولہ ابتدائے
نبوت مین تقیہ کیا اقول جو جو محل تقیہ کے تھے ابتدا مین سب سے زیادہ تقیہ کیا
ورنہ انکو تکلم ولی دین کیون کہتے حضرت ابوبکر کی برائی جو شیبان ابن ربیعہ کی کھائی پر
سکوت کیون فرمائی غار ثور و تار مین اپنے تئین کیون چھپایا خانہ زید ابن ارقم مین کئی دن
کیون چھپے رہے اگر کہوگے کہ یہ سب مصلحت وقت تھا تو تقیہ بھی بمصلحت وقت ہی
ہوتا ہے اور جب مصلحت وقت نہو تو اوس جگہ تقیہ بھی جائز نہین قولہ باوجود تکلیف
اوٹھانے کے کفار کے ہاتھ سے اونکو کفر کے برا کہے اور اونکی بتون کی ہجو ترک نکیا اقول
کیونکر ترک کرتے اگر اسی سے اوٹھ نہ سکتے تھے اگر بخوف جان جانیکی اور تکلیف اوٹھانیکی
ترک کرتے تو تبلیغ رسالت کیسے ہوتی حالانکہ ہم نے بیان کیا کہ تبلیغ رسالت مین اور
اتمام حجت مین تقیہ عقلاً و نقلاً ممنوع ہے اگرچہ نوبت بجان پہنچے جیسا کہ حنظلہ پیغمبر
کے تھے ہوا اس سے لازم نہین آتا کہ باوجود مصالح وقت کسی امر مین نکیجائے ورنہ ترک
ہدم بنائے خانہ کعبہ بخوف اسکے کہ تم ایسے نئے مسلمان مرتد ہوجائین کیون کرتے
اور بعد ہجرت کے اور شروع جہاد کے اقول اور قبل ہجرت کے کافرون کو قتل نکیا

تو کیون قتل نکیا مجبور تھا نہ تقیہ کرتا پھر بایغ قتل کون امر تھا اگر بالفرض جان جاتی تو
شہادت ہاتھ آتی افسوس اگر آپ بجائے یار غار ہوتے تو کبھی صدمہ یار غار نہ اوٹھاتے
اور پیغمبر کو قتل کرا کے فارغ از کار ہو جاتے ولنعم ما قال السعدی ؎ ترا اژدہا
گر بود یار غار چہ از ان بہ کہ جاہل بود غمگسار **قولہ** کفار اور منافقین کو قتل کیا **اقول**
جو جی چاہے فرمائے منہ مین تو کسی نے لگام نہین دی ہے کسی محدث اور کسی مورخ
اور کسی عالم نے نہین لکھا کہ جناب رسول خدا نے ایک منافق کو بھی قتل کیا ہو ابھی
امام نووی کی گفتگو آپ سن چکے فرماتے ہین کہ ولم یقتل المنافقین لہذا المعنی مگر آپ کی
تحقیق یہ ہے کہ ایک منافق کیسا اون حضرت نے کل منافقین کو قتل کیا کیا چاہئے کہ امام نووی
جھوٹے ہین کہ آپ جھوٹے ہین ہم تو اتنا جانتے ہین کہ ہر جھوٹے پر لعنت خدا کی **قولہ**
اور واجب القتل معلوم ہوا **اقول** البتہ جو کفار تھے واجب القتل معلوم ہوئے وہ
قتل ہوئے لیکن کوئی منافق واجب القتل معلوم نہوا ورنہ حضرت عمر قتل منافقین سے
کیون منع کئے جاتے اور امام نووی لم یقتل المنافقین کیون فرماتے پس منافقین کی نسبت
ایسا کذب ہے کہ سنیون کی بھی کسی غیر معتبر کتاب مین بھی نہین ہے سراپا کذب مجسم کی تصویر اگر
کسی نے نہ دیکھی ہو تو ہمارے حضرت مخاطب کی صورت گنگوہ ہی جا کے چلکر ان کی
دیکھ لے شاید دم کی کسر رہ جاوے **قولہ** اور حضرت عمر کو باوجود جاننے **اقول** خدا نے باوجود
جاننے کے کہ شیطان وہ کافر ہے کہ لاکھون کو کافر کریگا اوسکو نمارا بلکہ مہلت طویل دی پس
اگر پیغمبر خدا نے بھی اوستاد شیطان حضرت عمر کو تھوڑی سی مہلت دی کہ شیطان کو اپنے سایہ سے بھگاکر
اور اوسکا کاروبار اپنے سر پر اوٹھا کر آپکے ایسے خلف الصدق پیدا کرین جو کبھی شیطان
کے باپ سے بھی پیدا نہوتے تو اسمین کوئی قباحت نہین ہے خدا اور اوسکے پیغمبر کے افعال کا
یکسان ہونا بہت مناسب ہے **قولہ** سوائے تحریف کے **اقول** سنیون کی کتابون مین لغو
لفظ و اغلاط اور کاذب و غادر و خائن و آثم کو ایسی تعریفین کی ہین کہ فی صحیح البخاری و مسلم

اور شیعونکی کتابون مین جو کچھ ہی آپ خود اوسکے مقر ہین کہ شیعون کے نزدیک عمر سے بڑھکر
کوئی بھی کافر اور منافق نہوگا اور کافی ہی اوسکے لئے یہی حدیث حذیفہ اور مثل اوسکے سیکڑون ہین
تعجب ہے آپ سچی سچی بات فرماتے ہین کہ کبھی اونکی بھلائیکا کلمہ زبان مبارک پر نلاوے ہم
بجز اسکے کہ آپ بڑے سچے ہین اور کیا کہین ع دروغے راجزا باشد دروغے ۔
قولہ تقیہ کون کریگا اقول کیا محل بے محل تقیہ تقیہ غل مچا رکھا ہی جب خدا نے خود تقیہ
کیا اور سیکڑون آیتین بلکہ پورے پورے سورے منافقون کی شان مین نازل کئے اور
ایک کا نام بھی نلیا اور ذکر منافقات مین ان تتوبا فقد صغت قلوبکما کہا اور عائشہ
وحفصہ کا نام نلیا اگر یہ تقیہ تھا تو پیغمبر خدا نے بھی تقیہ کیا اور اگر بمصلحت تھا تو فعل پیغمبر بھی
لمصلحت تھا پھر احمق من الهبنقہ نے کیون ترتر لگا رکھا ہی قولہ چند اشعار حملہ حیدریہ کے
اقول اشعار حملہ مین ذکر اون باتونکا ہی کہ جسکے لئے پیغمبر بھیجے گئے تھے اور خدا نے پیغمبر کو اسلئے نہین بھیجا تھا کہ
اپنی امت سے کہو کہ عمر منافق ہے ابوبکر منافق ہے عثمان منافق ہے پھر اگر خلفاء ثلثہ کے نفاق کو
سنیون کے مقتداؤن سے مصلحۃ ظاہر نکیا اور شیعیان علی بن ابیطالب سے مثل حذیفہ وسلمان
وابوذر ظاہر کردیا تو کیا قباحت لازم آئی قولہ اپنی جان اور عزت کا خیال کرین اقول
ہر محل وموقع پر جیسا مناسب ہوتا تھا ویسا عمل فرماتے تھے اگر اسکا خیال نکرتے تو
لکم دینکم ولی دین کیون فرماتے اور حضرت ابوبکر ابن ربیعہ کی جوتیونکا تماشا اون
حضرت کو کیون دکھلاتے اور وہ حضرت گوشت خورندان سگ سمجھکے کیون سکوت
کرجاتے قولہ حضرت عمر سے اسقدر ڈرتے اقول شیعون کے سامنے تو عمر سے ڈرنیکا ذکر بھی
اسلئے کہ وہ تو عمر کو بقول سیوطی مخنث اور مصداق کان افلح من استقلی کا سمجھتے ہین
پھر اونسے کیون ڈرتے تھے مگر تصریح اسماء منافقین خلاف مصلحت خداوندی تھی اسلئے نہ خدا نے
اونکا نام لیا نہ اوسکے رسول نے بلکہ باشارہ وکنایہ کہ ابلغ من التصریح تھا ذکر فرمایا قولہ سوا کے
حذیفہ کے اقول چونکہ تمہاری کتابون سے ثابت ہی کہ حذیفہ سے جناب رسولخدا نے

اسماء منافقین کا ذکر کیا تھا اسلیئے ہم بھی ذکر حذیفہ کرتے ہین ورنہ بہت سے مومنین حال منافقین سے واقف تھے کتا لنعرف المنافقین ببغض علی بن ابیطالب آپ ہی کے صحاح مین موجود ہے **قولہ** اونسے صلاح و مشورہ لیتے تھے **اقول** مکرر سہ کرر تم بر کہان تک بکوگے ہم بھی کہتے ہین کہ ارشاد ہم واسطے کھل جانے خبث سریرت منافقین کے تھا بالخصوص عمر اور اونکے اخوان کے **قولہ** اگر کوئی شیعہ کہے کہ خدا کا حکم تھا **اقول** فقط شیعہ یہ نہین کہتے بلکہ سنی بھی کہتے ہین کہ منافقون کے نام نہ خدا نے بیان کیئے نہ پیغمبر نے بیان کیئے آپ اسکے خلاف کہتے ہین تو کسی آیت کسی حدیث مین دکھائے **قولہ** تو ہم کہتے ہین کہ سلام ہے اوس خدا کو **اقول** شیعونکی طرف سے بھی سنیونکے خدا کو سلام جو دن رات خود شیطان کا کام کرتا ہے اور ہر شر کو پیدا کرتا ہے اور ایسا ظالم ہے کہ شیطان اور اوسکے اتباع مجبورین کو جہنم مین ڈالتا ہے اور سنیون کے پیغمبر کو بھی سلام جو جورو کو کندھے پر سے ناچ دکھلاتا ہے اور شیطان بھی اوس سے نہین ڈرتا تھا ہان جناب عمر سے ڈرتا تھا اور شیعون کا خدا نہ فرعون سے ڈرتا تھا کہ جسکو چار سو برس دعوائے خدائی کی مہلت دی اور نہ فرعون آل محمد سے ڈرتا تھا مگر چند ہے کے لئے بمصالح وقت مہلت دی تھی کہ اول سے کافرون کا امتحان منظور تھا اور ثانی سے سنیونکا امتحان منظور تھا **قولہ** حضرت کی حجت تو ختم ہوجاتی **اقول** لا نسلم کہ حجت کا ختم ہونا نام منافقین کے مشتہر کرنے پر موقوف تھا حجت تو روز الیوم اکملت لکم دینکم اور انی تارک فیکم الثقلین سے ختم ہو چکی تھی مگر امثال ابوجہل اور ابولہب کے انکار سے کچھ اتمام حجت مین فتور نہین پڑا **قولہ** اور خم غدیر کے خطبہ کیطرح **اقول** جب غدیر خم کا خطبہ سنیونکے بکار آمد نہوا تو عمر کے نام کا خطبہ کب بکار آمد ہوتا اور باتفاق شیعہ و سنی متخلفین جیش اسامہ سے حضرت عمر بھی تھے اور حضرت نے منبر پر چڑھکر لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ کا خطبہ پڑھا جیساکہ ملل و نحل مین ہے پس وہ کیا بکار آمد ہوا جو حضرت نام عمر کا

خطبۂ دیگر کی ہوس ہی قولہ ایک ادنی آدمی منافق کیواسطے خدا آیتین نازل کرے
اقول جن آیتونکو آپ ادنی کے واسطے سمجھتے ہین شیعہ اونکو آپ کے اعلی کے واسطے
سمجھتے ہین لیکن کسی آیت مین نام نہ اعلی کا ہی نہ ادنی کا اگر ہم غلط کہتے ہین تو آپ کسی ادنی ہی کا
نام دکھادیجیے اوسوقت اپکو اگر ہم اعلی کا نام نہ دکھادین تو جو جی چاہی آپ فرمائے قولہ
سنئے فروعت محکم آدنی اصول اقول اصول اشعری کی ناپختگی کا حال ایک ماتریدی
خرگیدی رازی سے پوچھیے کیسے کیسے عرق ریزیان کین تب بھی غرق عرق خجالت
ہی رہے اور فروع حنفی کے ناپختگی اونکے صاحبین محیلین سے پوچھیے جو حیلہ سازیان
کرکے بناتے بناتے مرگئے اور کچھ بھی نہ بن پڑے ۔

قال المخاطب المقام بداہ اللہ سبل السلام

امر سوم اصحاب کے تابعین کی فضیلتین اور اونکی نشانیان اس دعا مین جسطرح پر
امام زین العابدین علیہ السلام نے پیغمبر خدا کے اصحاب پر درود بھیجا ہی اسی طرح پر
اونکے تابعین کے حق مین رحمت کی طلب کی ہی چنانچہ یہ الفاظ امام صاحب کے
دعا کے ہین اللہم واصل الی التابعین لہم باحسان الذین یقولون ربنا اغفرلنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان خیر جزائك الذین قصدوا سمتہم وتحروا
جہتہم ومضوا علی شاکلتہم لم یثنہم ریب فی بصیرتہم ولم یختلجہم شك فی قفو
آثارہم والائتمام بہدایۃ منارہم مکاتفین وموازرین لہم یدینون بدینہم
ویہتدون بہدیہم یتفقون علیہم ولا یتہمونہم فیما ادوا الیہم کہ
خداوندا اونکی تبعیت انیوالونکو جزاے خیر دی جو کہ دعا کیا کرتی ہین کہ پروردگارا
مغفرت کر ہماری اور ہمارے اون بھائیون کی جو ہم مین سے ایمان مین سبقت
لے گئی ہین کیسے تابعین جو اصحاب کی چال پر چلتے ہین اور اونکے آثار کے پیروی کرتے
کرتے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک اونکی خوبی مین

نہین ہوتا اور کیسے تابعین جو اپنا دین ویسا ہی رکھتے ہین جیسا کہ اصحاب کا تھا اور اونسے اتفاق رکھتے ہین اور اصحاب پر کچھ تہمت نہین کرتے اِن الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ تابعین کا ہے اور وہی سب امت سے افضل ہین اور اون کی نشانیان وہی ہین جو کہ امام علیہ السلام نے بیان کردین پس اب ہمین تو کچھ شبہہ باقی نہین رہا کہ امت محمدی مین وہی گروہ سب سے افضل ہے جو کہ اصحاب کی متابعت کرے اور وہی فرقہ اصل راہ پر ایمان کے ہے جو قدم بہ قدم صحابہ کے چلے اب یہ امر باقی رہگیا کہ وہ فرقہ جو اصحاب کی چال پر چلتا ہے کونسا ہے وہ ہی جسکا نام اہل سنت ہے یا وہ جس کا نام شیعہ ہے اور یہ امر دونون کے عقائد پر نظر کرنے سے طے ہو سکتا ہے پس سنیونکے عقیدے وہی ہین جو کہ امام نے اپنی دعا مین بیان فرمائے کہ وہ اصحاب کے تابع ہین اور اصحاب کے حق مین دعاء خیر کرتے ہین اور اونکو ایمان مین سابق اور مقدم جانکر اونکے لئے رحمت طلب کرتے ہین اون کے آثار کے پیروی کرتے ہین اونکو اچھا جانتے ہین اور شیعون کے عقیدے بالکل خلاف اوسکے ہین وہ اصحاب کو برا جانتے ہین اونپر تبرا کرتے ہین اونکو منافق اور کافر جانتے ہین اونکی پیروی کفر سمجھتے ہین اونکی خوبیون مین شک و شبہہ رکھتے ہین اور اونپر ہر طرح کی تہمتین لگاتے ہین غرض کہ جو شخص عقل و ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اونکو اول امام کی دعا کے الفاظ پر غور کرے بعدہ سنیون اور شیعون کے عقیدون پر غور کرے تب انصاف کرے کہ امام کے قول کے مطابق سنی حق پر ہین یا شیعہ **تفسیر عسکری** **شہادت شیعونکی** معتبر ترین تفسیر ہے جس کو وہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہین لکھا ہے ان اللہ اوحی الی ادم ان اللہ لیفیض علی کل واحد من محبی محمد ال محمد و اصحاب محمد مالو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدھر الی اخرہ وکانوا کفارا لادا ھم الی عاقبة محمودة وایمان باللہ حتی تستحقوا بہ الجنة وان رجلا من یبغض ال محمد واصحابہ او واحدا منہم یعذبہ اللہ عذابا لو قسم

علی مثل خلق اللہ لاہلکہم اجمعین ترجمہ خدائے عزوجل نے وحی کی آدم پر کہ خدا
اون لوگون پر جو محبت رکھتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونکی آل سے اور اونکے
اصحاب سے ایسی رحمت نازل کریگا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاوے اوپر تمام مخلوقات کے اول سے
آخر تک تو وہ کافی ہے اور اگر سب کفار ہون تو اونکی عاقبت بھی اچھی ہوجاوے
اور وہ مومن ہوجاوین اور اگر کوئی آدمی دشمنی رکھیگا ساتھ آل محمد کے اور اصحاب
محمد کے یا ایک سے بھی اونمین سے تو خدا اوس پر ایسا عذاب نازل کریگا کہ اگر وہ عذاب
نازل ہو تمام مخلوقات پر تو وہ سب کے سب ہلاک ہوجائین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جبکہ دعائے اصحاب مین بنظر اون صفات کے جو مذکور فقرات دعا مین ہین ہمنے
ثابت کیا کہ مراد صحابہ مومنین کرام ہین نہ صحابہ منافقین لیام تو پس اتباع سے بھی ضرور ہے
کہ مراد اتباع مومنین ہی ہون نہ اتباع منافقین پس جب امام علیہ السلام نے مومنین کے
حق مین دعا کی خواہ صحابہ ہون خواہ اتباع اونکے تو آپکی منافقین صحابہ اور اونکے اتباع کو
کیا بالخصوص حضرات ثلثہ کو کہ شیعہ اونکو پیشوائے اہل نفاق جانتے ہین قولہ خداوندا اونکی
تبعیت کرنیوالون کو جزائے خیر دے اقول یعنی نیکون کی تبعیت کرنیوالونکو جزائے نیک
دے اور بدلالت مفہومی ظاہر ہے کہ بدون کے تابعین کو جزائے بدی کیون حضرت اگر اتباع
حضرات ثلثہ مین یزید پلید کے حق مین آپ جزائے خیر پانے کی دعا کرین تو بمتابعت امیر
امام غزالی کے ہوسکتا ہے لیکن اگر شیعہ بھی قاتلین حضرت عمر و عثمان کے حق مین جزائے خیر
پانے کی دعا کرین تو آپ برا نمانین کہ وہ لوگ بھی تو اتباع ہی سے تھے اون صحابہ کے
کہ بعضے اونکے اصحاب بدر بلکہ بعضے عشرہ مبشرہ سے تھے کما مر قولہ بعد اصحاب کرام کے
رتبہ تابعین کا ہے اقول سچ ہے جیسا کہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ اونکے تابعین کا ہے ویسا ہے
بعد اصحاب لیام کے بھی رتبہ اونکے تابعین کا ہے ہان فرق درجات و درکات کا البتہ ہے

قولہ وہی سب امت سے افضل ہین اقول جسطرح سے مومنین سب امت سے بہتر ہین اوسیطرح منافقین صحابہ اور اتباع اونکے سب امت سے بدترین قولہ اونکی وہی نشانیان ہین اقول آپ نے سنا کہ وہ نشانیان مومنین کی ہین جو لڑے مر گئے اور جو زندہ رہے وہ مصداق منہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا کے ہین لیکن منافقین فارین من الزحف جو مصداق من یصبر وعیدلا کی تھی مثل آئمہ ثلثہ کے اونکی نشانیان یہ نہین ہین جو ندکورد عا مین ہین کما عرفت بلکہ اونکی نشان دعائے روز جمعہ مین ہین کہ غاصبین خلافت اور اونکے اتباع پر لعنت الی یوم القیام ہے قولہ کہ وہ اصحاب کے تابع ہین اقول لا نسلم کہ کل مومنین کے تابع ہین بلکہ مومنین مومنین کے اور منافقین منافقین کے تابع ہین قولہ وہ اصحاب کو برا جانتے ہین اقول اگر غرض یہ ہے کہ شیعہ اصحاب لیام کو برا جانتے ہین اور اصحاب کرام کو اچھا جانتے ہین تو بہت اچھا کرتے ہین بُرونکو بُرا اور اچھونکو اچھا ہی جاننا چاہئے اور اگر غرض یہ ہے کہ شیعہ کرام ولیام سب کو برا جانتے ہین تو جھوٹھے کے منہ مین ساری دنیا کا گوہ قولہ اونکی خوبیون مین شک وشبہہ رکھتے ہین اقول شک وشبہہ تمکو ہوگا ہمکو جن صحابہ کی خیر وخوبی مین یقین ہے اونکو بہت اچھا جانتے ہین اور جن صاحبہ کے کفر ونفاق مین یقین ہے اونکو بموجب حدیث صحیحین کے اور بطریقہ جناب امیر وعباس کے کاذب وغادر وخائن واثم جانتے ہین قولہ امام کی دعا کے الفاظ پر غور کرے اقول ہمنے باعانت کتب لغت ہر ہر لفظ پر غور کیا تو حضرات ثلثہ کو مصداق کسی ایک لفظ کا بھی نہ پایا پھر ہین خود خدا انصاف کیا تو شیعونکو حق پر اور سنیونکو ناحق پر پایا والحمد للہ علے ماھدانا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ قولہ تیسرے شہادت اقول یہ شہادت تو شیعونکے لئے شہد وشکر اور سنیون کے لئے حنظل سے تلخ تر ہے اس لئے کہ بدیہی ہے کہ مراد اصحاب محمد سے صحابہ مومنین ہین نہ صحابہ منافقین کما فی الدرک

الاسفل من النار ہین اور حوض کوثر پر ذات الشمال کو جاتون پر گرفتار ہین اور جب رسولخدا اصحابی
اصحابی پکارتے ہین اور ملائکہ ماذالو مرتدین سناتے ہین تو سحقا سحقا فرما کر اونکو ہٹکارتے ہین اور بالاتفاق
امثال عمار و ابی ذر کہ جنکی احادیث فضائل سے صحاح سنیان بھرے ہوئے ہین اصحاب مومنین
سے ہین اور العیاذ باللہ کسی نے انکو منافقین سے نہین کہا اور حضرت عثمان کا ان
لوگونکو گالیان دینا اور اہانت کرنا اور کوڑے لگانا اور لات جوتی سے مارنا اور
پسلیان توڑنا اور شہر بدر کرادینا اور حضرات سنیہ کا ان لوگونکو خرف اور شور پشت
اور بادب بلحاظ حضرت عثمان کہنا جیسا کہ کتب اہل سنت سے بیشتر بخوبی ہمنے لکھا
ثابت ہے پس اگر یہ کل شنائع افعال ازراہ محبت تھی تو شیعونکا تبرا بھی ثلثہ سے
ازراہ محبت ہو سکتا ہے اور اگر یہ سب ازراہ عداوت تھا تو شیعہ تو فقط منافقین
سے بغض رکھتے ہین تمنے اور تمہارے عثمان نے تو مومنین سے بغض کیا بلکہ تمہارے
حضرت ابی بکر نے تو صحابہ مومنین کو مثل قوم مالک نویرہ بتہمت ارتداد قتل کرا ڈالا
تعجب ہے کہ شیعونکا تبرا منافقین سے بغض صحابہ پر محمول ہوتا ہے اور انکے ثلثہ کی حرکات
ناشایستہ قتل صحابہ مومنین اور اونکی پسلیان توڑنا عین محبت صحابہ شمار کیا جاتا ہے

ہمت تیری بے انصاف کا منہ کالا کہو یار دو انشاء اللہ تعالے

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

چوتھی شہادت اوسی تفسیر مین لکھا ہے لما بعث اللہ موسی بن عمران
واصطفاہ نجیا و فلق لہ البحر و نجی بنی اسرائیل واعطاہ التوراۃ والالواح
رای مکانہ من ربہ عزوجل فقال یارب لقد اکرمتنی بکرامۃ لم تکرم بہا
احدا من قبلی فہل فی انبیاءک علیک من ہو اکرم منّی فقال اللہ نعم انّ محمدًا
افضل عندی من جمیع خلقی فقال موسی فہل فی آل الانبیاء اکرم من آلی فقال
عزوجل یا موسی اما علمت ان فضل آل محمد علی آل جمیع النبیین کفضل محمد

علی جمیع المرسلین فقال یارب انکان فضل آل محمد عندک کذالک فھل فی صحابۃ الانبیاء عندک اکرم من اصحابی فقال یاموسیٰ اما علمت ان فضل صحابۃ محمد علی جمیع صحابۃ المرسلین کفضل آل محمد علی آل جمیع النبیین فقال موسیٰ انکان فضل محمد وآل محمد واصحاب محمد کما وصفت فھل فی امم الانبیاء افضل عندک من امتی ظللت علیھم الغمام وانزلت علیھم المن والسلوی وفلقت لھم البحر فقال اللہ یاموسیٰ ان فضل امۃ محمد علی امم جمیع الانبیاء کفضلی علی خلقی ترجمہ جسکا خداوند تعالی نے حضرت موسیٰ ابن عمران کو مبعوث فرمایا اور اونکو برگزیدہ کیا اور اونکے سبب سے دریا کو پل بنادیا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور توریت اور لوح اونکو عطا کی تب حضرت موسیٰ نے اپنا رتبہ دیکھکر خدائے عزوجل سے عرض کی کہ یاالہی تونے مجھکو ایسی بزرگی دی ہے کہ کسی اور نبی کو پہلے نہین دی تیرے یہان مجھ سے زیادہ اور کسی کی بھی بزرگی ہے خداوند تعالی نے جواب دیا کہ اے موسیٰ تمہین معلوم نہین کہ محمد میرے نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہین تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ کسی نبی کی آل میری آل سے بزرگتر ہے جواب ہوا کہ تم نہین جانتے کہ فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیا کی آل پر ایسی ہے جیسے کہ اونکو فضیلت سب پیغمبرون پر ہے تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ الہی میرے اصحاب سے زیادہ تیرے نزدیک اور کسی نبی کے اصحاب کا رتبہ ہے جواب ہوا کہ اے موسیٰ تم نہین جانتے کہ فضیلت اصحاب محمد کی تمام انبیا کے اصحاب پر اوسطرح ہے جسطرح کہ فضیلت آل محمد کی سب انبیا کی ہے پر تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اگر فضیلت محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد کی ایسی ہے جیسے کہ تو نے ارشاد فرمائی پس کسی نبی کی امت میری امت سے زیادہ افضل ہے جن پر تو نے بادلون کا سایہ کیا جن پر من وسلوا نازل کیا جن کے لئے دریا کو پل کردیا خداوند تعالی نے فرمایا کہ فضیلت امت محمدؐ کی سب انبیا کی امت پر اتنی ہے جتنی کہ مجھکو میری

خلقت پر فضیلت ہے ان دونون روایتون سے دو باتین دریافت ہوئین اول یہ کہ جو شخص
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب سے دشمنی رکھے وہ مستوجب عذاب کا ہے
اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے تمام دنیا ہلاک ہو جاوے اور جو دوستی رکھے وہ مستحق
ثواب کا ہے اور ثواب بھی کیسا کہ جس سے کفار کی عاقبت بخیر ہو جاوے دوسرے یہ کہ
اصحاب نبی کی فضیلت اور نبیون کے اصحاب پر ایسی ہے جیسی کہ فضیلت پیغمبر ہمارے
کی آل کی اور پیغمبرون کی آل پر اور ان دونون باتون کے ثابت ہونے سے
مذہب شیعون کا باطل ہو گیا اسلئے کہ مدار انکے مذہب کا صحابہ کی دشمنی اور ان کے
برا جاننے پر ہے جو شخص اصحاب سے دشمنی رکھے وہی پکا مومن ہے اور جو انکو سب سے
برا جانے وہی سچا شیعہ ہے پس ان دونون روایتون سے جنکے راوی امام حسن عسکری
علیہ السلام ہین اور جو شیعون کے اقرار سے صحیح اور مستند روایت ہے حضرات شیعہ کو سوائے
دو امرون کے تیسرا چارہ باقی نہین رہا یا تو اصحاب کو بہتر جانین اور ان کی فضیلت
کے قائل ہون اور ان سے محبت رکھین تا کہ وہ مستحق ثواب کے ہون یا انکو برا جانین
اور ان سے دشمنی رکھین تا کہ مستوجب عذاب کے ہون لیکن حضرات شیعہ جب تک کہ اپنا
مذہب ترک نکرین گے اور سنیون کے شریک نہو جاوینگے تب تک وہ فضیلت صحابہ کے
قائل نہونگے کوئی شخص باوجود اقرار فضیلت صحابہ کے شیعہ رہ نہین سکتا تمام علماء شیعہ
عبد اللہ بن سبا کے وقت سے لیکر جناب قبلہ و کعبہ کے عصر تک اسی فکر مین مر گئے
کہ اصحاب کے معایب تلاش کرین اور انکی برائیان ثابت کرین اور انکے فضائل
سے انکار کرین اگر کسی کو انکار ہو تو وہ ذرا تکلیف گوارا کرے اور شیعون کی کتابون کو
اوٹھا کر دیکھے کوئی ورق نہوگا جسمین اصحاب کی برائیان نہون کوئی صفحہ نہ پاویگا
جسمین ان پر تبرا نہو جناب مجتہد صاحب قبلہ صوارم مین ارشاد فرماتے ہین کہ آنا
احادیث فضائل صحابہ از طرق امامیہ باوجود کثرت احادیث مختلفہ در امر ہر جزیے

از جزئیات اصلیه و فرعیه اگر تمام کتب احادیث امامیه ورق ورق بهیند و به تفحص مطالعه در آرند مظنون آنست که زیاده از سه چهار حدیث که سر و پا درست نداشته باشد دست بهم ندهد اما احادیث مثالب و معایب اینها پس بلا اغراق اینست که متجاوز از هزار حدیث باشد ای اہل انصاف ذرا آنکھ کھولو اور نیند سے چونکو اور حضرات شیعہ کے حال کو دیکھو کہ خود ہی اپنے اماموں کی طرف سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر صاحب کے اصحاب کا رتبہ سب سے بڑھکر ہے اور کسی نبی کے یار اونکے درجے کو نہین پہنچتے اور جو اون سے محبت رکھے وہ ناجی اور جو دشمنی رکھے وہ ناری ہے اور خود ہی یہ فرماتے ہین کہ کوئی آیت کوئی حدیث کوئی روایت اونکی فضیلت مین نہین ہے اور جو ہے وہ بے سر و پا ہے بلکہ ہزارہا احادیث اونکی برائیون مین ہین اگر ہم ہزار برس غور کرین اور اس مشکل عقدہ کو حل کرنا چاہین مگر نہ ہماری سمجھ اس مسئلہ تک پہنچ سکتی ہے اور نہ ہمسے کبھی یہ گرہ کھل سکتی ہے اگر حقیقت مین ہمارے پیغمبر کے اصحاب ایسے افضل ہین کہ کسی پیغمبر کے اصحاب اونکے درجہ تک نہین پہنچتے اور اونکی دشمنی باعث عذاب اور اونکی دوستی باعث ثواب ہے تو چاہیے کہ قول سنیونکا درست ہو اور ایسے بزرگونکی تعریف مین اگر ہزارون احادیث اور لاکھون روائتین منقول ہون تو بھی تھوڑے ہین اور اگر قول شیعونکا صحیح ہے تو چاہیے کہ ایسے شخصون کی دشمنی باعث نجات اور دوستی موجب ہلاکت ہووے لیکن درحقیقت یہ قول مجتہد صاحب کا محض غلط اور بالکل باطل ہے اسلئے کہ خود شیعونکی کتابون سے ہزارہا احادیث اور اقوال فضائل مین صحابہ کے ہم نکال سکتے ہین چنانچہ اسی رسالے مین ہم اپنے اس قول کو ثابت کرینگے اور صدہا روائتین فضیلت صحابہ کی کتب شیعہ سے نکال کر مجتہد صاحب کے مقلدین کی خدمت مین پیش کر کے قبلہ و کعبہ کے قول کی تکذیب کرینگے اگر کوئی

شیعہ تعجب کرے کہ کیونکر ہمارے علما نے اصحاب کی فضیلت بیان کی ہے اور
کسطرح اونکی تعریف کی روایتون کی تصدیق کی ہے تو اس کے واسطے ہم ایک
قاعدہ مسلمۂ مجتہد صاحب کو بیان کرتے ہین کہ وہ صوارم مین فرماتے ہین کہ اگرچہ
کسی اہل مذہب سے جو کہ کسی کے فضائل کا اعتقاد رکھے اوسکے معایب کی روایات کی توقع رکھنا
یا جس کسی کے وہ معایب کا معتقد ہو اوس کے فضائل کے اقرار کی امید رکھنا بیجا ہے
لیکن خدا نے اپنی حجت تمام کرنے کے واسطے سنیونکو مجبور کر دیا کہ اونہون نے اصحاب کی
برائیون کو خود ہی روایت کیا چنانچہ الفاظ اوس کے یہ ہین ہر چند از اہل مذہبیکہ
روایات مطاعن شخصے کنند توقع روایت فضائل ان شخص داشتن بیجاست
و ہمچنین بالعکس لیکن جناب حق سبحانہ تعالے اتماماً للحجۃ قلوب مخالفین جناب امیر المومنین
چنان مسخر گردانیدہ کہ باوجود اینکہ بنا بر پیش آمد و تقرب سلاطین بنی عدی و تیم
و بنی امیہ اخبار فضائل انہا را بسیار وضع نمودہ اند چون دروغگو را حافظہ نمی باشد
ہمان مخالفین از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین بار مثالب اصحاب ثلثہ
و اتباع ایشان راہم مذکور ساختہ اند و علما و محدثین ایشان چنین احادیث و
اخبار را در کتب و مصنفات خود مندرج فرمودہ اند ہم اسی قاعدہ کو تسلیم کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ خدا نے اپنی حجت تمام کرنے کے لیے شیعونکو مجبور کر دیا کہ اونہون نے
اصحاب کی بزرگیان اور فضیلتین اپنی کتابون مین آئمہ کرام کی زبان سے روایت کین
ہر چند از اہل مذہبیکہ روایات مطاعن شخصے کنند توقع روایات فضائل ان
شخص داشتن بیجاست و ہم چنین بالعکس لیکن جناب حق سبحانہ تعالی اتماماً
للحجۃ قلوب مخالفین صحابہ کبار چنان مسخر گردانیدہ کہ باوجود اینکہ بضرورت ترویج
عقائد عبد اللہ بن سبا و شیعیانش اخبار مثالب صحابہ را بسیار وضع نمودہ اند چون دروغگو
را حافظہ نمی باشد ہمان مخالفین از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین بار فضائل

اصحاب ثلثه و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند و علماء محدثین ایشان چنین احادیث
و اخبار را در کتب و مصنفات خود مندرج فرمودہ اند ✣

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اس حدیث مین بھی مثل حدیث سابق کے مراد مومنین صحابہ ہین کہ جنکو شیعہ ساری
دنیا سے افضل سمجھتے ہین اور سنی اونکو خرفت اور شورپشت اور جاہل اور نافہم
اور بے ادب کہتے ہین اور حضرت عثمان اونکی پسلیان توڑتے ہین اور شہربدر کرتے
ہین اور اس حدیث سے منافقین صحابہ مراد نہین ہین جنکو سنیون نے اپنا پیر بنایا ہے اور
شیعہ اونکو مصداق حدیث حوض اور آیۃ فی الدرک الاسفل من النار سمجھتے ہین قولہ مذہب
شیعونکا باطل ہوگیا اقول نہین صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہین بلکہ ان دونون باتونکے
ثابت ہونے سے مذہب سنیون کا باطل ہوگیا لیکن امر اول پس اسوجہ سے کہ امثال
عمار اور ابوذر اور ابن مسعود بالاتفاق اصحاب اخیار سے تھے کہ صحاح ستہ مین جنکی احادیث
فضائل زبان نبوی سے موجود ہین اور حضرت عثمان اور اونکے اتباع نے اونسے دشمنی کی
اور مارا پیٹا اور اونکی پسلیان توڑین اور شہربدر کیا و قد اثبتنا ذالک کلہ فیما سبق اور
جو شخص صحابہ پیغمبر سے دشمنی کرے اگر اوسکا عذاب ساری دنیا کو ہلاک نکرے تو سنیونکو
تو بیشک ہلاک کریگا جو ایسے مرتدین کے مریدین سے ہین اور اگر فرمائے کہ حضرت عثمان
نے یہ سب باتین محبت کی تھین نہ بعداوت تو گستاخی معاف شیعونکا تبرا بھی تو بھی
محبت اور دوستی کی راہ سے ہی حضور اوسکو دشمنی پر ناحق محمول فرماتے ہین لیکن امر
دوم پس اس عبارت سے جسطرح فضیلت اصحاب نکلتی ہے اوسیطرح فضیلت آل کل اصحاب پر
بھی نکلتی ہے وہو ظاہر لاسترہ فیہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث تمسک و حدیث
سفینہ و امثال ذلک کہ متفق علیہ ہین پس باطل ہوا مذہب سنیونکا کہ افضل البشر بعد
رسول اللہ ابوبکر ثم عمر کما فی عقائد النسفی وغیرہ فلو قال قائل علی ہذا اللہم ابابکر ثم عمر ثم عمر ثم عمر

فهل في هذا من ضرر فان من غاية المحبة تكرر ما تكرر **قوله** مدار اونکی مذہب کا صحابہ کی دشمنی **اقول** وہی چھوٹی منہ بڑی بات کہ گو مدار مذہب شیعہ صحابہ منافقین کی دشمنی اور صحابہ مومنین کی دوستی اور مدار مذہب سنیہ برعکس اسکے ہے یعنی مومنین کی دشمنی اور منافقین کی دوستی پر ہے اور خود مخاطب اقرار کر چکا ہے کہ مابہ النزاع درمیان شیعہ و سنی صحابہ ثلثہ ہیں کہ شیعہ انکو منافق اور سنی انکو مومن کہتے ہیں پھر یہان جو فرماتے ہین کہ شیعہ و سنی کل صحابہ مین مختلف ہین کہ شیعہ سب کو برا اور سنی سبکو اچھا جانتے ہین یہ کس راہ سے ہے جز اینکہ دروغگو را حافظہ نباشد **قوله** جو شیعونکے اقرار سے صحیح اور مستند روایت ہے **اقول** کسی ایک شیعہ کا بھی اقرار صحت اس روایت پر کسی چھوٹی سی کتاب سے مثل محجاج السالکین شاہ عبد العزیز دہلوی کے ثابت کر دیا ہوتا تب بھی کسیقدر ہم آپ کو سچا کہتے اب حضور کا لقب مبارک جز الکذب البریۃ اور کیا ہو سکتا ہے اصل یہ ہے کہ جو روایات تفسیری کہ امام حسن عسکریؑ سے راویون نے روایت کی ہے اوسکو جمع کرکے منسوب بامام حسن عسکریؑ کر دیا ہے اعم اس سے کہ صحاح ہون کہ ضعاف ہون احاد ہون کہ متواتر پس یہ دونون حدیثین بھی مثل دیگر احادیث کے قسم احاد سے ہین کہ اصول عقاید مین بکار آمد نہین کما مر اگرچہ علاوہ برین ایمان ثلثہ کا اس سے ثبوت نہین اگر کل صحابہ مومنین اچھے ہوے تو کل صحابہ منافقین کو کیا ملا اور بالخصوص آپکے ثلثہ کو کیا ملا جنکا نفاق ہمنے آپ ہی کی کتابون سے ثابت کر دیا **قوله** کہ اصحاب کو بہتر جانین **اقول** سوائے ثلثہ و اتباعہم و اذنابہم کے کہ منافقین سے تھے کل اصحاب کو اچھا اور بہتر از بہتر جانتے ہین اور یقیناً مستحق ثواب ہین جسطرح کہ بیشک وشیعہ اہل سنت منافقین کی دوستی سے مستحق درک الاسفل من النار ہین **قوله** عبد اللہ ابن سبا **اقول** سابق مین گذرا کہ بقول آپکے یہ ملعون آپکا پردادا ہے اور شیعہ اوسکو مثل آپکے ثلثہ کے بیدین سمجھتے ہین **قوله** کوئی ورق نہوگا جسمین اصحاب کی برائیان نہون

اقول جھوٹے پر خدا کی لعنت ابھی تم خود دو حدیثین اصحاب کی تعریف مین ہماری
ہی کتاب سے نقل کر چکے ہان اگر اصحاب ثلثہ کی برائیان فرمائے تو کسیقدر ہم
آپکو سچا کہین کہ ہمارے علما نے چند اوراق مین شیعونکی کتابون سے برائیان اصحاب ثلثہ
کے لکھی ہین اسکو یہ بات لازم نہین ہے کہ کل اصحاب کی برائیان لکھ گئین ہون اگر آپ
جھوٹھونکے جھوٹھے نہین ہین تو ایک سطر بھی کل اصحاب کی برائیون مین دکھا دیجئے
قولہ صوارم مین ارشاد فرماتے ہین اقول اگر آپ کچھ سمجھتے ہین تو حمقا کو قریب و بعید
ہین اور اگر نہین سمجھتے تو خود نافہم ہین حضرت سلامت صوارم مین جہان بحث
فضائل اور مثالب اصحاب ثلثہ سے ہے وہان فرماتے ہین اما احادیث فضائل
صحابہ از طریق امامیہ الخ پس مراد صحابہ سے یہان اصحاب ثلثہ ہین کہ اقل مصداق جمع نہین
ہی ہاہین بقرینہ مبحث و سیاق و سباق اور خود ہی مخاطب نافہم بعد چند سطرون کے
ناقل ہے کہ فرماتے ہین کہ از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین باز مثالب
اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند انتہی اس عبارت سے صاف
صاف ظاہر ہے کہ جسطرح ذکر مثالب اصحاب ثلثہ ہے اوسیطرح بیشتر بھی ذکر فضائل
صحابہ ثلثہ ہے نہ کل اصحاب کہ بعض اونکے مومن ہین اور بعض منافق مصداق منکم من یرید
الدنیا و منکم من یرید الاخرۃ کے ہین بس غرض یہ ہے کہ فضائل اصحاب ثلثہ
ہماری کتابون مین نہین ہین اور معائب اونکے اونہین کی کتابون سے ہین منجملہ
اونکے ہزارہا ہین قولہ اے اہل انصاف ذرا آنکھ کھولو اقول اے اہل انصاف ان
ان خوابیدہ بخت سے کہو کہ ذرا آنکھ تو کھولو نہ سر کے کھلے تو منہ سے بولو تو غفلت نیند سے
چونکو اور ہوش مین آؤ اور اپنی حال بد مآل پر نظر کرو کہ اصحاب ثلثہ کی محبت و فضائل
... کہ مغنی صاحب سے بھی انکا درجہ بڑہا دیا یہان تک کہ روز قدر الاسرار
بدر اگر عذاب نہ نازل ہوتا تو حضرت عمر کو بھی پیر بچانہ کوئی پیغمبر پھر خود ہی ادنگے

مصائب مین اپنی صحاح مین نقل کرتے ہو بقول حضرت عمر کہ جناب امیر و عباس اونکو بلکہ
اونکو مقدم بلکہ اونکو موخر کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے اور یدور الحق
مع علی حیث دار بھی صحاح مین ہے اگر کوئی سنی ہزار برس سوچے اور اس مشکل
عقدہ کو حل کرنا چاہے تو ہرگز حل نہوگا اور یہ گرہ یقینی کسیطرح کھل نہین سکتی کہ
اصحاب ثلثہ مجمع فضائل ورذائل تھا کیونکر تھی اور حضرت عمر کا صدق مستلزم اونکے
کذب کا ہے اور کذب اونکا مستلزم صدق جناب امیر اور صدق اونحضرت کا مستلزم
کذب عمر اس سے بڑھکر کیا گرہ ہوگی کہ ہزار کھولو گے مگر گویا سنگ گرہ مین پانی پڑا ہے وہ کب
کھل سکتی ہے قولہ اس عقدہ مشکل کا حل کرنا اقول حضور والا کو ایسے بلیدون کو دلون کے
نزدیک تو ذرے ذرے سی بات نہایت مشکل اور عقدہ مالاینحل ہے اسی سے شیعہ
سے اشعری اور اشعری سے نیچری ہو اب دیکھین ہمارا گرگٹ کون رنگ بدلتا ہے لیکن
پیروان حضرت مشکلکشا جنکے حق مین آپکو علاوہ لولا علی لہلک عمر فرماتے ہین اور قضیۃ
ولا اباحسن لہا مثل بتاتے ہین اور کان عمر یتعوذ من معضلۃ لیس فیہا ابوالحسن علی
کما فی تاریخ الخلفا وغیرہ ایسے عقدون کو عقدہ نہین سمجھتے اور جھوٹ گرہ مین جانتے ہین
کہ فریب عوام کے لئے تم سے جہلا بتاتے ہین اور اپنی کج فہمی بلکہ نافہمی کا نمونہ دکھاتے ہین
دیکھو کیسی سہولت سے ہمنے تمہارا عقدہ کھولدیا کہ اقرار فضائل صحابہ سے مقصود صحابہ مومنین ہین اور
انکار فضائل صحابہ سے مقصود صحابہ منافقین ہین بلکہ بالخصوص اصحاب ثلثہ مراد ہین
کیون حضرت یہ گرہ تو آپکی بکر فکر کی کھل گئی اب حجلہ خاطر رنگین سے کوئی دوسری پیش کیجئے
ہرچند آپکو کسیقدر بےچینی ہوگی اس لئے کہ آپکی تربیت خانہ عصمت مثل ام کلثوم دختر
ابی بکر مخطوبہ عمر کی ناز و نعم پلی ہوگی کما فی تاریخ الکامل لابن اثیر الجزری قولہ ہم اس
قاعدہ کو تسلیم کرتے ہین الی قولہ باز فضائل اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور
ساختہ اند اقول تسلیم قاعدہ اور تقلیب تقریب جب صحیح ہوتی کہ کوئی چھوٹی سی بھی

حدیث کتب علما و محدثین شیعہ سے فضائل اصحاب ثلثہ اور اونکے اتباع مین نقل کی ہوتی
اسلیے کہ جناب مجتہد اعلی اللہ مدارجہ تو فرماتے ہین کہ صاحبان صحاح اہل سنت نے باعجاز
جناب امیر مثالب اور معائب اصحاب ثلثہ کو اپنی صحاح مین نقل کیے پس تقلیب
اسکی یہ تھی کہ آپ فرماتے کہ صاحبان صحاح شیعہ نے باعجاز اصحاب ثلثہ فضائل اصحاب ثلثہ
اپنی صحاح مین نقل کیے حالانکہ ایک حدیث کا بھی فضائل اصحاب ثلثہ سے آپنے پتا
ونشان شیعہ کی کسی غیر صحیح کتاب سے بھی نہ دیا ابتداے کتاب سے اس مقام تک اگر اپنے
بنام نامی اصحاب ثلثہ کوئی حدیث لکھی ہو تو کہدیجیے اور ہم سے پوچھیے تو حدیث قرطاس
حدیث فدک حدیث جیش آسامہ حدیث حوض حدیث کاذب وغادر وخائن اور
امثال انکے سب آپ ہی کی کتابون سے نقل کرتے ہین کہ جنکا مصداق سواے اصحاب
ثلثہ اور اونکے اتباع کے کوئی نہین ہوسکتا ہے باقی یہ دو حدیثین جو فضائل مطلق صحابہ کی
آپنے نقل کین تو کب ہم مطلق صحابہ کو برا جانتے ہین بلکہ ہم فقط اصحاب ثلثہ اور اونکے اتباع
کو بسبب اصحاب نفاق ہونیکے برا جانتے ہین اب آپکو لازم ہے کہ ثابت کیجے کہ صحابہ سے مراد یہان
اصحاب ثلثہ ہین یا یہ ثابت کیجیے کہ صحابہ سے مراد صحابہ مومنین ومنافقین سب ہین تاکہ آپکے ثلثہ بھی
اسمین داخل ہوجائین اور جب یہ آپنے ثابت نکیا تو ہم کہتے ہین کہ لا نسلم کہ مراد آپکے ثلثہ ہین
یا کل مومنین ومنافقین مراد ہین کیون نہین جائز ہے کہ مومنین صحابہ مراد ہون آپ خود
صفحہ ۲۷ مین اسی کتاب کے فرماچکے کہ امامیہ کے نزدیک فضائل کی مصداق صرف وہی
اصحاب ہین جنکو علماے شیعہ نے قبول کیا ہے انتہی اور ظاہر ہے کہ علماے شیعہ نے منافقین
سے کسیکو قبول نہین کیا اور آپ کے ثلثہ کو بھی اونہین سے سمجھا ہے آپکا یہ دعوی کہ باز فضائل
اصحاب ثلثہ واتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند یا اسکا ثبوت دیجیے یا جو کاذبین کو
خدا نے کہا ہے وہ فرمائے اور آپ اپنے منہ سے ثلثہ کو ہر جگہ اصحاب کبار کہتے ہین کہا کیجے آپ کا
خصم بھی اونکو کبار کہتا ہے مگر اصحاب النار کا اور اونکے اتباع کو اونکا صغار جانتا ہے

کہ اوسی سے حضور والا بھی ہین خفا ہو جینگا یہ اپنی اپنی سمجھ ہے ۔ ۔

قال المخاطب التمام بداہ اللہ بسبل السلام

پانچوین سنجادت شیخ ابن بابویہ قمی نے کتاب معانی الاخبار مین امام موسی رضا سے روایت کی ہو عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ابا بکر منی بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفواد ترجمہ امام حسن علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر بمنزلہ میرے سمع کے ہے اور عمر بمنزلہ بصر کے اور عثمان بمنزلہ دل کے اور جب حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا امام حسن کے قول سے بمنزلہ پیغمبر خدا کی سمع و بصر اور دل کے ہونا ثابت ہوا تو پھر اون سے محبت نہ رکھنا درحقیقت پیغمبر خدا سے محبت نرکھنا ہو اور اونسے عداوت رکھنا دراصل پیغمبر خدا سے دشمنی رکھنا ہی سنی والونکو تعجب ہوگا کہ امام حسن کی روایت سے علماء شیعہ نے کیونکر ایسی حدیث کو اپنی کتابون مین ذکر کیا اور انتظار ہوگا کہ اگر اوس کو نقل کیا ہو اور اوس کی صحت کو تسلیم کیا ہو تو اوسکا کیا جواب دیا ہو اسلیے ہم اوس جواب کو بیان کرتے ہین وہ جواب یہ ہو کہ اس حدیث کے اون الفاظ کے بعد جنکو اوپر ہم نے نقل کیا یہ بھی الفاظ اور بڑہائے ہین اور اونہین کو جواب اس حدیث کا تصور کیا ہو فلما کان من غد الخ ترجمہ امام حسن فرماتے ہین کہ جب دوسرا دن ہوا تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اوس وقت امیر المومنین علی علیہ السلام اور ابوبکر اور عمر اور عثمان موجود تھے مین نے حضرت سے عرض کی کہ اے پدر بزرگوار مینے کل آپکی زبان سے سنا جو کچھ آپ نے ان اصحاب کی نسبت فرمایا وہ کیا ہو حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے کہا ہو بعد اس کے حضرت نے اونکی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ سمع اور بصر اور دل ہین اور اس وصی یعنے علی کی محبت سے سوال کیے جاینگے اور یہ کہکر یہ آیت پڑھی کہ خدا سے عزوجل

فرماتا ہی کہ اِنَّ السَّمعَ وَالبَصَرَ وَالفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنہُ مَسئُولًا بعدہ فرمایا
کہ قسم ہی مجھکو اپنے پروردگار کی عزت کی کہ تمام امت میری قیامت کے دن
کھڑی کیجاویگی اور اون سے سوال علی کی محبت سے ہوگا اور یہی مطلب ہی
خدا کے اس قول کا کہ وَقِفُوہُم اِنَّہُم مَسئُولُونَ کہ کھڑا کرو انکو انھی ان سے پوچھنا ہے اس
حدیث کے ان الفاظ کو ہم چند دلیلون سے صحیح نہین جانتے اور اوسکو دوسرے دن کا جمایا
ہوا فقرہ سمجھتے ہین پہلی دلیل اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ اول روز جب امام حسن نے
حضرت سے سنا کہ ابوبکر بمنزلہ سمع کے اور عمر بمنزلہ بصر کے اور عثمان بمنزلہ دل کے ہین
تو اوس روز کچھ استفسار نکیا دوسرے دن پوچھنے کا کیا سبب ہی اگر امام حسن کو پوچھنا
ہوتا تو اوسی وقت پوچھتے اگر یہ خیال کیا جاے کہ پہلے دن بسبب موجود ہونے خلفاء
موصوفین کے انکی خوف سے نپوچھا تو دوسرے دن بھی اسی حدیث سے انکا موجود ہونا
ثابت ہوتا ہی اگر اونکا خوف تھا تو کیون پوچھے کہ یا حضرت آج آپنے اونکے سامنے ایسا
ایسا فرمایا اس کی حقیقت کیا ہی نہ کہ پھر مجلس مین انہین کے سامنے استفسار کرتے
اس سے صاف ظاہر ہی کہ یہ فقرہ دوسرے دن کا جمایا ہوا ہی دوسری دلیل اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہی کہ اول روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تشبیہ اور تمثیل پر
قناعت فرمائی اور حضرات خلفاء ثلثہ کو بمنزلہ سمع اور بصر اور فواد کے کہکر سکوت کیا
تو یہ فرمانا یا دل سے تھا یا براہ تقیہ یا بطور استہزا اگر دل سے تھا جیسا کہ ہم سمجھتے ہین فنعم
الوفاق جھگڑا مٹے ہوا اگر براہ تقیہ تھا تو اول پیغمبر خدا کی نسبت تقیہ کرنا ثابت ہوا
حالانکہ خود حضرات شیعہ اوسکے قایل نہین دوسرے اگر پہلے دن حضرت نے براہ تقیہ
فرمایا تھا تو دوسرے دن بھی وہی سبب تقیہ کا باقی تھا پھر فرمانا ان خلفاء کا
کے خوف سے یا انکو خوش کرنے کو حضرت نے ایسا کچھ فرمایا [illegible] تو درست تھا اگر بطور استہزا تھا
تو پیغمبر صاحب کی نسبت مسخرگی اور ٹھٹھہ بازی کا اطلاق کرنا ہی اور یہ سوائے شیعون کے

دوسرے سے نہیں ہو سکتا وہ جو چاہین پیغمبر صاحب پر تہمت کرین تیسری دلیل
پیغمبر خدا علیہ الصلواۃ والسلام جو کچھ فرماتے تھے اور جو کچھ کہتے تھے وہ صاف صاف
کچھ لگی لپٹی نہ رکھتے تھے اور کسی کو دھوکا نہ دیتے تھے اور کسیکو شبہہ مین نہ ڈالتے تھے
پس اگر دوسرے دن کی جماعے ہوئی فقرہ کو ہم صحیح مانین تو گویا پیغمبر صاحب پر
تہمت کرین اسلیئے کہ اگر دوسرے دن امام حسین استفسار نکرتا اور پیغمبر صاحب
اصل مطلب نہ بتاتا تو لوگ شبہہ مین رہتے اور حضرت کے کلام کو صدق اور صفائی پر
قیاس کر کے حضرات ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین رضی اللہ
تعالی عنہم کو بمنزلہ اتبع اور تغیر اور دل کے سمجھتے جیسا کہ ان لفظون سے جو حضرت نے
فرمائی معلوم ہوتا ہے پس کیا کوئی ایمان رکھنیوالا پیغمبر صاحب پر ایسی تہمت کر سکتا ہے
اور جسکا کام صاف بیان کر دینا اور لگی لپٹی نہ رکھنا ہو اوسکی باتون کی ایسی تاویل
کر سکتا ہے نعوذ باللہ من ذالک حقیقت یہ ہے کہ حضرات شیعہ نے دین کو تغیر اور کھٹ پٹ کر
ڈالدیا ہے اور پیغمبر خدا کے احادیث اور کلام اللہ کے آیات کو تحریف اور تغیر
کر کر بدل دیا ہے نہ خدا کے کلام کو کلام سمجھتے ہین نہ پیغمبر صاحب کی حدیث کو
صاف سمجھتے ہین سب مین شک اور شبہہ کرتے ہین اور سب کو ذو وجہین اور ذو معنین
جانتے ہین چونکہ بناے مذہب تشیع نفاق اور جھوٹ پر ہے اسلیے سب کو اپنا ہی سا
جانکر ایسے تاویلات کرتے ہین ورنہ کون شخص ہے کہ پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہیگا
کہ وہ ایک روز کچھ کہتے تھے دوسرے روز اوسکی کچھ تاویل کرتے تھے فرض کرو کہ اگر کسی
شخص نے پہلے ہی دن کی باتین سنی ہون اور اوسنے پیغمبر صاحب کو ہادی اور
نبی سمجھکر اونکے کلام کو حق جانتا ہو حالانکہ بقول شیعون کے وہ حق نتھا اور اوسکا
مطلب دوسرا ہی تھا جس کو دوسرے دن حضرت نے امام حسن کے پوچھنے پر
بتلایا اور وہ شخص دوسرے دن حضور مین حضرت کے حاضر نہ ہوا ہو اور اوسنے

پیغمبر خدا کے زبان سے اوس مجمل فقرے کی شرح نہ سنی ہو تو اوسکے دل مین جو نقص
اوس کلام کی صحت پر ہو گیا ہو اور جس کے سبب سے وہ گمراہ ہوا ہو اس کا الزام
کسپر ہو گا اوسی سنے والے بیچارے پر یا معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت پر ۞

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ شہادت حضور کی شہادت زور بلتنی اور چند قصور کی ہر اول آپکو ضرور تھا
کہ تواتر اس حدیث کا اقرار شیعہ سے ثابت کرتے تب اس سے استدلال فرماتے
کیونکہ مدار اعتقاد شیعہ اوپر متواترات کے ہے نہ اوپر اخبار احاد کے ہے پس اگر
کوئی حدیث خلاف احادیث متواترہ ہو تو شیعہ اوسکو قابل الطرح یا قابل
التاویل مثل آیات تشبیہ و تجسیم جانیگے پھر آپکا استدلال شیخ چلی کا خیال ٹھہر جائیگا
دوم یہ کہ جب مطابق زعم باطل آپکے یہ حدیث مدح ثلثہ پر دلالت کرتی ہے
تو مطابق مخالفین اور مخالف ہمارے مذہب کے ہوئے اور ہمکو ہمارے
اماموں نے فرمایا ہے کہ جب دو حدیثیں ہمسے تمہارے پاس آوین کہ ایک
اونمین سے موافق عامہ اور دوسرے مخالف عامہ ہو تخذ ما خالفہم
فان الرشد فی خلافہم پس ہمکو ضرور ہے کہ اس کے خلاف پر عمل کریں
اور احادیث دالہ بر مذمت ثلثہ کو معمول بہا جانا کرین پھر اس استدلال و قیل
و قال لا طائل سے کیا حاصل سوم یہ کہ آپکو منظور نظر وقت اثر شیعونکا الزام
دینا ہے اور ظاہر ہے کہ بناے الزام مسلمات خصم پر ہوتی ہے اور آپکے
خصم نے کل حدیث کو من حیث ہو کل تسلیم کیا ہے نہ بعض کو من حیث
ہو کل پھر اوس بعض سے آپ استدلال کیونکر کر سکتے ہین اور اپنی تسلیم اور
عدم تسلیم سے دوسرون پر الزام کیونکر دے سکتے ہین غیرون کے مسلمات
مین آپکو زبردستی دخل دینا مصداق اس مثل کا ہے کہ خواہی نخواہی

دو کلمہ از نادرہ معجزہ میں ہم لکھ چکے آپ خود فرماتے ہین کہ شیعون نے انہین الفاظ
آخر حدیث کو جواب اس حدیث کا تصور کیا ہے یعنے یہ الفاظ آخر حدیث
اگر تسلیم کئے جائین تو جواب ہو جائیگا اور آپ کو خوب معلوم ہے کہ شیعون
نے تسلیم کیا تو اونکے نزدیک جواب ہو گیا اور مخاطب نے چونکہ تسلیم نہین
کیا تو اونکے نزدیک جواب نہین ہوا بہت اچھا آپ اسکو تسلیم نفرماتے فقط
اوّل فقرہ کو تسلیم کرکے سنیون کی تعریفین کیجئے اور شیعہ اول سے آخر تک
حدیث کو تسلیم کرکے اوسکو برا کہتے ہین یہ اچھی اپنی سمجھ ہے مگر شیعون پر کوئی
صورت الزام کی نہ نکلی اور اگر فرماتے کہ نہین تسلیم بعض فقرات حدیث سے
ہمارا الزام تمام ہو گیا تو ہم کہینگے کہ مثل آپ کے ہر ملحد بیدین کہسکتا ہے کہ قرآن مین
حکم نماز نہ پڑھنے کا لا تقربوا الصلوٰۃ سے بتصریح موجود ہے واتم سکارٰی
کا فقرہ ہم مسلم نہین کرسکتے اس لئے نکالا جاتا ہے ہم نماز نہ پڑھینگے [illegible]
یہ سب مواخذات ہمارے حضرت مخاطب سے [illegible]
جواب مناظرہ سے ہین اور دلیل الزامی بھی نہین بیان کرسکتے ہیں [illegible]
اب ہم یہ کہتے ہین کہ آپ نے فقرہ اول حدیث کو مدح خلفا مین سمجھ کر مثل خلفا کے سمجھا
بکڑا ہے اوسکو اسطرح سمجھو رہینگے کہ سنیون کو حق مین جملہ نفیس اور فقرہ الطرا جبری
کو جسکے سبب سے ہماری خوشی اور سرور کے آپ جامہ بلکہ پاجامہ سے باہر ہو جاتے ہین
بعد تسلی ہو کر اچھا اوسکو دیکھین اور جو سمجھا ہے کہ شیعون کو ہمارا [illegible]
ہنسنا آخر کو رونا ہے کہین ایسا نہو کہ قدرت خدا اور تائید الہی [illegible] التحقیق
والثنا ہے ہم اسی فقرہ مسلمہ سے آپکی قطع نظر کرکے آخر حدیث سے [illegible]
ثابت کردین تو سارا سرور آپکا مبدل بالغم اور جو ٹھٹھا تھا آپکا مبدل بالسوز
و ماتم ہو جاوے شادمان ہو دل ناشاد و غم زدہ ہو وہ سیہ گھر عید ہو گھر [illegible] ماتم ہو

اب ذرا کان لگا کر متوجہ ہو کر آپ اور آپکے اتباع سنیں اور ہم قبل از مقصود ایک مقدمہ عرض کرتے ہیں کہ جناب رسولخدا نے ہمیشہ اپنا متحد ہونا ساتھ جناب امیر کے بعبارات مختلفہ بیان فرمایا علی منی وانا من علی کما فی صحیح البخاری وغیرہ من الصحاح وانا وعلی من نور واحد یا علی حربک حربی وسلمک سلمی وعلمک مثل راسی من بدنی اور فردوس دیلمی میں ہے بمنزلۃ روحی من جسدی اور جمع الجوامع الکبیر میں ہے کہ عمر عاص نے اوںحضرت سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک دنیا میں کون احب ہے فرمایا کہ عائشہ اور بعد اوسکے حفصہ میری محبوبہ ہیں یعنے ان دونوں سے حظ زندگانی اور لذت نفسانی ہے سائل نے کہا کہ میں مردوں سے پوچھتا ہوں فرمایا کہ انہیں دونوں کے باپ یعنی تادم زندگانی یہ لوگ بخشش برداری وخدمتگذاری مصروف راحت رسانی ہیں پھر سائل نے عرض کی کہ پھر علی کہاں ہیں فالتفت الی اصحابہ فقال ان ھذا یسألنی عن نفسی یعنے اوںحضرت نے متوجہ باصحاب ہوکر فرمایا کہ یہ شخص مجھ سے میرے نفس کو پوچھتا ہے یعنے علی بجائے نفس نفیس اور ذات شریف میری کے ہیں وہ غیر نہیں ہیں جو دوست من حیث الدنیا ہوں یا من حیث الاخرۃ ہوں بالجملہ احادیث طرفین بحد استفاضہ وتواتر پہنچے ہیں کہ جناب رسولخدا نے ہمیشہ اون حضرت کو بمنزلہ نفس اپنے کے فرمایا ہے اور مجمع علیہ کل مفسرین شیعہ وسنی ہے کہ اوںحضرت نے روز مباہلہ ابنائنا میں حسنین کو اور نسائنا میں جناب سیدہ کو اور انفسنا میں جناب امیر علیہ السلام کو لیکر واسطے مباہلے کے نکلے تھے اور صواعق محرقہ میں ابن حجر ہیثمی سنگدل نے کہا ہے ان علیا احتج یوم الشوری علی اھلھا فقال انشدکم باللہ ھل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ منی ومن جعلہ نفسہ وابناءہ ابناءہ ونساءہ نساءہ غیری قالوا اللھم لا یعنے حضرت امیر

جناب امیرؑ نے روز شوریٰ اصحاب شوریٰ پر پس فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا
ہون اے صحابہ کہ آیا تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ مجھسے قرابت مین قریب تر
رسول خدا سے ہو اور کوئی ایسا ہو کہ اونحضرت نے اوسکو اپنا نفس گردانا ہو اور
اوسکے بیٹون کو اپنا بیٹا اور نسا کو اپنے نسا قرار دیا ہو بجز میرے پس کہا صحابہ
نے اللہم لا یعنے خداوندا ہم مین سے سوائے علی کے کوئی ایسا نہین ہی
پس جناب امیر کے نفس پیغمبر ہونیکا کل صحابہ کو اقرار تھا اور بات ابھی تک زبان زد
خاص و عام ہے کسی شاعر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی حال مین کہا ہے
ع لڑین وہ جاکے با نفس پیغمبر ÷ علی کا نفس تھا نفس پیغمبر + بعد تمہید
اس مقدمہ کے اب خدمت مخاطب مین عرض ہی کہ جناب امیر علیہ السلام
نفس پیغمبر ہین بموجب آیت اور بہت سی روایت کے اور بنا بر اس روایت
کے ابوبکر و عمر و عثمان اوسکی دل اور آنکھہ اور کان ہین جو اعضا اور جوارح انسان ہین
اور بہت ظاہر ہی کہ نفس کو خدا نے کل جوارح اور اعضا کا دنیا مین امیر
اور سردار اور حاکم کیا ہی جیسا کہ امام رازی بھی تفسیر آیہ ان السمع والبصر
والفؤاد مین فرماتے ہین لان ہذہ الحواس آلات النفس والنفس
کالامیر لہا یعنے سمع و بصر و فواد آلات نفس ہین اور نفس انکا امیر ہی
انتہی اب اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ جناب امیر کو پیغمبر خدا نے اپنا نفس بنایا تو وہ حاکم
اور امیر ہوئے اور حضرات ثلثہ مثل اعضائے ثلثہ محکوم اور مامور اونکے ہوئے
لیکن یہ اعضائے ظاہری ظاہر مین تا حیات جناب رسول خدا تو تابع اور محکوم
اور مامور رہی ۔ اور بعد وفات اونحضرت کے جس طرح سے کل اعضائے انسانی
اوسکے نفس کے مخالف ہو جاتے ہین جیسا کہ آیہ وافی ہدایہ شہد علیہم سمعہم
وابصارہم وجلودہم سے ظاہر ہی اوسیطرح حضرات ثلثہ نے بھی نفس رسول خدا

کی متابعت سے سرکشی اور سرتابی کی اور مخالفت اونکی خود حاکم اور امیر بن بیٹھے اور نفس پیغمبر کو محکوم اور مامور اپنا کیا بس بعد جناب رسول خدا کے یہ مجازی سمع و بصر و فواد بہرے اور اندھے ہوے نافہم ہو گئے اور مصداق قلوب لا یفقھون بھا و اعین لا یبصرون بھا و آذان لا یسمعون بھا کے ہوئے اب آپ خود ہی براہ انصاف فرمائیے کہ جو کوئی حکومت اور امارت نفس رسول کا منکر ہو جائے اوسکے کفر و نفاق مین کیا شک ہے اور بموجب قانون سلاطین زمانہ بھی ایسے لوگ جو کسی ریاست اور دولت اور حکومت مین خلل انداز ہون اونکی سزا سوائے صلب علی جذوع النخل کے کیا ہے بلکہ کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی + و عہد میمنت عہد حضرت مہدی علیہ و علی ابائہ السلام مین انشا اللہ یہ سب ہوتا ہے اللھم عجل ظہورہ واتمم نورہ ولو کرہ المشرکون کیون مولوی محمد لعل خانصاحب آپنے بھی دیکھا یا نہین اور ثمرۃ الغراب نے مزہ حنظل دکھلایا یا نہین گو زبان سے نہین کہینگے مگر آپ کا دل ہی جانیگا اور مکذب آپکی زبان کا ہوگا قولہ فی التحفہ یعنے علی کی محبت سے سوال کئے جائینگے **اقول** ترجمہ لفظ ولایت کا جو حدیث مین ہے محبت کرنا مطابق مذاق اہل سنت نہایت درست ہے مادہ ولایت کے معنی دوستی کے ایسی دوستی ہے کہ جہان جہان کوئی لفظ مشتق اس سے ہے وہان سوائے معنی یاری و دوستی کے سنیون کے ذہن میں دوسرے معنی نہین سماتے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین بھی یہی معنی ہین یعنے جسکا مین یار و دوست ہون علی اوسکا یار و دوست ہے کل مسلمان علی کو پیغمبر کے دوست کا دشمن جانتے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم سب غلط سمجھے ہو جسکا مین دوست ہون علی بھی اوسکا دوست ہے سبحان اللہ کیا خوب معنی ہین

اور حدیث ھو ولی کل مومن ومومنۃ بعدی کما فی صحیح الترمذی مین بھی یہی معنے ہین کہ علی دوست کل مومن ومومنہ کے ہین لیکن بعد میرے اور میرے سامنے تو اونکے دشمن ہین اور اسی طرح حدیث الولایۃ اذا انتہت الیک جو پیشتر گذرے اوسمین بھی یہی معنے ہین کہ حق وہ دوستی ہے جو تجھ تک پہنچے اور باقی کل دوستی دنیا مین باطل ہے اور آیہ انما ولیکم اللّٰہ ورسولہ مین بھی ولی کے یہی معنے ہین کہ یار دوست تمہارے خدا اور رسول ہین دیکھو سنیو کبھی معنے ولایت کے والی ہونے کے اور تولیت اور حکومت اور امارت کی زبان پر نہ آنے پائین ورنہ حضرات ثلثہ کے گلے مین رسی محکومیت کی پڑ جائیگی اور نامحمودیت اونکی اظہر من الشمس ہوجاوے گی صد رحمت حضرات سنیہ کو جنکو خدا اور رسول اور امام کی حکومت اور امارت اور سرداری سے انکار ہے اور انکو اپنا یار دوست بناتے ہین معلوم نہین کہ دعواے مساوات اور برابری کا رکھتے ہین یا معاذ اللہ انکو اپنی محبوبہ اور معشوقہ سمجھکر اظہار انکے یار دوست ہونیکا کرتے ہین چنانچہ اونکے مولانا ے روم فرماتے ہین ؎ اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید ٭ معشوقہ ہمین جاست بیائید بیائید ٭ آنانکہ طلبگار خدا ئید خدا ئید ٭ حاجت بطلب نیست شمائید شمائید ٭ بعض ظرفاے مومنین ناقل ہوے کہ بعض افغانان بریلی ہر لحظہ دم دم چار یار کا دم بھرتے ہین بعض شیعی ظریف سے مطایبہ ہوا شیعی نے کہا ہم تو دم پنجتن کے کہتے ہین سنی نے کہا کہ نہین کہو دم چار یار شیعی بولا خانصاحب ہم کہتے ہین ہمارے پنجتن ہماری مان کے پنجتن ہماری جورو کے پنجتن آپ بھی فرماے ہمارے چار یار ہماری مان کے چار یار ہماری بہن کے چار یار ہماری جورو کے چار یار خانصاحب

بہت شرمائے اور جز خاموشی کچھ جواب نہ دے سکے **قولہ** پہلی دلیل اس
حدیث سے ثابت ہوتا ہے **اقول** واہ واہ سبحان اللہ کسقدر مستحکم دلیل ہے کہ
حضرت امام حسن کے دوسرے دن پوچھنے سے ثابت ہوگیا کہ یہ حدیث جھوٹھی
ہے کیون حضرت دوسرے دن پوچھے اور جھوٹھ ہونے مین کون سی ملازمت ہے
جو بات ایکدن نہ پوچھی جائے بسبب اسکے کہ اوس دن اوسکا موقع نہو تو وہ ہمیشہ
جھوٹھ ہے اس پر کیا دلیل ہے کاش اس دعوی لغو پر کوئی چھوٹھی دلیل بھی
قائم کرتا حضرت مخاطب کی لغویت کی کوئی انتہا نہین ہے انکے زعم باطل مین یہ ہے
کہ حضرت امام حسن بھی مثل انکے ثلثہ کے جاہل تھے حالانکہ شرح حدیث کتاب
الجہاد صحیح بخاری مین ہے ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین کہ حضرت امام حسن حالت
رضاعت مین مطالعہ لوح محفوظ کرتے تھے یعنی امام حسن علیہ السلام نے غرض اپنے
جد امجد کی سمجھی کہ میرے پوچھنے کے ذریعے سے وہ حضرت اتمام حجت ثلثہ پر فرمائین اور یہ
موقوف تھا حضور ہی ثلثہ اور موجودگی جناب امیر پر اور روز اول نہ حضور ہی ثلثہ
حدیث سے ثابت ہے نہ موجود ہونا جناب امیر کا جب روز ثانی ثلثہ اور جناب امیر سب یکجا ہوئے تو
حضرت امام حسن نے پوچھا تب جناب رسولخدا نے اشارہ کرکے طرف ثلثہ کے فرمایا کہ یہی لوگ ہین جو بمنزلہ
اعضائے ثلثہ ظاہری میری کے نظر ظاہر بینون مین ہین تولیت اور امارت اور حکومت
اس شخص سے جو بجائے نفس میری کے ہے سوال کیے جاوینگے کہ ایا ان ثلثہ نے میرے نفس کی امارت اور
حکومت کو مانا یا غصب حقوق اوسکے خود امیر اور حاکم بنے اور میرے نفس کو مامور اور محکوم اپنا بنا کر ظلم
وستم کو روا رکھا یہ ہے توجیہ اس حدیث شریف کی ہمارے حضرت مخاطب سراپا خرافت معلوم
نہین کہ کس کس وادی ضلالت وغوایت مین حیران اور سرگردان ہین اور پھر فرماتے ہین
کہ اگر تقیہ نہ پوچھا تو دوسرے روز کیون پوچھا کیون حضرت روز اول ثلثہ کی موجودیت
آپنے کہان سے ثابت کی جو احتمال تقیہ کا نکالا پھر فرماتے ہین کہ تنہائی مین کیون

کیون نہ پوچھ لیا اگر تنہائی مین پوچھتے تو مع حجت خدا الی ثلاثہ پر کیونکر تمام ہوتے
قولہ دوسری دلیل اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اقول اس دلیل علیل مین مخاطب
ذلیل و رذیل نے محبت ثلثہ حدیث کو احتمالات ثلثہ مین منحصر کیا کہ یا دل سے یا تقیہ
سے یا استہزا و تمسخر سے تھا لیکن کوئی دلیل حصر عقلاً و نقلاً قائم نکی کہ جس سے ثابت ہوتا
کہ چوتھا احتمال یہان محال ہے بہت اچھا تین ہی آپکو مرغوب ہین تو تین ہی کو
ہم بھی پیش کرتے ہین لیکن پہلا احتمال کہ دل سے ہو ہم اوسکو اختیار کرتے ہین
کہ ہان دل سے تھا لیکن نہ محبت بلکہ ازراہ اتمام حجت اگر یون نفرماتے تو ثلثہ اور اونکے
اتباع پر یا تمام حجت خدا کی جوتیان کیونکر لگاتے پھر آپکا فرمانا لعلم الوفاق محض
غلط ٹھہرا شیعون سے امید اسکی رکھنا کہ اہل نفاق سے اتفاق کرینگے نہایت عجب ماننا
ہے لیکن دوسرا احتمال یعنی تقیہ کا پس ہرچند فی الجملہ تقیہ او تحضرت کا استتار
فی الغار سے اور حدیث لولا قومک حدیث العہد سے اور لکم دینکم و لی
دین سے غیر امور تبلیغی مین ثابت ہے مگر بقول آپکے اس مقام پر جب خود حضرات
شیعہ اسکے قائل نہین تو یہ احتمال نکالنا آپکا آپکی نبوت کی پوری دلیل ہے
لیکن تیسرا احتمال تمسخر و استہزا پس جب سنیونکا خدا خود مسخرا ہے اور مومنون سے
استہزا کرتا ہے اور ہنستے ہنستے لوٹا کرتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری مین ملاحظہ فرمائیے
کہ ضحک اللہ حتی استلقی تو ایسے مسخرے خدا کا اگر پیغمبر بھی مسخرا ہو تو کیا قباحت ہے
خصوصاً وہ ذلیل الاوقات پیغمبر جو جورو کو کندھے پر سے ناچ حبشیونکا دکھلاوے
آپ اپنے خدا اور رسول پر جو چاہین تہمت کرین مگر شیعون کے خدا اور رسول پر معاذ اللہ
کوئی کیا تہمت کرسکتا ہے قولہ تیسری دلیل پیغمبر خدا جو کچھ کہتے تھے وہ صاف صاف
اقول یہ دلیل مبتنی ہے اوپر اسکے کہ پیغمبر خدا کا ہر کلام ہر مقام پر محکم اور مفصل ہی ہوتا تھا
اور کسی محل مین مجمل اور متشابہ نہین ہوتا تھا کافی ہے واسطے ابطال اس زعم فاسد کی

یہ امر کہ اگر کلام مجمل اور متشابہ اوسکو محل و موقع پر عیب ہوتا تو کلام اللہ مین مجمل اور متشابہ نہوتا اور تم ایسون کی گمراہی کی خبر خود خدا نے دیدی ہے واما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ماتشابہ منہ اور اس حدیث خاص مین تو ہم نے مجمل و مفصل کل سے کفر و نفاق حضرات ثلثہ ثابت کردیا لیکن ہدایت پانیوالون نے یعنی شیعون نے ہدایت پائی اور اہل سنت گمراہ ہوے وما یضل بہ الا الفاسقین قولہ دوسرے دن حضور مین حاضر نہوا اقول جس شخص نے اونحضرت سے ایک آیہ یا ایک حدیث منسوخ سنی اور پھر ناسخ کی سننے کے دن حاضر نہوا تو اسکا الزام کسپر ہوگا اوس بیچارے پر کہ خدا پر کہ رسول پر یا ہمارے حضرت مثال و مفضل پر

قال المخاطب المقام ہذا اللہ سلسل السلام

چوتھی دلیل معلوم نہین کہ امام حسن کو دوسرے دن استفسار کی کیا ضرورت تھی شاید حضرات شیعہ یہ فرماوین کہ امام حسن جانتے تھے کہ وہ اصحاب جنکی نسبت حضرت نے ایسی تمثیل و تشبیہ دی ہے منافق اور کافر تھے ونعوذ باللہ منہا اور انکی نسبت حضرت نے ایسا کچھ فرمایا تو اون کو تعجب ہوا اس لیے اوسکے رفع کرنے کیلیے یہ پوچھا کہ یہ بات لائق تسلیم کرنے کے نہین ہے اس لیے کہ پیغمبر نے اکثر اون اصحاب کی تعریف کی ہے اور اونکی ثنا اور صفت بیان فرمائی ہے کہ جسکو خود ائمہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے اور جسکو جا بجا ہمنے نقل کیا اور نقل کرینگے انشاء اللہ تعالی تو پھر اونکی تعریف پر امام حسن کو تعجب ہونیکا کوئی موقع نتھا ہان اگر کبھی حضرت نے اونکی تعریف نکی ہوتی اور کبھی اون کو امام حسن نے پیغمبر صاحب کی صحبت مین نہ دیکھا ہوتا اور پھر اونکی نسبت ایسا سنتے تو تعجب کرنیکا محل تھا اگر کوئی صاحب یہ فرماوین کہ امام حسن جانتے تھے

کہ وہی اصحاب منافق ہین اور اونکے سامنے کبھی پیغمبر خدا نے اونکی تعریف نہین کی
تو اوسکا جواب یہ ہیکہ اسی حدیث سے ثابت ہوتا ہیکہ امام حسن کو ایسا شبہہ نہتھا
اور وہ اون اصحاب کو حضرت کے یارون مین سے جانتے تھے چنانچہ الفاظ حدیث
کے یہ ہین یا ابت سمعتک تقول فی اصحابک کہ اپنے یارون اور اصحاب کی
نسبت آپ سے مین نے ایسا کچھ سنا تو اگر امام حسن اونکو اصحاب پیغمبر کا
نہ جانتے تو اصحابک نہ فرماتے اور جب اونکو اصحاب مین جانتے تھے تو پھر کوئے
تعجب کرنیکا مقام نہتھا اس لئے کہ قطع نظر حضرات خلفائے ثلثہ کے اور اصحابون کی
نسبت بھی بہت کچھ ثنا و صفت حضرت نے کی ہے کہ اسکا خود حضرات شیعہ
کو اقرار ہے اور اونکی کتابین اس سے بھری ہوئی ہین اور بالفرض اگر امام
حسن کو شبہہ تھا تو وہ گھر مین اوسکو رفع کرتے اور تنہائی اور خلوت مین
پوچھتے پھر اونھین اصحاب کے سامنے پوچھنا اور پیغمبر صاحب کی مجمل بات
کو صاف کرانا اور گول گول نہ رہنے دینا موافق اصول شیعون کے شان
امامت کے خلاف تھا پانچوین دلیل قطع نظر اور صفات اور تعریف کے
جو پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اون اصحاب کی اکثر کی ہے اپنے سمع و بصر
سے بھی تشبیہ دی ہے تشبیہ فقط اس حدیث پر موقوف نہین بلکہ اور روایتون
سے بھی اس کا ثبوت ہوتا ہے چنانچہ خود علمار شیعہ امام حسن عسکری علیہ السلام
کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ پیغمبر خدا نے ہجرت کی شب مین ابو بکر صدیق سے کہا
کہ جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد و بمنزلۃ
الروح من البدن کہ خدا تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے اور بجائے
سر کے جسم مین اور بمنزلہ روح کے بدن مین گردانے گا پس جب کہ ایک مرتبہ
فقط ابو بکر صدیق کی نسبت سمع اور بصر او سر اور روح کے سب الفاظ پیغمبر صاحب

نے فرمائے ہون تو پھر کیا تعجب ہی کہ دوسری مرتبہ اون کی نسبت صرف
لفظ تجسیع کا فرمایا ہو اور اون کے ساتھ مین حضرت عمر اور عثمان کی بھی
تشبیہ بصر اور فواد سے کی ہو جیسی دلیل علماء شیعہ نے ایسی تاویلات
سے جیسے کہ اس حدیث مین کئے ہین اکثر احادیث اور اقوال کو مضحکہ
اطفال بنادیا ہے اور تحریف لفظی اور معنوی مین محرفین اہل کتاب کو بھی
مات کردیا ہی چنانچہ بطور نظیر کے اس مقام پر مین ایک روایت لکھتا ہون
وہو ہذہ میر لطف صاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ کے باب سیوم مین لکھتے ہین کہ امام
حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک مخالف و سرکش
امام جعفر صادق علیہ السلام کی مجلس مین آیا اور ایک شیعہ سے پوچھنے لگا کہ تو
عشرہ مبشرہ کے یعنے دسون اصحاب کے حق مین کیا کہتا ہے شیعہ نے جواب دیا
کہ مین اونکے حق مین وہ کلمہ خیر کہتا ہون کہ جسکے سبب سے خداوند عالم میرے
گناہ بخشتا ہی اور میرے درجات بلند کرتا ہی پس اوس ناصبی نے کہا کہ خدا کا
شکر ہی کہ مجھے تیری دشمنی سے نجات دی مجھے گمان تھا کہ تو رافضی ہے اور
صحابہ کبار سے دشمنی رکھتا ہی تب اوس مرد مومن نے دوسری بار کہا کہ
خبردار ہو کہ جو شخص صحابہ مین سے ایک کو دشمن رکھے اوسپر خدا کی لعنت ہو ناصبی
نے کہا شاید تو نے کچھ تاویل کی ہو اوس لئے بتلا کہ جو شخص عشرہ مبشرہ کو دشمن رکھے
اوسکے حق مین تو کیا کہتا ہی تب مرد مومن نے کہا کہ جو شخص عشرہ صحابہ یعنے دسون
کو دشمن رکھے اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور تمام خلق کی لعنت ہو پس وہ ناصبی
اوٹھا اور اوس نے اوس مومن کے سر کو بوسہ دیا اور کہا کہ مجھے معاف کرین مین تجھکو
رافضی جانتا تھا اور اس مرد مومن نے کہا کہ مین تجھسے مواخذہ نہین کرتا تو میرا بھائی
ہے یہ سنکر وہ ناصبی چلا گیا جب وہ باہر گیا تب امام جعفر صادق علیہ السلام نے

اوس مرد مومن سے کہا کہ تو نے نہایت محکم کلام کیا خدا تجھ کو جزائے خیر دے فرشتے تیرے حسن تو ریہ سے خوش ہوئے کہ تو نے اپنے دین کو بھی خلل سے بچایا اور اپنے آپ کو اوسکے ہاتھ سے چھوڑایا خدا ہمارے مخالفونکی نابینائی کو اور زیادہ بڑہاوے اور اونکی نافہمی پر نافہمی زیادہ کرے کہ وہ کچھ نہین سمجھے جب یہ امام نے فرمایا تو جو لوگ ایسی باتون کو نہین سمجھتے تھے اونہون نے عرض کی کہ یا حضرت اس مرد مومن نے کیا کہا جیسا وہ ناصبی کہتا تھا ویسا ہی یہ بھی اوسکی ہان مین ہان ملاتا تھا تب امام نے فرمایا کہ تم نہین سمجھتے مین اسکا مطلب سمجھتا ہون مراد اوس مرد مومن کی اس کہنے سے کہ جو شخص ایکو دشمن رکھے اصحاب مین سے اوسپر خدا کی لعنت ہو حضرت علی ہین اور مطلب اس کہنے سے کہ جو شخص دشمن رکھے دسونکو اوسپر خدا کی لعنت ہو یہ ہے کہ حضرت علی بھی اونمین داخل ہین پس جو شخص دسونکو دشمن رکھیگا وہ لامحالہ علی کو بھی دشمن رکھیگا اسلئے اوسپر لعنت ہو خدا کی اس روایت کو دیکھکر حضرات شیعہ فخر کرتے ہون اور اپنے بزرگون کی حیلہ سازیون پر ناز فرماتے ہون لیکن جو کوئی عاقل سنے گا وہ تعجب ہی کریگا اور ایسے دین و مذہب پر کہ جسکی بنا سراسر حیلہ سازی اور مکاری اور دغابازی پر ہے ہزار دل سے نفرت کریگا نہایت تعجب کا مقام ہے کہ جن اماموںکا کام ہدایت خلق اللہ ہو اور جنکی امامت مثل نبوت کے اصول دین مین داخل ہو اور جنکے اقوال اور افعال اور حرکات اور سکنات پر مدار مذہب کا ہو جب وہی ایسے ہون کہ کبھی صاف بات نہ کہین اور دھوکھا دہی اور حیلہ سازی کو موجب رضاے الہی کا فرماوین تو پھر اونکی امت کے لوگ کیسے ہون گے اور وہ نفاق اور دغابازی کو کیون اپنا شعار نہ گردانینگے

ہم اس سے بھی زیادہ دل خوش کن ایک اور روایت بیان کرتے ہین جو حضرات شیعہ کی دقیقہ فہمی اور نکتہ سنجی کو ظاہر کرتے ہین اور صاف سیدھی لفظون سے جو عجیب معنے مراد لیتے ہین اسکا نمونہ دکھلاتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ دلیل بھی مثل سابق کے محض پوچ اور لغو ہی اور بنتی ہی اوپر جہالت کے مقصود سوال وجواب سے اور استبعادات بیجا سب بنائے فاسد علی الفاسد ہین حضرت امام حسن کے دوسرے دن پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ روز اول جناب امیر ع کہ جنکی طرف اشارہ کر گئے اتمام حجت منظور تھا اور اونکی تولیت اور امارت ثلثہ پر بیان فرمانا چاہتے تھے موجود نہ تھے بلکہ ثلثہ بھی جنپر اتمام حجت مقصود تھا حاضر نہ تھے جب دوسرے دن یہ سب مجتمع ہوئے تو جناب رسولخدا نے بذریعہ سوال حضرت امام حسن ع اوس حجت کو تمام فرمایا اور سوال امام حسن علیہ السلام نہ از راہ نادانی تھا نہ از راہ تعجب تھا جو بسبب نادانی کے ہوتا ہی اور جو شخص کہ ایام رضاعت مین مطالعہ لوح محفوظ کرے وہ منافقون سے نادان ہو اور نادانی سے تعجب کرے تعجب کی بات یہی ہی نہ تمہارے تعجبات بیجا جو تھینی تمہاری جہالت پر ہین قولہ امام حسن جانتے تھے اقول خوب جانتے تھے اس لئے کہ لوح محفوظ مین اونکے نام پڑھ لئے تھے اور جب منافقون کو اونی ادنی لوگ مثل حذیفہ کے جانتے تھے تو وہ حضرت کیونکر نجانتے بلکہ بہت مومنین بھی جانتے تھے کنا نعرف المنافقین ببغض علی بن ابیطالب آپکی کتابو مین ہی مگر حکم خدا پیغمبر کو تھا کہ نام و نسب اونکا ظاہر کرو اور نہ مومنین کو اور خدا نے بھی قرآن مین اونکا نام بجنس ظاہر کیا بلکہ حکم تھا کہ ظاہر حال پر عمل کرو اونکے نفاق قلبی کا لحاظ نکرو جیسا کہ رسولخدا فرماتے تھے نحن نحکم بالظاہر واللہ یتولی السرائر کما فی تفسیر الرازی قولہ تعجب ہوا اسکے رفع کرنے کے لئے یہ پوچھا اقول ہرگز تعجب نہین ہوا اور نہ رفع کرنیکے لئے پوچھا بلکہ اتمام حجت خدا کرنیکے لئے منافقین پر پوچھا قولہ اکثر اون اصحاب کی تعریف کی اقول جھوٹھی ہو قولہ ائمہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہی اقول جھوٹھی ہو قولہ جسکو جابجا ہمنے نقل کیا اقول جھوٹھی ہو نہ کبھی پیغمبر خدا نے ہمارے ملعونین کی تعریف کی نہ کسی امام نے اونکی روایت کی تھین اس کتاب مین تمنے نقل کیا اور جو کچھ نافہمی اور موقوفی سے تمنے نقل کیا ہے عی

اونہین الفاظ سے تو صفت تمہارے شیخ کی ثابت کر دی **قولہ** اور نقل کرینگے انشاء اللہ
تعالی **اقول** ہم بھی تمکو جواب عطا کرینگے انشاء اللہ تعالے **قولہ** صحبت مین نہ دیکھا
ہوتا **اقول** پیغمبر صاحب کی صحبت مین مومنین بھی آتے تھے منافقین بھی آتے تھے بلکہ کافرین بھی آتے تھے
سب کو دیکھتے تھے اس دیکھنے سے کیا ہوتا تھا **قولہ** یارون مین سے جانتے تھے
اقول ہان اون یارون سے جانتے تھے جو منافق تھے نہ اون یارون سے
جو مومن تھے **قولہ** تو اصحابک فرماتے **اقول** جب خود پیغمبر اونکو حدیث حوض
مین اصحابی اصحابی فرمائین اور مین الا اصحاب من لا یرانی بعد ان
یفارقنی کہین اور حضرت عمر سے قتل منافق مین کہین دعہ لئلا یقول
الناس ان محمدا یقتل اصحابہ کما فی صحیح البخاری بالجملہ بمتابعت اپنے جد امجد کے
اگر حضرت امام حسن نے بھی اون منافقون کو اصحابک فرمایا تو کونسی تعریف نکلی اور
جب پیغمبر صاحب منافقون کو مکرر اصحابی اصحابی فرمائین تو حضرت امام حسن ایکبار
بھی اصحابک نکہین یہ حضرت مخاطب کی کمال حماقت ہے **قولہ** حضرات شیعہ کو
اقرار ہے **اقول** اقرار ہے مگر مومنین کی شان مین نہ منافقین کی شان مین **قولہ**
پھر اونہین اصحاب کے سامنے پوچھا **اقول** اگر اونکے سامنے نہ پوچھتے تو اتمام حجت
خدا کی کیونکر ہوتی اور حضور کے فرق مبارک پر کیونکر پڑتین **قولہ** گول گول نتیجہ دیا
اقول آپ کو خوب معلوم ہے کہ گول گول لانبا لانبا اونہین کو پسند تھا جنہون نے
خلافت مین گول مال کیا اور پیغمبر کو وصیت نامہ نلکھنے دیا **قولہ** پانچوین دلیل قطع نظر
اقول اس دلیل مین ذکر حدیث تفسیر حضرت امام حسن عسکری فرماتے ہین جس سے
جلد اول مین ہمنے نفاق حضرت صدیق عتیق بخوبی ثابت کیا ہے پس وہ حدیث مصدق
ہوا اسی حدیث کے جسکی تکذیب مین یہ پانچوین دلیل آپ لکھتے ہین کیا بلادت
ہے کہ مصدق حدیث کو کذب اوسکا بتایا ہے طرفہ یہ ہے کہ وہان خود ہی مخاطب نے

قضیہ شرطیہ نقل کیا ہے اور بیان شرط کو اوڑا گیا فقط جزا رکھلی ہے آرے دروغگو را
حافظہ نباشد قولہ جھوٹون دلیل علماء شیعہ نے ایسی تاویلات سے کہ جیسے اس حدیث
مین کئی اقول اے سنیو تم مین کوئی ایسا منصف نہین ہے کہ اس دیوانہ کو
زجر کرے کہ تو کیا بکتا ہے اور اسقدر بیہودہ گوئی کیون کرتا ہے اور اگر نہین مانتا ہے تو
کسی پاگل خانہ مین بھیج دو شیعون نے ایک حدیث اپنی کتابون مین روایت کی
کہ تمہارے مذہب کے مخالف ہے تم نہ مانو یہ کیا مکر و فریب و خدعی و حیلہ سازی و
دغابازی ہے کہ نصف حدیث کو تسلیم کیا اس خیال سے کہ حضرات ثلثہ کے لئے اوسکو
حلوائے بیدود اور لقمہ تر سمجھا حالانکہ جتنے اوسیقدر سے ثابت کیا کہ اونکے حق مین
اوس قدر بھی حکم زقوم و ضریع مین ہے اور آخر حدیث کو کہ اونکے لئے مصداق
ان لدینا انکالا و جحیما و طعاما ذا غصۃ و عذابا الیما کا ہے کہا کہ یہ شیعون کی
تاویلات سے ہے اور اس تاویلات کو کبھی تعبیر بہ تحریف لفظی و معنوی یہود و نصاری
کرتا ہے اور کبھی مضحکہ اطفال بناتا ہے اور کبھی مکاری اور حیلہ سازی و دغابازی سے تعبیر کرتا ہے
دیکھو یارو اس حدیث کے جز دوم کل سے چونکہ کفر و نفاق ثلثہ کا ثبوت ہے تو حضرت مخاطب
کو کیسی مرچین لگین کہ بندرون کی طرح اوچھلنے کودنے لگا تگن تنگن تنگنی کا ناچ ناچتا ہے
ناچ رہی ہو ناچ کبھی اوچک کر تقیہ کی شاخ پکڑ کر ہلاتا ہے اور اوسکو نفاق بتاتا ہے
حالانکہ نفاق اخفائے کفر و اظہار ایمان ہے اور تقیہ بر عکس اوسکے ہے پھر
تو یہ پر اوچک جاتا ہے اور اوسکو مکاری ٹھہراتا ہے اور مکروا مکرا و مکرنا مکرا کو
خیال مین نہین لاتا ہے پھر تفصیل مجمل کو تاویل بتلاتا ہے اور تاویل کو حیلہ سازی ٹھہراتا ہے
حیف اس بیدینی و لامذہبی پر اگر تاویل دغابازی ہے تو کل اہل اسلام جو سیکڑون آیات
اور روایات تشبیہ و تجسیم کی تاویلین کرتے ہین سب دغاباز و حیلہ ساز ہین کچھ گدھے
ایسے ہین کہ تمہارے فریب مین اگر تمکو سنی سمجھتے ہین حالانکہ تم سبکے دشمن اسلام کے ہو

بعض ظرفار مومنین تقلیداً ابن عباس جو بخطاب صدیقہ سنیان فرماتے ہین ؎ لک التسع من الثمن ففی الکل تصرفت ✤ تبغلت تجملت ولو عشت تفیلت ✤ مخاطباً بخاطب والاشان جلالت نشان درج دہان سے یون گہرافشان ہین ؎ تشیعت تسننت تنصرت ولو عشت ✤ تہودت تمجست فان عشت تہندت ✤

قولہ بطور نظیر اس مقام پر مین ایک روایت لکھتا ہون **اقول** یہ روایت بے نظیر بہت دلپذیر ہی مگر اس مقام کے نظیر نہین اس لئے کہ یہ حدیث مقام توریہ مین ہی اور توریہ جناب رسول خدا کی احادیث پیشتر گذرچکی سوال سائل عن الساعة اور سوال سائل این انوک مین اور اس مقام کے حدیث جو اتمام حجت علی المنافقین کے ہے اسکو تقیہ اور توریہ سے کچھ علاقہ نہین پس قیاس ایک کا دوسری پر قیاس اول من قاس ہی اور ایسا قیاس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس ہی **قولہ** حضرات شیعہ فخر کرتے ہون **اقول** کیونکر فخر نکرین کہ ان کے بزرگون نے تمہارے بزرگون کو کیسا الو گدہا بیوقوف بنایا **قولہ** جو کوئی عاقل سنیگا تعجب ہی کریگا **اقول** تمہارے بزرگون کی حماقت پر تعجب ہی کریگا کہ ایسے گدہے تھے کہ توریہات شیعہ کو نہین سمجھتے تھے **قولہ** ایسے دین ومذہب پر **اقول** شیعونکا دین ومذہب یہ ہی کہ جہان تک ممکن ہو دشمنان اہلبیت کو فی النار کیجئے اور جہان ممکن نہو وہان اونکو الو بناکے چھوڑ دیجئے جیسا کہ اس روایت سے آپکو معلوم ہوا لیکن حضرت آپ شیعون پر تو اس قدر جھنجھلاتے ہین اور اپنے بزرگون کو کچھ نہین فرماتے ضرور ہی کہ اونپر بھی تو کچھ خفا ہوجئے کہ شیعون کے الو بنانے سے وہ کیون الو بن جاتے تھے **قولہ** سراسر

حیلہ سازی اور مکاری اور دغا بازی **اقول** آپ نہین جانتے جو آپ کے خلفائے ثلثہ نے حیلہ سازیان اور مکاریان اور دغا بازیان خلافت کے حاصل کرنے مین کین اور کس کس مکر و فریب سے بیعت غدیری کو لوگون کے دل سے نکالا اور کس کس مکاری اور عیاری سے انصار کو جو منکم امیر و منا امیر کہتے تھے کما فی صحیح البخاری اپنے دعوے سے باز رکھا اور کیسے مکر و بیدینی کا جال پھیلایا کہ تم ایسے الوون کو پھنسایا تمہارے مذہب کی بنا او نہین کے کیادیون اور مکاریون پر ہے الحمد اللہ کہ شیعون نے اسناد دین و مذہب بچایا اور فریب ملاعین اشقیا اولین و آخرین مین نہ آئے **قولہ** کبھی صاف صاف بات نہ کہین **اقول** ایہا الکذاب علی الاطیاب قطع اللہ القہار لسانک بمقاریض النار جزاء لہ علی الائمۃ الاطہار خلفاء اثنا عشر از ذریت پیغمبر ہر مومن و کافر پر اتمام حجت بہت ابلغ بیان اور افصح لسان سے فرماتے تھے اور مثل اپنے جدامجد کے معجزات دکھلاتے تھے مگر اہل کفر مین جو پیروان ابوجہل اور ابولہب تھے اور اہل نفاق مین جو حضرات ثلثہ کے اتباع اور ہم نسب تھے البتہ کوئی اثر نہ تھا لاجرم بعد اتمام حجت خدا ایسون کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے تھے فذرہم فی سکرتہم یعمہون اور ایسے ملاعین کے سوال کا جواب بھی بمقتضائے مصلحت وقت ایسا دیتے تھے جو انکو اور مومنین کو ان اشقیا کے شر سے محفوظ رکھے لیکن مومنین پس اونکے فیوض ہدایت سے کامیاب اور اونکے سحاب مدرار رحمت سے سیراب ہوتے تھے اگر صاف صاف نہین بیان فرماتے تھے تو یہ لاکھون احادیث کہ جس سے اصول و فروع امامیہ کے کرورون مسائل متخذ و مستنبط ہوتے ہین کہان سے آئے لیکن حضرات

مخاطب کے ایسے کور موصلیون کو کچھ نہین سوجھتا ہے گر نبیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ÷ باقی جو کچھ ادھوری ادھوری ہم مشہر ہون نے ہم کو بالست تھدا دکھا ہمنے اونکے پیشواؤن کو اوس سے بڑہکر کہا پھر معلوم نہین کہ اپنے پیشواؤن کو سخت و درشت کہلانے سے اونکو کیا فائدہ ملا ہے کلوخ انداز را پاداش سنگ است ÷ قولہ ہم اس سے زیادہ دل خوش کن ایک اور روایت بیان کرتے ہین اقول شیعون کے لئے تو بیشک دل خوش کن ہے اونکے مذہب کے مطابق نفاق اہل نفاق کو ثابت کرتے ہی نہین معلوم کہ حضرات اہل سنت کے دل خوش کن کیونکر ہے شاید اون دو چار مجمل لفظون سے اونکا بھی دل خوش ہو جاتا ہو اسی پر تو شیعہ ہنستے ہین کہ کیا الّو بنایا ہے یقین ہے کہ قصیدۂ نعمت خان عالی کو جسکا مطلع ہے سینہ من گلشنے است چاک خیابان او ÷ ہر الف مداہ سہی و خیابان او ÷ ہے دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے کہ اوس مین فرماتے ہین ہے نقل کمیت قلم سودہ بمیدان نعت ÷ ہر کہ بگرد امنش در حق یاران او ÷ اول آن ہر سہ تن حضرت صدیق بود ÷ از صدق ہمت شد ہم جملہ ثنا خوان او ÷ ثانی اثنین اوست اول شیخین اوست ÷ جان و دل ہمگنان باد بقربان او ÷ صورت مصحف گرفت خال و خط از لفظ غار ÷ زانکہ بہر آن آیہ غار آمدہ در شان او ÷ لیکن جب شیعون سے تفصیل اور تفسیر اوسکی سنیگا تو تنگی کا ناچ ناچیگا اور شیعہ بھی ضرور آپ کو مثل آپکے رینا لطیون کے جو باجشن و غل کا الدب المشہد و دفی الحجل مجالس عال عالی مین تھر کتے اور ناچتے ہین نچا وینگے اور بڑی تعبت بنا وینگے ۔

قال المخاطب المقام ہدہ اللہ سبل السلام

چھٹوین شہادت امام جعفر صادق علیہ السلام کی حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کی نسبت فرمایا ہے هما اماما ن عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمة اللہ یوم القیمة کہ دونو امام ہین عادل اور انصاف کرنیوالے دونو حق پرتھے اور مرے حق پر اون دونو پر ہو رحمت خدا کی قیامت کے دن اس حدیث سی چند فایدے حاصل ہوی اول حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا امام اور خلیفہ برحق ہونا اس لئی کہ اگر انکی خلافت نہوتی اور وہ غاصب ہوتے تو امام جعفر صادق کیونکر انکو امام کہتے دویم ان کا عادل اور منصف ہونا اور اس سے تمام مطاعن جو شیعون نے اونکی نسبت بیان کئی ہین باطل ہوی اس لئی کہ اگر انکی عدل انصاف مین کچھہ بہی فرق ہوتا تو امام ہرگز انکو عادل اور منصف نفرماتی سوم اونکا حق پہ ہونا اور حق پر مرتے دم تک قائم رہنا چہارم قیامت کے دن مستحق رحمت الہی ہونا اور کوئی شخص جو ایمان اور پرہیزگاری مین کامل نہو مستحق رحمت الہی نہین ہوسکتا اہل انصاف ذرا انصاف کو دخل دین اور غور کرین کہ اس سی زیادہ اور فضیلت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی کیا ہوگی جو زبان سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ثابت ہوئی اور جس سے امامت اور خلافت اور معدلت اور استحقاق رحمت الہی اونکی نسبت بخوبی ظاہر ہوا حضرات شیعہ جب ہماری محدثین کی بیان کی ہوئی کسی حدیث کو شان مین صحابہ کبار کے سنتے ہین تو اوسکو غلط اور موضوع اور جہوٹھ کہدیتی ہین اور اوس سی انکار کرجاتی ہین لیکن اب ایسی روایتون کو کیا کرینگی جسکو اونہین کی علمائی نقل کیاہی اور جو اونہین کے کتابون مین مذکور ہین بجز اسکی کہ ان مین تحریف کرین اور کسی قصہ کہانی کو ملاکر اوسکی معنی بدلین چنانچہ اس حدیث سی ایسا ہی کیاہی اور چند فقری بڑہاکر اس حدیث کی تحریف کی ہی اوسکو ہم بیان کرتے ہین

بقول المتمسک بولایة علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ حدیث بہی اخبار احادی ہی جن پر بنائی اعتقاد شیعون کی نزدیک نہین ہوسکتی ہی آپ پہلی اسکا تواتر

ثابت کرتے تب بنائی الزام اوسپر قائم کرتے اور شیعہ اس حدیث کو جن معنون سے آپ فرماتی ہین ہرگز قبول
نہین کرتے ہان اون معنون سے جو امام علیہ السلام سی نقل کرتے ہین قبول کرتے ہین اور اگر طرف
الفاظ کے بدون لحاظ المعنی آپ نظر کرتے ہین اور اوسی پر بنائی الزام رکھتے ہین تو یہ نہین ہوسکتا اس لیے
کہ جس لفظ مین لحاظ معنون کا نہو وہ مہمل ہوگی اور مہملات سے الزام دینا آپ ایسی پہلوان سے ہو
سکتا ہی مگر عقلا کے نزدیک ہرگز معقول اور مقبول نہین ہی اور ہرگاہ لحاظ معنون کا کیا جائی تو بنا
معنی شیعہ کوئی صورت الزام نہین ہی اور بنا بر اون معنون کی ہی جو آپ نے فرمایا اور شیعہ اوسکو
مسلم نہین کرتے اور مقبول نہین رکھتی آپ الزام نہین دیسکتی اسلیے کہ الزام مسلمات خصم ہوتا ہے نہ اپنی
بنائی ہوئی باتون پر اور اگر فرمائی کہ بنائی الزام اسپر ہے کہ شیعہ ظاہر معنی کو چھوڑ کے بعید معنی
لیتے ہین تو ہم کہتی ہین کہ ظاہر معنی چھوڑنا اور بعید معنی مراد لینا کوئی امر قبیح نہین ہے جو موجب الزام
ہوسکی اسلئی کہ سیکڑون آیات اور سیکڑون روایات مین اہل سنت بہی ظاہر معنی کو چھوڑ دیتی ہین
جیسا کہ جب حنابلہ وحشویہ اہلسنت جو مجسمہ ہین استدلال کرتے ہین جسمیت جناب باری پر بلفظ ید اللہ
ووجہ اللہ وجنب اللہ وعین اللہ جو اعیننا سی نکلتا ہے تو حضرات اہل سنت جواب مین فرماتی ہین
کہ ظاہر معنی مراد نہین ہی اور اگر کوئی کہی کہ ترک معنی ظاہر کے یہان وجہ یہ ہے کہ بدلائل قطعیہ عقلیہ و
نقلیہ تنزیہ جناب باری عز اسمہ کی ثابت ہی اس لئی ظاہر سے عدول کرنیکی ضرورت پڑے تو ہم کہینگے
کہ چونکہ ہزارون دلیلین قطعی عقلی ونقلی شیعون کے نزدیک قائم ہوئی ہین اوپر کفر ونفاق حضرات
ثلثہ کے چنانچہ اونکا کتاب الیقین ہی کہ جس مین دو ہزار دلیلون سی نفاق ثلثہ ثابت ہوتا ہی اور کتاب
نفاق الشیخین ہی جو صحاح ستہ اہل سنت سی ماخوذ ہے پس اسی وجہ سے ضرورت پڑی شیعونکو کہ
معنی ظاہری سی عدول کرین فما ہو جوابکم للمجسمۃ فہو جوابنا لکم قولہ اس حدیث سی چند فاید حاصل
ہوے اقول فواید مبتنی ہین اوپر معنی ظاہر کے کہ شیعونکی نزدیک وہ ہرگز اس مقام پر مسلم
نہین ہی قولہ امام اور خلیفہ برحق ہونا اقول لفظ اماماً ان امام ہونے پر البتہ دلالت کرتا ہے
لیکن خلیفہ برحق ہونے پر کسیطرح دلالت نہین ہی نہ مطابقی نہ تضمنی نہ التزامی سے

دعوائی بیدلیل قبول نہ کرینگے - آپکو لازم ہی کوئی دلیل قائم کرنا ہی کہ جہان کہین لفظ امام اہل جاہلیت ہو
تو ضرور ہی کہ اوس سے امام اہل الجنۃ مراد ہو اور امام اہل النار مراد نہو حالانکہ صحیح ہی کہ لفظ امام اعم ہی
ان دونو اماموں سے اور اصول مین ثابت ہوا ہے کہ عام کا اطلاق بالخصوص کسی فرد خاص مین
مجاز ہی اور ہر مجاز محتاج بقرینہ پس آپ نے اس مقام پر کون قرینہ قائم کیا ہے جس سے یہ کہ
جس سے ثابت ہو کہ طرف امام باطل کی جانا محال ہو قولہ اونکا عادل اور منصف ہونا اقول عادل ہونا
تو عادلان ہی اور فاسق ہونا فاسقان سے نکلا اگر منصف ہو اکس لفظ سے نکلا جب لفظ مشترک ہو ایسے
مشترک ہو معانی متعددہ مین تو ایک معنی کا اون معانی سے مراد لینا محتاج بقرینہ ہوگا پس معنی انصاف
پر کون قرینہ آپ نے قائم کیا جو منصف ہونے کے آپ مدعی ہوگئی قولہ اونکا حق پر ہونا اقول یہ بھی
ہی اور پر اوسکی کہ علی کسی معنی ضرر نہین ہوتا حالانکہ شائع و ذائع ہی اللام للنفع و علی للضرر یقال دعوت لہ
و دعوت علیہ قولہ قیامت کی دن مستحق رحمت الہی ہونا اقول مستحق رحمت الہی جب ہوتی کہ جنکی اسامی
نہ کرتے اور غصب خلافت نہ کرتے غصب فدک نہ کرتے اہلبیت کے گھر جلانے کو آگ لکڑیان جمع نہ کرتے
تب ہم سمجھتے کہ امام علیہ السلام نے بمعنی ظاہر ہی فعلیہما رحمۃ اللہ فرمایا ہی اور جب یہ کل کفر و نفاق
کا کتب اہلسنت سے ثبوت ہی تو بیشک مقصود امام وہی معنی ہین جو خود امام علیہ السلام نے بیان
فرمائی نہ وہ معنی جو تم سمجھی قولہ اہل انصاف ذرا انصاف کو دخل دین اقول اہل انصاف نے ذرا
نہین بلکہ بہت انصاف کیا اور بہت غور کیا تو معلوم ہوا کہ ان الفاظ سے بدون تعیین معنی مقصود
قائل کوئی فضیلت ایسی نہین نکلتی جو محتمل ایک رذیلت کی نہو اور تعیین معنی مقصود پر کوئی دلیل آپنے
قائم نکی تو پھر ثبوت فضیلت کا دعوی بے دلیل رہا اور دعواہائی بیدلیل آپکے بزرگو نکا قدیمی وتیرہ ہی قولہ
تو اوسکو غلط اور موضوع اور جھوٹھ کہدیتی ہین اقول جو حدیثین مع کاذبین غادرین خائنین الذین ہین
کذابین وضاعین خارجین ناصبین نے بنائی ہین خود علمائی ناقدین اہل سنت نے اونکو جھوٹھ کہا ہے پھر
اوسکے جھوٹھ ہونیمین کیا شک ہی بقول بزرگان سنیان ہر کہ دران شک آرد کافر گردد قولہ
اب ایسی روایتونکو کیا کرینگے اقول آپ تو آنکھون سے دیکھتی ہین اور پھر پوچھتی ہین کہ کیا کرینگے کیا

خدانخواستہ کچہہ بینائی مین فتور ہی نہین ہی ظاہر آنکہین تو سلامت ہین مگر دل کی پہوٹ کر گئین انہا لا
تعمی الابصار و لاکن تعمی القلوب التی فی الصدور حضرت سلامت یہ کرینگے
کہ ایسی معنی لینگی کہ ثلثہ کا مرتبہ ہزاروں زینہ سی بڑہا دینگی اور فی الدرک الاسفل من النار پہونچا دینگے اور
فاسق و فاجر و منافق و کافر بنا دینگے اب اس سی بڑہکر اور آپ کیا چاہتے ہین **قولہ** اور کسی قصہ اور
کہانی کو ملا کی اوسکی معنی بدلین **اقول** یا حضرت آپ نی بخیانت فی نقل العبارت حدیث مدح ثلثہ ٹہرایا ہے
وہ اسی قصہ کہانی کا جز ہی اگر یہ کہانی جہوٹی ہی تو کل جہوٹی ہی اور اگر سچی ہی تو کل سچی ہی مثل ہی کہ خواب
نیمہ راست و نیمہ دروغ نمیباشد اور سیعو نکا کل کی سچی اور کل کی جہوٹہ ہونمین کوئی ضرر نہین مگر آپ کی تو
عادت ہی کہ مثل ملحدین بیدین کے لاتقربوا الصلوٰۃ لی لیتی ہین اور انتم سکارے چہوڑ
دیتی ہین لیکن جز عوام فریبی کے اس سی کوئی حاصل نہین دنیا مین بشامت محبت ثلثہ بہ بیدینی و بیچیرے
بدنام آخرت مین مثل اونہین کی خایب و خاسر و ناکام رہے گئے دونون جہان کے کام سے تم تو
نہ اودہر کے ہوئے نہ اودہر کے ہوئے

قال المخاطب القمقام ہداہ سبیل السلام

رسالہ ادلہ تقیہ در ثبوت تقیہ مین جو کہ مزین بدستخط حضرت سلطان العلماء یعنی سید محمد صاحب مجتہد
کی سنہ ۱۲۸۲ ہجری مین لودیانہ مین چہپا ہی اس حدیث کی نسبت یہ لکہا ہوا ہی کہ علمای اہل سنت نی
نقل حدیث مین خیانت کی ہی اور ان الفاظ کو منتخب کر لیا ہی کہ جو بنظر سرسری موہم مدح شیخین کے
ہین حالانکہ بالمآل وہ الفاظ بہی سراپا طعن و تشنیع سی مملو اور مشحون ہین چنانچہ خود امام جعفر صادق علیہ
السلام نی اوسی حدیث مین ان الفاظ کے معنی بتفصیل و توضیح ارشاد فرمائی ہین اور بعد ایک تقریر
پُر پیچ و لچر کے اوس رسالہ مین اصل خیانت کی الفاظ اسطرح پر منقول ہین واضح ہو کہ اصل حدیث یہ ہی
کہ بعض مخالفین نی حضرت سی دربارہ شیخین سوال کیا حضرت نی جواب مین از راہ توریہ یہ ارشاد فرمایا
کہ ہما امامان الخ فلما انصرف الناس قال لہ رجل من خاصیتہ
یا ابن رسول اللہ لقد تعجبت مما قلت فی حق ابی بکر و عمر فقال نعم

هما اماما اهل النار كما قال الله تعالى وجعلناهم ائمة يدعون الى النار
واما العادلان فلعدولهما عن الحق كقوله تعالى والذين كفروا بربهم
يعدلون واما القاسطون فقد قال الله تعالى واما القاسطون
فكانوا لجهنم حطبا والمراد من الحق الذي كانا مستوليين
عليه هو امير المؤمنين حيث اذياه وغصبا حقه والمراد من
موتهما على الحق انهما ماتا على عداوته من غير ندامة
عن ذلك والمراد من رحمة الله رسول الله فانه كان رحمة للعالمين
وسيكون خصما لهما ساخطا عليهما منتقما عنهما يوم الدين انتهى

خلاصه ان کلمات کا یہ ہی کہ جب مجلس مخالفین سی خالی ہوئی تو ایک شخص نی خواص اصحاب سی امام معصوم کے
خدمت مین عرض کی کہ مین ان کلمات سی جو اپ نی حق شیخین مین ارشاد فرمائی بہت متعجب ہوا حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ مین نی ان دونوکو امام اس سبب سی کہا کہ وہ امام اہل نار تھی چنانچہ حقتعالی قرآن مین کافرونکو امام
اہل نار فرماتا ہی وجعلناهم الآیۃ یعنی کافرون کو ہمنی امام اہل نار گردانا ہی اور عادل اسوجہ سی کہا کہ
ان دونونی عدول کیا تہا حق سی جیسا کہ خداوند عالم کافرونکو اونہین معنون سی عادل فرماتا ہی والذین
کفروا بربہم یعدلون مترجم کہتاہی کہ کتب احادیث اہلسنت مین وارد ہی کہ پیغمبر برحق نی نوشیروان
کو عادل فرمایا حتی کہ سعدی شیرازی نی اسکو گلستان مین نظم کیا اور کہا ہی بیت دو آوان عدلش
بنازم چنان ز کہ سید بدوران نوشیروان ز پس جبکہ مدح عدل نوشیروان کافر کو مفید نہین تو شیخین کو
بھی مفید نہوگی اور یہ وجہ بھی اونہین وجہون سی ہی اور قاسط اسوجہ سی کہا کہ قاسط کے معنی ظالم کے
ہین چنانچہ قرآن مین وارد ہی واما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا یعنی ظالمین جہنم کی لکڑیان
ہین پھر امام معصوم فرماتی ہین یہ جو مین نے کہا کانا علی الحق تو اس سے مراد یہ کہ وہ دونو غالب
تھے حق اور حق مغلوب تہا اور مراد اوس حق سی کہ جن پہ غالب تہی امیر المومنین ہین کہ انکو اذیت دی
اور انکی حق کو چھین لیا مترجم کہتاہی کہ اس جملہ مین امام معصوم نے جار و مجرور کو متعلق گردانا ہی

بلفظ مستولیین کہ وہ خبر خاص ہی اور محذوف ہی بقرینہ مقام اور مذہب جمہور نحاۃ کا مانند سیبویہ وغیرہ کے یہی ہی کہ جب خبر خاص پر کوئی قرینہ دلالت کرے تو حذف اوسکا جائز ہی اور چونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام باتفاق جمہور اہل اسلام افصح الفصحا اور از جملہ عرب عربا ہین پس کلام ان حضرت کا بجائی خود مستند ہوگا خواہ موافق نحاۃ کی ہو خواہ مخالف چہ جائی انکہ نسبت پائے جائی قرینہ کی کلام ان حضرت کا مطابق جمہور نحاۃ کی ہوہی پس اب جائی اعتراض ہی باقی نہ رہی اور وہ قرینہ یہی کہ علی کی معنی کلام عرب میں استعلا کی ہین اور استعلا اونکی محاورہ میں بمعنی غلبہ استیلا بھی آیا چنانچہ ملاحظہ کتب لغت سی معلوم ہوتا ہے کہ عرب کہتی ہین کہ علوت الرجل ای غلبتہ پس معنی کانا علی الحق کی یہ ہونگی کہ کانا غالبین علی الحق والحق مغلوباً عنہما اور یہ جو معصوم نی فرمایا ہی کہ مراد حق سی امام الحق جناب امیر ہین اظہر ہی اور کچھہ بعید نہین اسواسطے کہ لفظ حق کا اطلاق خدا اور رسول اور امام ملکہ موت اور قیامت اور قرآن اور کلمہ اور کلام پر ہوتا ہے کما لا یخفی پس اگر مراد حق سی مولائی برحق ہوں تو خلاف حق لازم نہین آتا اور مخفی نرہی کہ اسمقام مین دو وجہین اور بھی ہین کہ حمل کلام معصوم کا اونپر صحیح ہی وجہ اول یہ ہی کہ علی بمعنی استعلا ہووی پس معنی کانا علی الحق کی یہ ہونگی کہ وہ دو لوگ عین باطل تھی حق پر تو فوقیت لیگئی اور اونہوں نی حق کو پست کر دیا جیسا کہ معصوم دعای صنمی قریش مین ارشاد فرماتی ہین پس بنا بر طریقہ جمع بین الحدیثین کی ارادہ اس معنی کا کلام معصوم سی صحیح ہوگا اور یہ نوع استعلا مستلزم استیلا ہی پس اس وجہ سی بھی مقدر ہونا لفظ مستولیین کا صحیح ہوگا کما قال المعصوم فتامل وجہ دوم یہ ہی کہ کلام عرب مین علی کو مقام مخالفت اور منافرت اور عداوت مین بھی اطلاق کرتی ہین چنانچہ شایع و ذایع ہی کہ بیچ محاورہ عرب کی مقام جواب یا اعتراض مین کہتی ہین هذا لنا لا علینا یعنی یہ امر نافع ہی واسطی ہمارے نہ مخالف اور مضر ہمارے اور مشہور ہی کہ جب اثنای راہ مین لشکر حر جناب سید الشہدا سی ملاقی ہوا تو حضرت نے حر سے فرمایا علینا ام لنا یعنی تو ہماری کمک کو آیا ہی یا ہماری عداوت پر کمر باندہی ہی وایضاً قال اللہ تعالے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت قال صاحب الکشاف ینفعہا ما کسبت من الخیر ویضرہا ما اکتسبت من الشر پس بنا بر اس وجہ کے معنی کانا علی الحق

کی یہ ہونگی کہ وہ دونو مخالف حق کی اور دشمن حق تھے اور یہی معنی قول آیندہ مین بھی معصوم نی فرمائی ہین
پس ارادہ اس معنی کا کلام امام سی اس مقام مین بھی صحیح ہوئیگا فافہم پھر معصوم علیہ السلام ارشاد فرماتی ہین کہ ہم
نہین نی کہا انا علی الحق مراد اوس سی یہ ہی کہ عداوت حق پر مری یعنی جناب امیر کی عداوت تا دم مرگ اونکی
دلونمین رہی اور تا دم مرگ تمام ہوئی اس مقام مین علی کو بہ معنی عداوت معصوم سے اطلاق فرمایا ہی
جیسا کہ ہم نے وجہ ثانی مین بیان کیا پہر معصوم فرماتی ہین یہ جو مین نے کہا فعلیہما لعنۃ اللہ یوم القیٰمۃ
پس مراد رحمۃ اللہ سی رسولخدا ہین کہ وہ ان دونوکی دشمن ہونگی بروز قیامت اور پر غضبناک ہونگی
اور اسی روز قیامت کو انتقام لیونگی مترجم کہتا ہی کہ اس مقام مین بہی علی کو معصوم نے مقام عداوت
مین ارشاد فرمایا ہی اور رحمت خدا ہونا حضرت رسالتماب کا مقام شک و ارتیاب نہین حق تعالے
خود فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بر صورت اہل انصاف پہ معانی
ان الفاظ کے ظاہر و باہر ہوسے کہ ہرگز یہ الفاظ مقام مدح شیخین مین وارد نہین ہین بلکہ سراپا یہ حدیث
ردو قدح شیخین پر دلالت کرتی ہی انتہی ملخصًا اس تاویل کی غلطی ہم چند دلائل سے ثابت کرتے ہین
پہلی دلیل اس رسالے کے مولف نے بتقلید اپنی علما کی جو کچھ واہیات بیان کیا ہی اوسکی نقل کرنیسے
مجھے شرم آتی ہی اگر احادیث کی ایسی ہی تاویلین کیجاوین تو کوئی حدیث کسی کی مدح و ثنا مین باقی نرہے
بلکہ ہر ملحد اور زندیق آیات قرآنی کو ایسی تاویل سی موافق اپنی مطلب کے بنالے کسی ہندو سے
نقل ہی کہ اوس نی ایک مسلمان سی کہا کہ ہماری رام لچھمن کا ذکر تمہاری قران مین بہی ہی وہ مسلمان
ہوکر پوچھنے لگا کہ کس جگہ قران مین انکا ذکر ہی اوس نی کہا کہ سورہ یوسف کے اول مین جو الر حروف مقطعات
ہین اونمین الف سی مراد اللہ ہی اور لام سی مراد لچھمن اور رے سے مراد رام ہین وہ مسلمان
یہ سنکر ہنسنے لگا لیکن ہمارے نزدیک جو تاویل امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کی حضرات
شیعہ نے کی ہی وہ اس ہندو کی تاویل سی بہی بدتر ہی اس لئی کہ اوسنی تو حروف کی لحاظ
سے کچھہ جوڑ لگا دیا لیکن شیعوں کے علمانی جو کچھہ فرمایا وہ تو سراسر بیجوڑ ہے اور ہر ایک خارجی
اور ناصبی اہلبیت علیہ السلام کی شان مین جو احادیث ہین اونمین ایسی ہی تاویلات بیجا کرسکتا ہی

تمام ہوا جواب ہم ہو جوابنا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

قبل از جواب باصواب کچھ گزارش خدمت شریف ہی ایک یہ کہ صاحب ادلۃ التقیہ نی الزام خیانت کے
انتقال ایکی علما کو دیا کہ اول و آخر حدیث چھوڑ کر کچھ الفاظ کو منتقط کیا اور مصداق ان اللہ لا یحب الخائنین
کی ہوئی مگر آپ سی اسکا جواب نہو سکا اور سکوت آپکا دلیل تسلیم ہی اس بات کی کہ آپ کے علما بڑے
خاین ہین لیکن ان خیانتون سی بھی کوئی کام نہ نکلا اور شیعہ آپ دام فریب مین نہ آئی اور آپ کی ثلثہ اونکی
نزدیک جیسی کی تہی بلکہ ایسی کی تہی رہگئی دوسری یہ کہ کہنا ظاہری معنی عبارتون مین مراد ہوتی ہین کہان تاویلی
معنی مراد ہوتی ہین اسکا کوئی قاعدہ ہی یا نہین اگر نہین ہی تو ہر شخص کو ہر جگہ اختیار ہی کہ جو جی چاہی بنا لیا کرے
جیسی ہدین خود معنی ہدین خود آپ کیون لڑتے جھگڑتے ہین لکم دینکم ولی دین اور اگر کوئے
قاعدہ ہین الفلاسفین ہی جیسا کہ بین الفریقین جاری ہی کہ بضرورت معنی ظاہری سی عدول کرتے
ہین تو پھر معنی تاویلی پر اعتراض کرنے کے کیا معنی ہان اگر معنی تاویلی مین کوئی نقص ہی یا کوئی قباحت
لازم آتی ہی تو اوسکو بیان کرنا اور بات ہی اور ترک معنی ظاہری پر اعتراض کرنا اور بات ہی اور آپ نے
ہر چند فرمایا کہ ہم اس تاویل کی غلطی چند دلائل سی بیان کرتی ہین مگر کل کا مدار اسی پر ہی کہ معنی ظاہری
نہین ہین ہان حضرت ہم اسکا اقرار کرتی ہین کہ یہ معنی ظاہری نہین ہین بلکہ یہ معنی باطنی ہین اور وجہ ترک
ظاہری یہی ہی کہ ہماری نزدیک ہزارہا دلائل قطعیہ عقلیہ ونقلیہ ہی کہ جسکا نمونہ ایک کتاب لعین اور ایک
کتاب نفاق الشیخین ہی کفر و نفاق شیخین بلکہ شیوخ ثلثہ واتباعہم کا ثابت ہوا ہی اس لئی معنی ظاہری سے
عدول کیا **قولہ** پہلی دلیل **اقول** یہ دلیل علیل عقلا دعوائی بی دلیل ہی آپ فرماتی ہین کہ بہت
واہیات بیان کیا کہا سی ثابت ہوا کہ واہیات بیان کیا ہم کہتی ہین کہ بہت اچھا بیان کیا ہی تم خود واہی ہو
تمہاری کل علما واہی اونکی بیانات ہی کل واہیات ہین ہماری دعوی کی دلیل وہی ہی جو تمہارے
دعوی کی دلیل ہی حضرت سلامت فقط ایکی زبان مبارک سی فرمادینی سی کہ فلان سخن واہیات ہی کوئی
بات واہیات نہین ہوسکتی جبتک کوئی دلیل نہ قائم فرمائی **قولہ** اوسکی نقل کرنے سے مجھے شرم آتی ہی

اقول یہ شرم فقط لسانی مثل حیاء عثمانی کی ہی اور اگر در حقیقت کچھ بھی غیرت اور حیا ہوتی تو عبارت رسالہ اولہ تقیہ کیون نقل کرتی قولہ تو کوئی حدیث کسیکی مدح وثنا مین باقی نرہی اقول البتہ کوئی حدیث مدح ثلثہ مین تو باقی نرہی کہ جسکو شیعون نے بگاڑ نہ ڈالا ہو لیکن الحمد اللہ کہ احادیث مدح وثنائے اہلبیت طاہرین باجماع امت کلہم اجمعین اپنے حال پر انکی مدح وثنا پر دال اور انکے اعادی کے لیے مثبت عذاب ونکال باتفاق فریقین باقی رہگئے ہیں کہ درین شک آرد کافر گردد بقول تمھارے پیرزادون کے یہان سچ ہی قولہ بلکہ ہر ملحد اور زندیق آیات قرآنی کو ایسی تاویل سے موافق اپنے مطلب کے بنالے اقول اگر ملاحدہ وزنادقہ ایسی تاویلین کرتے جیسے ہم کرتے ہین تو وہ ہرگز ملحد وزندیق نرہتے بلکہ پوری طرحسے مومن ہوجاتے لیکن افسوس ہی کہ انھون نے تاویلین بیجا اور بے سروپا کین دیکھیے آیہ انما ولیکم اللہ مین معنی ولی کے حاکم وآقا وسردار کے ہین اسکو یار ودوست کے معنون مین بنایا اور اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول مین اطاعت اولی الامر کو مثل اطاعت خدا ورسول نہ کہا اور اولی الامر سرداران لشکر یا خلفائے منکر یا مجتہدین خطاکر کو بنایا آیہ الا المودۃ فی القربیٰ مین مودت اپنی قرابتمندون کی اجر رسالت ٹھہرایا حدیث من کنت مولاہ مین مولا بمعنے یار ودوست بنایا حالانکہ ہر لنگوٹی بندونکو برہنہ درویش کو مولا بمعنی حاکم وآقا وسردار کہتے ہین مگر خدا ورسول اور امام کی آقائی اور سرداری اور حکومت سے انکار ہی حدیث صحیح ولی کل مومن ومومنۃ من بعدی مین بھی ولی بمعنی یار دوست کے کہے حدیث فدک حدیث قرطاس حدیث حوض حدیث کا ذبین غادرین مین کیا کیا تاویلین کین کہانتک تاویلات بے سروپا کا ذکر کرون ایسی ہی تاویلین موافق اپنے مطلب کے بنالین تب تو ہمنے انکو ملحد اور زندیق کہا قولہ کسی ہندو کی نقل ہی اقول آپ نقال تو بہت بڑے ہین مگر آپکی نقلین نہایت بیموقع اور بیمحل ہین بھانڈون کی نقل سے بھی بدتر ہین اسلیے کہ اس مین بھی کچھ جوڑ توڑ ہوتا ہی اور تفسیر حروف مقطعات قرآن کو جس مین علمائے فریقین کا اتفاق ہی کہ سوائے خدا ورسول کے کوئی نہین جانتا تاویل الفاظ سے کہ عند الفریقین بضرورت

واجب ولازم ہی کیا واسطہ علاوہ اس کے یہ نقل تو آپ کی ہمکو جھوٹی معلوم ہوتی ہی اسلیئے کہ بچارہ
ہنود سوائے رام رام کے اللہ کو کیا جانے جو کہے کہ الف سے مراد اللہ ہی شاید اصل اس نقل
کی یون ہو کہ جب کسی سنی مسلمان آپ کے بھائی کنجڑے قصائی نے کہا ہو کہ الف سے مراد ابوبکر
ہین تب اُس ہندو نے کہا ہوگا کہ اگر ایسا ہی ہی تو رے ولام سے مراد ہمارے رام لچھمن ہین یعنی آپکی
حضرت ابوبکر مثل ہمارے رام لچھمن کے ہین وہ آپ کے دیوتا یہ ہمارے دیوتا آپ اُنکو پوجتے ہین
ہم اُنکو پوجتے ہین یہ بات ہمنے مخاطب کے لغوگوئی پر کہی ورنہ اہل علم کو ایسے لغویات سے کیا
واسطہ ایسے لغویات کا جواب دینے کو میان مشیر اور اُنکے شاگرد لوگ کافی ہین **قولہ** ہر ایک خارجی
اور ناصبی اہلبیتؑ کی شان مین جو احادیث ہین اُنمین بھی ایسی ہی تاویلات بیجا کر سکتا ہے
اقول ایسی ہی تاویلات تو نہین کیے مگر ہم ایسے خارجیون ناصبیون نے احادیث فضایل اہلبیت
مین بہت تاویلات بیجا کیے چنانچہ حدیث معروف و مشہور بین الفریقین انا مدینۃ العلم و علی بابہا
جسکے مضمون کیطرف بعض شعرانے یون اشارہ کیا ہی ع کہ من شہر علمم علیم دراستہ
درست این سخن قول پیغمبر است ہ مین یہ تاویل کی علی بیچ معنی بلند کے ہی یعنے مین شہر علم ہون
کہ دروازہ جسکا بلند ہی ان خارجیون ناصبیون نے کچھ خیال نہ کیا کہ اُنکے کل بزرگ کیسے احمق
اور بیوقوف اور اُلو اور گدھے تھے جو اس حدیث کو اپنی صحاح مین فضائل علی ابن ابیطالب
مین لکھگئے حالانکہ اُنسے ان معنی کی راہ سے اس حدیث سے کیا واسطہ **قولہ** فما ہو جوابہم
فہو جوابنا **اقول** حضور والا محض غلط و بیجا فرماتے ہین ہرگز امر متفق علیہ مثل غیر متفق علیہ کے
نہین ہو سکتا کہ دونون کا جواب ایک ہو جائے فضیلت اہلبیت متفق علیہ کل اہل اسلام اور
ضروریات دین اسلام سے ہی پس جو شقی اُسکا منکر ہوگا وہ دین اسلام سے خارج والآرادعلینا
فی حد الشرک مین والج ہوگا اور فضیلت آپ کے ثلثہ کی مختلف فیہ بین اہل الاسلام ہے
کچھ لوگ اُنکو امام اہل الجنتہ جانتے ہین اور کچھ لوگ اُنکو امام اہل النار اور بدترین کفار سے
جانتے ہین پس جب کلام امام علیہ السلام مین اُنکے حق مین امام آیا تو آپ امام اہل الجنتہ سمجھے ہم امام

اہل النار سمجھے اگر آپ اونکا ایمان کسی دلیل قطعی سے ثابت کردیتی تو ہم بھی بخوشی خاطر اونکو امام اہل الجنۃ کہتے لیکن یہ تو آپ سے نہو سکا اب آپ چاہتے ہین کہ اسی لفظ مجمل سی اونکا ایمان ثابت کرین ایسے اسطرح کہ لفظ امام کا ظاہر امام اہل الجنۃ ہی نہ امام اہل النار پس معنی ظاہری چھوڑ کر معنی تاویل کیطرف جانا جایز نہین ہی ہم اسکا جواب اسطرح پر دیتے ہین کہ اولاً لا نسلم کہ یہی معنی ظاہری ہین بلکہ لفظ امام عام ہی اور عام کا اطلاق اوسکی ہر خاص پر ضمن جملہ افراد مین حقیقت ہی اور اسی سبب سی اگر کوئی شخص بجائی جاء زید کے جاء انسان کہی تو اوسکا استعمال حقیقت کہین گے نہ مجاز بنا اسکی اب دونو معنی برابر ٹھہری پس جب تم ایمان اونکا ثابت کروگے تمہاری معنی ٹھیک ہونگے اور ہمنے تو کفر اونکا دو ہزار دلیلون الفین سی ثابت کردیا تو ہماری معنی بیشک ٹھیک ہین ثانیا ہم علی التنزل کہتی ہین کہ سلمنا کہ ظاہر معنی وہی ہین جو آپ فرماتی ہین لیکن ہر جگہ ظاہر معنی لینی کی کیا ضرورت ہی تم ید اللہ کو کیون بمعنی ید قدرت اللہ لیتی ہو وجہ اللہ کو کیو بمعنی جہۃ اللہ لیتی ہو جنب اللہ کیون بمعنی جانب اللہ لیتی ہو عین اللہ کو کیون بمعنی حفظ اللہ لینی ہو جاء ربک کو کیون بمعنی جاء امر ربک کہتے ہو من فی السماء کو کیون بمعنی من امرہ فی السماء کہتی ہو اگر فرمائی کہ یہان ضرورت تنزیہ الرحمان من النقصان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد نہون تو ہم کہینگے کہ ہمکو بھی ضرورت تنزیہ اخوان الشیطان من الایمان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد نہین لے سکتے اسلیئے کہ غصب خلافت اور غصب فدک وغیرہ نے اونکی کفر و نفاق کو ہمارے نزدیک ثابت کردیا ہے پس یہی وجہ ہوئی کہ ہمنے لفظ امام سے امام اہل نار سمجھا نہ امام اہل الجنۃ

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل یہ قول جو شان مین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما کے کہا گیا وہ امام جعفر صادق کا ہی اور امام موصوف تقیہ سے ممنوع تہی اونکو حکم تہا کہ وہ کسی سے خوف نکرین اور بلا خوف و خطر علوم اہلبیت کو منتشر کرین تو اونہون نی کس لئے تقیہ کیا اور کیون ایک دو ناصبی کی ڈر سی ایسی بڑی تعریف کے اور پہر جب وہ چلے گئے تو اسکی تاویل کرکے اپنے

نواصب کو اصل مطلب سمجھایا او وہ قول جس سی ثابت ہوتا ہی کہ امام موصوف تقیہ سے ممنوع تھے
یہ ہی بحار الانوار مین ملا باقر مجلسی نی اور کافی مین ملا یعقوب کلینی نی لکھا ہی کہ جو صحیفہ امام جعفر صادق
کا تھا او سمین اونکے لیئے یہ حکم تھا حدث الناس وافتہم ولا تخاف الا اللّٰہ والنشر علوم
اہلبیتک وصدق اباءک الصالحین فانک فی حرز وامان کہ تمام مخلوق کو فتوے دو اور اونسی باتین کرو
اور کسی سے سوائی خدا کی نہ ڈرو اور اپنی اہلبیت کے علوم کو منتشر کرو اور اپنے اباء صالحین کے
تصدیق کرو اس لیئے کہ تم حرز اور امان مین ہو پس باوجود اسکی کہ جب ایسی طمینان کا حکم الہی اونکو
ہوچکا تھا اور تقیہ کرنے سے وہ منع کر دئے گئے تھے تو پھر سمجھ مین نہین آتا کہ کسکا خوف تھا جسکے
سبب سی ایسی تعریف صحابہ کرتے تھے اور لوگون کو دھوکا دیتے تھے افسوس ہی کہ شیعان
علی نے اپنی امامون کی محبت کے پیرایہ مین ایسی ہجو کی ہے اور اونپر کیا کیا تہمتین لگائی ہین تیسرے
دلیل اگر کوئی شیعہ کہے کہ یہ عبارت زائد ہی اصل حدیث مین داخل ہی تو کیا وجہ ہی کہ ایک ٹکڑا
اوسکا تسلیم کیا جاوے اور دوسر ٹکڑا زائد اور غلط ٹھرایا جاوے اس لئی ضرور ہی کہ کل عبارت
حدیث کی تسلیم کیجاوی اور یہ جو تاویل اوس حدیث کی امام نی بیان کی وہ بھی امام ہی کیطرف سی سمجھے
جاوی اوسکا یہ ہی کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الادعاء لہم کہ اقرار آدمی کا
اوسپر حجت ہوتا ہی پس اسی قاعدے سے جسقدر اقرار فضیلت شیخین کا ہے وہ اونپر حجت ہی اور
جو تاویل کی گئی ہی وہ ہمپر حجت نہین اور قطع نظر اسکی عادت ہی محدثین شیعہ کی یہ ہی کہ وہ عبارات
کو حدیث کی کم وبیش کر دیا کرتی ہین اور اپنی مذہب کی موافق بنا لیتی ہین جیساکہ ملا باقر مجلسی رونے
حدیث مسئلہ قضا و قدر مین شیخ صدوق کی نسبت بیان کیا ہی انما فعل ذلک لیوافق مذہب اہل العدل
پس جب اونپر اعتماد اس امر کا نرہا کہ وہ حدیث مین تحریف نہین کرتے اور کچھ نظر و تبدیل راہ
نہین دیتی تو پھر کیونکر وہ تاویل جو سراسر لچر و خرافات ہو صحیح سمجھا وے اور ایسے
واہیات کے ائمہ کیطرف کیونکر نسبت دیجاوے حالانکہ ائمہ خود اس امر کی شکایت کرتے رہی ہین اور
اپنے شیعون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین کہ وی تاویلات غلط اون کی احادیث مین کر دیتی ہین

اور حدیث کے مضمون کو اور رنگ اور بنا دیتے ہین چنانچہ ابو عمر وکشی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث کو اسی بارہ مین نقل کیا ہے وھو ھذہ ان الناس ولعوا بالکذب علینا ان اللہ افترض علیھم لا یرید منھم غیرہ وانی احدث لاحدھم بالحدیث فلا یخرج من عندی حتی یتاوله علی غیر تاویله ذلك انھم لا یطلبون بحدیثنا وبحبنا ما عند اللہ وانما یطلبون الدنیا کہ لوگون نے بہت زیادتی کی ہے ہم پر جھوٹ کے لگانے مین جو حدیث انسے کہتا ہون وہ میرے پاس سے نکلنے نہین پاتے کہ وہ ہین اوسکی دوسری تاویل خلاف کرنے لگتے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ وے میری احادیث سے اوس چیز کے طالب نہین جو خدا کے پاس ہے بلکہ صرف دنیا کے طلبگار ہین پس جبکہ خود امام کی تصدیق سے ثابت ہوا کہ اونکے پاس بیٹھنے والونکی یہ عادت تھی کہ وہین بیٹھے بیٹھے اونکی احادیث کی تاویل غلط کر دیا کرتے تھے تو پھر ایسے لوگونسے کیا بعید ہے کہ اونہون نے ایسی تاویل اس حدیث کی ہے کی ہو چوتھی دلیل اوس تاویل پر جو اس حدیث کے الفاظ کی کی ہے اگر غور وبحث کرین تو ہمکو معلوم ہو جاوے کہ وہ کسقدر مہمل اور غلط اور خلاف محاورہ ہے اول تاویل لفظ اماما ان کی یہ کی ہے کہ اما ما اہل النار تو مضاف الیه کو محذوف کر دیا ہے لیکن موافق قاعدہ نحو کے حذف مضاف الیه کا سوائے حالت تنوین یا بنا مضاف یا اضافت ثانیہ کے جائز نہین اگر شک ہو تو رضی اوٹھا کر دیکھلو دوسرے لفظ امام جب مطلق چھوڑا گیا تو اوس سے وہی معنی جو اصلی ہین یعنی مدح اور صفت کی مراد لیے جاوینگے اسلیے کہ لفظ مطلق سے فرد کامل مراد ہوتا ہے تو کیونکر اوس سے امام اہل النار مراد ہو سکتے ہین بخلاف ایه ائمة یدعون الی النار کی کہ وہان یہ لفظ مقید ہے نہ مطلق دوسری تاویل فاسطون کی بھی غلط ہے اس لیے کہ قرآن شریف مین بمقابلہ مسلمون کے قاسطون وارد ہے پس یقین معنی کیواسطے قرینہ کا ہونا ضرور ہے کہ وہ آیہ مین موجود ہے اور احادیث مین مفقود بلکہ اشارہ طرف آیۂ کریمہ واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین کی ہے تیسرے حق سے مراد نام علی مرتضی کا لینا خلاف عرف عام ہے اور تبادر اذہان اور معنی ظاہری کی ہے بغیر پہلے ہونے ذکر مرتضوی کے حق سے ان کا نام مراد لینا حدیث کو چیستان ٹھہرانا ہے

علاوہ اسکی حرف علی کو بمعنی استیلا بلا دلیل قرار دینا اور استیلا کو مرادف استعلا پھر اثار پر چڑھنی معنی بنانا اور خرافات بلنا ہی اور لغت مین قیاس کو دخل دینا حالانکہ قیاس فی اللغۃ جائز نہین غور کرنا چاہئی کہ زید علی الحق جب بولا جاتا ہی تو اوس سی مراد یہ ہوتی ہی کہ وہ حق پر ہی یا یہ مراد ہوتی ہی کہ وہ باطل پر چڑھی تاویل علیہا رحمہ اللہ یوم القیامۃ کی جو کی گئی ہی اسکی نسبت کسی نی خوب لطیفہ کہا ہی کہ حضرات امامیہ جب اپنی پیشواونکی حق مین رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہین تو ہم سمجھتی ہین کہ علیہ سی ہی محاورہ لعنت مراد ہی اور رحمت اللہ سے رسول اللہ مراد ہین یعنی مخالف ہی رسول کا استغفر اللہ کہ حضرات شیعہ احادیث کو ایسی تاویلات بیجا سے مضحکہ اطفال بناتی ہین اور ائمہ پر ایسے بیجا تاویلات کی تہمت کرکے اپنی حماقت خراب کرتے ہین

یقول المتمسک بولائۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

دوسری دلیل ہی آپ کے شکل اول کی ثبت غلطی تاویل ہوئی اس لئی کہ بفرض صحت اس بات کے کہ بالخصوص امام جعفر صادق علیہ السلام پر حرام ہو حضرت کے کلام مین کوئی تاویل اگرچہ فی نفسہ صحیح ہو جاری ہوگی اور جاری ہونا تاویل کا اور بات ہے اور فی نفسہ غلط ہونا تاویل کا اور بات ہی حالانکہ آپ مدعی امر ثانی تھی نہ امر اول مگر اپکو اتنی لیاقت فہم کہان ہی جو ہر بات مین تفرقہ کر سکین بہر کیف دعوائی حرمت تقیہ بر امام جعفر صادق تراشیدہ کفش دوز فیض آبادی کو ہمارے علمائی اعلام نی بوجوہ سدیدہ مقامات عدیدہ مین باطل کیا ہی چنانچہ بعض مقامات اوسکے نظر حضرت مخاطب سی ہی گزری جیسا کہ چوتھی دلیل ایمان ابوبکر مین جو عبارت حدیقہ سلطانیہ کی نقل کرکے بمقتضای انکہ دروغگو را حافظہ نباشد منسوب بطرف تناقضا کے ہے حالانکہ وہ خود ناقل ہین اسی مقام کے محصل اوسکا یہ ہی کہ اگر تقیہ مخالف خوف خدا ہی تو جناب رسولخدا کو بھی یہ تاری خوف خدا سی عاری ہی سمجھی جیسا کہ فرماتی ہین مگر ناصبی پیغمبر پندار الکہ از خوف کفار در حصین غار اختفا فرمودہ ودر بدو اسلام از اظہار دعوت علانیہ احتراز داشتہ از خوف خدا غافل و بخوف غیر مائل می داند انتہی ملخصاً لیکن بعد دیکھنے سب جوابونکی کسی جواب سی متعرض ہونا اور دوسے

راگ بھاگ گایا ہوا موچی صاحب کا گانا کمال حیرت مین ڈالتا ہی کہ سوائے ضلال و اضلال کے کس
امر پر محمول کیا جاوے اور چونکہ علمائے اعلام نے اسمقام کو بتوضیح تمام لکھا ہی اب ہمارا جی نہین
چاہتا کہ کچھ لکھین مگر بنظر اسکے کہ مومنین کو چندان زحمت رجوع طرف کتب دیگر کے نہو کچھ لکھے دیتے
ہین کہ فقرہ لا تخافون الا اللہ اگر دلالت او پر حرمت تقیہ کے کرے تو قول خداوند تعم فلا تخشوا الناس و اخشون
بھی دلالت او پر حرمت تقیہ کے کریگا اسیلئے کہ مفاد دونوں کا سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرنا ہے
پس یہ آیت ناسخ آیات تقیہ مثل الا ان تتقوا منھم تقٰۃ اور الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان
اور امثال اسکے ہوگی لیکن کسی نے مفسرین سے احدہما کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ نہین کہا اس سے
ثابت ہو گیا کہ جو معنے موچی صاحب و انکے اتباع سمجھے محض غلط ہین اور اگر کوئی شخص زبردستی
بحجت و دلیل مدعی نسخ ہو تو خصم اسکا مدعی اسکے عکس کا نسخ مین ہو سکتا ہی یعنے آیات تقیہ نے
آیہ لا تخشوا الناس کو منسوخ کر دیا ہی اور حقیقت یہ ہی کہ نہ کوئی اسمین سے ناسخ ہی اور نہ منسوخ
ہی بلکہ اپنے اپنے مقام کے احکام ہین جہان خداوند تعم نے حکم اعلان دیا ہی وہان اعلان واجب
ہی اور سوائے خدا کے اس اعلان مین کسی سے نہ ڈرنا چاہیے اور حکم خدا کی تعمیل کرنا چاہیے خواہ
جان جائے خواہ رہے اور جہان خداوند تعم نے حکم کتمان دیا ہی وہان کتمان اور پوشیدگی واجب
ہی اور اس کتمان مین بھی سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرنا چاہیے اور تعمیل حکم خدا کرنا چاہیے اور
ہرگز خوف اسکا نکرنا چاہیے کہ اعدا شماتت کرینگے اور ربودا اور بزدلا کہینگے بلکہ لا یخافون لومۃ
لائم پر ایسے مقامات مین نظر رکھنا چاہیے جیسا کہ جناب رسول کو جب حکم بہ کتمان دعوت
تھا بکتمان دعوت فرمائی اور جب حکم باعلان دعوت ہوا باعلان دعوت فرمائیے مثل حضرت
نوح کے اثم انی اعلنت لھم و اسررت لھم اسرارا الخ ان موقع و محل اعلان کا
تھا اعلان اور جہان موقع اخفا کا تھا اخفا کیا پس مقام اخفا و اعلان دونون مین لا تخشون الناس
و اخشون کی تعمیل حکم موجود ہی اور جس جگہ پر انسان بمقتضائے لا تلقوا بایدیکم
الی التھلکہ مامور بتقیہ ہی وہان تقیہ کو خشیۃ اللہ سے خارج کرنا کمال نافہمی و ناتوانی ہی

ہان جو مقام تقیہ کا نہین جیسے جہاد مین وہان خوف ناس سے بھاگ کھڑے ہونا فقد باء بغضب من اللہ
سے نڈر نا کام حضرات ثلثہ کا ہی اب آیئے مانحن فیہ مین چونکہ دیگر ائمہ علیہم السلام کو بسبب غلبہ
متغلبین بنی امیہ و بنی عباس کے نشر علوم اہلبیت طاہرین کے بہت کم مہلت ملی بخلاف امامین ہمامین
ابو جعفر الباقر و جعفر الصادق علیہما السلام کے کہ چونکہ اموی و عباسیہ آپس مین فکر دافع مین تھے اور ائمہ
اہلبیت علیہم السلام کیطرف چندان متوجہ نہ تھے اسلیئے امامین علیہما السلام کو اسقدر حاجت تقیہ کی نتھی
جیسے اور اماموں کو تھی بنا بران دونون بزرگوارون کو حکم نشر علوم دین ائمہ اہلبیت طاہرین ہوا چنانچہ
امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد مین چارسو کتابین جو اصول اربعہ مائۃ کہلاتے ہین تصنیف ہوئین
اور آنحضرت سے چار ہزار راویون نے روایت احادیث کی کہ کچھ انہین سے سنی بھی ہین اور نظر
بمصلحت وقت ممکن ہی کہ حضرت نے انکو جواب تقیہ دیا ہو اور ممکن ہی کہ بوجہ حاضر مجلس ہونے
کسی خارجی یا ناصبی کے کہ اس سے ضرر اپنا یا بعض شیعون کا متصور ہو آنحضرت نے اسوقت کوئی
بات تقیۃً موافق مذہب اس خارجی اور ناصبی کے بیان فرمائی ہو اور وقت دیگر اسکے توضیح و تصریح
کی ہو اور چونکہ اسوقت خاص مین وہ حضرت محکوم من اللہ اسیطرح کی کلام کے تھے لہذا اس امر کو
نہ مخالف لا تخافن الا اللہ کے کہسکتے ہین جیسا کہ ہمنے بیان کیا کہ تقیہ مقام تقیہ مین حکم خدا ہی پس
خلاف خوف خدا نہو گا بلکہ اسکا خلاف البتہ موجب عدم خوف از خدا ہو گا اور نہ اسکو مخالف
نشر علوم دین آبائی کہسکتے ہین اسلیئے کہ بموجب قول آنحضرت کے التقیۃ دینی و دین آبائی احکام
تقیہ بھی اوقات تقیہ مین دین اہلبیت طاہرین سے ہین فقد سقط ما ہفا المخاطب بمقالتہ السخیفہ
و اسکافہ النجس کالجیفہ + باقوالہ کابوالہ الکسیفہ و تفصیل المقام فی الحدیقۃ الشریفۃ قولہ امام موصوف
تقیہ سے ممنوع تھے اقول لا نسلم کہ ممنوع تھی اور جو عبارت صحیفہ منقول با خبار احاد غیر المعول علیہ
فی الاعتقاد بعد اسکے نقل کرتا ہی اسکی کسی لفظ کو دلالت اوپر منع از تقیہ بمقام تقیہ کے نہین
ہی قولہ تمام مخلوق کو فتوی دو اقول یہ اعم اس سے ہی کہ فتوی تقیہ ہو یا بلا تقیہ لفظا افہم کو کسی طرح
کی دلالت دلالات ثلثہ سے بلا تقیہ ہونے پر نہین ہی قولہ اور انسے باتین کر اقول یہ کسی

آلو کی باتین ہین یعنی حدیث الناس کی احادیث اپنی ابا و اجداد طاہرین کے بیان کرینگے کیون
نہین سمجھتے یہ بھی اعم تقیہ و غیر تقیہ سے ہے اور ہرگز حدیث کو دلالت اوپر غیر تقیہ کے نہین ہے قولہ اور کسی
سے سوائے خدا کے نہ ڈرو اقول ممکن ہے کہ یہ امر محمول کیا جاوے اُس مقام پر جہان اعلان
ضروری ہے اور کتمان وہان جائز نہین ہے اور ممکن ہے کہ محمول ہو اسپر کہ مقام اعلان مین اعلان
اور مقام کتمان مین کتمان کر اور اس اعلان و کتمان مین سوائے خدا کے کسی سے خوف نہ کر پس یہ
بھی اعم ہوگا تقیہ اور غیر تقیہ سے جیسا کہ تو نے پیشتر جانا قولہ اور اپنے اہل بیت کے علوم کو نشر
کرو اقول علوم اہلبیت اعم احکام تقیہ اور غیر تقیہ سے ہین مقام تقیہ مین تقیہ ہین اور مقام
غیر تقیہ مین بلا تقیہ ہے والتقیۃ دینی و دین آبائی اسپر شاہد ہے پس علوم دین اہلبیت کو مخصوص
بلا تقیہ مین کرنے کی کیا معنی قولہ اور اپنے آباء صالحین کی تصدیق کرو اقول آباء صالحین
کے احکام بتقیہ و بلا تقیہ دونو تھے پس اپنے اپنے مقام مین اگر دونو بیان نفرماتے تو تصدیق
اُنکی کیونکر ہوتی قولہ اسلیئے کہ تم حرز و امان مین ہو اقول یعنی نشر علوم دین آبا مین حرز و
امان مین ہو بخلاف دیگر ائمہ علیہم السلام کے کہ اونکو جور و ظلم متغلبین خلفا و ساختہ اہلسنت نے
اکثر اوقات خانہ نشینی اور سکوت و صموت مین گذری اور نشر علوم آبائی نفرما سکے قولہ
اور تقیہ کرنے سے منع کر دیئے گئے تھے اقول محض کذب و دروغ ہے کہ مقام تقیہ
مین بھی تقیہ سے منع کر دیے گئے تھے ہان مقام غیر تقیہ مین البتہ تقیہ منع کر دیئے گئے
تھے اور بہ نسبت اور اماموں کے اُنکے لیے مقام غیر تقیہ زیادہ تھا اسلیے اُنہون نے نشر احادیث و
نشر علوم اور اماموں سے زیادہ کیا اور سکوت و صموت کی نوبت نہ آئی اس سے یہ بات
لازم نہین آتی کہ کبھی مقام تقیہ مین بھی تقیہ نہ کیا ہو قولہ اور لوگون کو دھوکا دیتے تھے اقول
یون کیون نہین فرماتے کہ اپنے کلام بلاغت نظام سے ملعونون کو الجھاتے تھے اور مومنین کو ہدایت فرماتے
تھے یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا و ما یضل بہ الا الفاسقین قولہ کیسی مجہولی
ہی اقول بیان تو امام نے ہجو بلیح آپکے شیخین کی کی ہے شیعون نے کسکی ہجو نہین کی ہان نعمت خان عالی

نے البتہ اسی ڈھنگ کی ہجو ملیح اپنے قصیدہ مین کی ہی جہان کہا ہے بیت نعل کمیت قلم سودہ بمبید ان
نت چپ ہ کبگرد انش در حق یاران او یقین ہے کہ اسکو سنکے آپ بہت خوش ہونگے مگر دیکھیے کسی شیعہ
کے سامنے اسکو نہ پڑھیے گا اسلیے کہ اسکا ڈر ہے کہ بگرداندن نعل کہین پاپوش نعل در آتش نہ کرے
ہمارے نزدیک جو آپکی ہجری کی بات تھی ہمنے کہدی آئندہ آپکو اختیار ہی قولہ تیسری دلیل اگر
کوئی شیعہ کہو اقول آپ تو دلیل ابطال تاویل کی بیان فرماتے ہین اسکو اس سوال و جواب سے کہ اگر کوئی شیعہ
یون کہی تو ہم یون جواب دینگے کیا واسطہ ہی اس سوال و جواب کو ابطال تاویل مین کیا دخل ہے
بعدہ کچھہ بیان کیجیے خداوندا یہ دیوانون کی جھک یا مجنون کی بک ہے اس لغو بیانی پر اگر حضور کو لاغی
صاحب کہین تو بہت بجا ہو اور درست ہو اور آپکے قامت زیبا پر جاکٹ و پتلون سی بھی
زیادہ چسپ ہو قولہ سیفیہ اقرار تفضیل شیخین کا ہجوہ او پر حجت ہی اقول خدا کی قدرت شیعون
سے امیدوار اقرار تفضیل شیخین ہین حضرت مخاطب خوش فہم سی کوئی پوچھی کہ اگر شیعون کا اقرار
کسی فضیلت کا ہوتا تو یعنی الامان سکے الامان لاہل النار کیون کہتے تمھاری طرحسے امامان لاہل الجنہ
کیون نہ کہتے اسمین شک نہین کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجت ہی مگر اقرار بھی تو ہو اگر فقط لفظ امان
کہنے سی اقرار فضیلت ہوجاتا ہی تو ہم آپسے پوچھتے ہین کہ اقرار فقط لفظ بدون لحاظ المعنے سی ہوتا
ہی یا لفظ مع المعنی بر صورت اولی مین فقط اقرار لفظ کا ہوا نہ معنی کا اور اقرار لفظ کو اقرار المعنی
لازم نہین اور تفضیلت لازم اقرار المعنی ہے نہ اقرار اللفظ اسلیے کہ ہر لفظ بدون لحاظ المعنے مہمل
ہی اور لفظ مہمل سے کسی چیز کا اقرار نہین ہوتا اور در صورت ثانیہ یعنی لفظ مع لحاظ المعنی پس جب
قائل ان معنون کا اقرار ہی نہین کرتا بلکہ دوسرے معنے لیتا ہی جو مستلزم رذیلت ہین تو آپ اسکو مقر فضیلت
کیونکر کہسکتے ہین مثلاً کوئی شخص ملو کا رنگریز ہے اور اسکے دل مین یہ ہی کہ چونکہ آپ اٹانے کی رہنے والے
ہین اسلیے مراد اسکی اٹاینکا کا رنگریز ہے تو آپ فرماینگے کہ تونے اقرار ہماری فضیلت کا کیا اسلیے
کہ لفظ کا رنگریز سے کا رنگر اٹاینکا مراد لینا تاویل باطل ہے اور ہزارون جگہ لفظ کا رنگر بولا جاتا ہی
اور کوئی اُس سے چمار کے معنی نہین سمجھتا اور باعتبار قاعدہ نحوی کی بھی یہ تاویل باطل ہی کہ حذف

مضاف الیہ لازم آتا ہی اور وہ جایز نہین ہے جناب والا نے فرض کیا کہ یہ تاویلین اسکی باطل ہی
مگر اہل انصاف ایسے شخص کو منکر فضیلت کہینگے یا منکر ولایت کہینگے آپ خود ہی بانصاف فرمایئے کہ
اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ مین تجھکو پانچ دونگا اور اسکی غرض پانچ جوتے ہین تو آپ خواہی
نخواہی اُس سے پانچ روپیہ یا پانچ اشرفیان دلائینگے اور فرمائینگے کہ اقرار عقلا کا حجت ہی اور لفظ
پانچ سے پانچ جوتے ہمارے ذہن مین نہین سماتے بلکہ پانچ روپیہ یا پانچ اشرفیان ذہن مین
آتی ہین الخ اور باعتبار نحو کے بھی یہ باطل ہی کہ حذف مضاف الیہ لازم آتا ہی قولہ شیخ صدوق کی
بیان کیا ہی اقول یہ گایا ہی اور آگے جواب حدیث نجوم مین ہم اپکا کذب و افترا بخوبی ثابت کرچکے
فارجع ثمہ قولہ شیعون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین اقول جی نہین شیعون پر لعنت ملامت کرتے
آئے ہین شیعون پر تو کبھی نہین کی مگر ساتھ سنیون کے جھوٹون پر البتہ لعنت کی اور ہم بھی کرتے ہین
قولہ چنانچہ ابو عمر کشی نے اقول اس حدیث سے آپ استدلال کرتے ہین اس بات پر کہ حضرت نے
اپنے شیعون پر لعنت کی حالانکہ اس حدیث مین کہین شیعون کا ذکر ہے نہ کہین لعنت کا مذکور
کے ترجمہ مین آپ خود کہتے ہین (ان آدمیون نے) پھر
اس سے شیعون پر کہان سے لعنت نکلی اگر فرمایئے کہ ناس سے مراد شیعہ ہین تو شیعہ کہتے کسکو ہین
مراد یہی خناس ہین کہ وہی اماموں پر جھوٹ لگاتے تھے اور اماموں کے کلام کی تاویل بمدح
کرتے تھے اسلیے کہ مدح ثلثہ مین حکام جورسے دنیا ملتی تھی نہ ذم ثلثہ مین کیا آپکو نہین معلوم کہ اکثر
سنیون نے اہلبیت سے روایت کی ہی بلکہ متعصبین اہل سنت نے خصوصا بخاری نے اون احادیث
کو صحیح نہ سمجھا اور اپنی صحاح اسقام مین اسکو جمع نہ کیا لیکن شیعون نے کبھی نظر اسکے کہ کلام انکے
امام کا ہی جمع کیا اور اسکی تاویل بمدح ثلثہ نہین کی اور اسکا نام اپنی اصطلاح مین حق و
معتبر رکھا لیکن مرتبہ اسکا صحاح و حسان سے کم ہی کما لا یخفی علی من لہ اطلاع علی اصطلاحاتہم
قولہ چوتھی دلیل اس تاویل پر جو اس حدیث کی الفاظ کی ہی اقول اگر ہم تاویلات سے قطع نظر کرکے
الفاظ کو اونھین معنون مین رکھین جو آپ سمجھے ہین لیکن مطابق اپنے مذہب کے عقل و کلام او شیخ

محمول بر تقیہ کرین تو ہمین کسی کے باپ کا کچھ اجارہ نہین ہے ہر چند نام تقیہ آپکو جیتے جی جلا ہے نا کہ جہنم کو پہونچاے
ہماری پاپوش سے ہمارا تو مذہب یہی ہے کہ التقیہ دینی و دین آبائی اور بنصوص کلام الٰہی اور احادیث
رسالت پناہی سے ہم اسپر دلایل قاطعہ و براہین ساطعہ قایم کرتے ہین کہ نہ سنیون سے
آجتک وہ دلائل اوٹھ سکے نہ قیامت تک اوٹھ سکینگے بالجملہ جب ہمنے اس حدیث کو بھی مثل
احادیث دیگر محمول بر تقیہ بنا بر اپنے مذہب کے کیا تو آپکے لیے کوئی حجت ہمپر قایم نہوسکی
پھر آپکو اس نرق زرق و بق بق سے کہ یہ تاویل غلط ہے کیا ہاتھ لگیگا قولہ اول تاویل لفظ امامان
یہی کہ اماما اہل النار تو مضاف الیہ کو محذوف کر دیا اقول واہ ری تیری عقل پتھر پڑین اس سمجھ پر
اگر لفظ امامان سے ہمنے مراد اماما اہل النار لیا تو مضاف الیہ حذف ہو گیا اور تمنے جو اماما اہل الجنہ
مراد لیا تو مضاف الیہ حذف نہوا آپکو اتنی سمجھ نہین ہے کہ اگر یہان اضافت ہوتی تو مضاف
مین تثنیہ جو بجاے نون تنوین ہے کیونکر ہوتا اور جسطرح اماما اہل النار سے نون تثنیہ محذوف ہو گیا اسیطرح
امامان سے بھی نون تثنیہ محذوف ہو جاتا پس امامان کو مضاف کہنا دلیل کمال حماقت و بلاہت
و بلادت ہے حضرت سلامت امامان ایک کلی ہے کہ اوسکے دو فرد ہین ایک فرد امام اہل النار
دوسرا فرد امام اہل الجنہ ہمنے بنا بر اپنے مذہب کے فرد اول مراد لیا آپنے بنا بر اپنے مذہب
کے فرد ثانی مراد لیا یہان اضافت کو کیا دخل ہے اب حضور کے لیے کسی دلیل و حجت کی ہمپر
کوئی زبردستی نہین ہو سکتی کہ خواہی نخواہی ہمارا مذہب اختیار کر لو اور جو معنی ہمنے مراد لیا ہے
وہی تم بھی لے لو نہین ہم ہرگز غاصبین خلافت و فدک کو امام اہل الجنہ کہینگے اور جو اعتراض واہی حذف
مضاف الیہ کا امام اہل النار پر آپنے کیا وہی اعتراض بعینہ ہم امام اہل الجنہ پر پلٹ دینگے
اور کالاے بد بریش خاوندش کر دینگے اور شاید اپنی سفاہت آپ فرماوین کہ ہمنے
تو امامان کے معنی اماما اہل الجنہ کی نہین کہی بلکہ ہمنے امامان سے مطلق امام مراد لیا ہے اعم اس سے
کہ اپنی فردین سے کسی فرد مین پایا جائے تو ہم خدمت شریف مین عرض کرینگے کہ ہمارے
آپکے بحث اون دونوں اماموں مین ہے جنکا وجود شریف خارج مین بالفعل

یعنی فی احد الازمنہ پایا گیا ہو اور وجود مطلق امام کا من حیث ہو مطلق امور ذہنیہ سے ہے کہ وجود خارجی
اُسکا ضمن مین کسی فرد کے ہوگا اگر آپنے تہذیب منطق پڑھی ہوگی تو آپکو معلوم ہوگا کہ علامہ تفتازانی
نے فرمایا ہے کہ الحق ان وجود الطبیعی بمعنی وجود اشخاصہ پس وہ امام مطلق ذہنی جو ذہن مین کسی خارجی کے
فرض کرنے سے پایا جائے وہ خارج از اعتبار ہے ہمکو اس سے بحث نہین ہے بلکہ ذہنیات واقعیات
سے جب کہلاتی ہین کہ منشا انتزاع اُنکا خارج مین موجود ہو اور آپکے امام مطلق کا منشا انتزاع خارج مین
ضمن فردین مین ہوتا اور اب فردین سے قطع نظر کرتے ہین پس ضرور ہے کہ وجود ذہنی اُسکا مثل انیاب اغوال
کی ہو اور کیونکر نہو کہ شیعہ ایسے امامون کو غول بیابانی سے بڑھکر سمجھتے ہین کہ غول بیابانی تو فقط دنیا
کی راہ مارتا ہے اور آپکے امام لوگ تو شیعون کے رہزن دنیا اور سنیون کے رہزن آخرت
ہین برا نہ مانیے گا یہ اپنی اپنی سمجھ ہے قولہ لیکن موافق قاعدہ نحو کے اقول ماشاء اللہ ماشاء اللہ آپکو
علاوہ قانون دانی کے علم نحو مین بھی کمال مداخلت ہے جیسے ایک شاہ صاحب کو علاوہ کشف و
کرامات کی تاریخ دانی مین بھی دخل تھا اگر ایک طلبہ شیعہ سے نحو مین آپ کا نرمہ یون لیتا ہے کہ آپ
نحو کو خاک بھی نہین جانتے آپ یہ نہین دیکھتے کہ اما مان کہ امامان تثنیہ ہے اور بالاتفاق بجاء نون تثنیہ
قایم مقام نون تنوین ہے پھر تنوین کی کیا حاجت ہے اور کیون نہین جایز ہے کہ ہم کہین کہ اسمقام پر امامان
مبنی اوپر الف و نون کے ہے جیسے مبنیات مین تثنیہ موصولات مثل اللذان و اللتان اور کیون نہین
جایز ہے کہ یہان تکرار اضافت ہو یعنی اصل عبارت یہ ہو کہ امامان اما ما اہل النار مثل یا تیم
تیم عدی لا ابا لکم لیکن اماما اہل النار کو اوسوقت بضرورت تقیہ امام نے حذف کر دیا تھا اور
بعد چلے جانے خارجی و ناصبی کے اُسکو ظاہر کر دیا اور تمثیل اس مصرعہ کی بہت مناسب مقام
ہے اسلئے کہ تیم و عدی کا اسمقام پر ذکر ہے اور تیم سے مراد حضرت عمر ہین بدلیل آخر مصرعہ آخر
لا یلقینکم فی سوءة عمر اگرچہ شاعر نے کوئی دوسرا عمر مراد لیا ہو مگر شیعہ تو بڑی بدمذہب ہین وہ
انہین عمر کو مراد لیتے ہین مجبوری ہے کیا کیا جاوے ونعم ما قیل ع کل الی ماسمعہ لذاہب
وللناس فیما یعشقون مذاہب - قولہ معنی جو اصلی ہین یعنی مدح و صفت کے اقول کسی لغت والے نے

یہ نہین لکھا کہ امام کے اصلی معنی مدح و صفت کی ہین بلکہ ترجمہ بلفظ پیشیرو کیا ہی اور یہ اعم ہی جہنم اور بہشت
سے اور تعیین احدہما بقراین حالیہ و مقالیہ ہوتی ہی اور یہان قرینہ حالیہ غاصبیت ثلثہ ہی اب حضور
اپنے معنون کا کوئی قرینہ بتلاوین کیا بتلاوینگے وہ خود بے قرینہ اور انکی ہر بات بے قرینہ ہی قولہ
لفظ مطلق سے فرد کامل مراد ہوتا ہی اقول جناب والا ایمان مطلق کے دو فرد مساوی ہین
اور ہر فرد مین کامل و ناقص ہین پس فرد کامل امام اہل الجنہ کے جناب امیر علیہ السلام ہین اسمین امت محمدی
مین سے خوارج اور نواصب کے کسی کو شک نہین اور فرد کامل امام اہل نار کے حضرت ابوبکر ہین اور
شیعون کو اسمین بھی شک نہین مگر سنیون کو البتہ اسمین بڑا شک ہی کہ ایسا شک حضرت عمر کو بھی
نبوت جناب رسول خدا مین روز حدیبیہ نہین ہوا تھا قولہ بخلاف آیہ ائمة یدعون الی النار کہ وہان
یہ لفظ مقید ہی اقول اسی قید نے دلالت کی ہے اوپر اس بات کے کہ ائمہ مطلق ہی اور ہر لفظ مطلق
محتاج بقرینہ حالیہ و مقالیہ ہی اور یہان مقالیہ ہی اور وہان قرینہ حالیہ غصب خلافت و غصب
فدک قولہ دوسری تاویل فاسطون کی بھی غلط ہی اقول آپ خود از سر تا پا غلط ہین ایک دوسرا
ہو چکا اب یہ دوسرا دوسرا کیسا اگر پہلا دوسرا اول کا تھا تو دوسری دوسری کا اول کہان
ہی اگر فرمائیے کہ کاتب کی غلطی ہی تو ہم مان لینگے مگر آپکے موچی صاحب تو نہین مانتے ہی اور آپکو اپنے
کے کاتب کے لکھے پسند اور اسی سے خورسند ہین قولہ پس تعیین معنی کے لیے قرینہ کا ہونا ضرور ہی اقول
خدا آپکو بہت دیر تک سلامت رکھے الی یوم الوقت المعلوم ہم بھی تو بہت دیر سے یہی عرض کرتے
ہین کہ تعیین معنی کے لیے قرینہ ضرور ہی حالیہ ہو یا مقالیہ مگر آپ نہین سنتے تھے الحمد للہ کہ اب سنا
شیطان کے کان بہرے سچ ہی شیطان جان نہین مارتا مگر حیران کرتا ہی قولہ اور حدیث مین مفقود
اقول لا نسلم قرینہ حالیہ موجود ہی بلکہ مقالیہ بھی حالیہ تو آپ بکر بن چکے اور مقالیہ سوال ناصبی اور
جواب امام اور بعد اسکے تفصیل الفاظ قولہ بلکہ اشارہ طرف آیہ کریمہ اقول یہ آیہ کریمہ آپکی یاد اور
کسی کے پیٹ مین ہوگا اس مقام پر تو کہین اس آیہ کریمہ کا ذکر نہ تھا یہ اشارہ نہین معلوم کیونکر مشار الیہ
تک پہونچ گیا اور نہین معلوم کہ یہ اشارہ خطی تھا کہ سطحی تھا کہ جسمی تھا خطی تو بیشک سنیونکے پیٹ مین گھسکر

مشار الیہ تک پہونچگیا ہوگا لیکن سطحی اور جسمی مین تامل ہے کہ باوجود عرض و طول کی بسیط سی سمایا کہ جس سے خرق و التیام لازم نہ آیا قولہ بیحر حق سے مراد نام علی قول امام علی کا ذکر حدیث مین نہین ہے بلکہ ذات پاک اور نفس مطہر امیر المومنین کا ذکر ہے کیون حضرت کہا علی مع الحق والحق مع علی اور یدور الحق مع علی حیث دار کما فی الصحاح مین بھی نام ہی مراد ہے کہ ذات مراد ہے قولہ خلاف عرف عام اقول خلاف عرف عام نفرمائیے بلکہ خلاف عامہ عمیا فرمائیے تو اسکو ہم قبول کرینگے ہمارے نزدیک ہمارا خدا حق ہے ہمارا رسول حق ہے ہمارا دین حق ہے ہمارا امام حق ہے خصوصًا وہ امام جو نفس رسول ہے اگر وہ حق نہو تو رسول بھی حق نہو مگر حضرات اہلسنت کی زبان سے یہ بات نہین نکل سکتی اسلیے کہ ہر حق کی مقابلہ مین ایک باطل ہے خدا حق کی مقابلہ مین لات و عزی باطل ہین رسول حق کی مقابلہ مین مسیلمہ اور سجاح باطل ہین دین حق کی مقابلہ مین دین کفر باطل ہے امام حق کی مقابلہ حضرات شیخین باطل ہین پھر بیچارہ سنی امام کو حق کسطرح کہسکی قولہ معنی ظاہری کی ہے اقول کن مسخرون نے ایسے کہا ہے کہ مقامات لغتیہ اور روایہ مین بھی ضرور ہے کہ معنی ظاہری ہی مراد لیے جائین قولہ نظیر پہلے سے ہو ذکر مرتضوی کی اقول ذکر مرتضوی ہر وقت اور ہر دم شیعون کے دل مین ہے یہ امر ایک معہود ذہنی ہے کہ ہر دم پیش نظر ہے پہلے پیچھے کی کوئی حاجت نہین بلکہ جہان کہین ذکر شیخین آتا ہے ذہن فورًا خیال اسکا ہوتا ہے کہ ان باطلین نے حق کو باطل اور باطل کو حق کر دیا مہ حق کو باطل کرے و باطل حق ز واہ وا مولوی سراج الحق ہماری بات آپکو باور نہو تو ہم اسکو کیا کرین مگر ہم ایسے ہی ہین ہر ہزار قسم شرعی واللہ و باللہ و تاللہ کی کھا سکتے ہین الغرض اس حدیث مین جب سائل ناصبی کے سوال مین ہمنے شیخین سنا تو ہمارے ذہن مین فورًا ذکر باطلین سے ذکر امام بر حق آگیا پس ہمنے حق سے امام بر حق سمجھ لیا اب تو مناسب ہے کہ پہلی ذکر مرتضوی نہونے کا ذکر نفرمائیگا مگر ہم جانتے ہین کہ آپ ہرگز نہ مانینگے اور اس بکری کی حکایت مین جو اُڑ دن کسطرح بھیری پہچانیگی اور بکری کی دم دکھائے جائینگے سچ ہے کتے کی دم بارہ برس گاڑنے سے بھی نہین سیدھی ہوئی قولہ چیستان ٹھہراتا ہے اقول ہان صاحب یہ ایسی چیستان ہے کہ شیعہ فورًا سمجھ جاتے ہین اور بوجھ لیتے ہین اور سنی بیچارے شب و روز ٹٹولتے پھرتے ہین کہ ہم کو کہین الحمد للہ کے پاؤن تلے کوئی پتھر پڑ جائے تو اپنے شیخین کی ضیافت کرین اور قسمت آزمائی کر کہین یاد دن ملے

پڑھی گئی تو کوئی شیعہ دوڑتا ہی اور اسکو لنڈوری کرکے اوڑا دیتا ہی تب آپ منھ پھیلا کر رہجاتی
ہین قولہ حرف علی کو بمعنی استیلا بلا دلیل قرار دینا اقول جو کوئی آپکے اس کلام کو بعد دیکھنے تقریر
دلپذیر جناب صاحب ادلۃ التقیہ کے دیکھیگا آپکو صد آفرین کہیگا اونہون نے علی کے معنی تو جہہین بیان فرمائین اور
مستند بہ محاورات عرب کلام اللہ کیا پھر بھی آپ یہ فرماتے جاتی ہین کہ بلا دلیل کہا کیون صاحب اور دلیل کیسی
ہوتی ہی اور کس جانور کا نام ہی یہ دلیل آپکی کمال عجز کی ہی کہ امر مدلل کو بلا دلیل کہتی ہین اگر آپ مرد
میدان تھے تو محاورات عرب یا محاورہ کلام اللہ مین کچھہ نقض کیا ہوتا تب فرماتی کہ تمنے بلا دلیل کہا دلیلون
کی جوتیان کھاتی جاتی ہین اور پھر دلیل مانگے جاتے ہین ہمنی سنا ہی کہ اجلاف بنگالہ پر کوئی جوتہ پڑتا ہی تو وہ کہتے
ہین کہ پھر تو مار جب پھر جوتہ پڑتا ہی تو پھر کہتے ہین کہ پھر تو مار تین توجیہون سے تین تو مار ہی اب ہمارا ہاتھہ دکھہ گیا
مار کھاتے ہوئی بھی اوٹھہ کھڑے ہوئی اور سر جھاڑ ڈالا اور کہا کہ کچھہ بھی نہین واہ ری تیری بیحیائی قولہ لغت
مین قیاس کو دخل دینا اقول ہرگز قیاس کو دخل نہین دیا بلکہ محاورات سے ثابت کیا کہ اسی سے لغت کا بھی
ثبوت ہوتا ہی قولہ غور کرنا چاہیے کہ زید علی الحق جب بولا جاتا ہی اقول جانتے نہین سے ہر سخن جائی و
ہر نکتہ مقامی دارد کہین نظر سے گذرا ہی کہ ایک نے زبان عرب سے کسی خلیفہ وقت سے کہا کہ رفع اللہ
قدرک لوگ سمجھے کہ خلیفہ صاحب کو دعا دیتی ہی مگر چونکہ خلیفہ صاحب اپنی بدسلوکی سے نسبت اسکی واقف
تھے سمجھے اور کہا کہ اسنے مجھکو کوسا ہی کہ خدا تیری قدر و منزلت کو دنیا سے اوٹھا دے الی تفتیش مروی تھا
جو خلیفہ جی نے سمجھا تھا اسطرح شیعہ بھی چونکہ بدسلوکی شیخین سے خاندان ائمہ طاہرین کی ساتھ واقف ہین
اسلیئے معنی الفاظ ائمہ طاہرین سمجھ لیتے ہین بات زید علی الحق کے معنی اونہین تین توجیہون سے جو صاحب
ادلۃ التقیہ نے بیان فرمائی بات علی الباطل کی بھی ہو سکتی ہین جیسا رفع اللہ قدرک دعا اور بددعا
دونون ہو سکتا ہی لیکن ہر ایک کے لیے موقع و محل جداگانہ ہی یہ نہین کہ سب بان بائیس پنسیری قولہ
چوتھی تاویل علیہما رحمۃ اللہ الی قولہ خوب لطیفہ کہا ہی اقول کسی نے یہ لطیفہ نہین کہا یہ تمھاری ہی بیوقوفی ہے
کہ تمنے گھوڑے اور گدھے سب ایک ہی لکڑی سے ہنکائے لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ
ولا یستوی الظلمات والنور ولا الظل ولا الحرور ہم اپنے بزرگون کو چونکہ اصحاب الجنۃ جانتے ہین انکی لباس

عبارت کی دوسری ہی معنی لیتی ہین اور تمھاری بزرگو نکو سیما صاحب الغار وصاحبیہ الذین کل منہما غدار کو اصحاب النار سی جانتی ہین اونکی ایسی ہی معنی کہتی ہین جو تمنے سننے اور اوسکے سننے سے تمہاری تمام رجین لگ گئین

قال المخاطب المقتام ہداہ اللہ سبل السلام

ساتوین شہادت نہج البلاغۃ مین حضرت امیر المومنین علی مرتضی کیطرف سے شان مین حضرت ابوبکر صدیق کی یہ عبارت منقول ہی للہ بلاد فلان لقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنۃ وخلف البدعۃ ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکہم فی طرق متشعبۃ لایہدی فیہا الضال ولا یستیقن المہتدی ترجمہ خدا انعام کری فلان یعنی ابوبکر پر جسنی کجی کو سیدھا کیا جسنی امراض نفسانیہ کی دوا کی جسنی سنت کو پیغمبر کی قائم کیا اور بدعت کو دور کیا گیا اس دنیا سے پاک دامن کم عیب خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی فساد سے پہلی رحلت کی خدا کی اطاعت کو اچھی طرح ادا کیا اور موافق حق کے پرہیزگاری کو پورا کیا کوچ کیا اس دنیا سے اور چھوڑ گیا آدمیون کو شاخ در شاخ راہون مین کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہی اور نہ راہ پانیوالا یقین حاصل کرسکتا ہی مین حضرت علی کی اس قول کے نسبت تمام اقوال کو اہلسنت اور شیعہ کی نقل کرتا ہون اور جو کچھ دونون نی اس قول کی نسبت لکھا ہی اسکو بیان کرتا ہون اور حضرات شیعہ کی خدمتین نہایت ادب سی عرض کرتا ہون کہ اس بحث کو ذرا دل سی سنین اور غور سی دیکھین اور تعصب اور عناد کو چھوڑ کر انصاف کرین کہ انکی علما حق پر ہین یا کہ اہلسنت کی مین اس قول کی نسبت اول تحفہ اثنا عشریہ کی مضمون کو لکھتا ہون بعدہ جو علامہ کنتوری نی اسکا جواب دیا ہی اوسکو لکھکر جو تردید اوسکی جناب خاتم المتکلمین مولانا مولوی حیدر علی صاحب نی کی ہی لکھونگا خاتم المحدثین تحفہ اثنا عشریہ مین بعد نقل کرنے اس عبارت کے لکھتے ہین کہ جناب امیر کی اس عبارت مین جامع نہج البلاغۃ نی کہ شریف رضی ہین اپنی حفظ مذہب کیواسطی عجیب تصرف کیا ہی یعنی لفظ ابوبکر کو حذف کرکے بجائی اوسکی لفظ فلان لکھدیا تاکہ اہلسنت کو موقع اوسپر سند پکڑنیکا نہو دے لیکن حضرت امیر کی کرامت ہی کہ اوصاف مذکورہ صریح اسپر دلالت کرتے ہین کہ مراد اوس سی کون ہین اسیطرح نہج البلاغۃ کی شارحین نی فلان کی لفظ کی تعین مین اختلاف کیا ہی بعضون نی کہا ہی کہ مراد ابوبکر ہین

اور بعضون نی کہا کہ عمر ہین لیکن اکثر شراح نی اول ہی کو ترجیح دی ہی آب اون جوابات کو سننا چاہیی جو کہ علماء
شیعہ نی اس قول کی نسبت دیئی ہین جواب اول حضرت علی گاہ گاہ اوصاف اور لیاقت شیخین کی اسلیی
بیان کر دیا کرتی تھی کہ لوگ جو انکی معتقد تھے اور انکی حسن سیرت اور خوبی انتظام کے قایل تھی بایں خاطر لوگونکی اونکی تعریف
کرنا مناسب وقت تہا پس یہ کلمات بھی اوسی قبیل سی ہین لیکن یہ جواب لایق تسلیم کرنیکی نہین ہی اسلیی کہ کوئی عاقل منصف
اسکو باور نکریگا کہ ایک معصوم ایسی جہوٹ صریح بواسطی ایک سان غرض دنیا کے یعنی دلداری چند شخصون کی کہ وہ سبھے
یقینی نہ تھی اپنی زبان سی کہی اور ان لوگون کے تعریف کری جنہون نی صریح عصیان خدا اور رسول
کا کیا اور دین اسلام کو چھوڑ کر ارتداد پر کمر باندھی اور خدا کی کتاب کی تحریف کی اور دین محمدی کی تبدیل
کی حالانکہ حدیث صحیح مین وارد ہی اذا مدح الفاسق غضب الرب کہ جب فاسق کی تعریف کیجاتی ہی خدا غضب
مین آجاتا ہے پس جب ایک فاسق کی تعریف سے خدائے جلشانہ غضب مین آوی تو ایسی شخص کی تعریف
سی جو محرف کتاب اللہ اور مبدل دین خدا ہوا اور جس نی پیغمبر خدا کی وصیتون کو بھلا دیا ہوا اور اوسکی
وصی کی حقوق کو غصب کیا ہوا اور اوسکی اولاد کو ستایا ہوا اور کوئی دقیقہ ظلم اور جبر کا خاندان رسول
پر چھوڑا ہو تو ایسی شخص کی تعریف سی معلوم نہین کہ خداوند عالم کسقدر غضب مین آیا ہوگا اور باعث
اسکا کون ہوا ہوگا شیعون کی دین اور دیانت اور عقل اور فراست سی نہایت ہی بعید ہی کہ ایسی
معصوم کی نسبت جیسی کہ امیر المومنین تھی ایسی معصیت کا اطلاق کرتی ہین اور یہ معلوم نہین ہوتا کہ ایسی تعریف
کرنیکی کیا ضرورت تہی کونسا لشکر باغی ہو گیا تہا کہ جسکا راہ راست پر آنا بغیر ایسی جہوٹھ بولنی اور قسمین
کہانیکے ممکن نہ تہا اگر صرف دلدہی حضرات شیخین کے معتقدین کی منظور تھی تو صرف تعریف اونکی حسن
ذکر انکی انتظام امور خلافت کا ہونا کافی تہی تاکہ مطلب بھی حاصل ہوجاتا اور بہت جہوٹھ بھی نہ بولنا پڑتا
بلکہ ایسی مضامین جیسی کہ اس عبارت مین مذکور ہین معصوم کی زبان سی ادا ہونا اور اوسکو باطل اور
غلط سمجھنا اور اوسکو جہوٹھا اور غلط کہنا درحقیقت اونکی معصومیت مین داغ لگانا ہی اس جواب کو
علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ بطرز چند رد کیا ہی کہ یہ دعوی صاحب تحفہ کا محض جہوٹھ ہی کسی
شیعہ نی یہ توجیہ نہین کی اور ایسی توجیہات کی شیعون کو ضرورت بھی نہ تھی اس لیی کہ ان توجیہات کی

اوسوقت ضرورت ہوتی جبکہ شیعون کی کتابون مین بجائی لفظ فلان کی لفظ ابوبکر موجود ہوتا اور جب وہ لفظ ہی کتب شیعہ مین موجود نہین ہی تو اونکو ایسی توجیہات کی احتیاج کیا ہی وہذا عبارتہ (قولہ عمدہ ان توجیہات نزد ایشان انست) الخ (قولنا این ادعا کذب محض است احتیاج این توجیہات شیعہ را وقتی می افتاد کہ در کتب شیعہ بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر موجود می بود چون لفظ ابوبکر در کتب شیعہ موجود نیست ایشان را احتیاج ہیچ یک از توجیہات نیست پس انچہ ناصبی بعد تقریر این توجیہات از ہزیانات خود سر کردہ از جہت ابتنائی آن بر فاسد از قبیل بنار الفاسد علی الفاسد باشد) یہ جواب علامہ کنتوری کا غلط ہی اور جو انہون نے نسبت خاتم المحدثین صاحب تحفہ کے فرمایا کہ ادعا کذب محض است وہی ہم علامہ مجیب کے نسبت سے کہتے ہین کہ این جواب کذب محض است اور ثبوت اسکا یہ ہی کہ خود شیعونکی علمانی لکھا ہی کہ مراد فلان سی ابوبکر صدیق ہین چنانچہ ابن میثم بحرانی جو محققین شیعہ سی ہین شرح نہج البلاغۃ مین فلان کے لفظ کی شرح مین لکھتی ہین کہ مراد فلان سی یا ابوبکر ہین یا عمر لیکن میری نزدیک مراد فلان سی ابوبکر ہی وہذہ عبارتہ **اقول** ان ارادتہ لابی بکر اشبہ من ارادتہ لعمر غرضکہ معلوم نہین کہ باوجود اسکی کہ ابن میثم بحرانی سا متبحر فاضل جسکی علم اور تقدس پر ملا باقر مجلسی کو ناز ہی فلان کی لفظ سی مراد ابوبکر لیتا ہی اور باوجود اسکی جناب علامہ کنتوری اس سی انکار فرماتی ہین اور صاحب تحفہ کی جناب مین کذب کی نسبت کرتے ہین شاید علامہ موصوف کی یہ غرض ہوگی کہ برای نام جواب تحفہ کا تو لکھنا شروع کر دیا ہی اور حقیقت مین کچھہ جواب ایسی روایتون کا نہین ہی اس لئی اوس سی انکار ہی کر دینا مناسب ہی تاکہ عوام کی نظرون مین وقعت پیدا ہووی اور وہ شاہ صاحب کو جھوٹھا جانین لیکن یہ نہ سمجھی کہ خدا نی ہر فرعون کے پیچھے ایک موسیٰ کر دیا ہی علمائی اہلسنت کب پیچھا چھوڑینگی اور کسطرح دار و گیر سی نجات دینگی اور ابن میثم بحرانی کے قول کو دکھلا کر الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھنے لگین گے اور قطع نظر اسکی کہ لفظ فلان سی مراد ابوبکر ہین یا نہین جو توجیہہ شیعونکی جناب صاحب تحفہ نی بیان کی ہی وہ خود شیعون کے علما کی قول سی ثابت ہی اور لفظ بلفظ اوسکا اونکی عبارت سے مطابق ہی چنانچہ ابن میثم بحرانی جو نہایت نامی علماء شیعہ سی ہی اپنی شرح نہج البلاغۃ مین لکھتا ہی کہ شیعون نی اسکی دو جواب دیئی ہین منجملہ ان دو کی ایک یہ ہی

جسکو شاہ صاحب نے بیان کیا ہے چنانچہ عبارت اوسکی یہ ہے جاز ان یکون ذالک المدح منہ علی وجہ استصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین واستجلاب قلوبہم بمثل ہذا الکلام افسوس ہے کہ علامہ کنتوری مر گئے ورنہ مین اس عبارت کو اونکے پیشوا اور مجتہد کے اونکے سامنے کر کے عرض کرتا کہ حضرت ادعائے شاہ صاحب کذب محض ہے یا انکار جناب کذب محض ہے لیکن چونکہ سنتا ہون کہ انکے صاحبزادے زندہ ہین اور کتاب استقصار الافحام کی تحریر پر ناز کر رہے ہین خدا کرے کہ کوئی شخص انکے سامنے اوس عبارت کو رکھدے اور انکے پدر بزرگوار کی قلعی اونکے سامنے کھولدے

یقول المتمسک بولایۃ علے ابن ابیطالب علیہ السلام

اسمقام پر حضرت مخاطب والامقام کے خاتم المحدثین بالحدیث الاکبر ترویجا للارواح الثلثہ المنکرین دراصل متصدی کذبات ثلثہ ہوئے فللہ درہ وعلی اللہ اجرہ پہلا جھوٹ یہ کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلاد ابی بکر ہے جیسا کہ فرماتے ہین ومنہا ما اوردہ الرضی فی نہج البلاغۃ عن امیر المؤمنین انہ قال للہ بلاد ابی بکر الخ دلیل اس جھوٹ پر خود اونہین کا فرمانا ہے متصل اسکی کہ اس عبارت مین سید رضی نے اپنے حفظ مذہب کے لیئے تصرف کیا اور بجائے ابی بکر لفظ فلان لکھدیا اس بلید الذہن سے کوئی پوچھے کہ اگر سید رضی نے بلاد فلان نہج البلاغۃ مین لکھدیا تو اوسمین بلاد ابی بکر کہان سے آیا جو تم نہج البلاغۃ سے نقل کرتے ہو کہ جناب امیر علیہ السلام نے للہ بلاد ابی بکر فرمایا ہے ہمارے مخاطب والامقام اس کذب پر اپنے خاتم المحدثین کی کچھہ متنبہ ہوئے کیونکہ کفش تادیب علامہ کنتوری اونکے فرق مبارک پر پڑ گئی تھی لاجرم اس کتاب مین نہج البلاغۃ سے للہ بلاد فلان نقل کیا اور اپنے خاتم المحدثین کیطرح للہ بلاد ابی بکر نقل نہ کیا اور اپنے تئین ایسے کذب صریح سے بچایا اور اسی کذب صریح کو علامہ کنتوری نے فرمایا ہے کہ ابن ادعا کذب محض است اور کتب شیعہ مین بجائے لفظ فلان لفظ ابوبکر موجود نہین ہے غرض یہ ہے کہ نہج البلاغۃ مین ہوتا تو خود تمہاری زبان سے ثابت ہے کہ تم کہتے ہو کہ صاحب نہج البلاغۃ نے ابوبکر کو فلان سے بدل دیا بلکہ اوس سے ترقی یہ ہے کہ کسی کتاب شیعہ مین بجائے لفظ فلان لفظ ابوبکر نہین ہے اور یہ بندہ اس سے بھی ترقی کر کے عرض کرتا ہے کہ بلکہ کسی کتاب معتبر اہلسنت مین بھی بجائے فلان ابوبکر نہین ہے ہان شارحین مین البتہ اختلاف ہے اسمین کہ لفظ فلان سے ابوبکر مراد ہے

یا عمر مراد ہی یا کوئی شخص دیگر مراد ہی لیکن یہ کسی نی نہین کہا کہ بجائی لفظ فلان لفظ ابو بکر ہی پس مراد فلان سی ہونا اور بات ہی اور بجائی لفظ فلان کے ابو بکر کا لفظ ہونا اور بات اور علامہ کنتوری اسمقام مین منکر ثانی ہین نہ منکر اول اور سیمون دہلوی ہی مدعی ثانی ہی نہ مدعی اول اب خوش فہمی مخاطب کو دیکہنا چاہیے کہ بتقلید اپنی موچی یا جی کی تکذیب علامہ کنتوری مین فرماتی ہین کہ فاضل بحرانی نی کہا ہی کہ لفظ فلان سی ابو بکر مراد لینا اولی ہی کہان مراد ہونا کہان لفظ ابو بکر بجائی فلان ہونا یہ بات تو ایسی ظاہر ہی کہ کیسا ہی لوکا پٹھا بھی ہوگا تو سمجھ لیگا مگر ہماری حضرت مخاطب اور اونکی موچی صاحب نہین سمجھتی ہین یا سمجھتی ہین مگر پیروان شیر خدا سی روباہ بازی وحیلہ سازی اپنی جان چراتی ہین طرفہ یہ ہی کہ موچی صاحب تو ایسے سمجھی ہوئی ہین کہ ان روباہ بازیون پر بہی وہ ناز و فخری ہین جو لولیان بازاری اور لوطیان لچی و بخاری مین بھی سنو گی یہ ایک جھوٹھ تھا صاحب تحفہ کا دوسرا جھوٹھ یہ ہی کہ جناب سید رضی علیہ الرحمہ نی بپاس حفظ مذہب لفظ ابو بکر خارج اور بجائی اوسکی لفظ فلان داخل کر دیا یہ دعوی بھی کذب محض ہی اور ادعائی بلا دلیل ہی کاش کسی کتاب شیعہ سی بلکہ کسی کتاب سنی ہی سی جو پیشتر از زمانہ سید رضی ہوتی بجائی فلان لفظ ابو بکر نقل کرتا تب بھی ایک ٹوٹی پہوٹی سی دلیل اس دعوی کاذب پر قایم ہو جاتی اگرچہ شیعون کی لئی اس صورت مین بہی گنجایش اسکی تھی کہ کہین لا نسلم کہ سید نی اسی کتاب سی نقل روایت کی ہی بہرحال جناب سید کیطرف نسبت تحریف دینا محض کذب اور دروغ بیفروغ ہی ورنہ ابن ابی الحدید جو دوستان ابو بکر سے ہی وہ ضرور لکہتا کہ بجائی فلان لفظ ابو بکر تھا بلکہ اپنی شرح مین لکہتا ہی کہ لفظ فلان سی جناب امیر علیہ السلام نی کنایہ کیا ہی عمر سے اور ایک نسخہ جسکو بعضون نی بخط سید رضی کہا ہی اوسمین نیچی لفظ فلان کے عمر لکہا ہی انتہا انتہی محصلاً معلوم نہین کہ سید کو عمر سے کیا محبت اور ابو بکر سے کیا عداوت تہی کہ نام ابو بکر نکالکر فلان لکہا اور فلان کے نیچے عمر لکہا ہر چند قول دوستان عمر و ابو بکر ہم پر حجت نہین مگر تکذیب شاہ صاحب کے لئے کافی ہی اور ابن اثیر جزری ہی کہ بڑی معتبرین اہلسنت سے ہین باواز بلند تکذیب شاہ صاحب کو ظاہر فرماتی ہین جیسا کہ کتاب نہایۃ اللغۃ مین کہتی ہین ومنہ حدیث علی للہ بلاد فلان لقد قوم الاود پس اگر جناب سید ابو بکر کے دشمن تہی تو صاحب نہایہ تو اونکے بڑی دوست تہی بپاس حفظ مذہب

لفظ فلان کو نکالکر لفظ ابوبکر لکھدیتی پس بقول ہر ایک از شیعہ و سنی شاہ جی کا جھوٹھا ہونا ثابت ہوا اور
ہماری حضرت مخاطب نی کذب اول مین تو شراکت اپنی جد فاسد کی نہ کی اور کفش تادیبی علامہ کنتوری
کھا کے سنبل گئی اور للہ بلاد ابی بکر نہ لکھا بلکہ جھک مارکے للہ بلاد فلان لکھا مگر اس کذب شاہ صاحب
مین شریک ہوگئی مگر الحمد للہ کہ ہماری کفش تادیبی کی نیچی اس جھوٹھ مین او وہ تو آگئی خوب شد کہ ایک
نشد بلکہ دو شد یہ دو جھوٹھ تو شاہ جی کی ہوچکی اب تیسرا جھوٹھ بھی شاہ جی کا سن لینا چاہیی کہ شاہ جی
فرماتی ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نی بقسم دس وصف ابوبکر بیان فرمائے ہم کہتی ہین کہ شاہ صاحب محض
جھوٹھی ہین جناب امیر علیہ السلام نی ایک وصف بھی کسی کا بقسم نہین بیان کیا اور سبب اس کذب کا یا
جہالت ہی یا تجاہل بغرض فریب عوام اسلیئی کہ لفظ للہ بلاد ہ و للہ درہ و للہ ابوہ اور امثال اسکے
مین باتفاق اہل لغت لام قسم نہین ہی بلکہ لام تعجب ہی چنانچہ فیروزآبادی قاموس مین بیان معنی لام مین فرماتے ہین
التعجب المجرد عن القسم و یستعمل فی للہ درہ تعجب ہی کہ جو لام تعجب کا مجرد عن القسم ہی او سمین قسم کھانسے
کو دخل نہی و فی المجمع ولاکن للہ ابوہم فیہ تعجب و قیل تعجب منہم جو لفظ دلالت اوپر استہزا یا تعجب کی کری وہ سے
قسم سی کیا واسطہ پس شاہ صاحب جو فرماتی ہین کہ کلام ضرورت ملجی اینہمہ تاکیدات و مبالغات و ایمان
غلاظ شدہ انہی بیان تو نہ کہین تاکیدات اور مبالغات ہین نہ کہین ایمان غلاظ ایک بھی نہین ایمان غلاظ
کہان سی آئی یہ سب غلاظت شاہ صاحب کی ذہن مین البتہ بھری ہوی ہی جو اوس حضاجہ کے شکم سے
اوسکی منھ مین آتی تھی کہا ہو معروف و مشہور بہرکیف اس جھوٹھ مین بھی ہماری حضرت مخاطب اپنی جد فاسد
کے شریک ہوگئی جیساکہ فرماتی ہین بغیر ایسی جھوٹھ بولنی اور قسمین کھانی کے ممکن نہ تھا انتہی یا للعجب جہان
ایک قسم بھی نہین وہان قسمین کہان سی آگئین جب شاہ صاحب اور اونکی اتباع کا کذب صریح ہم ثابت
کرچکے تو کہتے ہین کہ یہ فقرات نہج البلاغہ کہ اخبار احادسی ہین اور کسی شیعہ و سنی نی اسکی تواتر کا دعوی
نہین کیا شیعون پر حجت نہین ہوسکتی اسلیئی کہ بنای اعتقاد اخبار احاد پر نہین ہی جیساکہ مرارًا گزارش ہوا
اور چونکہ بظاہر خلاف دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہی پس ضرور ہی کہ مثل متشابہات آیات و احادیث کے
ماوّل ہوں یا محمول ہو اوپر مدح غیر شیخین کی یا محمول ہو بر تقیہ یا محمول ہو علی التعریض علی عثمان یا

محمول ہوا در بر ہجو ملیح کی اور جس محل پر حمل کیا جاوے شیعون کا مطلب حاصل ہی کہ ظاہری معنی مثل
ید اللہ و وجہ اللہ و جنب اللہ کے مراد نہیں ہین اور معاویہ ایسی جس محل پر غور کرینگے اونکی منہ مین پتھر کا لقمہ دیا جائیگا
سے دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ۔ جیسا کہ عنقریب معلوم ہوتا ہی انشاء اللہ تعالی قولہ شان مین ابوبکر صدیق
کی اقول نہج البلاغة کی کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی کہ یہ الفاظ شان مین ابوبکر کے ہین کہ عمر کے
یا کسی دیگر کے اگر جھوٹون کی جھوٹی کو جھوٹھ ہی مین مزا ملتا ہی اگر نہج البلاغة مین شان ابوبکر ہی مین لکہا
ہی تو تمہاری لکڑ دادا ابن ابی الحدید اور ابن اثیر کیون شان مین عمر کے ٹہراتی قولہ خدا انعام کری
اقول للہ اس مقام پر کلمہ تعجب یا استہزا ہی تعجب ہی کہ اوسکی معنی انعام کری یا اکرام کری یا اور کوئی کام
کری کہان سی نکلی قولہ جسنی کجی کو سیدھا کیا اقول یہ ترجمہ ہی قوم الاود کا اب دیکھنا چاہیی کہ مقصود
اس سی کیا ہی اور کس کجی کی سیدھا کر نیکو فرماتی ہین اپنی کجی کو یعنی جو قصہ شیخین کی کجی کو یا دوسرون کی
کجی کو اور اسمین شک نہین ہی کہ فی الجملہ یعنی کسیقدر ابوبکر اور عمر نی اپنی کجی کو بھی سیدھا کیا کہ بت پرستی
اور شراب خواری اور سور کہانا چھوڑ دیا تہا بلکہ کل منافقین نی بہی ایسا ہی کیا تہا گو کجی نفاق کو
نہین چھوڑا اور بہی اوقات خلافت باطلہ اپنی مین بہت سی لوگونکو مسلمان کیا تہا اور کفر اسلامی کی
کجی اونسی نکالی نہی بلکہ اسی کو ذریعہ ملک گیری ٹہرا کر سلطنت عرب و عجم پر مثل بادشاہان دنیا طلب
کے قابض اور متصرف ہوی اور جناب رسولخدا اسی کی خبر دیگئی تہی کہ جسوقت تم خزائن فارس و
روم پر قابض ہوگی تو گمراہ ہوگے وقد مر حدیث اذا فتحت علیکم خزائن فارس
والروم الحدیث پس ایسی کجی کی راست کرنے سے کہ جس سی خود ہی کج ہو گئی کون تعریف
نکلی بالجملہ جو راست کرنا اپنی تئین یا دوسرونکو بعض وجوہ ہو وہ دلالت حقیت پر بن کل الوجوہ نہین
کرتا پس اس وصف سی حقیت خلافت ثابت نہوئی مگر اسقدر بیشک ثابت ہوا کہ ابوبکر و عمر بہتر عثمان
سے تھے کہ اونسے فی الجملہ کجی بہی سیدھی نہوئی یہانتک کہ کل دنیا اونسے ٹیڑھی ہو گئے
اور اونکو سیدھا اپنی سقر کو خواہ جنت خواہ سقر کو بہیجدیا پس ایسی تعریف ابوبکر و عمر کی حال تقیہ مین
واسطی تالیف قلوب قائلین عثمان کی جو معتقدین حسن انتظام شیخین تہی کرنے مین کوئی قباحت نہین

اور اسیطرح کا کذب بھی نہین لازم آیا اسلیئے کہ یہی تعریف کی خلافت باطلہ کا انتظام عثمان سے اچھا کیا اور اگر
کوئی کہی کہ اس تقیہ کی کیا ضرورت تھی تو ہم کہینگی کہ خوف اسکا تھا کہ معتقدین شیخین جسطرح عثمان کی ساتھ
پیش آئی اوسیطرح اوٓنحضرت کے ساتھ بھی پیش آوین اور اجماعی احکام دینیہ مین خلل انداز ہو جاوین
اسلیئے تالیفاً للقلوب یون فرماتی تھی اور جناب رسولخدا بھی مولفۃ القلوب کے ساتھ جو کفار و منافقین
سے تھی اور منجملہ اونکی شیعون کے نزدیک آپکی ثلثہ بھی تھی ایسا ہی کیا کرتے تھے بلکہ بصرف اموال جزیلہ
قطع لسان موذیان و دفع شر اہل الشنآن فرماتی تھی پس اسیطرح جناب امیر نے بھی حسب ظاہر حال
انتظام امور دنیوی مین اور حسب اعتقاد معتقدین شیخین ایسا فرمایا ورنہ حقیقت مین ابوبکر و عمر کو کہان
لیاقت اسکی تھی کہ کبھی امور دینیہ کو راستی مین لاتی جو خود کج ہو وہ دوسرونکو کیا راست کریگا حضرت ابوبکر
خود بزبان صدق ترجمان فرماتی تھی ان لی شیطانا یعتریني فان زغت فقوموني یعني اوسکی لیئی ایک شیطان ہی
کہ اوسکی سر پر سوار ہوتا ہی سو حقیقت مین وہ شیطان کا گدھا تھا پس اگر مین ٹیڑھا ہون تو مجھکو تم سب
سیدھا کرو پس جب وہ خود اپنی کجی مین اور لوگون کی سیدھا کرنیکے محتاج تھی تو دوسرون کو کیا
سیدھا کرتے سہ او خود گم است باز کرا رہبری کند — اور اسیطرح قائل کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال یعنی کل آدمی عالمتر عمر سے ہین یہانتک کہ پردگیان حجلہ نشین سے نہ مردی بود کز زنے کم بود
پس ایسا جاہل کسی کی کجی کو کیا سیدھا کریگا بنا برین ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص اس فقرہ کو ہجو ملیح پر محمول کرے
اور قوم کو بیچ معنی اقام کے کہے جیساکہ ابن اثیر نی نہایہ مین اور ابن ابی الحدید نے اپنی شرح مین
ندبہ دختر عمر مین لکھا ہے کہ اوسنی کہا واعمراہ اقام الاود وداوی العمد الخ لہذا قال اور معنی اقام قائم کرنا
اور رواج دادن کی بھی ہین جیسی اقام الصلوۃ و اقام السوق پس محصل حضرت کی کلام کا یہ ہوا کہ ابوبکر نی یا عمر نے
کجی فی الدین کو قائم کیا اور رواج دیا کہ اوسی سنت کج پر اہل سنت ابتلک قائم ہین قولہ اور جسنی امراض نفسانیہ
کی دوا کی اقول یہ ترجمہ ہے داوی العمد کا معلوم نہین کہ مراد اپنی امراض نفسانیہ کی دوا ہی یا دوسرونکی بہرکیف
اسیقدر شیخین نی اپنی امراض نفسانیہ کی بھی دوا کی کہ شرک و کفر ظاہری کو چھوڑا اور دوسرونکی بھی دوا کی کہ اونکی
مسلمانی ذریعہ ملک ستانی ہوا و طمع و حرص مال اللہ کمانی مین بھی اسقدر افراط نہ کی کہ منجر بہ تخمہ و ہیضہ ہوتے

اور

اور دیگر اشرار و فساق و فجار کو بھی لوٹنی نہ دیا بخلاف عثمان کے کہ اوسنی مال خدا کو پیٹ بھر کر کھایا او رمثل
غبّاری کی سوکھا پیٹ پھلایا اور اپنی قوم بنی امیّہ کو مثل اونٹون کے ربیع کا سبزہ چرایا جیسا کہ جناب امیر نے
خطبہ شقشقیہ مین فرمائی ہین الی ان قام ثالث القوم نافجا حضنیه بین نثیله و معتلفه وقام معه بنو امیة
یخضمون مال الله خضم الابل نبتة الربیع یعنی برپا ہوا ثالث قوم یعنی عثمان درحالیکہ پھلائے ہوا
تھا جانبین شکم کو درمیان اپنی سرگین و علف کے اور بنی امیّہ نے اوسکی ساتھ مال خدا کو چر لیا جیسے
اونٹ چرتا ہی سبزہ ربیع کو پس تعریف ابوبکر و عمر نے الجملہ دوای مرض شرک و کفر و افراط طمع و حرص
مین بہت ٹھیک اور سچ ہی لیکن اس سی اونکی خلافت باطلہ کی حقیقت نہین ثابت ہوتی اور مرض نفاق
کا اونکی جو فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا مین مذکور ہے دفع ہونا نہین نکلتا اور مرض حرص
خلافت اونکی جو بحدیث صحیح بخاری انکم ستحرصون علی الامارة وستکون ندامة یوم
القیامة فنعمت المرضعة وبئست الفاطمة ثابت ہی اور اونکے لیئے روز قیامت موجب
ندامت ہی اس مرض کا دفع ہونا جب ہوتا کہ اپنی قول اقیلونی اقیلونی لست بخیرکم وعلی فیکم
مین صادق ہوتی اور اپنی تئین خلافت سے معزول کرتے بنابراسکی کوئی کہہ سکتا ہے کہ مراد دوائی
مرض حرص کرنیسی یہ ہی کہ جب خلافت پر ہاتھ مار لیا تو خلش مرض حرص جاتی رہی جیسی مقام انتقام
مین کہتی ہین کہ فلان نی شفائی غیظ کیا الغرض اگر بلفظ دادی العمد جناب امیر نی ابوبکر یا عمر کیطرف نسبت
تداوی بعض امراض خود شیخین یا غیروی تو کیا قباحت لازم آئے حضرت عمر کو بالخصوص ایک اپنی
مرض کی دوا مین تو بہت مزاولت تھی جیسا کہ سیوطی سی مشہور ہے کان به داء ما کان دواءه الا ابوال
الرجال خفا نہو جیئی گا ایک آپ ہی کے عالم کی زبانی یہ بات مشہور ہوئی ہی خدا کری جھوٹھ ہو قولہ جسنی
سنت کو پیغمبر کی قائم کیا اقول یہ ترجمہ ہی اقام السنة کا اسمین شک نہین کہ ظاہر لفظ سنت سنة الرسول
ہی ہر چند تو ریہ مین اور ہجو ملیح مین مقصود سنت الغی بھی ہو سکتی ہی اور جب لوگون نی اونکو اقامت السنة
کیلیئے خلیفہ بنایا تھا تو اگر ظاہر لظاہر امانة السنة کرتے تو اونکو بھی لوگ بسنت قتیل الدار دار عقبیٰ
کو پہنچتی پس مشبہہ بسنت عثمان کے حضرت عمر اور ابوبکر نے اقامة السنة کی مگر منافقین کی اقامة السنة

مصداق ان اللہ یوید ہذا الدین برجل فاجر ہے کما فی صحیح البخاری پس یہ تعریف تو جناب امیرؑ نے سچی کی مگر رافع اونکی نفاق اور غصب خلافت کے نہوئے قولہ اور بدعت کو دور کیا اقول یہ ترجمہ ہی خلف البدعۃ کا خلف کے معنی دور کرنے کے محتاج بدلیل ہین متعارف معنی خلف کے پیچھے چھوڑ نیکے ہین تو ظاہری معنی یہی ہین کہ بدعت کو اپنی پیچھے چھوڑ گئے یہ کون تعریف کی بات ہے ظاہر تو یہ مذمت صریح ہی مگر تاویل کیجاوے کہ مقصود یہ ہے کہ قبل ایام بدعات عثمانی مرگئے اور اونسی ایسی بدعات سرزد نہوی جو موجب اونکی قتل کی ہوجاتی پس یہ بات بہی جناب امیرؑ کی بہت ٹہیک اور سچ ہی لیکن حقیت خلافت اس سی نہ نکلی اور کفر نفاقی مرفع نہوا اس لئی کہ کیا ضرور ہی کہ ہر منافق ایسے بدعات کری جو مثل حضرت عثمان کے موجب اوسکے قتل کے ہوجاین قولہ گیا اس دنیا سی پاکدامن اقول یہ ترجمہ ہی ذہب نقی الثوب کا اونکے پاکدامنی اور عفت شعاری اونکی معتقدین کی نزدیک جائی کلام نہین ہی اور جناب امیرؑ نے یہ کلمہ گویا اونکے معتقدین کی زبانے فرمایا ہی اور بہت سچ فرمایا ہی کہ اونکی معتقدین اونکو ایسا ہی جانتی ہین جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نی بلسان قوم ہمارا رب کہا تہا اور خدا انی بتونکو بلفظ آلھتکم اللہ کہا ہے لیکن کپڑے کے پاک صاف ہونیسے نجاست کفر و شرک کی نہین جاتی پس کوئی کہہ سکتا ہی کہ ہان ظاہر مین تو طاہر گئے لیکن باطن مین نجس گئی برخلاف حضرت عثمان کے کہ لوگ اونکا ظاہر و باطن سب نجس سمجہی اور مزبلہ کے نجاست پر پہینکدیا یہانتک کہ ایک ٹانگ بہی کتی کہا گئی فواویلاہ و وامصیبتاہ دیکہو یار و مقام رقت ہے تعجب دار کہین ہنس نہ دینا نہین تو جناب مولوی مہدی علیصاحب خفا ہوجائینگی قولہ کم عیب اقول یہ ترجمہ ہی قلیل العیب کا آدمی قلت عیب نسبت بہ کثرت عیب ممدوح ہی لیکن سامنی بیعیب سے کچہہ مدح نہین ہی علاوہ اسکی ہر کثیر العیب بہ نسبت اکثر فی العیب کے قلیل العیب ہو سکتا ہی پس جناب امیرؑ کا حضرت شیخین کو بہ نسبت ابوجہل و ابولہب کی قلیل العیب فرمانا یا بہ نسبت حضرت عثمان ہی کی کنایہ بہت ٹہیک اور سچ ہے لیکن قلیل العیب کی فضیلت معصوم پر جو بیعیب ہی ثابت نہوئی بلکہ بطلان ترجیح مرجوح دلیل بطلان شیخین بلکہ شیخون ہوا قولہ خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی فساد سی پہلے

رحلت کر گئے اقول یہ ترجمہ ہی اصاب خیرھا وسبق شرھا کا یعنے پہونچا خیر خلافت کو یا خیر حکومت کو
یا خیر طریقہ اسلام کو اور ریلی گیا اوسکی شر کی مراد خیر سی یا خیر و عافیت ہی بالطف اور مزے دنیاوی خلافت
اور حکومت کی ہین کہ جسکو حضرت شیخین نی اوٹھایا جیسا کہ جناب امیر خطبہ شقشقیہ مین فرماتی ہین لشد ما تشطرا
ضرعیہما یعنی دونو نی ناقہ خلافت کی دونو پستانون کو خوب ہی چوسا اور پوری طرحسی دودھ پیا اوسکی
مستحق کو بالکل محروم کر دیا اور یہ بات نہایت سچی ہی کہ حضرت شیخین نی اس دودھ کو بحکمت عملی ہضم کر لیا مگر حضرت
عثمان کو ہضم نہو سکا اور تخمہ شدید ہو گیا اور مراد شر سی وہ فتنے اور فساد ہین جسکی تخم کو خلافت باختیار ناس
کر دینی سی حضرت شیخین بو گئی تہی اور آب پاشی حضرت عائشہ طلحہ اور معاویہ عاویہ اوسکا نشوونما
ہوا جس سی نہ فقط حضرت عثمان بن عفان کی جان پر بنی بلکہ ہزارون بلکہ لاکھون کی جان گئی یہانتک کہ
بطور مثل زبان زد ہی کہ العرب من الحرب خرب اور اسمین شک نہین ہی کہ بفرمودۂ حضرت عمر بیعۃ ابی بکر
کانت فلتۃ وقی اللہ شرہا یعنے بیعت ابو بکر ایک امر ناگہانی تہی جو موجب ہزارون شر و فساد کی
لیکن خدا نی اوسکی شر سی شیخین کو محفوظ رکہا اور اسمین بہی شک نہین کہ بنائی خلافت عمری و عثمانی
اوسی فلتہ بکری پر تہی کہ خود حضرت عمر نے جسمین شر فرمایا تہا گو جو لوگ قبل عثمان تہی اوسکی شر سی اتفاقاً
بچ گئے لیکن حضرت عثمان تو نہ بچی یہ بات بہی سچی ہی لیکن حقیقت خلافت خلفائی ثلثہ سی اسکو کچہہ واسطہ نہین
اگر ایک دو نی خلافت باطلہ کے مزے اوٹھائے اور طویلہ کی بلا ایک بندر کے سر پر آئی
تو کونسی تعریف کی بات ہوئی جز اسکی کہ ایک غاصب خوش نصیب تہا اور دوسرا غاصب بد نصیب
قولہ خدا کی طاعت کو اچھی طرح ادا کیا اور موافق حق کے پرہیزگاری کو پورا کیا اقول یہ ترجمہ ہی
ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ کا یعنی ادا کی طرف اللہ کے طاعت اوسکی اور پرہیز کیا
خدا سے ساتھ حق خدا کے ظاہر اسکا یہ ہی کہ اطاعت خدا اور پرہیزگاری کی پس ہو سکتا ہے کہ
حقیقت مین ہو کہ سنے انجام ایسا کیا ہو اور ہو سکتا ہی کہ ظاہر مین ہو جیسی افعال منافقین جو مصداق
یرائون الناس تہی ظاہر مین بہت اچھے اور باطن مین عین شرک کیونکہ ریا شرک خفی ہی جیسا کہ احادیث
مین تفسیر ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا مین ہی اور ہو سکتا ہے کہ نظر بعقیدہ معتقدین شیخین ہو کہ اونکے

اعتقاد مین تنقیص تقمیص خلافت سراپا جلافت عین طاعت خدا اور اتقا تھا بہرکیف اسمین شک نہین ہی
کہ حضرات شیخین نی بظاہر خود کو بلباس عباد و زہاد آراستہ کیا تھا ورا یسا ہی دام مکر و فریب بچھایا
سی بہت سی انکو پھنسائی تھی اگر ایسا نہ کرتے تو لوگ اونکی ساتھ بہی ویسا ہی پیش آتی جیسا کہ خلیفہ ثالث
کے ساتھ پیش آئی اور ہو سکتا ہی کہ یہ فقرہ ہجو ملیح ہو جیسا کہ ایک شخص فاسق و فاجر کو کہتی ہین کہ وہ تو بڑے
عابد اور متقی ہین یا یہ کہ طاعت خدا کو طرف خدا کے دیا کہ اپنی مطیعین سی کرالے اور جو حقوق خدا تھی
اوس سی پرہیز اور اجتناب کیا بالجملہ کوئی بات ان باتون سی جھوٹھ نہین ہی اور مثبت حقیت خلافت
بھی نہین ہی اس لئی کہ بنا بر اصول اہلسنت نہ خلافت کو اتقا لازم ہی ورنہ فساق بنی امیہ و بنی عباس
کیونکر خلیفہ ہوتی اور نہ اتقا کو خلافت لازم ہی وہو ظاہر قولہ کوچ کیا اس دنیا سی اور چھوڑ گیا آدمیو نکو
شاخ در شاخ راہون مین کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہی اور نہ راہ پانیوالا یقین حاصل کر سکتا ہی اقول
یہ ترجمہ ہی اصل فقرہ ترکہم فی طرق متشعبہ لایہتدی فیہا الضال ولا یستیقن المہتدی کا
یعنی مراد چھوڑا لوگون کو بیچ راہون مختلف کے مراد راہون مختلف سی آرا و اہوای مختلفہ ہین
جو موجب فتنہ و فساد و جدال و قتال ہوئی لیکن مرنا قبل از فتنہ جدال و قتال موجب حقیت خلافت
نہین ہی ہزارون قبل از فتنہ مر گئے کہ اوسمین کوئی ظاہر کے بھی خلیفہ جی نہ تھی چہ جای انکہ حقیقت کے
خلیفہ ہون اور ہو سکتا ہی کہ مقصود اونحضرت کا واسطی تالیف قلوب معتقدین شیخین کے یہ ہو کہ
شیخین گو غاصب خلافت تھے مگر وہ ایسی راہ نہین چلے کہ جس سی فتنہ و فساد ایسا اوٹھتا کہ اونکی
جان جاتی بخلاف حضرت عثمان کے کہ اپنی جان بھی دی اور بعد اپنے ہزارون کی جان لی اور
یہ فقرہ تو ہجو ملیح سے اوپر ہجو صریح کے ظاہر تر ہے اسلئے کہ ظاہر لفظ ترکہم فی طرق متشعبۃ کا یہی ہی
کہ شیخین نی لوگونکو راہ گمراہی مین چھوڑا کہ جس سی اسقدر فتنہ و فساد پیدا ہوی اس لئی کہ اگر خلافت
کو منصوص من اللہ و الرسول سی جانتی یعنی اور بنا اوسکی اختیار ناس پر نہ رکھتے تو کسیکو ادعائ
باطل خلافت کا نہو سکتا اور یہ نہوتا کہ کبھی عثمان کو کبھی معاویہ و یزید کو کبھی بی بی عایشہ کو خلیفہ و خلیفن
بنانیکا لوگ قصد کرتے اور حضرت صدیقہ رقص جمل مین نہ آتین قولہ بعد نقل اس عبارت کے

اقول اس عبارت کو اسطرحپر تو نہین نقل کیا بلکہ شد بلا دابی بکر نقل کیا اسپر علامہ تستری نی اونکی تکذیب کی کہ بلا دابی بکر تو کسی کتاب شیعہ مین نہین ہی قولہ صریح اسپر دلالت کرتے ہین اقول اگر دلالت صریح ہوتی تو اختلاف نہوتا قولہ بعضون نی کہا کہ مراد ابو بکر ہین اقول بعضون نی ابو بکر اور بعضون نی عمر کہا اور بعضون نی شخص دیگر کہا اسکو کیون چھوڑ دیا میٹھا میٹھا غپ کڑوا کڑوا تھو قولہ لیکن اکثر شراح نی اقول یہ دعوائی بیدلیل حماقت کی ہی دلیل۔ قولہ جو کہ علامہ شیعہ نی اقول کسی ایک علامہ شیعہ کے یہ جوابات نہین ہین بلکہ شراح نی نقل جوابات مختلفہ فرق مختلفہ شیعہ سی کیی کوئی جواب بعض امامیہ کا ہے کوئی جواب بعض جارودیہ کا ہے ناقل اقوال کو قائل اقوال کہنا غلطی موروثی آپکی ہی قولہ جواب اول حضرت علی گاہ گاہ اوصاف ولیاقت شیخین کے اقول اصل عبارت جواب شرح فاضل بحرانی مین جیساکہ خود مخاطب ناقل ہی یون ہی جاز ان یکون ذلک المدح منہ علیہ علی وجہ استصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین و استجلاب قلوبہم بمثل ہذا الکلام توجیہ اس تقریر دلپذیر کی جو قلیل اللفظ و کثیر المعنی ہی اسطرحپر ہی کہ کیون نہین جائز ہی کہ یہ مدح فی الجملہ جو بعض الوجوہ ہی نہ بکل الوجوہ اور کسیطرح کی دلالت اسکو حقیت خلافت پر نہین ہی بلکہ افعال ظاہری کی مدح ہی اور منافقین سی بھی بعض افعال ظاہری جو مصداق یراءون الناس تھے مومنین موقنین سی بھی بڑھکر ہوتی تھی اس لئی کہ جھوٹھی موتیونکی چمک سچی کو مات کرتی ہی بلکہ بعض افعال حسن کفار سی بہی قابل مدح ہوتی ہین جیسی جناب رسولخدا نی مدح نوشیروان بعدالت فرمائی ہی پس ایسی مدح جو فقط بحیثیت حسن انتظام ہی اور منافی نفاق وغصب خلافت حقہ نہین ہی جناب امیر علیہ السلام واسطی اصلاح مین لانی اون مفسدین کی جو معتقدین خلافت شیخین اور قائل اونکی حسن انتظام خلافت کے تھے بیان فرمائی تھی تاکہ اپنی تئین اون مفسدین کی ضرر رسانی اور ایذا دہی سی بجات دین اور احکام دینیہ اور امور شرعیہ کا انفاذ کرین اور اہل دین کو ظلم وجور بغاۃ وطغاۃ مفسدین بیدین سے بچاوین اور یہ سب امور اونحضرت پر واجب تہی اور اصلاح مفسدین اور استجلاب خاطر اور تالیف قلوب اونکی مقدمہ ان واجبات کا تہا و مقدمۃ الواجب واجب پس ضرور تہا کہ جناب امیر تالیف قلوب اونکی مثل تالیف مولفۃ القلوب کفار و منافقین کی کہ جناب رسولخدا

بصرف اموال خیر بلا و کلمات لینہ کرتی تھی کہ یہ ہی تقریر جواب باصواب نہ وہ تقریر بے سر و پا جو حضرت
مخاطب اور اونکی جد فاسدنی کی ہس یہ جو فرمایا کہ حضرت علیؑ گاہ گاہ اوصاف اور لیاقت شیخین کی الخ اگر
مراد اوصاف ہی اوصاف جزئیہ مین جو متعلق بسیاست و حکومت ہین تو مسلم ہی لیکن خلافت کی
حقیقت سی اوسکو کچھہ واسطہ نہین بسا کفار فی سیاست مدان بوجہ حسن کی اور اسی طرح اگر مراد لیاقت
شیخین ہی لیاقت غصب خلافت حقہ جناب امیرؑ یا لیاقت خلافت باطلہ یا لیاقت انتظام ملکی یا لی
سلطنت دنیوی ہی تو مسلم ہی اور اگر مراد لیاقت خلافت حقہ ہی جسکا امام معصوم کے واسطی بنص
من اللہ والرسول ہونا ضرور ہی تو یہ اول بحث ہی ہماری اور حضرات اہلسنت کی درمیان مین اور
کوئی لفظ ان کلمات کا دلالت اسپر نہین کرتا **قولہ** ایک معصوم دس جھوٹھ **اقول** ایک معصوم نے
ایک جھوٹھ بھی نہین کہا بلکہ جو افعال حسن اونکی متعلق بسیاست مدان تھی ہر چند للہ و فی اللہ نہ تھی بلکہ
بہ ریا کاری یا واسطے انتظام سلطنت دنیوی اور خلافت مغصوبہ کے تھے بیان فرمایا اور کوئی بات
جھوٹھ نہین کہی ہس لئی کہ انکی انتظام سلطنت مین کوئی مفسدہ کوئی بلوی مثل فتنہ قتل قتیل الدار کے نہین ہوا
حضرت مخاطب کا کچھہ قصور نہین ہی یہ دس جھوٹھ اونکی جد فاسد نے کہے حالانکہ یہان ایک جھوٹھ بھی
نہین ہی علاوہ اسکی آخر بحث حدیث نجوم مین جہان صدوق علیہ الرحمہ نی تقیہ کو رحمت خدا کہا ہی اور
مخاطب نی معترضا علیہ کہا ہی کہ تقیہ کے معنی جھوٹھ کے ہین ہمنی بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہی کہ کلام
تقیہ پر اطلاق کذب عقلاً و نقلاً جائز نہین ہی اور بنص صریح کلام اللہ ثابت کیا ہی کہ کلام تقیہ کذب سے
مستثنی ہی ہان اہلسنت نی البتہ ایک کذب نہین بلکہ کذبات کی نسبت طرف معصوم کے جائز کی ہے
چنانچہ حدیث صحیح مسلم جسمین کذبات ثلثہ کی نسبت طرف نبی معصوم حضرت ابراہیم کے کیا ہے شاہد عدی
ہی و نعوذ باللہ منہ **قولہ** اسان غرض دنیا **اقول** ہمنی بیان کیا کہ اسان غرض دنیا نہ تھی بلکہ شکل غرض دین
تھی یعنی حفظ نفس و اجرائی امور دینیہ و رفع ظلم و بدعت و فتنہ و فساد بغیر کسی کذب و دروغ کے
قولہ عصیان خدا و رسول کیا **اقول** جو کچھہ شیخین کو آپ فرماتی ہین لاریب فیہ ذالک الدین القیم ہی
قولہ اور دین اسلام کو چھوڑا **اقول** آپ غلط فرماتی ہین ہرگز دین اسلام کو نہین چھوڑا اونکو شہادتین

نہین ہوی بلکہ اوسکو ذریعہ ملک گیری کیا اور جناب رسولخدا نے خود اسکی خبر دیدی تھی لست اخشی علیکم
ان تشرکوا باللہ و لاکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوا ھا
کما فی صحیح البخاری یعنی تم مشرک ہو گے مگر دنیا تمکو گمراہ کریگی پس اسلام کو نہین چھوڑا مگر بے ایمانون نی راہ ایمان
چھوڑا قولہ ارتداد پر کمر باندھی اقول ہان لا یزالوا مرتدین منذ ما فارقتھم اسپر
دلیل ہی قولہ کتاب خدا کی تحریف اور دین محمدی کی تبدیل اقول حقیقت مین ایسا ہی کیا گو ظاہر مین
محمد رسول اللہ کہتی رہی اور جناب امیر علیہ السلام نی اوسوقت مصلحتاً ان امور کا ذکر نہ فرمایا لیکن جب وقت
اور موقع اوسکا ملا تو کاذبین غادرین خائنین آثمین بہ بیان سکوتی زبان صدق ترجمان حضرت عمر سی سب کچھ
کہا اور پھر خطبہ شقشقیہ وغیرہ مین بہ لسان بیانی و بیان لسانی بہی کہا قولہ اذا مدح الفاسق غضب الرب
اقول بر تقدیر صحت مراد یہ ہی کہ مدح فاسق بر فسق یا مدح فاسق بما لیس فیہ یا مدح بہ خوشامد بغرض دنیا ہو
نہ مدح فاسق بغرض دین یا بغرض حفظ جان و مال و آبرو یا بغرض تائید دین جیسا کہ مفاد ان اللہ یؤید
ھذا الدین بالرجل الفاجر کا ہی قولہ جو محرف کتاب اللہ ہوا الی قولہ خاندان رسول پہ نہ چھوڑا
اقول ہر چند ہم بحضرت مخاطب کو فاسق فی الاعتقاد والعمل دونو جانتی ہین مگر اسجگہ اونکی ہم بہت مدح و
ستائش کرتے ہین کہ سب باتین سچی سچی فرمائین اسمین کوئی بات جھوٹھ نہین ہی نعم الکذوب قد یصدق
کالعرقوب قولہ معلوم نہین کہ خداوند کسقدر غضب مین آیا ہوگا اقول ہمکو معلوم ہی کہ خداوند عالم
سنیون سی وقت مدح ثلثہ نہایت ہی غضب مین آتا ہی بدلیل منطوق اذا مدح الفاسق اور بمفہوم
مخالف اونکی شیعون سی جو مدح بہ ہجو یلیح یا بہ تعریض یا بہ تقیہ سچی سچی باتون سی کرتے ہین بہت خوش
ہوتا ہی قولہ اور باعث اوسکا کون ہوا اقول باعث اوسکے دوستان حضرت ابی بکر و عمر ہوی
قولہ معصیت کا اطلاق کرتے ہین اقول فضل اللہ فاک جسکو ہم معصوم سمجھتی ہین اوس معصیت
کیسی فعل حسن کو معصیت سمجھنا اور معصیت عمری و بکری کو حسن سمجھنا حضرات اہلسنت کی کمال
دانشمندی ہی قولہ کیا ضرورت تھی اقول ضرورت حفظ عرض و جان اور ترویج احکام دین
و امان کی تھی قولہ کو نسا لشکر باغی ہو گیا تھا اقول لشکر اخوان الشیاطین منافقین جنہون نی شیخین کو

خلیفہ بنایا تھا ہمیشہ سے باغی تہا و کنا نعرف المنافقین ببغض علی ابن ابیطالب
قولہ جھوٹھ بولنے اور قسمین کہانیکے اقول جھوٹھے کے منھ مین ہم کیا کہین ہمنی ہر ہر فقرہ کے
تحت معنی بیان کیا کہ اسمین کوئی لفظ بھی جھوٹھ نہین اگر بہ تقیہ مدح ظاہری افعال نفاقی کی ہی تو وہ بھی سچ
ہی اگر تعریض عثمان ہی تو وہ بھی سچ ہی اگر ہجو صریح ہی تو وہ بھی سچ ہی اگر ہجو ملیح ہی تو وہ بھی سچ
ہی جھوٹھ کا تو یہان کوئی شائبہ بھی نہین جھوٹھون کی جھوٹھی جھوٹھ جھوٹھ ہی جھوٹھ جھوٹھ پکارتے ہین
اور جہان ایک قسم سچی بھی نہین ہی وہان یہ جھوٹھی جھوٹھی قسمین کھانیکو کہتی ہین آیان غلاظ کی غلاظت جو دہن
غلیظ غلیظ القلب غلیظ اللسان دہلوی سی نکلی ہماری حضرت مخاطب بھی ویسی کی فضلہ خوار بنی ہین قولہ بہت
جھوٹھ بھی نہ بولنا پڑتا اقول یہان تو کچھ بھی جھوٹھ نہین ہی تھوڑا جھوٹھا اور بہت جھوٹھ کہان سی آوی ہان
ہین جھوٹھونکا جھوٹھ بہت ہی ایک بساطی ایک موچی ایک تم جیساکہ شروع بحث مین بیان کذبات
ثلثہ بساطی دہلوی مین اسکی طرف اشارہ ہوا قولہ اس جواب کو علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ
اسطرحپر رد کیا ہی اقول عجب بلید الطبع سے کام پڑا ہی کہ کچھ نہین سمجھتا کہ علامہ کنتوری نی کس بات کی
رد کی ہی اور کس بات مین تکذیب صاحب تحفہ کی ہی اس جواب کو ہرگز علامہ مذکور نے رد نہین کیا
اور نہ ہذیانات شاہ جی کو جو بعد اس جواب کے بکے ہین رد کیا ہی بلکہ اسقدر فرمایا ہی کہ شیعون کو
ان توجیہات کی حاجت نہین ہی پس رد جواب توجیہات کی بھی حاجت نہین ہان توجیہات اور جواب
الجواب توجیہات کی ضرورت جب ہوتی کہ شیعونکی کسی کتاب مین بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر اس
خطبہ جناب امیر مین ہوتا جیساکہ شاہ جی بہ کذب و دروغ مدعی اسکی ہوئی کہ نہج البلاغہ مین للہ بلاد
ابی بکر ہے پس جناب علامہ فرماتی ہین کہ نہج البلاغہ کیا کسی کتاب شیعہ مین بجائی لفظ فلان ابوبکر نہین ہے
بلکہ بندہ کہتا ہی کہ کسی کتاب سنی مین بھی سوائی فلان لفظ ابوبکر نہین ہان فلان سی مراد ابوبکر ہی یا عمر ہی
یا شخص دیگر ہی یہ بحث دیگر ہے پس ایک کذب صاحب تحفہ یہ ہے کہ بجائی فلان لفظ ابوبکر نقل کیا
دوسرا کذب جناب شاہ صاحب یہ ہی کہ وجہ تقیہ کو عمدہ توجیہات فرماتی ہین اسکو بھی جناب علامہ فرماتی
ہین کہ این ادعا کذب محض است کوئی دلیل عمدہ ہونیپر اس توجیہ کے سب توجیہات سی قایم نہ کی اور

بہ کذب و دروغ مدعی ہوگئی کہ یہی عمدہ ہی حقیقت یہ ہی کہ یہ سب توجیہات مبنی بر تنزل ہین یعنی جب ہم اسکو مسلم
فرض کرین کہ مراد فلان سی ابوبکر یا عمر ہی تب اسکو یا ہجو بلیح پر یا تعریض عثمانی پر یا تقیہ پر محمول کرینگے
اور اگر ہم کہین کہ مراد فلان سی شخص دیگر ہے جیسا کہ قطب راوندی علیہ الرحمہ نی فرمایا ہی تو ان توجیہات
سی کسی توجیہ کی حاجت نہین پس عمدہ جوابات یہی ہی جو مبنی بر تنزل نہین ہی نہ وہ جسکو شاہ صاحب
عمدہ فرماتی ہین کہ وہ جواب تنزلی مبنی اور چند فرضون کی ہی مگر حضرات اہلسنت کا ہمیشہ سے یہی دستور ہے
کہ جوابات تنزلی پر جان لڑا دیتی ہین قولہ ثبوت اسکا یہ ہے اقول یہ ثبوت مثبت کذب شاہ صاحب
ہی اسلیئی کہ یہ کہنا کہ مراد فلان سی ابوبکر ہے دلالت کرتا ہی اسپر کہ قول جناب امیر مین لفظ فلان ہی نہ
لفظ ابوبکر جیسا کہ شاہ صاحب بہ کذب و دروغ ناقل ہوی کہ نہج البلاغہ مین للہ بلاد ابی بکر ہے
اگر ابی بکر ہوتا تو کوئی یہ کیونکر کہتا کہ مراد لفظ فلان سی ابوبکر ہی قولہ فلان کی لفظ کی شرح مین اقول
یہی شرح ای شرح کذب شاہ صاحب کی کہ بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر نہین ہی اور جناب علامہ امین
المکذب شاہ صاحب ہوئی افسوس ہی کہ حضرت مخاطب کو مکذب اور مصدق مین کچہ فرق نہین
سوجہتا ہی صحیح ہی جب دو نو پہوٹی ہون تو رات دن دونو برابر ہین کاش ایک ہی پہوٹی ہوتی
تو آدہی دنیا تو آباد ہوتی ظاہر کے تو نہین پہوٹی ہین مگر دل کی تو پہوٹی ہین انہا لا تعمی الابصار ولکن
تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ وہذہ عبارتہ اقول شرح اس عبارت کی عنقریب آتی ہی فانتظر
قولہ ہر فرعون کے پیچہے ایک موسیٰ کر دیا ہے اقول فرعون اول صاحب تحفہ تہی اونکی
پیچہے علامہ کنتوری موسیٰ تہی اور فرعون ثانی اون موسیٰ کی حضرت مخاطب ہوئی تمہاری لیئی
خدا نی مجہکو موسیٰ کیا ہی اب جب پہر کوئی فرعون ثالث ہوگا تو خدا اوسکی پیچہے بہی ایک موسیٰ کریگا
انشاء اللہ تعالی قولہ ابن میثم بحرانی کی قول کو دکہلا کر اقول ہم بہی انہین کے قول دکہلا کر تمکو اور
تمہاری موچی اور بہاطی کو ملا کر اور ان تینون کے ساتہہ اون تینون کو ملا کر الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین
کہینگے اور بعد اسکے وعلی الکاذبین الخائنین المفاوین آمین کہتی لگینگی یہلی ذکر خاص بعد عام
دلالت اوپر شرف خاص کے کرتا ہے تنبیہ عشرہ مین جواب احسنت این شرح کا

کلوخ اندازرا پاداش سنگ است **قولہ** فلان سی مراد ابوبکر ہین یا نہین **اقول** یہ توجیہ مبنی بر تنزل ہی کہ اگر ہم فرض کرین کہ مراد ابوبکر یا عمر ہی ہین اور شخص دیگر مراد نہین ہی تو یہ توجیہ بھی ہوسکتی ہی علاوہ توجیہ تعریض بعثمان و ہجو ملیح کے کیا عرفت **قولہ** عبارت اوسکی یہ ہے **اقول** اُس عبارت کا مطلب وہی ہے جو ہمنے ابھی بیان کیا نہ وہ جو تمنے اور تمہارے جد فاسد نے بے سروپا تقریر بیان کی اور اوسپر ہذیانات اور ہفوات جو مصداق لیہجر ہے بکے **قولہ** ادعائی شاہ صاحب کذب محض است یا انکار جناب **اقول** ہماری مخاطب نافہم یہ نہین سمجھتی کہ ادعائی کذب کیا ہے اور انکار جناب کیا ہے ادعائی کذب شاہ صاحب یہ ہے کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلاد ابی بکر ہے اسی کا جناب علامہ انکار فرماتی ہین کہ کسی کتاب شیعہ مین بلکہ نسخ نہج میں بجائی فلان لفظ ابوبکر نہین ہے اور ادعائی کذب یہ ہے کہ شیعون کے نزدیک توجیہ بہ تقیہ عمدہ توجیہات ہے حالانکہ یہ توجیہ تنزلی ہی و جناب علّامہ نے اسکا انکار نہین کیا ہی کہ کسی شیعہ نے یہ توجیہ تنزلی بیان نہین کی ہی جو آپ فرماتی ہین کہ شرح میثم مین موجود ہے بلکہ کلام اسمین ہی کہ اس توجیہ کی ہمکو حاجت نہین ہی ہان اسی کی ضرورت یا اور کسی توجیہ کی ضرورت جب ہوتی کہ بجای فلان لفظ ابوبکر یا عمر موجود ہوتا و اذ لیس فلیس **قولہ** جیسے شاہ صاحب نی بیان کیا **اقول** شاہ جی نی بی سروپا بیان کیا تہا جسمین کچہہ ٹوٹا پھوٹا جواب چل سکی مگر ہمنے اونکے جملہ منافذ کے بیخ کوبی کردی **قولہ** عبارت اوسکی یہ ہی **اقول** قدمر توجیہ العبارۃ صافیا لاغبار علیہ **قولہ** کتاب استقصاء الافہام کی تحریر پر **اقول** کیا لیا بیحیائی اور بیغیرتی ہی کہ جس کتاب مستطاب نی سارے جہان کے سنیون کے وضو ٹھنڈے کردئے اور آجتک کسی سنی کو جرأت نہوئی کہ اوسکے جواب پر قلم اوٹھائے اور خود بڑا لکھا کس تمہارا جو پانچسو روپیہ ماہواری دانہ خوری کی لیے اسکی جواب لکھنے پر پاتا تھا چین بول گیا پھر تم نام اوس کتاب کا زبان پر لاتی ہوا ورکچہ نہین شرماتی **قولہ** قلعی اونکی سامنی کھولدی **اقول** حضرت مخاطب نی شاہ صاحب کے کذبون کو بہت جھوٹی قلعی سی چھپایا مگر ہمنے بحمد اللہ کل قلعی کھولدے

قال المخاطب لغفقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسرا جواب بعضون نی علماء امامیہ سی یہ جواب دیا ہے کہ مراد فلانسے اوسہی کوئی آدمی ہی منجلہ

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کہ حضرت کے سامنی ہی وفات کر گیا او ر قبل وقوع فتنہ وفساد کے دنیا سے
رحلت کر گیا اور علامہ راوندی نی جو علماء شیعہ سی ہین اسی قول کو پسند کیا ہی لیکن ذرا سوچنے سے معلوم
ہو سکتا ہی کہ یہ قول نہایت ہی پوچ اور بے بنیاد ہی اسلیئی کہ اس خطبہ مین حضرت علی نی ان لفظون سے
تعریف کی ہی وہ شخص خود رحلت کر گیا اور لوگونکو شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ گیا کہ کوئی گمراہ ہدایت
نہین پا سکتا پس جو پیغمبر صاحب کی سامنی مر گیا ہو اوسکی نسبت یہ تعریف کیونکر صادق ہو سکتی ہی کسکے
خیال مین یہ بات آسکتی ہی کہ باوجود موجود ہونے پیغمبر صاحب کے کسیکے مرنے سے اسقدر خرابی ہوئی ہو
کہ لوگ شاخ در شاخ راہو نمین پڑ گئے ہون پس کیونکر حضرت امیر المومنین کسی ایسی آدمی کی نسبت جو پیغمبر صاحب
کے سامنی مر چکا ہو یہ تعریف فرماتی اور جو بات ایک ادنی آدمی سی نہین نکلسکتی وہ حضرت علی ارشاد فرماتے
غرض کہ صاف ظاہر ہی کہ مراد حضرت علی کے فلانسے ایسا ہی آدمی ہی جو کہ بعد وفات سرور کائنات
علیہ الصلوات مرا ہو اور جسکی مرنے سے لوگ شاخ در شاخ راہون مین پڑ گئے ہون اور ایسا آدمی
کوئی نہین ہی سوائی حضرت ابو بکر کے یا حضرت عمر کے اور جس کسی کو اونمین سی حضرات شیعہ لفظ فلان سی
مراد لین ہمارا مطلب حاصل ہی اس جواب کا علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ کے عجیب جواب
دیا ہے کہ جس سی نہ انکار نکلتا ہی نہ اقرار اور جسکی لفظون اور عبارت سی معلوم ہوتا ہے کہ علامہ کنتوری
پر راہ آنے جانیکی بالکل بند ہی اور ایسی بر دمات مین بیچارہ گرفتار ہی کہ کچھہ نہین کر سکتا اور شاہ صاحب
قدس سرہ کی تقریر کا کچھہ جواب نہین دے سکتا و ہذہ عبارتہ قولہ وبعضی امامیہ گفتہ اند کہ مراد آنجناب زین
مرد شخصی دیگر است از جملہ صحابہ رسول الخ قولنا دانستی کہ بنابر تصریح ابن ابی الحدید این قول قطب راوندی است
و ہیچ یکی از امامیہ وغیر امامیہ پیش از ابن ابی الحدید سوائی قطب الدین راوندی شرح کتاب نہج البلاغۃ نوشتہ
لیکن اس تقریر سے یہ ظاہر ہے کہ علامہ کنتوری نی اس قول کو تسلیم کر لیا اور مثل پہلی جواب کے اس سی
انکار نہین کیا اور شاہ صاحب کو کاذب نہین بنایا باقی رہا یہ امر کہ کسی نی شرح نہج البلاغت کی قطب الدین
راوندی سی پہلی لکھی ہی یا نہین وہ بحث سی خارج ہی پس حضرات شیعہ کو چاہیے کہ اپنے علما کی جواب کو
خیال کر کے جب چار و نطرف سی راہ بند ہو جاتی ہی تو کیسا سکوت کر جاتی ہین اور اصل مطلب کو

چھوڑکر خارج از بحث گفتگو کرنی لگتی ہیں لیکن ہم بایں نظر کہ شاید کوئی شیعہ اپنی بزرگ قطب الدین راوندی کے قول سی براہ جہالت یا بوجہ دھوکہ دہی انکار کرے اوسکی اصل عبارت کو بہی نقل کرتے ہین فانہ قال فی الشرح انہ علیہ السلام یمدح بعض اصحابہ بحسن السیرۃ وانہ مات قبل الفتنۃ التی وقعت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

تحریر تقریر دلپذیر اس جواب بےنظیر مین تماسی اپنی مرشد ان بے پیر پر تزویر کی نہایت صحیح وفریب کیا ہی کہ جسمین گنجائش جواب نکلے اصل تقریر یون ہی کہ مقصود جناب قطب راوندی جو اولین شراح نہج البلاغۃ ہین یہ ہی کہ جناب امیر للہ بلاد فلان نسے نہ ابوبکر مراد لیتے ہین نہ عمر بلکہ اونحضرت نی اپنی بعض اصحاب کو مراد لیا ہے اور مخصوص اصحاب اونحضرت کے وہی تھے جو مثل اونحضرت کے شیخین کو غاصب وکاذب وخائن وغادر وآثم جیسا کہ صحیح مسلم مین بلسان صدق ترجمان حضرت عمر ہی سمجھتی تھی پس ایسی بعض اصحاب اپنیکو وہ حضرت مراد لیتے ہین جو پیشتر اوس فتنہ سی کہ بعد جناب رسول خدا عہد عثمانی سی شروع ہوا دنیون سی انتقال کیا اور اوس فتنہ کی بلاؤن سی محفوظ رہی مثل حضرت سلمان کی جو عہد عمری مین بظاہر بحکم عمر وبباطن بحکم خلیفہ حق یعنی جناب امیر علیہ السلام حاکم مدائن تھی اور قبل از فتنہ عثمانی انتقال کیا اور غرض اونحضرت کی افسوس کرنا ہی اس بات پر کہ اگر وہ آج زندہ ہوتی تو حق کی معین اور مددگار ہوتے جسطرح وہ حضرت ہمیشہ افسوس کرتے تھے حضرت حمزہ اور حضرت جعفر طیار پر اور فرماتی تھی کہ لو کانا حیین لما طمعا فیہما یعنی اگر یہ دونو بزرگوار زندہ ہوتی تو ابوبکر وعمر ہر آئینہ طمع نہ کرتے خلافت کے غصب کرنیمین مومنین خیال کرین کہ اس تقریر با توقیر کو ہماری حضرت مخاطب تاسیا بجد الفاسد الکاذب کیسا بگاڑتی ہین اور کس ہن مرتبہ پر منہ مارتے ہین بہ کذب وافتری فرماتی ہین کہ قطب راوندی لکھتی ہین کہ اصحاب رسول کی تعریف کرتی ہین حالانکہ صریحًا اونکی عبارت مین یمدح بعض اصحابہ ہی نہ بعض اصحاب رسول اللہ ہی پھر حضرت مخاطب اور اونکی جد فاسد صاحب فرماتی ہین کہ اوس بعض اصحاب رسول کی تعریف ہے جو سامنی حضرت رسول کے مرگئے تھے اور اسپر بنا رکھکر کیا تلچھے اور رکود قی ہین نہین معلوم کہ یہ مضمون کہ قبل

وفات رسولخداؐ مرگئی تھی کہا نسی نکالا ہی عبارت جناب قطب راوندی علی ما نقلہ ابن ابی الحدید فی شرحہ
ہکذا انہ علیہ السلام مدح بعض صحاب بحسن السیرۃ و انہ مات قبل الفتنۃ التی وقعت بعد رسول اللہ من الاختیار
والاثرۃ انتہی مضمون اس عبارت صداقت مشحون کا یہی کہ یہ حضرت علیہ السلام مدح فرماتی ہین اپنی
بعض اصحاب کی کہ جنہون نی بعد رسولخداؐ وفات پائی قبل اوس فتنہ کے جو واقع ہوا بسبب اسکے
کہ بناء خلافت اوپر اختیار واثرت امت کے رکھی گئی کہ جسکے بانی مبانی شیخین تھی جنہون نی منصوص غدیری
کو چھوڑکر بناء خلافت اوپر اختیار واثرت امت کے رکھی اور ثمرہ اوسکا آخر کار یہ ہوا کہ نوبت
بہ قتل عثمان پہونچی اور معاویہ عاویہ غاویہ اور امثال اوسکی مدعی خلافت ہوی اور ہزارہا ہزار ادمیون کی
جان گئی پس تعریف کی آنحضرت نی بعض اون اصحاب کی جو بعد رسول خدا اور قبل از فتنہ عثمانی
وجملی وصفینی مرگئی مثل حضرت سلمان کی کیون صاحبو اس عبارت مین نہ کہین ذکر اصحاب رسول ہے
نہ کہین ذکر قبل وفات رسولخداؐ مرنے کا معلوم نہین کہ بعد نقل اس عبارت کی ابن ابی الحدید یہی
یہی راگ گاتا ہے اور اس کلام کی تردید مین کہتا ہے کہ کل من مات قبل وفات النبی لم یکن کذا و کذا
پس معلوم ہوا کہ شاہ صاحب اور موجی صاحب اور مخاطب صاحب کل اوسی کے فضلہ خوری کر رہے
ہین اور وجہ اسکی یہی ہی کہ ابن ابی الحدید نے فہم عبارت جناب راوندی مین دھوکھا کھایا اور لفظ
من الاختیار والاثرۃ مین من کو بیانیہ ٹھہرا کر بیان فتنہ سمجھا حالانکہ اختیار واثرت خود فتنہ نہین ہے بلکہ جڑ
فتنہ کی ہین اسلیئے کہ مراد فتنہ سے وہ ہی کہ جسمین خون وخرابی ہوئی اور ظاہر ہے کہ وقت اختیار
واثرت نوبت کسی خون وخرابی کی نہین آئی بلکہ بقول حضرت عمر رضی اللہ شر ہا اور سوقت مین بقول
جناب امیر جیسا کہ خطبہ شقشقیہ مین فرمایا فصبرت وفی العین قذی وفی الحلق شجی کوئی فتنہ و فساد نہین ہوا
لیکن ثمرہ اس اختیار واثرت کا یہ ہوا کہ عہد عثمان سے فساد شروع ہوا کہ علی مر اللہ ہو رہ گیا بنا بر
اسکی ضرور ہوا کہ من الاختیار والاثرۃ متعلق بوقعت ہو یعنی وہ فتنہ وفساد جو واقع ہوا بسبب
ڈالنے بنای خلافت کے اوپر اختیار واثرت کے اور بعد اس دھوکھا کھانے کے ابن ابی الحدید نے
قول الفاظ جناب امیر کو محمول اوپر سیاست مدن کے کیا ہے اور کہا ہے کہ اصحاب رسولخدا

مین جن لوگون نی جناب رسولخدا کے سامنے وفات پائی کوئی صاحب سیاست مدن نہ تھا اور
کوئی صاحب رعایا اور نہ صاحب سلطنت وحکومت نہ تھا پس محمول کرنا کلام جناب امیر کا اوپر ان
لوگون کے جنھون نی قبل وفات جناب رسولخدا وفات پائی نہین ہوسکتا انتہی محصل ما قال بندہ
کہتا ہی اولاً کلام جناب راوندی سی وفات پانا بعض اصحاب کا قبل وفات رسولخدا نہین نکلتا ہی
مگر بسوی فہم عبارت جناب راوندی پس علاج اپنی سوء فہم کا کرنا چاہیے تب شیعون پر اعتراض ثانیاً
کلام جناب امیر نص اوپر سیاست مدن کے نہین ہے بلکہ جائز ہے حمل اوسکا اوپر تہذیب اخلاق
کے کہ بیان معنی الفاظ مین اشارہ طرف اوسکی ہوا کہ قوم الاود وداوی العمد اعم اس سی ہی کہ
اپنی کجی اور اپنی بیماری کھوئے یا غیر کے اور اقام السنۃ وخلف البدعۃ بھی اعم اس سی ہی کہ طریقہ
جناب رسولخدا کو اپنی نفس کے لیے قایم کیا ہو اور اوسکی خلاف کو چھوڑا ہو یا غیر کیواسطے اور
اصاب خیرہا وسبق شرہا یعنے خیر طریقۂ اسلام سے متمتع ہوا اور شر شرور اوسکی سی پہلی گزر گیا اور
رحل وترکہم فی طرق متشعبہ یعنی کوچ کر گیا دنیا سے اور چھوڑ گیا اہل دنیا کو راہ ہای مختلف مین اور اپنے
خوش نصیبی سی قبل فتنہ وفساد مر گیا اور ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ ان فقرات کو سیاست مدن سے
کچھہ واسطہ نہین بلکہ تہذیب اخلاق مین ہونا انکا بہت ظاہر ہے پس اگر بنای کلام اوپر تہذیب اخلاق
کے رکھی جائی تو جائز ہے کہ ان الفاظ سی مدح اونکی بھی ہوسکے جو عہد رسولخدا مین گزر گئے
وعلی التنزل اگر فرض کیا جائی کہ ضرور ہے کہ یہ مدح اونہین کی ہو جو بعد رسولخدا مرے ہون اور
صاحب حکومت بھی ہون تو کیون نہین امثال سلمان اس سی مراد ہون کما اشرنا الیہ جب اصل کلام
جناب قطب راوندی کی توجیہ اور توضیح سے ہم فارغ ہوئی تو آپ ہم رجوع کرتے ہین طرف
نقض فقرات مخاطب کے کہ جس سی فقرات پشت اونکی اور راونکی خلف اور سلف کے
توڑین قولہ منجملہ اصحاب رسول اللہ اقول بیان ذکر اصحاب رسول اللہ نہین ہی بلکہ لفظ
اصحابہ ہی کہ جسکی ضمیر جناب امیر علیہ السلام کیطرف پھرتی ہی اور کل اصحاب رسول اللہ اصحاب
جناب امیر نہ تھے اور کل اصحاب جناب امیر اصحاب رسول اللہ نہ تھی فبینہما عموم وخصوص من وجہ قولہ

حضرت کے سامنے ہی وفات کرگیا **اقول** چھوٹی کی منھ مین کیا کہین عبارت جناب راوندی مین حضرت کے سامنے وفات کرنیکا ذکر نہین ہی یہ حماقت اولاً ابن ابی الحدید کی اور ثانیاً تمہاری شاہ جی کی اور ثالثاً تمہاری ہی کہ اونکی عبارت سے یہ مطلب سمجھی **قولہ** اسی قول کو پسند کیا ہے **اقول** لاریب یہ قول قابل پسند ہے لیکن نہ اوس تقریر سے جو اہل حماقت نے اپنی حماقت سی سمجھا بلکہ اوس تقریر سی جو ہم معرض تحریر مین لائی **قولہ** یہ قول نہایت ہی پوچ ہی **اقول** یہ قول ہرگز پوچ نہین مگر فہم وادراک تمہارا اور تمہاری اگلون کا نہایت پوچ ولچر ہے **قولہ** وہ شخص خودہی رحلت کرگیا اور لوگون کو شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ گیا **اقول** لوگون کو ایک راہ پر چھوڑ کر مرنا البتہ قابل تعریف ہوسکتا ہے لیکن شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ کر مرنا تو نہایت مذمت ہے اسلیئے کہ حق کی ایک ہی راہ ہی وماذا بعد الحق الا الضلال بعد اوسکے کل راہین ضلالت کی ہین پس لوگون کو مختلف راہون مین چھوڑ کر مرجانیوالا سوای ضال ومضل کے کون ہوسکتا ہی پس اگر اس فقرہ کی کوئی تاویل نہ کیجاوی تو ہم بھی کہتی ہین کہ مراد بیشک حضرت عمر یا ابوبکر ہین بلکہ ثالث بالخیر بھی ہین کہ ہر ایک حسب اعتقاد شیعہ ایسا ہی تہا **قولہ** جو شخص پیغمبر صاحب کے سامنے مرگیا ہو **اقول** بنابران معنون کی جو ابہی تمنی بیان کیئے ہم بھی کہتی ہین کہ تعریف جو عین مذمت ہے اوس پر نہین صادق آسکتی ہی لیکن بنا بر معنی تاویلی پس لانسلم کہ اوس پر نہین صادق آتی اور ہمکو کیا ضرور ہے کہ جو معنی تاویلی آپ اپنی دل سی گڑہین ہم بہی اوسکو مان لین **قولہ** کسی کے مرنے سی اسقدر خرابی ہوئی ہو **اقول** لفظ ترکہم کو دلالت اسپر نہین ہے کہ اوسکی مرنے سے خرابی ہوئی ترکہم کے معنی مین موتہ کی نہین ہین جو آپ فرماتی ہین کہ اوسکے مرنے سے خرابی ہوئی اوسکی مرنے سے ہرگز خرابی نہین ہوئی بلکہ اوسکے مرنیکے چند روز بعد باغوائی منافقین وشیاطین جن وانس خرابی ہوئی اور وہی خرابی بقول حضرات اہلسنت سبب قتل حضرت عثمان ہوئی اور جڑ اوسکی خود حضرت شیخین نے خلافت کو باختیار امت رکہنی سی ڈالی تہی پس ممدوح اوسحضرت کا ایسا خوش نصیب تہا کہ قبل از فتن اور فساد ون کے رحلت کرگیا **قولہ** جس کسیکو اونہین سی حضرات شیعہ لفظ فلان سی مراد لین **اقول** بنابر اون معنون کے جو حضرت مخاطب فی ابتدا مین بیان کئی کہ لوگونکو شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ کر

مر گیا جسکو حضرات اہلسنت عمر کو یا ابو بکر کو لفظ فلان سے مراد لین ہمارا ابھی مطلب حاصل ہی اور بنا بر اون معنونکے
جو ہم کہتے ہین کہ وہ ایسا خوش قسمت تہا جو قبل از زمانہ فتنہ و فساد دنیا سے اوٹھ گیا ابھی ہمارا مطلب حاصل ہی آپ
اپنی دل سے جھوٹی جھوٹی مثلین اور جھوٹی جھوٹی تقریرین بنا کر اپنا مطلب حاصل کر لیا کیجیے کہ دست خود دہان
خود ہوگا اور اگر اس سے بھی آپ کی تسکین نہ ہوئی ہو تو افغانان رام پور سے کسی کو رام کر کے اپنا
مطلب حاصل کر لیجیے لیکن شیعون سے مطلب حاصل ہونیکی تمنا اور ہوس بیجا ہی اسلئی کہ شیعون کی جڑین بہت
گہری ہین آپ تحمل نہو سکیگے اور ہلا جائینگے **قولہ** عجیب جواب دیا **اقول** عبارت کسی نافہم کی سمجھ مین
نہین آتی وہ بیشک اوسکو عجیب کہتا ہے **قولہ** نہ انکار نکلتا ہے نہ اقرار **اقول** آپ نے خود سابق
مین فرمایا ہے کہ جس بات کا انکار نہو اوسکا اقرار ہی سمجھنا چاہیے پھر یہان کیون فرماتی ہین کہ اقرار نہین
کیا انکار کیا اونکی عبارت تو صاف کہتی ہی کہ یہی جواب اصلی ہی اور باقی جوابات تنزلی ہین کہ تنفنناً دیے
جاتی ہین اور اونکی کوئی حاجت شیعونکو نہین ہی **قولہ** راہ آمد نیجانیکی بالکل بند **اقول** جب سنیون پر راہ
آمد و شد نفس بالکل بند ہو جاتا ہے تو شیعون کے بیانات مین خیانتین کرتے ہین اور بہ کذب و دروغ
اپنی طرف سے کچھ فقرات ملا کر تقریر منتظم کو بے سر و پا بنا کر مشغول جواب ناصواب ہوتی ہین اور اپنی معتقدین
کو خوش کر لیتی ہین لیکن جب وہ انکار افکار اونکے انظار فحول شیعہ سے گذرتے ہین تو وہ پردہ دوری
کی کل کر دیتی ہین کہ پھر راہ آمد و شد نفس بند ہو جاتی ہی دیکھو یہی تمہاری اور تمہاری مولوی صاحب اور
تمہاری بساطی صاحب کے قلعی کیسی کھولدی کہ پہلی تقریر مین چھوٹی چھوٹی قسمین کیا نام کیا اور دوسری تقریر مین قبل وفات
رسول خدا مرنا کہا ان جھوٹونکا مزا اوسدن چکھو گے جب ذُق انک انت العزیز الکریم
سنو گے **قولہ** ایسی بیہودہ بات مین **اقول** کہو میان کھلاڑی اب تو تمکو معلوم ہو گیا کہ بردشیعون کی ہی
اور مات سنیون کی ہی یہ بازی تو ہار گئے اب کوئی دوسری بازی بہ دغابازی کھیلو پھر گئے **قولہ**
علامہ کنتوری نے اس قول کو تسلیم کر لیا **اقول** ابھی تو تین ہی چار سطر پیشتر آپ فرما چکے ہین کہ اقرار نہین
کیا آپ فرماتی ہین کہ تسلیم کر لیا آیا تسلیم اور اقرار مین کچھ فرق ہی یا وہ بات ایک طرف کے منہ سے
نکلی تھی اور یہ بات دوسری طرف کے منہ سے نکلی حقیقت یہ ہے کہ نہ وہان انکار کیا نہ یہان انکار کیا

البتہ چونکہ جواب اول تنزلی تھا فرمایا کہ اسکی حاجت ہمکو نہین ہی اسلیے کہ اگر بجائی لفظ فلان لفظ ابو بکر ہوتا تو اسکی ضرورت پڑتی واذلیس فلیس قولہ شاہ صاحب کو کاذب نہین بنایا اقول جناب شاہ صاحب کو جواب مین کاذب نہین بنایا بلکہ نقل روایت للہ بلاد ابی بکر مین کاذب بنایا اور راوس جواب کو بعدہ جوابات کہنی مین کاذب بنایا اور جہنی جھوٹھی قسمین کہا ئیمن کاذب بنایا حضور کذب شاہ صاحب کو کہانتک چھپائیگی بیت زپای تا بسرش ہرکجا کہ می نگرم ✤ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست قولہ باقی رہا یہ امر الی قولہ وہ بحث سی خارج ہی اقول وہ بحث سی خارج نہین ہی مگر حضور عقل سی البتہ خارج ہین یہ نہین سمجھتی کہ مقصود اس حکایت سی کیا ہی یہ مقام قصہ خوانی اور جھوٹھی سچی کہانی کا نہین ہے کہ دارا بادشاہی بود و سکندر کیوان جاہی یہان کوئی لفظ بیکار نہین ہی مقصود اس کہنی سی یہ ہی کہ اول شارح جب وہی ہین تو کل شراح اونکی تابع ہین پھر شیعون کو کیا ضرورت اسکی ہی کہ متبوع کا قول چھوڑ کر تابعین کے قول کیطرف رجوع کرین اور جوابات تنزلی دین ہان تفننا کچھ مضائقہ نہین ہی کہ مثل مشہور ہے کہ جھوٹھی کو گھر تک پہونچا دینا چاہیے قولہ اصل عبارت کو نقل کرتی ہین اقول اس عبارت مین منصفین مات قبل الفتنہ کو دیکھین اور حضرت مخاطب کی تقریر مین کہ حضرت کے سامنے وفات کر گیا دیکھین تب کہین کہ کون سچا ہی اور کون جھوٹھا ہی قبل از فتنہ عثمانی مرنیکے لیے جناب سولخدا کے سامنے تو مرنا لازم نہین ہی مگر مخاطب اور اونکی جد امجد کو جھوٹھ بولنا لازم ہی فلعنۃ اللہ علی الکاذبین والکاذبین

قال المخاطب لعظم اقتاللم ہداہ اللہ سبل السلام

تیسرا جواب بعض علماء امامیہ نی اسطرح پر جواب دیا ہی کہ غرض حضرت امیر کی اس قول سی توبیخ عثمان تھی تا کہ لوگونکو معلوم ہو کہ وہ سیرت شیخین پر نہین چلی اور فتنہ اور فساد اونکی زمانہ مین بہت ہوا لیکن یہ جواب دونو پہلے جوابون سی بھی زیادہ بودی ہی اسلیے کہ توبیخ عثمان کی اور طرح پر بھی ہو سکتی تھی اور فقط یہ کہہ دینا کہ وہ سیرت شیخین پر نہین چلی حصول مطلب کی لیئی کافی تھا اس جھوٹھ بولنے کی معصوم کو کیا حاصل تھا علاوہ برین اس سی یہ بات نکلتی ہی کہ سیرت شیخین حضرت امیر کے نزدیک بھی پسندیدہ تھی اگر حضرات شیعہ اس امر کو مانین تو خلافت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اگر نہ مانین اور

سیرت شیخین کو پسندیدہ نہ کہیں تو حضرت عثمان کو انکی سیرت ناپسندیدہ کے چھوڑنے پر توبیخ کرنیکے کیا معنی لیکن
علاوہ ان باتون کے یہ جواب کسی طرح لائق تسلیم کے نہین اسلیئے کہ مخالفت عثمان کی سیرت شیخین سے
اگر اس عبارت مین مذکور نہین ہی لا امر اختاہ ولا اشار بہا اور یہ عبارت خطبہا کوفہ مین حضرت امیر نے
ارشاد فرمائی ہی اسوقت عثمان کہان تھی اور فتنہ و فساد کہان اور اگر توبیخ عثمان حضرت امیر کو منظور
ہوتی تو صراحتاً کیون نہ فرماتی کہ عثمان نی ایسا ایسا کیا اور اونکی زمانہ مین فتنہ و فساد پیدا ہوا اگر کوئی کہے
کہ صاف کہنی مین لوگون کی مخالفت کا ڈر تھا اوسکا جواب یہ ہی کہ جس بات کا ڈر تھا یعنی مخالفت اہل شام
وہ موجود ہی تھی اور صرف حضرت عثمان کے قتل کے بہانہ اہل شام حضرت علی سی پھر گئے تھے اور
نوبت مقاتلہ اور مجادلہ کی پہونچ چکی تھی پس اس سی زیادہ صاف کہنے مین کس مضرت کا اندیشہ تھا شاید
شیعون نی یہ مثل نہین سنی کہ انا الغریق فما خوفی من البلل یعنی مین ڈوبا ہوا ہون پھر مجھکو بھیگنے کا کیا ڈر ہی
علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ کے اس جواب کا یہ جواب دیا ہے کہ کسی نی علماء امامیہ سی یہ توجیہ جو صاحب
تحفہ بیان کرتی ہین نہین کی گویا علامہ موصوف نی مثل پہلی جواب کے اس جواب سی بھی انکار کیا اور
اسکو شاہ صاحب کا جھوٹھ تصور کیا کما قیل قولہ و بعضی از امامیہ چنین گفتہ اند کہ غرض حضرت امیر توبیخ
عثمان و تعریض براوبود الخ قولنا ہیچیک از امامیہ این توجیہ نہ کردہ مگر ابن ابی الحدید در شرح این کلام
این مقالہ را بطرف جارودیہ کہ از فرق زیدیہ است نسبت دادہ الی قولہ بعض مقالہ زیدیہ را با مامیہ نسبت
دادن کذب صریح است لیکن یہ جواب علامہ کنتوری کا مثل پہلی جواب کے غلط ہی اسلئے کہ خود علماء امامیہ
نی اس جواب کو قبول کیا ہی اور اوس سی انکار نہین کیا معلوم ہوتا ہی کہ علامہ کنتوری نی ان اقوال
کو ملاحظہ نہین فرمایا اسلیئے اوس سی انکار کیا یا دیدہ و دانستہ عوام کو دھوکا دیا اگر کسی کو علامہ
کنتوری کی جہالت یا دھوکا دہی دریافت کرنا منظور ہو تو وہ ابن میثم بحرانی کی تحریر کو اونکی شرح
نہج البلاغت مین دیکھے چنانچہ بلفظہ ہم اس عبارت کو نقل کرتے ہین اور علماء اثنا عشریہ کی خدمت مین
اسی تحفہ گذرانتی ہین واعلم ان الشیعۃ قد اوردوا ہہنا سوالاً فقالوا ان ہذہ الممادح التی ذکرہا
علیہ السلام فی احد ہذین الرجلین ینافی ما اجمعنا علیہ من تخطئتہما واخذہما لمنصب الخلافۃ فاما ان لا یکون ہذا الکلام

من کلامه علیه السلام او ان یکون اجماعنا خطاءً ثم اجابوا من وجهین احدهما التسلیم تتنافی المذکور فانه جاز ان یکون ذلک المدح منه علیه السلام علی وجه استصلاح من یعتقد صحة خلافة الشیخین واستجلاب قلوبهم بمثل هذا الکلام الثانی انه جاز ان یکون مدحه ذلک لاحدهما فی معرض توبیخ عثمان لوقوع الفتنة فی خلافته واضطراب الامر علیه واثارة سبب المال المسلمین بهو وحواشیه حتی کان ذلک سبباً لثوران المسلمین من الامصار وقتلهم له ونبّه علی ذلک قوله وخلفت الفتنة وذهب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرها وسبق شرها وقوله وترکهم فی طرق متشعبة الی آخره فان مفهوم ذلک یستلزم ان الوالی بعد هذا الموصوف قد اتصف باضداد هذه الصفات والله اعلم انتهی بلفظه یعنی شیعون نی اس قول کی نسبت یہ بحث کی ہی کہ یہ تعریف حضرت امیر کی بہ نسبت ابوبکر یا عمر کی مخالف ہماری اجماع کے ہی جو بہ نسبت خاطی ہونی اونکی ہی کہ اونہون نی منصب خلافت کو غصب کیا اور جور و ظلم کیا پس دو حال سی خالی نہین یا تو یہ کلام حضرت امیر علیہ السلام کا نہین ہی یا اجماع ہم شیعون کا بہ نسبت خطاء شیخین کے خطا ہی اور اسکا شیعون نی دو طرحسے جواب دیا ہی اول یہ کہ ہم مخالفت کو اسطرحسی دفع کرتے ہین کہ جائز ہے کہ یہ تعریفین حضرت علیؑ کی بہ نسبت ابوبکر یا عمر کی بہ نظر استمالہ قلوب اون آدمیون کے تہین جو کہ حسن سیرت اور صحت خلافت شیخین کے معتقد تھے دوسری یہ کہ یہ تعریفین بنظر توبیخ عثمان کے تہین کہ امر خلافت بسبب ظہور فتنون کے اونکے زمانہ مین ابتر ہوگیا اور مسلمانون نی بلوہ کرکے اونکو قتل کیا اور یہ جواب قرین قیاس ہی اسلیئے کہ عبارت سے اس خطبی کے معلوم ہوتا ہے کہ جو خلیفہ بعد اوسکی جس کی تعریف حضرت علی کرتے ہین ایسا تہا کہ جس مین صفات متذکرہ کی اضداد جمع تہی اس تحریر سے علامہ بحرانی کی چند فائدے حاصل ہوے اول یہ کہ جو انکار علامہ کنتوری نی کیا تہا کہ ہیچ یک از امامیہ این توجیہ نہ کردہ اوسکا بطلان ثابت ہوگیا اور اونہین کے مجتہد اور پیشوا کے اقرار سی انکا جہوٹہا ہونا ظاہر ہوا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ او لا بجائی فلان کے اصل خطبہ مین لفظ ابوبکر یا عمر کا تہا اور پیچہی اصل لفظ کو بدلکر لفظ فلان لکہدیا اسلیئے کہ کیونکر عقل سلیم قبول کرسکتی ہے کہ حضرت امیر سا فصیح و بلیغ ایسی خطبی مین لفظ مبہم بیان فرمادی اور بجائی نام کی حرف فلان ارشاد کریں تیسری ثابت ہوتا ہے کہ اوسوقت تک جبکہ علامہ بحرانی نی شرح نہج البلاغت لکہی تمام شیعہ لفظ

سه ... بسبب ایذای المسلمین ... اصل عبارت ... ١٢ نصف صفحہ

فلان سی یا حضرت ابوبکر سمجھتی تھی یا حضرت عمر مراد لیتی تھی اس لئی کہ شارح موصوف شیعونکی قول کو نقل کرکے کہتا ہی فقالوا ان ہذا الممادح التی ذکرہا علیہ السلام فی احد ہذین الرجلین کہ شیعہ کہتے ہین کہ یہ ممدوح دو مین سی ایک ہی یا ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما چوتھی اس تحریر سی تقریر قطب الاقطاب راوندی کی مہمل ہوگئی یعنے اونہون نی اپنے بچانیکے لیئے یہ توجیہ کی کہ مراد فلان سے وہ شخص ہی جو کہ سامنی پیغمبر خدا کے مرچکا تھا اس لئی کہ اگر اوس تقریر کو اور علمائ شیعہ قبول کرلیتے اور اسکو مہمل جانکر مطروح نکر دیتی تو ایسی تاویلات کی حاجت نہوتی جو علامہ بحرانی نے شیعونکیطرفسے بیان کئی ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ جواب فرقہ جارودیہ کا ہی جو بعض فرق شیعہ سی ہین اور امامیہ کیطرفسے بھی جواب کتنزلی ہوسکتا ہے تقریر دلپذیر اسکی یہ ہے کہ ہرچند شیخین اہلسنت نے بموداۓ منکم من یرید الدنیا و تریدون عرض الدنیا بطمع دنیا غصب خلافت حقہ جناب امیر علیہ السلام کے اور میراث حضرت رسول کو حسب قول جناب امیر خطبۂ شقشقیہ مین آہی تراثی نہبا لوٹ لیا اور سلطنت عرب و عجم کی بنام خلافت سراپا جلافت غارت گر ہوے لیکن ظاہر اپنا بہ لباس اتقا و پرہیزگاری ملبس کرنیسی تسخیر قلوب عوام کے کہ وہ سب معتقد انکی خیر و خوبی کے ہوے اور ریاست و سیاست مین وہ چالین چلے کہ جس سے اونکی زمانیمین کوئی فتنہ و فساد ایسا نہین ہوا کہ موجب اونکی جان جانیکا اور بعد اونکی ہزار ونکی جان جانیکا ہوتا بخلاف حضرت عثمان کے کہ انتہا کے جور و ستم کی راہو نپر چلے اور فرعون بسامان نہین بلکہ بسامان ہوگئی اپنی بھیہیو نکو اور اپنی داما دون کو بنی امیہ سے ایسا بلاد و امصار پر مسلط کیا کہ انتہا کا فسق و فجور و زناکاری و شراب خواری و جفاکاری و مردم آزاری زمانیمین پھیلگیئی یہانتک کہ یہ سب اونکی جانکا جنجال ہوا اور جسم شریف اونکا طعمۂ کلاب و شغال ہوا پس جناب امیر تعریضاً علی عثمان و توبیخاً لحزبہ حزب الشیطان فرماتے ہین جسطرح محاورات مین جاری اور زبانون پر دایر و سایر ہی کہ جب ایک ظالم کے بعد کسی دوسری ظلم سے سابقہ پڑتا ہے تو کہتے ہین کہ رحمۃ اللہ علی النباش الاول یعنی غاصبین اولین نی وہ نہین کیا جو ثالث ثلثہ نے کیا کہ وہ لوگ ظاہر مین سے فی الجملہ مصداق الصفات

سے کہ تھے اور اونکے معتقدین اونکو متصف بصفات مذکورہ سمجھتی تھی بخلاف حضرت عثمان کے
کہ اونمین تو سوائی اضداد اس صفات کے کوئی صفت نہ تھی اور اس سے لازم نہین آتا ہی
کہ جو فی الجملہ متصف ساتھ کسی صفت کے ہو وہ خلیفہ برحق بھی ہو اور غاصب نہو بہت سے
کفار متصف بعض صفات حمیدہ ہوتے ہین اور بہت سے سلاطین جو متصف بصفات عدل و
داد و پابند شریعت ریاست و سیاست تھے اور کوئی اونمین سے خلیفہ حق نہ تھا و لو باطلاً فضلاً
عن کونہ حقاً اور سب کو جانے دیجئے اس زمانہ پر نظر کیجئے دیکھئے ہماری سرکار فیض آثار دولت
انگلشیہ ساتھ اکثر ان صفات کے جو جناب امیرؑ نے توصیف خلیفین متخلفتین مین بیان فرمایا ہے
متصف ہین کہ بعض دیرات ہند کیسا بد معاشونکی نسبت قوم الاودود اوی الغد کیا ہی کہ اونکی بھی
طبیعت کو براستی بدلا اور آونکی امراض نفسانی کی مثل بغض و حسد و طمع مال مردم خوری و جعلسازی
و سینہ زوری و خیانت و چوری کی ایسی دوا کی کہ مجال نہین ہی کہ علانیہ کوئی اسکا اظہار کر سکے اور
عبادت خدا اپنے طور پر کرتا اور خدا سے ڈرنا یہ سب پایا گیا ہی اور سنت عدل و داد کو قایم
کیا ہی اور رشد آمد قدیم کا طریقہ جاری رکھا ہی اور بدعات نو احداث بالکلیہ متروک و ممنوع ہوئے ہین
اور بنا بر زعم اہلسنت یہی صفات موجب حقیت خلافت ہین پس حضرت ملکہ معظمہ کے خلافت مین بنا بر
عقیدہ اہلسنت کوئی جائی شک و شبہہ نہین ہی پھر اس خلافت حقہ سے کبھی قصد بغاوت بحیلہ جہاد نہ کرنا
ورنہ جیسی سزائین پا چکی ہو ویسی ہی پھر پاوگے اور شیعونکے بیان تو جہاد ہی نہین ہی اور جب وقت ہوگا تو
اونکا اعتقاد یہ ہی کہ ہماری امام کے ساتھ حضرت عیسی ضرور ہونگے اور جب وہ ہونگے تو پھر کل جہانکی عیسائی
اونکی شرف متابعت سے بہرہ یاب ہونگی پس ہم لوگون نے جسطرح سے ابتدا سے آجتک نصاری سے جہاد
نہین کیا قیامت تک نہ کرینگے اسلئے کہ جہاد غیر وقت جہاد مین نہین ہو سکتا اور وقت جہاد مین نصاری سے جہاد
کے کوئی معنی نہین اور اگر کوئی صاحب حضرات اہلسنت سے کہین کہ خلافت مین ساتھ ان صفات کے
ایک ایمان خاص کی بھی شرط ہی تو ہم کہینگے کہ آج تیرہ سو برس سے ایمان خاص حضرات خلفائے ثلثہ
کا آپ سے ثابت نہین ہو سکتا ہے اور یہی اول بحث ہماری آپکی ہے کہ آپ اونکے

مدعی ہین اور ہم لانسلم کہتی ہین اور رد و د و ہزار سندین منع کی امثال الفین سی لاتی ہین اور آپ سی
اپنی دعوی پر آجتک ایک دلیل بھی قایم نہو سکی کہ جسکا صغری اور کبری درست اوترجاتا قولہ بعض
علماء امامیہ نی اسطرح پر جواب دیا ہے اقول آپ کے جد فاسد کے بڑے بھائی شیخ ابن ابی الحدید
تو اس جواب کو جواب غرقہ بارد بیہ فرماتی ہین اور آپ جواب امامیہ کہتی ہین نہایت ناخلفی کرتی ہین
کہ اپنی بزرگونکو جھٹلاتی ہین قولہ توبیخ عثمان ہی اقول شرح ابن ابی الحدید مین مذمت و تنقیص
و تعریض عثمان ہی اور آپ کے جد فاسد الافسد نی تعریض کے ساتھ توبیخ بھی بڑہا دی اور
آپنی بغرض فاسد اسکی کہ توبیخ مردی کی کیا ہو سکتی ہی تعریض نکالکر فقط لفظ توبیخ رکھلیا حالانکہ
ابن ابی الحدید کی شرح مین تحت مقولہ جارودیہ انہ کلام قالہ فی ایام عثمان ہی قولہ حصول مطلب
کی لیی کافی تھا اقول یہ دعوی بی دلیل ہی جس بات کو جناب امیر علیہ السلام کافی نہ سمجھین اسکو
کافی سمجھنی والا سزاوار کسی لقب مستکرہ کا ہو سکتا ہی قولہ اس جھوٹھ بولنی سی معصوم کو کیا حاصل
تھا اقول المرء یقیس علی نفسہ پیروان کاذب و غادر و خاین سبکو اپنا ہی سا سمجھتی ہین ترجمہ الفاظ مین
ہمنی بیان کیا کہ کوئی حرف کلام امیر علیہ السلام مین جھوٹھ نہین ہی مگر شاہ جی ایسی جھوٹھی دش جھوٹھ
البتہ کہتی ہین پھر اونکی اور تمہاری جھوٹھ کہنی سی کیا ہوتا ہی قولہ سیرت شیخین کی حضرت امیرؑ کے
نزدیک پسندیدہ الی قولہ تو خلافت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اقول اگر سیرت کسی کافر کی
یا بعض افعال نفاقی کسی منافق کی قابل پسند ہوی تو اس سی ثبوت خلافت حقہ جو منصوص من اللہ
والرسول ہو ہرگز نہین ہو سکتی ہی بلکہ ثبوت ایمان بھی نہین ہو سکتا ہی فضلاً عن الخلافہ اور ثبوت
خلافت اور حسن سیرت مین تلازم کسی دلیل سی ثابت کرنا ضرور ہے ورنہ دعوائی باطل سی کیا
حاصل ہی قولہ توبیخ کرنیکی کیا معنی ہین اقول وہی معنی ہین جو رحمۃ اللہ علی النباش الاول کی معنی ہین یعنی
ظالم بہ نسبت اظلم کے اور کافر بہ نسبت اکفر کے بہت غنیمت ہے قولہ ہرگز اتنا عبارت مین کوہ
نہین ہی لا صراحتاً ولا اشارتاً اقول عقلا صراحت کنہی سے لگانا [illegible] ہر جگہ ہے نہ سمجھین
جب خداوند تعالی نی عائشہ و حفصہ پر غضبناک ہو کر فرمایا کہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ

ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات الآیہ یعنی اگر پیغمبر ہمارا تمکو طلاق دی تو قریب ہی کہ تمہارے بدلے پروردگار اونکا اونکو تمسی بہتر ازواج دی کہ وہ مسلمات اور مومنات اور صاحب ایسی ایسی صفات کی ہونگی تو اس طرز بیان سی عقلا سمجھ گئی کہ عائشہ وحفصہ نہ مسلمات ومومنات ہی تھین نہ صاحب دیگر صفات تم ایسی احمق نہ سمجھین تو ہم کیا کرین اگر تمکو اور تمہاری جد فاسد کو علم فصاحت و بلاغت مین کچہہ دخل ہوتا تو ہرگز نفی صراحۃً واشارۃً نہ کرتے قولہ یہ عبارت خطبہ ہائی کوفہ مین حضرت امیرؑ نے ارشاد فرمائی اقول جارود یہ جو جیب باین جواب ہین وہ تو کہتے ہین کہ قالہ فی ایام عثمان اور آپ کے بباطی صاحب کی بساط مین نکلا کہ کوفہ مین فرمایا تھا اگر یہی صحیح ہی تو کیا حرج ہی تعریض مردہ؛ وسکی ہو خواہ ہونیکی توبیخ ہی قولہ اوسوقت عثمان کہان اور فتنہ و فساد کہان اقول آپ کو نہین معلوم عثمان اپنی مقرمین اور فتنہ وفساد از شام تا کوفہ تھا جسکا تخم ثلثہ بو گئی تھی قولہ تو صراحۃً کیون نہ فرماتی اقول اگر الکنایۃ ابلغ من التصریح نہوتا تو صراحۃً ہی فرماتے قولہ لوگونکی مخالفت کا ڈر تھا اقول مخالفت مخالفین کا ڈر کہنا کمال حماقت شاہ صاحب کی اور آپ کی ہی جبکہ جدال وقتال قایم ہوا اونکی مخالفت کا ڈر کیسا باقی رہا احتمال اونکی مخالفت کا جو بظاہر موافق تھے پس یہ کلام بنظر اوسیکے فرمایا تا لوگ جانین کہ ثالث ثلثہ بہ نسبت ثانی اثنین یا اول اثنین کے افسق واظلم تھا اسلیئی کہ وہ دونو ظالم وغاصب وخاین وغادر وفاسق وفاجر بظاہر متلبس بلباس زہد وتقوی وعفت شعاری تھی اور ثالث تو اونکی اوڑہ کے شکاری تھی اور یہ تیسری جام خوری اور حرام کاری وبدکرداری اور مردم آزاری مین بیحیا اور بیغیرت اور بیحجاب تراز فواحش بازاری تھی اور غرض اوحضرت کی یہ تھی کہ اہل شام مشوم نافرجام جو طالب خون ایک فاسق وفاجر بدانجام کے ہین نہایت گمراہی وبیدینی مین ہین ہرگز اونکے شریک ہونا چاہیے اور اونکی طرف نہ جانا چاہیے لیکن باوجود اس وعظ وپند کے سگان جیفۂ دنیا ہر روز کچھ نہ کچھ معاویہ غاویہ کیطرف چلی جاتے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ سولہ قبیلہ قریش سی کل مین قبیلہ حضرت کیطرف رہگئی اور تیرہ معاویہ سی جا ملے اور ہماری اس بیان سی ثابت ہوگیا کہ عدم ذکر نام عثمان بخوف مخالفت نہ تھا بلکہ بلحاظ بلاغت تھا

لان الکنایۃ ابلغ واوقع فی القلوب کما قیل فی قیل یا ارض ابلعی مارک فی مقام قلنا یا ارض ابلعی قولہ جواب
اوسکا یہ ہی اقول سوال ہی لغو ہی اسلئی کہ بیان ابلغ غیر ابلغ سی راجح ہی اور جواب بھی لغو ہی اس لئی کہ
مخالفت مخالفین سی ڈرنا کیا قولہ یہ مثل نہین سنی اقول سنی ہی مگر یہ مثل اسمقام مین نہایت بیمحل ہی
اس لئی کہ مبنی ہی اوپر خوف مخالفین کے اور وہ خود شاہ صاحب کی سفاہت اور حماقت ہی پس
متشبث ساتھ ایسی مثل بیمحل کی ہونا یا دوہ مثل الغریق یتشبث بکل حشیش ہی کیا یہ مثل سنیون نے
نہین سنی ہی قولہ مثل پہلی جواب کے اس جواب سی بھی انکار کیا اقول جناب علامہ نی نہ پہلی جواب
سی انکار کیا نہ دوسری سی بلکہ پہلی کی نسبت یہ فرمایا کہ ہمکو اسکی احتیاج نہین ہی اور دوسری کی نسبت
یہ فرمایا کہ یہ جواب جارودیہ ہی اسکی بھی ہمکو احتیاج نہین قولہ خود علماء امامیہ نی اس جواب کو قبول
اقول ناقل کو قایل اور غیر مذہب کو قایل کہنا حماقت قدیمی حضور کی ہی قولہ انکار نہین کیا اقول
اس لئی انکار نہین کیا کہ آپ لوگونکی سرکی خارش مٹا دینی کی لئی یہ جواب بھی کافی ہی قولہ ہم آن عبارت کو
نقل کرتے ہین اقول افسوس ہی کہ کوئی کحال ایسا نہین ہی جو ہماری اندھی مخاطب کی آنکھون مین
کوئی سرمہ ایسا لگائی کہ اوسمین کچھ روشنی آجائی اور پھر وہ سرمہ گلی مین بھی سما جائی کہ حلق سے
کوئی صدا باہر نآئی اور ہمارا اندہا دیکھ لے کہ اس عبارت مین لفظ امامیہ نہین ہی بلکہ لفظ شیعہ ہی
کہ جارودیہ پر بھی صادق ہی پھر کس لفظ نی دلالت کیا کہ یہ جواب امامیہ کا ہی اور اس عبارت سی
بالتصریح ثابت ہی کہ یہ جواب اونہین شیعون کا ہی جو اس عبارت کو حق ابو بکر اور عمر مین سمجھتی ہین
لیکن جو شیعہ کہ حق غیر مین سمجھتی ہین مثل جناب قطب راوندی کی امامیہ سی اونکو ان جوابون کی کچھ
حاجت نہین ہان تفنناً وتنزلاً سنیون کی دندان شکنی کے لیئے امامیہ بھی یہ جوابات دیسکتی ہین قولہ
چند فائدی حاصل ہوی اقول ہر فائدہ بیفائدہ ولاحاصل ہی قولہ اوسکا بطلان ثابت ہوگیا
اقول کہانسے ثابت ہوگیا ہرگز لفظ امامیہ اونکی عبارت مین نہین ہی کوئی احمق من الہبنقہ کہیگا کہ
لفظ شیعہ سی امامیہ ثابت ہوگیا قولہ اونکا جھوٹھا ہونا ظاہر ہوا اقول واللہ اس عبارت سی
اونکا سچا اور بچا ہونا اور تمہارا اور تمہاری جد فاسد کا لُچّہ سب جھوٹھون کا بچہ ہونا ظاہر ہوا قولہ

دوسری یہ معلوم ہوا کہ اولا بجائی فلان کی اقول اس عبارت کے کس فقرہ سی کس لفظ سی کس حرف
سی یہ معلوم ہوا کہ آگے ابوبکر یا عمر تھا پھر اونکی جگہہ فلان کیا گیا اگر ایسا ہی تھا تو اونکی اجداد فاسدہ
مثل ابن اثیر اور ابن ابی الحدید نی کیون فلان ظاہر کیا اور ابوبکر یا عمر کو کیون آدس فلان مین لیا
قولہ اس لئی کہ کیونکر عقل سلیم قبول کرسکتی ہی کہ جناب امیر سا فصیح و بلیغ ایسی خطبہ مین لفظ مبہم
بیان فرماوی اقول یہ دلیل تو نہایت محکم اور سد سکندری سی بھی زیادہ مستحکم ہے کہ سنیون کو
مثل صوفیون کی وجد و رقص مین لا دیگی اور برہنہ کرکے نچا دیگی مگر عبارت منقولہ مین تو کہین اسکا
ذکر نہین ہی پھر اوسکی فوائد سی کیونکر ہوجی در واقع کلام فصحا اور بلغا مین لفظ مبہم برا عیب ہی اسی سی
اگر شیعہ کہین کہ جناب امیر علیہ السلام کو تو خوف فتنہ و فساد دوستان شیخین تھا اور رضا کو تو کسی کا
خوف نہ تھا پھر اونسی جو فرمایا یا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ایسی کلام فصیح و بلیغ مین
جو بحد اعجاز پہونچا ہی لفظ مبہم نہین ہوسکتا ہی بس ضرور ہے کہ لفظ ابابکر یا عمر ہو مگر غلامان عثمان
محرق القرآن نی ابوبکر و عمر کو نکالکر فلان کردیا یقین تو ہی کہ حضور کو ہمین کوئی جائی عذر نہو اور اگر
ہو تو معاف فرمائیں کہ اپنی اپنی سمجھ ہی قولہ تمام شیعہ لفظ فلان ہی اقول اس عبارت مین تمام شیعہ کا
لفظ نہین ہی بلکہ الشیعہ کا لفظ ہی اور اصول مین ثابت ہوا ہی کہ جمع محلی باللام مفید عموم ہے
نہ واحد محلی باللام قطع نظر اس سی و ما من عام الا وقد خص بھی چار سطر پیشتر اس عبارت سی قول جناب
قطب راوندی مذکور ہوچکا ہی پھر وہ اور انکی اتباع کیا شیعون سی نہ تھی جو آپ فرماتی ہین کہ تمام شیعہ
لفظ فلان سی ابوبکر یا عمر مراد لیتی ہین قولہ قطب الاقطاب راوندی کی مہمل ہوگئی اقول بلکہ اونکی تحریر
سی آپکی تحریر کہ تمام شیعہ لفظ فلان سی ابوبکر مراد لیتی مہمل ہوگئی اس لئی کہ اونکی زمانہ سی آجتک اونکی
اتباع ابوبکر مراد نہین لیتی اور اگر کسی نی ستر لاو نقضا مراد لیا تو یہ اور بات ہی اصلی قول اونکا یہ نہین
ہوا قولہ جو کہ سامنی پیغمبر خدا کے مرچکا تھا اقول یہ وہی جھوٹہونکی جھوٹی کی جھوٹی ہانک ہی عبارت
قطب راوندی مین پیغمبر خدا کے سامنی مرنیکا ذکر نہین ہی اور اگر الفاظ خطبہ مجمول اوپر تہذیب
اخلاق کے ہون نہ اوپر سیاست مدن کی تو اوسمین ہی کوئی قباحت ہوگی لکھا خسرنا الیہ قولہ

مطروح نہ کرو تھی اقول کونسی لفظ اوپر مطروح کردینیکے دلالت کرتی ہی بلکہ بقول تمہاری اوسکا ذکر کرنا اور اوس سی انکار کرنا دلیل مقبولیت ہی نہ مطروحیت قولہ تو ایسی تاویلات کی حاجت نہوتی اقول تاویلات تنزلًا و تفضّلًا کرتے ہین کیا قباحت ہی جہان کوئی خبر احاد سی متواترات کے خلاف ہوتی ہی اولًا اوسکو غیر مسلم کرتی ہین ثانیًا اوسکی تاویلات کرتی ہین کما فی روایات التشبیہ والتجسیم والتاویل کما فی ایات التشبیہ والتجسیم

قال المخاطب المعظم ہداہ الی سبل السلام

اگرچہ اس تحریر سی جو ہم کر چکے سب مطلب حاصل ہوگیا اور علماء شیعہ کی توجیہات کا لُوچ اور بیہودہ ہونا ثابت ہوگیا لیکن ہم ذرا اس امر کی اور تصریح کرتے ہین کہ لفظ فلان سی علماء شیعہ کے نزدیک وہی شخص مراد ہین یا حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت عمر چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ تحفہ مین فرماتی ہین ولیکن شارحین نہج البلاغۃ از امامیہ در تعیین فلان اختلاف کردہ اند بعضی گفتہ اند کہ مراد ابوبکر است و بعضی گفتہ اند عمر است لیکن علامہ کنتوری نی موافق اپنی عادت کے اس سی بھی انکار فرمایا اور اوسکو بھی شاہ صاحب کا جھوٹ تصور کیا چنانچہ جواب تحفہ کا انہون نی لکھا ہی کہ اسمین اس تحریر کا شاہ صاحب کی ان لفظون سی جواب دیا ہی قد قال تمادی الافک مبین از ین ناصبی باید پرسید کہ کدام شارح امامیہ گفتہ کہ مراد ابوبکر یا عمر است خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حیدر علی صاحب قبلہ جنکی نام سی شیعون کی بدن مین رعشہ و لرزہ پیدا ہوتا ہی اسکی جواب مین فرماتی ہین سبحانک ھذا بہتان عظیم زیرا کہ مراد از ین شراح امامیہ مثل بحرانی ہستند و لیکن چون ابن بی نصیب کتب مذکورہ را ندیدہ میگوید کہ کدام شارح امامیہ گفتہ کہ مراد ابوبکر یا عمر است اینک عبارت رئیس الحکماء والمتبحرین کمال الدین مذکور بگوش خود بشنو و خاک مذلت بر سر خود بریز و از من تکلم و تصنیف بر خیز حیث قال وعن قطب الدین الراوندی انہ اشارۃ الی المخفی الا کمال الدین جو ایک نامی عالم شیعہ کے ہین وہ شرح نہج البلاغت مین لکھتی ہین کہ فلان کی لفظ سی مراد لیتی ہین باختلاف ہی قطب راوندی جو ایک بڑی عالم شیعہ کے ہین کہتی ہین کہ حضرت امیر کی مراد اس فلان سی کوئی دوسرا آدمی ہی جو کہ پیغمبر صاحب کے سامنے دنیا سی رحلت کر گیا تھا اور ابن ابی الحدید کا قول ہے کہ مراد اوس سی عمر ہین لیکن میری نزدیک مراد

فلان سی ابوبکر ہین فقط اسکو دیکھکر حضرات شیعہ کو چاہیے کہ اپنی محدثین اور علماء کی جوابات پر خیال کرین کہ باوجود موجود ہونی ایسی روایات کے اوس سی انکار کرتی ہین اور حضرت مولف تحفہ قدس سرہ کو جھٹلاتی ہین اور عوام کو دھوکھا دیتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اگرچہ اوس تحریر سی جو ہم کرچکی بساطی صاحب اور موچی صاحب کی کل تقریرات کا پوچ و لچر و بیہودہ اور گوز خر ہونا بخوبی ثابت ہو گیا مگر پھر بھی ہم اونکی اور اپنی مخاطب کی سفاہت اور حماقت اور بیہودگی اور پوچ گوئی ثابت کرتی ہین اور کہتی ہین کہ علمای شیعہ سی کسی نی حتماً اور جزماً للہ بلاد فلان یا بلاء فلان مین علی اختلاف النسخ ابوبکر یا عمر نہین مراد لیا ہی بلکہ اگر مراد بھی لیا ہی تو تنزلاً اور تفنناً مراد لیا ہی چنانچہ فاضل ابن میثم بحرانی رحمۃ اللہ نی اولاً قول قطب راوندی علیہ الرحمہ کو ذکر کیا اور ابتداءً ذکر کرنا دلیل اس بات کی ہی کہ یہی قوی ہی اور یہی قول مقبول اونکا ہی اس لیئی کہ ضعیف او غیر مقبول کو متاخر کرتے ہین اور بعد اوسکی قول ابن الحدید کا نقل کیا کہ وہ حضرت مثل فاضل جزری کی عمر کو اسکا لیتی ہین لیکن چند دلیل وسکی بیان فرماتی ہین جو بہت ضعیف بلکہ لغو ہی چنانچہ کہتی ہین لم یرد عثمان لوقوعہ فی الفتنۃ وتشبہا بسببہ ولا ابابکر لقصر مدۃ خلافتہ وبعد عہدہ عن الفتن فکان الاظہر انہ اراد عمر یعنی آنحضرت نی عثمان کو مراد نہین لیا اسلیئی کہ کل فتنہ بسبب اونہین ذات شریف کی ہوی اور ابوبکر کو بھی مراد نہین لیا اسلیئی کہ زمانہ خلافت اونکا بہت تھوڑی دن رہا اور وہ بعید العہد تھے زمان فتن سی پس اظہر یہ ہی کہ عمر کو مراد لیا ہی انتہی آئندہ کہتا ہی کہ تھوڑی دنون زمانہ خلافت رہنا مانع مدح وحیثیت ممدوح نہین ہی اور جسقدر ابوبکر بعید العہد فتن سی ہوا اسیقدر دخل فی المدح ہی پس یہ دونون دلیلین کچھہ نہین ہین بنابرین ابن میثم علیہ الرحمہ بعد عبارت مذکور فرماتی ہین اقول ان ارادتہ لابی بکر اشبہ من ارادتہ لعمر یعنی اس تقدیر پر مین کہتا ہون کہ مراد لینا ابوبکر کو مراد لینے عمر سے قوی ہی غرض فاضل میثم علیہ الرحمہ کی یہ ہی کہ اگر ہم تنزلاً وفرضاً وتسلیماً قول قطب راوندی سی درگزر کرین اور فرض بھی کرین کہ ضرور یہی کلمہ ابوبکر یا عمر ہی مراد ہی تو بجز عمر کا مراد لینا جیسا کہ ابن ابی الحدید بدلائل ضعیفہ کہتا ہی سخیف و ضعیف ہی

کہ دلیلین اوسکی لغو ہین بلکہ اس صورت مین قوی ابو بکر کو مراد لینا ہی کیونکہ علاوہ ضعف دلائل عمری کی ایک دلیل قوی مراد نہ لینی عمر کی یہ ہی کہ اونحضرت نی خطبۂ شقشقیہ مین خلافت عمری کی مذمت بت کی ہی پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مذموم بعینہ ممدوح ہو جائی اور خطبۂ شقشقیہ کا ذکر تو اکثر آچکا ہی کہ صنادید سنیہ مثل فیروزآبادی وگجراتی و جزری وغیرہ کی تسلیم کرتی ہین کہ یہ خطبہ جناب امیر علیہ السلام کا ہی اور اوس مذمت کی بعض فقرات یہ ہین

صیّرها فی حوزة خشناء یغلظ کلمها ویخشن مسّها ویکثر العثار فیها والاعتذار منها فصاحبها کراکب الصعبة ان اشنق لها خرم وان اسلس لها تقحّم فمنی الناس لعمر الله بخبط وشماس وتلوّن واعتراض الحدیث

محصل یہ ہی کہ حضرت ابو بکر نے اپنی مقعد پر حضرت عمر کو بٹھالا اور خلافت کو بیچ ایسی طبیعت درشت اور خشن کی ڈالا کہ اوسکی درشتی کلام دلون کو زخمدار کرتی تھی اور اوسکی نزدیک جانا گویا غبار دار درخت کو چھونا تہا ہر ہر قدم ٹھوکرین کھاتا تھا اور پھر عذر خواہ ہوتا تھا پس صاحب ایسی طبیعت کا مشابہ ہی ساتھ سوار ناقہ تند و شور پشت کے کہ اگر زمام کھینچی تو ناک اوسکی پھٹی اور اگر باگ ڈھیلی رہی تو جا پڑی ہلاکت مین پڑی پس قسم بہ بقائی خدائی عز و جل کہ اوس وقت لوگ مبتلا ہوئی عجب تخبط و اضطراب مین اور رنگ برنگ ہونی اور لڑ پڑا چالین چلنی مین الحاصل حضرت عمر کی تلون طبعی ہی لوگون کی ناک مین دم تھا ایک قضیہ مین ستر ستر بلکہ سو سو حکم دیتی تہی کما مر تفصیلہ قبل ذلک نعم ما قال بعض الاحبّاء اقتباسا بشعر المتنبی ؎ تلوّن الفاروق من فرط العمی بجهله کما تلوّن الحرباء یعنے حضرت فاروق اپنی کوری جہالت سی مثل گرگٹ کے ہر دم رنگ بدلتی تہی قولہ اسکو بہی شاہ صاحب کا جہوٹ تصور کیا اقول شاہ صاحب کی جہوٹ مین کوئی شک نہین ہی اونکی ہزارہا دن جہوٹ سی ایک جہوٹ یہ بھی ہی کہ قول کل شارحین کو منحصر فرماتی ہین ابو بکر اور عمر مین حالانکہ خود ہی قول قطب راوندی کو باچند کذب و افتری بیان کرکے اوسکو رد کرتی ہی کہ شخص دیگر مراد نہین ہی پس ہونا قول شخص دیگر کا اونہین کے بیان سے ہی ثابت ہو لیکن اس مقام پر بمقتضائی اگر دروغگو را حافظہ نباشد قول کل شارحین

قال المتنبی

کو منحصر دو ہی مین کرتے ہین کیون حضرت قطب راوندی کل شارحین سی خارج کیونکر ہین حالانکہ اول شارح
وہی ہین اور کل شراح اونکی متبع ہین **قولہ** خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حیدر علی **اقول**
خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حامد حسین صاحب قبلہ نے کفش دوز کے منھ مین سات توے کی
کالک لگا کر اوسکو روسیاہ بسواد الوجہ فی الدارین کرکے چھوڑ دیا جبتلک جواب استقصا نہ لکھوائی تمکو تو
حیدر علی کا نام لینی سی شرمانا چاہیی مگر حضرات اہلسنت مثل فواحش بازاری شرم وحیاسی عاری ہین ورنہ
اس طمطراق سی نام اوس بدنام کا اپنی زبان ناکام پر بر ملا نہ لاتی اور بجائی عثمانی ہیش وپس کو چھپا
اور کچھہ تو شرماتی نام خدا نام خدا ہماری مولانا کا نام نامی کیسا خدائی سامی گرامی کیا ہی کہ جسکی ہستی سی سنیون کا
پیشاب خطا ہوتا ہی بلکہ زیر جامہ نجس ہوجاتا ہی **قولہ** اوسکی جواب مین فرماتی ہین **اقول** یہ جواب ناصواب
کمال نافہمی کا جواب ہی اگر شاہ صاحب یہ سمجھتی ہین کہ بحرانی علیہ الرحمہ قائل ابوبکر یا عمر کے ہین تو وہی غلط سمجھی
ورنہ آپ کے موچی صاحب غلط سمجھے بالجملہ شاہد دمشہود لہ دونو کی شہادت کذب بنا فہمی مقصود بحرانی
علیہ الرحمہ ہی کہ ابتدا مین انہون نی قول قطب راوندی نقل کیا آیں غرض کہ ہی منقول علیہ ہی پھر قول
ابن ابی الحدید نقل فرمایا کہ وہ کہتا ہی کہ مراد عمر یا ابوبکر ہے لیکن عمر اظہر ہے اوسکی بعد رداً علی ابن الحدید
فرماتی ہین کہ بر تقدیر تنزل وفرض تیری قول کی کہ ابوبکر یا عمر ہی مراد ہو تو عمر کو اظہر کہنا تیرا باطل ہے
بلکہ ابوبکر کو اظہر واقوی کہنا چاہیی یعنی بدین وجہ کہ دلائل اظہریت عمر سخیف اور ضعیف ہین قائل تعنا ہین
اور ابوبکر بہتر از عمر ہی اسلئی کہ مذمت عمر کی ابوبکر سی خطبہ شقشقیہ مین بڑہی ہوئی ہی اس قول فرضی تنزلی
کو اصلی قول فاضل بحرانی کہنا ستم برجان انصاف کرنا ہی لیکن کیا کیجیی کہ یہی ستم پر مدار مذہب اہل تسنن
ہی یہانتک تو جواب بات کا بات سی تھا اب جواب باجی ہن کا جوتے اور لات سے ہماری خدائی
حقا ئیکی گفتار مین تہجید و فیکم غلظۃ فرمایا ہی پھر ہم پیروان افظ واغلظ کما فی صحیح البخاری کو جواب سخت
سنجی دہ رشتی کیونکر دین فاضل رشید رشید الدین خان صاحب شوکت عمریہ مین فرماتی ہین کہ بمقتضائی حدیث
الصالحون للّٰہ والطالحون لی سادات کرام ہر طرح قابل اعزاز واکرام وتعظیم واحترام ہین لیکن ہماری
حضرت مخاطب والا مقام اپنی مولانا مولوی حیدر علی صاحب سی ناقل ہین کہ وہ بجائی تعظیم خاک مذلت

سر سادات عظام پر ڈالتی ہین ہمکو ہرگز باور نہین ہوتا اسلیئے کہ وہ بیچاری تو قوم مسلمان سے ہین جنی پیغمبر کی اولاد کے حق مین ایسا ہرگز نہ لکھینگی یہ کام تو کسی شقی کمبخت بدنصیب بدذات موچی یا جی جہان کی لچی زیدی کچی کا ہے کہ سادات کرام و شرفائے عظام سے گستاخی کرتا ہے ہان مسلمانو اگر اپنی پیغمبر کے محب ہو تو اس پاجی کمینہ کم ذات کے منھہ مین تھوکو بلکہ اوسکے پیٹھہ پر تھوکو کہ تمہاری پیغمبر کی اولاد کی تحقیر کرتا ہی اور اگر اسپر راضی ہونگے تو ضرور ہی کہ اپنا حشر مع الیزید ہونے پر راضی ہو جیسا اپنی حق مین مصلحت جانو ویسا کرو ما بر رسولان بلاغ باشد و بس **قولہ** لکھتی ہین **اقول** گو یہ بات لازم نقل قوال ہو مگر یہ تمہارا لکھنا کہ لکھتی ہین جسکا ظاہر یہ ہی کہ خود لکھتی ہین سوای کذب و دروغ کے اور کیا کیسے **قولہ** سامنے دنیا سے رحلت کر گیا **اقول** جب جھوٹھی کسی کہا کہ سامنی رحلت کر گیا **قولہ** ایسی روایات **اقول** کسی روایات بیان تو کہین روایت کا ذکر نہین ہان اقوال علما کا ذکر ہی **قولہ** جھٹلاتی ہین **اقول** جھوٹھی کو نہ جھٹلائین تو پہر کیا کرین

قال المخاطب التمام هداه اللہ سبل السلام

اگرچہ عبارت جناب امیر کی اظہار فضایل ابوبکر صدیق مین ایسی صریح اور صاف ہی کہ بعد اوسکے سنی کے کسی قسم کا کوئی طعن اونپر شیعونکی زبان سے نکل نہین سکتا لیکن جو فضیلتین ان لفظون سے ثابت ہوتی ہین انکو ذرا تفصیل کی ساتھہ ہم بیان کرتے ہین پس واضح ہو کہ اس خطبہ مین جناب امیر نے حضرت ابوبکر صدیق کے دس وصفون کا بیان کیا اول یہ کہ خلق کو جو کجی مین گرفتار تھی نکالکر خدا کی راہ پر لائی اور اونکو راہ راست دکھلائی دوسری امراض نفسانیہ کا اپنی وعظ و نصیحت سے معالجہ کیا تیسرے پیغمبر خدا کی سنت کو قائم کیا چوتھی ایسا انتظام کیا کہ کچھہ فتنہ و فساد اونکی زمانہ مین نہوا پانچوین خاشاک ملامت سے پاک دامن گئی چھٹوین خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی شر سے محفوظ رہی ساتوین خدا کی طاعت جیسی کہ چاہیی بجالائی آٹھوین خوف اور تقوی کا حق بخوبی ادا کیا نوین خلق خدا بعد اونکی تشویش اور حیرت مین پڑگئی دسوین بعد انکی لوگ مختلف ہو گئی چنانچہ انہین اوصاف کی تصریح مین مولانا صاحب تحفہ مین فرماتی ہین پس درین عبارت سراسر بشارت ابوبکر را بدہ وصف عالی موصوف نمودہ لیکن علامہ کنتوری اسکی جواب مین لکھتی ہین ثبت العجبار ثم انقش اول این معنی باثبات باید رسانید بعد او

از لفظ فلان درین کلام ابوبکر است بعد از ان باین اوصاف اثبات فضل ابوبکر باید نمود اسکی تردید مین مولانا حیدر علی صاحب ازالة الغین مین فرماتی هین بحمد الله که هم بنای دیوار محکم شد و هم نقش و نگار صورت بست وخود شراح نهج البلاغة آن اوصاف را که تلک عشرة کاملة عبارت از ان است بهمین عدد یاد کرده اند عبارت بحرانی بعد از ترجیح صدیق باید شنید وصفه بامور احدها تقویمه للاود وهو کنایة عن تقویمه الخ ای مسلمانو حضرات شیعه کو دیکهو کسطرح پر صحابه کی هر فضیلت سی انکار کر جاتی هین اور باوجود اقرار اپنی بزرگون کے صاف منکر هو جاتی هین اور فضیحت اور رسوائی سی بالکل بیخوف هو جاتی هین اس علامه کنتوری نی باین فضیلت جب دیکها کچهه جواب ایسی روایتون کا نهین هی پس مجبوری انکار کرنا شروع کیا اور لانسلم اور لیس بصحیح لکهکر اپنی جواب کو ختم کیا لیکن قطع نظر اسکی که خود علماء شیعه نے اقرار کیا هے که مراد فلان سے حضرت ابوبکر هین یا حضرت عمر بالفرض اگر وه اقرار بهی نه کرتی تو بهی لفظ فلان سی کوئی شخص مراد هوگا یا سوائی حضرات شیخین کے دوسرا کوئی هو یا اونهین مین سی کوئی ایک هو اگر کوئی تیسرا شخص مراد لیا جاوی تو وهی شخص هو گا جو که پیغمبر صاحب کے سامنی مر چکا تها جیسا که قطب الدین راوندی نے دعوی کیا هی اور جبکه یه صفات ایسی شخص کی نسبت جو پیغمبر صاحب کے سامنی مر گیا هو ثابت نهین هو سکتین تو لا محاله مراد فلان سی یا ابوبکر صدیق هونگی یا حضرت عمر فاروق تو پهر اس سی انکار کرنا اور بجواب تحفه کے اپنی نامه اعمال کی طرح چند ورق سیاه کرنا بالکل عبث اور لغو تها اس سی تو یهی بهتر تها که اس روایت هی سی انکار کر جاتی اور حضرت علی کی طرف منسوب کرنیسے منکر هو جاتے یا اوسکو تقیه پر محمول کر کے اپنی جواب مین صرف تقیه کا عذر پیش کرتی لیکن ان دو راهون کو چهوڑکر علامه کنتوری کا تیسری راه پر چلنا سراسر نادانی هی تهی آخر اوسکا لطف اوٹهایا که جس امر سی انکار کیا اور جسی روایت سی منکر هوی اوسی کو همنی اونکی کتابون اور اونکی علماء کی قول سی ثابت کرکے اونکو بدنام کیا ای معاشر مسلمین رحمکم الله اکنون کجا ماند دعاوی لاطائله روافض که در مطاعن تقریر کرده بغرار ان رسائل وکتب را شل نامه های اعمال خود در سیاهی وتباهی گرفتند وانصاف باید داد که حالیا از عمده طعنهای رفضه که در اسفار کلامیه ایشان مبسوط است چیزی باقی است که بعد

شہادت جناب مرتضوی حاجت بہ رد آن افتد پس بر سوء عاقبت این قوم بہ نالہای جانکاہ باید گریست و ریگ بیابان ذلت بر سرہای ایشان باید ریخت اگر حضرت شیعہ کو اب بھی سیری نہ ہوئی ہو اور باوجود ایسی روایتون کے انکی خاطر جمع نہوئی ہو تو ہم اونکی تسکین کے لیئے اب بھی بہت سی سندین اور روایتین صحابہ کرام کی فضیلتمین موجود رکھتے ہیں اور خود ائمہ کرام کی زبان سے اوسکی ثابت کرنے پر مستعد ہین جسکو سننا ہو وہ سنے

یقول المتمسک بولائیہ علی بن ابی طالب علیہ السلام

استدا اگر آپ نی عبارت خطبہ کا ترجمہ بحیفہ کیا تھا وہان ان اوصاف کا ذکر کر چکے ہین پھر اوسکی اعادہ سی کوی فائدہ نہین تھا جز اسکی کہ دو چار جھوٹھ اوسمین بڑھا کر گایا ہو اور اگ پھر گاتی ہین ہمنی بھی ہر ہر لفظ کا ترجمہ بیان کیا اور محمل اوسکا بھی باعتبار معنے مدح و باعتبار معنی ذم و باعتبار ترجمہ بلیح و باعتبار تعریض و باعتبار تقیہ ہم سب بیان کر چکی اب ہماری مخاطب حضرت ابوبکر کے بھاٹ نبکر رسہ گر کتب اونکی تعریف کا پڑھے جلتے ہین شاید چار یار یون سی چار پیسے لیین اسی چار پیسے کی طمع سی آپ کی موچی صاحب نی اپنی ریتی سالی چھوڑ ہی اور نشستگاہ چرمی چھوڑ کر مسند علمی پر بیٹھی اور یہ سمجھی کہ بیت بوریا باف گرچہ بافندہ است نہ برندش بکارگاہ حریر واہ کیا انشاء کے کارگری دکھاتی ہین بالو کی دیوار کو سد سکندر بناتی ہین اور اوسپر زردوزی اور ٹاٹ بافی کے نقش و نگار کھنچواتی ہین اور رائر زنگ مانی و بہزاد کو شرماتی ہین کیون موچی صاحب فقط فاضل بحرانی کی بفرض و تنزل ابوبکر کنی سی ایسی دیوار مستحکم ہو گئی کہ قول ابن ابی الحدید و ابن اثیر جزری جو عمر عمر پکارتے ہین اور قول قطب راوندی جو شخص دگر فرماتی ہین سب باطل ہو گیا اری صاحب عقل کی ناخون لو ہر ہر قدم پر ٹھوکرین نہ کھاؤ اوصاف ظاہری پر نہ بھولو اور اسقدر نہ پھولو کہ جامہ سی نکلجاؤ ہجو ملیح اور تعریض کو بھی پیش نظر رکھو حدیث کاذبین غادرین خائنین آثمین کی تاویلین کرتی ہو اس حدیث کی تاویل پر شیعون سی جھنجھلاتی ہو حالانکہ اخبار احادی سی اور مثل احادیث صحیحین کے قطعی الصدور نہین ہی حضرت ابوبکر کے سڑے لنگوٹی کو دھو دھو کر بار بار پیتی ہو اور یہ

اور بمقتضائی اشربوا فی قلوبہم العجل اس گوسالہ کہن سالہ کا موت پی پی کر بہتر ہوتی ہو قولہ ایسی صریح
اور صاف ہی اقول صریح اور صاف ہونیکا حال تو ہماری ترجمہ سی ظاہر ہو گیا لیکن بمقتضائی اِن عدم عدنا آپکی تسکین
درونی کے لیے ہم بھی اعود احمد پر عمل کرتی ہین لیکن عجب جانتی ہین کہ آپ کی سیری ممکن نہین ہی ففی الحدیث ثلثۃ لا تشبع
من ثلثۃ الارض من المطر والعین من النظر والانثی من الذکر قولہ شیعون کی زبان سی نہین نکلستا اقول جب
سنیونکی زبان ہی کاذب غادر خاین اثم نکلتا ہی تو شیعونکی زبان سی نکلنی کی کوئی ضرورت نہین ہی
قولہ اونکو ذرا تفصیل کی ساتھ اقول یعنی دو چار جھوٹھ اور ملائی قولہ حضرت ابوبکر صدیق کے وہ
وصفونکا اقول اگر وصف صدیق مین تم بڑی سچی ہو تو تمہاری اجداد فاسدہ جو عمر پکارتی ہین
سب جھوٹھی ہین غرض ہر جھوٹھ تمہاری منہ کا نور الا اور ہر جھوٹھے کا منہ کالا کالا کالا قولہ خلق کو جو بجی مین
گرفتار تھی اقول مضمون کجی خلق کہانسے نکلا کیا خود انہین کجی نہ تھی اگر نہ تھی تو ان زعت فقو مولی یعنی
اگر مین ٹیڑھا ہون تو مجھکو سیدھا کرو صدیق ہو کر کیا جھوٹھ فرماتی تھی اور جب خود اپنی کجی کے سیدھا
کرنیمین محتاج غیر ونکی تھی تو غیر ونکی کجی کیا سیدھا کرتے ۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار ۔ او خود گم است
باز کرا رہبری کند ۔ قولہ امراض نفسانیہ کا اپنی وعظ و نصیحت سی اقول جب اونسی اپنی امراض
نفسانیہ کفر و نفاق کا جو بمقتضائی فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا تہا وعظ و نصیحت پیغمبر سی معالجہ
نہو سکا تو دوسرونکا علاج کیا کرتی قولہ پیغمبر خدا کی نصیحت کو قایم کیا اقول پیغمبر خدا کا لفظ خطبہ مین
نہین ہی بلکہ سنت کفر و نفاق کو قایم کیا قولہ ایسا انتظام کیا کہ کچھ فتنہ و فساد اونکی زمانہ مین نہوا
اقول فتنہ اور فساد تو بہت کچھ ہوا کہ مثل قبیلہ مالک نویرہ کے سات قبیلہ جو منکر خلافت ہوئے
بہ تہمت ردہ بیخ و بُن سی کھود ڈالی گئی لیکن اتفاق وقت سی اوس فتنہ و فساد سی عمر اور ابوبکر بچ گئی اور
اور حضرت عمر جو فی اللہ شرہا فرماتی تھی وہ اپنی ہی نسبت فرماتی تھی کہ ہم لوگ بچ گئی یعنی مثل عثمان کے
نہین پھنسی قولہ خاشاک ملامت سی پاکدامن گئی اقول بیت جامی چہ لاف میزنی از پاکدامنی ::
بر جامہ تو اینہمہ رنگ شراب چیست ۔ پاکدامنی مسلم ہی لیکن اونکی ہوا خواہونکی نزدیک نہ شیعونکی
نزدیک لعنت ملامت کا ذکر جانے دیجیے کہ وہ تو دنیا مین تا قیامت ہی اور پاکدامنی بھی نسبت حضرت

عمر کے ہو سکتی ہی کہ شراب نبیذ ہی مضر ہو یا شیطانہ یا ملا اور رجال الرجال کی دوا بقول سیوطی و نہین کچہ استعمال
مین تہی کلام اسمین ہی کہ خطبہ مین نہ کہین ذکر خاک و خس و خاشاک ہی نہ کہین ذکر دامن عفت پاک و ناپاک ہی
بالجملہ نقی الثوب ہی کہ جس سی جامۂ ظاہر یا حسن ظاہر مراد ہی اور جب حضرت ابو حنیفہ ظاہر مشرکین کو طاہر
فرماتی ہین تو اگر شیعون نی ظاہر منافقین کو طاہر کہا تو کیا بیجا کہا اور حسن ظاہر منافقین بنظر مرادون لناس
البتہ مومنین موقنین سی زیادہ تہا قولہ خلافت کی خوبی پائی اقول یعنی خلافت مغصوبہ کے غرے اوٹھائے
لشدّ ما تشطرا ضرعیہا کمافی الخطبۃ الشقشقیہ یعنی اونہ خلافت کے چہاتیان خوب ہی چوسین
اور ہضم کر گئی اور عثمان نی اسقدر زہر مار کیا کہ بہیضہ ہو گیا قولہ خدا کی طاعت جیسی کہ چاہی اقول پیغمبر خدا
تو ما عبدناک حق عبادتک فرمائین یعنی جیسی کی عبادت چاہیی ویسی ہی ادا نہوسکی اور ابوبکر و عمر سی جیسی
عبادت چاہیی ویسی ادا ہو گئی سبحان تیری قدرت ظلا بعد الاستہزا و قدم توجیہات اخرفنذکر قولہ
خوف اور تقوی کا حق بخوبی ادا کیا اقول اگر عمر یا ابوبکر کی شان مین ہی تو معنی یہ ہین کہ حق خدا کو چہوڑ دیا
اور حق سی پرہیز کیا قولہ خلق خدا بعد اونکی تشویش اور حیرت مین پڑ گئی اقول خلق خدا کو
تشویش اور حیرت مین ڈالکر آنی مقر سقر کو سدہار آسہار ی ایسی معنی ٹہیک ہین قولہ بعد اونکی لوگ
مختلف ہو گئی اقول لوگونکو مختلف راہون مین ڈالکر مر گیا یہ اونکی تعریف ہی جو قابل اونکی ہی قولہ
ازالۃ الغین مین فرماتی ہین اقول صاحب ازالۃ الغین جو فرماتی ہین وہ اپنی غشاوۃ العین سی فرماتی ہین
اونکی ٹٹولنی مین دیوار بہت مستحکم معلوم ہوئی اور نقش و نگار بہی ٹٹول لیی مگر ہماری ایک دہکی مین
دیوار گر گئی اور نقش و نگار بگڑ گئی اب کہو کہ کوئی اور جہوپڑ اڈہونڈہین قول تنزلی کی دیوار بے بنیاد تہی
بہت بے اعتبار تہے وہ جڑ سے اکہڑ گئے صورت نقش و نگار اوسکے نقش بر آب تہی وہ بگڑ گئے
اوصاف عشرہ اوس موصوف سراپا اوصاف کے ہین جو بقول جناب راوندی شخص دیگر ہی
نہ عمر ہے نہ ابوبکر ہے اور یہ اوصاف باعتبار معنی ظاہری تہی نہ باعتبار ہجو ملیح و تعریض و تقیہ
و تورِیہ اور ظاہر ہی کہ ایسی مقامات مین ظاہری معنی مراد نہین ہوتی بلکہ باطنی معنی مراد ہوتی ہین
جو ہمنی بخوبی ذکر کیے قولہ ای مسلمانو حضرات شیعہ کو دیکہو اقول ای مسلمانو یا نہ اپنے حضرات

سنیہ کو دیکھو کسطرح ثلثہ کی ہر رذیلت سی انکار کرتی جاتی ہین اور باوجود اقرار اپنی بزرگون کی
کہ وہ کاذب وغادر وخائن واثم ہین صاف منکر ہو جاتی ہین اور فضیحت اور رسوائی خود اور ثلثہ بھی
بالکل بیخوف ہو جاتی ہین اس موچی فیض آبادی نی بھی ان رذیلت جب دیکھا کہ جواب ایسی روایتون کا نہین
ہی پس مجبوری انکار کرنا شروع کیا اور حدیث کاذب وغادر اور حدیث فدک وحدیث قرطاس اور
حدیث تجہیز جیش اسامہ وحدیث حوض اور اوسکی امثال کو الحاق روافض سی کہا اور لا نسلم اور
لیس بصحیح لکھکر اپنی جواب کا خاتمہ بالخیر کیا لیکن قطع نظر اس سی کہ علمائی سنیہ نی اقرار کیا ہی کہ مراد ان
احادیث سی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان ہین بالفرض اگر وہ اقرار بھی نہ کرتے تو بھی
ان احادیث سی کوئی شخص مراد ہوگا یا ما سوای حضرات ثلثہ کے چوتھا کوئی ہو یا انہین ہین سی کوئی
ایک ہی اگر کوئی چوتھا شخص مراد لیا جاوے تو وہی شخص ہوگا جو پیغمبر صاحب کی سامنی مر چکا تھا اور پیغمبر نے
شہادت اوسکی خاتمہ بالخیر ہونیکی دی تھی اور ثلثہ کی حق مین کہا تھا لا ادری ما تحدثون بعدی جیسا کہ
عبد الحق نی جذب القلوب مین لکھا ہی اور حدیث حوض مین بھی لا تدری ما احدثوا بعدک ہی اور جبکہ
صفات مذکورہ فی الاحادیث ایسی شخص کی نسبت جو پیغمبر صاحب کی سامنی مر گیا ہو ثابت نہین ہو سکتی
تو لا محالہ مراد ان احادیث سے ابوبکر صدیق ہونگی اور حضرت عمر فاروق ہونگی اور حضرت عثمان
ذی النورین ہونگی پھر اس سی انکار کرنا موچی صاحب کا اور جواب خالی والا شان تغمدہ اللہ بالغفران
اپنی نامہ اعمال کیطرح چند ورق سیاہ کرنا بالکل عبث اور لغو تھا اس سی تو یہی بہتر تھا کہ اپنی کتب کے
مطلقاً صحاح ہونیسے انکار کر جاتی اور اہلسنت کیطرف منسوب ہونیسے منکر ہو جاتی یا اوسکو توریہ
پر محمول کرکی اپنی جواب مین صرف توریہ کا عذر پیش کرتی لیکن ان دو راہون کو چھوڑ کر کی موچی صاحب
کا تیسری راہ پر چلنا سراسر نادانی ہی آخر اوسکا لطف استقصا سی اوٹھایا اور جواب سخت سے
کیسا سنگلاخ اپنی منہ مین پایا کہ جس سی سب سنیون کی دانت ٹوٹ گئے اور چھکے چھوٹ گئے اور جن
روایتون سی موچی صاحب اور ریاطی نی انکار کیا تھا استقصا اور عبقات مین اونہین کے علما کے
قول سی ثابت کردگئی اور منکرین کاذب اور دروغگو ثابت ہو گئے قولہ ای معاشر مسلمین رحمکم اللہ

اقول یا معاشر المنکرین الضالین لا رحمکم اللہ لکم نزل من جحیم وتصلیۃ جحیم الکنون کجا ماند دعاوی لاطایلہ نوصب وخوارج کہ در دفع مطاعن و رفع ضغاین تقریر کردہ ہزاران رسایل وکتب را مثل نامہائے اعمال خود در سیاہی وتباہی بجوابات واہی گرفتند وانصاف باید داد کہ از عمدہ جوابہائی نوصب کہ در اسفار کلامیہ ایشان مبسوط ہست چیزی باقیست کہ بعد شہادت جناب مرتضوی در خطبہ شقشقیہ و احادیث صحاح سنیہ حاجت بہ رد آن افتد پس سینان بر سوء عاقبت خود بصد آہ آہ بنالہ ہای جانکاہ بگریند وشیعیان علی ابن ابیطالب بقاہ قاہ بخندند وصد تودہ خاک ذلت وہزار بیابان ریگ مذلت بر سر نوصب بریزند و بصد مسرت نشینند وبصد خورمی برخیزند قولہ اگر حضرات شیعہ کو اب بھی سیری نہوئی ہو اقول اگر حضرات سنیہ کی اب بھی سیری نہوئی ہوا ور باوجود ایسی روایتونکی جنکا نشان ہمنی اس کتاب مین دیا اور اضعاف در اضعاف اوسکی ہماری کتب مین موجود مین اونکی خاطر جمع نہوئی ہو تو ہم اونکی تسکین کے لیئے ابھی انہین کی صحاح سی بہت سی سندین اور روایتین صحابہ لیام کی رذلیت مین موجود رکھتی ہین اور خود اونکی ائمہ لیام کی زبان سی اوسکی ثابت کرنے پر مستعد ہین جس سنی کو سننا ہو وہ سنے ہمسے سنے

قال المخاطب التمتام ہداہ اللہ سبل السلام

اٹھوین شہادت علی بن عیسی اردبیلی امامی اثنا عشری نی اپنی کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ مین لکہا ہی انہ سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام عن حلیۃ السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلی ابو بکر الصدیق سیفہ بالفضۃ فقال الراوی اتقول ہکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ کسی شخص نی امام باقر علیہ السلام سی پوچھا کہ تلوار کے قبضہ کو حلیہ کرنا درست ہی یا نہین تب امام نے جواب دیا کہ ہان اسلیئے کہ ابو بکر صدیق کی تلوار کے قبضہ پر بہی حلیہ چاندی کا تہا راوی کہتا ہی کہ اسنے امام سی عرض کی کہ یا حضرت آپ بھی ابو بکر کو صدیق کہتی ہین یہ سنتے ہی امام اپنی جگہ سی اوچہل پڑی اور کہنی لگی کہ ہان وہ صدیق ہی ہان وہ صدیق ہی ہان وہ صدیق ہی جو کوئی اوسکو صدیق نکہی خدا اوسکی

دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری اس روایت سی چند فائدی حاصل ہوتی ہین پہلا فائیدہ زبان سی
امام علیہ السلام کے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا صدیق ہونا اور صدیق ہونیسے اونکا تمام امت
سی افضل ہونا لازم آتا ہی اسلیئی کہ قواعد مقررہ منصوصہ قرآن سی یہ امر ظاہر ہی کہ بعد پیغمبرون کی
مرتبہ صدیق کا ہی اور تمام امت سے صدیقین کا درجہ افضل ہی جیسا کہ خداوند تعالی فرماتا ہی

فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و
الصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا

دوسرا فائیدہ امام سی جب سائل نی سوال کیا تو اوسنے صرف ایک مسئلہ کا استفسار
کیا اوسکی جواب مین ہان یا نہین کہنا کافی تھا مگر امام نی اوسپر قناعت نہ کی بلکہ ابو بکر صدیق کی فعل کو سند
لیکر جواب دیا اس سی ثابت ہوتا ہی کہ مسائل دینی مین افعال صحابہ پر تمسک کرنا چاہیے اور یہ
صرف اہلسنت کو نصیب ہوا ہی حضرات شیعہ اس سی محروم ہین وہ کبھی کسی مسئلہ مین قول یا فعل صحابہ
کو سند نہین جانتی پس درحقیقت امامون کی تابع اہلسنت ہین نہ شیعہ تیسرا فائیدہ امام سے
جب سائل نی مسئلہ پوچھا اور اونہون نی ابو بکر صدیق کا ذکر بھی کیا تو اونکو صدیق کہنا ضرور نہ تھا
یہی کافی تھا کہ وہ نام ابو بکر صدیق کا لیتی مگر امام کو ایسی محبت اونسی تھی کہ بغیر صدیق کے اونکا نام لینا اونکی دلکو
گوارا نہین ہوا اس لیئی اس لقب سے اونکو یاد کیا پس یہ بڑی عمدہ دلیل محبت ائمہ کے ساتھ صحابہ کی
ہی افسوس حضرات شیعہ کی سمجھ پر کہ وہ ائمہ کو دشمن صحابہ کا جانتی ہین چوتھا فائیدہ اس روایت
سی معلوم ہوتا ہی کہ امام کو سائل کے تعجب پر نہایت غصہ آیا اور جب اوسنے پوچھا کہ آپ بھی ابو بکر
کو صدیق کہتی ہین تو آپ کو اسقدر غیظ ہوا کہ اپنی جگہ سی اوچھل پڑی اور تین مرتبہ فرمایا نعم الصدیق
نعم الصدیق نعم الصدیق اور اسی پر قناعت نہ کی بلکہ یہ فرمایا کہ جو کوئی اونکو صدیق نہ کہی خدا
اوسکے دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری پس حضرات شیعہ کو چاہیے کہ ذرا انصاف
سی اس روایت کو دیکھین اور امام کی شہادت سی اپنی آپکو خدا کے نزدیک دنیا و آخرت مین
بسبب نہ تصدیق کرنی صدیقیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے جھوٹا جانین پانچوان فائیدہ

اس روایت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پوچھنیوالا شیعہ تہا اور صحابہ کا دشمن اسی واسطے امام کے صدیق کہنی پر اسکو تعجب ہوا اگر کوئی سنی ہوتا تو وہ تعجب کرتا اور جبکہ سائل کا شیعہ ہونا ثابت ہوا تو پھر موقع تقیہ کا بہی نرہا ہان اگر سائل سنی یا ناصبی یا خارجی ہوتا تو تقیہ کی گنجایش تھی

قول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جواہر اخبار کے کھوٹے کھرے کو پرکھنے والے اور جھوٹے موتیونکو سچے موتیون سے جدا کرنیوالے خوب جانتی ہین کہ یہ حدیث اگرچہ حدیث ہی ہوتی تو اخبار احاد سے ہوتی جو عقاید مین بکار آمد نہین اور مخالف ہی احادیث متواترہ اصولیہ اور قواعد ثابتہ بہ براہین عقلیہ و نقلیہ کے پس ہر طرح واجب الطرح ہوتی لیکن یہ حدیث تو بالکل جھوٹی ہی اور سینوں کی بنائی ہوئی ہی مثل حدیث لا نرث ولا نورث کے باب فدک مین اور حدیث سید اکہول اہل الجنہ کے باب ابوبکر و عمر مین صحاح ستہ انکی ہزارون جھوٹے حدیثون سی بھری ہوئی ہین فما ظنک بغیر الصحاح یہ جھوٹی حدیث تو صحاح اہلسنت کے بھی نہین ہی بلکہ وارد ہی کتاب صفوۃ الصفوہ ابن جوزی مین کہ اوسکے ایک عبارت طویل کشف الغمہ مین بلحاظ انکہ نقل کفر کفر نباشد نظر بہ بعض اغراض منقول ہوئی اوسی عبارت مین یہ جھوٹی حدیث بھی ہی پس ذکر اوسکا استطرادًا ہی نہ اصالتًا ہی اور یہ ضرور نہین ہی کہ جس امر کو کوئی حکایۃً ذکر کری وہ اوسپر حجت ہو جاتی ہماری مخاطب نی ابہی خود حضرت ابوبکر کی شان رفعت نشان مین صفحہ (۱۰۸) سطر (۳۰) مین لکہا ہی کہ محرف کتاب اللہ اور مبدل دین خدا اور پیغمبر کے وصیتون کا بجا لانیوالا اور اوسکے وصی کے حقوق غصب کرنیوالا اور اونکی اولاد کو ستانیوالا اور خاندان رسول پر ظلم و ستم کرنیوالا تہا انتہی محصلا اور بعد اسکی بحث نکاح ام کلثوم مین حدیث ولد الزنا شر الثلاثۃ کے مضمون مین حرامزادہ اور نطفہ ناپاک ہونا حضرت عمر کا لکھتی ہین پس اگر علی ابن عیسیٰ اربلی کی نقل عبارت ابن جوزی کرنے سے شیعون پر حجت تمام ہوجاتی ہے تو آپ کی ان اوصاف شریفہ شیخین لکہنی سی ہماری بھی حجت سنیون پر تمام ہوجائیگی فما ہو جوابکم فہو جوابنا اگر فرمائیے کہ ہمنی تو نقل مذہب شیعہ کا ہی تو ہم کہینگے کہ آپ نے تو اپنی زبان صدق

بیانسے نقل کی ہو اور صاحب کشف الغمہ نے تو ایک سنی ابن جوزی کی زبان کذب بیان سے نقل کی ہو پھر اپنی نقل اپنی
زبانسے حجت نہو اور دوسرونکی نقل دوسرونکی زبانسے حجت ہوجائے اسکی کیا وجہ یا اسکی کچھ وجہ ارشاد فرمائیے یا یہی ہٹ دہرمی ہے
باز آوی یہ ایک بات ہو دوسری بات یہ ہی کہ اوس حدیث صحیح عروہ بن عبداللہ ہی کہ وہ دوستان ابوبکر سے ہو چاہتا ہے
کہ بحلیہ حلیۃ السیف ابوبکر کا صاحب سیف ہونا ثابت کری حالانکہ سبا فی اونکی احد سی خیبر سے حنین
سے بہاگنی سی بجز بی ثابت ہی اونکی اور راونکی دونو بہائیونکی تلوار کسی معرکہ مین نکلی ہو اور کسی کافر پر
چلی ہو تو کسی جھوٹی ہی تواریخ سی بیان فرمائیے تیسری بات یہ ہی کہ اس حدیث سی جو کتب غیر صحاح
سی ہی حضرت ابوبکر کا صدیق ہونا ثابت ہوتا ہی اور آپ کے صحیحین سی زبان صدق ترجمان حضرت
عمر سے اونکا کاذب اور غادر اور خاین ہونا ثابت ہوتا ہی اب فرمائیے کہ حدیث صحیحین کو ہم مقدم
جانین یا حدیث غیر صحاح کو اور بھی حضرت صدیقہ نے دربارہ صدیق روایت کی ہی کہ مر النبی
بابی بکر وہو یلعن بعض غلمانہ فالتفت الیہ فقال ابابکر لعانین وصدیقین یعنی گذری پیغمبر طرف ابوبکر
کے جسوقت کہ وہ اپنی بعض غلامونکو گالیان دیتی تہی حضرت نی فرمایا آیا دیکہا تو نے صدیقون اور
گالیان دینیوالون کو شاہ عبدالحق دہلوی اسکی شرح مین فرماتی ہین اراد انہ لا یجتمع الصدیقیۃ واللعانیۃ
یعنی صدیقیت ساتھ لعانیت کے جمع نہین ہوتی اور لعانیت ابوبکر کے اسی حدیث سی اور سوا اسکی
اور بہی حدیثون سی جو ابن حجر نی صواعق مین لکہی ہین ثابت ہوتی ہی پس صدیقیت ابوبکر کا قایل ہونا
اجتماع متضادین کا فی محل واحد جائز رکہنا ہی ونظر بلعانیت حضرت ابی بکر اگر شیعون نی بہی بتاسی
اونکی لعانیت اختیار کی ہو تو کیا قباحت ہی چوتھی بات یہ ہی کہ شیخ عبدالحق دہلوی نی ترجمہ مشکوۃ مین لکہا ہی
کہ جناب رسول خدا نی حق مین جناب امیر کے فرمایا انہ الصدیق الاکبر یعنی بتحقیق کہ وہی حضرت ہین صدیق
اکبر اور خود خطیب اور اونکی احمد اوناسدہ نی قبول کیا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی برسر منبر فرمایا
کہ انا الصدیق الاکبر وانا الفاروق الاعظم اسلمت قبل ان اسلم ابوبکر وامنت قبل ان امن ابوبکر
اور بہی فرمایا انا الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی الا کذاب یعنی مین ہی ہون صدیق اکبر کہ اسلام لایا مین
پہلی ابوبکر سی اور طریقہ حافظ ابو نعیم مین ہی کہ مین ہی صدیق اکبر ہون کہ سب سی سات برس پیشتر

ہمین نماز پڑھی ہی اور جو شخص سوا میری دعوائی صدیقیت کری وہ انتہا کا کاذب ہی تقدیم مسند الیہ دلالت اوپر تخصیص کے کرتی ہی جیسا کہ بحث ما انا قلت مین علم فصاحت و بلاغت مین ثابت ہوا اور جب صدیقیت مخصوص بجناب امیر ہوئی تو صدیقیت ابوبکر باطل ہوگئی پس یہ حدیث جسکا ابن جوزی ناقل ہی بالکل جھوٹھی ہوگئی پانچوین بات یہ ہی کہ اس حدیث کی مکذوبیت اسکی ناصیۂ حال سی پیدا اور طرز مقال سی ہویدا ہی کیونکہ ایک ادنی سوال سائل پر کہ صدیقیت ابوبکر سی سوال کری امام کا اوچھلنی کودنی لگنا اور قبلہ رخ ہوجانا کہ بجائی قسم ہی منصب امامت کے کہ اوسکو حلم و وقار ہونا لازم ہی خلاف ہی اوچھلنا کودنا مثل بادہ برکوہی کے پہاڑون پر روز احد کا حضرت عمر تھا معصومین علیہم السلام صاحبان متانت و وقار تھی اونکی طرف نسبت سوفاری دینا عین کذب وافترای واضع حدیث موضوع و مکذوب ہی اور اسی طرح سی امام کا جواب سائل باستنباط مسائل اجتہادًا دینا دلیل کذب حدیث ہی اس لئی کہ اجتہاد معصومین سی ممکن نہین ہی لان المجتہد یخطی و یصیب اسی سبب کسی نی مخالفین سی بعض معصومین سی پوچھا کہ فلان مسئلہ مین آپ کی رائی کیا ہی حضرت نی جواب مین فرمایا کہ لیس عندنا رائی بلکہ ہم جو کچھ کہتی ہین ہماری آبای طاہرین نی ہماری جد امجد سی روایت کی ہی پس جواب باستنباط جواز حلیۃ السیف ابوبکر جاہلی غیر معصوم دینا دلیل صریح اسکی ہی کہ جواب امام نہین ہی بلکہ کسی سنی کا امام پر کذب و اتہام و افترا ہی اور جب یہ حدیث جھوٹھی ٹھہری تو فوائد اسکے محض رد ایدا اور لغو ٹھہری بلکہ مکائد نماز قبیل بنا ر فاسد علی الفاسد ہوئی قولہ علی ابن عیسی اربلی اقول یہ آپ کا قصور نہین یہ جناب شاہ صاحب کی جہالت ہی کہ اربلی کو اربیلی بناتی ہین قولہ تلوار کے قبضہ کو حلیہ کرنا درست ہی یا نہین اقول معلوم نہین کہ شبہۂ حرمت کہان سی پیدا ہوا تھا جو اسکی حلت سی سوال کیا گیا تعجب اس سوال کی دلیل کذب حدیث ہی قولہ اس لئی کہ ابوبکر صدیق کے تلوار کی قبضہ پر اقول سبحان اللہ کیا مسئلہ دقیق تھا کہ امام کو حاجت باستدلال پڑی اور دلیل بھی کوئی قرآن و حدیث سی نہ ملی تو مجبوری امام نی ایک شخص کے فعل سی استدلال کیا کہ جسکی ملیت چہل سال عمر عزیزش گذشت نہ فرحش زعمری بہ سستی نگشت

چاہیی

چالیس برس تین پوچتا تھا اور برانڈی شراب اور سور کے کباب نوشجان فرماتا تھا اور بعد اسکے
کہ ظاہر مین اسلام نفاقی قبول کیا ایسا معصوم ہو گیا کہ قول و فعل اوسکا حجت ہو گیا یہ بہی ایک دلیل
کذب اس حدیث کی ہی اللہم الا ان یقال چونکہ سائل سنی تہا امام نی تقیۃً اوسکی مرشد کے فعل سی
اوسپر استدلال کیا کہ وہ بیدین خوش خوش اپنی گہر کو جاوی اور مومنین کو ضرر نہ پہونچاوی قولہ آپ بہی
ابوبکر کو صدیق کہتی ہین اقول یہ پوچہنا بہی دلیل اسپر ہی کہ راوی سنی خوب جانتا تہا کہ امام علیہ السلام
صدیق کو کذیب جانتی ہین تب تو اوسکو تعجب ہوا کہ ہم تو ابوبکر کو موافق اپنی مذہب کے صدیق جانتی
ہین لگر آپ بہی ابوبکر کو باوجود اعتقاد کذبیت صدیق فرماتی ہین یہ کیسی بات ہی قولہ امام اپنی جگہ
سی اوچہل پڑی اقول اوچہل پڑنا بہی دلیل اس بات کی ہی کہ یا یہ حدیث جہوٹھی ہی یا امام تقیۃً
وہ فعل جو خلاف وقار امامت تہا عمل مین لائی لان الضرورات تبیح المحظورات قولہ ان وہ صدیق
ہی اقول یعنی صدیق ہی سنیون کی زبان سی جیسی شمس و قمر رب ابراہیم تہی کافرونکی زبان سی
اور لات وعزی معبود تہی بدلیل التکلم یعنی مشرکین کی زبان سی قولہ جو کوئی اوسکو صدیق نہ کہی
اقول یعنی وقت تقیہ قولہ خدا اوسکی دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری اقول بسبب انکار تقیہ
قولہ بعد پیغمبرون کی مرتبہ صدیق کا ہی اقول سچ ہی لگر سچی صدیق کا نہ جہوٹھی صدیق کا اور جناب
امیر نی فرمایا کہ فقط مین ہی صدیق ہون اور اگر کوئی دوسرا صدیق بنی تو جہوٹھا ہی پہر جہوٹھا صدیق
سب امت سی کیونکر بہتر ہو سکتا ہی قولہ صرف ایک مسئلہ کا استفسار کیا انی قولہ کافی تہا اقول ہان یہ بہی
ایک دلیل ہی جہوٹھی ہونی اس حدیث پر اس لئی کہ امام علیہ السلام معاذ اللہ ایسی لغو نہتی جو تطویل
بلاطائل فرماتی پس معلوم ہو گیا کہ البتہ یہ حدیث جہوٹھی ہی یا ضرورت تقیہ داعی اس تطویل کی ہوئی
قولہ افعال صحابہ پر تمسک کرنا چاہیی اقول حضرت سلامت حضور کو خلاف رائی بیضا ضیائی
حضرت عمر ہونا ہرگز مناسب نہین ہی اونہون نی تو خلاف رائی رسول اللہ کہ قرآن اور اپنی
عترت کو بعد اپنی تمسک بہ فرمایا تہا حسبنا کتاب اللہ کہکر عترت سے دست بردار ہوئے
آپ حضور چاہتی ہین کہ قرآن کی ساتھ صحابہ کو ملا دین تو جب حضرت عمر عترت کے تمسک پر ہی نہ پہونچے

راضی ہوئی تو صحابہ کی متمسک بہ ہونیسے کیونکر راضی ہونگی مگر یہ آپ فرمائین کہ تم لوگ مرضی مبارک حضرت عمر سے واقف نہین ہو اور ہم لوگ اونکی دوست مزاج شناس ہین اور انکون مافی الضمیر سی آگاہ ہین صحابہ نی تو جماع کرکے اونکو اور اونکی برادر کلانی دخوردکو خلیفہ بنایا ہی اس لیئی صحابہ کی متمسک بہ ہونے سے اونکی آنکھونمین نور اور اونکی دل مین سرور ہوگا اور حضرت نی چونکہ تقاعد و تخلف از بیعت بکری کیا پس اونکی متمسک بہ ہونیسے حضرت عمر کیونکر راضی ہون معاذ اللہ اس سی بڑھکر اور کیا برا کام ہوگا کہ جو اہلبیت سی سرزد ہوا کہ تخلف از بیعت خلیفہ وقت کیا جیسا کہ شاہ ولی اللہ والد ماجد صاحب تحفہ مسر قسم از الۃ الخفا مین فرماتی ہین چہ روز دیگر بیعت عامہ منعقد شد سادات اہلبیت تخلف نمودند این اشکالی دیگر بہم رسید حضرت شیخین بحسن تدبیر این اشکال را برانداختند اور حسن تدبیر یہ تہا کہ آگ اور لکڑیان واسطی جلانی بیت اہلبیت کے بھیجین جیسا کہ نہین شاہ صاحب نی اسی کتاب مین اقرار اسکا کیا ہی دیکھنا چاہیی کہ کفار بجرم کفر فقط کشتنی و گردن زدنی ہوتی ہین اور اہلبیت نبوت بجرم تخلف از بیعت عمر سوختنی بھی ہوگئے بیت

شمع گر با تو لند دعوی ناز کبد نی ہم کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی قولہ اور یہ حصہ صرف اہلسنت کو نصیب ہوا ہی اقول اہلبیت نبوی کو چھوٹی تو چھوٹی مگر اہل سنت کے ثلاثہ تو ہاتھہ مین آئی مبارک باشد خوب تینون کو مضبوط پکڑی رہنا تا اونہین کے ساتھ انشاء اللہ اٹھو بیت حشر غلامان علیؑ با علیؑ حشر غلامان عمر با عمر قولہ قول و فعل صحابہ کو سند نہین جانتی اقول ہان یہ قصور تو ہمسی ہوتا ہی اگر قول و فعل ابوبکر پر عمل کرین تو صحابہ موثقین رسول اللہ امثال مالک نویرہ وغیرہ کو قتل کرادین اور اگر حضرت عمر کے چلن پر چلین تو خانہ اہلبیت جلادین اور اگر عثمان کے قول و فعل کی سند لین تو امثال ابن مسعود و عمار یاسر کو جوتے لاتین لگادین اور امثال ابوذر کو شہر بدر کرادین ہاں ہمسی تو جزاسکے کہ دشمنان اہلبیت سی تبرا کرین اور کچہ نہین ہوسکتا ہم جس حال مین ہین مہربانی کرکے ہمکو اوسے حال پر چھوڑ دیجیئی آپ اپنی فکر آخرت کیجیئی ع غم ما چہ داری غم خویش خور ہمتو جناب رسولخدا سے ہینگے کہ اپنی مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح فرمایا تہا مثل اصحابی کسفینۃ نوح نہین فرمایا تہا اور آپہنی کتاب اللہ و عترتی فرمایا تھا کتاب اللہ و اصحابی نہین فرمایا تھا آپ بھی تمسک بصحابہ کی

کچھ دلیلین ڈھونڈھ رکھی واللہ یحکم بیننا وبینکم بالحق وہو خیر الحاکمین قولہ انہون نی ابوبکر صدیق کا
ذکر بھی کیا تو اونکو صدیق کہنا ضرور نہ تہا اقول نہ ابوبکر کا ذکر کرنا ضرور تہا نہ صدیق کہنا ضرور تہا
نہ صدیق سی سوال پر اوجہل پڑنا ضرور تہا نہ تین بار صدیق صدیق پکارنا ضرور تہا اور جب کوئی بات
ضرور نتھی تو امام سی ایسی افعال لغوی در پی بلا ضرورت ہونا عقل عقلا قبول نہین کرتی یہ پوری
دلیل ہی اس بات پر کہ یہ حدیث محض کذب وافتری بر امام علیہ السلام ہی اللہم الا ان یقال کہ شرفت
تقیہ داعی اسکی ہوئی فلا یصلح للحجۃ علینا قولہ امام کو ایسی محبت اونسے تہی اقول جائی تعجب ہی کہ
صدیق سی تو ایسی محبت تھی اور اپنی جد امجد سی کچھہ محبت نہ تھی جو فرمائی ہی کہ سوائی میری جو دعوائی
صدیقیت کری وہ کذاب ہی اور قنوت مین دعائی اللہم العن صنمی قریش پڑھا کرتے تھے قولہ پس
یہ بڑی عمدہ دلیل محبت اہلبیت کے ساتھہ صحابہ کی ہی اقول یہ دلیل تو عمدہ ہی مگر ایسی کتاب سے
ہی کہ کسی شیعہ سنی نی اوسکو صحاح سی نہین گنا اور اوسکے مصنف نی خود خطبہ مین اوس کتاب کے
کھدیا ہی کہ مین اکثر حدیثین سینون ہی کی نقل کرونگا پس آپ کی اس عمدہ دلیل مین یہ بڑا نقص لگ گیا
لیکن شیعون کی دلیلین آپ کی دلیل سی عمدہ تر ہین کہ صحاح اہلسنت سی منقول ہین کہ جسمین آپ کے نزدیک
احتمال کذب اور تقیہ کی بو بھی نہین آسکتی چنانچہ صحیح مسلم مین حدیث کاذب وغادر وخائن وآثم
ہی فرمائی صدیقیت حضرت صدیق اور محبت عتیق مین اس سی کوئی داغ اور دھبا آتا ہے
یا نہین اگر نہین آتا ہی تو جسطرح اس حدیث کی کذبیت اونکو کچھہ ضرر نہین پہونچاتی اسیطرح اوس
حدیث کی صدیقیت بھی کچھہ نفع نہ دیگی اور اگر آتا ہی تو جو ان دونون سے عمدہ تر ہو اوسپر ہم آپ
دونو عمل کرین آپکو بہت تلاش سی یہ ایک دلیل ملی گویا اندھے کے پیر تلے بٹیر پڑ گئی لیکن افسوس
کہ بجہ کے کھل گئی اور شیعون کے پاس ہزارون دلیلین بہت عمدہ عمدہ ہین ایک کتاب الفین مین
دو ہزار دلیلین موجود ہین قولہ تعجب پر نہایت غصہ آیا اقول صاحبان حلم ووقار کو فقط
سائل کے تعجب پر اسقدر غصہ آنا کہ غیظ وغضب سے اوچھلنے کودنے لگین اور مثل سفہا کی
آپے سی باہر ہو جائین عقل سلیم قبول نہین کرتی پس یہ عمدہ دلیل کذب حدیث کی ہی اور لا اقل

دلیل تقیہ ہی قولہ جو کوئی اونکو صدیق نہ کہی اقول بفرض صدق روایت مقصود یہ ہی کہ حال تقیہ مین انکو صدیق نہ کہی اور شیعہ تو غیر حال تقیہ مین بھی ونکو صدیق کہتی ہین ولو اسنہرا ر پھر خدا کے نزدیک جھوٹھے کیونکر ہونگی جسطرح کذب واقعی کہنی مین بھی جھوٹھی نہین غرض شیعہ خدا کے نزدیک ہر طرح سے سچے اور سنی ہر طرح سے جھوٹھی رقد اسثنا ذلک قبل ہذا فی بحث من التقیہ عقلا و نقلا فالطرثمہ قولہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ پوچھنی والا شیعہ تھا اقول ہمکو تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ پوچھنے والا سنی تھا ہی واسطی امام کے صدیق کہنی پر اوسکو تعجب ہوا اگر کوئی شیعہ ہوتا تو اوسکو تعجب نہوتا کیونکہ شیعہ جاہل سی جاہل بھی ہوگا تو جانتا ہوگا کہ ہماری مذہب مین تقیہ جائز ہی اور امام نے جو فرمایا ہی بتقیہ فرمایا ہی سیکڑون حدیثین تقیہ کی جو سُن چکا ہوگا اوسکو ہرگز تعجب نہوگا ہان سنیون کے مذہب مین تقیہ جائز نہین پس وہ سنی راوی تقیہ سی تو واقف ہی نہتھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ اماموں کی نزدیک ابو بکر کذب ہین پہر جو حضرت سی لفظ صدیق سنی تو اوسکو تعجب ہوا کہ وہ حضرت خلاف عقیدہ اپنی کے کیونکر فرماتی ہین پس یہی تعجب دلیل اسکی ہی کہ سائل پکا سنی ناصبی اور خارجی تھا قولہ اور جبکہ سائل کا شیعہ ہونا ثابت ہوا ہو تو پہر موقع تقیہ کا بھی نرہا اقول موقع تقیہ کچھہ سائل کی سنی ہونے پر موقوف نہین بلکہ اگر سائل شیعہ بھی ہو مگر سوال ایسی مقام پر کری جہان کوئی ایسا سنی موجود ہو کہ جس سی احتمال ضرر ہو تو اوسوقت اوس شیعہ کو بھی جواب بتقیہ دیا جاتا ہی جسطرح سائل سنی کو جواب بتقیہ دیا جاتا ہی جبکہ خوف ضرر ہو ورنہ شیعہ و سنی سبکو جواب یکسان ہی ہوگا اور بسا ہی کہ حضرات نی اپنی شیعہ کو جواب مسئلہ بتقیہ دیا ہی کیلیک، وقت خاص مین بکار امدہی ہو گیا ہی کہ حضرت نے اگر اوسکو جواب بلا تقیہ بتلایا ہوتا تو بیشک اوسکی جان جاتی مشہور ہی اور بعض کتب مین مذکور ہی کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نی اپنی بعض شیعہ سے فرمایا کہ اولٹا وضو مثل سنیون کے کر لیا تو کچھہ اوسکو تردد ہوا پہر اوسنی اپنی دل مین کہا کہ حکم امام پر ہمکو عمل کرنا چاہیے اتفاق سی اون دنون مین کسی سنی نی بادشاہ وقت سی اوس شیعہ کی چغلخوری کی تھی کہ وہ رافضی ہی بادشاہ نے کہا کہ جبتلک مین اپنی انکھو نسے نہ دیکھونگا باور نہ کرونگا بادشاہ کے بالاخانہ پر ایک روزن طرف صحن خانہ شیعہ کے تھا بادشاہ نے اوس روزن سی دیکھا کہ یہ شخص تنہائی مین اپنی صحن خانہ مین وضو کرتا ہی بس مثل سینونکی اولٹی ہاتھہ دھوی

کل سر کا مسح کیا یہانتک کہ گردن بھی کاٹی کانون کو بھی چھیدا پاؤون کو بھی دھویا بادشاہ نی کہا کہ اگر رافضی ہوتا تو اسطرح وضو نہ کرتا چغلخور کو چغلخوری کی سزا دی پھر امامؑ نی اپنی شیعہ کو لکھ بھیجا کہ جسطرح سی تو وضو ہمیشہ کرتا تھا اوسی طرح پر کر کیون جناب راوی کے شیعہ ہونیسی موقع تقیہ جانے سے کیا واسطہ بعض وقت مین سنی سی بھی موقع تقیہ کا نہین ہوتا جب معلوم ہو کہ یہ سنی ضرر رسان نہین ہی

قال المخاطب المقتام ہداہ اللہ سبل السلام

اب ہم حضرات شیعہ کے اقوال کو جو اس روایت کے نسبت ہین بیان کرکے اونکا رد کرتی ہین پہلا قول قاضی نور اللہ شوستری نی احقاق الحق مین اس روایت سے انکار کیا ہی و بہت کچھ زبان درازی فرمائی ہی اور صاف لکھا ہی کہ اس روایت کا کچھ پتہ نشان کشف الغمہ مین نہین ہی بلکہ ایسی روایت کا کشف الغمہ مین موجود ہونا خلاف قیاس ہی اس لئی کہ اوس کتاب مین پیغمبر خدا اور ائمہ اثنا عشر کا حال لکھا ہی نہ ابوبکر کا تو کیا وجہ تھی کہ مولف اوس کتاب کا ایسی روایت کو لکھتا چنانچہ قاضی صاحب کے عبارت کے الفاظ یہ ہین وکذا الحال فیما نقلہ عن راس التعصب الحیف من حدیث حلیۃ السیف لیس ذالک فی الکتاب عنہ خبر ولا عین ولا اثر وایضا لا مناسبۃ لذکر ذالک فی ہذا الکتاب المقصور علی ذکر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والائمۃ الاثنا عشر وذکر اسمائہم وکناہم وابائہم وامہاتہم وموالیدہم ووفیاتہم ومعجزاتہم کما لا یخفی علی من طالع ہذا الکتاب پس اس قول کو دیکھکر کونسا شیعہ ہوگا جسکو اس روایت کے نہ موجود ہونے پر یقین نہ آویگا اور سنیون کے قول کو کیونکر غلط نہ جانیگا لیکن الحمد للہ کہ کتاب کشف الغمہ اس ہندوستان مین صدہا جگہ موجود ہی جسکو شک ہو وہ اوسکو لیکر دیکھی کہ یہ روایت موجود ہی یا نہین اور قاضی صاحب کے صداقت کی داد دیں لیکن اگر کوئی شخص یہ خیال کری کہ شاید پیچھے کرکے کسی سنی نی یہ عبارت ملا دی ہے اور کتاب کشف الغمہ مین اس روایت کے موجود ہونے سے اوسکو اطمینان نہ ہو تو اوسکے اطمینان کے لیے ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتی ہین کہ اونہون نی بفضلہ تعالی اسی روایت کی موجود ہونے سے کتاب مذکور مین اقرار کیا اور یہ توجیہہ فرمائی کہ یہ روایت مولف کتاب نی ابن جوزی سی جو کہ عالم سنیون کا ہی نقل کی ہی خیر جو کچھ ہو اسکی بحث ہم علیحدہ کرینگی بالفعل ہم کو قاضی نور اللہ

سوشتری صاحب کی تکذیب منظور ہی کہ اونہون نی اس روایت کے موجود ہونی ہی سی انکار کیاہی اور
اوسکے واسطے ہم مجتہد صاحب کی کتاب طعن الرماح کی عبارت نقل کرتے ہین جسمین اونہون نی اس
روایت کے موجود ہونی سی اقرار کیاہی وہو ہذہ قال المجتہد القمقام فی طعن الرماح روایت نعم الصدیق
را اسناد بکتب شیعیان نمودہ از کتاب کشف الغمہ نقل کردہ چون اتفاق مراجعت بآن کتاب شد مصنف
آن کہ مولانا نور یرعلی بن عیسی اربیلے است از ابن جوزی کہ از مشاہیر علماء اہلسنت است روایت
مذکورہ را نقل کردہ اس تحریر سے مثل آفتاب نیمروز کے قاضی نور اللہ شوستری کا جھوٹھا ہونا ثابت ہوگیا
اور خود مجتہد صاحب کی تحریر سی اونکی قاضی کا جسکو مولانا اور سیدنا لکہ اپنی کتاب مین یاد کیاہی افترا
ظاہر ہوگیا عجب حال ہی علماء شیعہ کا کہ جب کوئی روایت اونکی کتاب سی سند لاکر پیش کیجاتی ہے
تو اول صاف انکار کرجاتی ہین اور ناقل کو جھوٹھا اور کاذب بناتی ہین اور جب اوسکی صحت اور
سند پہونچا دی جاتی ہی تب توجیہات لاطائل کرنے لگتے ہین چنانچہ اس روایت کو قاضی نور اللہ
شوستری نی خلاف اپنی مذہب کے پایا اوس سی انکار کیا لیکن جب وہ روایت اوس کتاب
سے ثابت کردی گئی تب بمجبوری مجتہد صاحب نی اوسکی موجودگی کا اقرار کیا اور ایک دوسری توجیہ
لاطائل سی اوسکا باطل کرنا چاہا چنانچہ اب ہم اوس توجیہ کو بھی باطل کرتی ہین مجتہد صاحب کی توجیہ کا
سارا خلاصہ یہ ہی کہ یہ روایت نعم الصدیق کی اگرچہ کتاب کشف الغمہ مین مذکور ہی لیکن اس مولف
موصوف نی علامہ ابن جوزی سی جو کہ مشاہیر علماء اہلسنت سی نقل کیاہی اسلیئی گویا یہ روایت اہلسنت
کی ہی نہ شیعون کی اسکا جواب یہ ہی کہ شاید مجتہد صاحب نی کتاب کشف الغمہ کو از اول تا آخر ملاحظہ نہین
فرمایا ورنہ ایسا ارشاد نہ فرماتی اس لیئی کہ مولف کتاب موصوف نی جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہے
اور نقل کیاہی وہ متفق علیہ فریقین ہی اور علماء شیعہ نے یکے بعد دیگرے اوسکو قبول کیا ہے
اور وہ شیعون کے نزدیک مسلم ہی چنانچہ علامہ معز الدین صدر کتاب امامت مین لکھتی ہین کہ کتاب
کشف الغمہ از تصنیفات وزیر سعید اردبیلی است وآنچہ در کتاب مستطاب مذکور است مقبول
طبائع موافق ومخالف است انتہی پس گو کہ صاحب کشف الغمہ نی یہ روایت ابن جوزی ہی سے

بیان

نقل کی ہو لیکن جبکہ وہ التزام اس امر کا کرچکا ہی کہ جو روایت لکھی جاویگی وہ مقبول فریقین ہوگی اس سی ثابت ہوتا ہی کہ یہ روایت بھی مقبول فریقین ہی اور جب مقبول فریقین ہونا ثابت ہوا تو اس روایت سی الزام شیعون پر دینا درست ٹہرا اور اوسکا جواب شیعون سی لینا واجب ہوا

یقول المتمسک بولایة علی ابن ابی طالب علیہ السلام

شیعیان باتوقیر جناب امیرؑ کے واقفان مکرو تزویر فرقہ بی پیر سے نہین کہ حضرات اہلسنت نے اپنی صحاح اسقام مین کیا کیا اہتمام فرمائی بالخصوص صحیح بخاری کہ بمنزلۂ وحی منزل خداوند باری ہی چنانچہ مثل قرآن کے اوسکی بھی سیپارہ کیے اور مثل کلام اللہ کلمات اور حروف ہر پارہ کے گن ڈالے کہ پھر اسمین زیادتی اور کمی کی مجال از قبیل محالات و ممتنعات عقلیہ تھی با این ہمہ موجی صاحب اور اونکی چیلون کے نزدیک حدیث فدک منجملہ الحاقات روافض سی ہی اوسی مین سات جگہ موجود ہی اور حدیث میمون جس مین بندریا کو بجرم زنا رجم کرنا مسطور ہی حسب تصریحات شراح بعض نسخ صحیح بخاری مین ہی اور بعض مین نہین ہی اور ظاہر ہی کہ کتاب کشف الغمہ مین عشر عشیر اہتمام صحیح بخاری نہین ہوا پہر اوسمین الحاقات نواصب و خوارج کا کوئی مانع نہین پس ممکن ہی کہ جو نسخہ کشف الغمہ جناب مولانائی شوستری کے پاس تہا وہ قبل از الحاق نواصب و خوارج قول ابن جوزی کا اوس کتاب مین ہو اور کمال حماقت اور نہایت سفاہت و بلاہت ہے کہ کوئی شخص اس زمانہ کے نسخون سے اوس زمانہ کے نسخہ مین موجود ہونا اس عبارت ملحقہ کا ثابت کری حالانکہ اس زمانہ اور اوس زمانے مین فاصلہ زائد از سیصد سال کا ہی پس حضرت مخاطب جو فرماتی ہین کہ واسطی اطمینان اس امر کے کسی سنی نی یہ عبارت نہین ملادی ہی بلکہ کشف الغمہ مین یہ عبارت ہے ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتے ہین کمال دانشمندی اونکی ہی مجتہد صاحب اپنی نسخہ کا حال بیان فرماتی ہین کہ اوسمین ابن جوزی کے کلام مین یہ حدیث ہی نہ کلام صاحب کشف الغمہ مین اس بیان سی یہ کہان سے نکلا کہ نسخہ جناب علامہ شوستری مین ہی یہ عبارت ابن جوزی موجود تہی یعنی اگر اوس نسخہ مین بھی عبارت ابن جوزی تہی لیکن بدیہی ہی کہ عبارت ابن جوزی عبارت صاحب کشف الغمہ نہین ہی اور

اور جناب مولانائی شوستری کی غرض انکار سے یہ ہے کہ عبارت صاحب کشف الغمہ مین یہ حدیث نہین ہے گو ابن
جوزی کی کلام مین ہو تو ہوا کرے یعنی کلام صاحب کشف الغمہ ہماری اوپر حجت ہو سکتا ہے نہ کلام ابن جوزی
سنی لیکن اہل سنت کا بالخصوص ہماری مخاطب کا معمول ہے کہ ناقل کو قایل اور حاکی کو قابل قرار دیتی ہین چنانچہ
اسی کتاب خرافات سمات مین اکثر علی طبرسی علیہ الرحمہ کو کہ ناقل اقوال سنیہ مین قایل او رقایل قرار دیتی ہین حالانکہ
مسلمات سے ہے کہ نقل کفر کفر نباشد اور یہ جو کلام بعض اعلام سے نقل کیا ہے کہ الخ در کتاب مستطاب مذکور است
مقبول طبایع موافق و مخالف است یہ کلام ماخوذ ہے خطبہ کتاب کشف الغمہ سے کہ فرماتی ہین اعتمدت فی الغالب
النقل من کتب الجمہور لیکون ادعی الی التلقی بالقبول و اوفق برای الجمیع متی رجعوا الی الاصول یعنی بیان فضایل
و مناقب اہلبیت طاہرین مین اکثر احادیث کو نقل کیا مین نے کتب اہلسنت سے تا یہ کہ مخالفین کے لیے داعی تر
ہو طرف تلقی بالقبول کے یعنی حدیث فضیلت جب کتب اہلسنت سے ہوگی تو جھک مار کر انکو قبول کرنا
پڑیگا اور ہماری اور انکی رای متفق ہو جائیگی اوسکی قبول کرنے مین جب اہلسنت رجوع لاوینگے
طرف اپنی کتب اصول حدیث کے پھر فرماتی ہین ولان الحجۃ متی قام الخصم بتثبیتھا
والفضیلۃ متی نہض المخالف باثباتھا و تصیدھا کانت اقوی
یدا و احسن مسردا یعنی واسطی اس بات کے کہ ہرگاہ خود قایم ہو مخاصم ساتھ مضبوط کرنے
حجت کے اور کھڑا ہو خود مخالف واسطی اثبات اور قید مین لانی کسی فضیلت کے تو ہوگی وہ حجت اور
وہ فضیلت قوی دست اور نیکو تر از روی بازگشت یعنی جب مخالف اور مخاصم خود کسی حجت اور
فضیلت کا اقرار اور اثبات کری تو وہ خواہی نخواہی ایسی قوی ہوگی کہ اوس سے الزام اوپر مخالف
کے تمام ہو جائیگا یہانتک کہ فرماتی ہین ولان لنشر الفضیلۃ حسن لاسیما
اذ نبہ علیہا الخصوم و قیام الحجۃ بشہادۃ الخصم اوکد و ان تعددت
الشہود و ملیحۃ شہدت لہا ضرتہا والفضل ما شہدت بہ الاعداء یعنی نشر فضایل اہلبیت فی نفسہ
امر مستحسن ہے خصوصاً وہ فضائل کہ جس سے آگاہی دی ہو حسد کنندگان نے اور قایم ہونا حجت کا بشہادت
خصم موکد تر ہے اگرچہ علاوہ خصم کے اور بہی اوسکے گواہ ہون اور شاہد زیبا شکل وہی ہے کہ

کہ جسکی حسن کی شہادت اوسکی سوتمن دین دے وہ فضیلت وہی ہی جسکی گواہی دشمن دین اس عبارت سی مثل
آفتاب نصف النہار روشن ہی کہ مقصود صاحب کشف الغمہ یہ ہی کہ احادیث فضائل و مناقب اہلبیت کو
ہمنی الزاماً للخصم اکثر کتب اہلسنت ہی سی لکہا ہی پس مقصود بعض فاضل کا جو لکہا ہی کہ آنچہ در کتاب مستطاب
مذکور است مقبول طبائع موافق و مخالف است یہ ہی کہ جو فضائل و مناقب اہلبیتؑ کی کتاب مذکور میں مسطور
ہین شیعہ و سنی دونو اوسکو قبول کرتے ہین شیعہ تو اسوجہ سی کہ اونکی اماموں کے فضائل و مناقب و مدایح
ایسی ہین کہ دشمن بہی اوسکا اقرار کرتے ہین اور سنی اسوجہ سے معترف ہین کہ اونکی کتابون مین درج ہین اس لفظ آنچہ جو
بمعنی بار موصلہ ہی مراد اوسی فضائل و مناقب اہلبیت ہین جسکو خود صاحب کشف الغمہ نے کتب احادیث اہلسنت سی نقل کیا ہی
مثل کلام ابن جوزی جسکو تاسداً بعض مطالبہ کر کیا ہی اور یہ حدیث فضیلت ابو بکر جسکا ذکر کلام ابن جوزی مین استطراداً گیا ہی
اوسکو فضائل اہلبیت سے کچہ علاقہ نہین ہی اور خود صاحب کشف الغمہ نے اوسکا ذکر نہین کیا بلکہ ایک سنی ابن جوزی نے ذکر کیا ہی
پس اوسکو مقاصد صاحب کشف الغمہ مین داخل کرنا انہی کے بے انصافی ہی یہ بات ہمنی فقط اہل انصاف کے لیے لکہی ہی
کہ وہ جان لین کہ اعتراض اہلسنت کا بعبارت خبیثہ ابن جوزی شیعوں پر وارد نہین ہو سکتا لیکن چونکہ بنای مذہب
اہلسنت اوپر بے انصافی کی ہی وہ ہرگز اس بات کو نہین سنین گے اور کہین گے کہ تہین آنچہ کے معنی یہ ہین
کہ جو کچہ اس کتاب مین رطب و یابس ہی خواہ مقصود بالذات ہو خواہ بالتبع خواہ اصالۃً ہو خواہ
استطراداً خواہ منقول ایشا ہو خواہ منقول مخالف کا سب مقبول شیعہ ہی اس لیے اب ہمکو ضرور ہوا
کہ اونکی دندان شکنی کے لیے ہم دوسری راہ چلین اور راہ نہین کے منہ کسی اونکو قابل کرین جس مین میان کی
جوتی میان کا سر ہو جائی حضرت مخاطب والا شان ذرا دہیان لگا کر کان پہٹ پہٹا کر سینے
عبارت کشف الغمہ سے آپ نے معلوم کیا کہ احادیث کتب شیعہ کو انہون نے الزاماً للخصم
واتماماً للحجۃ لکہا ہی چنانچہ فرمایا لان الحجۃ متی قام الخصم بتشییدھا کانت اقوی یداً
یعنی جو حجت کہ جانب خصم سی ہو گی وہ بہت قوی دست ہو گی اور خود حضرت مخاطب صفحہ (۱۰۶)
سطر (۱۷) مین فرماتی ہین کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسھم دون الادعاء لھم کہ
اقرار آدمی کا اوسپر حجت ہوتا ہی پس اسی قاعدہ سی جسقدر اقرار فضیلت شیخین کا ہی وہ اونپر حجت ہی

انتہی اور بنا براسی قاعدہ کے اثبات ایمان ابوبکر مین بحدیث منقولہ علامہ حلی انا الصدیق الاکبر
اٰمنت قبل ان امن ابوبکر یعنی فقط مین ہی ہون صدیق اکبر کہ ایمان لایا مین قبل از ایمان ابوبکر فقط
نفقرۂ ثانی سی آپ نی اثبات ایمان ابوبکر کیا اور فقرۂ اول کو جس سی ابطال اونکی صدیقیت کا ہوتا ہی اپنے
اٹھا دیا اور کچھ تعرض اوس سی نہ کیا ہمین خیال کہ آپ کے مذہب کے مخالف تہا حالانکہ جلد اول مین ہمنے
ثابت کیا کہ اس حدیث کے آپ ہی کی کتابون سی علامہ علیہ الرحمہ ناقل ہین آپ کو دونو فقرون کا قبول کرنا
ضرور ہی اور ابطال صدیقیت کو ابطال ایمان لازم ورنہ خرق اجماع مرکب لازم آویگا ہر کیف بنابر
آپکی رائی شریف کے کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ ہم ہی آپکی احادیث سے اوسی قدر قبول کرتے ہین
کہ جسمین کچھ فضیلت اہلبیت ہی لیکن جسمین کچھ فضیلت شیخین ہی اوسکو قبول نہین کرتے پس کلام ابن جوزی مین
بھی اوسی قدر مقبول ہی جو موید ہماری مقصود کا ہی نہ جو فضیلت بکری عمری پر دلالت کرتا ہی اور مراد
کلام بعض اعلام سے دربارہ مقبولیت انچہ در کتاب مستطاب کشف الغمہ ہست مقبولیت اوسی احادیث
سنیہ کی شیعہ کی نزدیک ہی جو موافق مذہب شیعہ ہی اوسی قاعدہ اقرار العقلاء علی انفسہم سی لیکن جو مخالف
مذہب شیعہ ہی وہ مسکوت عنہ ہی باین معنی کہ السکوت فی معرض البیان بیان للعدم جیسا کہ آپ نی حدیث
انا الصدیق الاکبر مین اس فقرہ سی سکوت فرمایا حالانکہ آپ کا سکوت بیجا تہا اسلئی کہ حدیث آپ ہی کی مذہب
کی ہی آپکو خواہی نخواہی قبول کرنا پڑیگا پس اپنی لئی تو قاعدۂ اقرار العقلاء جاری کرنا اور دوسرونکی واسطے
بھول جانا اسکی کیا معنی قولہ اب ہم اقوال شیعہ کو الی قولہ اونکار دکرتے اقول جس مردود نی پیشتر اس
ردکیا تہا خدا نے اوسکے برار کو اوسکے دہن کیطرف رد کیا تہا جیسا کہ زبان زد خلایق ہی اب تم رد
کرتے ہو تمکو بھی یہی ہوگا اور منہ سبز ہوگا انشاء اللہ تعالی قولہ اس روایت سی انکار کیا ہی اقول
اگر عبارت ابن جوزی اونکی نسخہ مین نتہی جیسا کہ ظاہر یہی ہی تو انکار اونکا بہت بجا ہی اور اگر تہے تب بہی
انکار اونکا عبارت کشف الغمہ سی بیجا نہین ہی کیونکہ عبارت صاحب کشف الغمہ اور عبارت ابن جوزی
ایک نہین ہی اس لئی کہ ناقل قایل نہین ہی چنانچہ استدلال اونکا کہ مقصود عبارت کتاب سے فضائل اہلبیت
علیہم السلام مین نہ فضائل ابوبکر اسکی طرف ناظر ہی پس عبارت ابن جوزی اگر فضیلت ابوبکر مین ہو تو ہوا کری

مقصود عبارت کتاب کشف الغمہ ہی اوس سی کیا واسطہ قولہ اس روایت کا کچھ پتہ و نشان کشف الغمہ میں نہیں
ہی اقول یعنی عبارت کتاب کشف الغمہ مین نہین ہی گو عبارت ابن الجوزی مین موجود ہو قولہ یہ روایت
موجود ہی یا نہین اقول عبارت کشف الغمہ مین نہین ہی بلکہ ابن جوزی مین ہی قولہ اوسکی اطمینان کی لیے
ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتی ہین اقول کتاب مجتہد صاحب مین عبارت کشف الغمہ ہونی سے
انکار اور عبارت ابن جوزی ہونیکا اقرار ہی جسکو اونکا قول باور نہ ہو وہ کتاب مذکور دیکھ لے قولہ
اسکی بحث ہم پیچھے کرینگی اقول ہمنے تو پہلی بھی تھوڑا سا کیا اب پیچھے بھی بہت سا کرینگے جسمین آپکی سیری ہو جائے
اور خلش درونی مٹجائے قولہ جھوٹھا ہونا ثابت ہوگیا اقول تمہارا اور تمہاری اپنائی کے کاریگر کا
جھوٹھا ہونا مثل آفتاب عالمتاب بدون حجاب سحاب ثابت ہوگیا اسلیئے کہ عبارت کشف الغمہ
مین نہ نکلا بلکہ عبارت ابن جوزی مین نکلا قولہ خود مجتہد صاحب کی تحریر سی اقول خود تمہاری ہی نقل
عبارت سی تمہاری موچی صاحب کا اور بساطی صاحب کا جسکو مولانا و اولانا شیخنا کہکر اکثر یاد کرتے
ہو کذب و افترا الجونی ظاہر و باہر ہوگیا قولہ عجب حال ہی علمائی شیعہ کا اقول عجب حال ہی علمائی سنیہ کا
کہ جب کوئی روایت اونکی کتاب سی کہ جسمین نہ احتمال تقیہ ہی نہ احتمال آحاد سی ہونی خبر کا ہی ایسی
کہ تقیہ ناجایز اور احادیث صحاح خصوصاً صحیحین قطعی الصدور ہین سند لاکر پیش کیجاتی ہی تو اول صاف
انکار کرجاتی ہین اور ناقل کو جھوٹھا اور کاذب بناتی ہین چنانچہ کتنی حدیثون کو بساطی صاحب نے
تحفہ مسروقہ مین فرمایا کہ اصلا در کتب اہلسنت موجود نیست مگر عبقات کے دیکھنے سے اونکی جھوٹی قلعی
کھلجاتی ہی اور جب اوسکی صحت اور سند ہو بچا دیجاتی ہی تب توجیہات لاطایل اور افترات باطل
و عاطل کرنے لگتے ہین چنانچہ اس روایت کو جب کلام ابن جوزی ہونا اور عبارت کشف الغمہ
نہونا ثابت کردیا گیا تب بمجبوری و ناچاری و بیچارگی و بیہودہ کاری موچی صاحب نی عبارت ابن
جوزی ہونیکا اقرار کیا اور ایک دوسری توجیہ لاطایل سی اوسکا باطل کرنا چاہا ہم اوس توجیہ کو
بھی باطل کرتے ہین موچی صاحب کی توجیہ کا سارا خلاصہ یہ ہی کہ روایت نعم الصدیق اگرچہ عبارت
صاحب کشف الغمہ نہین ہی اور ہر چند اوس مولف موصوف نی اس عبارت کو علامہ مکارہ ابن

جوزی سی کہ جو مشاہیر علمائی اہلسنت سی ہی نقل کیا اسلیئی حقیقت مین یہ روایت اہلسنت کی ہی نہ شیعونکی
مگر شاید شیعہ قول علامہ معز الدین سی واقف نہین ہین کہ اونہون نی فرمایا ہی کہ انچہ در کتاب مستطاب
مذکور است مقبول طبایع موافق و مخالف است اس عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ مولف کتاب موصوف
نی جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہی وہ متفق علیہ فریقین ہی اور علمائی شیعہ نی انکی بعد دیگری اوسکو قبول کیا ہی اور
وہ شیعونکی نزدیک مسلم ہی یہ ہی خلاصہ جواب موچی صاحب کا جو مبنی بر مکاری و خداعی ہی اولاً کلام احادیث
فضائل اہلبیت مین ہی جسکو صاحب کتاب کشف الغمہ فرماتی ہین کہ مین نی اکثر ان احادیث کو نقل کتب اہلسنت
سی کیا تاکہ مخالفین بھی اسکو بسبب اسکی کہ منقول اونہین کی کتابون سی ہی تلقی بالقبول کرین جسطرح سی ہم قبول
کرتی ہین بسبب اسکی کہ فضائل ہماری اماموں کی ہین ع والفضل ما شہدت بہ الاعداء ۔ پس اونہین احادیث
فضائل اہل بیت کو علامہ معز الدین بھی فرماتی ہین کہ مقبول طبایع موافق و مخالف است نہ احادیث موضوعہ
مکذوبہ فضائل ثلثہ کو جسکی سنی ناقل ہین فرماتی ہین کہ مقبول طبایع ہی اور بہت ظاہر ہی کہ شیعہ اوسکو کیون
قبول کرینگی نہ وہ حدیثین اونکی کتابون کی ہین کہ انکو قبول کرنا ضرور پڑی جسطرح سنیون کو احادیث فضائل
اہلبیت قبول کرنا ضرور پڑا ہی بسبب اسکی کہ اونکی کتابون سی ہین اور نہ شیعہ اسکو اس راہ سی قبول کرینگی
کہ یہ فضائل سی انکی اماموں کے ہے ع والفضل ما شہدت بہ الاعداء پس جب موضوع بحث فضائل
اہلبیت ہین اور اونہین کو ہماری علما مقبول طبایع فرماتے ہین تو جو فضیلت ابوبکر ایک سنی نی بیان کی ہی اوسکو
فضائل اہلبیت مین داخل کر دینا کمال خداعی و مکاری ہی صدیقہ صاحبہ کو تو سنیون نی اہلبیت مین داخل
کر ہی دیا تہا اب ہنسائی کی کاریگر چاہتی ہین کہ اپنی کاریگری سی صدیق صاحب کو بھی داخل اہلبیت کر دین اور
جناب مخاطب بھی چونکہ ہنسائی کی ہین چاہتی ہین کہ اونکی کاریگری مین شریک ہو جائین اور اونکی تاش بافی
کو اچھی طرح سمجھکر اپنا طرہ تاج زربفت بنائین اس ہماری بیان سی کالصبح المسفر روشن ہو گیا کہ مراد
علامہ معز الدین کی اس عبارت سے کہ انچہ در کتاب مستطاب مذکور است یہ ہی کہ انچہ از فضائل
اہلبیت در کتاب مستطاب مذکور است اسلیئی کہ موضوع بحث وہی ہی پس لفظ انچہ مین فضیلت ابوبکر
داخل کرنا محض بے انصافی ہی یا نہایت بیوقوفی ہی ع تیا روایت مقبول فریقین کہ متفق علیہ فریقین

کہنا یہ دوسری خدا عی و مکاری ہی متفق علیہ فریقین وہ روایت کہلاتی ہی جسکو رواۃ شیعہ و سنی دونو
نی روایت کی ہو مثل حدیث من کنت مولاہ و حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون اور حدیث غضب فاطمہ
و غصب فدک اور حدیث انی تارک فیکم الثقلین اور حدیث مثل اہل بیتی کسفینۃ نوح و امثال ذالک جو کہ
کتب شیعہ و سنی بہری ہوئی ہین پس یہی متفق علیہ فریقین ہین کہ قبولیت اسکی فریقین کو لازم ہی لیکن مقبول
فریقین کو متفق علیہ فریقین ہونا لازم نہین اس لیئی کہ اکثر ہی کہ شیعہ الزاماً للخصم روایت مخالف کو قبول
کرلیتی ہین بنظر اسکی کہ انکی کسی دعوی کی مبطل ہی اور فی نفسہ چونکہ انکی کتاب سے نہین ہی قبول نہین کرتی
پس قبول بمعنی فرض و تسلیم ہی نہ بمعنی اعتقاد بصحت خبر مثال اسکی یہ ہی کہ روایت صحیح بخاری و صحیح مسلم
و جمع بین الصحاح کو جسکا مضمون یہ ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی چھ مہینہ تک بیعت ابوبکر قبول نہ کی بلکہ کسی
بنی ہاشم نے قبول نہ کی اور بعد اسکی مضطر ہو کر بعد وفات فاطمہ علیہا السلام باکراہ مصالحت یعنی بیعت
کے ہی حدیث صحاح اہلسنت کو جو نزدیک سنیون کے قطعی و یقینی ہی شیعون نے قبول کرلیا ہی اسلیئی کہ چند دعوے
اہلسنت کی مبطل ہی ایک دعوائی اجماع کل صحابہ بیعت ابوبکر پر دوسری یہ کہ جناب امیر علیہ السلام بہی بیعت
عامۃ الناس مین جو روز دوم یوم السقیفہ تھے شریک تھے تیسرے جناب امیر علیہ السلام نی بخوشی خاطر
بلا جبر و اکراہ بیعت ابوبکر قبول کی علاوہ اسکے اور بہی فائدہ ہین بہر کیف یہ قبول کرنا الزاماً للخصم ہے
نہ اعتقاداً اس لیئی کہ شیعون کی کتاب سی بیعت کرنا جناب امیر کا ابوبکر سی کبہی ثابت ہی نہین ہی فضلاً عن
ستۃ اشہر بلکہ خلاف اسکا انکی کتاب سی بلکہ سنیون کی کتاب سی ثابت ہی گو ان روایتون کو وہ ضعیف
کہین اور نہ مانین بالجملہ ایسی روایت کو گو مقبول شیعہ ہی مگر اسکو متفق علیہ فریقین نہین کہتی ہین پس ہر مقبول
کے لیے متفق علیہ فریقین ہونا لازم نہوا فانّ النسبۃ بینہما عموم و خصوص مطلقاً بل یمکن ان یکون من وجہ
کروایات التشبیہ و التجسیم من الفریقین فما کان منہ صحیحاً فہو ماول و ما کان ضعیفاً فمطروح و المطروح لیس بمقبول
قولہ یہ روایت ابن جوزی ہی سی نقل کی اقول روایت ابن جوزی سی نہین نقل کی بلکہ کلام ابن جوزی
نقل کیا ہی اور ابن جوزی نی روایت کی ہی قولہ الزام اہل امر کا کرچکا ہی کہ جو روایت انکی مقبول
فریقین ہوگی اقول جو روایت فضائل اہلبیت کی خود لکھی وہ مقبول فریقین ہی ... جو روایت

فضیلت ابوبکر کی ابن جوزی نے لکھی وہ بھی مقبول فریقین ہوگی فما لہولاء القوام لایکادون یفقہون حدیثاً اب

ہم دوسری طرح سے آپ کو سمجھائے دیتے ہیں فاضل سہارنپوری نے مقدمات صحیح بخاری صفحہ (۳) چھاپۂ میرٹھی میں لکھا ہے

حضرت بخاری سے مروی ہے قال رایت النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکانی واقف بین

یدیہ وبیدی مروحۃ اذب عنہ فسالت بعض المعبرین

فقال انت تذب عنہ الکذب فہو الذی حملنی علی اخراج

الصحیح وقد روی عنہ قال ما ادخلت فی کتابی الجامع الا ما صح

الخ خود مصنف کی تصریح صحت مافی صحیحہ پر موجود ہے اور آپ کے اکابر علمائی تو انتہا کا مبالغہ صحت

احادیث بخاری پر کیا ہے مثل طلاق صحیح ہوجانی اور حانث نہونیکے کما مر ابا وجود اسکے آپ ہی کے

اکابر علما مثل امام نووی وغیرہ نے اکثر احادیث میں نسبت وہم طرف بخاری کے اور اکثر کا وہن اور

ضعف اور بطلان لکھا ہے ہمین آپ جنکی بڑی معتقد ہیں مولوی صاحب بھی شریک ہیں یہ بحث بہت طویل

ہے اگر باختصار بھی لکھا جای تو بہت طول ہو لہذا ہم اسکو حوالہ اوپر مجلد اول عبقات الانوار کے

بحث حدیث غدیر پر کرتے ہیں من شاء فلیرجع ہناک فان فیہ شفاء

العلیل وبرواء الغلیل پس اگر الزام باعث قبول ہے تو کیوں نہیں قبول کرتی قولہ اس سی یہ ثابت

ہوتا ہے اقول ہرگز نہیں ثابت ہوتا ہے اس لیئے کہ ابوبکر باتفاق امت خارج از اہلبیت ہے اور

محکوم باطاعت اہلبیت یعنی علیہم قولہ الزام شیعوں پر دینا درست ٹہرا اقول تم ایسی ناشخصوں کے

نزدیک درست ٹہرا کیجاؤ کہاں تک بکتے آخر ایکدن نداے اخسئوا فیہا ولا تکلمون سنوگے

قال المخاطب الہمتام ہداہ اللہ سبل السلام

صاحب استقصاء الافحام نے جنکی کتاب پر آجکل شیعوں کو بڑا فخر ہے نہایت جودت طبع کو دخل

دیا ہے اور اپنی دقیقہ فہمی اور نکتہ سنجی سے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اس کلام سے زردستانی کی یہ ثابت

ہوتا ہے کہ جو کشف الغمہ میں مذکور ہے اوسکو اہل حق بھی قبول کرتے ہیں اور اوسکا انکار نہیں کرتے

اور یہ امر آخر ہے اور ہونا روایات کشف الغمہ کا اجماعیات اہل حق اور اہل خلاف سے

دوسرا امر ہی اس لیئی کہ قبول کرنا کبھی اس لیئی ہوتا ہی کہ اپنی واسطی حجت پکڑین نہ کہ اس لیئی کہ مخالف او سی بہر حجت کری علاوہ اسکی کلام زردستانی محمول اصول اور مقاصد کتاب کشف الغمہ پر ہی کہ جو مقصود بالذات ہی وہ مقبول اہل حق ہی نہ کہ وہ جو مقصود بالذات نہین ہی وہ بہی مقبول ہی فقط چنانچہ اصل عبارت استقصا کی یہ ہی اول انکہ ازین کلام زردستانی نہایت انچہ مستفاد میشود انست کہ انچہ در کشف الغمہ مذکور است انرا اہل حق ہم قبول می سازند در پی انکار ان نمی پردازند و این امر اخراج نبودن روایات کشف الغمہ از اجماعیات و اتفاقیات اہل حق و اہل خلاف کہ مخاطب مدعی آنست امر اخر زیرا کہ مفہوم ثانی آنست کہ اہل حق در روایت این روایات شریک اند و از قبول کردن آن روایات این معنی مستفاد نمی شود چہ قبول روایت باین وجہ ہم متصور است کہ اہل خلاف روایت آن کردہ باشند و اہل حق قبول آن نمودہ باشند و قبول گاہی باین معنی است کہ این روایت را صحیح میدانیم وانچہ دران مذکور است انرا حجت میگیریم و گاہی باین معنی کہ چون بان بر بعض مطالب خصم احتجاج میکنیم پس برای این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی کہ خصم بآن برما احتجاج نماید دوم آنکہ کلام زردستانی محمول بر اصول و مقاصد ان کتاب است یعنی انچہ دران کتاب برای احتجاج نہ استدلال از اہل خلاف نقل فرمودہ مقصود بالذات است مقبول اہل حق ہم است نہ اینکہ انچہ مقصود بالذات نیست و محض استطرادا و تبعا نقل شدہ آنہم مقبول است و لیاقت حجیت نزد اہل حق دارد حاشا وکلا لیکن صاحب استقصا کی اس تحریر کا مطلب معلوم نہین ہوتا اور اس سی یہ مشکل مسئلہ حل نہین ہوتا یعنی ہمارا یہ قول ہی کہ مولف کشف الغمہ نی جو روایت لکھی ہی خواہ وہ اپنی بیان سی لی ہو خواہ سنیون سی وہ روایت وہی ہی جسکو علماء شیعہ نی بھی قبول کیا ہی اور اس سی ہم یہ نتیجہ نکالتی ہین کہ یہ روایت نعم الصدیق بھی مقبول علماء شیعہ ہی خواہ مولف موصوف نی اپنی کسی عالم کی کتاب سی نقل کی ہو خواہ ابن جوزی کے کسی نسخہ سی لی ہو اور اس سی مجتہد صاحب کی وہ توجیہ کہ یہ روایت ابن جوزی سی نقل کی ہی باطل ہوتی ہی اور صاحب استقصا کی تحریر سی کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا حقیقت مین وہ بیچارہ کیا کرے ایسی بدہات مین پڑ گیا ہی کہ نہ کچھ کہہ سکتا ہی نہ کچھ جواب دیسکتا ہی اپنی مجتہدین اور علما کے اضطراب پر حیرت کرکے

جانتا ہے ایسی سی ہوتا ہی اونکی بات بناتا ہی اور چونکہ جھوٹھی بات کو کوئی سوائی ایسی ابلہ فریب تقریر دسکے
پیچ کرکے دکھلا نہیں سکتا ہی وہ عمر بھی ایسی ہی پوچ باتون سی اپنا دل خوش کرتا ہی ورنہ نہایت تعجب
کی بات ہی کہ ایسی توجیہ طائل جو صاحب استقصا نی کی ہی کسی لڑکی کی زبان سی بھی نکلیگی یعنی اسکا تو اقرار کرتی جاتے
ہین کہ جو کچھ کشف الغمہ مین لکھا ہی وہ مقبول فریقین ہی اور جب اس کو بعض روایات مین اپنی مذہب کے حق مین
مضر جانتے ہین تو اسکی توجیہ اس طرح کرتے ہین کہ مقبولیت سے صرف اونہین روایات کی مقبولیت مراد ہی جن سی
ہم حجت کرین نہ کہ وہ روایات جنسے مخالف ہم پر حجت کری یا قبول سی اون روایات کی مقبولیت مراد
ہی جو کہ مقصود بالذات ہین نہ وہ روایات جو کہ مقصود بالذات نہین ہین اور یہ خیال نہین فرماتے کہ
ایسی توجیہات پوچ و لچر کو مخالف کب سنیگا اور وہ ایسی باتون کو کب ماننے لگا چنانچہ ہم بوجوہات قوی اس
تحریر کو رد کرتی ہین اول یہ بات تو خود صاحب استقصا نی قبول کی کہ آنچہ در کشف الغمہ مذکور است نزد اہل حق
ہم قبول میسازند و برد و انکار ان نمی پردازند پس ہم اسی امر مقبول کردہ صاحب استقصار کو منظور کرکے
کہتے ہین کہ روایت نعم الصدیق جو کشف الغمہ مذکور ہے و آنچہ در کشف الغمہ مذکور است آنرا اہل حق ہم قبول میسازند و برد و انکار ان
نمی پردازند و قاضی نور اللہ شوستری آنرا قبول نمی سازند و جناب مجتہد صاحب قبلہ برد و انکار ان
می پردازند پس ہر دو قاضی و مجتہد از اہل حق ہستند و ہر کہ از اہل حق باشد او را لازم است کہ این روایت
را قبول سازد و برد و انکار ان نہ پردازد دوسرے صاحب استقصا نی قبول کے دو معنی فرض کیے
ہین کہ قبول گاہی باین معنی است کہ این روایت را صحیح میدانیم و آنچہ دران مذکور است آنرا حجت میکنیم
و گاہے باین معنی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنیم پس بای این امر قبول کردہ ایم
نہ باین معنی کہ خصم بہ آن بر ما احتجاج نماید لیکن انہین معنی فرض پر مقولہ مضمون الشعر فی بطن الشاعر
صادق ہی اسلیے کہ اوپر بیان کرچکے ہین کہ اس کتاب کی روایتون کے نسبت معز الدین اثنا عشری نی
لکھا ہی کہ آنچہ در کتاب مستطاب مذکور است مقبول طبائع موافق و مخالف است اور جب مقبول فریقین
ہونا اسکا ثابت ہوا تو پھر یہ کہنا کہ ہم نے اسلیے قبول کیا ہی کہ ہم حجت پکڑین نہ کہ اس لیے کہ مخالف ہم پر
حجت پکڑی محض نادانی ہی اسکی مثال بعینہ ایسی ہی کہ ایک شخص کسی قبالہ اور دستاویز کی صحت کا

اقرار کریں اور اس امر کو قبول کرے کہ جو کچھ اسمین لکھا ہے خواہ وہ میرا لکھا ہو یا دوسرے فریق کا وہ سب مجھے مقبول اور منظور ہے اور پھر جب کسی عبارت پر اوس دستاویز کے دوسرا فریق گرفت کرے تب وہ قبول کرنیوالا دستاویز کا کہے کہ یہ عبارت لکھائی ہوئی کسی دوسرے فریق کی ہے مینے تو اس لیے اسکو قبول کیا تھا کہ اوسپر حجت پکڑونگا نہ کہ اس لیے کہ وہ مجھپر حجت پکڑے پس منصف کیا فیصلہ کریگا یعنے کیا فتوے دیگا اور چونکہ صاحب استقصا بھی منصف ہیں اور اونکے والد ماجد مفتی تھے اس لیے وہ خود ہی برائے خدا اسکا انصاف کریں اور اس امر کو فیصل فرماوین تیسرے اگر یہ امر تسلیم کر لیا جاوے کہ روایت کا قبول کرنا اپنے واسطے حجت لانیکے لیے ہے نہ کہ دوسرے کی حجت کرنیکے واسطے تو سب جھگڑا ہی طے ہو جاوے کوئی فریق کسی دوسرے پر کسی روایت کی سند نہین لا سکتا اور یہی جواب دے سکتا ہے جیسا کہ صاحب استقصا نے دیا ہے کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنیم پس برائے این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنے کہ خصم بان برما احتجاج کند چوتھے عام قاعدہ ہے کہ جب کسی فریق کی روایت یا خبر کی صحت تسلیم کیجاوے تو اوسکی جوابدہی صحت کی تسلیم کرنیوالے پر ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کہ اصل روایت کرنیوالے پر چنانچہ قطع نظر معاملات دنیاوی کے ہم دینی سند بیان کرتے ہین کہ اکثر باتین توریت و انجیل کی ہماری کتابون مین مذکور ہین اور ہم اونکو قبول اور منظور کرتے ہین پس جب ان روایتون کی صحت ہم نے تسلیم کر لی تو اونکی جوابدہی ہماری ذمہ بھی ویسی ہی ہے جیسے کہ یہود اور عیسائیون کے ذمہ پس اگر کسی روایت یا خبر کے نسبت جسکو ہمنے تسلیم کر لیا ہے کوئی اعتراض کرے تو اسکا ہم یہ جواب دے سکتے ہین جیسا کہ صاحب استقصا نے دیا ہے کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنیم پس برائے این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنے کہ خصم بہ آن برما احتجاج کند حقیقت مین ہم ایسا جواب نہین دے سکتے اور اگر دین تو کوئی مخالف اسکو تسلیم نہین کر سکتا پانچوین اگر کسی فریق مخالف کی کوئی روایت ہم نقل کرین اور اسکو قبول کرنیسے کوئی غرض خاص ہوے اور اوس مین کوئی امر ایسا ہو جسکو ہم قبول نہ کرتے ہون ہمکو لازم ہوگا کہ ہم اسکی مطلب کو جو کہ ہمارے مفید ہو لیکر باقی عبارت کو چھوڑ دین یا اسکی نسبت صاف لکھدین کہ اس روایت کا اسقدر مضمون ہمکو تسلیم ہے اور باقی سے انکار ہے اگر ہم ایسا نہ کرین

اور اوس روایت کو بالکل انکار اوسکی کسی جزو سے قبول کرلین توپھر ہم اوسکی قبولیت سی انکار نہین کر سکتے اسیطرح پر اگر مولف کتاب کشف الغمہ کا اس روایت کو کسی خاص مطلب کیواسطی قبول کرتا تو اوسکو اسکا مطلب ہی کہ حدیث کا فی تہا اصل روایت لکھکر اوسکی جزو نا مقبول پر اشارہ کر دینا لازم تہا جب اوسنے ایسا نہین کیا تو اب بعد چندین سال توجیہ صاحب استقصار کے کچھ بکار آمد نہین ہوتی چھوٹوین یہ قول صاحب استقصار کا کہ کلام اردستانی محمول بر اصول و مقاصد ان کتاب است نہ اینکہ آنچہ مقصود بالذات نیست آنہم مقبول است یہ فقط قول ہی قول ہی نہ اسکی کچھ سند نہ اس پر کچھ حجت ہی ایسا دعوی بلا دلیل لایق سماعت کے نہین ہی اگر مولف موصوف یہ لکھدیتا کہ جو اصول اور مقاصد اس کتاب کے ہین وہ مقبول ہین وہ جو کہ مقصود بالذات نہین ہین وہ بہی مقبول ہین تو بیشک ہم تسلیم کرتے لیکن جبکہ اوسنی یہ قید نہین کی اور اپنی کلام کو نسبت کتاب کے مطلق چھوڑ دیا تو ہم بھی اوس سی فرد کامل مراد لینگے یعنے جو کچھ اس کتاب مین ہی خواہ مقصود بالذات ہو یا نہو وہ سب مقبول ہی ای حضرات شیعہ تمکو خدا کی قسم ہی کہ ذرا غور کرو اور انصاف کو دخل دو کہ اس بحث مین تمہاری علمار کس گرداب بلا مین پڑ گئی ہین اور کیسے بیہوت و بیا ہو رہی ہین اور ہر چند ہاتھ پاؤن مارتی ہین مگر مقصود کے کنارے تک پہونچنی نہین پاتی کوئی تو اس روایت کے موجود ہونی ہی سی انکار کرتا ہی کوئی موجود ہونیکا اقرار کرتا ہی لیکن اوسکو سنیون کے علما ہی سی نقل کرنا بیان کرتا ہی کوئی اوسکو قبول ہی نہین کرتا کوئی قبولیت کے معنی گڈھ گڈھ کر بیان کرتا ہی او رحقیقت مین کوئی اپنا مقصد حاصل نہین کر سکتا اور مثل الغریق یتشبث بکل حشیش پر عمل کر رہا ہی

یقول المتمسک بولایتہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اس مقام پر مخاطب عالیمقام کو نشہ فلک سیر مین یہ سوجھی ہی کہ روی روشن آفتاب بر خاک اور ماہتاب پر آب دہن ناپاک ڈالئے غافل اس سی کہ وہ تو ہناک اونہین کے بالای سر لوروہ تھوک اونہین کے منہ پر پلٹ پڑیگا اور یہ حضرت کلام متانت فرجام صاحب استقصار الافحام ایک سد سکندری ہے کہ جسمین کسیطرح یاجوج ماجوج شیاطین جن وانس رخنہ انداز نہین ہو سکتی فما استطاعوا ان یظہروہ وما استطاعوا لہ نقبا لو مضوا فی کل واد ہیمون خبطا اور جو گنجشک نحیف عقاب مین آی اوسکی چین چین کرنیسی

کیا حاصل ہی اور جب شیر زبان نے دبوچا تو بکری کے بچہ گئے مین مین کرنےسی کیا حاصل ہی آپ کیا چین چرچر
کرتے مین اپنی گردھنتال کو بھوپال تال سی بلایئے اور خود مع اپنی اوستادوں کے اوسکے پیچھے اپنی پیچھے کے
کی نئی کھنجری اور نئی کنگڑی بجائیے اور اوس سی کچہ تال بیتال گوایئے تو شاید کچھ کام نکلے اور کچھ کو تسمے
پھنسین اور کانون کانون کرین لیکن اب یہ بہت دشوار آور ہوس دور از کار ہی جب جناب مولانا
عبدالحی صاحب کے وضو ٹھنڈی ہین تو اور ونسی کیا ہوگا ہان آپ اور آپ کے اوستاد ایسے
خوش فہم مستقیم الرائی گردن مروڑی مرغیان کھانیوالے بانکا شیطان خود اپنی نفس کو شیطان
بنانیوالے کچھ لوگونکو اپنی نئی روشنی سی کہ حقیقت مین ظلمات بعضہا فوق بعض ہی ہکا ئینگے تو
آپ ہی کے علمائی عالیمقدار اوسکو لغو اور بیکار سمجھینگے بلکہ انکو احاطہ اسلام سی نکالکر حظیرہ کفر مین داخل
کرینگی اس مقام پر بھی کل لغویات اور ہزلیات آپ کے بیتی ہین اور پردہ باتون کے ایک بات
قبولیت کے معنی فقط اعتقاد بصحت کے ہین دوسری معنی لفظ آنچہ دران کتاب است کے
کلما کان فی الکتاب من غیر تقیید کے ہین اور نظر بعبارت خطبہ کشف الغمہ جو مذکور ہو چکی یہ دونو باتین
محض غلط اور بالکل پوچ و لغو ہین اسلیئے کہ وہ فرماتی ہین کہ جو احادیث فضائل اہلبیت مین سے
اس کتاب مین ذکر کیے وہ اکثر کتب اہلسنت سے ذکر کیئے ہین الزاما للخصوم دانما ما للحجہ علیہم پس اس سے
بہت ظاہر و آشکار ہی کہ قبولیت روایات اہلسنت نظر بالزام خصم ہی نہ نظر باعتقاد صحت اور مراد
بعض علما از لفظ آنچہ دران کتاب است وہی فضائل اہلبیت ہین کہ جسکو خود صاحب کشف الغمہ نے
ذکر کیا ہے نہ فضیلت ابوبکر کہ جسکو خود انہون نی اپنی عبارت مین ذکر نہین کیا بلکہ ابن جوزی نے
اپنی عبارت مین ذکر کیا ہی گو عبارت ابن جوزی اوس کتاب مین بغرض منقول ہوئی ہی وتضح
لک الحال فی نقض فقرات ظہر النشار انشاء اللہ تعالی قولہ جسکی کتاب پر آجکل شیعونکو فخر ہی اقول آپ ہی
فرمایئے کہ جسکے جواب سی شل موچی صاحب اور مولانا عبدالحی صاحب جان چراتی ہین تو فخر بیجا کیا
ہی ہان آپکے ایسے جہال جو کہین ہنو کتا نشتر اہر ذاتاب کا کرتے ہین تو خود علما شما از اعوعو کلاب
می شمرند و بجو ہی نمی خرند گو آپ کے بھائی کنجڑی قصائی ناچتی کودتی ہین قولہ اور ہونا روایات کشف الغمہ کا

اجماعیات اہل حق اور اہل خلاف سے دوسرا امر ہی اقول اس بات کے جواب سی آپنی بالکل دم
چرایا اور دم کو دبایا یہ کیا بڑا اعتراض موجی صاحب پر ہوا اور گویا اونہین کا سچا ہوا ٹاٹ باقی
اونکی سر مبارک پر پڑا کہ اتنی تمیز نہین ہی کہ اجماعیات اور مقبولات مین فرق کرین اور باوجود
اسکے کہ آپ نی اسکے جواب سے کچھ تعرض نہ کیا پھر مرغی کی ایک ٹانگ پکاری جاتی ہین اور روایات
کشف الغمہ کو متفق علیہ فریقین کہی جاتی ہین بڑا تعجب ہی کہ کفش اعتراضی کو حضور گردسر جھاڑنیوالا
سمجھتے ہین ہمارا ہاتھ تھکے گا آپ کا سر مبارک نہ تھکیگا پھر ہم کیا کر سکتے ہین جبتلک ذوالفقار حیدر کرار نہو مجبوری ہی
قولہ قبول کرنا کبھی اسلیئی ہوتا ہی کہ اپنی واسطی حجت پکڑین نہ کہ اسلیئے کہ مخالف اوس سی ہم پر حجت
کریے اقول یہ بات قابل انکار نہین ہو سکتی کیونکہ بنا اسکی اوسی قاعدہ پر ہی جو آپ نے صفحہ (۱۰۶)
مین فرمایا کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الادعاء لہم اور بنا بر اسیکی فضیلت
شیخین اپنی نی قبول کی اور دال علی الرذلیت سے انکار کیا اور حدیث امنت قبل ان امن ابوبکر
سی ایمان ابوبکر کا اثبات کیا اور بطلان صدیقیت صدیق سی جو اس حدیث کے فقرہ اولے سے
ثابت ہی سکوت بحت کیا حالانکہ ہمنی ثابت کیا کہ یہ حدیث تمہارے ہی مذہب کی ہی اور ابطال
صدیقیت سے ابطال ایمان ہوجاتا ہے لخرق الاجماع المرکب قولہ اس تحریر کا مطلب معلوم نہین ہوتا ہی
اقول انتہا کی غباوت اور بلادت ہی کہ مقدمات کو مسلم کرلینا اور اوسمین کچھ گفتگو نہ کرنا اور نتیجہ
سمجھہ مین نہ آنا اسکا علاج کسی طبیب سی کیجیی کہ ماء الجبن پلائی اور عمل الطائر سے مواد دیسی کو نیچے لائیے
قولہ ہمارا یہ قول ہی اقول آپ کا قول کالبول دلیل حماقت ہی قولہ مصنف کشف الغمہ نے جو روایت
لکھی اقول مصنف کشف الغمہ نے جو روایت فضائل اہلبیت کی خود لکھی ہی نہ وہ کہ جو ابن جوزی
نی فضیلت ابوبکر مین لکھی ہی لانہ ادعاء لانفسہم لا اقرار علی انفسہم قولہ خواہ اپنی یہانسے لی ہو اقول اگر
اپنی یہانسے لی ہو تو قبول بمعنی اعتقاد بصحت خبر ہے انکان صالحا لہ قولہ خواہ سنیون سے
اقول اگر سنیون سی لی ہی تو قبول بمعنی حجۃ علیہم ہی لا لہم قولہ جسکو علماء شیعہ نے قبول کیا ہی اقول
قبول کیا ہی حجۃ علیہم اسلیے کہ اقرار العقلاء حجۃ علیہم قولہ اور اس سی ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین اقول

بہ نتیجہ بیجا حماقت کا نتیجہ ہی جب مقدمات ہی نہین درست ہین تو آپ کی شکل عقیم اور بکبر فکر سقیم کیا نتیجہ دیگی قبول کرنا شیعونکا روایات فضائل اہلبیت کو کتب اہلسنت سی جو صاحب کتاب کشف الغمہ نے نقل کی ہی بمعنے حجۃ علیہم ہے لا لہم اور روایت نعم الصدیق نہ فضائل اہلبیت مین ہی نہ انہون نی نقل کی بلکہ ابن جوزی نے نقل کی فضیلت ابوبکر مین اور وہ ناقل عبارت ابن جوزی ہوئی حجۃ علیہ لا لہ پس اس مقام کو قبولیت بمعنی اعتقاد بصحت سی کوئی واسطہ نہین قولہ خواہ مولف موصوف نے اپنی کسی عالم کی کتاب سے نقل کی ہو خواہ ابن جوزی کی اقول اس حدیث کو نہ اپنی کتاب سے نقل کیا نہ ابن جوزی کی بلکہ عبارت طویل ابن جوزی نقل کی کہ جسمین اوسنے فضیلت ابوبکر نقل کی اور انکی منقولات کتب اہلسنت سے متعلق بفضائل اہلبیت ہین کہ اونسین کو شیعہ نی حجۃ علیہم قبول کیا ہے نہ فضیلت ابوبکر لانہا ادعا لہم لا علیہم قولہ اس سی مجتہد صاحب کی وہ توجیہ الی قولہ باطل ہوتی ہی اقول تمہاری ان غلطیون سی بیشک باطل ہوتی ہی ایک یہ کہ قبول ہر جگہ بمعنی اعتقاد بصحت ہی و ہو غلط محض غیر مسلم وقد فصلناہ نفائی توجیہ کلام جناب صاحب الاستقصار دوسری اس روایت کے ناقل خود صاحب کشف الغمہ ہین حالانکہ ناقل ابن جوزی ہی اور وہ ناقل عبارت ابن جوزی و ناقل عبارۃ الناقل لیس ناقلا بنفسہ ہذا جلی لا سترۃ فیہ پس صاحب کشف الغمہ کو بنفسہ ناقل حدیث فضیلت ابوبکر کہنا محض غلط ہی کما صرح بہ حضرۃ المجتہد و اشار الیہ جناب صاحب الاستقصار حیثما فرق بین ما بالذات قصدا و ما بالتبع استطرادا لا تعلق لہ بالمقصود الاصلی وجعل القبول متعلقا بالاول دون الثانی تیسری بحث و کلام احادیث فضائل اہلبیت علیہم السلام مین ہی کہ اوسکو شیعون نی ہی قبول کیا ہی بمعنی اعتقاد بصحت اسلئے کہ اونکے معتبر کتابون سے وہ احادیث منقول ہوئی اور شیعون نی ہی قبول کیا ہی بمعنی کونہ حجۃ لنا علی اہل السنۃ لا حجۃ لہم علینا پس ذکر فضیلت ابوبکر خارج از بحث ہی اوسکو فضیلت اہلبیت کے حکم مین داخل کرنا بڑی غلطی فاش ہی اور اسی کیطرف اشارہ کیا ہی حضرت علامہ صاحب استقصار نی کہ مقصود اصلی کیطرف نظر کرنا چاہیے کہ بالذات کیا ہی اور تبعا و استطرادا کیا ہی پس قبولیت کو متعلق بامور استطرادیہ کرنا موضوع بحث سی خارج ہوجاتا ہی اور جب خود کلام ابن جوزی امور استطرادیہ سے ہے تو ثانی کلام ابن جوزی بطریق

اوسکے لیے استطرادی ہی اور جب قبولیت علما متعلق بفضائل اہلبیت ہوی جسکی خود صاحب کشف الغمہ ناقل ہین اور مقصود اصلے اونکا وہی ہوا تو جس بات کا ناقل بن جوزی ہوا اور استطراداً ذکر اوسکا کشف الغمہ مین ہوا اوس سی قبولیت علما سی کوئی واسطہ نہین ہی پس ٹھیک ہوا کلام حضرت مجتہد کا اور تمہاری کل تقریر مبنی بر کودنی ہوی قولہ اور صاحب استقصا کی تحریر سے کچھ مطلب حاصل نہین اقول تحریر بین اس فہم واوراک پر ببرین فہم و دانش بباید گریست ۔ حضرت سلامت یہ تینون غلطیان آپکی کہ بتصدق محبت ثلثہ آپکی نصیب مین آئین اور ہمنی بھی آپ کے نتیجہ بیجا کے ابطال مین ذکر کین یہ وہی جناب کے کلام بلاغت نظام سی نکلین کہ جسکی ایک حرف پر بھی آپ نی ابھی کچھ گفتگو نہین فرائی پھر یہ فرمانا کہ اس تحریر سے کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا بجز عباوت کے کس امر پر محمول ہو سکتا ہی قولہ ایسی بردمات مین پڑ گیا ہی اقول یہ اصطلاح آپکے بھائیون جواریون کہاڑیون کے ہے ہم نہین جانتی مگر آپنے اور آپ کے بھائیون نی ہماری تحریر سی خوب جانا ہوگا کہ بردشیعونکی ہی اور مات آپکی سنی بھائیون کی ہی معلوم نہین کہ آپ سے مات بچائی ہین کہ بے مات بہائی ہین قولہ نہ کچھ جواب دیسکتا ہی اقول جواب تو ایسا دیا کہ آپ کے گرو گھنٹال بھوپال تال بھاگ گئی اور آپ کے مولانا عبد الحی صاحب بھی چلین بولگئی قولہ جنسی ہم حجت کرین اقول کس الّو کے پٹھے نے جھک مارا تھا اور ساری دنیا کا گہ کھایا تھا اور کہا تھا کہ یہ مسئلہ متفق علیہ فریقین ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علے انفسہم دون الادعاء لہم قولہ مخالف کب سنیگا اقول مخالف سینی یا جہنم اہل انصاف سنتی ہین اور اہل خلاف خود اونہین کے قول وا قرار سی سنائی جاتی ہین بقول حضور والا کے سے گر نیاید بہ خوشی موی کشانش آرند قولہ آنچہ در کشف الغمہ مذکور ہست ازاہل حق ہم قبول میسازند اقول قبول می سازند بمعنی آنکہ صحیح می دانند بلکہ بمعنی اینکہ حجۃ علی مخالفیہم قبول میسازند الحجۃ لہم قولہ کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ مذکور ہست وانچہ در کشف الغمہ مذکور ہست آنرا اہل حق ہم قبول می سازند اقول سبحان تیری قدرت مینڈھکی کو بھی اب زکام ہوا حضور نے قیاس منطقی شکل اول سی بنایا اور کسی شکل سی نہیون کو رچھا یا ذرا یہ تو فرمائیی کہ کچھ شروط اشکال سی بھی آپکو خبر ہے یہ قانون منطق کی بات ہی قانون انگریزی نہین ہی

جسکے بھونکنے سے آپکے دماغ مین خلل آگیا ہی سکو ماہران قانون منطق سی پوچھئیے اول تکرر حد اوسط شرط ہی جمیع اشکال مین صغرای قیاس یہ ہی کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ بعبارت ابن جوزی مذکور ہست کبرای قیاس انچہ در کشف الغمہ بعبارت صاحب کشف الغمہ مذکور ہست آنرا الحق ہم قبول میداریم لیکن قیاس نتیجہ سی مثل دماغ حضور کے بھیجے سے خالی ہی بعدم تکرار الاوسط و بتقریر آخر روایت مذکور در فضیلت ابوبکر از ابن جوزی در کشف الغمہ مذکور ہست وانچہ در کشف الغمہ در فضائل اہلبیت مذکور است مقبول اہل حق ہم است فلم تکرر الاوسط ثانیا کلیت کبری شرط ہی شکل اول مین اور لفظ انچہ ترجمہ ہی لفظ مای موصولہ یا شرطیہ کا اور ما اور من اور ان علامات اہمال سی ہی کما ہو مذکور فی کتب المنطق بخلاف کلما و کلمن کہ سور موجبہ کلیہ ہی جیسی بعض یا وقد یکون سور موجبہ جزئیہ ہی آور باتفاق منطقیین مہملہ بحکم جزئیہ مین ہی اور جب کبری جزئیہ ہوا تو اصغر تحت اکبر مندرج نہوگا اور قیاس بعینہ مثل آپکی ہمنغز ہوگا تا لگنا اس مقام پر ہم ایک قیاس بطور معارضہ درست کرتے ہین کہ انچہ در کلام اللہ مذکور ہست مقبول اہلسنت وجماعت است کہ ہرگز اہلسنت بردو انکار آن نمی پردازند پس ہم اسی امر قبول کردہ اہلسنت کو منظور کرکے کہتے ہین کہ ان الذی ارسل الیکم لمجنون در کلام اللہ مذکور ہست وانچہ در کلام اللہ مذکور ہست مقبول اہلسنت وجماعت است اور انتاج کے کاریگر جناب مولوی محمد علی صاحب اور اونکے قبلہ و کعبہ موچی صاحب اہلسنت وجماعت سی ہین اور جو شخص اہل سنت سی ہو اوسکو لازم ہے کہ اس قول کا انکار نہ کری پس اگر کوئی کہی کہ کلام اللہ مین یہ قول بطور حکایت از کفار ہی تو ہم کہینگی کہ کشف الغمہ مین بھی یہ قول بطور حکایت از کافر ہے فما ہو جوابکم فہو جوابنا یہ جواب قواعد منطقیہ سی قطع نظر کرکے لکھدیا ہی کہ عوام بھی سمجھ لین اور حماقت موچی صاحب پر نہین قولہ نہ کہ اس لیی کہ مخالف ہم پر حجت پکڑی محض نادانی ہی اقول جہان حدیث اماماً عادلاً ان کی فضیلت شیخین پر حجت پکڑے اور اماماً اہل النار کی رذیلت کو بہ دلیل قاعدہ مسلمہ فریقین اقرار العقلا علی انفسہم حجۃ نہ مانا وہان محض نادانی نہوئی اور جہان ایمان ابوبکر کو بدلیل لعنت قبل ان امن ابوبکر ثابت کیا اور فقرہ اولی جس سی بطلان صدیقیت صدیق ہوتا ہی اوس سی بالکل سکوت کیا اور اسکا کچھ خیال نہ کیا کہ مخالف

بھی ہم پر حجت نہ ہوگی اور بابطال صدیقیت بلزوم خرق اجماع مرکب ایمان کو بھی باطل کر دیگا وہان
محض نادانی ہوئی اور جب وہی بات آپکی سر پر پڑی تو محض نادانی ہوگئی اب اس سی بڑھکر جہالت و
نادانی اور سفاہت اور حماقت اور خرافت کی نشانی کیا ہوگی کہ اپنی لئی تو تجہ لنا و علینا مین فرق کیا جائے
اور دوسرونکے لیئے وہی بات نادانی کہلائے **قولہ** دستاویز کی صحت کا اقرار کرے
اقول سچ ہی کتی کی دم بارہ برس گڑے جب بھی ٹیڑہی ہی بنتی جاتی ہین کہ قبول کے معنی کبھی صحت کے
ہین جیسی اپنی احادیث مین اور کبھی معنی فرض و تسلیم کے ہین جیسی احادیث مخالف مین حجۃ علیہ لالہ پھر پھرا
ہمارا اپنی ہی کہی جاتا ہی کہ صحت کا اقرار کیا پس مثال بعینہ اسکی یہ ہی کہ ایک دستاویز مخالف کی ہاتھ کے
لکھی ہوئی ہی اوسکا مضمون یہ ہی کہ پانچ سو روپیہ مین نی زید سے لئی اور ہزار روپیہ مین نی زید کو دئی
زید کہی کہ اس دستاویز کو جسطرح تو قبول کرتا ہی اس لئی کہ تیرا ہی لکھا ہی مین بھی قبول کرتا ہون حجۃ علیک اب تو
پانچسو روپیہ مجھکو دے اسلیئے کہ اقرار عقلا کا اپنی نفس پر حجت ہے اور تیرے ہزار روپیہ تیرا
دعوی اپنی نفس کے نفع کے لیئے ہی یہ مجھپر حجت نہین ہی مخالف مثل مخاطب کے رونا پیٹنا شروع کرے
کہ بڑی غضب کی بات ہی کہ دستاویز کو قبول کر لیا ہی پھر اپنی پانچسو مانگتا ہی اور میرے ہزار اوڑائی
دیتا ہی جب ایسا مقدمہ حکام کے پاس رجوع ہوگا تو حاکم منصف کیا فیصلہ کریگا یعنی فتوی دیگا اور چونکہ
مولوی سید علی صاحب تحصیلداری اور ڈپٹی کلکٹری کر چکی ہین اور سیکڑون مقدمہ حق و ناحق فیصل
کر چکی ہین اور اونکی والد ماجد روحانی جناب سید احمد خان صاحب بہادر گردن مروڑی مرغیون کے
کھالینیکے مفتی بھی ہین خصوصاً جب مفت صاحبونکی میز پر ملجائی اس لئی وہ خود ہی برائے خدا
انصاف کرین اور اس مقدمہ کو ایسا فیصل فرمائین کہ مثل دیگر مقدمات ناحق کے صدر سی بدر
نبغی مسترد ہون **قولہ** اگر یہ امر تسلیم کر لیا جاوی کہ روایت کا قبول کرنا اپنی واسطے حجت لانیکے
لیئے ہی **اقول** روایت مخالف کا قبول کرنا اپنی ہی واسطے حجت لانیکی لیئی ہوتا ہے
چنانچہ تمنی اور تمہاری اجداد فاسدہ نی جتنی روایتین شیعون کی قبول کی ہین اس لیئی کی ہین کہ اپنی
زعم فاسد مین شیعون پر حجت لائے ہین گو حقیقت وہ حجتین ناتمام ہین جیسا کہ اس ہماری کتاب کی

دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوجاتا ہی اور اسیطرح شیعہ بھی احادیث اہل سنت کو قبول کرکے اونپر حجت لاتی
ہین جیسی حدیث قرطاس حدیث فدک حدیث جیش اسامہ حدیث کاذب وغادر وخائن اور امثال
اسکی ہان اپنی احادیث سے اپنی مخالف پر کوئی حجت نہین لا سکتا مگر یہ حماقت کسیقدر شاہصاحب اور
اونکی والد ماجد سے ہوئی ہے کہ اپنی احادیث ملازوبہ سی شیعون پر اونہون نی استدلال
کیا ہی جیساکہ تحفہ مسروقہ اور ازالۃ الخفا کے دیکھنے والون پر مخفی نہین ہی **قولہ** تو سب جھگڑا ہی طے
ہوجاوی **اقول** اہل انصاف نی خوب جانا کہ امر ایسا ہی ہے مگر کوئی جھگڑا تو نہ طے ہوا نہ سنی شیعہ
ہوئی نہ شیعہ سنی ہوئی بجز حضور کے ایسے سفہا اور حمقا کے جو ازین در رانده و ازان در مانده
دھوبی کا کتہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا آج تو حضور والا کی ہے ہر روش مین لغزش مستانہ ہی ظاہرا
کچھ معمول سی زیادہ ہوگئی ہی اوسکی جھونک مین یہ بیسروپا باتین قلم سی نکلتی ہین **قولہ** کسی دوسری کی
روایت کی سند نہین لا سکتا **اقول** کیون نہین لا سکتا اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ کو کیون بھول گئی
قولہ یہی جواب چل سکتا ہی **اقول** علی انفسہم پر کچھ نہین چل سکتا ہی لانفسہم پر سب کچھ چل سکتا ہی
لیکن تم ایسے کودن اور غبی اور نافہم کے نزدیک کچھ بھی نہین چل سکتا ہی **قولہ** چوتھے عام قاعدہ
ہے **اقول** یہ قاعدہ آپکے گھر کا ہی یا کل پیروان ابوبکر وعمر کا ہی اور ہمارا عام قاعدہ یہ ہی کہ
کہ اپنی روایات کو اگر قابلیت تصحیح رکھتی ہین تو صحیح جانتی ہین اور دوسرونکی روایات کو جو سراسر
کذب ہین کی بنائی ہوئی ہین محض غلط جانتی ہین مگر کبھی اونمین سی بعض کو الزاما وحجۃ علیہم قبول کرتے ہین
نہ باعتقاد صحت بدین نظر جو قباحات اوس روایات مین ہوتی ہین اونکو بصحیحین روایات کی
سر پر ٹھونکتی ہین اور اپنی ذمہ کبھی نہین لیتی مثلاً روایت ناچ دکھلانے رسولخدا کی بی بی عائشہ کو
ہم قبول کرتے ہین واسطی ابطال فضیلت بکر کے برعمر اسلئے کہ اوس روایت مین فرار
شیطان ظل عمر سے ہی نہ ذات ابوبکر بلکہ پیغمبر سے ہے پس خلیفہ اول بلکہ سنیون کے پیغمبر
حضرت عمر ہین جب ہمارا اعتراض سنیون پر چل گیا تو ہماری جوتی کو غرض نہین ہی کہ اس روایت
کے قباحات اور اعتراضات کو ہم دفع کرین **قولہ** اکثر باتین توریت وانجیل کی ہماری کتابو نمین

مذکو ہین اقول ہماری کتابون مین کوئی بات توریت وانجیل کی مذکور نہین ہی ہان حضرت عمر کو یہود
بہت پسند تھی انھونکو یا بن الخطاب کما تھو کب الیھود والنصاری
جیساکہ جلد اول مین گزرا پس ضرور ہی کہ سنیونکی کتابون مین توریت وانجیل کی باتین ہون فان
الکفر ملۃ واحدۃ قولہ ویسی ہی جیسی کہ یہود وعیسائیون کے ذمہ اقول سچ ہے تمہاری ذمہ
ہوگی کہ اوسکو صحیح سمجھی ہو لیکن شیعونکی ذمہ نہین ہی کہ وہ تو غلط سمجھتی ہین گواستدلالاً وحجۃ علیہم کسی باتکو
کبھی قبول بھی کرلین جیسی یہود ونصاری کی کتابون سی حضرت شعیب کا شراب پینا اور معاذ اللہ
اپنی بیٹیون سی زنا کرنا قبول کرتے ہین اثباتاً للتحریف لکنہم لا تصحیحاً لروایاتہم قولہ تو اوسکا ہم یہ جواب
دے سکتے ہین جیساکہ صاحب استقصائی دیا اقول بیشک ہم دے سکتے ہین لاریب فیہ قولہ
توکوئی مخالف اوسکو تسلیم نہین کرسکتا اقول اگرتم ایسا مخالف تسلیم نہ کرے بجہتیم عقلا تو ضرور
تسلیم کرینگے قولہ ہمکو لازم ہوگا کہ ہم اوسکی مطلب کو جوکہ ہماری مفید ہو لیکر باقی کو چھوڑ دین اقول
ہر ملحد لاتقربوا الصلوۃ کو لے لیتا ہی اور انتم سکاری کو چھوڑ دیتا ہی قولہ اور باقی سی انکار ہی
اقول حضور والانی جہان ایمان ابوبکر مین چین چنر کیا ہی تو امنت قبل ان امن ابوبکر لیا ہے
اور دوسرا فقرہ کہ جس سی ابطال صدیقیت ہوتا ہی نہ چھوڑا ہی نہ اوس سی انکار کیا ہی تو اب
ضرور ہوا کہ بابطال صدیقیت بخرق اجماع مرکب ایمان کو بھی باطل سمجھیے اور جب ایمان اور
صدیقیت دونو گئے تو خلافت کی دم بھی کٹ گئی ولنعم ماقیل فے العجمیۃ بیت بیچارہ خری تلاش
دم کرد ونایافتہ دم دو گوش کم کرد۔ وفی العربیۃ بیت ذھب الحمار لیستفید لنفسہ ✤ قرناً فآب ومالہ
اذنان قولہ جب اوسنے ایسا نہین کیا اقول اوسنے ایسا ہی کیا اور جو کہی کہ ایسا نہین کیا اوسکی
ایسی تیسی کیا خطبہ مین کہدیا ہی کہ مین نی اکثر روایات کو اس کتاب کی اہلسنت سی احتجاجاً علیہم ذکر کیا
ہی حیث قال لان الحجۃ متی قام الخصم بتشئیدھا وھض المخالف باثباتھا
وتقئیدھا کانت اقوی یدا واحسن سردً ا وقد مر نقرات اخر کہ جس سی صاف
ظاہر ہی کہ روایات اہلسنت کو حجۃً علیہم ذکر کیا ہی نہ حجۃ لہم قولہ نہ اسکی کچھ سند نہ اسپر کچھ حجت

اقول سند وحجت فقرات اسی خطبہ کشف الغمہ کے ہین کہ جسمین فرماتی ہین کہ یہ کتاب واسطی ذکر فضائل اہلبیت
کے ہے اور اون فضائل کو مین نی اکثر کتب اہلسنت سی لکھا پس مقصود اصلی ذکر فضائل اہلبیت
ہی جو صاحب کشف الغمہ نی کیا ہی نہ فضیلت ابوبکر جسکا ذکر ابن جوزی نی کیا گو استطراداً اس کتاب
مین بھی آگیا پس مقصود اردستانی وہی ہی جو مقصود صاحب کتاب کشف الغمہ ہی اور اونکی مقصود
کو خلاف مقصود صاحب کشف الغمہ پر حمل کرنا اسکے کچھ سند نہ اسپر کچھ حجت ہے **قولہ** مطلق چھوڑ دیا **اقول**
اہل منطق مطلق الشی کو موضوع مہملہ کہتی ہین جو حکم جزئیہ مین ہی پس عموم وشمول کل الافراد کہان سے آویگا
اور اہل اصول بھی مطلق سی کل افراد مراد نہین لیتی بلکہ فرد کامل اور عمدہ مراد لیتی ہین مثلاً کسی سی کہو کہ بازار
سی گیہون خرید لاؤ تو وہ اچھی گیہون سمجھیگا نہ یہ کہ اچھی بُری سب اوٹھالا اور لاریب کہ فرد کامل فضائل
کے فضائل اہلبیت علیہم السلام ہین کہ وہی مقصود اصلی صاحب کتاب ہے نہ فضیلت ہر صاحب
نفاق وشقاق جسکا ذکر ایک منافق نی کیا اور عبارت اوسکی استطراداً کتاب مین مذکور ہو گئی اور
مقصود اصلی نہ تھی پس معنی فرد کامل کے کل الافراد کے سمجھنا اوحماقت دینا ہی حضرت مخاطب کے
خدمتمین تو گستاخی ہو نہین سکتی مگر اگر انثائی کے کاریگر نے یہ بات سکھائی ہو تو اوسی کا ادھوڑ لی ستر
اوسی کی سر پر مارنا چاہیی کہ کالائی بد بریش خاوندش اعلی است **قولہ** ای حضرات شیعہ تمکو
خدا کی قسم ہی **اقول** ای حضرات سنیہ تمکو اپنی اوسی خدا کی قسم ہی جو مثل شیطان فاعل شر بلکہ فاعل شر
شیطان وشر بشر ہی ذرا غور کرو اور انصاف تو تمہاری خدا ہی مین نہین ہی تم انصاف کیا کروگے
لیکن جو خدا کی آنکھین دی ہون تو آنکھین پھیلا کر دیکھو کہ تمہاری علما بحث مطاعن ثلثہ مین کس گرداب بلا مین
پڑ گئی ہین اور کیسی بیدست وپا ہو رہے ہین اور ہر چند ہاتھ پاؤن مارتی ہین اور سر ٹپکتے ہین مگر
مقصود کے کنارے تک پہونچنی نہین پاتے کوئی تو روایات مطاعن کے صحاح مین موجود ہونیسی
انکار کرتا ہی جیسی بساطی صاحب کوئی موجود ہونیکا اقرار کرتا ہے لیکن اوسکو شیعون کی علما کا الحاق
کہتا ہی مثل موچی صاحب کوئی اسکو قبول کرتا ہی لیکن اوسکی معنی گڑھ گڑھ کر بیان کرتا ہی جیسی رشید الدین
خان صاحب اور حقیقت مین کوئی اپنا مقصد حاصل نہین کر سکتا اور مثل الغریق یتشبث بکل حشیش عمل کر رہی ہی

قال المخاطب المقمقام هداه الله سبل السلام

دوسرا قول بعضوں نے اس روایت سے یہ جواب دیا ہے کہ اگر صحت اسکی تسلیم کیجاوے تو امام کا ابوبکر کی نسبت صدیق کہنا بنظر تخصیص اور تمیز مخاطب کے ہوگا بغیر تصدیق اوسکی مضمون کے جیسا کہ احقاق الحق میں قاضی نور اللہ شوستری نے لکھا ہے اقول ذکر الصدیق لاجل التخصیص والتمیز للمخاطب من غیر تصدیق بمضمونہ لیکن یہ قول باطل ہے اسلیے کہ اگر امام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے نام کے بعد اونکا لقب صدیق کہکر سکوت فرماجاتے تو حضرات شیعہ کو اس تاویل کی گنجایش تھی لیکن تخصیص مخاطب کی بغیر تصدیق اوسکی مضمون کے آیندہ کے فقرے سے باطل ہوتی ہے اس لیے کہ جب سائل نے تعجبانہ سوال کیا کہ یا حضرت آپ بھی انکو صدیق کہتے ہیں تو امام اپنی جگہ سے اوچھل پڑے اور کہا کہ نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق کہ ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں اور پھر اسپر بھی قناعت نہ کی بلکہ یہ بھی فرمایا کہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ کہ جو انکو صدیق نہ کہے اوسکی خدا دنیا و آخرت میں تصدیق نہ کرے اگر ایسے کلمات پر بھی حضرات شیعہ یہ فرماویں کہ امام نے صرف مخاطب کے سمجھنے کے لیئے صدیق کہا تھا اور اوسکی مضمون کو تصدیق نہ کیا تھا تو یہ اونہیں کو زیبا ہے تیسرا قول جب حضرات شیعہ نے یہ خیال کیا کہ یہ تاویل بھی باوجود موجود ہونے جملہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ کے نہیں بنتی تب تیسری تاویل شروع کی کہ شاید حضرت امام علیہ السلام نے ابوبکر صدیق کے نسبت جو کچھ فرمایا ہے وہ بنظر استہزا کے فرمایا ہوگا جیسا کہ احقاق الحق میں لکھا ہے او الاستہزاء کما فی قولہ تعالی ذق انک انت العزیز الکریم یعنی امام نے ابوبکر کو صدیق بنظر استہزا اور ٹھٹھے کے فرمایا جیسا کہ خدا نے دوزخیوں کی نسبت بھی عزیز اور کریم فرمایا ہے اور بنظر استہزا کے انکی شان میں قران میں کہا ہے کہ چکھو تم بڑے عزیز اور کریم ہو مگر یہ قول باطل ہے اسلیے کہ الفاظ کو معنی حقیقی سے پھیر نکلنے کے لیئے کوئی قرینہ چاہیے ورنہ بغیر قرینہ کے بلا قیاس الفاظ سے معنی حقیقی مراد نہ لینا جایز نہیں ہے پس آیہ کریمہ میں وہ قرینہ موجود ہے کہ اوپر سے ذکر زقوم اور عذاب دوزخ کا ہے اور خطاب بھی دوزخیوں سے ہے اور چونکہ دوزخی اول آپکو بڑا عزیز اور کریم جانتے تھے اس لیے

اونسے خطاب کیا گیا کما قال اللہ تبارک وتعالی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمھل یغلی فی البطون کغلی الحمیم خذوہ فاعتلوہ الی سواء الجحیم ثم صبوا فوق راسہ من عذاب الحمیم ذق انک انت العزیز الکریم اور اس روایت کے کسی مقام سی کوئی ایسا قرینہ پایا نہین جاتا جس سی معلوم ہو کہ امام نے بنظر استہزا اور ٹھٹھی کے یہ فرمایا ہو اس لیئی کہ اول تو سائل شیعہ تہا اوسکے سامنے استہزا کرنیکا کیا موقع تہا دوسری اوسنی اپنی طرف سے کچھ استفسار بہ نسبت حضرت صدیق کے نہ کیا تہا بلکہ اوسنے ایک مسئلہ فقہی پوچہا تہا کہ آیا حلیہ سیف کا جائز ہی یا نہین امام نی اوسکو جائز فرمایا اور اوسکی سند مین حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر کیا جب اوس سائل کو تعجب ہوا تو اوسکے تعجب دور کرنیکے لیئے حضرت نی کلمہ نعم الصدیق مکرر بہ کرر زبان مبارک سی ارشاد فرمایا تو یہ محل اور موقع کسی طرح پر استہزا کرنیکا نہ تہا اور لو فرضنا کہ کلمہ نعم الصدیق ہی بنظر استہزا کے ہو لیکن بعد اسکی جو حضرت نی فرمایا کہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ الخ یہ کلمہ استہزا و ٹھٹھہ پر کس قرینہ سی محمول کیا جاویگا اور اگر بغیر قرینہ بلا قیاس کے ایسی کلمات طیبات استہزا اور سخریہ پر محمول کیئی جاوین تو ہر ملحد و زندیق ہر آیہ اور حدیث کے نسبت ایسا ہی کہہ سکتا ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا چوتھا قول جب حضرات نی دیکھا کہ یہ تاویل بھی نہین بنتی اور امام کی نسبت استہزا اور سخریہ کے منسوب کرنے سے کام نہین نکلتا تب اپنی اوس معمولی تاویل سی پناہ لی جو سنیون کے ہر حملہ کے لیئے سپر بنائی گئی ہی اور جو ناصبیون کے ہر حربہ کیواسطی ڈھال مقرر کی گئی ہی یعنی تقیہ جیسا کہ احقاق الحق مین بر سبیل تنزل لکہا ہی او للتقیۃ عن السائل اور مجتہد صاحب نی بھی اخیر طعن الرماح مین فرمایا ہی وامثال ذلک پس محمول بر تقیہ خواہد بود لیکن اس تاویل کی بھی گنجائش نہین ہی اس لیئی کہ الفاظ عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ سائل مومنین اور محبین سی تہا ورنہ جب امام نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا تو اوسے کچھ تعجب نہوتا اور وہ یہ استفسار نہ کرتا کہ آپ بھی ایسا کہتی ہین سائل کا تعجب کرنا اور امام کا غصہ ہو کر جواب دینا صاف اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ سائل سنی نہ تھا جس سی ضرورت تقیہ کرنیکی ہوتی اور اگر سائل

سنی بھی ہوتا تب بھی امام کا تقیہ کرنا اور سنی سی ڈر کر خلفاء جور کی تعریف کرنا خلاف شان امامت کے تھا اس لیئی کہ امام باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام تقیہ سی ممنوع تھی اور اونکو تقیہ کرنا جایز ہے نہ تھا اور جو صحیفہ خدا نی انپر بھیجا تھا اوسمین اونکو علوم کے منتشر کرنے اور مسایل شرعی کو بلا خوف وخطر ظاہر کرنیکی تاکید تھی اونکو خدا نی مطمئن کر دیا تھا اور اونکے حق مین فانک فی حرزنا وامان فرمادیا تھا پس ایسی حالت مین امام کا ایک سنی سی ڈر جانا اور اوسکے خوف سے ایک غاصب بلکہ کافر کو صدیق کہنا اور باوجود اطمینان خدا کے جان وعزت کا اندیشہ کرنا تعجب کا مقام ہے

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

عالیجناب مخاطب والاخطاب کو معلوم ہو کہ شیعونکی پاس آپکی ایک ایک بات کے دس دس جواب ہین اسکو یہ سمجھنا کہ ایک جواب نہ چلا تب دوسرا جواب دیا یہ غلط فہمی حضور کی ہی دیکھیے ہمنے سبھی چلادیا جسکا چلنا آپ بہت دشوار سمجھے تھے ہمنے کیسی سہولیت سے چلادیا اور بخوبی آپکی تسکین کردی اب سنیئی کہ علامہ شوستری نی جو یہ فرمایا کہ ذکر لفظ صدیق واسطے تخصیص وتمیز کے ہی تاکہ یہ ابوبکر اور ابوبکر دونسے متمیز ہوجائی یہ جواب باصواب ہی حضور کے اوس قول کا البول کا جو آپ نی تیسری فائدہ مین فوائد سے اس حدیث کے ذکر کیا ہے کہ امام کو ایسی محبت اونسے یعنے ابوبکر سے تھی کہ بغیر صدیق کے اونکا نام لینا اونکی دل کو گوارا نہین ہوا اسلیئے اس لقب سی اونکو یاد کیا تھا انتہی علامہ شوستری فرماتی ہین کہ ذکر صدیق لا نسلم کہ بوجہ اسکے تھا کہ اونسے محبت تھی بلکہ جایز ہی کہ بوجہ اسکے ہو کہ اونکی ذات شریف اور ماہیت لطیف غیرونسی متمیز اور متخصص اور متشخص ہوجائی اور ایک متشخص متشخص بن جائی اور یہ جو حضرت مخاطب فرماتی ہین کہ اگر لقب صدیق کہکر سکوت فرماجاتی تو حضرات شیعہ کو اس تاویل کی گنجائش تھی لیکن حقیر کہتا ہی کہ عبارت حدیث سی بہت ظاہر ہی کہ آنحضرت نے صدیق کہکر سکوت فرمایا تھا اور اگر سائل ساکت رہجاتا تو حضرت بھی ساکت رہجاتی مگر سائل نی سکوت نہ کیا اور ایک سوال دیگر غیر از سوال اول اونسی پیش کیا کہ آپ بھی صدیق کہتی ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان ہان ہم بھی تشخیص یک تا متشخص کیواسطی صدیق کہتی ہین بلکہ جو اسطرح اوسکو صدیق نہ کہی جسطرح کی

ہمنی کہا بلکہ اوسکو صدیق مصدقا لمضمونہ کہی تو خدا اوسکی تصدیق دنیا و آخرت مین نہ کرے کیون حضرت اب تو اس تاویل کی گنجائش باقرار حضور کے بخوبی ہوگئی کہ ہمنی سکوت بہ نسبت جواب سوال اول کے ثابت کردیا باقی رہا جواب سوال ثانی پس اوسکی بھی توجیہ وجیہ ہمنی بیان کردی اور اگر آپ اوسپر راضی نہو جئی تو جسطرح احتمال استہزاو تقیہ جواب سوال اول مین ہوسکتاہی اوسی طرح جواب سوال ثانی مین ہوسکتاہی لیکن جواب سوال اول مین کہ سکوت لفظ صدیق پر ہوا آپ کی عنایات بیغایات سے احتمال تشخیص نامتشخص قایم ہوگیا اور اظہار محبت جسکی آپ بغیر کسی دلیل و برہان کے مدعی ہوئی تھی باطل ہوگیا **قولہ** سائل نی متعجبانہ سوال کیا **اقول** سابق مین گذرا کہ تعجب سائل سنی کا بجا تھا کہ بچارہ مضمون تقیہ سی تو واقف ہی نہ تھا اور یہ بھی خوب جانتا تھا کہ امام علیہ السلام صدیق سنیان کو کذیب جانتی ہین پھر خلاف معتقد اپنی کیونکر اوسکو صدیق فرماتی ہین اور بہت بڑی دلیل سائل کی سنی ہونے پر یہ ہے کہ امام علیہ السلام نی اوسکو سنی جانا تہا اس لئی کہ اگر اوسکو سنی نہ جانتی تو فعل ابوبکر سے اوسپر استدلال قایم نہ کرتے اور امام علیہ السلام یہ تو خوب جانتی تھی کہ شیعہ صدیق سنیان کو کذیب جانتی ہین پس جواب سائل شیعہ بفعل وس شخص کے کہ جسکو سائل کذیب سمجھتا ہی شان ادنی عاقل سی بعید ہی اور یہ بعینہ مثل اسکی ہی کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان سی کوئی مسئلہ پوچھے وہ جواب مین کہی کہ ہان یہ جائز ہے اسلئے کہ رام جی نی ایسا کیا ہی تو اس جواب مین کل عقلا مجیب کو عقل سی خالی کہینگی اور یہ شان ادنی انسان سے بعید ہی چہ جائی شان امام کہ ارفع و اعلے کل عقلائی جہان سے ہی اور جب ہمنی سائل کا سنی ہونا ثابت کردیا تو یہ حدیث بھی مثل سیکڑون احادیث دیگر کے محمول بر تقیہ ہوسکتی ہی **قولہ** اوچھل پڑے **اقول** ہم کہ چکی کہ اوچھل پڑنا دلیل کذب حدیث ہی یا دلیل حمل بر تقیہ وہی راگ گایا ہوا گائے جاؤ اور موچی صاحب کی نئی کھنچڑی اور بساطی صاحب کا پرانا ربانا بجائی جاؤ **قولہ** بلکہ یہ بھی فرمایا **اقول** اس فرمانیکی تین توجیہین ہمنی واسطی محبان ثلثہ کے پیش کین اگر ہماری تینون سے اونکی تسکین نہین ہوتی تو ہم چار مین کہان سے لادین جلئے آپ چار یاریون ہی سی رافضی رہیی **قولہ** تیسرا قول جب حضرات شیعہ نی یہ خیال کیا **اقول** کیون اسقدر جھک مارتی ہو یہ سب توجیہین ایک ہی شخص کے

ہین یعنی مولانائی شوستری علیہ الرحمہ کے جواب مین اسکی کہ اہلسنت بلا دلیل وحجت مدعی اسکی ہوئی کہ ذکر لفظ صدیق بوجہ محبت ہی تو علامہ شوستری علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ لا نسلم کہ بوجہ محبت ہی بلکہ لاجل التخصیص و التمیز او الاستہزا او للتقیۃ عن السائل ہی یعنی ذکر لفظ صدیق نہ واسطی محبت کے ہے بلکہ واسطے تمیز و تخصیص و تشخیص شخص کے ہے یا واسطی سخریہ اور استہزا کے ہے یا واسطی تقیہ کے ہے پس یہ کل احتمالات ایسی ہین کہ جو ان مین سے فرض کیا جائی مبطل دعوائی محبت ہی پس ایک تقریر کے تین ٹکڑی کرنا اور ہر ٹکڑی پر یہ کہنا کہ حجت نہ چل سکا تو یہ کمال درجہ کی کیادی و مکاری و خداعی ہیوکا ذہن عادرین خائنین کی ہی دیکھو ہم ایک تو چلا چکی دو اور بھی چلائی دیتی ہین پھر تمہاری گرفت کی کوئی جگہ نہ رہیگی قولہ بنظر استہزا و ٹھٹھی کے اقول بلکہ بطور میان الماس کے لٹھ کے کہ گو قافیہ نہ بیٹھی مگر مطلب حاصل ہو جائے قولہ کوئی قرینہ چاہیے اقول قرینہ کبھی مقالیہ ہوتا ہی کبھی حالیہ ہوتا ہی حالیہ تو اس مقام پر امام کا معتقد کذبیت صدیق ہوتا ہی ورنہ سائل کو تعجب صدیق کہنی سی ہوتا اور قرینہ مقالیہ بقول آپ کے سائل شیعہ کہ جو معتقد کذبیت ابو بکر تھا بفعل ابو بکر جواب دینا جا لانکہ شیعون کا جواب بفعل جناب امیر دینا تھا جیسی کہ سنیون کا جواب بفعل ابو بکر و عمر دینا چاہیے تھا اور اگر بقول ہماری سائل سنی تھا تو قرینہ مقالیہ نہ رہیگا بلکہ فقط حالیہ رہیگا لیکن ہماری واسطی ایک وجہ دیگر سے پھر بھی مقالیہ رہیگا اس لئی کہ سابق مین گذرا کہ شان معصومیت کے خلاف ہی اجتہادی و استنباطی جواب دینا لان المجتہد یخطی و یصیب والمعصوم لا یخطی بل یصیب فجوابہ مقصور علی الروایۃ من آبائہ الی جدہ علیہم السلام لیس فیہ رائی ولا قیاس و لا استنباطات الاجتہادیۃ قولہ اول تو سائل شیعہ تھا اسکے سامنے استہزا کرنیکا کیا موقع تھا اقول بڑا تعجب ہی کہ حضرت مخاطب ایک زمانہ مین شیعہ تھی معلوم نہین کہ کتنی مرتبہ مجالس شیعہ مین شریک ہو کر حضرات ثلثہ پر ہزار ون صلواتین بھیجی ہونگی مگر آپ بالکل بھول گئی اری حضرت شیعہ بڑا غضب کرتے ہین جب صلواتین بھیجنی شروع کرتے ہین تب کہتی ہین کہ حضرت فلان پر حضرت فلان پر مع القاب مشہورہ ذکر کرتے ہین پس حضرت کہنا اور القاب شریفہ کا ذکر کرنا اگر ٹھٹھا اور میان الماس کا لٹھا نہین ہی تو پھر کیا ہی جو اسکو ٹھٹھا نہ سمجھی وہ الو کا پٹھا

اور بڑا کودن اور بڑا ٹھا ہی پھر آپ شیعہ کے سامنے موقع اور بیموقع کیا پوچھتی ہین قولہ دوسرے
اوسنی اپنی طرف سی اقول ہان گو اوسنی اپنی طرفسی ذکر ابوبکر نہین کیا تھا مگر حضرت چونکہ جانتی اور اوسکو
پہچانتی تھی کہ یہ سنی ہی اسلیئے اوسکو فعل ابوبکر سے جواب دیا اور جب نام ابوبکر کا لیا تو مزاحًا اوسکو صدیق
بھی کہا اور جب اوسنی یہ مسخرا پن کہا کہ آپ تو صدیق نہ کہی تب حضرت ہنسی سے اوچھل پڑی اور اوسنی مزاح
کی راہ سی فرمایا کہ ہان صدیق ہان صدیق یعنی تمہاری صدیق جیسی آنحضرت خیر ہے حالانکہ حقیقت مین آپ نہ تھے
یہانتک کہ یہ بھی کہا کہ جو اوسکو صدیق نہ کہی وہ قابل تصدیق خدا نہین ہی یعنی تم سنیون کے نزدیک پس یہ سب
حکایت ہی اعتقاد مخالف کے استہزا جیسی شیعہ کہتی ہین کہ حضرت عمر وہ ہین کہ جنسی خدا روز قیامت سب سے
پہلی مصافحہ کریگا اور چونکہ حضرت عمر بقول خود ایک بال ہین حضرت ابوبکر کے تو ضرور ہی کہ خدا روز قیامت
اونکی قدمبوسی کری یہ سب حکایات ہین اعتقادات اہلسنت کے اور استہزا آت ہین اوپر اون اعتقادات
فاسدہ کے قولہ کس قرینہ سے محمول کیا جاوی اقول اوسی قرینہ سابقہ حالیہ و مقالیہ سی قولہ تو ہر ملحد
و زندیق اقول مثل تمہاری ہر ملحد و زندیق آیات و احادیث متاولہ مین کہسکتا ہی فما ہو جوابکم لہم فہو جوابنا لکم قولہ جو تھا
قول جب حضرات نی دیکھا کہ یہ تاویل بہی نہین بنتی اقول اہا تو حضرات اہلسنت نی دیکھا کہ یہ تاویل خوب بنتی ہی اور کسی کے انکار نے
سی نہ بگڑی تو اب ضرور ہوا کہ اونکا بندر ایک شاخ چھوڑ کر دوسری شاخ پر اوچک جاوی اور تقیہ
کی ڈال پکڑ کر ہلا دی ارے ملہوی کہانتک اوچھلی کودی گا دیکھ تیرا گلا گھونٹتا ہون اب تجھکو پیچھا چھوڑانا
مشکل ہی اپنی بڑی پھندر کو بھوپال تال سی بلاؤ اور جواب مستقصا لکھاؤ تو شاید کچھ کہوسٹون کی جان
بچی قولہ سنیون کی ہر حملہ کے لیئے سپر بنا ہی اقول سنیونکی تو حملہ سی شیعونکو کچھ ڈر نہین اس لئی کہ یہ
حملہ زنانے ہین جیسا کہ زلیخا نی حضرت یوسف کنعانی پر اور بی بی عائشہ طائشہ نے علی اعلائی عمرانی پر
حملہ کیا ایسی حملون سی جز اسکے کہ خود حاملہ حاملۃ الاوزار ہو جائی کچھ شدنی نہین ہی اگرچہ اہلسنت اوس
باربردار کو تعبیر بحملًا خفیفًا کرین اور شیعہ بنظر فلما اقرت بہ اثقلت حملًا ثقیلًا پر حمل کرین بہر کیف سنی بیچارے
شیعون کے ولی ملی پڑی ہوی ہین وہ کیا سہ اوٹھا سکتی ہین باقی رہی تمہاری بزرگان خارجی و ناصبی
پس اونکی مقابلہ کے لیئے شیعونکو خدانی ایک تیغ تیز اطیعنہم الاعنون سی اور ایک سپر تقیہ الا ان تتقوا منہم

تقیہ سے دی ہی اور فرمایا ہی کہ اگر موقع و محل تلوار چلانیکا ہو تو لا جناح علیکم ان تضعوا اسلحتکم وخذوا حذرکم یعنی نہین ہی تمپر کوئی گناہ اس بات مین کہ رکھدو ہتھیار اپنی کو اور لی لو بچاؤ اپنا کمانی ترجمہ شاہ رفیع الدین پس سپر تقیہ جو آلہ بچاؤ کا ہی اسکی نیچی ایک تلوار بھی چھپی ہوئی رکھی ہی کہ تمہاری کل وار اس پر رک جائینگی اور شیعونکی وار جب چل جائینگی تو ناصبیون اور خارجیونکی علی سے اسفل تک دو آئینگی الحمد للہ کہ اہلسنت کو خدا نے اس تیغ و سپر سے بالکلیہ محروم کیا ہی اسی سے ہاری ماری پڑتی ہین قولہ اسلیے کہ الفاظ عبارت سے معلوم ہوتا ہی اقول کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی بلکہ دلالت اسکی خلاف پر ہی قولہ کہ سائل مومنین محبین سے تھا اقول اگر مومنین سے ہوتا تو تقیہ امام سے خوب واقف ہوتا کہ التقیۃ دینی و دین آبائی مذہب امام علیہ السلام کا ہی اور اگر محبین سے ہوتا تو قول و فعل امام پر معترض نہوتا قولہ تعجب نہوتا اقول تعجب ہونا دلیل اس بات کی ہی کہ امام علیہ السلام کو وہ شخص معتقد کذبیت صدیق جانتا تھا اور اگر معتقد صدیقیت جانتا تو ہرگز متعجب نہوتا لیکن جو شخص امام علیہ السلام کو معتقد کذبیت صدیق سنیان جانے وہ ضرور ہی کہ شیعہ ہو اسپر نہ شاہ صاحب نہ موجی صاحب نے کوئی دلیل قایم کی نہ حضرت مخاطب نے ہرچند ہم غور کرتے ہین کوئی وجہ وجیہ اسکی ہماری خیال مین نہین آتی جز اسکے کہ فرمادین کہ چونکہ کل شیعہ اماموںکو شیعہ سمجھتے ہین اسلیے معتقد کذبیت جانتے ہین اور چونکہ کل سنی اماموں کو سنی سمجھتے ہین اسلیے معتقد صدیقیت جانتے ہین پس اگر سائل سنی ہوتا تو تصدیق کہنے سے تعجب نہ کرتا لیکن یہ بات کہ کل سنی اماموںکو سنی سمجھتے ہین یہ مکاری و خدعی سنیان جاہل کی واسطے قریب ہی عوام کے ہی سو اسواسطے کہ کل قدمای سنیہ اقرار کرتے ہین کہ مذہب امامیہ مذہب اماموں کا ہی جیسے مذہب حنفیہ مذہب ابوحنیفہ اور مذہب شافعیہ مذہب شافعی کا ہی اور علی ہذا القیاس حنبلی و مالکی اور اسی وجہ سے ابن اثیر جزری صاحب جامع الاصول نے مائۃ ثانیہ مین امام علی ابن موسی الرضا کو مجدد مذہب امامیہ قرار دیا ہی اور اکثر اہلسنت شیعوں پر طاعن ہوئے ہین کہ یہ لوگ منقولات ائمہ پر عمل کرتے ہین اور منقولات صحابہ پر عمل نہین کرتے چنانچہ اسی حدیث کے فایدہ ثانیہ مین خود مخاطب نے بھی فرمایا ہی کہ تمسک بصحابہ کرنا یہ حصہ صرف اہلسنت کو نصیب ہوا ہی حضرات شیعہ اس سے محروم ہین انتہی اور بہت ظاہر ہی کہ اگر اہلسنت اماموںکو سنی جانتے تو ضرور انکی احادیث کو جمع کرتے صحیح بخاری والے نے ایک حدیث بھی امام جعفر صادق

کی نہ لی حالانکہ چہار ہزار راویون نی انحضرت سے روایت کی اگر سنی امام جعفر صادق کو سنی جانتی تو اونکو چھوڑ
کر ابو حنیفہ کیطرف کیون جاتی ہین اس امر کو ہمنے ابتدائی جلد اول مین بخوبی ثابت کیا ہی کہ شیعو نکو امامون سی
کچھ واسطہ نہین اور قدمائی سنیہ امامون کو شیعہ جانتی تھی اور اونکی مذہب کو اپنی مذہب سے خلاف سمجھتی تھی
ابن ابی الحدید دوستان صدیق سی شرح نہج البلاغہ مین کہتا ہی کہ ایک سنی نی اپنی اوستاد سنی سی کہا کہ اگر آپ
دیکھتی روز غدیر شیعونکو کہ قبر جناب امیر پر جمع ہو کر کسقدر شیوخ ثلثہ کے بارہ مین گستاخیان کرتے ہین تو آپکو
بڑا تعجب ہوتا اوستاد صاحب نی فرمایا کہ واللہ اونکو جری نہین کیا ہی اون گستاخیون پر مگر صاحب قبر نی
شاگرد نی کہا اگر ایسا ہی تو ہم فلان وفلان کو کیون دوست رکھین اوستاد جی نی یہ سنکر کچھ جواب نہ دیا
اور جوتیان بغل مین دبا کر بہاگ کھڑے ہوی بحقیقت مین اگر جناب امیر علیہ السلام قنوت مین اللہم العن صنمی
قریش وجبتیہما وطاغوتیہما نہ پڑھتی تو شیعہ اللہم العن اللات العزی ومناۃ الثالثۃ الاخری کیون کہتی شیعونکو
حضرت ابوبکر اور عمر سے کیا مطلب دنیا مین بہت برے برے لوگ مثل فرعون وہامان کے گزر گئے
کسی کا ذکر کوئی نہین کرتا مگر فرعون وہامان آل محمد کا ذکر ہر دم زبان پر رہتا ہی اسکی وجہ سوائے اسکے
اور کیا ہو سکتی ہی کہ اونکی امامون نی اونکو یہی تعلیم کیا ہی پہر آپ کو اس سی کیا عیسی بدین خود موسی بدین
خود آپ کسلئے لوگونکو ستاتی ہین اور سب سی لڑتی جھگڑتی ہین کہ خواہی نخواہی آپ کے ایسے سب
ہو جائین ورنہ آپ سبکی ہجو کرین اور جب ہم جواب دیتی ہین تو آپ حضرت صدیقہ ثانی کی نام پر رونی
لگتی ہین **قولہ** سائل کا تعجب کرنا اور امام کا غصہ ہو کر جواب دینا **اقول** صدیق کہنا اور **بفعل** صدیق
استدلال کرنا اور اظہار غصہ یہ سب تقیہ تھا اور تعجب سائل بوجہ سنیت تہا کہ التقیۃ دینی ودین آبائی سے
واقف نہ تہا اگر شیعہ ہوتا ضرور واقف ہوتا **قولہ** سائل سنی نہ تھا جس سی تقیہ کرنیکی ضرورت ہوتی
اقول چونکہ ضرورت تقیہ ہوئی اسی سی ہمنی سائل کو سنی کہا اور آپ بلا دلیل اوسکی شیعہ ہونی کی مدعی ہین
لیکن ہمنی فرض کر لیا کہ شیعہ ہی تہا اور اوس سی تقیہ کی ضرورت نہ تھی مگر لا نسلم کہ وہ مجمع سنیون سی
خالی تہا کیون نہین جائز ہی کہ کوئی مفسد ملعون وہان موجود ہو اور اگر ہم یہ بہی فرض کرلین کہ کوئی مفسد
بہی اوسوقت نہ تہا مگر جو تعلیم مسئلہ اوسکو اوسوقت خاص مین اس طریقہ خاص سی نہوتی تو اوسکے لیئی

بعد اسکی کوئی ضرر عظیم متصور تھا اور بعد دفع زمانہ ضرر بہر تعلیم اسکی بطریق دیگر ہوئی ہوگی کہ جسمین فکر تکذیب کسی تکذیب کا ہوگا واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال **قولہ** سنی سی ڈر کر **اقول** سنی رجیل رجالی کے کیا حقیقت تھی کہ کوئی اوس سی ڈرتا خوف برانگیختہ ہونی اوس فتنہ وفساد کا تھا کہ جس سی خدا راضی نہ تہا بسبب اسکی کہ خلاف اختیار وامتحان خلائق من اللہ الخالق تہا یہ بڑی حماقت حمقا کی ہی کہ ہماری تقیہ کو اور اون لوگونکی تقیہ کو جنکو اختیار گردش زمین وزمان دیا گیا تہا یکسان سمجھے ہین جناب رسولخدا کو کونسی خوف جان و مال وآبرو تھا کہ ہدم خانہ کعبہ نہ کر سکے اور لولا قومک حدیثوا العہد بالکفر لہدمت البیت فرمایا **قولہ** امام جعفر صادق عؐ تقیہ سی ممنوع تھی **اقول** کتاب پرانی لترین ٹانکی ہوئی اتنا ہی کے کاریگر کی طرہ دستار وجبیغہ افتخار کروگے تمہاری چھپٹین شہادت کی پہلی دلیل مین کفش دوز جہنم سوز کی کفش کاری ہم بخوبی کرچکی فارجع البصر ثم ارجع البصر کرتین فلا ترجع الا بخفی حنین

قال المخاطب التمتام لاھداہ اللہ سبل السلام

علاوہ برین امام کے حالات پر بھی نظر کرنا اور اونکی طور وطریقہ کو بھی دیکھنا چاہیے کہ آیا وہ ہمیشہ سنیئون سی ڈر جاتی تھی اور ناصبیون کے خوف سی جھوٹی تعریف صحابہ کی کیا کرتی تھے یا کبھی اپنے اپنی امامت کے جلال پر بھی آجاتی تھی اور اپنی شان صدق گوئی کو بھی ظاہر فرماتے تھے اگر یہ ثابت ہو کہ کبھی کسی سنی کے مقابلہ مین حضرت نی اپنی عقیدہ کو ظاہر نہین کیا اور ہمیشہ ہر ایک سنی کی روبرو تقیہ کو کام فرمایا تو خیر اس حدیث کے نسبت بھی ہم عذر تقیہ کو تسلیم کرسکتے ہین اور اگر یہ امر معلوم ہو کہ امام نی بڑے بڑے سنیونکی سامنی اظہار حق فرمایا ہی اور بلا خوف انکی جو کچھ دل مین تہا اسکو ظاہر کردیا ہی تو پھر کیونکر ہم اس حدیث کے نسبت عذر تقیہ کو قبول کرین اب ہم امر دوم کو کتب شیعہ سی ثابت کرتے ہین ملا باقر مجلسی کتاب حق الیقین مین لکھتی ہین کہ در زمان حضرت امام محمد باقر وامام جعفر صادق علیہما السلام کہ او آخر زمان بنی امیہ واوائل دولت بنی عباس بود ازان دو بزرگوار ان قدری از مسائل حلال وحرام وعلم تفسیر وکلام وقصص انبیا وسیر تواریخ ملوک عرب وعجم

وغیر آنہا از غرائب علوم منتشر گردید کہ عالم را فرا گرفت ومحدثان شیعہ در اطراف عالم منتشر گردیدہ وپیوستہ
در مناظرات ومباحثات علماء بر جمیع فرق غالب بودند وچہار ہزار کس از علماء مشہور از حضرت صادق
روایت کردہ اند وچہار صد اصل در میان شیعہ بہم رسید کہ اصحاب باقر وصادق وکاظم علیہم السلام روایت
کردہ بودند الی قولہ وبہ طریق معتبرہ منقول است کہ قتادہ بصری کہ از مفسرین مشہورہ عامہ است بخدمت
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام آمد حضرت فرمود توئی فقیہ اہل بصرہ گفت بلی حضرت فرمود وای بر تو ای قتادہ حقتعالی
خلقی آفریدہ است کہ ایشان را حجتہای خود گردانیدہ است بر خلق خود پس ایشان میخہای زمین اند و
خازنان علم الٰہی اند پس قتادہ مدتی ساکت شد کہ یارای سخن گفتن نداشت پس گفت بخدا سوگند کہ در پیش فقہا
وخلفاء و پادشاہان وابن عباس نشستہ ام ودل من نزد ایشان مضطرب نشدہ چنانچہ نزد تو
مضطرب شدہ است حضرت فرمود میدانی کہ کجائی در پیش خانہ نشستہ کہ حقتعالی در شان ایشان
فرمودہ است کہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ قتادہ گفت راست گفتی پس جب کہ
بڑے بڑے مفسرین اور مشہور فقہا اور نامی علماء کے مقابلہ مین امام تقیہ نہ کرین اور اونکو
برا بھلا کہین اور وای بر تو اور مثل اوسکے اور کلمات عتاب کے فرمانی مین کچھ تامل نہ فرماوین
اور اونکی شاگرد اور حاضرباش بڑی بڑی مجلسون مین سینون سی مباحثہ کرین اور اونکو ہرادین
اور ہزارون عالم اور سیکڑون فقیہ اونسی تعلیم پاوین توکیونکر ہم اس امر کو مانین کہ ایسی زبردست
امام جن کی مجلس مین آنی سی بڑی بڑی عالمون کی بدن مین لرزہ پڑجاوی اور صورت دیکھنے سی اونکا
دل کانپنی لگی ایک سنی کے سامنی آنی سی ڈرجاوین اور خلفائی جور کی ایسی بڑی تعریف کرنیلگین
کیا وہ سائل جسنی حلیہ سیف کا سوال کیا تھا قتادہ بصری سی بھی بڑھکر تھا یا کوئی لشکر اور فوج لیکر
امام سی مسئلہ پوچھنی آیا تھا کہ امام قتادہ سی تو نہ ڈری اور اوسپر تو عتاب کیا اور سائل سی ڈرکر
ابوبکر کو صدیق صدیق صدیق کہنی لگی ہماری نزدیک تو اگر کوئی بادشاہ اور امیر بھی آتا تب بھی
امام کلمہ حق کہنی سی درگذر نہ فرماتی اور جو کچہ اونکی دل مین ہوتا اوسکے خلاف ہرگز کچہ بھی زبان
سی نہ نکالتی اور یہ صرف ہمارا خیال ہی نہین ہی بلکہ اسکا ثبوت شیعونکی کتابون سی ہوتا ہی

چنانچہ ملا باقر مجلسی حق الیقین مین لکھتی ہین کہ در روایت دیگر معتبر وارد شدہ است کہ در سالیکہ ہشام بن عبدالملک بحج رفتہ بود در مسجد الحرام دید کہ مردم نزد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہجوم آوردہ اند از امور دین خود سوال می کنند عکرمہ شاگرد ابن عباس از ہشام پرسید کہ کیست این کہ نور علم از جبین او ساطع است میروم کہ او را خجل کنم چون نزدیک حضرت آمد وایستاد لرزہ بر اندام او افتاد و مضطر شد و گفت یا ابن رسول اللہ من در مجالس بسیار نزد ابن عباس و دیگران نشستہ ام این حالت مرا عارض نشدہ حضرت ہمان جواب را فرمود پس معلوم شد کہ از معجزات امام و شواہد امامت آنست کہ حقتعالی محبت ایشان را در دل دوستان و مہابت ایشان را در دلہای دشمنان می افگند پس جبکہ ہشام ابن عبدالملک سی ظالم بادشاہ کے موجود ہونے پر امام کا رعب دشمن پر ہو جاوی اور امام کے خوف سی اونکی بدن پر لرزہ آجاوی تو تعجب ہی کہ پہر امام ایک سنی کے رعب مین آجاوین اور ایک ادنی آدمی سی ڈر جاوین مین ہر چند غور کرتا ہون اور بہت سوچتا ہون لیکن حضرات شیعہ رحمہم اللہ کی باتین میری سمجھ مین نہین آتین اور امامت کی حقیقت تو فرشتی اور انبیا ہی نہین سمجھی تو مین کیا سمجھسکتا ہون لیکن اوسکی ظاہری شواہد بھی میری ذہن مین نہین آتی کہ کبھی تو حضرات شیعہ امامونکو ایسا شجاع اور ذی رعب بناتی ہین کہ بادشاہون اور ظالمون کو بھی مجال گفتگو کی اونکی سامنی نہ تھی اور عالمون اور فقیہو نکو بھی جرأت بات کرنیکی اونسے نہوتی تہی سب کو برا بہلا کہتی تہی اور لوگ چپ چاپ سنا کرتی تھی اور سوائی درست اور بجا کے امام کے سامنی کسی کی زبان سی کوئی لفظ نہ نکلتا تہا اور کبہی حضرات شیعہ امامونکو ایسا خوف زدہ اور جبان نعوذ باللہ بنا دیتی ہین کہ وہ ایک ادنی آدمی سی ڈر جاتی تہی اور اگر اونکی مجلس مین ایک سنی بھی آجاتا تہا تو وہ چپ ہو جاتی تھی اور اوسکا ایسا رعب ان پر چھا جاتا تھا کہ ایک بات بھی ایسی کہ جو اوس سنی کے عقیدے کے خلاف ہوتی تہی نہ فرماتی تہی حقیقت ہین یہ سب تہمتین شیعونکی امامون پر ہین وہ بنی زادی اور رسول کے جان وجگر تھے انکی رگ رگ مین اونکی جد کے عادات اور اخلاق کا اثر تھا انکی بات بات مین اونکی نانا کے کلام کا جلوہ ظاہر ہوتا تہا جسطرح اونکا ظاہری جمال نمونہ پیغمبر صاحب

کے حسن کا تھا اسی طرح اونکا باطنی کمال بھی کمالات نبوی کا ظہور ہوتا تھا اونکا دل اونکی زبان حضرت
پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی مانند یکسان تھی نفاق اور جھوٹھ اور حیلہ و تقیہ اونکی کمالات کی حق مین
ایک سخت عیب تھا کیونکر خدا ایسی لوگونکو جو سراسر نور کے پتلے تھے ایسی کثافتون سی پاک نہ رکھتا اور
کس لئی اون پاک امامونکو جو سراپا طہارت کی صورت تھے ایسی نجاستون سی دور نہ رکھتا آنحضرات
شیعہ جنکی شان مین آیہ تطہیر نازل ہوئی ہو جنکی پاکی پر پاک نی قسم کھائی ہو جنکی صداقت پر صدق کو
ناز ہو جنکی صورت اور سیرت پیغمبر کیسی ہو جنکی گہوارہ جنبانی جبریل امین کے تعلق ہو جنکی زیارت
کو ملائکہ عرش بریں آتی ہون جنکی قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار ہو اونہین پر تم ایسی تہمتین کرو
اور خوف اور جھوٹھ اور حیلہ کو ان پاک امامون کی طرف نسبت کروای ہیہات یہی کیا محبت کے یہی معنی
ہین جو تم رکھتی ہو اگر امامت کی یہی شان ہی تو مسلمانون کا کیا ذکر ہی گبر و ترسا بھی نفرت کرینگی اور ایسی
باتونکو بھی سنکر سب الامان الامان پکارینگی اگر تم کو یہ شبہہ ہو کہ ہماری علما اور محدثین نی ایسی روایتون
کو لکھا ہی اور ایک گروہ نی فقہا کے اسکو نقل کیا ہی تو یہ شبہہ ذرا سی غور سی رفع ہو سکتا ہی یعنی تم اون
لوگون کے حالات پر غور کرو جو راوی تمہاری بہانکی روایتونکی ہین اور مدار تمہاری مذہب کے
احادیث کا ہی کہ وہ سب کے سب جھوٹھے تھے اور امام اون پر لعنت کیا کرتے تھے کہ اسکو
ہم تمہاری ہی کتابون سی اپنی موقع پر آئندہ ثابت کرینگے تب تمکو معلوم ہوگا کہ امام کا ظاہر باطن ایک تھا
جو انکی دل مین ہوتا تھا وہی زبان سی ارشاد فرماتی تھی اگر تم ہماری کہنی کو غلط سمجھو تو اپنی ہی علما کے
اقوال پر نظر کرو کہ انہون نی بھی ائمہ کرام کیطرف سے ایسا ہی لکھا ہی اور خود ائمہ کی حدیث کو
لکھکر اس بات کو صاف کردیا ہی چنانچہ محدثین شیعہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث لکھتے ہین کہ
امام علیہ السلام نی فرمایا ہی لاتذکروا سرنا بخلاف علانیتنا ولا علانیتنا بخلاف
سرنا حسبکم ان تقولوا ما نقول و تصمتوا
عما نصمت الخ کہ ہمارا ظاہر و باطن ایک ہی ہماری باطن کو برخلاف
ہماری ظاہر کے ہرگز نہ کہو اور نہ ہماری ظاہر کو مخالف باطن کے کہو یہی تمہارے واسطے کافی ہی

کہ جو ہم کہتی ہین وہی تم بھی کہو اور جس سی ہم چپ رہتی ہین اوس سی تم بھی خاموش رہو پس ایحضرات شیعہ اگر حقیقت مین تم امام کے حکم پر عمل کرتے ہو اور اونکے کہنی پر چلتی ہو تو اونکی قول کو سنو اور اوسپر عمل کرو جیسا اونھون نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا دیسا ہی تم بھی چپ چاپ انکو صدیق صدیق کہو اور سوای اوسکے وہ بات جس سی امام نے سکوت فرمایا تم بھی اوس سی خاموش رہو

یقول التمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ علاوہ حضرت مخاطب کے جولاہی پن کا کلاوہ یا وسواس الخناس کا بہلاوہ ہی مصلحت خداوندی مقتضی اسکی ہی کہ اولیاء اللہ کبھی غالب ہون کہ حجت خدا خلق پر تمام کرین اور کبھی مغلوب ہون کہ اونہین لوگ شایبہ الوہیت نہ سمجھین اور بل ھم عباد مکرمون کے قایل رہین وہی جناب رسولخدا ہین کہ جنکے اشارہ سی رد الشمس اور شق القمر ہوتا تہا اور ایک مشت خاک سی تیس تیس ہزار جرار خنجر گزار کو بہگا دیتی تھی جیسا کہ آیہ وافی ہدایہ ما رمیت اذ رمیت اوسپر شاہد ہی اور کبھی چند کفار نابکار کے ہاتھون سی از سر تا پا غرق خون ہوتی تھی اور دندان مبارک شہید ہوتے تھے وہی ابوجہل لعین کبھی مشیمہ گندیدہ سر مبارک پر ڈالتا تھا اور انحضرت کی گریہ وزاری کا تدارک خدا دست حضرت حمزہ سی کراتا تہا کہ وہی مشیمہ اوسکی ریش و بروت مین ملا جاتا تھا اور کبھی وہی ابوجہل کا حضرت کے سامنے آجانے سے پیشاب خطا ہو جاتا تہا اور لرزہ بر تن پڑ جاتا تھا جیسا کہ شواہد النبوۃ جامی و دیگر کتب اہلسنت مین ہی کہ چند بار ابوجہل وغیرہ جناب رسولخدا کے پاس بقصد قتل وایذا دہی آئے مگر ترسان و شل بید لرزان خائب و خاسر پس پا ہوی الغرض جب انبیا کا حال ہر حال مین برابر نہین فما ظنک بالاوصیاء الاولیاء بیت یکتا حال من شوال نہین

برق جہان است + دمی پنہان و دیگر دم عیان است + گہی بر طارم اعلی نشینم + گہی بر پشت پای خود نہ بینم۔ پس امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام اگر کسیوقت مین قتادہ اور عکرمہ لیسے ناصبیون سی ڈری اور دوسری وقت انکے ناصبی دیگر سی حذر کیا تو اسمین کیا قباحت لازم

آئی اور کونسا امر خلاف عقل و نقل ہو گیا جناب رسولخدا ایک وقت تنہائی مین جب اشال آپ کے
تلمذہ فرار کے فرار کرجاتی تھی تو بنفس نفیس مقابلہ کفار اشرار پر مستعد ہو جاتی تھی اور طرف ہزارونکے
معہیز فرماتی تھی اور رجز مین سے انا ابن عبد المطلب انا النبی لا کذب پڑھتی تھے
یعنی مین فرزند عبد المطلب ایسی جری و بہادر کا ہون اور مین پیغمبر برحق ہون جھوٹھا نہین ہون اور
وہی حضرت وقت دیگر کبھی خانہ ارقم مین کبھی غار ثور تیرہ تار مین پنہان ہوئے تھے الحاصل
مراعات مصالح وقت وہ امر ہی کہ جس سی خداوند تعالی نی شریعتونکو بدل دیا اور ہزارون
احکام خداوندی منسوخ ہوگئی پس اگر اماموں نی بعض اوقات بمصالح وقت بحکم خداوندی مثل
رسولخدا باعلان اظہار حق کیا اور بعض اوقات مین بکتمان اظہار حق کیا تو یہ کونسی مشکل بات ہے
کہ سمجھ مین نہین آتی ہم حیران تھی کہ نبوت کیونکر سمجھ مین آگئی اور امامت کیونکر سمجھ مین نہین آتی لیکن بعد غور
و فکر ہم سمجھی کہ آپ خاک اور پتھر بھی نہین سمجھی ورنہ شیعہ سی اشعری اور اشعری سی نیچری کیون ہوتی
اب مناسب معلوم ہوتا ہی کہ دو چار فقرات پشت آپ کے توڑ دیئی جائین کہ آپ کبڑی ہو جائین
انشاء اللہ تعالی **قولہ** ہمیشہ سنیون سی ڈر جاتی تھی **اقول** مجمع علیہ امامیہ ہی کہ امام و پیغمبر کے لیئی وقت
اتمام حجت تقیہ جائز نہین ہی پس ایسی وقت مین سنیون اور ناصبیونکی باپ سی بھی نہین ڈرتے
تھی لیکن بعد اتمام حجت خدا ایسا جیسا موقع و محل ہو ویسا فرماتی تھے کبھی تقیہ کرتے تھے کبھی نہین کرتے تھے
اگر یہ سمجھتی تھی کہ اس سنی ناصبی بد ذات کی ذات سی کوئی فتنہ و فساد ایسا ہوگا کہ جو خلاف مرضی خدا
ہی تو تقیہ کرتی تھی و الا فلا **قولہ** اپنی امامت کے جلال پر بھی آجاتی تھی **اقول** نبی و امام ہر مقام
پابند احکام خداوندی بوحی و الہام ہین اونکو جلال و جمال سی کیا واسطہ یہ سب آپ کے پیرین
اور جھوٹھ موٹھ کے اولیاء اللہ بنی ہوؤن کے ڈھکوسلے ہین کوئی سالک بنا اور سالک سالک
سہالک ہوا وہ پردہ عاشقی و معشوقی خدا مین تماشا مین جمال حسینان صبیح و نازنینان ملیح ہوا
عاشقانہ اشعار پڑھکر گانی اور ناچنی اور تھرکنی لگا اور کوئی دیوانہ مجذوب بنا اور خوب بنا
وہ لنگوٹی بند اور رنگ نوش ہوا اور اوسکی نشہ کی جوش و خروش مین چوتڑ کھول چنڈال انکال کر اور

اور لال لال گال ور آنکھیں دکھا کرے بھنگٹنا اوٹھ کھڑا ہوا ذہنی جلا ہون نی کہا کہ شاہ جی اسوقت
جلال مین ہین جوا ونکی منھ سی نکلجائیگا وہ فوراً ہو جائیگا کبھی جو منھ سی فون نکلگیا تو گویا ایک شرارہ جہنم کا
کہ بستیون مین بلکہ جنگلو ںمین اوس سی بنا بر تمہاری عقیدہ فاسدہ کے آگ لگ گئی کتنی بستیون کو اوجاڑ
دیا ہی کتنی دریا دُن کو سونٹے مار کر کوسون بھگا دیا ہی یہی لوگ آپکی چھٹی مرشد ہین انہین کو پوچھے
ہماری اماموںکو معاف کیجیے کہ انکو جلال وجمال سی کچھ سروکار نہین وہ تمہارے سالار نہین وہ
تمہارے مدار نہین قولہ امام نے بڑے بڑے سنیون کی سامنی اظہار حق فرمایا ہی اقول
شیعون کا عقیدہ یہ ہی کہ اونکی پیغمبر نی بڑی بڑی کافرون کے سامنے اور اونکے امامون نی
بڑی بڑی خارجیون اور بڑی بڑی ناصبیون کے سامنے اظہار حق فرمایا ہی اور معجزات
دکھائی ہین اور حجت خدا اتمام کی ہی بعد اتمام حجت مواقع تقیہ مین کتمان اور مواقع غیر تقیہ مین اظہار
واعلان کیا ہی قولہ ہم اس حدیث کے نسبت عذر تقیہ قبول کرین اقول اگر ایک مقام مین جہان
اظہار واعلان اتماما للحجۃ لازم و واجب تھا تقیہ نہ کیا یا جہان کہین خوف فتنہ وفساد نہ تھا تقیہ نہین
کیا تو اس سی یہ کیونکر لازم آیا کہ کہین بعد اتمام حجت خدا مقام فتنہ وفساد مین بھی تقیہ نہین کیا قولہ
کتاب حق الیقین مین لکھتی ہین اقول بہت ٹھیک لکھتی ہین لیکن اوس سی نفی تقیہ مقامات تقیہ مین سمجھنا
نہایت حماقت سمجھنے والے کی ہی قولہ پس جب بڑے بڑے مفسرین الی قولہ امام تقیہ نہ کرین اقول
وہ ضالین ومضلین ایسی ہی تھی کہ جن پر اتمام حجت خدا لازم تہا اور تقیہ اونسی جایز نہ تہا قولہ اونکو
برا بھلا کہین اقول وہ نالایق لایق برا کہنی کے تھی اور بھلا تو نہین کہا قولہ بڑی بڑی مجلسو ںمین
سنیون سی مباحثہ کرین اقول کتب رجال موجود ہین دیکھ لو کہ امثال ہشام ابن ادر مومن الطاق
وغیرہم نے کیسا کیسا سنیونکا دم بند کیا ہی لیکن وہ مقامات تقیہ نہ تھی قولہ بڑے بڑے عالمون کے
بدن مین لرزہ پڑجای اقول جیسے جناب رسولخدا کی صورت مبارک دیکھنے سے بڑی
بڑی کافرون کی مثل ابوجہل وابولہب کے دلون مین کبھی لرزہ پڑجاتا تھا اور جو چاہتے تھے وہ
کرنہین سکتی تھی اور کبھی کوڑا اور اوجھڑے اونپر ڈالدیتی تھی اور اونحضرت کو نوبت گھرون مین

چھپنے اور غارون مین پوشیدہ ہونیکے آئی بھی قولہ ایسی بڑی تعریف کرنے لگین اقول
اگر تعریف بلا قصد تعظیم ہی تو بیجو ملیح ہی قولہ قتادہ بصری سی بھی بڑھکر تھا اقول گمراہی مین اگر یہ بڑھکر
تھا تو ایذا رسانی مین وہ بڑھکر ہو سکتا ہی اور تقیہ موذیون سی ہی نہ مطلق گمراہون سے قولہ
کوئی لشکر اور فوج لیکر اقول لشکر فوج اوسجگہ موجود ہونیکا حال نہین معلوم مگر حلیۃ السیف کا سوال
قرینہ اسکا ہو سکتا ہی کہ شاید وہ سپاہی کسی فوج یزیدی کا ہو قولہ امام قتادہ سی اقول بکے جاؤ
کہانتک بھونکوگے اور ہم کہانتک دُتکار بنینگے قولہ اور جو کچھ اونکی دل مین ہوتا اوسکے
خلاف ہرگز کچھ زبان سی نہ نکالتی اقول پیغمبر خدا کے دلمین تہا کہ ابن ابی کافر اور منافق ہی مگر کبھی
زبان سی نہ نکالا بلکہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑھنی مین خلافت اوسکی زبان سی نکالا اور بیچاری عمر نی جب دامن
پکڑکر کہینچا تو اسکو کتون کی طرح دُتکار ا ذرا آیہ وافی ہدایہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی
الناس واللہ احق ان تخشیٰہ جو اختلاف ظاہر وباطن کو ظاہر کرتا ہی ملاحظہ فرمائی فما ہو جوابہ
فہو جوابنا قولہ حق الیقین مین لکھتی ہین اقول بہت درست لکھتی ہین تمکو قتادہ ناصبی کی روایت نی
کیا فائدہ دیا جواب عکرمہ خارجی کی روایت فائدہ دیگی قولہ اور امام کے خوف سی اونکی بدن پر
لرزہ آجاوی اقول لرزہ اعدای دشمن پر پڑ جاتا معجزات انبیا اور ایمہ علیہم السلام سی تہا
اور معجزات اور خوارق عادات نبی اور امام کے ساتھ ہر وقت نہین رہتی بلکہ بر وقت ضرورت
خداوند نعم الاتمام حجت کے لیئے عطا فرماتا ہی حضرت عمر کی ہیبت وہ آپ بیان فرماتی ہین کہ
درہ عمر اہیب من السیف مشہور کیا ہی اور اونحضرت نی ایک روز ایک عورت کو بلایا تو اوسنی
ماری خوف کے بچا ڈالدیا واقع مین وہ قد وقامت ضخیم وطویل اور وہ رنگ سیاہ صیقلی
جو صہاک حبشیہ سی تہا ایسا ہی ڈر وناتہا کہ جس سی ہتنی بہی ڈر جاتی مگر ابو لولو کی سامنی کچھ رعب نہ چلا اور
اوسکا جہر اجلگیا فوا مصیبتاہ انا للہ مومنین اہلسنت کے لیئے مقام رقت ہی تم کہین ہنس نہ دینا
قولہ امامت کے حقیقت تو فرشتے اور انبیا بھی نہین سمجھے اقول امامت کی حقیقت تو سب مومنین
سمجھی ہین مگر خلافت کی حقیقت البتہ بہت مشکل ہی خیاط بھی خلیفہ ہی حجام بھی خلیفہ ہی نان بائی بھی خلیفہ

ہی ان خلفائی ثلثہ پی اور تمہاری خلفائی ثلثہ مین کیا فرق ہی یہ بھی آدمیونکی بنائی ہوی ہین وہ بھی آدمیون کی
بنائی ہوئی ہین جسطرح مسلمانون نی وزری اور نائی کو خلیفہ بنایا اوسی طرح کچھ مسلمانون نی ابوبکر کو خلیفہ
بنایا اسیوجہ سی اوس بیچارہ کو خلیفہ رسول اللہ ہونیسی انکار تہا چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین جو معتبر کتاب اہلسنت
کی ہی لکھا ہی کہ ایک اعرابی نی حضرت ابی بکر سی پوچھا کہ انت خلیفۃ رسول اللہ فقال لا فقال فما انت
فقال انا الخالفہ یعنی تمہین خلیفہ رسول اللہ ہو حضرت ابی بکر نے کہا کہ نہین اعرابی نی کہا کہ پہر تم کون ہو کہا
کہ مین تو خالفہ ہون پہر ابن اثیر نی معنی خالفہ مین لکھا ہی کہ خالفہ وہ ہی کہ جسمین کچھہ خیر و بہتری نہو لیکن صاحب
قاموس نی لکھا ہی کہ معنی خالفہ کے احمق اور بیوقوف کے ہین صحیح ہی اگر احمق اور بیوقوف نہوتا تو لوگون
کے بنانی سی خلیفہ کیون بنتا جسکو جناب رسولخدا نی خلیفہ نہ کیا وہ دوسرونکی بنانی سی کیونکر ہو جائیگا
قولہ خوف زدہ اور رجیان **اقول** فضل اللہ فاک وجعل النار مثواک کسی حیلہ و بہانہ سی طاہرین اطیاب
کو بدرشت زبانی یاد کرنا اپنی طیب ولادت سے مومنین کو آگاہ کرنا ہی بہت اچھا نطفہ نجس کے نجاست
و خبث سی ہم بخوبی آگاہ ہو گئی لیکن جواب آپکی بات کا یہ ہی کہ جہان مقام اظہار و اعلان اور اتمام
حجت ایزد منان تہا وہان نہ اعلے سی ڈرتے تھے نہ ادنی سے اور جہان مقام کتمان تہا
وہان اعلی و ادنی سب سے کتمان تہا اور رجیان وہ ہی جو مثل تمہاری ثلثہ کے خوف جان سی
لڑائیون مین کفار کو پشت دیکر بہاگ کھڑا ہو نہ وہ کہ نظر بمصالح وقت کسی بات کو نالائقون سی
پوشیدہ کری کہ موجب اوس فتنہ و فساد کا ہو جو خلاف مرضی خدا ہو **قولہ** وہ تو نبی زادے اور
رسول کی جان و جگر تھے الی قولہ جنکی قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار ہوا **اقول** مومنین موقنین
آؤ اور تماشا دیکھو تمنے تو قصہ منافقون کی زبان خدا سی سنی ہونگی مگر اونکی صورت نحس نہ دیکھی
ہوگی آؤ اور ہماری مخاطب کو دیکھ لو کہ ایسی ہی شکل منحوس ازسرتاپا ہوتی تہی اور جسطرح سے وہ لوگ
انک لرسول اللہ کہتی تہی گو خدا اونکو جہوٹھا فرماتا تہا اوسی طرح ہماری مخاطب بہی دیکھو ہمارے
اماموں کے کیسے تعریفین کر رہے ہین مگر دل اونکا موافقت اونکی زبان کی نہین کرتا لاجرم
ضرور خدا گواہی اونکی کذب کی دیگا اب ان مولوی الو صاحب سے پوچھو کہ جب ایسی لوگ

موجود تھے کہ جنکے قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار تھا اور پیغمبر نے بھی حدیث ثقلین میں امور دینی اور دنیوی میں اونہین کے دامن پکڑنیکو کہا تھا پھر تمنے ابوبکر کا دامن کیون پکڑا اوس خالف بی عقل کو بزبان خود مش کیون خلیفہ بنایا اہلبیت نبوی کو چھوڑکر ابو حنیفہ جیفہ اور راوسکے امثال کے فضلہ خوار کیون بنی اماموں کی زیارت کو ملائکہ عرش برین آئی اور ابوبکر کی زیارت کو ایام بت پرستی مین بشبیہہ شیاطین آئی اونکی گہوارہ جنبانی جبرئیل نی کی انکی طبع جنبانی طرف شراب خواری اور بت پرستی کے عزرائیل نی کی اونکی صورت و سیرت پیغمبر کی اور رانکی صورت چلکے داڑہی اور سیرت ابوالشر کی اونکی صداقت پر صدق کو ناز اور رانکی ذات سے کذب و خدع و مکر سر فراز اون کی پاکے پر پاکی نے قسم کھائے اور انکی نجاست پر آیت انما المشرکون نجس آئی اونکی شان مین آیہ تطہیر نازل اور رانکو آیہ تنجیس مع کل مشرکین شامل اونکو خدا نی سب کثافتون سی پاک کیا اور راسکے ناپاکی کو بیت الخلا کے خاک و خاشاک کیا وہ سراپا نور کے پتلے تھے یہ سراسر ظلمت شب دیجور کے پتلے تھے وہ ہر عیب سے بری اور رانکی ذات کل عیوب سے بھری تھی وہ عین ایمان و صدق و وفا تھے اور یہ عین کفر و نفاق اور کذب و دغا تھی اور مقارنت جھوٹھا اور تقیہ کی حیلہ سازی و دغا بازی مخاطب والا مقام کی ہی جھوٹھا اور تقیہ سے کوئی مناسبت نہین ہی مفہومانہ مصداقاً جیسا کہ آخر بحث حدیث نجوم مین جہان آپ نی فرمایا ہی کہ تقیہ کی معنی جھوٹھ کے ہین وہان ہمنی بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہی کہ تقیہ پر اطلاق جھوٹھ کا ہو ہی نہین سکتا و بنص قرآنی تقیہ غیر کذب ہے اب ہم پہر رجوع کرتی ہین طرف سخن اول کے اہلبیت نبوی کا دل و زبان حضرت پیغمبر خدا کی طرح یکسان تہا اور ہر کلمہ اونکا عین ایمان تھا اور جب حضرت عمار ایسے لوگون کے رگ و پی مین مثل خون کے ایمان ساری و جاری ہو کما فی البیضاوی تو یہ حضرات تو جان و ایمان بلکہ نفس ایمان تھی برخلاف حضرات ثلثہ کے کہ مثل کل منافقین کے زبان سی انک لرسول اللہ کہتی تھی اور دلونمین انکی کفر و نفاق و فسوق و عصیان مثل خون کے رگ و پی مین جاری و ساری تہا بلکہ عین کفر و نفاق تھی جسطرح کمالات نبوی کا اونمین ظہور تہا اوسی طرح جہالات بوجہلی کا انمین وفور تھا اونکا جمال جمال پیغمبر تہا اور اونکی صور قبیحہ مین رذیلات و خبثیات کا اثر تھا اونکی بات بات مین

اونکی جد امجد کے کلام کا جلوہ ظاہر تھا اور انکی ہر بات مین کذب و غدر و خیانت کا کرشمہ باہر تھا اونکی رگ رگ مین اونکی جد کے عادات اور اخلاق کا اثر تھا اور انکی رگ رگ مین انکی اجداد کفار کی عادات و اخلاق کفری کا ثمر تہا گو ظاہر مین مسلمان بنی تہی مگر دل مین کفر آبائی بھرا ہوا تھا اہلبیت نبوی رسول کے جان و جگر تھے اور یہ جان و جگر نہ عمر تھے نہ ابوبکر تھے گو ایک رشتہ ازار بندی رکھتے تھی لیکن رشتہ دیگر رگ جگر درست ہے پس جو شخص کہ ایسی تعریفون و توصیفون کا ایمہ طاہرین کی اقرار کرتا ہی آیا اوس سی ممکن ہی کہ حضرات ثلثہ کو جو بعد از بت پرستی چہل سالہ اور فسرانجواری اور سور خواری اور زناکاری بظاہر کلمہ گو ہوی مقدم کری اور ان انوار خدا سے اون ظلمات کفر کو بہتر اور افضل سمجھی اسلئی ہمکو یقین ہوا کہ اگر دل و زبان مطابق یکدگر نہین ہی تو حضرت مخاطب بیان اوصاف ایمہ مین سراپا کذب و نفاق مجسم ہین کہ دل مین کچہ اور ہی اور زبان سی کچہ اور کہتی ہین اور اگر دل و زبان مطابق یکدگر ہین تو بیشک وہ منکر ثلثہ کے ہین مگر یہ مشغلہ و مباحثہ و مناظرہ شیعون سی لغرض فاسدہ ہی **بیت**

ہمکو معلوم ہی جنت کی حقیقت لیکن ۔ دل کے بہلانیکو غالب یہ خیال اچھا ہی ۔ اور اسوقتمین نظر بحال حضرت مخاطب اونکی زبان حال سے یون کہنا مناسب ہی **بیت** ہمکو معلوم حقیقت ہی خلافت کی مگر ۔ سیم و زر لینے کو مہدی یہ خیال اچھا ہی **قولہ** خوف اور جھوٹھ اور حیلہ کو اون پاک مامون کے طرف نسبت کرو **اقول** شیعہ جب ایمہ علیہم السلام کو معصوم عن کل رجس جانتی ہین تو ہرگز کسی خوف قبیح اور کذب و حیلہ فضیح کے اونکی طرف نسبت نہ دینگے اور یہی بہ دلایل قطعیہ سابق مین ثابت کیا کہ تقیہ سے اور جھوٹھ سے کچھ واسطہ نہین آپ اہلسنت انبیائی اولے العزم کیطرف یہ نسبتین دیتے ہین اور کذبات ثلثہ ابرہیم ہی کے قائل ہین و قد مر ذکرہ **قولہ** اگر امامت کی یہی شان ہی **اقول** اگر خلافت کی یہی شان ہی کہ بت پرستان چہل سالہ اور رہزنان فاسق کاذب و غادر و خاین و آثم کیا فے صحیح المسلم خلیفہ بنے اور اوسپر حد شرب خمر جاری نہ کی جائی کہ ہتک اسلام ہو گی کما فی شرح الوقایہ مسلمانون کا کیا ذکر ہے گبر و ترسا بھی ایسی خلیفاؤن سے نفرت کرینگے اور اسلام سی الامان الامان پکارینگی اگر تمکو شبہہ ہو کہ ہماری علما و مجتہدین نی ایسون ہی کو خلیفہ سمجھا ہی اور ایک گروہ نے فقہا کے ایسونکی

خلافت کو نقل کیا ہی تو یہ شبہہ ذرا سے غور مین رفع ہو سکتا ہی یعنی تم خلفاؤن کے اور اونکے خلیفہ
بنانے والون کے حالات پر غور کرو کہ یہ سب حرام خوار جیفہ دنیا کے کتّے تھے خود ابو بکر کی شان مین
خدا نی تریدون عرض الدنیا نازل کیا ہی جیسا کہ تمہاری تفاسیرون مین قصہ اساراے بدر مین موجود
ہی اور مدار تمہاری مذہب کا محض احادیث کاذبہ پر ہے اور وہ راوی سب کے سب جھوٹھی
تھی اور ائمہ طاہرین اون لعینون پر ہمیشہ لعنت کیا کرتے تھے اسکو ہمنی تمہاری ہی کتابون سے
ثابت کیا اور اپنی موقع پر آئندہ بھی ثابت کرینگی تب تمکو بخوبی معلوم ہوگا کہ تمہاری خلیفاؤن
کا ظاہر و باطن ایک نہ تہا اونکی دل مین سراسر کفر تھا اور ظاہر مین اسلام ظاہر کرتے تھے اگر ہماری
کہنے کو غلط سمجھو تو اپنی ہی علما کی روایات پر نظر کرو کہ ستحرصون علی الامارۃ کما فی صحیح البخاری یعنی
پیغمبر نے فرمایا کہ ای صحابہ بلکہ ای ثلثہ تم حرص امارت کروگے اور وہ موجب ندامت روز قیامت
ہوگی سیکون بعدی ائمۃ لا یہتدو بہدی کما فی صحیح المسلم یعنی قریب ہے کہ امام نہین وہ لوگ جو میری
راہ پر نہ چلین وقد ہم مثلہ کثیرًا من صحاحکم قولہ ہمارا ظاہر و باطن ایک
ہی اقول یہ کس لفظ کا ترجمہ ہی مقصود حدیث یہ ہی کہ ہماری اسرار کو مخالفین پر ظاہر نہ کرو جسطرح
عائشہ و حفصہ فی اسرار رسول اللہ کو ظاہر کر دیا تہا جیسا کہ آیۃ اذا اسرّ النبی الی بعض ازواجہ حدیثا
نص صریح اسپر ہی پس غرض امام علیہ السلام کی یہ ہی کہ جو ہمنے ظاہر کیا ہے وہی تم بہی ظاہر کرو اور
جسکو ہمنی مخفی کیا ہی اور بطور اسرار رکھا ہے تم بھی اوسکو بطور اسرار رکھو کافی ہی تمکو کہ جو ہمنے
مخالفین سی کہا ہی وہی تم بھی کہو اور جس بات سے ہم مخالفین کے روبرو چپ رہے تم بھی چپ ہو
یہ صاف دلیل ہی اسپر کہ کچھ باتین باطنی تہین کہ جو اسرار سے تہین اور کچھ باتین ظاہری تہین کہ وہ
اسرار سے نہ تھین پس اگر یہی اختلاف ظاہر و باطن ہی تو خدا نی اپنی انبیا اور اولیا سی بہت سی
اسرار کہی کہ انکو ہر شخص سی ظاہر کرنیکا حکم نہ دیا اور پیغمبر نے بھی بہت اپنی صحابہ سی اسرار کہی اور
منافقین کے نام حذیفہ سی کہی جس سی وہ صاحب سر رسول اللہ کہلاتی تھی اور مثل عائشہ اور
حفصہ کے انہون نے سر رسول اللہ ظاہر نہ کر دیا پس اگر کل ظاہر و باطن ایک ہی تہا تو پھر حفصہ کے

ظاہر کر دینی سی خفا کیوں ہوئی اور اوسکو طلاق کیوں دیا کما فی البیضاوی اور ہر گاہ اسطرح کا اختلاف ظاہر و باطن خدا اور رسول خدا مین پایا گیا ہی کہ انہون نی بعض باتون کو چھپایا اور ظاہر نہ کیا پھر اگر ائمہ علیہم السلام نی بعض وقات مین کفر و نفاق اصحاب ثلثہ کو چھپایا اور ظاہر نہ کیا تو کیا قباحت لازم آئی بالجملہ اختلاف ظاہر و باطن وہ قبیح ہی جسکی بنا خدع و فریب و مکر اور دغا بازی پر ہو واسطے دنیا طلبی کے جیسی کل منافقین بالخصوص ثلثہ انک لرسول اللہ کہتی تھی اور خدا بھی اونکو جھوٹا کہی جاتا ہی لیکن چھپانا کسی امر کا لمصلحۃ اور چھپانا ایمان کا اور ظاہر کرنا کفر کا واسطی بچانی جان کے جو مفاد آیہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کا ہی پس کسی طرح قبیح نہین ہو سکتا اور جو شخص اسکی قبح کا قائل ہو تو وہ ضرور ہی کہ ان آیات کا کافر ہو اور جو شخص ایک حرف کلام اللہ سی کفر و انکار کری وہ مصداق افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا ہی اور وہ حضرات اہلسنت و جماعت ہین اور اگر نہین تو ان آیات کا جواب دین اور جب بیضاوی اور فخر رازی سپر انداختہ ہوئی تو کوئی کیا جواب دیگا قولہ جیسا اونہون نی حضرت ابو بکر کو صدیق کہا ہی ویسا ہی تم بھی چپ چاپ صدیق صدیق کہو اقول واللہ ثم واللہ و باللہ و تاللہ جسوقت انہون نی صدیق کہا ہی ہم بھی چپ چاپ اونکو صدیق صدیق کہتے ہین اور جسوقت مین انہون نی انکو کاذب غادر خائن واثم کہا ہی ہم بھی پکار پکار کر زندیق زندیق زندیق کہتی ہین اور اگر باور نہو کہ انہون نی ایسا بھی کہا ہی تو بسم اللہ آپ تشریف لائیے آپ ہی کی صحیح مسلم مین دکھا دیتی ہین اگر کھولکر نکالکر نہ دکھا دین تو جو جی چاہے وہ فرمائیے

قال المخاطب العقمقام ھداہ اللہ سبل السلام

پانچوان قول بعض حضرات شیعہ یہ فرماتی ہین کہ امام علیہ السلام ابو بکر کو کسطرح صدیق کہتی اس لئی کہ یہ لقب خاص جناب امیر علیہ السلام کا ہی کہ خود حضرت امیر نے فرمایا ہے انا الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی الا کذاب کہ مین صدیق اکبر ہون جو کوئی بعد میرے اس

لقب کو اپنی نسبت کہیگا وہ جھوٹھا ہی لیکن یہہ فرمانا بھی حضرات کا اونکی لیئی چند دلیلون سی مفید نہین
پہلی دلیل حضرت امیرؑ کی اس قول سی خود اونکا جواب ظاہر ہی اس لیئی کہ حضرت نی یہ فرمایا کہ بعد
میرے کوئی شخص صدیق نہوگا اور جو کوئی اوسکا دعویٰ کری وہ جھوٹھا ہی اور یہ فرمانا دلالت اسپر
کرتا ہی کہ حضرت امیرؑ کے پہلی کوئی صدیق گذرا ہی اور وہ کون ہی حضرت ابو بکر صدیق ہین رضی اللہ
تعالی عنہ دوسری دلیل اگر کوئی شیعہ یہ کہی کہ سوائی حضرت علی کے اونسی پہلی بھی کوئی صدیق نہین
ہوا تو اسکا جواب ہم اونہین کی کتابون سی دیسکتی ہین وہ یہ ہی کہ عیون اخبار الرضا وغیرہ کتب
حدیث مین اونکی موجود ہی کہ ابو ذر صدیق ہذہ الامۃ پس جب ابو ذر کے نسبت لفظ صدیق کا
مذکور ہی تو تخصیص مرتضوی باقی نرہی تیسری دلیل یہ امر قابل دیکھنی کے ہے کہ آیا حضرت ابو بکر
رضی اللہ تعالی عنہ حضرت علی سی پہلی بہ لقب صدیق کے بین الصحابہ مشہور تھے یا نہین اور لوگ حضرت
امیر کے سامنے بلکہ پیغمبر خدا کے روبرو اونکو صدیق کہتی تھی یا نہین چنانچہ بلفظہ اسکا ثبوت خود شیعون کے
کتابون سی ہوتا ہی چنانچہ ایک عالم شیعی منہج المقال مین فضیل سی روایت کرتا ہی کہ قال سمعت ابا داؤد
یقول حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان الجنۃ مشتاق الی ثلثۃ
فجاء ابو بکر فقیل لہ یا ابا بکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ ہما فی الغار فلو سألت رسول اللہ من
ہولاء الثلثۃ کہ بریدہ اسلمی روایت کرتے ہین کہ مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ حضرت نے
فرمایا کہ جنت تین آدمیونکی مشتاق ہی کہ اسمین ابو بکر آئے لوگون نے اونسے کہا کہ اے ابو بکر
تم صدیق ہو اور تم ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہو تم پوچھو حضرت سے کہ وہ تین کون ہین فقط پس یہ
روایت اس امر کے ثبوت کے لیے کافی ہی کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے زمانہ مین سب اصحاب حضرت
ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو صدیق جانتی تھی اور اسی خطاب سے اونکو یاد کرتے تھے گویا صدیق
اور ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اونکا خطاب اور لقب ہوگیا تھا اگر کسی شیعہ کو ان روایات سی بھی سیری
نہووے اور وہ اس روایت کی تائید امام کے دوسری قول سی چاہین اور یہ پوچھین کہ سوائی
اس روایت نعم الصدیق کے اور بھی کبھی کسی امام نی ابو بکر کو صدیق کہا ہی تو اوسکا بھی ہم ثبوت دیسکتی

ہین اور جبتک کہ اچھی طرح پر حضرات شیعہ کو اطمینان نہو جاوی ہم اونکی تسکین اور تسلی کیواسطی روایت اونہین کی کتابون سی لانی سی باز نہین رہتی چنانچہ ہم اسکا ثبوت دیتی ہین کہ اسی کتاب کشف الغمہ مین امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک دوسری حدیث موجود ہی جس مین حضرت ابوبکر صدیق کے نام کی ساتھ امام نے صدیق کا لفظ فرمایا ہی اور وہ یہ ہی کہ امام فرماتی ہین ولدنی ابوبکر الصدیق مرتین اور طرفہ یہ ہی کہ قاضی نور اللہ شوستری نی اگرچہ پہلی حدیث کے موجود ہونیسے کشف الغمہ مین انکار کیا تہا لیکن اس حدیث کے موجود ہونی پر سکوت ہی فرمایا اور کچھ زبان مبارک سی نہ نکالا اور حقیقت مین کہانتک تکذیب کرتے اور آفتاب پر کہانتک خاک ڈالتے آخر انکار کرتے کرتے تھک گئی اور سکوت اختیار کیا اگر اس روایت کے بعد بھی کچھ تشنگی باقی رہی تو حضرات شیعہ کو لازم ہی کہ خود جناب امیر علیہ السلام کے اقوال پر نظر کرین اور اونکی زبان سے حضرت ابوبکر کے نسبت خطاب صدیق کا سنین احتجاج طبرسی مین علامہ طبرسی جو کہ معتمدین علماء شیعہ سی ہین لکہتی ہین کہ حضرت امیر فرماتے ہین کہ کنا معہ ای مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی جبل حراء اذ تحرک الجبل فقال لہ قر فانہ لیس علیک الا نبی وصدیق وشہید کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جبل حراء پر تھے کہ یکایک پہاڑنی حرکت کی تب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ قرار پکڑ کوئی نہین ہی تجھپر سوائی نبی اور صدیق اور شہید کے اور کتب شیعہ کے دیکھنے سے ظاہر ہی کہ اوسوقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق اور علے مرتضی تھی پس حضرت نی اپنی ذات کے لئی نبی اور حضرت ابوبکر کے نسبت صدیق اور حضرت علی کے حق مین شہید فرمایا اگر کوئی متعصب شیعہ کہی کہ امام کے اقوال سی اگرچہ حضرت ابوبکر کی نسبت لفظ صدیق کا معلوم ہوتا ہی لیکن اوسمین خیالات استہزاء اور تقیہ وغیرہ کے ہین اس لئی اونسے خاطر خواہ اطمینان نہین ہوتا اگر خدا کی کتاب سے اونکی نسبت اس خطاب کا ہونا ثابت کر دیا جائی تو پھر کچھ شبہہ نہ رہے چنانچہ ہم ایسے متعصب سخت کے بھی خاطر شکنی گوارا نہین کرتے اور اوسکی لیطمئن قلبی کی کہنی پر اسکا ثبوت خدا کی کتاب ہی بتصدیق مفسرین شیعہ کے پیش کرتی ہین واضح ہو کہ تفسیر

مجمع البیان طبرسی مین جو نہایت معتبرین تفسیر شیعہ سی ہی لکھا ہی کہ قال اللہ تبارک وتعالی والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ہم المتقون کہ جو شخص آیا ساتھ صدق کے اور جسنی تصدیق کے اوسکی وہی متقی ہین اسکی تفسیر مین علامہ موصوف لکھتا ہی کہ قیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق ابو بکر عن ابی العالیہ الکلبی کہ جو شخص آیا ساتھ صدق کے اوس سی مراد رسول خدا ہین اور جسنی تصدیق کی اوسکی اوس سی مراد ابو بکر ہین فقط اور جسنی پیغمبر خدا کی سچی دل سی سب سی زیادہ تصدیق کی ہو اوسی کا لقب صدیق ہی پس بفضلہ تعالی خدا کی کتاب سی بھی ابو بکر صدیق کا صدیق ہونا ثابت ہو گیا والحمد للہ علی ذلک اب بھی اگر حضرات شیعہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو صدیق نہ جانین اور باوجود موجود ہونی ثبوت انکی صدیقیت کے خدا کی کتاب اور رسول کے کلام اور امام کے اقوال سی انکی صدیقیت کی تصدیق نکرین اور خدا کی کتاب اور رسول اور ایمہ کے اقوال سی روگردانی کرین تو اب سوائی اسکی کہ ہم بھی اونکی نسبت وہی کہین جو امام نی فرمایا ہی کیا چارہ ہی اس لئی ہم اول تو نہایت منت اور عاجزی سی حضرات شیعہ کی خدمتمین عرض کرتے ہین کہ ای بھائیو ابو بکر صدیق کو صدیق سمجھو اونکو پیغمبر صاحب کا دوست اور ثانی اثنین اذ ہما فی الغار جانو اور جس لقب سے اونکو ایمہ کرام علیہم السلام نے یاد کیا ہی اوسی لقب سی تم بھی یاد کرو اگر اسپر بھی وہ کچھہ نسنین اور اون کو صدیق نہ کہین تو ہم پھر امام کے وعید کو اونہین سنائی دیتی ہین اور اونکو رسوائی دنیا و آخرت سے ڈرائی دیتی ہین کہ ہزار برس پہلی سی امام فرما چکی ہین کہ

من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا و الآخرۃ

۵۸ ابی العالیہ کو اس عاملی بھی ابی عامر او بعضی کو اس طرح کلبی کو کلینی کیا فافہم ۱۲

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

کچھہ دلیلین کذب حدیث ابن جوزی کی پیشتر گزرین جس سی ثابت ہوتا ہی کہ بزرگان اہلسنت نی اس حدیث حلیۃ السیف کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر جھوٹھہ باندھا ہی اور حدیث صدیق بحلیہ صدق سے بالکلیہ عاری ہی پس یہ پانچوان قول مخاطب کا بھی اونہین دلائل کذب حدیث مذکور سی ہی لیکن شیعون کی جوتیان شیعون ہی کے ہاتھ سے کڑی پڑتی ہین او رخود حضرت مخاطب نے اپنے ہاتھ اپنی سر پر ماری ہی اور اونکی چوٹ بڑی کے

مگر ہم انشاء اللہ اسکو ڈھیر اگر گہری چوٹ کردیتی ہین پہلی ہماری ہاتھ کی کھاچکی کہ اعلی سی اسفل تک درآئی ہی اور
بسان ذوالفقار دو ٹکری کرچکی ہی یعنی ہم ابھی بدلائل کثیرہ ثابت کرچکی کہ حدیث ابن جوزی افترا ہی بر
امام جعفر صادق ع ہی اور اوسکی ثبوت مین حدیث کاذب وغادر وحدیث ابن ابی الحدید اور حدیث
ترجمہ مشکوۃ اور حدیث صدیقہ صدیق اور حدیث حافظ ابو نعیم سند لاچکے کہ جس سی صدیق کذیب ہوچکی
اور اگر ان دلیلون سی بھی تسکین سنیون کی نہوا ور کذبیت مین اپنی صدیق کی انکو شک رہی تو ہم بھی
پیچھا سنیونکا نہ چھوڑینگی یہانتک کہ اونکی بزرگون کے اقرار سی اونکی کذبیت ثابت کرادین اب
دل سی متوجہ ہوکر کانون کے پردی صاف کرکے سنئے کہ آپ کے بڑے امام فخر رازی
اور بڑی مفسر ثعلبی اور بڑی امام احمد حنبل اپنی مسند مین اور دیلمی اور ابن مغازلی و ابن نجار و
سیوطی فی بالاتفاق روایت کی ہی کہ الصدیقون ثلثۃ حبیب النجار و خرقیل و علی ابن ابیطالب
وہو افضلہم یعنی دنیا مین بلقب بلقب صدیق تین ہی شخص ہین ایک حبیب نجار دوسرے حضرت
خرقیل پیغمبر تیسری علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور وہ حضرت افضل اونکی ہین اور باتفاق فریقین
مفہوم عدد حجت ہی پس حصر صدیق کا تین ہی مین ہوا تو چوتھے حضرت ابوبکر جو مدعی صدیق ہونیکے
ہوی محض کاذب ٹہرے اور جب کذب صدیق ثابت ہوگیا تو تقریر ہماری کذب حدیث
صدیق پر جو ابن جوزی نی امام جعفر صادق ع پر افترا کیا ہی تمام ہوگئی اب جب اصل مطلب ہمنے
بخوبی ثابت کرلیا تو آیئے رد جوابات لا یقول بعدی الا کذاب پر کہ جسمین ہلکی چوٹ کو جو اپنی ہاتھ
سی اپنی فرق مبارک پر لگائی ہی گہری چوٹ کردین آپ فرماتی ہین کہ یہ فرمانا دلالت اسپر کرتا
ہی کہ حضرت امیر ع کے پہلے کوئی صدیق گزرا ہی اور وہ کون ہی حضرت ابوبکر ہین انتہی بندہ کہتا ہی
کہ لا نسلم کہ حضرت ابوبکر ہین بلکہ وہ حبیب نجار اور حضرت خرقیل علی نبینا وآلہ و علیہ السلام ہین کہ قبل جناب
امیر علیہ السلام تھی اسلئی کہ جب حدیث سابق سی انحصار صدیقیت تین ہی مین ہوچکا ہی تو ابوبکر
جو چوتھی صدیق بنی وہ کذیب ہوگئے اور ہرگز کوئی کذیب صدیق نہین ہوسکتا ہی ورنہ
اجتماع ضدین فی محل واحد شخصی لازم آویگا وقد ثبت بطلانہ فی الحکمۃ یہ ایک جواب ہوا دوسرا

جواب یہ ہی کہ آپ فرماتی ہین کہ ابوبکر قبل جناب امیرؑ تھے یہ محض غلط فرماتی ہین ابوبکر تو زمانہ جناب امیرؑ
مین بھی کوئی ابوبکر قبل زمانہ جناب امیرؑ نہین گزرا بلکہ ابوبکر حضرت کے سامنے عبد العزی سی جھوٹھ
موٹھ کا عبد اللہ بنا اور حضرت کے سامنی ہی ابوبکر سی جھوٹھ موٹھ کا خلیفہ رسول اللہ بنا اور بانیمہ
کذب خود صدیق اور اوسکی دختر با اختر لوٹ پوٹ کے صدیقہ بنگئی پھر حضرت کے سامنی ہی اپنی
منہ کو سید حاسد بنا اور آنحضرت کے زمانہ سی قبل کیونکر ہوا ہان حبیب نجار اور حضرت حزقیل البتہ
قبل زمانہ جناب امیرؑ تھے نہ ابوبکر اور اگر بکمال دقت نظری آپ فرمائین کہ ہان ابوبکر قبل انکے
نہ تھے مگر ساتھ انکی تھی اور اونحضرت نی نفی صدیقیت اپنی بعد کے فرمائی نہ اپنی ساتھ کی تو جواب
اسکا یہی کہ بنا بر اسکی آپکو ضرور ہوگا کہ نبوت مسیلمہ کذاب کی اور نبوت سجاح کذابہ کی بھی قائل ہوجیے
اس لیے کہ جناب رسولخدا نی لانبی بعدی فرمایا ہی اور لانبی معی تو نہین فرمایا ہی تیسرا جواب یہ ہی کہ
محاورات عرب مین خصوصا مقام مدح مین لفظ بعدی بولتی ہین اور مراد اوس سی نفی غیر ہوتی
ہی اور متبادر الی الذہن یہی معنی ہوتی ہین چنانچہ اکثر روایات اہلسنت مین آیا ہی کہ جناب امیرؑ
نی فرمایا ہی انا اخو رسول اللہ لا یقولہا بعدی الا کذاب پس مقصود اونحضرت کا یہی ہی کہ اگر کوئی
غیر میرا دعوی اخوت رسول اللہ کری تو کاذب ہی اور دلیل ان معنون پر وہ حدیث ہی
جو ابن عبد البر نی استیعاب مین روایت کی ہی کہ وہ حضرت فرماتی تھی انا عبد اللہ وانا اخو رسول اللہ
لا یقولہا غیری الا کذاب اور احادیث بعض بعض کے مفسر ہوتی ہین پس اس سی ثابت
ہوا کہ بعدی سی مراد غیری ہی اور بعدی کا المعنی غیری ہونا کلام اللہ سی بھی ثابت ہی فی تفسیر المدارک
فی قولہ تعالی رب اغفر لی وهب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی ای
دونی وانما سئل بہذہ الصفۃ لیکون معجزۃ لہ لا لحسد اھ
انتہی ملخصا پس تفسیر بعدی بدونی کہ بمعنی غیری و سوائی ہی دلیل صریح ہی کہ کبھی معنی بعدی کے
غیری کی ہوتی ہین چوتھا جواب یہ ہی کہ چونکہ تقدم اسلام سے اور سات برس پیشتر نماز پڑھنے
سی تقدم صدیقیت اونحضرت کا ثابت ہی پس غرض یہ ہی کہ بعد ثبوت صدیقیت اونحضرت کے

جو مدعی صدیقیت ہو اوہ کاذب ہی اور یہ غرض نہین ہی کہ بعد میری کوئی صدیق نہوگا اور میری ساتھ اور میری قبل صدیق موجود ہین اور جب حضرت کے ساتھ اور لوگ بھی صدیق ہوئے تو حضرت کے لیئے کوئی تعریف خاص نہ نکلی کہ جسپر وہ حضرت مقام مین اپنی مدح کے فرماوین کہ مین صدیق ہون پانچوان جواب یہ ہی کہ لانسلم کہ بعدیت سی بعدیت زمانیہ مراد ہی بلکہ اکثر ہی کہ لفظ بعد بولتے ہین اور تقدم اور تاخر زمانی اوس سی مراد نہین ہوتا جیسے محاورہ مین جاری ہی کہ کہتی ہین کہ اس زمانہ مین فلان شخص بعد اپنی اوستاد کے نظیر نہین رکھتا اور انہین معنون سی تفسیر کیا ہی بعض شراح نی حدیث صحیح مسلم کو جو معنی اہلبیت مین ہی **ولاکن اہلبیتہ من حرم الصدقة علیہم بعدہ المراد بالبعدیة الرتبیة** یعنی مراد بعدیت سی بعدیت رتبیہ ہی نہ بعدیت زمانیہ یہ ہین جوابات آپ کے اور آپ کے سارق دہلوی اور آپ کے مسروق عنہ کابلی کی تقریر لغو کی کہ جس سی پہلی دلیل آپکی مثل گوز شتر بادر ہوا ہوئی **قولہ** دوسری دلیل اگر کوئی شیعہ کہی کہ سوای حضرت علیؑ کے اونسے پہلے کوئی صدیق نہین ہوا تو اسکا جواب **اقول** یہ جواب محض پوچ اور لغو ہی اولًا اسوجہ سی کہ آپ مدعی پہلی جناب امیرؑ سے صدیق ہونیکے ہین اور اس حدیث کو دلالت پہلی اور پچھلی ہونے پر نہین ہی ثانیًا حضرت ابوذر مثل حضرت ابی بکر کب پہلے جناب امیر علیہ السلام کے تھے بلکہ وہ بھی اونحضرت کے زمانہ ہی مین تھی اور ساتھ تھی نہ پہلی تھے ثالثًا بحث ہماری اور آپ کی لفظ صدیق مین بمعنی لقبی ہی نہ بمعنی لغوی اور بہت ظاہر ہی کہ جو شخص کوئی بات سچ کہی وہ صادق ہی بمعنی لغوی نہ بمعنی لقبی کہ وہ مخصوص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے واسطی ہی اسی طرح جناب امیر علیہ السلام بنابر آپ ہی کی روایات کے مدعی ہین اپنی ہی صدیق ہونیکی لقبًا اور دوسرون کو کاذب فرماتی ہین اور متفق علیہ ہے بین الفریقین کہ حضرت ابوذر ملقب بلقب صدیق نہ تھی پس اگر کسی حدیث مین اونکی واسطے لفظ صدیق وارد ہوا تو وہ ضرور ہی کہ بمعنی لغوی لیا جاوی نہ بمعنی لقبی اور اشارہ ہوگا طرف اوس قول پیغمبر علیہ السلام کی ما اقلت الغبراء وما اظلت الخضراء علی اصدق لہجة من ابی ذر جیسا کہ تمہاری صحاح مین ہی اور مقصود اس سی تکذیب

عثمان ہی جنہون نی تکذیب ابی ذر کرکے اونکو مار پیٹ کر شہر بدر کردیا کہ ربذہ مین وحیداً فریداً جیسا کہ
جناب رسولخدا خبر دیگئی تھی وفات پائی بالجملہ ابوذر و سلمان و مقداد و عمار سب بمعنی لغوی صدیق ہین
نہ بمعنی لقبی اور حضرت صدیق سلمان شیعونکی نزدیک بمعنی لقبی صدیق ہین جیسا کہ قول جناب امیر بلکہ قول جناب
رسولخدا سے ثابت ہوا جو ابھی گذرا اور نہ بمعنی لغوی صدیق ہین اسلیئے کہ کوئی منافق مصدق بتصدیق
جنانی نتہا پر صدیق کیونکر ہوتی آری کذب ہم کہ سکتی ہین اگر آپ خفا نہوجیے ورنہ بخاطر آپ کے بقول
آپکی چپ ہجائینگی بشرطیکہ آپ بھی چپ چاپ رہجائین اور اگر آپ کچھ بھی کڑکڑائینگے تو ہم سب گرین
ھونیگے اور سب چولین ڈہیلی کر دینگی **شعر** ہر چند کیا سنیون نی انڈا ڈھیلا ٭ مرغی
والون کا کڑکڑانا نہ گیا۔ رابعاً شیعون کو تو آپ نی ایک ٹوٹا پھوٹا جواب اس حدیث عیون
سی دیا مگر اپنی بزرگونکو کیا جواب دیجیے گا جو انحصار لقب صدیق دنیا مین تین ہی مین کرتی ہین کہ جس سے جھوٹی
صدیق حضرت ابوبکر کذیب ہوی جاتی ہین خامساً حدیث عیون اخبار احادسی ہی تو شیعو پر حجت نہین
ہوسکتی سنیون کی طرفسے چار یاریونکو یہ پانچ جواب کافی ہین اب زیادہ کون لکھی **قولہ** تیسری دلیل
یہ امر قابل دیکھنی کے ہے **اقول** ہان قابل دیکھنی کے ہے اسلیئے کہ حماقت مستدل کی پوری دلیل ہی
کتاب منہج المقال کتب رجال سی ہی نہ کتب احادیث سی اور حدیث اوسکے اخبار احادسی ہی جو اعتقاد
مین بکار آمد نہین اور فی المآل مطابق حدیث صحیح ترمذی ہی کہ جناب رسولخدا نی فرمایا کہ **ان الجنۃ**
لتشتاق الی ثلثۃ علی و عمار و سلمان یعنے جنت ان تین بزرگوارون
کی مشتاق ہی پس بنا بر اس حدیث کے ظاہر ہی کہ ثلثہ اہلسنت دیگر اور ثلثہ اہل جنت دیگر ہین
اب منافقین امت ہزار تعریفین جھوٹی اور ہزار صفتین جعلی ثلثہ اہلسنت کی بنا دین مگر جنت مشتاق
صاحبان صفات اصلی ہی نہ مشتاق اصحاب صفات جعلی بلکہ مشتاق اونکی نار ہی جو مصداق بئس القرار ہی
پس اگر صدیق و فاروق اور امثال اسکی اونکی صفات اصلے سے ہوتا تو ضرور تھا کہ جنت
اونہین کی مشتاق ہوتی بالجملہ قائلین قول قیل و نہین منافقین سی ہین جنہون نی حضرات ثلثہ کو بعد رسول اللہ
خلیفہ رسول بنایا تھا پھر اونکا کسی نہ کسی کو صدیق اور کسی جیجا کو فاروق بنانا کب معرض اعتبار

مین ہی اور کیونکر شیعون پر حجت ہو سکتا ہی حضرت مخاطب کو لازم تھا کہ اولاً تواتر حدیث و ثانیاً قایل
قیل کا غیر مجہول الاب و الحسب و النسب ہونا ثالثاً موثق ہونا مقبول ہونا اوسکا علمائی شیعہ کے نزدیک
ثابت کر لیتا تب استدلال کرتا اوسوقت ہم اس حدیث کو بسبب خلاف واقعیت عندنا عقلاً و نقلاً ہونیکے
ماول بتاویل شعرا و تحریر وغیرہ کرتے بہر کیف بڑی شہادت کذب قول قایل قیل ذکر غاریت
یار غار ہی کہ ہر چند سنیون کے لیے مایۂ افتخار ہی مگر شیعون کی نزدیک موجب عار و شنار ہی
سے بس کن حدیث غار کہ عار است نزد عقل ؀ آن حزن و بیقراری شیخ معمرم اور جلد اول مین
تحت آیۂ غار گزر چکا ہی کہ ثانی اثنین مثل ثالث ثلثہ کے بمعنی احد الاثنین و احد الثلثہ کے ہی اور
اسمین کوئی تعریف نہین ہی اسلیئے کہ ہر حق و باطل و ہر پاک و ناپاک ملکر احد الاثنین کہلاتی ہین اور
ایک خدائی برحق اور دو خدایان باطل ملکر ثالث ثلثہ بنجاتی ہین علاوہ برین قرآن مین تو خدا نے
اپنے پیغمبر کو ثانی اثنین فرمایا ہی حضرت ابوبکر کو کس بھلوے نی ثانی اثنین بنایا ہی و قدم مفصلاً
فی آیۃ الغار فتذکر اور جب ہمنے کتب اہلسنت سی ثابت کر دیا کہ جناب رسولخدا نی انحصار صدیقیت
تین ہی شخصون مین کیا کہ ابوبکر اوس سی خارج ہین اور جناب امیر نے بھی تخصیص اپنی ہی صدیق ہونیکی
کی کہ پیش از ابوبکر ایمان لائے اور سات برس سب سی پہلی نماز پڑھی اور فرمایا کہ جو سوا میری مدعی
صدیقیت ہی وہ کاذب ہی پس جب قول جناب رسولخدا اور قول جناب امیر سے کاذب ہونا
ابوبکر کا ثابت ہوا پھر قول ہی کسی مجہول النسب کے اونکا صدیق ہونا ثابت نہین ہو سکتا ہی قولہ
امام فرماتی ہین ولدنی ابوبکر الصدیق اقول یہ روایت بھی اخبار احاد سے ہے کہ شیعونکے
بکار آمد نہین ہی اور کسی طرح شیعون پر حجت نہین ہو سکتی اور اگر مان لیجاوے تو ضرور ہے کہ
محمول بر تقیہ ہو اور اسکی مقتضائی حال سی محمول بر تقیہ ہونا ظاہر ہے اسلیئے کہ ابوبکر و عمر تیمی
و عدوی جوار اذل قبائل قریش سے ہین کونسی عالی خاندانی و عالی نسبی رکھتی تھی کہ جنسی منتسب
ہونیمین کوئی شخص فخر و مباہات کرے پس یہ کلما محمول بر تقیہ ہی اور اشقیاء سے جو معتقد حسن و خوبی
ثلثہ تھی قولہ حضرت امیر فرماتی ہین کہ کنا معہ اقول جناب والا ہماری پاس احتجاج کے ۲ دو نسخہ ایک

چھاپہ طہران اور دوسرا قلمی موجود ہی دونوں مین الا ہی وصدیق شہید بدل ہو دو عاطفہ ہی اس شہید صفت صدیق ہی اور مصداق صفت وموصوف ایک ہی شخص ہوتا ہی تو ہیچ ہی حضرت ابوبکر ہان ہی کو دپڑے بلکہ بنا اسکی کہ شہید وصدیق ایک ہی شخص ہو اور ابوبکر بالاتفاق شہید نتھی تو صدیق بھی نتھی دعلی التنزل اگر واو بھی فرض کرلین تو صدیقیت حضرت بکری کا اسی نکلیگی آپکی کہ قطع نظر اس ہی کہ حدیث مین کہین نام ونشان ابوبکر نہین اور حدیث اخبار احادی ہی جو شیعون پر حجت نہین ہوسکتی نام سی ابین کیہ بیان پر لفظ کنا مثل کنا لحکمہم شاہدین کے ہے اور واو عاطفہ بعطف تفسیری ہی پس فقط جناب امیر صدیق وشہید ہوئی اور اگر فرض ہی کرلین وہ مغایر ہی پس اگر بخاطر شریف مان ہی لیا جاوی تو کیون یہ جائز ہی کہ ساتھ جناب امیرؑ کے جعفر طیار یا حمزہ یا ابو ذر ہون اور یہ جو فرمایا کہ دیکھنے کتب شیعہ سی ظاہر ہی کہ ابوبکر ساتھ تھے اسکا جواب یہ ہی کہ جھوٹے کی ایسی تیسی دروغ گو کے منھ مین باری دینا کا گو ہو اگر سچی تھی تو کسی کتاب معتبر یا غیر معتبر ہی کا پتا دیتے قولہ اسکی تفسیر مین علامہ موصوف لکھتا ہی اقول علامہ موصوف نے اس مقام پر چند قول سنیون کے نقل کیے جیسا کہ اونکی عادت ہی کہ پہلی کل اقوال سنیان کو نقل فرماتی ہین اور اوسپر رد وقدح نہین کرتے اور آخر مین جو ائمہ طاہرین سی منقول ہوا اوسکو بیان کرتی ہین کہ وہی قول مقبول اونکا ہوتا ہی اور باقی اقوال سب مردود پس پہلا قول یہ ہی کہ مراد الذی جاء سی محمدؐ ہین اور بالصدق سی مراد قرآن ہی اور صدق بہ سے کل مومنین مراد ہین یہ قول ابن زید وقتادہ ومقاتل مفسران سنیان کا ہے دوسرا قول یہ ہے الذی جاء جبرئیل اور بالصدق قرآن وصدق بہ محمدؐ ہین یہ قول سدی مفسر سنیان کا ہی تیسرا قول یہ ہی کہ الذی جاء محمدؐ ہین اور بالصدق لا الہ الا اللہ ہی وصدق بہ بھی محمدؐ ہین یہ قول ابن عباس کا ہی چوتھا قول جاء بالصدق رسول اللہ وصدق بہ ابوبکر یہ قول ابی العالیہ اور کلبی مفسر سنیان کا ہی پانچوان قول الذی جاء بالصدق کل انبیا ہین اور صدق بہ اونکی اتباع ہین یہ قول عطا اور ربیع مفسر سنیان کا ہی چھٹا قول الذی جاء بالصدق محمدؐ ہین اور صدق بہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہین یہ قول مجاہد اور ضحاک کا ہی مفسر سنیان سی اور یہی قول ائمہ آل محمدؐ کا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین انتہی

محصل کلام اس بیان سے مثل صبح صادق روشن ہوگیا کہ علامہ موصوف نے نقل قول سفیان کیا ہے بنظر
کہ نقل کفر کفر نباشد نہ یہ کہ اسکو قبول کیا ہے تعجب ہے حضرت مخاطب سے کہ شیعون پر اپنے بزرگوار ونکے
قول سے استدلال کرتے ہین اور ہرگز نہین سمجھتے کہ اس استدلال بیجا سے شیعہ تو بھلا ہمکو برا بھلا کہتے ہی ہین کیے ہماری
لغویت سمجھتے ہین مگر کوئی سنی بھی اگر اصل کتاب مین دیکھ لیگا کہ یہ قول تو ہمارے ہی مفسرین کا ہے تو حضرت مخاطب کو
کیا کہیگا انکی بیغیرتی ہے کہ نہ اپنون سے ڈرتے ہین نہ غیرون سے ڈرتے ہین جو کچھ منہ مین آتا ہے بکتے ہین مخاطب کا
استدلال بیجا تو بخوبی ظاہر ہوگیا اب ہمارا استدلال بجا سنو کہ ہم مخاطب کے تقریر کو ادہر منقلب کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ صدیق ہونا جناب امیر کا اور کذب ہونا ابوبکر کا ہر چند ہمنے احادیث سنیہ سے بخوبی ثابت کیا
لیکن اگر کوئی سنی متعصب کہے کہ ان احادیث سے خاطر خواہ اطمینان نہین ہوتا اگر خدا کی کتاب سے جناب
امیر علیہ السلام کی نسبت اس خطاب کا ہونا ثابت کردیا جائے تو پھر کچھ شبہہ نہ رہے چنانچہ ہم ایسے
متعصب کی بھی خاطر شکنی گوارا نہین کرتے اور اوسکی تطمین قلبی کے کہنے پر اسکا ثبوت خدا کی کتاب سے
بتصدیق مفسرین سنیہ کرتے ہین واضح ہو کہ مجاہد ایسے تابعی مرد اور ضحاک تابعی ایسے مفسرین مین فرد جو
نہایت معتبرین مفسرین اہلسنت سے ہین وہ تفسیر آیہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ مین لکھتے ہین کہ
الذی جاء بالصدق محمد ہین اور صدق بہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہین نہ عمر ہین اور نہ ابوبکر ہین
والحمد للہ علی ذلک اب بھی اگر حضرات سنیہ جناب امیر کو صدیق نہ کہین اور باوجود موجود ہونے اونکی صدیقیت کے
خدا کی کتاب مین اور رسول کے کلام مین اور امام کے قول مین اونکی صدیقیت کے تصدیق نہ کرین اور ابوبکر کذب
کو صدیق صدیق پکارے جائین تو خدا اونکو اور اونکے صدیق کو فی الدنیا والآخرۃ کاذب و دروغگو
اور جھوٹونکو سیاہ رو کرے اب ہمارے اس تقریر منقلب کا جواب حضرات اہلسنت جز اسکے کہ سر جھکائین اور بغلین
جھانکین کیا دیسکتے ہین اور اگر کوئی صاحب حوصلہ جواب رکھتے ہون تو بسم اللہ تشریف لائین اور مرد میدان کیطرح قدم آگے
بڑھائین اور اپنی حضرات ثلثہ کیطرح پیچھا نہ دکھائین ع ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو ہمتے تابند مردان از عدو ع
مردانگی سے دور ہے نانی کے نام روتا اور واغوثاہ واغوثاہ کی فریاد کرنا اپنی زور بازو پر لڑو جھگڑو
اگر مرد ہو ہتیار رکھ دو بیت بیا تا بگردیم میدان خوش است * عنان در عنان بہر مردان خوش است

بیا تا گرد دیم بازی کنیم * ہر دو فکنی چارہ سازی کنیم * الحمد للہ الذی وفقنی بالظفر الی ہذا المقام و بیدہ ازمۃ الاختتام



تمام شد

ہزار ہزار شکر پروردگار کہ بجواب آیات بینات مصنفہ مولوی مہدی علی خانصاحب جلد ثانی رمی الجمرات متضمن ہر روا احادیث فضائل صحابہ تصنیف جناب مغفرت مآب ملکی آداب عمدۃ المتکلمین المتعب نفسہ فی حمایۃ الدین حاوی الفضائل و المناقب جناب آقا خادم حسین صاحب ساکن حسین گنج کہ ہر فقرہ اس مجموعہ کا قلوب شیعہ کے لیئے مرہم اور ہر لفظ اسکی مد مقابل کیواسطے خنجر دو دم ہی ان ایام برکات انضمام میں کہ ماہ ذیحجہ اور ہنگام عید غدیر ہی اختتام کو پہونچی انشاء اللہ جلد ثالث بھی اسکی متعلق بمبحث ام کلثوم عنقریب مطبوع ہو کر ہدیہ انظار مومنین اخیار ہوا چاہتی ہے

غلطنامہ — رمی الجمرات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۸	دست	وست		۱۳	۸	منہاج	منہاج میں
۷	۲	تصیاس	بقیاس		۱۴	۷	سانا ہی	سنایا ہی اور
ایضاً	۵	دیداتی	درائق		۱۵	۸	رسوای	رسوای و
۹	۱۸	خلاقت	خلافت		ایضاً	۱۱	النقا	النقال
۱۰	۱۱	ملقب	بلقب		۱۶	۲۰	بنقل	نقل
ایضاً	۱۳	السنت	اہلسنت		۱۸	۱۴	اعتماد	اعتقاد
ایضاً	۱۷	للیام	لللیام		۲۷	۸	سے	سے تبری
					۳۲	۱۱	غایۃ الامر	غایۃ الامریہ
۱۱	۱۹	دنیای نظر	دنیا سے		۳۳	۲	لدرر	الدرر
ایضاً	۲۰	اہلسنت	اہلسنت نظر		۳۴	۳	خلافت ابوبکر	خلافت ابوبکر بہت
۱۲	۱	زایدہ	زائیدہ		۳۵	۴	ایسا کرزا	ایسا پہونچا
ایضاً	۱۰	عباس علی	عباس وعلی		ایضاً	۱۹	مشابہ یعسی	مشابہ العیسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶	۶	او	اور	۱۲۱	۱۰	اسمداد	استیثناء
۳۸	۱	بجلاکت	بہلاکت	″	۱۱	لکذب	الکذب
۳۹	۱۹	لس کس	بس کسی	۱۲۳	۱۵	العلماء الیہا	للعلماء
۴۱	۷	حب	جب	۱۲۵	۱	ثلمۃ	ثلمۃ مین
۴۴	۱۱	منکم	محکماً	″	۵	سلک	عنک
۴۹	۳	شیعون	شیعون کو	۱۲۶	۱۸	سے لئی	کے لئی
۵۶	۸	سحش	شیخین	۱۳۱	۷	بالکل	الکل
ایضاً	۱۵	سہر	شہر	″	۱۷	مصداق	مصدق
۶۱	۱۶	اکسي	السيي	۱۳۳	۲۱	شبہ	شبہہ
۶۴	۹	بندگی کی	بندگی	″	″	زوودہ	زدوودہ
۷۶	۳	فیجیني	فیجبئ	۱۳۴	۵	ماشاء کے	ماشاء
ایضاً	۴	فیبغضني	فلیبغضني	″	۷	منقو	منقول
۷۷	۹	معنی	معی	۱۴۸	۱۳	جوحب	جوموجب
ایضاً	۱۳	حضرت	حضر	۱۶۰	۷	سواسطی	اسواسطے
۷۹	۲	مرحوا	صرحوا	۱۶۳	۲۰	کہ دما	کردیا
۹۵	۷	علی	علی وفاطمہ	۱۶۴	۱۰	راگیا	رہاگیا
ایضاً	۱۴	محرس	محسوس	۱۶۷	۲۰	للمخالف	المخالف
ایضاً	″	مسند	مسند الیہ	۱۶۸	۱۷	معنی	مانع
[illegible]	[illegible]	مکرر	مگر	″	″	اہلب	اہلسنت
۱۱۸	۱۵	بالفیتا	بالفتیا	۱۷۰	۳	سلمی	اسلمی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۰	۳	لسنی	کسنی	۲۵۸	۱	وہ تصدیق	ابوبکر صدیق
۱۷۲	〃	الصنّم	لصنّم	〃	۲۱	قرمان	توایمان
〃	۶	اوّل	اولؔ	۲۶۰	۶	نہین آتا	نہین نظر آتا
۱۷۹	۲	نے	سنے	〃	۹	متضادون	متضادین اکثر
۱۸۰	۱	افزاقضی	افزا افضیٰ	〃	۲۰	باجماع	باجماع
〃	۸	سر	بہتر	۲۶۲	۳	عمر	غیر
〃	〃	عمر	عمر سے	۲۶۳	۱	موت	بثبوت
۱۸۱	۱۰	سے	جیسے	۲۶۷	۷	سلطان	سلاطین
۱۸۲	۱۷	احادیث وصحاح	احادیث صحاح	〃	۱۱	پہر	پہر حکم جہاد حرام ہوگیا
۱۸۳	۵	ضاسہ	صاحبہ	۲۶۹	۱۶	الاصول سی	الاصول
۱۸۷	۱۳	اورزنے	اوربہی	۲۷۰	۲	افساد	اتحاد
〃	۲۱	اوررندہون	اورانڈہون	۲۷۷	۱۹	ملائم	ملاہم
۱۸۸	۷	نماند	نمایند	۲۷۹	۱۱	لی	کی
۱۹۵	۶	اہل بیت	اہل بیعت	〃	〃	ملقصر	تاقصیر
〃	۹	اہلست	اہل بیعت	〃	۱۴	والحجر	والخیبر
۱۹۷	۱۵	کیونکر	کیون	۲۸۱	۱۱	محمد صعصی	محمد صعصعی
۲۰۳	۱۲	سبب	سب	〃	۱۲	بیخ دین	بیخ دین
۲۰۴	۱۴	اوّل	اولؔ	۲۸۴	۵	بوالہوسی لی	بوالہوسی کی
۲۰۶	۸	اوّل	اولؔ	۲۸۵	۴	صحابی صحابی	اصحابی اصحابی
۲۰۷	۱۳	ہوسکیں	ہوسکتیں	۲۸۷	۱۳	مشق	فسق
۲۴۰	۵	اورگوبظاہر	اوربظاہر	۲۸۸	۱۳	بلکہ نام	بلکہ نامرد
۲۴۱	۲۱	ہوتی	ہوتی تو	۲۸۹	۳	موصوع	موضوع
۲۴۴	۵	تسکب	وتسکب	۲۹۱	۱۵	جوبات	بجواب
۲۵۶	۴	وکہنی	کہنی	۲۹۶	۱۹	کرہیوتے	کرنیوالی
۲۵۷	۱۲	تصدیق	صدیق	〃	۴	نے کسی	سنے کسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۶	۲۹	اذنلی	اذنکی	۳۲۹	۲	نصلی	صلی
۲۹۷	۱۳	اصحاح	صحاح	۳۳۲	۲۱	وجووه	وجوه
″	۱۴	محبنت	محبت	۳۳۳	۲	مین	مین ہی
۲۹۹	۱۲	للیسری فاما	للیسری واما	۳۳۶	۱۵	الی	آلی
۳۰۰	۴	یحث	بحث	۳۴۲	۹	فرجب	فرجعت
۳۰۴	۱۸	علی	علیّ	۳۴۴	۱۲	کہرکہرہٹ	کہرکہراہٹ
۳۰۵	۵	سوادسی	بسودّاے	″	۲۰	ہی	بھی
″	۲۱	روی ان	روی عن	۳۴۵	۳	سے	فرالی
۳۰۶	۱۷	فرماتے	فرماتی	″	۲۱	ثانی کو	ثانی کا
۳۰۸	۱۹	ستبر	معتبّر	۳۴۸	۹	رباولے	زیادتی
۳۱۳	۲	صحیح السلم	صحیح المسلم	۳۵۱	۵	انما قالت	+
۳۱۵	۹	کهدا ورمده	کہڈه اورمڈه	″	۱۸	حرامله	حرملة
″	۱۵	صحابة	الصحابة	۳۵۲	۳	نوکھسی	گھٹی
۳۱۷	۲۰	اشتقاست	استقامت	″	۴	کلرہارے	لکڑہارے
۳۱۹	۲	کیا جاوے	لیا جاوے	″	۵	مین کرتا	مین بسر کرتا
″	۳	کما فی ایضاح	کما قال فی ایضاح	۳۵۳	۱۶	سحر	شخصی.
۳۲۱	۲	امامه	ایّامه	۳۵۵	۱۴	اختیار	واختیار
″	۱۲	وحله	وقتله	۳۵۷	۲۰	وکان	ولوکان
۳۲۲	۲۰	الحلو	المملو	۳۵۸	۱۶	مذکورہی	مذکورسے
۳۲۳	۱	الموحه	الوقت	۳۵۹	۳	کفر	یاکفر
″	″	ذلب	ذاہب	۳۶۰	۱۸	مدایح	مدائح
۳۲۶	۹	سجاوے	بچاوے	۳۶۱	۹	عتاب بر	عتاب
″	۱۱	براسی	براہی	″	۱۰	برار	پراز
۳۲۷	۷	نعل	النعل	″	۱۴	سے	سا
۳۲۸	۱۲	الظلم	لظلمهم	۳۶۲	″	غروت	غرت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۴	۸	بروس	برہمین
〃	۲۰	ازرہر	اززہر
〃	۲۱	با	رہا
۳۶۵	۹	ساب	حباب
۳۶۶	۴	جوشاد جو سد	جوشید چو خورشید
۳۶۷	۲۰	سنی طلاق	سنی تعلیق طلاق
〃	〃	صحس	صحیحین
〃	۱۳	نعق	نقل ہے
〃	۱۷	جابنکی	جانبکی
۳۶۹	۲۰	سورکے	سورسی
۳۷۲	۱۲	نکہرر	عذر
۳۷۹	۷	تصوو	تصور
〃	۲۰	مزبلی	مزبلہ پر
۳۸۲	۱۲	اسہ	البتہ
〃	۱۹	ارمان ہین	ارمان ہے
۳۸۴	۸	مداخلت مار	مداخلت تام
۳۸۵	۲	اگرباب	اگر حباب
〃	۱۰	راہ ہارکشن	راہ ہاکشن
۳۸۸	۴	اماسعہ اماسعہ	اماشبت اماشبت
〃	۵	الی	الیٰ
۳۹۴	۶	میرم	مین خدام
۳۹۶	۱۷	مناسب	مناصب
۳۹۷	۲۱	گرونیا	کردینا
۳۹۸	۶	مماکہلا	مٹہاکہولیا
〃	۳	کودنی لیے	کودنے لگے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹۸	۱۸	کہوتی	کہوتی ہین
۳۹۹	۲۱	عصمت	عظمت
۴۰۰	۱	برکت ہے کا	برکت کا
۴۰۳	۶	اقواہ ملمہ	افواہ ثلثہ
۴۰۴	۱۳	سے پہارون	پہاڑون
〃	۲۰	جیسے	قولہ جیسے
〃	〃	نہین	اقول نہین
〃	۲۱	لزت	لذت
۴۰۵	۵	حواساے	خواہشہاے
۴۰۶	۴	توکری	توجہ کرے
〃	۱۴	لقصمنی	بالتضمنی
〃	۱۸	اعلموا	مثل اعلموا
〃	۲۰	نہین صریح	صریح
۴۰۷	۱۸	زنان	زنا
۴۰۸	۵	ارمان	زنا
۴۱۰	۱	کرتی	نکرتی
۴۱۹	۱۸	اونکو	اونکی
〃	۱۹	اسے	اسکے
〃	۲۰	کو	کہ
〃	〃	ار	امر
〃	〃	مالی	باقی
۴۱۱	۱	موحم	توختم
۴۱۳	۱۶	تو	کو
۴۱۴	۱	[illegible]	[illegible]
〃	۱۲	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۴	۱۹	سلطنت	نہ سلطنت
۴۱۵	۱۰	تحدب	تحدث
〃	۱۵	الصبر	والصبر
〃	۲۱	مقاصد رکعب	مفاسد پر سبب
۴۱۷	۱۶	کیاہی	لیاہے
۴۱۹	۱۲	مقبولیت	مقتولیت
〃	۱۴	گنگوری	لنگوری
۴۳۸	۱۲	اوکورا	اونکو برا
۴۴۲	۶	اور بات	اور یہ بات
〃	۶	ردہ	زد
۴۴۶	۳	محت	محبت
۴۵۱	۲۱	موقوفی	بیوقوفی
۴۵۳	۱۶	اوسلوسکارے	اوسکو مکاری
۴۵۶	۲۰	ل	گ
۴۶۴	۱۳	بمعنی	یہ معنی
۴۶۵	〃	ونکو	وکون
۴۷۵	۲۰	کو	کرکے
۴۷۷	۵	من ہی	ہین نہین
۴۸۳	۹	سرکرہ	سرگروہ
۴۸۴	۳	کی اونکی سامنی	کی سامنے
۴۸۹	۴	بغتہ	بغتۃ
۴۹۰	۱۲	اللہ	الہ
〃	۱۶	آدمی	آرہی
〃	۲۱	لعبادہ	بعبادۃ
۴۹۶	۱	بعض	بغض
۴۹۸	۱۴	کیالیا	کیا
۵۰۰	۲	بوجہ دھوکہ	بوجہ دہوکہ
۵۰۱	۲	اصحاب	اصحابہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۳	۶	خودہی	خود
۵۰۴	۱۸	کہسلوبہرگئے	پہر کہسلوگئے
۵۰۵	۱۸	لوری	بورج
۵۰۷	〃	لمنافی	الشافی
〃	۴	ہواسہ	ہوابیہ
۵۰۸	۲	ظلم	اظلم
۵۱۱	۸	ہواخواہ	ہواخواہون
۵۱۵	۱۱	لیا	کیا
〃	۱۲	تشبہا لسبہ	تشبیہا بسببہ
〃	۱۴	آئیندہ	بندہ
〃	۱۷	دخل	اودخل
〃	۱۸	اسبہ	اشبہ
۵۱۶	۴	ہ	کا
۵۲۱	۱۴	کی نصیحت	کی سنت
۵۲۲	۶	ضرعتا	ضرعیا
۵۲۴	۱۶	سعفہ	سیفہ
۵۲۶	۱۳	اسطرادا	استطرادا
۵۲۷	۴	سیانی	سیاقی
۵۳۶	۷	لوافق	توافق
۵۳۷	۱۷	شیعہ	سنیہ
۵۴۲	۳	روایت	رأیت
۵۴۴	۳۰	طائل	لاطائل
〃	〃	نکلیگی	نہ نکلیگی
〃	۵	سطرح	اسطرح
〃	۶	وو	وہ
۵۶۴	۳	صصدق	صدق
۵۷۱	۱۳	اعدای	اعضاے
۵۸۳	۱۸	وایمان	ایمان

۱۳۱۱ھ

اشتہار

یہ کتاب بغرض تحفظ عوام شیعہ از فریب مخالفین لکھی گئی ہی از راہ مہربانی اہلسنت اسی ملاحظہ نکرین ورحق تصنیف بھی ہمکا محفوظ ہی کوئی صاحب اہل مطبع اسکی طبع کا ارادہ نفرمائین جلد سوم بھی اسکی متعلق بحث عقد ام کلثومؑ زیر طبع ہی جو بزرگوار جلد اول یا اس جلد ثانی یا جلد ثالث کے طالب ہون درخواست اپنی بنام مشتہر ارسال فرمائین اور اس کتاب کو جلد جلد خرید لین کیونکہ کل تین سو نسخہ اس کتاب کے چھپی ہین زیادہ نہین ہین شرح قیمت جلد اول بلا محصول عہ شرح قیمت جلد ثانی مع محصول عہ بلا محصول عہ تاجران کتب کو بشرطیکہ (۱۲) نسخے خرید فرمائین اور قیمت نقد دین بحساب تا عہ انہ فی نسخہ عہ اور شرح قیمت جلد ثالث اگر قیمت قبل طبع ارسال فرمائینگے محصول آٹھ آنہ —•—

مشتہر

سید عباد حسین ساکن لکھنؤ گڑھ وا ابو تراب خان مکان نواب جعفر حسین خان صاحب